طحاوی شریف
(عربی، اردو)
تصنیف:
محدث جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ
حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

احادیثِ مبارکہ کا مستند مجموعہ
فقہ حنفی، احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

شرح معانی الآثار

المعروف

طحاوی شریف (عربی، اردو)

مع خلاصۂ مضامین

تصنیف، محدّثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

۲۳۹ھ ——— ۳۲۱ھ
۸۵۳ء ——— ۹۳۳ء

ترجمہ وتلخیص، علامہ محمد صدیق ہزاروی مترجم ترمذی شریف و ریاض الصالحین
تقدیم: علامہ غلام رسول سعیدی، شارح مسلم شریف

حامد اینڈ کمپنی ○ ۳۸۔ اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب ——— شرح معانی الآثار (طحاوی شریف)

تصنیف ——— محدثِ جلیل امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ ——— مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی مدظلہ (لاہور)

تقدیم ——— مولانا علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ (کراچی)

تحریک ——— مولانا علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی مدظلہٗ (لاہور)

کتابت ——— محمد یعقوب گیلانی

صفحات جلد اول ——— ۸۲۴

سنِ اشاعت جلد اول ——— اکتوبر ۱۹۹۳ء

مطبع ——— رومی پرنٹرز اینڈ پبلیکشنز لاہور

ناشر ——— سید محسن اعجاز، حامد اینڈ کمپنی، لاہور

تصحیح جلد اول ——— مولانا محمد طفیل صاحب

ہدیہ جلد اول ——— Rs 175/99 روپے

تقسیم کار:

فرید بک سٹال ۳۸ اردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

علامہ غلام رسول سعیدی
شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ کراچی

تقدیم

امام طحاوی

امام ابوجعفر طحاوی تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہہ تھے۔ محدثین اور فقہاء کے طبقات میں ان کا یکساں شمار کیا جاتا تھا۔ سلف صالحین میں ایسے جامع حضرات کی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جو حدیث اور فقہ دونوں شعبوں میں سند کی حیثیت رکھتے ہوں۔ محدثین ان کو حافظ اور امام کہتے ہیں اور فقہاء ان کو مجتہد منتسب قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر نے کہا کہ وہ ثقہ، نبیل اور حدیث کا مسکن تھے۔ سمعانی نے کہا، وہ امام، عاقل اور ثقہ شخصیت کے مالک تھے۔ اور ان کی وفات کے بعد دنیا آج تک ان کی نظیر نہیں پیش کر سکی۔ امام سیوطی نے کہا وہ حدیث اور فقہ میں امام، علوم دینیہ کے ماوی اور احادیث نبویہ کے ملجا تھے اور حافظ ابن کثیر الازدی کہا کرتے تھے کہ امام ابوجعفر طحاوی، اصحاب ابوحنیفہ کی علمی ریاست کے منتہا ہیں۔[1]

حافظ ابن عبدالبر نے کہا کہ وہ کوفیوں کی روایات اور مسائل فقیہہ کی سب سے زیادہ معرفت رکھتے تھے اور تمام مذاہب فقہاء کے عالم تھے[2] اور اتقانی نے کہا کہ مذہب حنفیہ تو الگ رہا ابوجعفر طحاوی کی نظیر کسی مذہب میں نہیں ملتی۔[3]

ولادت اور نام و نسب:

آپ کا پورا نام مع کنیت والقاب و نسب اس طرح ہے۔ الامام الحافظ ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن عبدالملک بن سلمۃ بن سلیم بن خباب الازدی المصری الطحاوی الحنفی ہے۔ ازدی میں قبیلہ ازد کی طرف نسبت ہے جو ازد بن عمران کی طرف منسوب ہے۔ حجری قبیلہ حجر کی طرف نسبت ہے۔ حجر نام کے تین قبائل تھے۔ حجر بن وحید، حجر ذی ابین اور حجر ازد۔ امام طحاوی کی جس قبیلہ کی طرف نسبت ہے وہ یہی ہے۔ مصر میں وادیٔ نیل کے کنارے طحا نام کی ایک بستی ہے۔ اس میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کو طحاوی کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ محدث محی الدین

---

[1] وصی احمد محدث سورتی ترجمہ طحاوی علی شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۱
[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۶
[3] محمد عبدالرحمن مبارک پوری مقدمہ التحفۃ الاحوذی ص ۹۲۔ [4] لسان المیزان، ص ۲۷۴

ابو محمد عبد القادر صاحب متوفی ۶۹۶ھ الجواہر المضیئہ[۱]، شاہ عبد العزیز محدث متوفی ۱۲۲۹ھ دہلوی[۲] نے اور مولوی عبد الحیٔ لکھنوی متوفی ۱۳۰۴ھ[۳] نے امام طحاوی سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اپنا سال ولادت ۲۳۹ھ بیان فرمایا ہے اور امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ[۴] نے ان سے ۲۳۸ھ نقل فرمایا ہے۔

اساتذہ :

امام طحاوی نے ابتدائی تعلیم کے بعد اپنے ماموں ابو ابراہیم مزنی سے فقہ شافعی پڑھنا شروع کی لیکن آپ کی طبیعت سلیمہ میں جو قوت استدلال کی تلاش اور نظر میں باریک بینی تھی اس نے بہت جلد آپ کا رُخ شافعیت سے حنفیت کی طرف موڑ دیا۔ چنانچہ ۲۶۸ھ میں آپ نے مصر جا کر اس وقت کے شہرہ آفاق استاذ ابو جعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے فقہ حنفی کی تحصیل شروع کر دی۔ احمد بن ابی عمران فقہ حنفی میں زبردست دسترس رکھتے تھے اور دو واسطوں سے ان کا سلسلہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے مل جاتا تھا اس طرح امام طحاوی کی جو سند امام اعظم سے متصل ہے اس کی تفصیل یہ ہے۔ احمد بن ابی عمران عن محمد بن سماعۃ عن ابی یوسف عن ابی حنیفہ ؛

مصر کے بعد امام طحاوی شام چلے گئے اور وہاں شام کے قاضی القضاۃ ابو حازم سے فقہ کی تحصیل کی ان کے علاوہ مصر کے باقی مشائخ سے علم حدیث میں استفادہ کیا اور جس قدر مشائخ حدیث ان کی زندگی میں مصر آئے ان سب سے امام طحاوی نے علم حدیث میں استفادہ کیا جن میں سلیمان بن شعیب کیسانی، ابو موسیٰ یونس بن عبد الاعلیٰ الصدفی وغیرہ کے نام لیے جاتے ہیں[۵] حافظ ابن حجر عسقلانی نے علم حدیث میں امام طحاوی کے جن مشائخ کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہیں :- یونس بن عبد الاعلیٰ، ہارون بن سعید ایلی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، بحر بن نصر، عیسیٰ بن مثرود، ابراہیم بن ابی داؤد لنصر لیس، ابو بکرہ، بکار بن قتیبہ[۶] اور امام ذہبی نے ان اساتذہ کے علاوہ عبد الغنی بن رفاعۃ کا بھی ذکر کیا ہے۔[۷]

تلامذہ :

امام طحاوی کی علمی شہرت دور دراز علاقوں میں پھیل چکی تھی اس لیے آپ سے استفادہ کرنے کے لیے دور دراز سے تشنگانِ علم آتے تھے جن بے شمار لوگوں نے آپ سے علم حدیث میں سماع حاصل کیا ان میں سے چند حضرات کے اسماء یہ ہیں : ابو محمد عبد العزیز بن محمد التمیمی الجوہری، حافظ احمد بن القاسم بن عبد اللہ البغدادی المعروف بابن الخشاب، ابو بکر

۱۔ الجواہر المضیئہ، ج ۲ ص ۱۰۳
۲۔ بستان المحدثین ص ۲۸۸
۳۔ الفوائد البہیۃ، ص ۳۲
۴۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ۳ ص ۸۰۹
۵۔ دصی احمد محدث سورتی، ترجمہ امام طحاوی علیٰ شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۲
۶۔ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۷۴ تا ۲۷۵
۷۔ امام ابو عبد اللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

علی بن سعدویہ البردعی، ابوالقاسم مسلمۃ ابن القاسم بن ابراہیم القرطبی ابوالقاسم عبداللہ بن علی الداؤدی، حسن بن القاسم بن عبدالرحمان المصری، قاضی ابن ابی العوام، ابوالحسن محمد بن احمد الاخمیمی، حافظ ابوبکر محمد بن ابراہیم بن علی المقری، ابوالحسن علی بن احمد الطحاوی، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی صاحب المعجم، حافظ ابوسعید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس مصری، حافظ ابوبکر محمد بن جعفر بن الحسین بغدادی میمون بن حمزہ البیدلی وغیرہ لہ

تبدیلی مسلک:

امام ابوجعفر طحاوی ابتداء میں شافعی المذہب تھے۔ بعد میں شافعیت کو چھوڑ کر حنفی مسلک اختیار کر لیا۔ عام شوافع مصنفین نے اس کا سبب بیان کرنے میں حقیقت پسندی سے کام نہیں لیا۔ مثلاً امام ذہبی لکھتے ہیں:

وکان اولاً شافعیاً یقرء علی المزنی فقال لہ یوماً واللہ ماجاء منک شیء فغضب من ذلک وانتقل من ابی عمران ۔ ۲	امام طحاوی پہلے شافعی المذہب تھے۔ ایک دن دوران تعلیم ان کے ماموں مزنی ان پر ناراض ہوئے اور کہا تم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ امام طحاوی اس بات پر ناراض ہو گئے اور جا کر ابو عمران حنفی سے پڑھنا شروع کر دیا۔

لیکن استاذ کا شاگرد پر محض ناراض ہونا کوئی اتنی اہم اور شدید بات نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے مسلک بدلنا پڑے۔ اصل بات کیا تھی اس کا علامہ عبدالعزیز پرہاروی ذکر فرماتے ہیں:

ان الطحاوی کان شافعی المذھب فقرء فی کتابہ ان الحاملۃ اذا ماتت وفی بطنھا ولد حیٌّ لم یشق فی بطنھا خلافاً لابی حنیفۃ وکان الطحاوی ولد مشقوقاً فقال لا ارضی بمذھب رجل یرضی بھلاکی فترک مذھب الشافعی وصار من عظماء المجتھدین علی مذھب ابی حنیفۃ ۔ ۳	امام طحاوی ابتداء شافعی المذہب تھے۔ ایک دن انھوں نے کتب شافعیہ میں پڑھا کہ جب حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس کے پیٹ کو چیرا نہیں جائے گا۔ برخلاف مذہب ابوحنیفہ۔ اور امام طحاوی کو مذہب حنفی پر پیٹ چیر کر نکالا گیا تھا۔ امام طحاوی نے اس کو پڑھ کر کہا میں اس شخص کے مذہب سے راضی نہیں، جو میری ہلاکت پر راضی ہو، پھر انہوں نے شافعیت کو چھوڑ دیا اور حنفی مسلک کو اختیار کیا اور اس مسلک کے عظیم مجتہد بن گئے۔

مولانا فقیر محمد جہلمی نے اس واقعہ کو ذرا اور تفصیل سے بیان کیا ہے لکھتے ہیں:

فتاوی برہنہ میں آپ کے انتقال مذہب کا یہ سبب لکھا ہے کہ آپ ایک دن اپنے ماموں سے پڑھ

لہ۔ محی الدین ابو محمد عبدالقادر، محدث متوفی ۷۷۵ ھ، الجواہر المضیئۃ ج ۱ ص ۱۰۴

۲ہ۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

۳ہ۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی، نبراس ص ۱۱۰۔

رہے تھے کہ آپ کے سبق میں یہ مسئلہ آیا کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو برخلاف مذہب امام ابوحنیفہ کے امام شافعی کے نزدیک عورت کا پیٹ چیر کر بچہ نکالنا جائز نہیں، آپ اس مسئلہ کے پڑھتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس شخص کی ہرگز پیروی نہیں کرتا جو مجھ جیسے آدمی کی ہلاکت کی پرواہ نہ کرے، کیونکہ آپ اپنی والدہ کے پیٹ ہی میں تھے کہ آپ کی والدہ فوت ہوگئی تھیں اور آپ پیٹ چیر کر نکالے گئے تھے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے ماموں نے آپ سے کہا خدا کی قسم تو ہرگز فقیہ نہیں ہوگا۔ پس جب آپ خدا کے فضل سے فقہ و حدیث میں امام بے عدیل اور فاضل بے مثل ہوئے تو اکثر کہا کرتے تھے کہ میرے ماموں پر خدا کی رحمت نازل ہو اگر وہ زندہ ہوتے تو اپنے مذہب شافعی کے بموجب ضرور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرتے" [1]

حدیث اور فقہ میں مہارت:

۲۷۰ھ کے بعد امام طحاوی نے مصر کے قاضی ابوعبداللہ محمد بن عبدہ کی نیابت کا عہدہ قبول کیا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب میں قاضی کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا اور کہنے لگا، ابوعبیدہ بن عبداللہ نے اپنی ماں سے اور انہوں نے اپنے باپ سے کون سی حدیث روایت کی ہے جب شرکاء مجلس میں کسی شخص کو جواب نہ آیا تو میں نے اپنی سند کے ساتھ وہ حدیث بیان کی:

حدثنا بکار بن قتیبۃ نا ابو احمد نا سفیان عن عبد الاعلی الثعلبی عن ابی عبیدۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لیغار للمؤمن فلیغز وحدثنا بہ ابراھیم بن ابی داؤد نا سفیان بن وکیع عن ابیہ عن سفیان موقوفاً۔

جب آپ اس کی مطلوب حدیث کو دو سندوں کے ساتھ مرفوعاً اور موقوفاً بیان کر چکے تو وہ شخص بے ساختہ کہنے لگا تم کو میں نے آپ کو فقہاء کے میدان میں دیکھا تھا اور اب آپ حدیث کے میدان میں ہیں۔ بہت کم لوگ ہوں گے جو ان دونوں فنون میں آپ کی طرح جامعیت رکھتے ہوں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا انعام ہے [2]

امام بیہقی کا انکار:

شافعیہ کا مسلک ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں اس حدیث کی تمام اسانید پر جرح کی ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ اس حدیث کی تمام اسانید کمزور اور مجروح ہیں جس وجہ سے یہ حدیث لائق استدلال اور قابل احتجاج نہیں ہے۔ امام بیہقی م ۴۵۸ھ نے کتاب المعرفۃ میں اس بحث کا ذکر کیا ہے ان سے امام طحاوی کے دلائل کا جواب تو نہیں بن سکا، فقط اتنا کہہ دیا، ان علم الحدیث لم یکن من صناعتہ کہ علم حدیث امام طحاوی کا فن نہیں تھا۔ لیکن اہل علم کے نزدیک امام بیہقی کے اس بے دلیل قول کا کوئی وزن نہیں ہے۔ فن حدیث میں

---

[1] حدائق حنفیہ، ص ۱۶۵

[2] امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۰۹

امام طحاوی کے سطوت کے بارے میں ہم سطور سابقہ میں حافظ ابن عبد البر اندلسی مالکی م ۴۶۳ھ کی شہادت پیش کر چکے ہیں جو مصر اور مغرب کے علماء پر امام بیہقی سے زیادہ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ابو سعید بن یونس مؤرخ مصر اور دیگر ائمہ کبار اور علماء رجال نے فن حدیث میں امام طحاوی کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے۔ درحقیقت امام بیہقی کا یہ قول احناف کے خلاف تعصب کے سوا کچھ نہیں اور اسی تعصب کے سبب سے امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں احناف کی مؤید روایات کی تضعیف اور شوافع کی مؤید روایات کی تصحیح اور رجال کی تخریج اور توثیق میں شدید لغزشیں کھائی ہیں اور جگہ جگہ غلطیاں کی ہیں چنانچہ شیخ علاؤ الدین علی بن عثمان المعروف بابن الترکمانی م ۷۵۰ھ نے الجواہر الحنفی فی الرد علی البیہقی میں ان تمام لغزشوں اور غلطیوں کو متعین کر دیا ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں اتعانی سے نقل کرتے ہوئے لکھا، امام طحاوی کی جلالت علم اور ان کے اجتہاد، ورع تقویٰ اور معرفت مذاہب میں ان کے تقدم کے پیش نظر ان لوگوں کے انکار کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ یہ منکرین امام طحاوی سے کافی متاخر ہیں۔ اگر کسی شخص کو امام طحاوی کی مہارت حدیث میں شک ہو تو وہ صرف معانی الآثار ہی کا مطالعہ کرے جو ان کی پہلی تصنیف ہے۔ ہمارا مسلک تو الگ رہا کیا کوئی شخص کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر لا سکتا ہے۔

اعزاز و اکرام:

امام طحاوی کے علم و فضل اور ورع و تقویٰ کے سبب تمام لوگ ان کا احترام کیا کرتے تھے۔ اکابر سلطنت اور اعاظم ملت سب کے دلوں میں ان کی عظمت اور عقیدت جاگزیں تھی اور عوام و خواص سب ان کا اعزاز اور اکرام ملحوظ رکھتے تھے۔

ابن زولاق بیان کرتے ہیں کہ جب عبد الرحمان بن اسحاق معمر جوہری مصر کے عہدہ قضاء پر متمکن ہوئے تو وہ امام طحاوی کے آداب و احترام کا پورا پورا خیال رکھتے تھے اور سواری پر ہمیشہ ان کے بعد سوار ہوتے تھے اور ان کے بعد اترتے تھے جب ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو کہنے لگے، امام طحاوی عمر میں مجھ سے گیارہ سال بڑے ہیں اور اگر وہ مجھ سے گیارہ گھنٹے بھی بڑے ہوتے تو مجھ پر پھر بھی ان کا احترام لازم تھا کیونکہ عہدۂ قضاء کوئی ایسی بڑی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے میں امام طحاوی جیسی شخصیت پر فخر کر سکوں۔ ؎۱

اسی طرح جب ابو عبد اللہ محمد بن زبیر نے عہدۂ قضا سنبھالا اور امام طحاوی ان سے ملنے آئے تو انہوں نے آپ کا بہت اعزاز اور اکرام کیا اور ان سے ایک حدیث املاء کرائی جس کو انہوں نے تیس سال پہلے ایک شخص کے واسطہ سے امام طحاوی سے روایت کیا تھا۔ ؎۲

سیرت اور عظمت کردار:

امام طحاوی حق گو، نڈر اور بے باک شخصیت کے مالک تھے۔ بغیر کسی لاگ لپیٹ کے اور نتائج کی پرواہ کئے

؎۱ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ص ۲۸۱۔ ؎۲ حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

بے خوف کلمۂ حق کہتے اور اس پر قائم رہتے۔ وہ قاضی ابو عبید کے نائب تھے لیکن اس کو ہمیشہ صحیح روش کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے قاضی سے فرمایا کہ وہ اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کریں۔ قاضی نے جواب دیا کہ اسماعیل بن اسحاق اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ امام طحاوی نے فرمایا قاضی بکار اپنے کارندوں کا حساب نہیں لیتے تھے۔ قاضی نے پھر اسماعیل کی مثال دی۔ امام طحاوی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کارندوں کا محاسبہ کیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں ابن اللتبیہ کا قصہ سنایا۔ [1] جب کارندوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہوگئے اور انھوں نے قاضی کو امام طحاوی کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا یہاں تک کہ قاضی امام طحاوی کا مخالف ہو گیا۔ اسی اثناء میں قاضی معزول کر دیا گیا۔ جب امام طحاوی نے اس کی معزولی کا پروانہ پڑھا تو کچھ لوگ کہنے لگے آپ کو مبارک ہو، امام طحاوی یہ سن کر سخت ناراض ہوئے اور کہنے لگے، قاضی بہر حال صاحب علم آدمی تھا میں کس کے ساتھ علمی گفتگو کیا کروں گا۔ [2]

تصانیف:

امام طحاوی کثیر التعداد کتب کے مصنف تھے، مؤرخین اور تذکرہ نگار ہر دور میں آپ کو سراہتے رہے ہیں تفسیر حدیث، فقہ، اصول فقہ، کلام، تاریخ، رجال اور مناقب تقریباً تمام موضوعات پر آپ کی تصانیف موجود ہیں جن کی تفصیل یہ ہے (۱) احکام القرآن (۲) شرح معانی الآثار (۳) مشکل الآثار (۴) اختلاف العلماء (۵) کتاب الشروط (۶) الشروط الصغیر (۷) الشروط الاوسط (۸) مختصر الطحاوی فی الفقہ (۹) النوادر الفقہیہ (۱۰) کتاب النوادر والحکایات (۱۱) حکم ارض مکہ (۱۲) حکم الفیئ والغنائم (۱۳) نقض کتاب المدلسین (۱۴) کتاب الاشربہ (۱۵) الرد علی عیسیٰ بن ابان (۱۶) الرد علی ابی عبید (۱۷) اختلاف الروایات (۱۸) الرزیہ (۱۹) شرح الجامع الکبیر (۲۰) شرح الجامع الصغیر (۲۱) کتاب المحاضر والسجلات (۲۲) کتاب الوصایا والفرائض (۲۳) کتاب التاریخ الکبیر (۲۴) اخبار ابی حنیفہ (۲۵) (۲۶) عقیدۃ الطحاوی (۲۷) تسویہ بین اخبرنا وحدثنا (۲۸) سنن الشافعی (۲۹) صحیح الآثار [3]

وصال:

بیاسی سال کی عظیم اور پُر شکوہ زندگی گزارنے کے بعد امام طحاوی یکم ذیقعد ۳۲۱ھ میں وصال فرما گئے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: اسی سال مصر میں ان کے شیخ ابو بکر احمد بن عبد الوارث، ہرات میں ابو علی احمد بن الباسانی، اصفہان میں

---

[1] ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن اللتبیہ نامی ایک شخص کو صدقہ کا عامل بنایا جب وہ مال لے کر آیا تو کہنے لگا کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا یہ شخص اپنے گھر کیوں نہ بیٹھا پھر دیکھتے اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ الحدیث مشکوٰۃ ص ۱۵۶

[2] حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، لسان المیزان ج ۱ ص ۲۸۰ تا ۲۸۱

[3] الفوائد البہیۃ ص ۳۲، الحدائق الحنفیہ ص ۱۲۵۔ الجواہر المضیۃ ج ۱ ص ۱۰۵

ابوعلی الحسن بن محمد، بغداد میں حافظ سعید بن محمدان کے علاوہ محمد بن الحسن ازدی، محمد بن نوح نیشاپوری، مکحول، بیرونی، اور رئیس معتزلہ ابوعلی جبائی انتقال کر گئے۔ ؎۱

شرح معانی الآثار

شرح معانی الآثار فن حدیث میں ایک عظیم تصنیف اور احناف کا سرمایہ افتخار ہے۔ اس کتاب میں حدیث، فقہ اور رجال کے متعدد علوم کو حسن اور عمدگی کے ساتھ جمع کر دیا گیا ہے۔ یہی تو فاضل انقانی نے فخر سے سر اٹھا کر کہا تھا کہ جو شخص امام طحاوی کی علمی مہارت کا اندازہ کرنا چاہتا ہو اُسے چاہیے کہ شرح معانی الآثار کا مطالعہ کرے۔ مسلک حنفی تو الگ رہا کسی مذہب سے بھی اس کتاب کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی۔ ؎۲

اس کتاب سے امام طحاوی کا مقصد صرف احادیث کو جمع کرنا نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے اصل مقصد احناف کی تائید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ مسائل شرعیہ میں امام اعظم کا موقف کسی جگہ بھی احادیث کے خلاف نہیں ہے اور جو روایات بظاہر امام اعظم کے مسلک کے خلاف ہیں وہ یا موول ہیں یا منسوخ۔

اس تصنیف میں امام طحاوی متعدد جگہ احادیث پر فنی حیثیت سے کلام کرتے ہیں اور مخالفین کی پیش کردہ روایات پر فن رجال کے لحاظ سے جرح کرتے ہیں اس کے علاوہ عقلی لحاظ سے بھی مخالفین کے نقطۂ نظر کی تضعیف کرتے ہیں اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب روایت اور درایت کی جامع ہے اور جن خوبیوں اور محاسن پر یہ کتاب مشتمل ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب ان سے خالی ہیں۔

سبب تالیف:

امام ابوجعفر طحاوی اس کتاب کی تصنیف کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مجھ سے بعض اہل علم حضرات نے فرمائش کی کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں احکام سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو جمع کروں جو بعض متعارض ہیں اور چونکہ ملحدین اور مخالفین اسلام اس ظاہری تعارض کی وجہ سے اسلام پر طعن کرتے ہیں اس لیے ان متعارض روایات میں تطبیق دینے کے لیے علماء اسلام کی ان تاویلات کا ذکر بھی کروں جو کتاب وسنت، اجماع اور اقاویل صحابہ سے موید ہیں اور جو روایات منسوخ ہو چکی ہیں ان کے نسخ پر دلائل پیش کر دوں تاکہ احادیث نبویہ کے درمیان تعارض نہ رہے اور طعن مخالفین سے یہ روایات بے غبار ہو جائیں۔ ؎۳

؎۱۔ امام ابوعبداللہ شمس الدین ذہبی متوفی ۷۴۸ھ، تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۸۱۰

؎۲۔ حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۴۲۸

؎۳۔ امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج۱ ص ۱۸

تسمیہ:

امام طحاوی نے اپنی اس تصنیف کا نام شرح معانی الآثار رکھا ہے۔ آثار سے مراد احادیث نبویہ اور اقوال صحابہ ہیں یعنی احادیث اور آثار کے معانی میں فی نفسہا یا باہم ظاہری طور پر جو تعارض ہے امام طحاوی نے ان احادیث و آثار کے معانی کی شرح اور وضاحت کر کے اس تعارض کو اٹھا دیا ہے۔ اصل نام تو اس کتاب کا شرح معانی الآثار ہی ہے لیکن بعض دفعہ اختصار اور تخفیف کی غرض سے اس کو معانی الآثار سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

اسلوب:

تمام امہات کتب حدیث میں امام طحاوی کا طرز سب سے منفرد اور دلچسپ ہے۔ وہ ایک باب کے تحت پہلے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث وارد کرتے ہیں پھر ذکر کرتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے اس کے بعد ذکر کرتے ہیں کہ احناف کثرہم اللہ تعالیٰ اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دلیل ایک اور حدیث ہے جو اس حدیث کے مخالف ہے پھر اس حدیث کے متعدد طرق ذکر کرتے ہیں۔ اخیر میں مذہب احناف کو تقویت دیتے ہیں۔ دونوں حدیثوں کا الگ الگ محل بیان کر کے تعارض دُور کرتے ہیں اور کبھی پہلی حدیث کا ضعف ثابت کر کے دوسری حدیث کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض اوقات پہلی حدیث کا منسوخ ہونا واضح کر دیتے ہیں۔ نیز انہوں نے ہر باب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ احناف کی تائید کرنے کے لیے آخر میں ایک عقلی دلیل پیش کی جائے۔ اور اگر مسلک احناف پر کوئی اشکال وارد ہوتا ہو تو اس کو بھی دُور کرتے ہیں۔ سطور ذیل میں ہم چند مثالوں سے اس اسلوب کی وضاحت کر رہے ہیں۔

تطبیق:

امام طحاوی نے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کی۔ عن ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاصلوٰۃ لمن لا وضوء لہ ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ[1] یعنی نہ بغیر وضو کے نماز صحیح ہے اور نہ بغیر بسم اللہ کے وضو۔ پھر اس مضمون کی ایک اور حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں: فذھب قوم الی ان من لم یسم علی وضوء الصلوٰۃ فلا یجزیہ وضوءہ واحتجوا فی ذٰلک بھٰذہ الآثار۔ یعنی ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ وضو بغیر بسم اللہ کے صحیح نہیں ہے۔ پھر لکھتے ہیں: وخالفھم فی ذٰلک اٰخرون فقالوا من لم یسم علی وضوء فقد اساء وقد طھر بوضوءہ ذٰلک واحتجوا فی ذٰلک بما حدثنا۔ یعنی بعض دوسرے حضرات (احناف) نے ان لوگوں سے اختلاف کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ جس شخص نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس نے اچھا نہیں کیا لیکن اس کا وضو صحیح ہے اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے۔ مہاجرین قنفذ

---

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶

سے روایت ہے کہ انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے وقت سلام کیا حضور نے ان کے سلام کا جواب وضو سے فارغ ہو کر دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے اس کے سوا اور کوئی چیز مانع نہیں تھی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وضو سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی کیونکہ آپ نے بغیر وضو کے اللہ کے ذکر کو جو سلام کے جواب کی صورت میں تھا، ناپسند فرمایا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان لا وضوء لمن لم یسم، کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو اصلاً صحیح نہیں دوسرا یہ کہ بسم اللہ کے بغیر وضو کامل نہیں ہوتا اور یہی معنی مناسب ہے تاکہ دونوں حدیثوں میں تعارض نہ رہے۔

پھر اس معنی پر مزید قرائن بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ ایک حدیث روایت کرتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور یا دو کھجوریں یا ایک لقمہ یا دو لقمے لوٹا دیں۔ اس حدیث سے آپ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ شخص فی نفسہٖ مسکین ہی نہیں، بلکہ آپ کا مقصد یہ ہے کہ وہ مسکین کامل نہیں ہے اسی طرح ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو رات سیر ہو کر گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اس حدیث کا بھی یہ مطلب نہیں ہے کہ ایسا شخص مسلمان نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص مسلمان کامل نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان قرائن کے پیش نظر لا وضوء من لم یسم کو بھی اس معنی پر محمول کرنا چاہیے کہ جو شخص وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہے۔ تاکہ احادیث آپس میں متعارض نہ رہیں۔

نسخ:

جب دو متعارض حدیثوں میں سے کسی ایک کے بارے میں نسخ کی دلیل مل جائے تو امام طحاوی اس کے منسوخ ہونے کی تصریح کر دیتے ہیں اور ایک حدیث کو معمول اور دوسری کو متروک اور منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول توضؤا مما مست النار[1] یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس حدیث کو اختلاف الفاظ کے ساتھ طرق متعددہ سے روایت کرنے کے بعد امام طحاوی ایسی احادیث روایت کرتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ مثلاً روایت کرتے ہیں: عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل من ثور اقط فتوضأ ثم اکل بعدہ کتفا فصلی ولم یتوضأ، فثبت بما ذکرنا ان آخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ترک الوضوء مما غیرت النار وان ما خالف ذلك فقد نسخ بالفعل الثانی۔ یعنی حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور دوبارہ نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی، امام طحاوی فرماتے ہیں ان دلائل سے واضح ہو گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کو ترک کرنا تھا اور جو روایات اس کے مخالف ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔

جرح:

متعارض روایات میں سے کسی ایک روایت کو فیصلہ کن قرار دینے کے لیے بعض اوقات امام طحاوی فن رجال سے کام

---

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج اص ۲۵۵

لیتے ہیں اور دو متضاد روایات میں سے کسی ایک روایت کو باعتبار اسناد کے مجروح قرار دیتے ہیں اور دوسری روایت کو راجح اور استنباط حکم کے لیے اصل قرار دیتے ہیں اس کی ایک مثال یہ ہے کہ بعض فقہاء کے نزدیک مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جس حدیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے امام طحاوی اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہیں: انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بالوضوء من مس الفرج [1] امام طحاوی اس حدیث کو زہری کی روایت سے معضلاً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مروان نے عروہ سے اس مسئلہ میں گفتگو کی کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب عروہ نے مروان سے اس مسئلہ میں موافقت نہیں کی تو مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے اس حدیث کی تصدیق کرائی۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جب عروہ کے نزدیک خود مروان کی روایت حجت نہ تھی تو اس کے سپاہی کی روایت ان کے نزدیک کس طرح معتبر ہوگی۔

امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ربیعہ نے اس حدیث کو سن کر کہا کہ ذکر خون یا حیض کی طرح نجس نہیں ہے اور جب خون یا حیض میں ہاتھ ڈال دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو مس ذکر سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس کے بعد مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ایک اور حدیث روایت کرتے ہیں: حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال حدثني سعيد بن عبد الرحمن عن هشام بن عروة عن ابيه عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا مس احدكم ذكره فلا يصلين حتى يتوضأ اس حدیث کی سند پر جرح کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہشام بن عروہ کا اپنے والد عروہ سے سماع ثابت نہیں ہے در اصل یہ روایت انھوں نے ابوبکر سے سنی۔ اور تدلیس کر کے اپنے والد عروہ سے سماع ظاہر کیا۔ اس کے بعد انھوں نے ایک اور سند سے اس حدیث کو روایت کیا۔ حدثنا محمد بن الحجاج وربيع المؤذن قال ثنا الله قال ثنا ابن لهيعة قال ثنا ابو الاسود انه سمع عروة يذكر عن بسرة عن النبي صلى الله عليه وسلم۔ اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں جو فقہاء اور محدثین مس ذکر سے وضو کے قائل ہیں ان کے نزدیک خود بھی ابن لہیعہ قابل استدلال نہیں ہے کیوں کہ دوسری جگہ وہ اس کی روایت کا اعتبار نہیں کرتے پھر ایک اور سند سے روایت کرتے ہیں: حدثنا علي بن معبد قال ثنا يعقوب بن ابراهيم بن سعد قال ثنا ابي عن ابن اسحاق قال حدثنا محمد بن مسلم بن عبيد الله بن عبد الله بن عروة بن الزبير عن زيد بن خالد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مس فرجه فليتوضأ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا عياش الرقام قال ثنا عبد الاعلى عن ابن اسحق فذكر باسناده مثله اس سند پر گفتگو کرتے ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ مخالفین کے نزدیک یہ بھی مسلّم ہے کہ جب محمد بن اسحاق دوسرے راویوں کی مخالفت کرتے تو اس کی روایت کا اعتبار نہیں ہوتا اور نہ ہی حالت انفراد میں اس کی روایت قابل قبول ہے نیز فرماتے ہیں کہ یہاں نفس حدیث ہی منکر ہے بلکہ غلط ہے کیونکہ مروان نے جب عروہ سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا، تب مروان نے بسرہ کی یہ روایت بیان کی کہ مس ذکر سے وضو لازم ہے عروہ نے کہا کہ تم نے اس حدیث کو بسرہ سے نہیں سنا۔ یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے کافی عرصہ بعد پیش آیا ہے۔ پس یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ حدیث زید بن خالد سے مروی ہوتی اور عروہ اس کا انکار کرتے۔ بعد ازاں امام طحاوی نے اس حدیث کو عمر بن شریح، صدقہ بن عبد اللہ اور علاء بن سلیمان کی تین مختلف اسانید سے روایت کیا ہے پھر ان روایات پر جرح کرنے

---

[1] امام ابو جعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵۵

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان اسانید میں ضعیف راوی ہیں نیز وہ مخالفین کے نزدیک بھی ناقابل اعتبار ہیں۔ علاوہ ازیں فی نفسہٖ یہ روایات منکر ہیں پھر یزید بن عبدالملک کی سند سے اس کو روایت کیا اور بتلایا کہ یہ منکر الحدیث ہے ایک اور سند ذکر کی جس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ منقطع ہے کیونکہ اس میں مکحول کا عنبسہ سفیان سے سماع نہیں ہے غرض یہ کہ جس قدر طرق اور اسانید سے یہ حدیث مروی ہے ان سب پر جرح کر کے انہیں ساقط الاعتبار قرار دیتے ہیں پھر جس صحیح الاسناد حدیث سے یہ ثابت ہے کہ وضو نہیں ٹوٹتا اس کو روایت کرتے ہیں حدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا ملازم عن عبداللہ بن بدر عن قیس بن طلق عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سالہ رجل فقال یا نبی اللہ ما تری فی مس الرجل ذکرہ بعد ما توضأ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل ھو الا بضعۃ منک او مضغۃ منک یعنی حضور نے فرمایا ذکر بھی جسم کا ایک حصہ ہے اس کو چھونے سے وضو کس طرح ٹوٹ سکتا ہے اس حدیث پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے امام طحاوی لکھتے ہیں فھذا حدیث ملازم صحیح مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسنادہ ولا فی متنہ فھو اولی عندنا مما رویناہ اولا من الآثار المضطربۃ فی اسانیدھا۔ [1]

یعنی یہ حدیث صحیح ہے جس کا متن اور سند دونوں اضطراب اور ضعف سے محفوظ ہیں، لہٰذا یہ اس روایت سے بہتر ہے جس کی تمام اسانید مضطرب ہیں۔

نظر صحیح سے ثبوت:

امام طحاوی کا طریقہ ہے کہ وہ ہر باب میں اپنے مختار کو احادیث صحیحہ سے ثابت کرنے کے بعد دلائل عقلیہ اور نظر صحیح سے اس کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ سر پر مسح کرنے کی مقدار میں ائمہ کا اختلاف ہے امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ پورے سر کا مسح فرض ہے اور امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ امام اعظم کے مسلک پر احادیث سے دلائل دینے کے بعد امام طحاوی فرماتے ہیں وضو میں بعض اعضاء یعنی چہرہ اور ہاتھ پیر بالاتفاق دھوئے جاتے ہیں اور سر پر بالاتفاق مسح کیا جاتا ہے البتہ مقدار میں اختلاف ہے احناف کے نزدیک سر کے بعض کا اور مالکیہ کے نزدیک کل کا مسح فرض ہے اور جب ہم نے مسح کی ایک اور نظیر تلاش کی تو ہم نے دیکھا کہ جب پیروں پر موزے پہنے ہوئے ہوں تو ان پر مسح جائز ہے۔ اور سب کا اتفاق ہے کہ موزوں کے کل پر مسح نہیں ہوتا بلکہ بعض پر مسح ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ مسح کے باب میں اصل متفق علیہ یہ ہے کہ بعض پر مسح ہو۔ لہٰذا سر کے بھی بعض حصہ پر مسح فرض ہونا چاہیے۔ [2]

استدراک:

نظر صحیح کی بحث میں امام طحاوی بعض اوقات مخالف کی نظر فاسد کا جواب بھی ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً روافض کا مسلک یہ ہے کہ وضوء میں پیروں کو دھونے کی بجائے ان پر مسح کرنا چاہیے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۵۸

[2] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۵

اعضاء پر تیمم میں مسح کیا جاتا ہے اور جن اعضاء پر وضوء میں مسح کیا جاتا ہے تیمم میں وہ اعضاء اصلاً ساقط ہیں اور جبکہ بالاتفاق تیمم میں پیروں کا مسح ساقط ہے تو معلوم ہوا وضو میں ان پر مسح ہے کیونکہ اگر وضو میں ان کا حکم دھونا ہوتا تو تیمم میں ان پر مسح ہوتا۔ اس کے جواب میں امام طحاوی فرماتے ہیں کہ تیمم جس طرح وضو کا نائب ہے اسی طرح غسل کا نائب ہے اس بناء پر لازم آئے گا کہ تیمم میں جن اعضاء کو چھوڑ دیا جاتا ہے غسل میں ان تمام اعضاء پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا غسل میں تمام بدن کو دھونا فرض نہیں رہے گا بلکہ ضروری ہوگا کہ چہرہ اور ہاتھوں کو دھو کر باقی بدن پر مسح کر لیا جائے اور جب کہ یہ بداہتہً باطل ہے تو معلوم ہوا کہ مخالف نے جس نظر سے استدلال کیا ہے وہ فاسد ہے۔ [۱]

شروح:

شرح معانی الآثار کی افادیت اور عظمت کے پیش نظر اس کی متعدد شروحات تصنیف کی گئی ہیں۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں بعض شروحات کا ذکر کیا ہے [۲] سب سے پہلے اس کی شرح ابو الحسین محمد بن محمد باہلی متوفی ۳۲۸ھ نے کی ہے اس کے بعد اس کی سب سے عظیم اور قابل قدر شرح حافظ بدرالدین محمود بن محمد عینی متوفی ۸۵۵ھ نے کی ہے جس کا ایک مخطوطہ مصر کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس کتاب کا نام مبانی الاخبار فی شرح معانی الآثار ہے اور یہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ شرح معانی الآثار کے رجال کی تحقیق میں بھی علامہ عینی نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام معانی الاخیار فی رجال معانی الآثار رکھا ہے۔

معانی الآثار کے رجال پر ایک کتاب شیخ قاسم بن قطلو بغا متوفی ۸۷۹ھ نے بھی لکھی ہے جس کا نام الایثار برجال معانی الآثار ہے۔ حافظ ابن عبدالبر اور حافظ زیلعی نے اس کی تلخیص بھی کی ہے۔ متاخرین میں سے مولانا امجد علی مصنف بہار شریعت نے بھی اس کی ایک مبسوط شرح لکھی ہے لیکن وہ نہ تو مکمل ہو سکی اور نہ طبع۔ محدث سورتی نے اس پر ایک مختصر اور مفید حاشیہ لکھا ہے جس میں مشکل الفاظ کے معانی اور باب کی پوری بحث کا خلاصہ پیش کر دیئے ہیں؛ جو آج کل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ دستیاب ہے۔

کچھ ترجمہ اور مترجم کے بارے میں:

علم اور دینی خدمات کے حوالے سے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ہزاروی کا نام جانا پہچانا ہے، جامع ترمذی اور ریاض الصالحین کا سلیس اردو ترجمہ لکھ کر انہوں نے مترجمین کی صف میں ایک منفرد مقام بنالیا ہے، حضرت مولانا موصوف نے نور الایضاح کا ترجمہ اور اس پر حواشی بھی تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی ایک قابل قدر اور لائق تحسین علمی اور دینی خدمت ہے۔ شرح معانی الآثار، امام ابوجعفر طحاوی کی حدیث میں اہم تصنیف ہے، اس کتاب میں امام طحاوی نے تمام مسائل فرعیہ کے متعلق فقہاء احناف کی مؤید احادیث کو قوی اسانید کے ساتھ پیش کیا ہے اور اس کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ مجتہدین کی

---

[۱] امام ابوجعفر طحاوی متوفی ۳۲۱ھ، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۳۶

[۲] حاجی خلیفہ متوفی ۱۰۶۷ھ، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۷۲۸

سے استدلال کرتے ہیں ان کا صحیح محمل بیان کیا ہے، یا پھر دلائل سے واضح کیا ہے کہ ان کی احادیث ضعیف ہیں یا منسوخ ہو چکی ہیں، اور جن احادیث سے فقہاء احناف نے استدلال کیا ہے، وہی احادیث معمول بہا ہیں، اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ امام ابوحنیفہ کے موقف کی بنیاد احادیث صحیحہ پر ہے اور مخالفین کا یہ الزام قطعاً غلط ہے کہ امام ابوحنیفہ احادیث کے مقابلہ میں اپنے قیاس اور رائے سے کام لیتے ہیں۔

ان خصوصیات کی بناء پر اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اس کتاب کا عام فہم اردو میں ترجمہ کیا جاتا تاکہ عام قارئین بھی اس سے استفادہ کر سکیں، سید محمد اعجاز صاحب (مالک فرید بک سٹال) کی نظر انتخاب قابل داد اور لائق تحسین ہے کہ انھوں نے اس کتاب کے ترجمہ کے لیے حضرت مولانا محمد صدیق سعیدی ایسے نوجوان فاضل کو منتخب کیا جن کی علمیت اور زود نویسی مسلم ہے۔ امام طحاوی چونکہ بہت طویل گفتگو کرتے ہیں جس کو پڑھتے ہوئے عام قاری کے ذہن سے پہلی بات کا سرا نکل جاتا ہے، اور اس طوالت کی وجہ سے وہ الجھ کر رہ جاتا ہے اور اس کتاب سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا، مولانا محمد صدیق سعیدی نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہر باب کی تلخیص ذکر کر دی ہے، اہل علم حضرات تو نفس کتاب سے استفادہ کر سکتے ہیں لیکن عام قارئین اور طلبہ کے لیے ہر باب کی تلخیص اور تشریح ضروری تھی۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مولانا محمد صدیق سعیدی کے علم اور عمر میں برکت عطا فرمائے امام طحاوی کے فیوضات سے ان کو بہرہ مند فرمائے، ان کی علمی اور دینی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کو بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے، اس کے ساتھ ساتھ میں سید محمد اعجاز صاحب کے لیے دعا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو صحت و عافیت کے ساتھ تا ابد سلامت رکھے، ان کی اشاعتی خدمات کو مقبول اور مشکور فرمائے اور ان کے حوصلوں کو مزید جولانیاں عطا فرمائے۔

غلام رسول سعیدی غفرلہ

١٤١٠ - ١١ - ١٨ ھ

٩٠ - ٦ - ١٢ ء

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

فَمِنْ ذٰلِكَ بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيْهِ النَّجَاسَةُ

جس پانی میں نجاست گر جائے

۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهُ يُلْقٰى فِيْهَا الْجِيَفُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر بضاعہ (ایک کنواں) سے وضو فرماتے تھے۔ عرض کیا گیا "یارسول اللہ! اس میں مردار اور حیض کے خون والے) کپڑے ڈالے جاتے ہیں۔" آپ نے فرمایا "پانی ناپاک نہیں ہوتا۔"

۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَبُوْ دَاوٗدَ الْأَسَدِيُّ قَالَا ثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْطِ بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّهُ يُسْتَقٰى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا عَذِرَةُ النَّاسِ وَمَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرض کیا گیا "یارسول اللہ! آپ کے لیے بیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے حالانکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں لوگوں کا پاخانہ، عورتوں کے حیض والے کپڑے اور کتوں کا گوشت ڈالا جاتا ہے۔" آپ نے فرمایا "بے شک پانی پاک ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔"

۳- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے

إِبْرَاهِيمَ الْبَرَكِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا مَا يُلْقَى مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا "یا رسول اللہ! کیا آپ اس سے وضو کرتے ہیں۔ حالانکہ اس میں بدبودار (گندی) چیزیں ڈالی جاتی ہیں" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی"۔

۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ دَخَلْنَا عَلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِي أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي مِنْهَا۔

حضرت محمد بن یحیی اسلمی اپنی والدہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں ہم چار عورتیں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انھوں نے فرمایا اگر میں تمہیں بیر بضاعہ سے پانی پلاؤں تو تمہیں یہ بات ناگوار ہوگی حالانکہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاتھ سے اس کنویں کا پانی پلایا ہے۔

۵۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيفٍ الْبَصْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى غَدِيرٍ وَفِيهِ جِيفَةٌ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتّٰى أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُونَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجِيفَةُ فَقَالَ اسْتَقُوا فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا۔

حضرت ابو نضرہ، حضرت جابر یا حضرت ابو سعید (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک تالاب پر پہنچے جس میں مردار پڑا ہوا تھا ہم رک گئے اور لوگ بھی رک گئے حتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا کہ پانی نہیں پیتے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس مردار کی وجہ سے، آپ نے فرمایا پیو، کیونکہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ چنانچہ ہم نے خوب سیر ہو کر پیا۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ هٰذِهِ الْمَسْأَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوا

ایک قوم نے ان احادیث کے ظاہر کو اپناتے ہوئے

لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ وَقَعَ فِيْهِ إِلَّا أَنْ يُغَيِّرَ
لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيْحَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ إِذَا
كَانَ فَقَدْ نَجِسَ الْمَاءُ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ
آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ بِئْرِ
بُضَاعَةَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ لِأَنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ
قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهَا مَا كَانَتْ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَتْ
طَرِيْقًا لِلْمَاءِ إِلَى الْبَسَاتِيْنِ فَكَانَ الْمَاءُ لَا
يَسْتَقِرُّ فِيْهَا فَكَانَ حُكْمُ مَائِهَا كَحُكْمِ مَاءِ
الْأَنْهَارِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ فِي كُلِّ مَوْضِعٍ كَانَ عَلَى
هٰذِهِ الصِّفَةِ وَقَعَتْ فِي مَائِهِ نَجَاسَةٌ فَلَا
يَنْجُسُ مَاؤُهُ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلَى طَعْمِهِ أَوْ
لَوْنِهِ أَوْ رِيْحِهِ أَوْ يُعْلَمَ أَنَّهَا فِي الْمَاءِ الَّذِيْ
يُؤْخَذُ مِنْهَا فَإِنْ عُلِمَ ذٰلِكَ كَانَ نَجِسًا
وَإِنْ لَمْ يُعْلَمْ ذٰلِكَ كَانَ طَاهِرًا وَقَدْ
حُكِيَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ
عَنِ الْوَاقِدِيِّ حَدَّثَنِيْهِ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ
أَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ
الثَّلْجِيِّ عَنِ الْوَاقِدِيِّ إِنَّهَا كَانَتْ كَذٰلِكَ
وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَدْ
أَجْمَعُوْا أَنَّ النَّجَاسَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي الْبِئْرِ
فَغَلَبَتْ عَلَى طَعْمِ مَائِهَا أَوْ رِيْحِهِ أَوْ لَوْنِهِ
أَنَّ مَاءَهَا قَدْ فَسَدَ وَلَيْسَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ
مِنْ هٰذَا شَيْءٌ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ
لَهُ إِنَّهُ يُلْقَى فِيْهَا الْكِلَابُ وَالْمَحَائِضُ
فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَنَحْنُ نَعْلَمُ
أَنَّ بِئْرًا لَوْ سَقَطَ فِيْهَا مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ
لَكَانَ مُحَالًا أَنْ لَا يَتَغَيَّرَ رِيْحُ مَائِهَا وَ
طَعْمُهُ هٰذَا مِمَّا يُعْقَلُ وَيُعْلَمُ فَلَمَّا كَانَ

کہا کہ پانی میں گر جانے والی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی جب تک
وہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بو نہ بدل دے ان میں سے کوئی بھی
بات پائی جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔ دوسرے لوگوں
نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جو کچھ تم نے بیر بضاعہ
کے سلسلے میں ذکر کیا اس میں تمہارے موقف پر کوئی دلیل
نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں اختلاف ہے کہ وہ کیا تھا
ایک قوم کہتی ہے کہ وہ باغوں کو جانے والے پانی کی گزرگاہ تھی
اور اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کے پانی کا حکم وہی ہے جو
نہر کے پانی کا حکم ہے ہم ہر اس جگہ کے بارے میں جو اس طرح
کی ہو یہی بات کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو جب
تک وہ اس کے ذائقے، رنگ یا بو پر غالب نہ آ جائے پانی ناپاک
نہ ہوگا یا معلوم ہو جائے کہ اس سے لیے جانے والے پانی میں
نجاست کے اجزاء ہیں اگر معلوم ہو تو ناپاک ہوگا اور پتہ نہ چلے تو
پاک رہے گا۔ بیر بضاعہ کے بارے میں ہم نے جو یہ بات
ذکر کی ہے یہ واقدی سے منقول ہے ہم سے ابو جعفر احمد بن
ابو عمران نے بیان کیا۔ انھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن شجاع
ثلجی کے واسطہ سے واقدی سے نقل کیا کہ وہ (کنواں) ایسا ہی
تھا۔ اس سلسلے میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان (فقہاء کرام) کا
اس بات پر اجماع ہے کہ جب کنوئیں میں نجاست گر کر پانی
کے ذائقے، بو یا رنگ پر غالب آ جائے تو اس کا پانی ناپاک ہو
جائے گا اور بیر بضاعہ کے سلسلہ میں یہ بات نہیں ہے وہاں تو
یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیر بضاعہ کے بارے
میں پوچھا گیا اور عرض کیا گیا کہ اس میں کتے اور حیض کے کپڑے
ڈالے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں
کرتی اور ہم جانتے ہیں کہ اگر کنوئیں میں اس سے بھی کم چیز
گر جائے تو محال ہے کہ اس کے پانی کی بو اور ذائقہ نہ بدلے
یہ معقول اور معلوم بات ہے اور جب یہ بات یوں ہے اور
سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے اس پانی
کو جائز قرار دیا تو یہ بات سب کے نزدیک مسلمہ ہے کہ وہ

ذلك كذلك وقد اباح لهم النبي صلى الله عليه وسلم ماءها فاجمعوا ان ذلك لم يكن وقد داخل الماء التغيير من جهة من الجهات اللاتي ذكرنا استحال عندنا والله اعلم ان يكون سؤالهم النبي صلى الله عليه وسلم عن مائها وجوابه اياهم في ذلك بما اجابهم كان والنجاسة في البئر ولكنه والله اعلم كان بعد ان اخرجت النجاسة من البئر فسألوا النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك هل تطهر باخراج النجاسة منها فلا ينجس ماءها الذي يطرأ ها بعد ذلك موضع مشكل لان حيطان البئر لم تغسل وطينها لم يخرج فقال لهم النبي صلى الله عليه وسلم ان الماء لا ينجس يريد بذلك الماء الذي طرأ عليها بعد اخراج النجاسة منها لا ان الماء لا ينجس اذا خالطته النجاسة وقد رأيناه صلى الله عليه وسلم قال المؤمن لا ينجس۔

۶ - حدثنا ه ابن ابي داؤد قال ثنا المقدمي قال ثنا ابن ابي عدي عن حميد ح وحدثنا ابن خزيمة قال ثنا الحجاج ابن منهال قال ثنا حماد عن حميد عن بكر عن ابي رافع عن ابي هريرة قال لقيت النبي صلى الله عليه وسلم وانا جنب فمد يده الي فقبضت يدي عنه وقلت اني جنب فقال سبحان الله ان المسلم لا ينجس وقال عليه السلام في غير هذا الحديث ان الارض لا تنجس۔

۷ - حدثنا بذلك ابوبكرة بكار بن

خراب نہیں ہوا تھا اور کبھی پانی کا داخلی حصہ ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے بدل جاتا ہے جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے پانی کے بارے میں سوال کرنا اور آپ کا ان کو وہ جواب دینا جو آپ نے ارشاد فرمایا کنوئیں میں نجاست کی موجودگی کی صورت میں ہوا ہو سکتا ہے کہ یہ سوال، کنوئیں سے نجاست نکالنے کے بعد ہوا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے گویا انھوں نے پوچھا کہ کیا اس سے نجاست نکالی جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کا وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا جو اب وہاں پڑے گا کیونکہ نہ تو کنوئیں کی دیواریں دھوئی گئیں اور نہ ہی اس کا کیچڑ نکالا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے آپ کی مراد وہ پانی تھا جو نجاست نکالنے کے بعد وہاں پہنچے یہ بات نہیں کہ پانی میں نجاست مل جائے تب بھی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومن ناپاک نہیں ہوتا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور مجھے غسل کی حاجت تھی آپ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا لیکن میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں جنبی ہوں آپ نے فرمایا "سبحان اللہ" "مومن ناپاک نہیں ہوتا" دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا "زمین ناپاک نہیں ہوتی۔"

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب

قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ إِنَّ وَفْدَ ثَقِيفٍ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ قَوْمٌ أَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ إِنَّمَا أَنْجَاسُ النَّاسِ عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَكُنْ مَعْنَى قَوْلِهِ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّ بَدَنَهُ لَا يَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهُ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ الْأَرْضُ لَا تَنْجُسُ لَيْسَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا لَا تَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ وَكَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ وَقَدْ أَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِي بَالَ فِيهِ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوبٌ مِنْ مَاءٍ۔

وفد ثقیف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کر دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ناپاک لوگ ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کی ناپاکی کا زمین سے کچھ تعلق نہیں ان کی نجاست قلبی ہے۔

پس آپ کے ارشاد گرامی "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" کا مطلب یہ نہیں کہ اس کا جسم ناپاک نہیں ہوتا اگرچہ اس سے ساتھ نجاست لگ جائے۔ آپ کی مراد کسی اور معنی کے اعتبار سے ناپاک نہ ہونا ہے اسی طرح آپکے ارشاد گرامی کہ زمین ناپاک نہیں ہوتی کا یہ مطلب نہیں کہ نجاست لگنے کے باوجود وہ ناپاک نہیں ہوتی اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ آپ نے مسجد کی اس جگہ پر پانی کا ایک ڈول بہانے کا حکم فرمایا جہاں ایک اعرابی نے پیشاب کیا تھا۔

۸۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دوران کہ ہم سرور کائنات دو عالم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا صحابہ کرام نے فرمایا ٹھہر جا، ٹھہر جا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو۔ چنانچہ انہوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ اس نے پیشاب کر لیا۔ پھر آپ نے اسے بلا کر فرمایا کہ پیشاب اور پاخانہ ان مسجدوں کے لائق نہیں ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور تلاوت قرآن کے لیے ہیں۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا پھر آپ نے ایک شخص کو پانی کا ایک ڈول لانے کا حکم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ رَجُلًا فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ۔

دیا اور اس (پیشاب) پر بہا دیا۔

۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى طَاؤُسٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِمَكَانِهٖ اَنْ يُّحْفَرَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں انھوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسی طرح ذکر کرتے تھے البتہ انھوں نے "یہ مساجد" آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔
حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم دیا۔

۱۰۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عمرو بن دینار نے حضرت طاؤس سے یہ حدیث روایت کی۔

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۱۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَحُفِرَ مَكَانُهٗ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے اس پر پانی کا ایک ڈول بہایا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اس جگہ کو کھودا گیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَنْجُسُ اَيْ اَنَّهَا لَا تَبْقٰى نَجِسَةً اِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِيْ حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يَنْجُسُ لَيْسَ هُوَ عَلٰى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ کے ارشاد گرامی "زمین ناپاک نہیں ہوتی" کا معنی یہ ہے کہ جب اس سے نجاست دور ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ وہاں نجاست موجود ہو تب بھی ناپاک نہیں ہوتی۔ پس اسی طرح بیر بضاعہ کے سلسلے میں آپ کا ارشاد گرامی کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ نجاست پائے جانے کے وقت سے

فِيهَا إِنَّمَا هُوَ عَلَى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَهٰذَا اَوْجُهُ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِئْرِ بُضَاعَةَ اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَاللهُ اَعْلَمُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

متعلق نہیں بلکہ یہ عدم نجاست کی حالت کے بارے میں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیر بضاعہ کے بارے میں ارشاد کہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی کا مطلب یہی ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر بہتر جانتا ہے ہم نے کسی دوسری حدیث میں دیکھا کہ آپ نے

۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بْنِ الصَّلْتِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى اَوْ نُهِيَ اَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ اَوِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ يَغْتَسِلَ مِنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا یا منع کیا گیا کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرے۔

۱۴۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَبُو مُوسَى الصَّدَفِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْاَزْدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ يَشْرَبُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرے یا اسے نوش کرے۔

۱۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ حالت جنابت میں ہو (راوی نے حضرت

هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) پوچھا اے ابوہریرہؓ وہ کیسے کرے؟ فرمایا اس سے پانی لے لے۔

۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ سے رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرے۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمَعَارِكِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

حضرت عبدالرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس کے بعد اس سے غسل کرے۔

۱۹۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل کرے۔

۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ جُنُبٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس بواسطہ اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں فرمایا کہ اس میں جنبی غسل نہ کرے۔

۲۱۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو يُوسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُتَوَضَّأَ فِيهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کھڑے پانی میں پیشاب کیا جائے پھر اس سے وضو کیا جائے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا خَصَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِي لَا يَجْرِي دُونَ الْمَاءِ الْجَارِي عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَصَّلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ النَّجَاسَةَ تَدَاخُلُ الْمَاءَ الَّذِي لَا يَجْرِي وَلَا تَدَاخُلُ الْمَاءَ الْجَارِيَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى فَذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى نَجَاسَةِ الْإِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِغَالِبٍ عَلَى رِيحِهِ وَلَا عَلَى لَوْنِهِ وَلَا عَلَى طَعْمِهِ فَتَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ فِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِي حَدِيثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِي ذٰلِكَ وَمَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَا تَتَضَادَّ فَهٰذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِي لَا يَجْرِي إِذَا وَقَعَتْ فِيهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوا فِي ذٰلِكَ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھڑے پانی کی تخصیص فرمائی جو جاری نہیں، جاری کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہو کہ آپ نے اس کو الگ کر دیا کیونکہ نجاست اس پانی میں داخل ہوتی ہے جو جاری نہیں ہوتا، جاری پانی میں داخل نہیں ہوتی۔ ـــــ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بھی مروی ہے جو آپ نے کتے کے چاٹے ہوئے برتن کے دھونے کے بارے میں فرمایا ہم اسے کتاب میں کسی دوسری جگہ عنقریب ذکر کریں گے ان شاء اللہ، یہ پانی اور برتن کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے حالانکہ یہ اس کے بو، رنگ اور ذائقے پر غالب نہیں ہوتا پس ان روایات کی تصحیح بھی اسی چیز کو واجب کرتی ہے جو ہم نے بیر بضاعہ سے متعلق حدیث کے ضمن میں بیان کیا تاکہ اس حدیث کا معنی ان آثار کے معنی سے متفق ہو جائے اور کوئی تضاد نہ ہو۔ یہ اس پانی کا حکم ہے جو جاری نہیں اور اس میں نجاست گر جائے اور یہ ان روایات کی تصحیح کے طریقے پر ہے۔ لیکن ایک قوم نے اس ضمن میں کچھ مقدار مقرر کرتے ہوئے کہا کہ جب پانی دو مشکوں کی مقدار ہو تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

شَيْئًا فَقَالُوْا اِذَا كَانَ الْمَاءُ مِقْدَارَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا.

۲۲- وَاحْتَجُّوا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا بَحْرُ ابْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِیُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْمَخْزُوْمِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَيْسَ يَحْمِلُ الْخَبَثَ.

ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا کی وہ روایت ہے جسے ہم نے بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا پانی جب دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۳- وَكَمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِیْ بِالْبَادِيَةِ تُصِيْبُ مِنْهَا السِّبَاعُ فَقَالَ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا.

اور جیسا کہ حضرت عبیداللہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتے ہیں اور ان سے درندے پیتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت محمد بن جعفر بھی بواسطہ حضرت عبیداللہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی بواسطہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے۔

۲۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتْ صَلٰوةُ الظُّهْرِ فَقَامَ إِلَى بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَهٰذَا فِيهِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ۔

حضرت حماد بن سلمہ فرماتے ہیں عاصم بن منذر نے انکو بتایا کہ ہم اپنے باغ میں یا عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت عبید اللہ، باغ کے ایک کنواں کی طرف تشریف لے گئے اور اس سے وضو فرمایا حالانکہ اس میں مردار کا چمڑا پڑا ہوا تھا میں نے عرض کیا کیا ہم اس سے وضو کریں؟ حالانکہ اس میں یہ (چمڑا) ہے؟ حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے میرے باپ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مشکوں تک پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا۔

۲۷۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ هٰذَا الْمِقْدَارَ لَمْ يَضُرَّهُ مَا وَقَعَتْ فِيهِ مِنَ النَّجَاسَةِ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهٖ أَوْ طَعْمِهٖ أَوْ لَوْنِهٖ۔

اور جیسا کہ یحییٰ بن حسان نے حضرت حماد بن سلمہ سے اسی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچایا بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا تک موقوف کیا (حدیث موقوف بیان کی) تو ان بزرگوں نے فرمایا جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں گرنے والی نجاست اس کو نقصان نہیں پہنچاتی مگر وہ جو اس کی بو، ذائقے اور رنگ پر غالب آجائے۔

وَاحْتَجُّوا إِلَى ذٰلِكَ بِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِي صَحَّحْنَاهَا أَنَّ هَاتَيْنِ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُبَيَّنْ لَنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا مِقْدَارُهُمَا فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارُهُمَا قُلَّتَيْنِ مِنْ قِلَالِ هَجَرٍ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ قُلَّتَيْنِ أُرِيدَ قُلَّةُ الرَّجُلِ وَهِيَ قَامَتُهُ فَأُرِيدَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَيْ قَامَتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا لِكَثْرَتِهٖ وَلِأَنَّهُ يَكُونُ بِذٰلِكَ فِي مَعْنَى الْأَنْهَارِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا لیکن یہ دلیل خود ان کے خلاف ان لوگوں کی دلیل ہے جو کہتے ہیں کہ آثار و روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی پس جائز ہے کہ ان کی مقدار مقام ہجر کے دو مشکوں کے برابر ہو، جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مرد کا قد مراد ہو۔ لہٰذا مراد یہ ہوگی کہ جب پانی دو قدوں تک پہنچ جائے تو اپنی کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہیں اٹھاتا، کیونکہ اس صورت میں وہ نہروں کے پانی کے معنی میں ہوگا۔

فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلٰى ظَاهِرِهٖ وَالْقِلَالُ هِيَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوفَةِ

پس اگر تم کہو کہ ہمارے نزدیک حدیث ظاہر پر محمول ہے اور مشکوں سے حجاز کے معروف مشکے مراد ہیں۔

قِيلَ لَكُمْ فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَمَا ذَكَرْتُمْ فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَالْحَدِيثُ عَلَى ظَاهِرِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فَقَدْ ذَكَرَهُ فِي غَيْرِهِ

تو تمہیں کہا جائے گا کہ اگر بقول تمہارے حدیث ظاہر پر محمول ہو تو چاہیے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اسے نجاست نقصان نہ پہنچائے، اگرچہ اس کا رنگ، ذائقہ اور بُو بدل جائے۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اس کا ذکر نہیں فرمایا اور حدیث ظاہر پر محمول ہو گی، اگر تم کہو کہ اگرچہ اس حدیث میں اس بات کا ذکر نہیں فرمایا لیکن دوسری حدیث میں اس کو بیان فرمایا۔

۲۸ - فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيحِهِ.

اور تم وہ حدیث ذکر کرو جسے ہم سے محمد بن حجاج نے بیان کیا وہ متعدد واسطوں سے حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی مگر جو چیز اس کے رنگ، ذائقے اور بُو پر غالب آجائے۔

قِيلَ لَكُمْ هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّونَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهُ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلُ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرَّةِ فِيهِ عَامًّا لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهُ وَجُعِلَ عَلَى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِي ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فِي حَدِيثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَجْرِي وَلَا يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى مِقْدَارِهِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي

تو تمہیں کہا جائے گا یہ حدیث منقطع ہے اور تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی اس سے استدلال کرتے ہو اگر تم حضور علیہ السلام کے ارشاد "قلتین" میں خاص قسم کے مٹکے مراد لیتے ہو تو دوسرے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ پانی سے خاص قسم کا پانی مراد لے پس اس کے نزدیک یہ پہلی روایات کے معانی کے موافق ہو گا اور ان کے مخالف نہ ہو گا اور جب پہلی روایات کھڑے پانی میں پیشاب کرنے اور اس پانی کے ناپاک ہونے کے بارے میں جو برتن میں ہو اور اسے بلی نے چاٹا، عام ہیں، ان میں پانی کی مقدار کا ذکر نہیں ہے اور ان سے ہر وہ پانی مراد ہے جو جاری نہ ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ حدیث قلتین میں اس پانی کا ذکر ہے جو جاری ہو اور اس میں پانی کی مقدار کو نہیں دیکھا جائے گا جیسا کہ ان صورتوں میں ہے جن کا ہم نے ذکر کیا مقدار کو نہیں دیکھا جاتا تاکہ اس باب میں مروی روایات میں اور ان آثار کے معنی میں جو تصحیح ہم نے بیان کی ہے تضاد نہ ہو ——

یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ

صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ۔

کا قول ہے۔ اس سلسلے میں ان (ائمہ کرام) سے پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) سے بھی مروی ہیں جو ان کے مذہب کے موافق ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ تَقَدَّمَهُمْ مَا يُوَافِقُ مَذْهَبَهُمْ۔

۲۹۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءُ لَا يَنْقَطِعُ فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِي مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی چاہ زمزم میں گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے حکم سے اس کا پانی نکالا گیا لیکن پانی ختم نہ ہوتا تھا۔ دیکھا تو حجر اسود کی طرف سے ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا بس یہ کافی ہے۔

۳۰۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ أَخْبَرَنِي جَابِرٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ وَقَعَ غُلَامٌ فِي زَمْزَمَ فَنُزِفَتْ۔

حضرت جابر، حضرت ابوالطفیل (رضی اللہ عنہما) سے نقل کرتے ہیں ایک لڑکا زمزم کے کنوئیں میں گر کر مر گیا تو سارا پانی نکالا گیا۔

۳۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فِي بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيهَا فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک کنوئیں میں چوہا گر کر مر گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی نکالا جائے۔

۳۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ ابْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَاذَانَ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا سَقَطَتِ الْفَأْرَةُ أَوِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ فَانْزَحْهَا حَتّٰى يَغْلِبَكَ الْمَاءُ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے۔ تو اس (پانی) کو نکالو حتیٰ کہ پانی تم پر غالب آجائے۔

۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْغَدِيرِ أَيَبُولُ فِيهِ قَالَ لَا فَإِنَّهُ يَمُرُّ بِهِ أَخُوهُ الْمُسْلِمُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ وَإِنْ كَانَ جَارِيًا فَلْيَبُلْ فِيهِ إِنْ شَاءَ۔

حضرت ابوالمہزم کہتے ہیں ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو تالاب کے پاس سے گزرتا ہے کہ کیا وہ اس میں پیشاب کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ وہاں اس کے مسلمان بھائی گزرتے ہیں وہ اس سے پیتے اور وضو کرتے ہیں اور اگر وہ جاری ہو تو پیشاب کر سکتا ہے۔

۳۴۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۳۵۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِي الْبِئْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت زکریا نے امام شعبی سے پرندے، بلی اور ان جیسے جانوروں کے بارے میں روایت کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گریں تو اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

دوسری سند کے ساتھ بھی امام شعبی سے مروی ہے فرماتے ہیں اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں۔

۳۷۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ يُدْلَوْا مِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا اس سے ستر ڈول نکالیں۔

۳۸۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَاَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا۔

حضرت عبداللہ بن سبرہ ہمدانی فرماتے ہیں ہم نے حضرت شعبی سے اس مرغی کے بارے میں پوچھا جو کنوئیں میں گر کر مر جائے تو فرمایا اس سے ستر ڈول (پانی) نکالے جائیں۔

۳۹۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرَذُ اَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ قَالَ يُدْلَوْا مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس کنوئیں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جس میں بڑا چوہا یا بلی گر کر مر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے حضرت مغیرہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ پانی کا رنگ بدل جائے۔

۴۰۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کنوئیں میں گر جائے انھوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول کا

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا۔

اندازہ پانی نکالا جائے۔

۴۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

۴۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا اَوْ خَمْسِيْنَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

فَهٰذَا مِنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْاٰبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيْهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُوْدَهَا وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا فَاِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ اَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْاٰبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ اَنْ يُخَالِفُوْهَا لِاَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ اَحَدٍ خِلَافُهَا۔

نکتہ: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے کھڑے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ اَبَدًا لِاَنَّ حِيْطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ اَنْ تُطَمَّ۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیوار وں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

قِيْلَ لَهٗ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلٰى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

بِئْرٍ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا۔

۴۱۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهَا الْفَارَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ۔

۴۲۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِيْنَ ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا۔

فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيْهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا وَرَاعَوْا دَوَامَهَا وَرُكُوْدَهَا وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا فَإِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوْهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيْطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ وَاسْتَكَنَّ فِيْهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تُطَمَّ۔

قِيْلَ لَهُ لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلٰى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا

اندازہ پانی نکالا جائے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے اس چوہے کے بارے میں جو کنوئیں میں گر جائے نقل کرتے ہیں۔ فرمایا اس سے کچھ ڈول نکالے جائیں۔

حضرت حماد بن سلمہ، حضرت حماد بن ابی سلیمان سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اس مرغی کے بارے میں جو کنوئیں میں گر کر مر جائے فرمایا: چالیس یا پچاس ڈولوں کا اندازہ نکالا جائے۔ پھر اس سے وضو کیا جائے۔

نکتہ: یہ ان روایات میں سے ہے جو ہم نے صحابہ کرام اور تابعین عظام (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا۔ انھوں نے نجاست کے گرنے سے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا ہے اور کثرت و قلت کا اعتبار نہیں کیا بلکہ اس کے ٹھہرے رہنے کا اعتبار کیا ہے اور اس میں اور اس کے علاوہ جو جاری ہے اس میں فرق کیا ہے۔ پس کنوؤں میں نجاست گرنے کے سلسلے میں ہمارے اصحاب احناف نے ان روایات اور اس سے پہلے جو روایات ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں کو اپنایا ہے پس ان کے لیے ان روایات کی مخالفت جائز نہیں کیونکہ کسی سے ان کے خلاف مروی نہیں ہے۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ تم نے نجاست گرنے کے سبب کنوئیں کے پانی کو ناپاک قرار دیا تو چاہیے کہ وہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ یہ ناپاک پانی اس کی دیواروں میں جذب ہو گیا اور وہاں ٹھہر گیا۔ لہٰذا چاہیے کہ اسے توڑ دیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا تم دیکھتے نہیں کہ یہی طریقہ جاری ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں چاہ زمزم کے ساتھ اسی طرح کیا جو ہم نے ذکر کیا۔ لیکن نہ تو صحابہ نے اس کا انکار فرمایا اور نہ ہی بعد والوں نے،

أنكره من بعدهم ولا رأى أحد منهم
طمها وقد أمر رسول الله صلى الله عليه
وسلم في الإناء الذي قد نجس من ولوغ
الكلب فيه أن يغسل ولم يأمر أن يكسر
وقد شرب من الماء النجس ثم يؤمر بكسر
ذلك الإناء فكذلك لا يؤمر بطم تلك
البير.

فإن قال قائل فإنا قد رأينا
الإناء يغسل فلم لا كانت البير كذلك
قيل له إن البير لا يستطاع غسلها
لأن ما يغسل به يرجع فيها وليست كالإناء
الذي يهراق منه ما يغسل به فلما كانت البير مما
لا يستطاع غسلها وقد ثبت طهارتها في
حال ما وكان كل من أوجب نجاستها بوقوع
النجاسة فيها فقد أوجب طهارتها بنزحها
وإن لم ينزح ما فيها من طين فلما كان
بقاء طينها فيها لا يوجب نجاسة ما يطرأ
فيها من الماء وإن كان يجري
على ذلك الطين كان إذا ما بين
حيطانها أحرى أن لا ينجس ولو كان ذلك
مأخوذا من طريق النظر لما طهرت حتى
تغسل حيطانها ويخرج طينها ويحفر
فلما أجمعوا أن نزح طينها وحفرها
غير واجب كان غسل حيطانها أحرى أن
لا يكون واجبا وهذا كله قول أبي حنيفة
وأبي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

اور کسی نے اس کو توڑ ڈالنا یا بند کرنا ضروری نہ سمجھا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن کو دھونے کا حکم فرمایا جو کتے کے چاٹنے سے ناپاک ہوا اور آپ نے اسے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ اس نے کچھ نہ کچھ ناپاک پانی جذب کیا پس جس طرح اس برتن کو توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا، اسی طرح اس کنویں کو بند کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

سوال: اگر کوئی شخص کہے کہ ہم دیکھتے ہیں برتن دھویا جاتا ہے تو کنوئیں کے ساتھ ایسا کیوں نہیں کیا جاتا؟

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ کنوئیں کو دھویا نہیں جا سکتا کیونکہ اس سے جو کچھ دھویا جائے گا وہ اسی میں لوٹ جائے گا یہ برتن کی طرح نہیں کہ جس سے دھویا جائے اس کو بہا دیا جاتا ہے۔ پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہے جن کو دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت کسی نہ کسی صورت میں ثابت ہے کیونکہ جو شخص کنوئیں میں نجاست گرنے کے باعث اس کو ناپاک قرار دیتا ہے وہ پانی نکالنے کے ذریعے اس کا پاک ہونا ضروری خیال کرتا ہے اگرچہ اس کا کیچڑ نہ نکالا جائے پس جب اس کے کیچڑ کا باقی رہنا بعد میں آنے والے پانی کو ناپاک نہیں کرتا۔ اگرچہ وہ اس کیچڑ پر سے چلے تو اس صورت میں دیواروں کا ناپاک نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ اگر ظاہر کا اعتبار کرتے تو جب تک دیواریں نہ دھوئی جاتیں، کیچڑ نہ نکالا جاتا اور اسے کھودا نہ جاتا، کنواں پاک نہ ہوتا۔ پس جب فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ اس کے کیچڑ کا نکالنا، اور کھودنا ضروری نہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ دیواروں کا دھونا واجب نہ ہو، یہ سب امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

باب سؤر الهر

٤٣ حدثنا يونس بن عبد الأعلى قال

باب ۲ بلی کے جھوٹے کا بیان

حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ عنہا

أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ
إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ
بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ
مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا
قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ
هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغٰى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ
الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ
إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي قَالَتْ قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ
عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا
أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ
كَعْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ رَأَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ فَجَاءَ الْهِرُّ فَأَصْغٰى لَهُ
حَتّٰى شَرِبَ مِنَ الْإِنَاءِ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ لِمَ تَفْعَلُ
هٰذَا فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُهُ أَوْ قَالَ هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ
ابْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ
ثَنَا أَبُو الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ
الْوَاحِدِ وَقَدْ أَصَابَتِ الْهِرُّ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي
الرِّجَالِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ
مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ
حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ

فرماتی ہیں کہ ان کے خسر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان
کے پاس تشریف لائے تو انھوں نے ان کے وضو کے
لیے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آکر اس سے پینے لگی۔
حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن اس کی طرف جھکا
دیا یہاں تک کہ اس نے پانی پی لیا۔ حضرت کبشہ فرماتی
ہیں انھوں نے مجھے دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی
ہوں تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہوا؟ فرماتی ہیں
میں نے عرض کیا "جی ہاں" تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم
نے ارشاد فرمایا یہ ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے
جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے۔

حضرت کعب بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے اپنے دادا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کو
دیکھا آپ وضو کر رہے تھے کہ ایک بلی آئی آپ نے
برتن اس کی طرف ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس نے
برتن سے (پانی) پیا میں نے عرض کیا ابا جان آپ نے
ایسا کیوں کیا۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی ایسا کرتے تھے یا فرمایا یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں
اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے
تھے اور اس سے پہلے بلی اس سے پی جاتی تھی۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل مروی ہے۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے لیے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے سے وضو فرماتے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَاْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ لِاَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اُرِيْدَ بِهٖ كَوْنُهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتُهَا الثِّيَابَ فَاَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْاِنَاءِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ اَمْ لَا وَاِنَّمَا الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ فِعْلُ اَبِيْ قَتَادَةَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِيْ يُحْتَجُّ بِهٖ فِيْهِ وَيَحْتَمِلُ خِلَافَهٗ وَقَدْ رَاَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ قَتَادَةَ اُرِيْدَ بِهِ الْكَوْنُ فِي الْمَنَازِلِ لِلصَّيْدِ وَالْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ سُؤْرِهَا

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر (طحاوی) رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کے ظاہر کو اپنایا ان کے نزدیک بلی کے جھوٹے میں کوئی حرج نہیں جن لوگوں کا یہ نظریہ ہے ان میں امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں۔

لیکن کچھ لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس (بلی کے جوٹھے) کو مکروہ کہا ہے پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ اسحق بن عبداللہ سے مالک کی روایت (حدیث ۴۴) میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ وہ تمہارے پاس آنے جانے والوں اور آنے جانے والیوں میں سے ہے، میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ کی مراد اس کا گھروں میں ہونا اور کپڑوں سے مس کرنا ہو جہاں تک اس کے برتن میں منہ ڈالنے کا تعلق ہے تو اس میں نجاست کے واجب ہونے یا نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ اس میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا عمل مذکور ہے لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے استدلال نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس میں اس کا بھی احتمال ہے جس پر دلیل پیش کی گئی اور اس کے خلاف بھی احتمال ہے ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھروں میں ہونا مکروہ نہیں حالانکہ ان کا جھوٹا مکروہ (ناپاک) ہے لہٰذا ہو سکتا ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس سے اس کا شکار حفاظت اور کھیتی باڑی کے لیے ہونا مراد ہو لیکن اس کے

هل هو مكروه أم لا ولكن الآثار الأخر عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها إباحة سؤرها فنريد أن ننظر هل روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يخالفها فنظرنا في ذلك۔

۴۸۔ **فإذا** أبو بكرة قد حدثنا قال ثنا أبو عاصم عن قرة بن خالد قال ثنا محمد بن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال طهور الإناء إذا ولغ فيه الهر أن يغسل مرة أو مرتين قرة شك وهذا حديث متصل الإسناد فيه خلاف ما في الآثار الأول وقد فضلها هذا الحديث لصحة إسناده فإن كان هذا الأمر يؤخذ من جهة الإسناد فإن القول بهذا أولى من القول بما خالفه۔

فإن قال قائل فإن هشام بن حسان قد روى هذا الحديث عن محمد بن سيرين فلم يرفعه وذكر في ذلك۔

۴۹۔ **ما** حدثنا أبو بكرة قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا هشام بن حسان عن محمد عن أبي هريرة قال سؤر الهرة يهراق ويغسل الإناء مرة أو مرتين۔

قيل له ليس في هذا ما يجب به فساد حديث قرة لأن محمد بن سيرين قد كان يفعل هذا في حديث أبي هريرة يوقفها عليه فإذا سئل عنها هل هي عن النبي صلى الله عليه وسلم رفعها والدليل على ذلك ما حدثنا إبراهيم بن أبي داود قال ثنا إبراهيم بن عبد الله الهروي قال

جھوٹے پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔ البتہ دوسری روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان کے مطابق اس کا جھوٹا مباح ہے پس ہم دیکھیں گے کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے، پس ہم نے دیکھا کر . . . .

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ مارے تو وہ دو یا (فرمایا) تین بار دھونے سے پاک ہوگا۔ قرہ (راوی) کو شک ہے۔ یہ حدیث متصل ہے اور پہلی روایات کے مفہوم کے خلاف ہے۔ صحت اسناد کی وجہ سے اسے ان روایات پر ترجیح حاصل ہے اگر جہت اسناد کی رعایت ضروری ہے تو مخالف روایات کی نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ ہشام بن حسان نے یہ حدیث حضرت محمد بن سیرین سے غیر مرفوع روایت کی ہے اور اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا۔ بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو بار دھو لیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں جو حضرت قرہ کی روایت کا فساد واجب کرے، کیونکہ حضرت محمد بن سیرین کبھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موقوفاً بیان کرتے ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اسے مرفوع روایت کرتے، اس بات پر (کہ وہ ایسا کرتے تھے) دلیل یہ ہے کہ یحییٰ بن عیسیٰ فرماتے ہیں جب محمد بن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ثنا اسمٰعیل بن ابراھیم عن یحیی بن عیسی عن محمد بن سیرین انہ کان اذا حدث عن ابی ھریرۃ فقیل لہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کل حدیث ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانما کان یفعل ذلک لان ابا ھریرۃ لم یکن یحدثھم الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعناہ ما اعلمھم من ذلک فی حدیث ابن ابی داؤد ان یرفع کل حدیث یرویہ لھم محمد عنہ فثبت بذلک اتصال حدیث ابی ھریرۃ ھذا مع ثبت قرۃ وضبطہ واتقانہ ثم قد روی ذلک ایضا عن ابی ھریرۃ موقوفا من غیر ھذا الطریق ولکنہ غیر مرفوع۔

سے روایت کرتے تو پوچھا جاتا کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو فرماتے حضرت ابوہریرہ کی تمام روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان سے ہر حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے پس حضرت محمد بن سیرین کو اس چیز نے جس کا انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت میں ذکر کیا، ہر اس حدیث کے رفع سے بے نیاز کر دیا جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے۔ اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا متصل ہونا ثابت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قرہ (حضرت محمد بن سیرین کے شاگرد) حافظ، ضابط اور مضبوط راوی ہیں۔ پھر یہی حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری سند کیساتھ موقوفاً (غیر مرفوع) مروی ہے۔

۵۰ - حدثنا ربیع بن الخیزی قال ثنا سعید بن کثیر بن عفیر قال انا یحیی ابن ایوب عن ابن جریج عن عمرو بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی ھریرۃ قال یغسل الاناء من الھر کما یغسل من الکلب

حضرت ابوصالح السمان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا بلی (کے چاٹنے) سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح کتے (کے چاٹنے) سے دھویا جاتا ہے۔

۵۱ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابن ابی مریم قال انا یحیی بن ایوب عن خیر ابن نعیم عن ابی الزبیر عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ مثلہ۔

حضرت ابوالزبیر بواسطہ ابوصالح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وقد روی ذلک عن جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتابعیھم۔

۵۲ - حدثنا یزید بن سنان قال ثنا ابوبکر الحنفی قال ثنا عبداللہ بن نافع مولی ابن عمر عن ابیہ عن ابن عمر انہ کان لا یتوضأ بفضل الکلب والھر وما سوی

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے اور بلی کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے اور جو اس کے علاوہ ہے اس میں کوئی

ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ۔

حرج نہیں۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَوَضَّئُوا مِنْ سُؤْرِ حِمَارٍ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا گدھے، کتے بلی کے جھوٹے سے وضو نہ کرو۔

۵۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ إِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب بلی، برتن میں منہ مارے تو اسے دو یا تین بار دھولو۔

۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ أَحَدُهُمَا يَغْسِلُهُ مَرَّةً وَقَالَ الْآخَرُ يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ

حضرت قتادہ، حضرت حسن اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ مارنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے فرمایا اسے ایک بار دھوئے اور دوسرے نے فرمایا دو مرتبہ دھوئے۔

۵۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُولَانِ اغْسِلِ الْإِنَاءَ ثَلٰثًا يَعْنِي مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں بلی کے جھوٹے سے برتن کو تین بار دھوؤ۔

۵۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو حَرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ هِرٍّ وَلَغَ فِي إِنَاءٍ أَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً۔

حضرت ابو حرہ، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے اس بلی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے برتن میں منہ ڈالا یا اس سے پیا، فرماتے ہیں اسے بہا دیا جائے اور برتن کو ایک بار دھو لیا جائے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى ابْنَ سَعِيدٍ عَمَّا لَا يُتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ الْخِنْزِيرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے ان جانوروں کے بارے میں پوچھا جن کے جھوٹے سے وضو نہیں کیا جاتا تو فرمایا خنزیر، کتا اور بلی۔

وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ وَذٰلِكَ اِنَّا رَاَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَاكُوْلٌ وَهُوَ لَحْمُ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَاكُوْلٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ اٰدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ وَمِنَ اللُّحْمَانِ اَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نُهِيَ عَنْ اَكْلِهٖ وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ وَمَا اَشْبَهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ مَمْنُوْعًا مِنْ اَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ وَكَانَ فِي النَّظَرِ اَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ لِاَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَاسَّ اللُّحْمَانَ الثَّلٰثَةَ الْاُوَلَ حُكْمَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ. فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

۵۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

اور جب ہم نے اس مسئلہ کو نظر صحیح کے ساتھ دیکھا تو یہ مزید مضبوط ہو گیا وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں گوشت کی چار قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے۔ یہ اونٹ، گائے، اور بکری کا گوشت ہے ان تمام کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

دوسرا وہ گوشت ہے جو پاک ہے لیکن کھایا نہیں جاتا وہ انسان کا گوشت ہے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اس نے پاک گوشت سے مس کیا۔

تیسرا وہ گوشت ہے جو حرام ہے یہ خنزیر اور کُتے کا گوشت ہے ان چیزوں کا جھوٹا بھی حرام ہے کیونکہ اس نے حرام گوشت کو چھوا۔ پس ان تین قسم کے گوشت سے جو چیز مس کرے گی تو طہارت اور حرمت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہوگا جو گوشت کا ہے۔

ایک گوشت وہ بھی ہے جس کے کھانے سے روکا گیا ہے وہ گھریلو گدھوں اور درندوں کا گوشت ہے جو دانتوں سے پھاڑ کر کھاتے ہیں بلی اور اس جیسے دوسرے جانور بھی اس میں داخل ہیں ان کا گوشت سنت (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حرام قرار دیا گیا اور اس سے منع کیا گیا لہٰذا ان کے جھوٹے کا حکم بھی ہوگا جو ان کے گوشت کا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کے ساتھ لگا تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جس طرح پہلے تین قسم کے گوشت سے مس کرنے والی چیز کا حکم گوشت کے حکم جیسا ہے اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳: کُتے کے جھوٹے کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ مارے تو اس کو سات بار دھوؤ۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ۔

۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سُئِلَ سَعِيدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أُولَاهُنَّ أَوْ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ شَكَّ سَعِيدٌ۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْأَثَرِ فَقَالُوا لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ حَتّٰى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ح وَحَدَّثَنَا

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ان میں سے پہلی بار مٹی سے دھوئیں۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عبد الوہاب بن عطاء فرماتے ہیں حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے کتے کے بارے میں پوچھا گیا جو برتن میں منہ ڈالتا ہے تو انھوں نے ہمیں قتادہ سے خبر دی انھوں نے ابن سیرین سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا البتہ یہ فرمایا کہ پہلی یا ساتویں بار مٹی سے دھوئیں اس میں حضرت سعید کو شک ہے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے ان آثار کے ظاہر کو اپناتے ہوئے کہا کہ برتن میں کتا منہ ڈالے تو وہ پاک نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسے سات بار دھو لیا جائے پہلی بار مٹی سے دھوئیں جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے برتن اسی طرح دھویا جائے جس طرح دیگر نجاستوں سے دھوتے ہیں۔ اس سلسلے میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔ رسول اکرم

حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِّنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رات کو اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اس پر دو یا تین بار پانی بہا لے کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔

۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَثَنَا فَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید اور ابو سلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ وَأَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

حضرت ابو صالح اور ابو رزین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ

إِسْمٰعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ أَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلٰثًا۔

قَالُوا فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَوْلِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَتَغَوَّطُونَ وَيَبُولُونَ وَلَا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَأَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِذَا قَامُوا مِنْ نَوْمِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُونَ أَيْنَ بَاتَتْ أَيْدِيهِمْ مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَتْ فِي مَوْضِعٍ قَدْ مَسَحُوهُ مِنَ الْبَوْلِ أَوِ الْغَائِطِ فَيَعْرَقُونَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِكَ أَيْدِيهِمْ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهَا ثَلٰثًا وَكَانَ ذٰلِكَ طَهَارَتَهَا مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ إِنْ كَانَ أَصَابَهَا فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ يُطَهِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَهُمَا أَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ كَانَ أَحْرٰى أَنْ تَطْهُرَ بِمَا هُوَ دُونَ ذٰلِكَ مِنَ النَّجَاسَاتِ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

٧٠۔ كَمَا قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْإِنَاءِ يَلِغُ فِيهِ الْكَلْبُ أَوِ الْهِرُّ قَالَ يُغْسَلُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

فَلَمَّا كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ رَأٰى أَنَّ الثَّلٰثَ يُطَهِّرُ الْإِنَاءَ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِيهِ وَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ السَّبْعِ لِأَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِهِ فَلَا نَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ أَنَّهُ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالتے۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت حاصل کرنے کے بارے میں یہ بات مروی ہے کیونکہ وہ (صحابہ کرام) قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے لیکن استنجا نہیں کرتے تھے تو آپ نے اس بات کا حکم فرمایا جب وہ نیند سے بیدار ہوں کیونکہ وہ نہیں جانتے کہ رات گزاران کے ہاتھ بدن کے کس حصے پر لگے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ پیشاب اور قضائے حاجت پونچھنے کی جگہ لگے ہوں پس پسینے کی وجہ سے ان کے ہاتھ ناپاک ہو جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین بار دھونے کا حکم فرمایا اور یہ پیشاب یا پاخانے سے طہارت ہے اگر وہ ہاتھوں کو پہنچے حالانکہ یہ سب سے غلیظ نجاستیں ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ اس سے کم درجے کی نجاستیں بھی پاک ہو جائیں۔

اور اس بات پر جو ہم نے ذکر کی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا وہ قول دلالت کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے مروی ہے۔ حضرت عطاء حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس برتن کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ جس میں کتے یا بلی نے منہ مارا کہ اسے تین بار دھویا جائے۔

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے خیال میں تین بار دھونا اس برتن کو پاک کر دیتا ہے جس میں کتے نے منہ مارا اور انھوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو اس سے سات بار دھونے کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ ہم ان کے بارے میں اچھا گمان رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہم اس بات کا وہم بھی نہیں کرتے کہ انھوں نے جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَلَّمَ اِلَّا اِلٰى مِثْلِهٖ وَاِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُهٗ فَلَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهٗ وَلَا رِوَايَتُهٗ وَلَوْ وَجَبَ اَنْ يُعْمَلَ بِمَا رُوِّيْنَا فِي السَّبْعِ وَلَا يُجْعَلُ مَنْسُوْخًا لَكَانَ مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلٰى مِمَّا رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِاَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ۔

٧١۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِيْ وَالْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

٧٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُغْسَلُ سَبْعًا وَيُعَفَّرُ الثَّامِنَةُ بِالتُّرَابِ وَزَادَ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالزَّائِدُ اَوْلٰى مِنَ النَّاقِصِ فَكَانَ يَنْبَغِيْ لِهٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا اَنْ يَّقُوْلَ لَا يَطْهُرُ الْاِنَاءُ حَتّٰى يُغْسَلَ ثَمَانِيَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَةُ كَذٰلِكَ لِيَاْخُذَ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فَاِنْ تَرَكَ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَهٗ مَا اَلْزَمَهٗ خَصْمُهٗ فِيْ تَرْكِهِ السَّبْعَ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَا وَاِلَّا فَقَدْ بَيَّنَّا اَنَّ اَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ يَطْهُرُ مِنْهَا غَسْلُ الْاِنَاءِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَمَا دُوْنَهَا اَحْرٰى اَنْ يُّطَهِّرَهٗ ذٰلِكَ اَيْضًا وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُغَفَّلِ۔

سنا اس کی مثل پر عمل کیے بغیر اسے چھوڑ دیا ہو ورنہ ان کی عدالت ختم ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قبول نہیں کیجائیگی اگر اس پر عمل کرنا ضروری ہو جو ہم نے سات (بار دھونے) کے بارے میں روایت کیا اور اسے منسوخ نہ سمجھا جائے تو اس سلسلے میں جو کچھ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس پر عمل کرنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل کی نسبت زیادہ بہتر ہوگا کیونکہ اس میں کچھ اضافہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا مجھے کتوں سے کیا واسطہ، پھر فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں کتا منہ مارے تو اس برتن کو سات بار دھولو اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کرو۔

حضرت وہب، حضرت شعبہ (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسے سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی سے صاف کیا جائے یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ کرتے ہیں اور زائد ناقص سے اولیٰ ہوتا ہے ہمارے اس مخالف کو چاہیے کہ وہ اس بات کا قائل ہو کہ برتن کو جب تک آٹھ بار نہ دھویا جائے پاک نہیں ہوتا ساتویں بار مٹی سے اور آٹھویں بار بھی اسی طرح تاکہ دونوں حدیثوں پر بیک وقت عمل ہو جائے اگر وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت چھوڑیگا تو اس پر وہی بات لازم آئیگی، جو سات بار دھونے کے ترک کے سلسلے میں مخالف نے اس پر لازم قرار دی جس کا ابھی ہم نے ذکر کیا ہے ورنہ ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاست سے (ناپاک ہونے والا) برتن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو جو اس سے کم ناپاک ہے وہ زیادہ لائق ہے کہ اس طرح دھونے سے پاک ہو جائے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا اس سلسلے میں وہی قول ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْحُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

وَاَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامَ فِيْهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِيْ بَابِ سُؤْرِ الْحِرِّ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ اَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوْا اِنَّمَا ذٰلِكَ تَعَبُّدٌ تَعَبَّدَنَا بِهٖ فِي الْاٰنِيَةِ خَاصَّةً فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا كَانَ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخَبَثَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لِمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَلَكَانَ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ اَكْثَرُ سَوَاءً فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ وُلُوْغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت حسن فرماتے ہیں جب کتا برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھوئیں اور آٹھویں بار مٹی سے دھوئیں۔

اس مسئلے میں مزید بحث کے سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو ہم نے بلی کے جھوٹے کے بیان میں مختلف قسم کے گوشتوں کا حکم بتاتے ہوئے بیان کیا۔ کتے کے برتن میں منہ مارنے کے سلسلے میں ایک قوم کا خیال ہے کہ پانی پاک ہے اور برتن کو سات بار دھویا جائے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ محض عبادت ہے تو برتن کے سلسلے میں تعمیل حکم کرتے ہیں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندوں کی آمد و رفت ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلوں کو پہنچ جائے تو نجاست کو نہیں اٹھاتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب وہ دو قلوں سے کم ہو تو نجاست کو اٹھاتا ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو قلتین کے ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی اور اس صورت میں اس سے کم یا زیادہ دونوں برابر ہوتے جب دو قلوں کا ذکر کیا گیا تو ثابت ہوا کہ ان (دو قلوں) کا حکم ان سے کم (پانی) کے حکم کے خلاف ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے ثابت ہوا کہ کتے کا پانی میں منہ مارنا پانی کو ناپاک کر دیتا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے وہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

بَابُ سُؤْرِ بَنِيْ اٰدَمَ

باب: انسان کا جھوٹا

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجَسَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةُ

حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں اکٹھے شروع،

بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيْعًا۔

٧٥۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهٗ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

٧٦۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ لَا يَدْرِيْ أَبُوْ حَاجِبٍ أَيَّهُمَا قَالَ۔

٧٧۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ ابْنِ عَاصِمٍ أَبُوْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَكَرِهُوْا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ تَتَوَضَّأَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِهٰذَا كُلِّهٖ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ۔

٧٨۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَأَةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ

عمل [؟]۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک ایسے شخص سے ملاقات کی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اختیار کی جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ نبوی میں چار سال رہنے کا شرف حاصل ہے۔ انھوں نے فرمایا حضور علیہ السلام نے منع فرمایا۔ (آگے پہلی حدیث کی طرح ذکر کیا)

حضرت عاصم احول فرماتے ہیں میں نے ابوحاجب سے سنا وہ حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے یا جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرنے سے منع فرمایا حضرت ابوحاجب کو معلوم نہیں کہ آپ نے (دو باتوں میں سے) کونسی بات فرمائی۔

حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے جھوٹے سے منع فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان آثار (کے ظاہر کو اپنایا ہے) پس ان کے نزدیک مکروہ ہے کہ مرد عورت کے بچے ہوئے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ان کے دلائل میں سے یہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے

مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، نے حضرت عاصم سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام بن عروہ بواسطہ اپنے والد ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکر بن حفص بواسطہ حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت منصور بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ کے واسطہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت زینب، اپنی والدہ حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتی ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

بتایا کہ وہ اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطاء، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ نَاعِمٌ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَّاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى اَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام ناعم ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور نبی اکرم صلی علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ ہم اپنے ہاتھوں پہ پانی ڈال کر ان کو پاک کرتے، پھر اوپر پانی بہاتے۔

۹۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْاَةُ مِنْ نِسَائِهٖ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک زوجۂ مطہرہ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَا يَقُوْلُ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيْعًا وَاِنَّمَا

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان احادیث میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ہمارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ دونوں اکٹھے غسل فرماتے ہوں جبکہ

التَّنَازُعُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا ابْتَدَأَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ الْآخِرِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

تو اس بارے میں ہے کہ جب ایک شخص دوسرے سے پہلے ابتداء کرے۔ پس اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا۔۔۔۔

۹۱- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَ ذَعَمَ أَنَّهَا قَدْ أَدْرَكَتْ وَبَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِخْتَلَفَتْ يَدِي وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

حضرت سالم، حضرت ام حبیبہ جہنیہ (رضی اللہ عنہا) سے جن کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کے دست مبارک پر بیعت بھی کی سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں ایک برتن سے وضو کرتے ہوئے میرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتے تھے۔

۹۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ عَنْ سَالِمِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أُمِّ صُبَيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ مِثْلَهُ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ أَحَدَهُمَا قَدْ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ صَاحِبِهِ۔

حضرت اسامہ، حضرت سالم بن نعمان کے واسطہ سے حضرت ام حبیبہ جہنیہ (رضی اللہ عنہم) سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے۔

۹۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ سُمْعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَبْدَأُ قَبْلِي فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ سُؤْرَ الرَّجُلِ جَائِزٌ لِلْمَرْأَةِ التَّطْهِيرُ بِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔ آپ مجھ سے پہلے آغاز فرماتے۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ مرد کے بچے ہوئے سے عورت کا پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔

۹۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ فِيهِ أَيْدِينَا مِنَ الْجَنَابَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے اور اس میں ہمارے ہاتھ یکے بعد دیگرے داخل ہو جاتے۔

۹۵- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ

حضرت افلح نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

ح وحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا اَفْلَحُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُنَازِعُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے۔

۹۷۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ الْكَیْسَانِیُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا وَالنَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَا یَغْتَسِلَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ یَغْتَرِفُ قَبْلَهَا وَتَغْتَرِفُ قَبْلَهٗ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے حضور علیہ السلام ام المؤمنین سے پہلے چلّو بھرتے اور وہ آپ سے پہلے چلّو بھرتیں۔

۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ فَاَقُوْلُ اَبْقِ لِیْ اَبْقِ لِیْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے میں کہتی میرے لیے بھی چھوڑیئے میرے لیے بھی چھوڑیئے۔

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِیْعِ اللُّؤْلُؤِیُّ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسد بن موسیٰ کہتے ہیں ہم سے حضرت مبارک نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کی۔

۱۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید الرشک حضرت معاذہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّاُ فَقَالَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ نے جنابت کا غسل فرمایا پھر آپ نے تشریف لا کر وضو فرمایا، ام المؤمنین نے عرض کیا (کہ میں نے اس سے غسلِ جنابت کیا ہے) تو فرمایا کہ پانی کو کوئی چیز

لَهٗ فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔

فَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَطَهُّرَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهٖ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظَرُ هٰهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَوَجَدْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْاَةَ اِذَا اَخَذَا بِاَيْدِيْهِمَا الْمَآءَ مَعًا مِّنْ اِنَآءٍ وَّاحِدٍ اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَآءَ وَرَاَيْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا اِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَآءِ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ مِنْهُ اَوْ مَعَ التَّوَضِّيْ مِنْهُ اَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَآءٌ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَكَانَ وُضُوْءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مَعَ صَاحِبِهٖ لَا يُنَجِّسُ الْمَآءَ عَلَيْهِ كَانَ وُضُوْءُهٗ بَعْدَهٗ مِنْ سُؤْرِهٖ فِي النَّظَرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْفَرِيْقُ الْاٰخَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بَاب ۵ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

۱۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ ابْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ

ناپاک نہیں کرتی۔

ہم نے ان آثار و روایات میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا دوسرے کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا روایت کیا ہے اور یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ہم نے باب کے شروع میں روایت کی ہیں۔ پس ہمیں غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ ہم اس کے ذریعے متضاد معنوں میں سے صحیح مفہوم نکال سکیں چنانچہ ہم نے متفق علیہ ضابطہ یہ پایا کہ مرد اور عورت جب دونوں بیک وقت اپنے ہاتھ برتن میں ڈالیں تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی بھی نجاست وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرتے وقت پانی میں گر جائے تو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔ پس جب یہ بات یوں ہے اور مرد اور عورت دونوں کے اکٹھے بیٹھ کر وضو کرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد جھوٹے سے وضو کا بھی یہی حکم ہوگا۔ پس اس سے دوسرے فریق کا موقف ثابت ہوگیا۔ امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵: وضو کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی اور اس آدمی کا وضو (جائز) نہیں جس نے اس میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

رباح بن عبدالرحمن بن ابوسفیان اپنی

الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رِبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذٰلِكَ ـ

دادی سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مثل فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۱۰۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رِبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَامِرِيِّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ـ

حضرت رباح بن عبد الرحمٰن عامری، بواسطہ ابن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ لَّمْ يُسَمِّ عَلَى وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ فَلَا يُجْزِيْهِ وُضُوْءُهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ لَّمْ يُسَمِّ عَلَى وُضُوْئِهِ فَقَدْ أَسَاءَ وَقَدْ طَهُرَ بِوُضُوْئِهِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ـ

تحقیق مسئلہ

پس ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ جو شخص نماز کے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو جائز نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے گناہ کیا لیکن اس وضو کے ذریعے اسے طہارت حاصل ہوگئی انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا۔

۱۰۵ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ ـ

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا، جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا، مجھے سلام کا جواب دینے سے کسی بات نے نہیں روکا مگر میں نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہ کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ وَرَدَّ السَّلَامَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ صَارَ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ناپسند فرمایا اور وضو کے ذریعے طہارت حاصل کرنے کے بعد سلام کا

بِهِ مُتَطَهِّرًا فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ قَدْ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَّذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ وَكَانَ قَوْلُهُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ يَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَحْتَمِلُ لَا وُضُوْءَ لَهُ أَيْ لَا وُضُوْءَ لَهُ مُتَكَامِلًا فِي الثَّوَابِ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ خَارِجٍ مِنْ حَدِّ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمِسْكِيْنِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَ دَرَجَتِهِ فِي الْمَسْكَنَةِ دَرَجَةٌ۔

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ قَالَ الَّذِيْ يَسْتَحْيِيْ أَنْ يَّسْأَلَ وَلَا يَجِدُ مَا يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُعْطٰى

۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ

جواب دیا اس میں اس بات پر دلیل ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام لینے سے پہلے وضو فرمایا۔

اور آپ کے ارشاد گرامی کہ جو "بسم اللہ" نہ پڑھے اس کا وضو نہیں ہوگا کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے جسے پہلے قول کے قائلین نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ثواب کے اعتبار سے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا۔ جیسے آپ نے فرمایا: مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو کھجوریں اور ایک یا دو لقمے دے کر ٹال دیا جائے آپ کی مراد یہ نہیں کہ ایسا شخص مسکین نہیں اور وہ محتاجی کی حد سے خارج ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ سے محروم ہو جائے بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ محتاجی میں اس درجۂ کمال کو نہیں پہنچا کہ اس کے بعد محتاجی کا درجہ باقی نہ رہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں جو چکر لگائے اور ایک یا دو کھجوروں یا ایک دو لقموں کے ذریعے اسے واپس کر دیا جائے صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ نے فرمایا مسکین جسے مانگنے سے حیا آئے اور اس کے پاس اتنا بھی نہ ہو جس کے ذریعے وہ (مانگنے سے) بے نیاز ہو جائے اور وہ لوگ اس کے حال سے واقف نہیں ہوتے۔

حضرت سفیان نے حضرت ابراہیم سے ان کی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اعرج بواسطہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۱۱۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اَوْ كَمَا قَالَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ۔

حضرت ابوالزناد، اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اور جیسا کہ فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

۱۱۱- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ اَوْ ابْنِ اَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي الْبُخْلِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ اِلٰى جَنْبِهِ جَائِعٌ۔

حضرت عبداللہ بن مساور یا ابن ابی المساور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بخل کے بارے میں جھڑکتے ہوئے فرماتے تھے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص مومن نہیں جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کے پڑوس میں پڑوسی بھوکا ہو۔

فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ اِيْمَانًا خَرَجَ بِتَرْكِهِ اِيَّاهُ اِلَى الْكُفْرِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ بِهِ اَنَّهُ لَيْسَ فِيْ اَعْلٰى مَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ وَاَشْبَاهٌ لِهٰذَا كَثِيْرَةٌ يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْحَدَثِ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ اَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا كَامِلًا فِيْ اَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الثَّوَابَ۔

اس سے آپ کی مراد یہ نہیں کہ وہ اس پڑوسی کی مدد کی ترک کر کے ایمان سے خارج ہو گیا اور کفر میں چلا گیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مرتبہ حاصل نہیں اس کی کئی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طویل ہو جائے گی اسی طرح آپ کے ارشاد گرامی کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص باوضو نہیں ہوا اور حدث سے نہیں نکلا بلکہ مراد یہ ہے کہ اس کا وضو کامل نہیں ہوا جو حصول ثواب کا ایک سبب ہے۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنَ الْمَعَانِيْ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يُقْطَعُ بِهَا لِاَحَدِ التَّاوِيْلَيْنِ عَلَى الْاٰخَرِ وَجَبَ اَنْ يُجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِيْ حَدِيْثِ الْمُهَاجِرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ اِلَى الطَّهَارَةِ۔

پس جب اس حدیث میں ان معانی کا احتمال بھی ہے جن کا ہم نے ذکر کیا اور یہاں ایسی دلالت نہیں جس سے ایک تاویل کو دوسرے کے مقابلے میں قطعیت حاصل ہو جائے تو واجب ہے کہ اس کا معنی حدیث مہاجر کے معانی کے موافق کیا جائے تاکہ دونوں میں تضاد نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ بسم اللہ پڑھے بغیر وضو سے بھی وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔

وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّمَا رَاَيْنَا اَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِكَلَامٍ مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْاِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَشْيَاءُ لَا تَجِبُ اِلَّا بِاَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْاَقْوَالُ مِنْهَا اِيْجَابٌ لِاَنَّهُ يَقُوْلُ قَدْ بِعْتُكَ قَدْ زَوَّجْتُكَ قَدْ خَلَعْتُكَ فَتِلْكَ اَقْوَالٌ فِيْهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ وَاَشْيَاءُ تَدْخُلُ فِيْهَا بِاَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلٰوةُ وَالْحَجُّ فَتَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ بِالتَّكْبِيْرِ وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِهَا **ثُمَّ** رَجَعْنَا اِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيْهَا اِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ لِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ تَكُنِ التَّسْمِيَةُ اَيْضًا رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الصَّلٰوةِ وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ اَرْكَانِ الْحَجِّ فَخَرَجَ اَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ وَالتَّلْبِيَةِ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْاَشْيَاءِ فِيْمَا يُعْمَلُ فِيْهِ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ فَالتَّسْمِيَةُ اَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ۔

قِيْلَ لَهُ مَا ثَبَتَ فِيْ حُكْمِ النَّظَرِ اَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا اَنَّهَا

غور و فکر کے طریقے پر اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کچھ چیزیں کلام کے بغیر ادا نہیں ہوتیں ان میں سے وہ عقود ہیں جو لوگوں کے درمیان خرید و فروخت، اجارے، نکاح، خلع اور اس جیسی دوسری باتوں کی صورت میں پائے جاتے ہیں۔ یہ امور بات کیے بغیر واجب نہیں ہوتے اور ان میں گفتگو بھی واجب کرنے والی ہے کیونکہ آدمی کہتا ہے میں نے تجھ پر بیچا، میں نے تجھ سے نکاح کیا، ______ میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں جن میں عقود کا ذکر ہے اور یہ امور ان (عقود) میں اقوال کے ذریعے داخل ہیں اور یہ نماز ہے کہ اس میں تکبیر کے ذریعے اور حج میں تلبیہ کے ذریعے داخل ہوتے ہیں۔ پس نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ان کے ارکان میں سے ہیں۔

پھر ہم وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں کیا وہ ان میں سے کسی کے مشابہ ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی چیز کو واجب کرنے کا ذکر نہیں جیسا کہ نکاح اور خرید و فروخت میں ہے پس بسم اللہ اس چیز کے حکم سے نکل گئی جس کا حکم ہم نے ذکر کیا اور بسم اللہ ارکانِ وضو میں سے نہیں جیسا کہ تکبیر نماز کا ایک رکن ہے اور تلبیہ حج کا ایک رکن ہے اس طرح اس کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی الگ ہو گیا۔ لہٰذا اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو کہتا ہے کہ وضو میں بسم اللہ اسی طرح لازمی ہے جس طرح یہ چیزیں متعلقہ عبادات میں ضروری ہیں۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں ذبیحہ پر بسم اللہ پڑھنا بوقت ذبح ضروری ہے اور جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑ دے اس کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا۔ پس وضو میں بسم اللہ پڑھنا بھی اسی طرح ضروری ہے۔

جواب: اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ غور و فکر کے بعد جو چیز واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ذبیحہ

لَا تُوَكَلُ لَقَدْ تَنَازَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تُؤْكَلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تُؤْكَلُ فَاَمَّا مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ فَقَدْ كَفَيْنَا الْبَيَانَ لِقَوْلِهٖ وَاَمَّا مَنْ قَالَ لَا تُؤْكَلُ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنْ تَرَكَهَا نَاسِيًا تُؤْكَلُ وَسَوَآءٌ عِنْدَهٗ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا اَوْ كَافِرًا بَعْدَ اَنْ يَكُوْنَ كِتَابِيًّا فَجُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ هٰهُنَا فِي قَوْلِ مَنْ اَوْجَبَهَا فِي الذَّبِيْحَةِ اِنَّمَا هِيَ لِبَيَانِ الْمِلَّةِ فَاِذَا سَمَّى الذَّابِحُ صَارَتْ ذَبِيْحَتُهٗ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَّةِ الْمَاكُوْلَةِ ذَبِيْحَتُهَا وَاِذَا لَمْ يُسَمِّ جُعِلَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَلِ الَّتِيْ لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهَا وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِلْمِلَّةِ اِنَّمَا هِيَ مَجْعُوْلَةٌ لِذِكْرٍ عَلٰى سَبَبٍ مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوةِ فَرَاَيْنَا مِنْ اَسْبَابِ الصَّلٰوةِ الْوُضُوْءَ وَسَتْرَ الْعَوْرَةِ فَكَانَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهٗ لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ تَطَهَّرَ اَيْضًا لَا بِتَسْمِيَةٍ لَمْ يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پر بسم اللہ پڑھنا چھوڑ دے اس کے نہ کھانے میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کھایا جائے بعض کہتے ہیں نہ کھایا جائے جو لوگ کہتے ہیں کھایا جائے ان کے قول پر ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص کہتا ہے نہ کھایا جائے وہ کہتا ہے اگر بھول کر چھوڑا تو کھایا جائے اس کے نزدیک برابر ہے ذبح کرنے والا مسلمان یا کافر، لیکن کافر ہو تو اہل کتاب سے ہو پس یہاں اس شخص کے قول کے مطابق جو اسے ذبیحہ پر واجب قرار دیتا ہے یہ بیان ملت کے لیے ہے جب ذبح کرنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے۔ اور جب بسم اللہ نہ پڑھے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہو گا جن کا ذبیحہ نہیں کھایا جاتا اور وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا کسی ملت کے اظہار کے لیے نہیں بلکہ یہ اسباب نماز سے نماز محض ذکر الٰہی کے لیے ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ وضو کرنا اور شرمگاہ کو چھپانا نماز کے اسباب و شرائط میں سے ہیں تو جو شخص بسم اللہ پڑھے بغیر شرمگاہ ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں لہٰذا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ پڑھے بغیر طہارت حاصل کرے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِلصَّلٰوةِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلٰثًا ثَلٰثًا

باب ۶: نماز کے لیے ایک ایک اور تین تین بار وضو کرنا

۱۱۲۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو فرمایا پھر ارشاد فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے۔

۱۱۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ

حضرت ابو حیہ وداعی، حضرت علی کرم اللہ

قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ حَیَّۃَ الْوَادِعِیِّ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

وجہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَۃَ بْنِ اَبِیْ لُبَابَۃَ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلِیًّا وَّعُثْمَانَ تَوَضَّاٰ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَا ھٰکَذَا کَانَ یَتَوَضَّاُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

حضرت شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے تین تین بار (اعضاء دھونے کے ساتھ) وضو کیا اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح وضو کرتے تھے۔

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یَحْیَی الصُّوْرِیُّ قَالَ ثَنَا الْھَیْثَمُ بْنُ جَمِیْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

ہیثم بن جمیل فرماتے ہیں ہم سے ابن ثوبان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا۔

۱۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِیْدِ الْحَنَفِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ یَحْیٰی عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّہٗ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ھٰکَذَا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سُبَیْعٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو فرمایا۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ اَیْضًا اَنَّہٗ تَوَضَّاَ مَرَّۃً مَرَّۃً۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضاء کو تین تین بار دھو کر وضو فرمایا اور آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ ایک ایک بار دھو کر وضو فرمایا۔

۱۱۸۔ حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاکُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایک ایک بار (اعضاء کو دھونے کے ساتھ) وضو فرمایا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ۔

۱۱۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک بار وضو کرنے کے بارے میں نہ بتاؤں یا فرمایا آپ نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

۱۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً ۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار وضو فرمایا۔

۱۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ۔

حضرت علی بن معبد فرماتے ہیں ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا انھوں نے حضرت حسن بن عمارہ سے اور انھوں نے ابو نجیح سے روایت کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَرَأَيْتُهُ غَسَلَ مَرَّةً مَرَّةً ۔

حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے تین تین بار وضو کیا اور ایک ایک بار غسل کیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ وُضُوْئِهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ ۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار (اعضاء دھو کر) وضو فرمایا لہٰذا جو کچھ آپ سے تین تین بار کے بارے میں مروی ہے وہ فضیلت حاصل کرنے کے لیے تھا۔ فرض کی ادائیگی کے لیے نہیں۔

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوْءِ

۱۲۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ ابْنُ اَبِيْ عُقَيْلٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ وُضُوْءِهٖ لِلصَّلٰوةِ مَاءً فَبَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهٖ اِلٰى مُؤَخَّرِ الرَّاْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا اِلٰى مُقَدَّمِهٖ قَالَ مَالِكٌ هٰذَا اَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَاَعَمُّهُ فِيْ مَسْحِ الرَّاْسِ۔

۱۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبِيْ وَحَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِهٖ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهٖ۔

۱۲۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

۱۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي الْاَزْهَرِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ اَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسَحَ رَاْسَهٗ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَاْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ

باب: وضو میں سر کے مسح کی فرضیت

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا وضو کرتے ہوئے دستِ مبارک میں پانی لے کر سر کی اگلی جانب سے شروع کیا پھر ہاتھ کو سر کی پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف لائے۔

امام مالک فرماتے ہیں مسح کے سلسلے میں جو کچھ میں نے سنا ہے وہ زیادہ اچھا اور عام ہے۔

حضرت طلحہ بن مصرف اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے سر کے اگلے حصہ کا مسح فرمایا حتیٰ کہ گردن کے سامنے گدی تک لے گئے۔

حضرت عبدالوارث بن سعید حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالازہر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان (اہل مجلس) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو بتایا۔ جب وہ سر کے مسح تک پہنچے تو اپنی ہتھیلیوں کو سر کے اگلے حصے پہ رکھا پھر ان کو (پیچھے) لے گئے۔ حتیٰ کہ گدی تک پہنچ گئے پھر انھیں واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز فرمایا تھا۔

مِنْهُ بَدَأَ۔

الْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

فَذَهَبَ ذَاهِبُونَ إِلَى أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ كُلِّهِ وَاجِبٌ فِي وُضُوءِ الصَّلٰوةِ لَا يُجْزِئُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا الَّذِي فِي آثَارِكُمْ هٰذِهِ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ فِي وُضُوئِهِ لِلصَّلٰوةِ فَهٰكَذَا نَأْمُرُ الْمُتَوَضِّئَ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِي وُضُوئِهِ لِلصَّلٰوةِ وَلَا نُوجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهِ عَلَيْهِ فَرْضًا وَلَيْسَ فِي فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِأَنَّهُ فَرْضٌ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا لَا أَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِئُ أَقَلُّ مِنْهُ وَلٰكِنْ مِنْهُ فَرْضٌ وَمِنْهُ فَضْلٌ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْآثَارِ الدَّالَّةِ عَلَى مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ فِي الْفَرْضِ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ عَلَى بَعْضِهِ۔

١٢٧- مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ۔

١٢٨- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

تحقیق مسئلہ

بعض علماء کا یہ مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے اس سے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں، انھوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن بعض علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا ان روایات میں جو کچھ ہے وہ یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے لیے وضو فرماتے ہوئے سارے سر کا مسح فرمایا۔ ہم بھی وضو کرنے والے کو یہی کہتے ہیں کہ وہ نماز کے وضو میں ایسا ہی کرے۔ لیکن ہم پورے سر کا مسح فرض قرار نہیں دیتے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی کوئی ایسی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ آپ نے پورے سر کا مسح اس لیے کیا کہ وہ فرض ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین بار وضو فرمایا لیکن اسلیے نہیں کہ تین تین بار دھونا فرض ہے اس سے کم جائز نہیں بلکہ اسلیے کہ اس سے کچھ (ایک بار دھونا) فرض ہے اور تین بار دھونا باعث فضیلت ہے۔ ——— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات بھی مروی جن سے ان (دوسرے گروہ) کا موقف ثابت ہوتا ہے کہ سر کے بعض حصے کا مسح فرض ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا۔ آپ کے سر پر عمامہ مبارک تھا۔ آپ نے اس پر اور پیشانی پر مسح فرمایا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

يزيد بن هارون قال انا ابن عون عن عامر عن ابن المغيرة بن شعبة عن ابيه قال ابن عون عن ابن سيرين عن عمرو بن وهب عن المغيرة رفعه اليه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فتوضأ للصلوة فمسح على عمامته وقد ذكر الناصية بشيء

مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے اپنے عمامہ مبارک اور کسی قدر پیشانی پر مسح فرمایا۔

فهي هذا الاثر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على بعض الرأس وهو الناصية وظهور الناصية دليل على ان بقية الرأس حكمه حكم ما ظهر منه لانه لو كان الحكم قد ثبت بالمسح على العمامة لكان كالمسح على الخفين فلم يكن الا وقد غيبت الرجلان فيهما ولو كان بعض الرجلين باديا لما اجزاه ان يغسل ما ظهر منهما ويمسح على ما غاب منهما فجعل حكم ما غاب منهما مضمنا بحكم ما بدا منهما فكما وجب غسل الظاهر وجب غسل الباطن فكذلك الرأس لما وجب مسح ما ظهر منه ثبت انه لا يجوز مسح ما بطن منه ليكون حكمه كله حكما واحدا كما كان حكم الرجلين اذا غيبت بعضها في الخفين حكما واحدا فلما اكتفى النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الاثر بمسح الناصية على مسح ما بقي من الرأس دل ذلك ان الفرض في مسح الرأس هو مقدار الناصية وان ما فعله فيما جاوز به الناصية فيما سوى ذلك من الاثار كان دليلا على الفضل لا على الوجوب حتى تستوي هذه

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بعض حصے پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی ہے پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ باقی سر کا بھی وہی حکم ہے جو اس کے ظاہر کا حکم ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو وہ موزوں پر مسح کی طرح ہوتا اور وہاں تو پاؤں پوشیدہ ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ظاہر ہوتا تو ان میں سے ظاہر کو دھونا اور پوشیدہ کا مسح کرنا کافی نہ ہوتا پس ان میں سے جو چھپا ہوا ہوتا، ظاہر کا حکم اس کو شامل ہوتا تو جب ظاہر کا دھونا واجب ہوتا تو پوشیدہ کا دھونا بھی واجب ہوتا اسی طرح سر کے سلسلے میں ہے کہ جب اس سے ظاہر کا مسح واجب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس کا جو حصہ پوشیدہ ہے اس پر مسح جائز نہیں تاکہ اس تمام کا حکم ایک ہو جائے جیسا کہ پاؤں کا حکم ہے کہ جب ان میں سے بعض موزے میں پوشیدہ ہوں تو سب کا حکم ایک ہی ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت کے مطابق باقی سر کو چھوڑتے ہوئے صرف پیشانی کے مسح پر اکتفاء کیا تو یہ اس بات پہ دلیل ہے کہ سر کے مسح میں صرف پیشانی کا اندازہ فرض ہے اور آپ نے جو پیشانی سے زائد کا مسح فرمایا جیسا کہ دیگر روایات میں ہے تو وہ فضیلت پہ دلیل ہے وجوب پر نہیں تاکہ تمام روایات برابر ہو جائیں۔ اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو یہ آثار کے طریقے پر اس باب کا حکم ہے۔

الآثارُ ولا يتضادّ فهٰذا حُكمُ هٰذا البابِ مِن طريقِ الآثارِ وأمّا مِن طريقِ النّظرِ فإنّا رأينا الوضوءَ يجبُ في أعضاءٍ فمنها ما حُكمُه أن يُغسل ومنها ما حُكمُه أن يُمسح فأمّا ما حُكمُه أن يُغسل فالوجهُ واليدانِ والرِّجلانِ في قولِ ما يُوجِبُ غسلَهما فكلٌّ قد أجمع أنّ ما وجب غسلُه مِن ذٰلك فلا بُدّ مِن غسلِه كلِّه ولا يُجزِئُ غسلُ بعضِه دونَ بعضٍ وكلّما كان ما وجب مسحُه مِن ذٰلك وهو الرّأسُ فقال قومٌ حُكمُه أن يُمسح كلُّه كما تُغسل تلك الأعضاءُ كلُّها وقال آخرون يُمسح بعضُه دونَ بعضِه فنظرنا فيما حُكمُه المسحُ كيف هو فرأينا حُكمَ المسحِ على الخفّينِ قد اختُلِف فيه فقال قومٌ يُمسح ظاهرُهما وباطنُهما وقال آخرون يُمسح ظاهرُهما دونَ باطنِهما فكلٌّ قد اتّفق أنّ فرضَ المسحِ في ذٰلك هو على بعضِهما دونَ مسحِ كلِّيهما فالنّظرُ على ذٰلك أن يكونَ كذٰلك حُكمُ مسحِ الرّأسِ هو على بعضِه دونَ بعضٍ قياسًا ونظرًا على ما بيّنّا مِن ذٰلك وهٰذا قولُ أبي حنيفةَ وأبي يوسفَ ومحمّدِ بنِ الحسنِ رحمهم اللّٰهُ وقد رُوِيَ في ذٰلك عمّن بعدَ النّبيّ صلّى اللّٰهُ عليه وسلّم أيضًا ما يُوافِقُ ذٰلك۔

۱۲۹۔ حدّثنا ابنُ أبي داؤدَ قال ثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يوسفَ قال ثنا يحيى ابنُ حمزةَ عنِ الزُّبيديِّ عنِ الزُّهريِّ عن سالمٍ عن أبيه أنّه كان يمسحُ بمقدَّمِ رأسِه إذا توضّأ۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں وضو چند اعضاء میں واجب ہے ان میں سے بعض کو دھونے کا حکم ہے اور بعض کے مسح کا، جن اعضاء کو دھونے کا حکم ہے وہ چہرہ، ہاتھ اور پاؤں ہیں۔ جن کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے، پس تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس عضو کو دھونا فرض ہے اسکے تمام کا دھونا ضروری ہے بعض کو دھونا اور بعض کو نہ دھونا جائز نہیں پس جب سر کا مسح فرض ہے تو ایک قوم نے کہا سارے سر کا مسح کیا جائے جیسے یہ اعضاء پورے پورے دھوئے جاتے ہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا نہیں۔ صرف بعض کا مسح کیا جائے۔ پس ہم نے اس چیز کو دیکھا جس کا حکم مسح کرنا ہے کہ وہ کس طرح ہے تو ہم نے موزوں پر مسح کے مسئلہ کو دیکھا اس میں اختلاف ہے ایک قوم نے کہا کہ اس کے ظاہر و باطن پر مسح کیا جائے دوسرے نے کہا ظاہر پر کیا جائے باطن پر نہیں پس تمام اس بات پر متفق ہیں کہ اس میں بعض حصے کا مسح فرض ہے بعض کا نہیں۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ سر کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ بعض کا فرض ہو، بعض کا نہ ہو۔ یہ اس پر قیاس ہے جو کچھ ہم نے (موزوں کے مسح کے بارے میں) بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں سے بھی ایسی روایات مروی ہیں جو اس کی موافقت کرتی ہیں۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ وضو کرتے وقت سر کے اگلے حصے پر مسح فرماتے تھے۔

بَابُ حُكْمِ الْاُذُنَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

۱۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ اَنَّهُ اَخَذَ حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ اَلْقَمَ اِبْهَامَيْهِ مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهِ ثُمَّ اَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ وَظُهُوْرَ اُذُنَيْهِ.

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْاَثَرِ فَقَالُوْا مَا اَقْبَلَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ وَمَا اَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّاْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّاْسِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَلْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّاْسِ

باب: نماز کے وضو میں کانوں کا حکم

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے پانی بہایا ہوا (غسل کیا ہوا) تھا آپ نے ایک پانی والا برتن منگوایا پھر فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے لیے اس طرح کا وضو نہ کروں جیسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اس کے بعد حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے پانی کا لپ بھر کر چہرے پر ڈالا پھر دوسری اور تیسری بار بھی ایسے ہی کیا پھر دونوں انگوٹھے کانوں میں ڈالے، اس کے بعد داہنے ہاتھ سے ایک چلو پانی لے کر پیشانی پر بہایا اور اسے چہرے پر بہتے ہوئے چھوڑ دیا پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں تک تین بار دھویا بائیں کہنی کو اسی طرح دھویا پھر سر اور کانوں کے پچھلی طرف کا مسح فرمایا۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے اس روایت پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کانوں کے سامنے کا حصہ چہرے کے حکم میں ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے اور جو اس کا پچھلا حصہ ہے وہ سر کے حکم میں ہے سر کے ساتھ اس کا بھی مسح کیا جائے۔

اس مسئلے میں دوسرے لوگوں نے انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کانوں کا سر سے تعلق ہے سر کیساتھ انکی اگلی اور

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا.

١٣١ - حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِیْقٍ عَنْ شَقِیْقِ ابْنِ سَلَمَۃَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاُذُنَیْہِ ظَاھِرَھُمَا وَبَاطِنَھُمَا وَقَالَ ھٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ.

١٣٢ - حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ قَالَ ثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِہٖ وَاُذُنَیْہِ.

١٣٣ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً.

١٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَیْمُوْنَ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَیْسَرَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ یْکَرِبَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِہٖ وَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی مُقَدَّمِ رَأْسِہٖ ثُمَّ مَرَّ بِھِمَا حَتّٰی بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّھُمَا حَتّٰی بَلَغَ الْمَکَانَ الَّذِیْ مِنْہُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِاُذُنَیْہِ ظَاھِرَھُمَا وَبَاطِنَھُمَا مَرَّۃً وَّاحِدَۃً.

١٣٥ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَھِیْعَۃَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَہٗ وَاُذُنَیْہِ دَاخِلَھُمَا وَخَارِجَھُمَا.

پچھلی دونوں طرفوں کا مسح کیا جائے اس سلسلے میں انکی دلیل یہ ہے۔

حضرت شقیق بن سلمہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو کرتے ہوئے سر اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پس سر اور کانوں کا مسح فرمایا۔

یحیٰی بن یحیٰی فرماتے ہیں ہم سے عبد العزیز نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن میسرہ فرماتے ہیں؛ کہ انھوں نے حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب سر کے مسح پر پہنچے تو آپ نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں پھر ان کو (پیچھے کی طرف) لے گئے کہ گدی تک پہنچ گئے پھر ان کو واپس لائے یہاں تک کہ اس مقام تک پہنچ گئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ اور ایک مرتبہ کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

حضرت عبادہ بن تمیم انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے سر اور کانوں کے اندر اور باہر کا مسح فرمایا۔

۱۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثنا أَبِي قَالَ ثنا شُعْبَةُ قَالَ ثنا حَبِيبٌ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ حَبِيبُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ جَدِّ حَبِيبٍ هٰذَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَدَلَكَ أُذُنَيْهِ حِيْنَ مَسَحَهُمَا۔

حضرت حبیب بن زید، حضرت عبادہ بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ ابن زید سے جو ان (حضرت حبیب) کے جدامجد ہیں۔ روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا تو آپ نے کانوں کا مسح کرتے وقت ان کو ملا۔

۱۳۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثنا مُسَدَّدٌ قَالَ ثنا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ الطُّهُوْرُ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّابَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضو کیا تو آپ نے شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں ڈالتے ہوئے ان کے ظاہری حصے کا انگوٹھوں سے اور اندرونی حصے کا انگشت شہادت سے مسح فرمایا۔

۱۳۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ مَعَ الرَّأْسِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو سر کے ساتھ کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: کان سر سے ہیں۔

۱۳۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثنا أَسَدٌ قَالَ ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهُ عَلَى مَجَارِي الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت معوذ بن عفراء کی صاحبزادی حضرت ربیعہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں وضو فرمایا تو آپ نے بال اگنے کی جگہ پر سر کا مسح فرمایا: نیز کنپٹیوں اور کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

---

۱۴۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ

حضرت سعید بن ایوب فرماتے ہیں مجھ

قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَجْلَانَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

سے ابن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اسی کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ... قَالَ ثَنَا عَلِيُّ اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاسود فرماتے ہیں مجھ سے بکر بن مضر نے ابن عجلان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں ہم سے محمد بن عجلان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا۔

حضرت عبد اللہ بن محمد، حضرت ربیع (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو آپ نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرمایا۔

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت روح بن قاسم حضرت عبد اللہ بن محمد سے وہ حضرت ربیع سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ حُكْمَ الْاُذُنَيْنِ مَا اَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا اَدْبَرَ مِنَ الرَّاْسِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ بِذٰلِكَ وَلَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا اَنْ تُغَطِّيَ رَاْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ لَهَا اَنْ تُغَطِّيَ اُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ

امام ابو جعفر طحاوی فرماتے ہیں ان آثار سے ثابت ہوتا ہے کہ کانوں کی اگلی پچھلی دونوں اطراف کا حکم بھی وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ روایات مروی ہیں اس کے خلاف سے متعلق اس قدر متواتر روایات نہیں ہیں آثار کے طریقے پر اس باب کی صورت یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کرام کا اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ احرام والی عورت کو چہرہ ڈھانپنے کا حکم نہیں بلکہ وہ سر کو ڈھانپے گی اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن

حكمهما حكم الرأس في المسح لا حكم الوجه وحجة أخرى انا قد رأيناهم لم يختلفوا ان ما ادبر منهما يمسح مع الرأس واختلفوا فيما اقبل منهما على ما ذكرنا فنظرنا في ذلك فرأينا الاعضاء التي قد اتفقوا على فرضيتها في الوضوء هي الوجه واليدان والرجلان والرأس فكان الوجه يغسل كله وكذلك اليدان وكذلك الرجلان ولم يكن حكم شيء من تلك الاعضاء خلاف حكم بقيته بل جعل حكم كل عضو منها حكما واحدا اما يجعل مغسولا كله او ممسوحا كله و اتفقوا ان ما ادبر من الاذنين فحكمه المسح فالنظر على ذلك ان يكون ما اقبل منهما كذلك فان يكون حكم الاذن كله حكما واحدا كما كان حكم سائر الاعضاء التي ذكرنا فهذا وجه النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله وقد قال بذلك جماعة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

۱۴۵- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا يحيى ابن يحيى قال ثنا هشيم عن حميد قال رأيت انس بن مالك توضأ فمسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه وقال ان ابن مسعود كان يأمر بالاذنين۔

۱۴۶- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا ابن ابي مريم قال ثنا يحيى بن ايوب قال حدثني حميد فذكر مثله۔

۱۴۷- حدثنا علي بن ابي شيبة قال ثنا

کو ڈھانپ سکتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مسح کے سلسلے میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے والا حکم نہیں

دوسری دلیل: ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس مسئلے میں خلاف نہیں کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلے حصے کا مسح بھی کیا جائے ان کا اختلاف سامنے والے حصے میں ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

پس جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا وضو میں جن کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ، ہاتھ، پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ پورا دھویا جاتا ہے۔ یہی حال ہاتھوں اور پاؤں کا ہے ان اعضاء کے کسی ایک حصے کا حکم بقیہ عضو کے حکم کے خلاف نہیں بلکہ تمام عضو کے لیے ایک ہی حکم ہے یا تو سارے کا سارا دھویا جاتا ہے یا مکمل عضو کا مسح ہوتا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصے کا حکم مسح کرنا ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کے سامنے والے حصے کا بھی یہی حکم ہو اور مکمل کان کا ایک ہی حکم ہو، جیسا کہ باقی ان تمام اعضاء کا حکم ہے جن کا ہم نے ذکر کیا،

اس باب میں قیاس کے طریقے پر یہ حکم ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے یہی بات فرمائی ہے۔

حضرت حمید فرماتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور سر کے ساتھ کانوں کے ظاہر و باطن کا بھی مسح فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں (کے مسح) کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں مجھ سے حضرت حمید نے بیان فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوحمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت

يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا۔

. عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے وضو فرمایا اور اپنے کانوں کے ظاہر و پوشیدہ کا مسح فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَرَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ نَسْخَ مَا رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ حدیث روایت کی جسے ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا اور ان ہی سے حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جیسا کہ ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں ذکر کیا ہے پھر انھوں نے اس (دوسری روایت) پر عمل کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اسے چھوڑ دیا پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

۱۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوهُمَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کان، سر سے ہیں ان کا مسح کیا کرو۔

۱۴۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔

حضرت غیلان بن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کان، سر سے ہیں۔

۱۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُونَ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح فرماتے تھے اور اسے (کانوں کی) جھریوں تک لے جاتے۔

بَابُ ۹ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ

باب ۹: نماز کے وضو میں پاؤں دھونے کی فرضیت

۱۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز ظہر

مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهٗ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ۔

پڑھ کر لوگوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں تشریف فرما ہوئے پھر پانی لایا گیا تو آپ نے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر سر اور پاؤں کا مسح فرمایا اور باقی ماندہ کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ یہ مکروہ ہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ایسے کیا جیسے میں نے کیا ہے اور یہ اس آدمی کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو۔

اَلْقَوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْاَثَرِ

اس روایت پر کلام

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ اَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّهٗ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهٗ فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ مَسْحُهٗ بِرِجْلِهٖ اَيْضًا كَمَا۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ پاؤں کا مسح فرض ہے کیونکہ اس میں تو یہ ہے کہ آپ نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت دھونا تھا تو اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کا مسح بھی اسی طرح ہو۔ (یعنی دھونا)۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِّنْ مَّاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے پانی بہایا ہوا تھا (غسل کیا ہوا تھا) آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن لائے آپ نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے وضو نہ کروں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ پھر طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر ایک لپ پانی لیا اور اسے دائیں پاؤں پر اور پھر اسی طرح بائیں پاؤں پر ڈالا۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو آپ نے لپ

تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِلْءَ كَفِّهِ مَاءً فَرَشَّ بِهِ عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ۔

پھر پانی لے کر پاؤں پر چھڑکا اور آپ نعلین مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ لَوْلَا اَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ اَحَقَّ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا اور قدم کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے ہوئے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو قدم کے ظاہر کی نسبت اندرونی حصہ اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

۱۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللَّهَبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِي قَدَمَيْهِ مَسَحَ ظُهُورَ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب وضو فرماتے اور آپ کی نعلین مبارک پاؤں میں ہوتیں تو ہاتھوں سے قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَحْيٰى ابْنِ خَلَّادٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ حَتّٰى قَالَ اِنَّهُ لَا تَتِمُّ صَلٰوةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَاْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس کے بعد حدیث ذکر کی یہاں تک کہ فرمایا تم میں سے کسی کی نماز مکمل نہیں ہوتی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق وضو مکمل کرے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے سر کا مسح کرے اور پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوئے۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور قدموں پر مسح فرمایا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَاِنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ كَمَا يُمْسَحُ الرَّأْسُ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يُغْسَلَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰثَارِ۔

۱۵۸۔ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهٖ ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَاَتَاهُ بِمَاءٍ وَطَسْتٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُثْمَانَ

تحقیق مسئلہ

ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر کا مسح کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نہیں بلکہ ان کو دھویا جائے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حضرت عبد خیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ (استنجا کرنے کے بعد) صحن میں داخل ہوئے پھر غلام سے فرمایا وضو کے لیے پانی لاؤ وہ پانی اور ایک طشت لایا آپ نے وضو فرمایا اور پاؤں تین تین بار دھوئے اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح تھا۔

حضرت ابو حیہ وداعی بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت یحیٰی بن یحیٰی کہتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے ان سے ابو اسحٰق نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت مالک بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے عبد خیر سے سنا انھوں نے فرمایا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سنا پھر اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت معاویہ بن عبید اللہ بن جعفر حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین بار دھویا اور فرمایا میں

بن عفان انه توضأ فغسل رجليه ثلثا ثلثا وقال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ هكذا۔

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۳ - حدثنا يونس وابن ابى عقيل قالا انا ابن وهب قال اخبرنى يونس عن ابن شهاب ان عطاء بن يزيد الليثى اخبره ان حمران مولى عثمان اخبره عن عثمان مثله۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حمران نے ان سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا صفوان بن عيسى قال ثنا محمد بن عبد الله بن ابى مريم قال دخلت على زيد بن دارة بيته فسمعنى وانا امضمض فقال لى يا ابا محمد فقلت لبيك فقال الا اخبرك عن وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت بلى قال رأيت عثمان بن عفان عند المقاعد دعا بوضوء فتوضأ ثلثا ثلثا فغسل رجليه ثلثا ثلثا ثم قال من احب ان ينظر الى وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم فلينظر الى وضوئى۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم فرماتے ہیں میں حضرت زید بن دارہ کے گھر ان کے پاس گیا تو انھوں نے مجھے حدیث سنائی میں کلی کر رہا تھا۔ انھوں نے مجھے فرمایا اے ابو محمد! میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں فرمایا کیا میں تجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی خبر نہ دوں۔ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا میں نے حضرت عثمان بن عفان کو وضو کرنے کی جگہ دیکھا آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا پھر تین تین بار (اعضاء کو دھو کر) وضو کیا اور تین تین بار پاؤں کو دھویا پھر فرمایا جو شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ کا وضو دیکھنا چاہتا ہو وہ میرا وضو دیکھ لے۔

۱۶۵ - حدثنا يزيد بن سنان قال ثنا ابوبكر الحنفى قال ثنا كثير بن زيد قال ثنا المطلب بن عبد الله بن حنطب المخزومى عن حمران بن ابان ان عثمان رضى الله عنه توضأ فغسل رجليه ثلثا ثلثا وقال لو قلت ان هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقت۔

حضرت حمران بن ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو فرمایا تو پاؤں کو تین تین بار دھویا اور فرمایا اگر میں کہوں کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہے تو میں سچ کہنے والا ہوں گا۔

١٠٦ - حدثنا ابن ابى عقيل قال انا ابن وهب قال اخبرنى ابن لهيعة عن يزيد بن عمرو المعافرى قال سمعت ابا عبد الرحمن عبد الله بن زيد يقول سمعت

حضرت مستورد بن شداد قرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ چھوٹی انگلی کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان ملتے تھے۔ اور یہ صرف دھونے میں ہوتا ہے

الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْقُرَشِيِّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ وَهٰذَا لَا يَكُونُ إِلَّا فِي الْغَسْلِ لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيهِ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُورِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً۔

کیونکہ مسح وہاں تک نہیں پہنچتا۔ وہ خاص طور پر پاؤں کی پیٹھ پر ہوتا ہے۔

۱۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا۔

حضرت عمرو بن عبید اللہ بن ابی رافع اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ نے پاؤں کو تین بار دھویا۔

۱۶۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔

حضرت ربیع رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لیے وضو فرماتے تو اپنے پاؤں مبارک تین تین بار دھوتے۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو تین بار کلی کی ناک میں پانی چڑھایا چہرے کو تین بار دھویا بازوؤں کو تین بار دھویا، سر کا مسح کیا اور پاؤں کا وضو کیا (دھویا)۔

۱۷۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر سوال کیا وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے پانی طلب فرمایا اور

وسلم فسألہ کیف الطهور فدعا بماء فتوضأ ثلثا ثلثا ومسح برأسه وغسل رجليه ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا او نقص فقد اساء وظلم۔

تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں کو دھو کر فرمایا وضو اس طرح ہے پس جس نے اس سے زیادہ یا کم کیا اس نے گناہ اور ظلم کیا۔

۱۷۱- حدثنا يونس وابن ابي عقيل قالا انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن عمرو بن يحيى المازني عن ابيه انه قال لعبد الله بن زيد بن عاصم هل تستطيع ان تريني كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ فدعا بماء فتوضأ وغسل رجليه۔

حضرت عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ ہمیں دکھا سکتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے۔ تو انھوں نے پانی منگوایا وضو کیا اور پاؤں دھوئے۔

۱۷۲- حدثنا بحر قال ثنا ابن وهب قال حدثني معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير عن ابيه ان ابا جبير الكندي قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر له بوضوء فقال توضأ يا ابا جبير فبدأ بفيه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدأ بفيك فان الكافر يبدأ بفيه ودعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء فتوضأ ثلثا ثلثا ثم مسح برأسه وغسل رجليه

حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوجبیر کندی (رضی اللہ عنہم) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے لیے وضو کا پانی لانے کا حکم فرمایا پھر فرمایا اے ابوجبیر! وضو کرو، انھوں نے منہ سے ابتداء کی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اپنے منہ سے ابتداء نہ کرو کیونکہ منہ سے ابتداء کافر کرتے ہیں پھر حضور علیہ السلام نے پانی منگوا کر تین تین بار وضو فرمایا سر کا مسح کیا اور پاؤں مبارک دھوئے۔

۱۷۳- حدثنا فهد قال ثنا آدم قال ثنا الليث بن سعد عن معاوية ثم ذكر مثله باسناده قال فهد فذكرته لعبد الله بن صالح فقال سمعته من معاوية ابن صالح۔

حضرت لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت فہد (راوی) فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن صالح سے ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن صالح سے سنا ہے۔

فهذه الآثار قد تواترت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه غسل قدميه في وضوئه للصلوة وقد روي عنه ايضا

یہ روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ آپ نے نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں مبارک کو دھویا۔ آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو

مَا يَدُلُّ اَنَّ حُكْمَهُمَا الْغَسْلُ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۷۴۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ اَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْ اِلَيْهَا رِجْلَاهُ۔

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبَّادُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ اِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشٰى بِهِمَا اِلَيْهَا۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا اَدْرِيْكُمْ حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجًا اَوْ اَفْرَادًا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ فَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى ذَقَنِهٖ ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ

اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم، دھونا ہے اس سلسلے میں مروی روایات سے یہ ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مسلمان یا (فرمایا) مومن بندہ وضو کرتا ہے پس وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو وہ تمام گناہ جنہیں اس نے ہاتھوں سے پکڑتے ہوئے کیا نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو وہ ہر گناہ نکل جاتا ہے جس کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان وضو کرتے ہوئے پاؤں مکمل طور پر دھوتے تو پانی کے قطروں کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف وہ ان (قدموں) کے ساتھ چلا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا نہیں کیا معلوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ بات بیان فرمائی کہ جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنے چہرے کو اچھی طرح دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہہ جائے پھر بازو دھوئے حتیٰ کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی ٹخنوں کی طرف جاری ہو جائے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گذشتہ گناہ معاف

كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ

فرما دیتا ہے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت عبداللہ بن محمد بن خشیش بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالولید نے اور ان سے قیس نے بیان کیا پھر اپنی سند کے ساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُورِهِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُونِ قَدَمَيْهِ.

حضرت ابوقلابہ فرماتے ہیں حضرت شرحبیل بن سمط نے فرمایا ہم سے کون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرے گا تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کے لیے پانی منگا کر اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے اور داڑھی کے کناروں سے گناہ گر جاتے ہیں جب ہاتھ دھوتا ہے تو پوروں کے کناروں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں جب سر کا مسح کرتا ہے تو بالوں کے کناروں سے گناہ اتر جاتے ہیں۔ جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو قدموں کے نچلے حصے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

۱۷۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ وَأَبِي يَحْيَى وَأَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِي مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وضو کا کیا طریقہ ہے؟ آپ نے فرمایا جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوئے تیرے گناہ ناخنوں اور پوروں کے درمیان سے نکل جائیں گے جب تو کلی کرے اور ناک میں پانی چڑھائے۔ چہرہ اور بازو کہنیوں تک (سمیت) دھوئے اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئے تو تو نے اپنے عام گناہوں سے غسل کر لیا۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الرِّجْلَيْنِ فَرْضُهُمَا الْغَسْلُ لِاَنَّ فَرْضَهُمَا لَوْ كَانَ هُوَ الْمَسْحُ لَمْ يَكُنْ فِيْ غَسْلِهِمَا ثَوَابٌ اَلَا تَرٰى اَنَّ الرَّأْسَ الَّذِيْ فَرْضُهُ الْمَسْحُ ثَوَابَ فِيْ غَسْلِهِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ثَوَابٌ دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ فَرْضَهُمَا هُوَ الْغَسْلُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

یہ روایات بھی اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے کیونکہ اگر ان کا مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ سر کے جتنے حصے کا مسح فرض ہے اس کے دھونے پر ثواب نہیں ملتا تو جب پاؤں کے دھونے پر ثواب ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دھونا ہی فرض ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں بھی روایات آئی ہیں۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ اَبِيْ كَرِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَدَمِ رَجُلٍ لُمْعَةً لَمْ يَغْسِلْهَا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ حصہ خشک دیکھا اس نے دھویا نہیں تھا تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ كَرِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

۱۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُنَادِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت مہری کے غلام حضرت سالم فرماتے ہیں میں نے سنا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو آواز دے رہی تھیں کہ وضو مکمل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۸۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت مقبری حضرت ابو سلمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمارہی تھیں۔ آگے اس

عنها تقول يا عبد الرحمٰن ثم ذكر مثله۔

١٨٤- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى بن ابي كثير عن سالم الدوسي عن عائشة مثله۔

١٨٥- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو زرعة قال انا حيوة بن شريح قال انا ابو الاسود ان ابا عبد الله مولى شداد بن الهاد حدثه انه دخل على عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وعندها عبد الرحمٰن بن ابي بكر ثم ذكر مثله۔

١٨٦- حدثنا فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا سليمان بن بلال قال حدثني سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار يوم القيامة۔

١٨٧- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن محمد بن زياد عن ابي هريرة قال قال ابو القاسم رسول الله صلى الله عليه وسلم ويل للاعقاب من النار۔

١٨٨- حدثنا ابن خزيمة قال ثنا علي بن الجعد قال ثنا شعبة فذكر مثله باسناده۔

١٨٩- حدثنا يونس قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال حدثني الليث عن حيوة بن شريح عن عقبة بن مسلم عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ويل للاعقاب وبطون الاقدام من النار۔

١٩٠- حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا

کی مثل روایت ہے۔

حضرت یحییٰ بن کثیر نے حضرت سالم دوسی سے انہوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ ان سے شداد بن ہاد کے غلام عبداللہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ وہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان کے پاس حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہما) تھے پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابوالقاسم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایڑیوں کے لیے (جہنم کی) آگ سے خرابی ہے

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پاؤں کی ایڑیوں اور تلووں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے

اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء سے سُنا وہ فرماتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اس کی مثل ذکر فرمایا۔

١٩١۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔

١٩٢۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى قَوْمًا تَوَضَّؤُا وَكَأَنَّهُمْ تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ

حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا گویا انھوں نے پاؤں کا کچھ حصہ (دھوئے بغیر) چھوڑ دیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے وضو مکمل کیا کرو۔

١٩٣۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَى عَلَى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّؤُا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک پانی پر تشریف لائے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ وضو کر چکے تھے اور ان کی ایڑیاں (خشک رہنے کی وجہ سے) چمک رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا (اس پر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔ وضو پورا کیا کرو۔

١٩٤۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ جب آپ ہم تک پہنچے تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا ہم وضو کرتے ہوئے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكْنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِلَالٌ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا۔

اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو تین بار آواز دی ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْدَاؤدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوداؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت ابوعوانہ نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ حَتّٰى أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَهُمْ فَقَالَ وَيْلٌ لِّلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْمَسْحِ الَّذِيْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهٗ قَدْ نَسَخَهٗ مَا تَأَخَّرَ عَنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهٖ مِنَ الثَّوَابِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا مِمَّا يُغْسَلُ وَأَنَّهُمَا لَيْسَتَا كَالرَّأْسِ الَّذِيْ يُمْسَحُ وَغَاسِلُهٗ لَا ثَوَابَ لَهٗ فِيْ غَسْلِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ وہ (صحابہ کرام) پاؤں کا مسح کیا کرتے تھے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وضو مکمل کرنے کا حکم دیا اور ڈراتے ہوئے فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے نار جہنم سے خرابی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مسح وہ کرتے تھے اس کے حکم کو بعد والے حکم نے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے منسوخ کر دیا۔ ـــــ یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے۔ ـــــ لیکن غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر یہ ہے کہ ہم نے اس باب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس کا ثواب ذکر کیا ہے جو وضو میں پاؤں دھونے والے کے لیے ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ ان اعضاء میں سے ہے جن کو دھویا جاتا ہے یہ سر کی طرح نہیں ہیں جس کا مسح کیا جاتا ہے اور دھونے والے کے لیے دھونے میں کوئی ثواب نہیں، ان آثار سے ثابت ہونے والا یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام ابو محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تَأْوِيْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ اَلْاٰيَةَ

آیت کریمہ کا مفہوم

وَقَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَأَرْجُلَكُمْ فَأَضَافَهٗ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ قَصْدًا عَلٰى مَعْنًى وَ

اللہ تعالیٰ کے قول وَأَرْجُلَكُمْ (کی تاویل) میں لوگوں کا اختلاف ہے ایک قوم نے اس کی اضافت . . . وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ کی طرف کرتے ہوئے "وَامْسَحُوْا

امسحوا برؤوسکم وارجلکم وآمنا قوم الی قوله تعالیٰ فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق فقرؤوا وارجلکم نسقا علی قوله فاغسلوا وجوهکم واغسلوا ایدیکم واغسلوا ارجلکم علی الاعمار والنسق وقد اختلف فی ذلك اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم فمما روی عنهم فی ذلك۔

برؤوسکم وارجلکم کو ایک معنیٰ میں منحصر کیا ہے جب کہ دوسری قوم نے "فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق" کی طرف منسوب کرتے "وارجلکم" نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔

اس بارے میں صحابہ کرام اور دوسرے حضرات کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے جو کچھ مروی ہے وہ یہ ہے۔

۱۹۶۔ ما حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو داؤد عن قیس عن عاصم عن زر ان عبد الله بن مسعود قرأ وارجلکم بالفتح۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے "وارجلکم" فتح کے ساتھ پڑھا ہے۔

۱۹۷۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا یعقوب بن اسحٰق قال ثنا عبد الوارث بن سعید ووهیب بن خالد عن خالد الحذاء عن عکرمة عن ابن عباس انه قرأها کذلك۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

۱۹۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا یعقوب قال ثنا عبد الوارث عن علی بن زید عن یوسف بن مهران عن ابن عباس مثله۔

حضرت یوسف بن مہران حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حدثنا محمد بن خزیمة قال ثنا سعید بن منصور قال سمعت هشاما یقول انا خالد الحذاء عن عکرمة عن ابن عباس انه قرأها کذلك وقال عاد الی الغسل۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے اسی طرح پڑھا اور فرمایا یہ قرأت دھونے کی طرف لوٹتی ہے۔

۲۰۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا یعقوب قال ثنا حماد بن سلمة عن قیس عن مجاهد قال رجع القرآءة الی

حضرت قیس، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قرأت قرآن دھونے کی طرف لوٹتی ہے اور آپ نے نصب کے

الْغَسْلِ وَقَرَأَ وَأَرْجُلَكُمْ وَنَصَبَهَا۔

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهُ۔

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ۔

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا وَأَرْجُلِكُمْ خَفَضَهَا۔

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَغْسِلُونَ فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ۔

۲۰۷۔ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ أَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

ساتھ "وَأَرْجُلَكُمْ" پڑھا۔

حضرت داؤد فرماتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان فرمایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت سفیان بن عیینہ، بواسطہ ہشام بن عروہ ان کے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابو التیاح، حضرت شہر بن حوشب سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عاصم، حضرت شعبی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا قرآن (پاؤں کے) مسح کے ساتھ اترا اور سنت دھونے کے ساتھ وارد ہے۔

حضرت حمید اعرج، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے جر کے ساتھ "وَأَرْجُلِكُمْ" پڑھا۔

حضرت قرہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ وہ پاؤں دھوتے تھے اس سلسلے میں مروی روایات یہ ہیں۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت اسود سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پاؤں دھوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا "ہاں" وہ انھیں خوب دھوتے تھے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ تَوَضَّأَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ.

۲۰۹ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا.

۲۱۰ ـ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ الْجِيْزِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّةً وَكَانَ إِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ أَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ أُرِيْدُ أَنْ أُطِيْلَ غُرَّتِيْ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ وَلَا يَأْتِيْ أَحَدٌ مِّنَ الْأُمَمِ كَذٰلِكَ.

۲۱۱ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَأَنَا أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ سَكْبًا.

۲۱۲ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

۲۱۳ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِذَا تَوَضَّأَ.

۲۱۴ ـ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ

نے وضو فرمایا تو پاؤں کو دھویا۔

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تین تین بار پاؤں دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابن محمد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک بار (اعضاء دھوتے ہوئے) وضو فرماتے جب ہاتھ دھوتے تو قریب ہوتا کہ بازو کے نصف تک پہنچ جائیں اور جب پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک پہنچنے کے قریب ہوتے، میں نے اس سلسلے میں ان سے بات کی فرمایا میں چمک بڑھانا چاہتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میری امت قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ وضو سے انکے اعضاء چمک رہے ہونگے دوسری کوئی امت اس طرح نہیں آئیگی۔

حضرت ابو بشر، حضرت مجاہد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس پاؤں پر مسح کا ذکر کیا گیا تو فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پاؤں کو خوب دھوتے تھے اور میں آپ پر پانی بہاتا۔

حضرت ابو بشر، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے تو پاؤں کو دھوتے۔

حضرت عبدالملک فرماتے ہیں میں نے

بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ لَا۔

وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِي وُضُوءِ الصَّلَاةِ قَالَ لِأَنِّي رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّي رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عَدِمَ الْمَاءَ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ وَيُسْقِطُ فَرْضَ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُونُ فَرْضُهَا الْغُسْلُ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ مِنْ ذٰلِكَ الْجُنُبُ عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِي حَالِ وُجُودِهِ فَإِنْ عَدِمَ الْمَاءَ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِي وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَأُسْقِطَ فَرْضُ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهِ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَى بَدَلٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذٰلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَكُونُ سُقُوطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى بَدَلٍ بِدَلِيلِ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِي حَالِ وُجُودِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ فَبَطَلَتْ بِذٰلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذَا كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِي قَوْلِهِ مِثْلُ مَا أَلْزَمَهُ

حضرت عطاء سے پوچھا، کیا کسی صحابی سے آپ تک یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے پاؤں پر مسح کیا، فرمایا نہیں۔

کسی گمان کرنے والے کا خیال ہے کہ غور و فکر سے معلوم ہوتا ہے (نماز کے وضو میں) پاؤں پر مسح کرنا واجب ہے وہ کہتا ہے میں نے دیکھا کہ ان کا حکم سر کے حکم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں جب کسی شخص کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم فرض ہے وہ اپنے چہرے اور ہاتھ کا تیمم (مسح) کرتا ہے۔ سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کرتا پس جب پانی کا نہ ہونا چہرے اور ہاتھوں کے دھونے کی فرضیت کو دوسرے فرض کی طرف ساقط کر دیتا ہے اور وہ تیمم ہے جبکہ سر اور پاؤں کے فرض (دھونے) کو کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں کرتا تو اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں پاؤں کا حکم سر کے حکم جیسا ہے، چہرے اور ہاتھوں کی طرح نہیں۔

اس کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں پانی کی موجودگی میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ ہونے کی صورت میں یہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ اسی سے جنبی ہے اس پر لازم ہے کہ پانی کی موجودگی میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس پر (صرف) چہرے اور ہاتھوں کا تیمم واجب ہوتا ہے تو چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی تمام بدن کے حکم کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے لیکن کسی بدل کی طرف نہیں، پس یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کی موجودگی میں اس کا مسح فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں (کے دھونے) کی فرضیت کا کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہونا اس وجہ سے نہیں کہ پانی کی موجودگی میں ان کا حکم مسح تھا۔ اس سے مخالف کی علت باطل ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے قول سے جو کچھ مخالف پر لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم ہو گیا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اَمْ لَا

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ۔

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْحُذَيْفَةَ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ صَنَعْتَ شَيْئًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهٗ يَا عُمَرُ۔

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

اَلْكَلَامُ فِى الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَّاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ وَّكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا

باب: کیا ہر نماز کے لیے وضو فرض ہے یا نہ

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن تھا تو آپ نے ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھیں اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

حضرت سلیمان اپنے والد سے (رضی اللہ عنہما) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔

تحقیق مسئلہ

ایک قوم کا خیال ہے کہ مقیم لوگوں پر ہر نماز کے لیے وضو کرنا واجب ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس حدیث (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن اس معاملے میں اکثر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا وضو صرف بے وضو ہونے والے پر واجب ہے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ان کے مسلک کے

ذَهَبُوْا اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۱۸ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ اَصْحَابُهٗ فَقُرِّبَتْ لَهُمْ شَاةٌ مُصَلِّيَةٌ فَاَكَلَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّاَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى فَضْلِ طَعَامِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ وُضُوْءُهٗ لِكُلِّ صَلٰوةٍ عَلٰى مَا رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَيُلْتَمَسُ قِيْلَ لَهٗ نَعَمْ۔

۲۱۹ قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ اَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَجْلِسِهٖ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوُضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ لَهٗ اَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ وَقَدْ فَطِنْتَ لِهٰذَا مِنِّيْ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ اِنْ كَانَ لَكَافٍ وُضُوْئِيْ

موافق ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے گھر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ اس نے ان کے سامنے ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی۔ پس آپ نے اور ہم نے اسے کھایا۔ پھر ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ نے وضو کرکے ظہر کی نماز پڑھی، پھر باقی کھانے کی طرف لوٹے اس سے تناول فرمایا پھر عصر کا وقت ہوگیا تو آپ نے نماز پڑھی لیکن (نیا) وضو نہیں کیا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ آپ نے ظہر اور عصر اسی ایک وضو سے پڑھی جو ظہر کے وقت کیا تھا اور یہ جائز ہے کہ آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا جیسا کہ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے طلب فضیلت کے لیے ہو وجوب کے لیے نہ ہو۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ کیا اس میں کوئی فضیلت ہے جسے طلب کیا جائے۔

جواب: اس سے کہا جائے گا ہاں!

حضرت ابوغطیف ہذلی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر وہ اپنے گھر کی مجلس میں تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب عصر کے لیے اذان ہوئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کرکے تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا آپ نے عصر کی نماز پڑھی پھر اپنی نشست گاہ کی طرف تشریف لے آئے میں بھی ساتھ ہی لوٹا۔ حتیٰ کہ مغرب کے لیے اذان ہوگئی تو آپ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمن! یہ کیا ہے ہر نماز کے لیے وضو؟ انہوں نے فرمایا آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سنت (مؤکدہ) نہیں کہ مجھے صبح کی نماز کا وضو تمام نمازوں کے لیے کافی ہے جب تک میں بے وضو نہ ہو جاؤں۔ لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتٍ كُلَّهَا مَا لَمْ أُحْدِثْ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَفِي ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ أَخِي.

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِإِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَقَدْ رَوٰى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

۲۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ.

فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهِ وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى.

۲۲۱ - فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ تَوَضِّيَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذَاكَ قَالَ ثَنِيهِ أَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

سے سنا آپ نے فرمایا جس نے حالتِ طہارت میں وضو کیا اس کے لیے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ تو اے بھتیجے! میں نے اس بات کی خواہش کی ہے۔

لہٰذا جائز ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل جو حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس فضیلت کو پانے کے لیے ہو اس لیے نہیں کہ یہ آپ پر واجب تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس بات پر حدیث مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

حضرت عمرو بن عامر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا "آپ لوگ"؟ فرمایا ہم ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھتے ہیں۔

یہ ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کا حکم جانتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور انھوں نے اسے ہر نماز کے لیے فرض نہیں سمجھا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسا اس لیے کرتے تھے کہ اس وقت واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا اس سلسلے میں ہم نے غور کیا کہ کہیں کچھ روایات مل سکتی ہیں جو اس معنٰی پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ روایات یہ ہیں):-

حضرت محمد بن یحییٰ بن حبان فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے عام اس سے کہ باوضو ہوں یا بے وضو؟ انھوں نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب کی صاحبزادی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

کے لیے وضو کا حکم دیا گیا۔ با وضو ہوں یا بے وضو، جب آپ کے لیے یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے لیے مسواک کا حکم دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر اس کی طاقت دیکھتے ہیں پس ہر نماز کے لیے وضو کرنا نہیں چھوڑتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِئُ مَا لَمْ يَكُنِ الْحَدَثُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ السِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَكَيْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِكَ وَتَعْمَلُوْنَ بِكُلِّ الْحَدِيْثِ إِذْ كُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دُوْنَ أُمَّتِهٖ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً وَلَيْسَ يُوْصَلُ إِلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا پھر یہ منسوخ ہو گیا پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جب تک آدمی بے وضو نہ ہو، (پہلا) وضو کافی ہے۔

سوال: اگر کوئی کہے کہ اس حدیث میں ہر نماز کے لیے مسواک کے واجب ہونے کا ذکر ہے تو تم کیسے اسکو واجب نہیں سمجھتے حالانکہ تم مکمل حدیث پر عمل کرتے ہو جبکہ تم اس کے بعض پر عمل کر چکے ہو۔

جواب: اس سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے مسواک کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہو امت کو نہ دیا گیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اور وہ (امتی) اس سلسلے میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت تک پہنچنا اس وقت ممکن نہیں جب تک واقفیت حاصل نہ کی جائے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا کہ کیا ہم اس سلسلے میں کچھ پاتے ہیں جو ہماری راہنمائی کرے۔

۲۲۲- فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۲۳- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکل

أَبِي لَيْلَى قَالَ ثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بیان کیا۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَلَفٍ الْعَمَّادِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع حضرت عبداللہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مکمل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اسے ہم نے صرف ابن مرزوق سے نقل کیا ہے۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أُمِّ صُبَيَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ام حبیبہ کے غلام حضرت عطاء رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

۲۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں امت پر گراں نہ سمجھتا تو انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ السِّوَاكَ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ.

۲۲۹ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ.

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

۲۳۰ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت سعید مقبری، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۳۱ ۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ.

حضرت ابوالزناد حضرت اعرج سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔

فَثَبَتَ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ أَنَّهُ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ وَأَنَّ فِي ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَهُوَ الْمَجْعُوْلُ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا أُمِرُوْا بِهٖ وَأَنَّ الْمَأْمُوْرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَأَنَّ حُكْمَهُ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِنْ حَدَثٍ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو حکم نہیں دیا اور یہ ان پر واجب نہیں اور اس کا اٹھا دینا بالخصوص جبکہ یہی نماز کے لیے وضو کا بدل ہے اس کی بات کی دلیل ہے کہ ان پر ہر نماز کے لیے وضو واجب نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تھا ان (صحابہ کرام) کو نہیں اور اس سلسلے میں آپ کا الگ حکم تھا اور صحابہ کرام کا الگ۔

مفہوم روایات کی تصحیح کا اعتبار کرتے ہوئے اس باب کا بیان یہی ہے اور اس سے ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب کا حکم اٹھ گیا۔

غور و فکر اور قیاس کے اعتبار سے ان کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، وضو، حدث سے طہارت حاصل کرنا ہے

عَنِ الْمُقِيْمِ أَيْضًا كَذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک جماعت اس کی قائل رہی ہے۔

۲۳۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَصْحَابَ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ تَوَضَّؤُا وَصَلُّوا الظُّهْرَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوْا لِيَتَوَضَّؤُا فَقَالَ لَهُمْ مَا لَكُمْ أَحْدَثْتُمْ فَقَالُوْا لَا فَقَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ لَيُوْشِكُ أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَبَاهُ وَأَخَاهُ وَعَمَّهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے وضو کر کے ظہر کی نماز پڑھی۔ جب عصر کا وقت ہوا تو وضو کے لیے کھڑے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تمہیں کیا ہوا تم بے وضو ہو گئے، انھوں نے عرض کیا نہیں فرمایا تو کیا بغیر حدث کے وضو کرتے ہو، قریب ہے کہ کوئی شخص حدث کے بغیر وضو کرنے پر اپنے باپ، بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کو قتل کر دے۔

۲۳۳ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ۔

حضرت عمرو بن عامر فرماتے ہیں، میں نے حضرت انس (رضی اللہ عنہا) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کرتے۔

۲۳۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جب تک بے وضو نہ ہوتے تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے۔

۲۳۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ وَزَادَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَيَتْلُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ۔

حضرت عبدالصمد بن عبدالوارث فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل بیان کیا البتہ انھوں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے اور یہ آیت تلاوت فرماتے (ترجمہ) اور جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو دھو لو۔ (آخر تک)۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ ذٰلِكَ عَلَى الْقِيَامِ وَهُمْ مُحْدِثُوْنَ اَلَا تَرٰى اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ حُكْمَ الْمُسَافِرِ هُوَ هٰذَا وَاِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُحْدِثَ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْمُسَافِرِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقَدْ خُوْطِبَ بِهَا كَمَا خُوْطِبَ الْحَاضِرُ ثَبَتَ اَنَّ حُكْمَ الْحَاضِرِ فِيْهَا كَذٰلِكَ اَيْضًا وَقَدْ قَالَ ابْنُ الْفَغْوَا اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا اَحْدَثُوْا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَتَوَضَّئُوْا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَخْبَرَ اَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الْقِيَامُ اِلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ حَدَثٍ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک اس آیت میں ہر نماز کے لیے وضو کے وجوب پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہاں بے وضو ہونے کی حالت میں نماز کا ارادہ کرنا مراد ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تمام فقہاء کا مسافر کے لیے اسی حکم پر اجماع ہے اور یہ کہ جب تک وہ بے وضو نہ ہو اس پر وضو واجب نہیں جب معلوم ہوا کہ مسافر کا یہ حکم اسی آیت میں ہے اور اسے بھی اسی طرح مخاطب کیا گیا جیسے مقیم کو خطاب ہوا تو ثابت ہوا کہ اس سلسلے میں مقیم کا حکم بھی وہی ہے۔

ابن نفوا نے فرمایا کہ جب وہ (صحابہ کرام) بے وضو ہوتے تو اس وقت تک کلام نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ" الآیۃ تو بتایا کہ یہ بے وضو ہونے کے بعد نماز کے لیے کھڑا ہونا ہے۔

۲۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ۔

حضرت شعبہ نے حضرت مسعود بن علی (رضی اللہ عنہم) سے یہ بات روایت کی لیکن حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ۔

حضرت ایوب، حضرت محمد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت شریح رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک وضو کے ساتھ پڑھتے تھے۔

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

حضرت یزید بن ابراہیم، حضرت حسن (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ الْمَذِيُّ كَيْفَ يَفْعَلُ

باب ۱۱: جس کی مذی نکلے وہ کیا کرے

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ

قَالَ ثَنَا رُوحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اِيَاسِ ابْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ عَلِيًّا اَمَرَ عَمَّارًا اَنْ يَّسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِيِّ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ۔

کو حکم دیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم پوچھیں تو آپ نے فرمایا وہ اپنے اعضائے تناسل کو دھوئے اور وضو کرے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ غَسْلَ الْمَذَاكِيْرِ وَاجِبٌ عَلَى الرَّجُلِ اِذَا اَمْذٰى وَاِذَا بَالَ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْاَثَرِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُونَ فَقَالُوْا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِيْجَابِ غَسْلِ الْمَذَاكِيْرِ وَلٰكِنَّهٗ لِيَتَقَلَّصَ الْمَذِيُّ فَلَا يَخْرُجَ قَالُوْا وَمِنْ ذٰلِكَ مَا اُمِرَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ فِي الْهَدْيِ اِذَا كَانَ لَهٗ لَبَنٌ اَنْ يُّنْضَحَ ضَرْعُهٗ بِالْمَاءِ لِيَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِيهِ فَلَا يَخْرُجَ وَقَدْ جَاءَتِ الْاٰثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالُوا فَمِنْ ذٰلِكَ۔

تحقیق مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم کا مذہب ہے کہ جب کسی شخص کو مذی آئے یا پیشاب کرے تو اس پر اعضائے تناسل کو دھونا واجب ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اعضائے تناسل کو دھونا واجب نہیں کرتا بلکہ (مطلب یہ ہے) کہ مذی رک جائے اور نہ نکلے وہ فرماتے ہیں اسی سے آپ کا مسلمانوں کو قربانی کے بارے میں حکم دینا ہے کہ اگر وہ دودھ والا ہو تو تھنوں پر پانی کے چھینٹے ماریں تاکہ دودھ رک جائے۔

ایسی روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں جو ان لوگوں کے موقف پر دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے یہ ہے۔

۲۴۰ - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ ابْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوْءُ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی تو میں نے ایک شخص کو کہا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھے۔ آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ اَبِي يَعْلَى الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت منذر ابو یعلی ثوری حضرت محمد بن حنفیہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے سنا وہ اپنے والد (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) سے سماعت

الْحَنَفِيَّةِ۔ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أَجِدُ مَذْيًا فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ عِنْدِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ كُلَّ فَحْلٍ يُمْذِي فَإِذَا كَانَ الْمَنِيُّ فَفِيهِ الْغُسْلُ وَإِذَا كَانَ الْمَذْيُ فَفِيهِ الْوُضُوءُ۔

کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا مجھے مذی آتی تھی تو میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھیں میں خود پوچھنے سے شرم محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں۔ انھوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ہر مذکر کو مذی آتی ہے اگر منی ہو تو اس میں غسل ہے اور اگر مذی ہو تو اس میں وضو ہے

۲۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْهُ۔

حضرت ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بکثرت مذی آتی تھی اور میرے نکاح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں تو میں نے آپ کی خدمت میں (کسی کو) بھیجا تو آپ نے فرمایا وضو کرو اور اسے دھولو۔

۲۴۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔ اور منی میں غسل ہے۔

۲۴۴۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ إِذَا أَمْذَيْتُ اغْتَسَلْتُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

حضرت ہانی بن ہانی، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ آتی تھی تو جب بھی مجھے مذی آتی میں غسل کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

۲۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ ح وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن رجاء کہتے ہیں ہم کو اسرائیل نے خبر دی اور حضرت ربیع موذن فرماتے ہیں ہمیں حضرت اسد نے اور ان سے اسرائیل نے بیان کیا اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيْصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذِيَّ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ۔

حضرت حصین ابن قبیصہ حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھے بہت زیادہ مذی آتی تھی، تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کا حکم) پوچھا آپ نے فرمایا جب مذی کو دیکھو تو وضو کرو اور عضو مخصوص کو دھوؤ۔ اور جب منی دیکھو تو غسل کرو۔

۲۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِيْ فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ۔

حضرت عائش بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ میں بہت زیادہ مذی والا شخص تھا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کا ارادہ کیا تو مجھے شرم آئی کیونکہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھیں چنانچہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا تو انھوں نے پوچھا حضور علیہ السلام نے فرمایا اس سے وضو کافی ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ذَكَرَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوٰى وُضُوْءِ الصَّلٰوةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ وَجَبَ لَهُ وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ وَقَدْ رَوٰى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اس بات کا ذکر کیا جو اس صورت میں واجب ہوتی ہے تو آپ نے نماز کے وضو کا ذکر فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وضو کے علاوہ جس بات کا آپ نے حکم دیا وہ اس سبب سے نہ تھا جس سبب سے مذی کی صورت میں وضو کرنا واجب ہے چنانچہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

۲۴۸ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِيِّ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو ہے۔

پس آپ نے بتایا کہ اس سے وضو واجب ہوتا ہے اور یہ اس بات کی نفی ہے کہ وضو کے

فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ هُوَ الْوُضُوْءُ وَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوْءِ غَيْرُهٗ ۔

ساتھ کچھ اور بھی واجب ہو

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى قَدْ ذُكِرَ

اگر کوئی کہنے والا کہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ایسی بات مروی ہے جو پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے اور وہ یہ روایت کرے۔

۲۴۹۔ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ فَكَانَ يَأْتِيْهَا فَيُلَاعِبُهَا فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلٰوةِ ۔

حضرت ابو عثمان نہدی فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنو عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے پاس آتا اور اس کے ساتھ کھیل کود کرتا تھا۔ اس نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا جب تم پانی (مذی) پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتیں کو دھو کر اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

قِيْلَ لَهٗ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهٗ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ ۔

اس کو جواب میں کہا جائے گا کہ ہو سکتا ہے اس کی وجہ وہی ہو جو ہم نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں بیان کی ہے اور بعد والے لوگوں میں سے ایک جماعت سے اس کے موافق مروی ہے۔

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَإِنَّهٗ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ وَأَمَّا الْمَنِيُّ فَفِيْهِ الْغُسْلُ ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ منی، مذی اور ودی ہے۔ مذی اور ودی سے عضو مخصوص کو دھوئے اور وضو کرے۔ البتہ منی (کی صورت) میں غسل ہوگا۔

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ أَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَأُمْذِيْ فَقَالَ اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ

حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا کہ میں سواری پر سوار ہوتا ہوں تو مذی نکل آتی ہے۔ آپ نے فرمایا عضو تناسل دھوؤ اور نماز کے وضو جیسا وضو کرو۔

لِلصَّلٰوۃِ۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حِیْنَ ذَکَرَ مَا یَجِبُ فِی الْمَذْیِ ذَکَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّۃً وَّحِیْنَ اَمَرَ اَبَاجَحْشٍ اَمَرَہٗ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّکَرِ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب مذی سے واجب ہونے والی چیز کا ذکر کیا تو صرف وضو کا ذکر فرمایا اور جب حضرت ابوجحش رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو وضو کے ساتھ عضو تناسل کو دھونے کا حکم بھی فرمایا۔

۲۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا الرَّبِیْعُ ابْنُ صَبِیْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِی الْمَذْیِ وَالْوَدْیِ قَالَ یَغْسِلُ فَرْجَہٗ وَیَتَوَضَّأُ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

حضرت ربیع بن صبیح، حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) سے مذی اور ودی کا حکم نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۲۵۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ زِیَادِ بْنِ فَیَّاضٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اِذَا اَمْذَی الرَّجُلُ غَسَلَ الْحَشَفَۃَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَہٗ لِلصَّلٰوۃِ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب کسی شخص کی مذی نکلے تو وہ حشفے (آلۂ تناسل کے سر) کو دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَھٰذَا وَجْہُ ھٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ فَقَدْ ثَبَتَ بِہٖ مَا وَصَفْنَا وَاَمَّا وَجْہُہٗ ذٰلِکَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَا خُرُوْجَ الْمَذْیِ حَدَثًا فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِیْ خُرُوْجِ الْاَحْدَاثِ مَا الَّذِیْ یَجِبُ بِہٖ فَکَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ بِہٖ غَسْلُ مَا اَصَابَ الْبَدَنَ مِنْہُ وَلَا یَجِبُ غَسْلُ مَاسِوٰی ذٰلِکَ اِلَّا التَّطَھُّرَ لِلصَّلٰوۃِ وَکَذٰلِکَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ اَیِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ فِیْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِکَ حَدَثًا فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَّکُوْنَ کَذٰلِکَ خُرُوْجُ الْمَذْیِ الَّذِیْ ھُوَ حَدَثٌ لَا یَجِبُ فِیْہِ غَسْلُ غَیْرِ الْمَوْضِعِ الَّذِیْ اَصَابَہٗ مِنَ الْبَدَنِ غَیْرَ التَّطَھُّرِ لِلصَّلٰوۃِ فَثَبَتَ ذٰلِکَ اَیْضًا بِمَا ذَکَرْنَا مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس باب کا معانی آثار کی تصحیح کے اعتبار سے بیان تھا اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا غور و فکر اور اجتہاد کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مذی کا نکلنا حدث ہے پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں احداث کے نکلنے کی صورت میں کیا واجب ہوتا ہے، تو بول و براز کے نکلنے کی صورت میں بدن کے اس حصے کو دھونا واجب ہے جہاں وہ (نجاست) لگی اس کے علاوہ کچھ بھی واجب نہیں البتہ یہ کہ وہ نماز کے لیے طہارت حاصل کرے اسی طرح خون کا نکلنا ہے جس جگہ سے بھی نکلے ان لوگوں کے نزدیک جو اس کو حدث قرار دیتے ہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ چونکہ مذی کا نکلنا بھی حدث ہے لہٰذا اس میں بھی بدن کا اتنا حصہ ہی دھونا واجب ہو جس کو یہ لگی ہے۔ البتہ نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے تو ہمارا موقف قیاس کے طریقے پر بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ اَمْ نَجِسٌ

۲۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اِنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلٰى عَائِشَةَ فَاحْتَلَمَ فَرَاَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ اَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهٖ اَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهٗ فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اَفْرُكَهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ اَنَا عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۵۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ.

۲۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۲۵۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

۲۵۹- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

باب ۱۲: منی کا حکم کہ وہ پاک ہے یا ناپاک

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ ان کو احتلام ہو گیا۔ ام المومنین کی ایک لونڈی نے ان کو دیکھا کہ وہ کپڑے سے نجاست کا اثر دھو رہے ہیں یا کپڑا دھو رہے ہیں۔ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو آپ نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے کھرچنے سے زائد کچھ نہیں کرتی تھی۔

حضرت وہب بن جریر فرماتے ہیں حضرت شعبہ نے حضرت حکم (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ہمیں خبر دی اسکے بعد انھوں نے اپنی سند کیساتھ اسکی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت زید، حضرت اعمش سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود بن یزید اور ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُهُ۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے وہ حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں وہ فرماتے ہیں۔ حضرت ام المومنین نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ میں اس میں اضافہ نہیں کرتی تھی کہ کپڑے سے رگڑ دیتی اور جب وہ خشک ہوتا تو کھرچ دیتی۔

۲۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَقَدْ رَأَتْنِي عَائِشَةُ وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِي فَقَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّهُ لَيُصِيبُ ثَوْبَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيدُ عَلَى أَنْ يَفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِي يَفْرُكُهُ۔

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت کا اثر دھو رہا تھا تو انہوں نے فرمایا میں اپنے آپ کو دیکھتی ہوں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو یہ (اثر) پہنچتا تو وہ اس عمل یعنی کھرچنے پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کا اثر کھرچ دیتی تھی۔

۲۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مُخَلَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو مخلد، حضرت حارث بن نوفل سے وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک سے منی کھرچتی تھی۔ اور ان دنوں ہماری چادریں اونی ہوتی

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ مِرْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مُرُوْطُنَا يَوْمَئِذٍ الصُّوْفَ۔

تھیں۔

۲۶۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَاَغْسِلُهُ اَوْ اَمْسَحُهُ اِذَا كَانَ رَطْبًا شَكَّ الْحُمَيْدِيُّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور دھو دیتی یا (فرمایا) پونچھ دیتی۔ جب وہ تر ہوتی (دھونے اور پونچھنے کے بارے میں) حمیدی راوی کو شک ہے۔

۲۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ اَخِيْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ شَعْثَاءَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوشعثاء نخعی رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى اَنَّ الْمَنِيَّ طَاهِرٌ وَاَنَّهُ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ وَاِنْ وَقَعَ فِيْهِ وَاَنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ النُّخَامَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هُوَ نَجِسٌ وَقَالُوْا لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَنَّهَا اِنَّمَا جَاءَتْ فِيْ ذِكْرِ ثِيَابٍ يُنَامُ فِيْهَا وَلَمْ تَاْتِ فِيْ ثِيَابٍ يُصَلّٰى فِيْهَا وَقَدْ رَاَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَاْسَ بِالنَّوْمِ فِيْهَا وَلَا تَجُوْزُ الصَّلٰوةُ فِيْهَا فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ

حضرت امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور اگر وہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو رینٹھ کا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے ان مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

جب کہ دوسرے لوگوں نے اس بارے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ناپاک ہے اور کہا کہ ان روایات میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ان کپڑوں کے بارے میں آئی ہیں جن میں سویا جاتا ہے یہ روایات ان کپڑوں کے بارے میں نہیں جن میں نماز پڑھی جاتی ہے اور ہم بول و براز، پیشاب اور خون والے کپڑوں میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے

الْمَنِيُّ كَذٰلِكَ وَ اِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ النَّوْمُ فِي الثَّوْبِ النَّجِسِ فَاِذَا كُنَّا نُبِيْحُ ذٰلِكَ وَ تُوَافِقُ مَا رَوَيْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَنَقُوْلُ مِنْ بَعْدُ لَا يَصْلُحُ الصَّلٰوةُ فِي ذٰلِكَ فَلَمْ نُخَالِفْ شَيْئًا مِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْمَا كَانَتْ تَفْعَلُ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ اِذَا اَصَابَ الْمَنِيُّ۔

البتہ ان میں نماز پڑھنا جائز نہیں، لہٰذا جائز ہے کہ منی کا بھی یہی حکم ہو، یہ حدیث ہمارے خلاف اس وقت حجت بنتی جب ہم کہتے کہ ناپاک کپڑوں میں سونا بھی صحیح نہیں جب ہم اسے جائز سمجھتے ہیں اور اس سلسلے میں جو کچھ تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے بعد کہتے ہیں کہ ایسے کپڑے میں نماز جائز نہیں تو ہم اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث کی مخالفت نہیں کر رہے ہے۔

حضور علیہ السلام کے کپڑوں سے منی لگنے کی صورت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ جو عمل کرتی تھیں اس کے بارے میں روایات آئی ہیں۔

۲۶۸۔ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَبِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِيْ ثَوْبِهٖ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور ابھی آپ کے کپڑے میں پانی کے اثرات ہوتے تھے۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابو معاویہ نے حضرت عمرو سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا عَمْرٌو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت یزید بن ہارون فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمرو نے خبر دی پھر ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰكَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَفْعَلُ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْهُ وَ تَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِهِ الَّذِيْ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْهِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ۔

امام ابو جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کے ساتھ جس میں آپ نماز پڑھتے۔ یہ عمل اختیار کرتی تھیں کہ اس سے منی کو دھو ڈالتیں اور جس میں آپ نے نماز نہ پڑھنی ہوتی کھرچ دیتیں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت اس کے موافق ہے۔

۲۷۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُضَاجِعُكِ فِيهِ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى.

حضرت معاویہ بن ابو سفیان (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے انھوں نے اپنی ہمشیرہ زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔ جس میں آپ سے ہم بستر ہوتے انھوں نے فرمایا ہاں جب کہ نجاست نہ پہنچتی۔

۲۷۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے عمرو، ابن لہیعہ اور لیث نے حضرت یزید (رضی اللہ عنہم) سے خبر دی پھر انھوں نے انکی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس کے موافق مروی ہے

۲۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے ہم بستری والے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۲۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ لُحُفِنَا.

حضرت شعبہ، حضرت اشعث سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ اس میں "لحف نسائہ" کی بجائے "لحفنا" کے الفاظ ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يَنَامُ فِيهِ إِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ فِيْ ثَوْبِ النَّوْمِ.

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس میں آرام فرما ہوتے جب کہ اس کے ساتھ جنابت (منی) سے کچھ لگا ہوتا اور ثابت ہوا کہ جو کچھ اسود اور ہمام نے حضرت عائشہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ نیند کے لباس کے بارے میں ہے۔

لَا فِي ثَوْبِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ عَلٰى أَهْلِ الْقَوْلِ الثَّانِي فِي ذٰلِكَ۔

نماز کے لباس سے متعلق نہیں ہے۔
پس پہلے مسلک کے قائلین دوسرے قول والوں کے خلاف ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۷۵۔ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِأَصَابِعِي ثُمَّ يُصَلِّي فِيْهِ وَلَا يَغْسِلُهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے خشک منی، اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچ دیتی پھر وہ اس میں نماز پڑھتے اور اسے نہ دھوتے۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت ہمام سے اور وہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّي فِيْهِ۔

حضرت اسود، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے کھرچ دیتی پھر آپ اس میں نماز ادا کرتے۔

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت مجاہد، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ۔

حضرت قاسم بن محمد، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلٰوةِ كَمَا تَفْرُكُهُ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) (حضور علیہ السلام کے) نماز کے کپڑوں سے بھی منی کھرچتی

مِنْ ثَوْبِ النَّوْمِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَتِهٖ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهٖ هٰذَا فَيَطْهُرُ بِذٰلِكَ الثَّوْبُ وَالْمَنِيُّ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ فِيْمَا اَصَابَ النَّعْلَ مِنَ الْاَذٰى۔

تھیں جیسے شب باشی کے لباس سے کھرچتی تھیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں بھی ہمارے نزدیک طہارت کی کوئی دلیل نہیں، ہو سکتا ہے وہ اس طرح اس لیے کرتی ہوں کہ اس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے جب کہ منی ذاتی طور پر ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست لگنے کے سلسلے میں مروی ہے۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمُ الْاَذٰى بِخُفِّهٖ اَوْ بِنَعْلِهٖ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے موزے یا جوتے کے ساتھ نجاست پر چلے تو مٹی ان کو پاک کرنے والی ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ ذٰلِكَ التُّرَابُ يُجْزِئُ مِنْ غَسْلِهِمَا وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْاَذٰى فِيْ نَفْسِهٖ فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي الْمَنِيِّ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ حُكْمُهُ عِنْدَهُمْ كَذٰلِكَ يَطْهُرُ الثَّوْبُ بِاِزَالَتِهِمْ اِيَّاهُ عَنْهُ بِالْفَرْكِ وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ كَمَا كَانَ الْاَذٰى يَطْهُرُ النَّعْلُ بِاِزَالَتِهِمْ اِيَّاهُ عَنْهَا وَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ نَجِسٌ فَالَّذِيْ وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي الْمَنِيِّ هُوَ اَنَّ الثَّوْبَ يَطْهُرُ مِمَّا اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ بِالْفَرْكِ اِذَا كَانَ يَابِسًا وَيُجْزِئُ ذٰلِكَ مِنَ الْغَسْلِ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِهٖ هُوَ فِيْ نَفْسِهٖ اَطَاهِرٌ هُوَ اَمْ نَجِسٌ فَذَهَبَ ذَاهِبٌ اِلٰى اَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهَا كَانَ عِنْدَهَا نَجِسًا وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں مٹی ان دونوں کو دھونے کی جگہ کفایت کرتی ہے اس میں نجاست کے ذاتی طور پر پاک ہونے کی کوئی دلیل نہیں اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے بارے میں روایت کیا ہے ہو سکتا ہے ان کے نزدیک اس کا حکم بھی یہی ہو کہ کھرچ کر اسے دور کرنے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ نجاست خود ناپاک ہے جیسے جوتے سے نجاست دور کر دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست فی ذاتہٖ ناپاک ہے۔

منی کے بارے میں مروی آثار سے ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ جس کپڑے کو یہ لگ جائے وہ خشک ہونے کی صورت میں کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ دھونے کی جگہ کافی ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے یا ناپاک۔ بعض حضرات تو اس بات کی طرف گئے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بھی مروی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی ناپاک ہے اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما اپنے والد (حضرت قاسم) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب کپڑے میں منی لگ جائے

بها قالت فی المنی اذا اصاب الثوب اذا رایتہ فاغسلہ وان لم تره فانضحہ۔

۲۸۲۔ حدثنا ابوبکرة قال ثنا وهب قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

۲۸۳۔ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن بن زیاد قال حدثنا شعبۃ قال انا ابوبکر بن حفص قال سمعت عمتی تحدث عن عائشۃ مثلہ۔

۲۸۴۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا شعبۃ فذکر باسنادہ مثلہ قال فھذا قد دل علی نجاستہ عندھا۔

قیل لہ ما فی ذلک دلیل علی ما ذکرت لانہ لو کان حکمہ عندھا حکم سائر النجاسات من الغائط والبول والدم لامرت بغسل الثوب کلہ اذا لم یعرف موضعہ منہ الا تری ان ثوبا لو اصابہ بول فخفی مکانہ انہ لا یطھرہ النضح وانہ لابد من غسلہ کلہ حتی یعلم طھورہ من النجاسۃ فلما کان حکم المنی عند عائشۃ اذا کان موضعہ من الثوب غیر معلوم النضح ثبت بذلک ان حکمہ کان عندھا بخلاف سائر النجاسات۔

وقد اختلف اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فروی عنھم فی ذلک۔

۲۸۵۔ ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعید قال ثنا ھشیم قال انا حصین عن مصعب بن سعد عن ابیہ انہ کان یفرك الجنابۃ من ثوبہ۔

فھذا یحتمل ان یکون کان یفعل

اگر تم دیکھو تو دھو لو اگر نہ دیکھو تو اس پر پانی چھڑک دو۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت ابوبکر بن حفص فرماتے ہیں، میں نے اپنی پھوپھی سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہوئے فرمایا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ (منی) ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے نزدیک ناپاک ہے۔

ان سے پوچھا گیا جو کچھ آپ نے بیان اس حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں اس لیے کہ اگر ان کے نزدیک اس کا حکم باقی تمام نجاستوں مثلاً بول و براز، پیشاب اور خون جیسا ہوتا تو آپ پورے کپڑے کو دھونے کا حکم فرماتیں جب اس کی جگہ معلوم نہ ہوتی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ پوشیدہ ہو تو محض پانی بہانے (چھینٹے مارنے) سے وہ پاک نہیں ہوتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے حتیٰ کہ نجاست سے اس کا پاک ہونا معلوم ہو جائے پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک منی کا حکم یہ ہے کہ جب کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو تو چھینٹے مارے جائیں تو اس سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک اس کا حکم دیگر نجاستوں کے خلاف ہے۔

اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہے اس سلسلے میں ان سے مروی ہے۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت (منی) کو کھرچتے تھے۔

پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ وہ ایسا اسلیے

ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يَفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُوْكِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِاَنَّهٗ عِنْدَهٗ طَاهِرٌ۔

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّهٗ اِعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ رُكُبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فِي الرُّكُبِ فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ فَقَالَ لَهٗ عَمْرٌو اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ فَدَعْ ثَوْبَكَ فَقَالَ عُمَرُ بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ۔

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا اَرَانِيْ اِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَاٰى فِيْ ثَوْبِهٖ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهٗ۔

فَاَمَّا مَا رَوٰى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهٗ مِنْهُ لِضِيْقِ وَقْتِ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهٗ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ اِيَّاهُ عَلٰى مَا رَاٰى مِنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهٗ بِالْمَاءِ

کرتے ہوں کہ یہ ان کے نزدیک پاک ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کے ساتھ یہ عمل اس بنیاد پر کرتے ہوں کہ جیسے جوتے سے گوبر کو کھرچا جاتا ہے اسلئے ایسا نہیں کرتے تھے کہ ان کے نزدیک یہ پاک ہے۔

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سواروں کے اس دستے میں عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفر کے سفر کے دوران بعض مقامات پر پانی کے قریب رات کو ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو احتلام ہو گیا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی سواروں کے پاس پانی نہ ملا آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آگئے اور احتلام سے جو کچھ دیکھا اسے دھونے لگے حتیٰ کہ صبح روشن ہو گئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا صبح ہو گئی ہے ہمارے پاس کپڑے ہیں اپنے کپڑے چھوڑ دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں جو کچھ نظر آتا ہے اسے دھوؤں گا اور جو کچھ دکھائی نہیں دیتا

حضرت زبید بن صلت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام جرف کی طرف گئے انھوں نے اچانک دیکھا تو ان کو احتلام آیا ہوا تھا اور انھوں نے غسل نہیں کیا تھا فرمایا اللہ کی قسم اپنے آپ کو نہیں دیکھتا مگر یہ کہ مجھے احتلام ہوا اور مجھے پتہ نہ چل سکا، میں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا پھر انھوں نے غسل کیا اور جو کچھ کپڑے میں نظر آیا اسے دھو لیا اور جو نظر نہ آیا اس پر چھینٹے مارے۔

اور جو کچھ حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا وہ اس بات پر دلالت ہے کہ انھوں نے وقت کی تنگی کے پیش نظر جو کچھ ضروری تھا کیا اور آپ کے ساتھیوں میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے جو کچھ دیکھا اس میں انھوں نے آپ کی اتباع کی۔

فإن ذلك يحتمل أن يكون أراد به وانضح ما لم أره مما أتوهم أنه أصابه ولا أتيقن ذلك حتى ينقطع ذلك عنه الشك فيما يستأنف ويقول هذا البلل من الماء۔

۲۸۸ ـ حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو الوليد قال ثنا عبد الله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن طلحة بن عبيد الله عن أبي هريرة قال في المني يصيب الثوب إن رأيته فاغسله وإلا فاغسل الثوب كله فهذا يدل على أنه قد كان يراه نجسا۔

۲۸۹ ـ حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن حبيب عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال امسحوا بإذخر۔

فهذا يدل على أنه قد كان يراه طاهرا۔

۲۹۰ ـ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن قال ثنا شعبة عن عمرو بن دينار عن عطاء عن ابن عباس نحوه۔

۲۹۱ ـ حدثنا أبو بكرة قال ثنا سفيان عن مسعر عن جبلة بن سحيم قال سألت ابن عمر عن المني يصيب الثوب قال انضحه بالماء۔

فقد يجوز أن يكون أراد بالنضح الغسل لأن النضح قد يسمى غسلا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني لأعرف مدينة ينضح البحر بجانبها يعني يضرب البحر بجانبها ويحتمل أن يكون ابن عمر أراد غير ذلك۔

اور آپ کا یہ فرمانا کر جو کچھ میں نے نہیں دیکھا اس پر چھینٹے مارو‌ں گا اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے آپ کی مراد ہو کہ جس کپڑے میں چیز نہ دیکھ لوں جس کا مجھے وہم ہے کہ اسے منی لگی ہوگی اور بات کا مجھے یقین نہیں ہوا لہٰذا شک دور کرنے کے لیے ایسا کرو

حضرت طلحہ بن عبداللہ سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے اس منی کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے فرمایا اگر اسے دیکھو تو دھو لو ورنہ پورے کپڑے کو دھوؤ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے ناپاک سمجھتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسے اذخر (گھاس) سے رگڑو۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے پاک سمجھتے تھے۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت عطاء سے وہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جائے۔ فرمایا اس پر پانی کے چھینٹے مارو۔

پس جائز ہے کہ چھینٹے مارنے سے مراد دھونا ہو کیونکہ "نضح" کو دھونا بھی کہتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے ایک کنارے سے ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد کچھ اور ہو۔

٢٩٢- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا ابو عوانة عن عبد الملك ابن عمير قال سئل جابر بن سمرة وانا عنده عن الرجل يصلي في الثوب الذي يجامع فيه اهله قال صل فيه الا ان ترى فيه شيئا فتغسله ولا تنضحه فان النضح لا يزيده الا شرا.

٢٩٣- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو الوليد قال ثنا السري بن يحيى عن عبد الكريم بن رشيد قال سئل انس بن مالك عن قطيفة اصابتها جنابة لا يدري اين موضعها قال اغسلها.

قال ابو جعفر فلما اختلف فيه هذا الاختلاف ولم يكن فيما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم دليل على حكمه كيف هو اعتبرنا ذلك من طريق النظر فوجدنا خروج المني حدثا اغلظ الاحداث لانه يوجب اكبر الطهارات فاردنا ان ننظر في الاشياء التي خروجها حدث كيف حكمها في نفسها فراينا الغائط والبول خروجهما حدث وهما نجسان في انفسهما وكذلك دم الحيض والاستحاضة هما حدث وهما نجسان في انفسهما ودم العروق كذلك في النظر فلما ثبت بما ذكرنا ان كل ما كان خروجه حدثا فهو نجس في نفسه وقد ثبت ان خروج المني حدث ثبت ايضا انه في نفسه نجس فهذا هو النظر فيه غير انا اتبعنا في اباحة حكمه اذا كان يابسا ما روي في ذلك عن النبي

حضرت عبد الملک بن عمیر سے مروی ہے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اس لباس میں نماز پڑھتا ہے جس میں وہ اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے آپ نے فرمایا اس میں نماز پڑھ سکتے ہو البتہ اگر اس میں کچھ چیز (منی وغیرہ) دیکھو تو اسے دھو لو، لیکن چھینٹے مت مارنا اس سے خرابی بڑھتی ہے۔

حضرت عبد الکریم بن رشید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس چادر کے بارے میں پوچھا گیا جس کے ساتھ منی لگ جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے، آپ نے فرمایا اسے دھو لو۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا جب اس مسئلے میں یہ اختلاف ہے اور جو کچھ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس میں اس کے حکم پر کوئی دلیل نہیں کہ وہ کیا ہے تو ہم نے قیاس کے طریقے پر اس کا اعتبار کیا۔ ہم نے منی کا نکلنا سب سے زیادہ غلیظ حدث پایا کیونکہ وہ سب سے بڑی طہارت کو واجب کرتا ہے تو ہم نے چاہا کہ ان اشیاء کا حکم دیکھیں جن کا نکلنا حدث ہے۔ تو دیکھا کہ بول و براز کا نکلنا حدث ہے اور وہ ذاتی طور پر ناپاک ہیں، اسی طرح حیض اور استحاضہ حدث ہیں اور وہ بھی ذاتی طور پر ناپاک ہیں۔ رگوں کے خون کے بارے میں بھی قیاس یہی ہے۔ پس جب ہمارے اس بیان سے ثابت ہوا کہ ہر وہ چیز جس کا نکلنا حدث ہے وہ ذاتی طور پر ناپاک ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ ذاتی طور پر ناپاک ہے۔ اس میں قیاس یہی ہے البتہ یہ کہ اس کے خشک ہونے کی صورت میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں اس کے جواز پر عمل کرتے ہیں۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۳ اَلَّذِیْ یُجَامِعُ وَلَا یُنْزِلُ

باب ۱۳: جو آدمی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ إِلَّا الطُّهُورُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوا ذٰلِكَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا أَيُّوبَ فَقَالَ ذٰلِكَ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن اسے انزال نہیں ہوتا، آپ نے فرمایا اس پر طہارت حاصل کرنا لازم ہے، پھر فرمایا میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے نیز فرمایا میں نے حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے یہی بات فرمائی نیز فرمایا مجھے ابو سلمہ نے خبر دی۔ انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت عروہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابو ایوب سے پوچھا تو انہوں نے یہی بات فرمائی (رضی اللہ عنہم)

۲۹۵۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَلِيًّا وَسُؤَالَ عُرْوَةَ أَبَا أَيُّوبَ۔

حضرت عبد الوارث نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ابو ایوب سے عروہ (رضی اللہ عنہما) کے سوال کا تذکرہ کیا۔

۲۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ فَأَتَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر سست ہو جاتا ہے (انزال نہیں ہوتا) فرمایا اس پر غسل نہیں، پھر میں نے حضرت زبیر بن عوام اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے بھی اس طرح کی بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ

حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت ابی بن کعب

إِسْمٰعِيلُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي الْإِكْسَالِ إِلَّا الطُّهُورُ۔

(رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہوت ٹوٹنے (انزال نہ ہونے) میں غسل ہے۔

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَيُكْسِلُ قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو جماع کرتا ہے۔ پھر انزال نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا اسے جو کچھ (نجاست وغیرہ) لگے دھولے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِإِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْزِلُوا الْأَمْرَ كَمَا تَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ أَرَأَيْتُمْ أَنْ أَغْتَسِلَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى لَا يَكُونَ فِي نَفْسِكَ حَرَجٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے انصار بھائیوں سے کہا تم اپنے فیصلے پر قائم رہو کہ غسل، انزال کی صورت ہی میں ہے تمہارا کیا خیال ہے میں غسل کروں؟ انہوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم! یہاں تک کہ آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً قَالَ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُقْحِطْتَ أَيْ فَقَدْتَ مَاءَكَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے آپ نے اس کو بلایا وہ اس حال میں باہر نکلا کہ اس کے سر پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ نے فرمایا شاید ہم نے تمہیں بلانے میں جلدی کی اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تمہیں جلدی ہو یا پانی نہ پاؤ تو وضو کر لیا کرو۔

۳۰۱ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی کے نکلنے) سے ہے۔

۳۰۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سعاد حضرت ابو ایوب انصاری (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۰۳ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَبْطَاَ فَقَالَ مَا حَبَسَكَ قَالَ كُنْتُ اَصَبْتُ مِنْ اَهْلِيْ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُكَ اغْتَسَلْتُ وَلَمْ اُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ وَالْغُسْلُ عَلٰى مَنْ اَنْزَلَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری کو بلا بھیجا اس نے دیر کر دی۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس بات نے روک رکھا تھا اس نے کہا میں نے اپنی بیوی سے جماع کیا تھا جب آپکا قاصد آیا تو میں نے غسل کیا اور کوئی اور کام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی (غسل) پانی (منی) سے ہے اور غسل اس پر واجب ہے جس کو انزال ہو۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ وَطِئَ فِي الْفَرْجِ فَلَمْ يُنْزِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا عَلَيْهِ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ جو شخص فرج میں وطی کرے اور اسے انزال نہ ہو اس پر غسل واجب نہیں اس سلسلے میں انہوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے انکی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر غسل واجب ہے اگرچہ اسے انزال نہ ہو اس ضمن میں انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

۳۰۴۔ بما حدثنا محمد بن الحجاج و سلیمان بن شعیب قالا ثنا بشر بن بکر قال ثنا الاوزاعی قال حدثنی عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ انھا سئلت عن الرجل یجامع فلا ینزل فقالت فعلتہ انا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغتسلنا منہ جمیعا۔

حضرت عبدالرحمن بن قاسم (رضی اللہ عنہا) اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جس نے جماع کیا لیکن اسے انزال نہ ہوا تو انھوں نے فرمایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے پھر ہم اس سے اکٹھے غسل کرتے۔

۳۰۵۔ حدثنا محمد بن بحر بن مطر البغدادی قال ثنا سلیمان بن حرب قال ثنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد عن ثابت عن عبد اللہ بن رباح عن عبد العزیز بن النعمان عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی الختانان اغتسل۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے۔

۳۰۶۔ حدثنا ربیع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا حماد بن سلمۃ عن علی بن زید عن سعید بن المسیب قال ذکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی الختانان ایوجب الغسل فقال ابو موسی انا اتیکم بعلم ذلک فنھض وتبعتہ حتی اتی عائشۃ فقال یا ام المؤمنین انی ارید ان اسالک عن شیء وانا استحیی ان اسالک فقالت سل فانما انا امک قال اذا التقی الختانان ایجب الغسل فقالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا التقی الختانان اغتسل۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نے مذاکرہ کیا کہ کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل واجب ہوتا ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس سلسلے میں تمہیں معلومات پہنچاتا ہوں چنانچہ وہ اٹھے اور میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا یہاں تک کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا اے ام المؤمنین! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں لیکن پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ انھوں نے فرمایا پوچھو میں تمہاری ماں ہوں۔ عرض کیا کیا دو شرمگاہوں کے ملنے سے غسل فرض ہو جاتا ہے؟ ام المؤمنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو شرمگاہوں کے ملنے کی صورت میں غسل کیا کرتے تھے۔

۳۰۷۔ حدثنا ابن خزیمۃ قال ثنا حجاج قال ثنا حماد فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت حماد رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۰۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے ام کلثوم نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے خبر دی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے پھر اسے انزال نہیں ہوتا کیا اس پر غسل واجب ہے اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تشریف فرما تھیں۔ آپ نے فرمایا میں اور یہ (ام المومنین) ایسے کرتے ہیں پھر غسل کرتے ہیں۔

اَلْقَوْلُ فِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ

ان روایات پر گفتگو

قَالُوْا فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا جَامَعَ وَإِنْ لَّمْ يُنْزِلْ فَقِيْلَ لَهُمْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ إِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَّفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ وَالْاٰثَارُ الْأُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ وَمَا لَا يَجِبُ فَهِيَ أَوْلٰى فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ الْاٰثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَضَرْبٌ مِّنْهُمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ لَا غَيْرُ وَضَرْبٌ مِّنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلٰى مَنْ أَكْسَلَ حَتّٰى يُنْزِلَ فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْهِ ذِكْرُ الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى۔

ان فقہاء کرام نے فرمایا یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاتی ہے کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے تھے انزال ہو یا نہ ہو۔

پس ان سے کہا گیا کہ ان آثار سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا پتہ چلتا ہے اور ممکن ہے آپ وہ عمل کریں جو آپ پر لازم نہ ہو جبکہ پہلی روایات واجب اور غیر واجب کی خبر دیتی ہیں، لہٰذا ان پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

پس دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ہم نے پہلی فصل میں جو روایات نقل کی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ، صرف انزال کی صورت میں غسل ہے (پانی سے پانی ہے) اور دوسری قسم یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سست ہو جائے اس پر غسل نہیں حتیٰ کہ اسے انزال ہو اس میں جو "پانی سے پانی" کا ذکر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہ نہیں ہے جس پر اسے پہلے قول کے قائلین نے محمول کیا ہے۔

۳۰۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْغَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلُهٗ اَلْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ اِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْاِحْتِلَامِ اِذَا رَاٰى اَنَّهٗ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں "انزال کی صورت میں غسل ہے" یہ احتلام کے بارے میں ہے کہ جب اس نے اپنے آپ کو جماع کرتے ہوئے دیکھا پھر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ وَجْهَهٗ غَيْرَ الْوَجْهِ الَّذِيْ حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فَصَارَ قَوْلُهٗ وَقَوْلُهُمْ وَاَمَّا مَا رُوِيَ فِيْمَا بَيَّنَ فِيْهِ الْاَمْرَ وَاَخْبَرَ فِيْهِ بِالْقَصْدِ وَاَنَّهٗ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ الْمَآءُ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

پس یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے بتایا کہ اس قول کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول والوں نے اپنایا ہے لہٰذا آپ کے اور ان کے قول میں تضاد ہے اور وہ جو روایت کیا گیا ہے اور اس میں غسل کا بیان کر کے اپنے قصد و ارادہ کا اظہار کیا ہے کہا گیا کہ اس صورت میں اس پر غسل واجب نہیں جب تک کہ انزال نہ ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۳۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اس (عورت) کی چار شاخوں (دو ہاتھ دو ٹانگیں) کے درمیان بیٹھ کر کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَاَبَانٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۱۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہما) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۱۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ بَيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی (اپنی منکوحہ کی) چار شاخوں کے درمیان بیٹھ کر شرمگاہ سے شرمگاہ ملائے تو غسل واجب

شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ اَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تُضَادُّ الْاٰثَارَ الْاُوَلَ وَلَيْسَ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات پہلی روایات کے خلاف ہیں لیکن پہلی روایات کے بیسے ان کے ناسخ ہونے پر کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم نے اس بارے میں دیکھا (تو یہ روایات سامنے آئیں)۔

۳۱۵۔ فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ فَلَمَّا اَحْكَمَ اللّٰهُ الْاَمْرَ نُهِیَ عَنْهُ۔

حضرت سہیل بن سعد، حضرت ابی بن کعب (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ الماء من الماء (انزال کی صورت میں غسل) آغاز اسلام میں تھا، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کیا تو اس سے روک دیا گیا۔

۳۱۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ بَعْضُ مَنْ اَرْضٰی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نَهٰی عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَ بِالْغُسْلِ۔

حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے شروع میں انزال کی صورت میں غسل کی اجازت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

۳۱۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَاَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ

حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ يُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِقَوْلِهِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا.

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ یہ حدیث "الماء من الماء" کی ناسخ ہے ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں جو اس بات (نسخ) پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ فَقَالَ زَيْدٌ يَغْتَسِلُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ لَا يَرَى فِيهِ الْغُسْلَ فَقَالَ زَيْدٌ إِنَّ أُبَيًّا قَدْ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ.

حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو اپنی زوجہ کے پاس جاتا ہے لیکن سست پڑ جاتا ہے اور انزال نہیں ہوتا۔ حضرت زید نے فرمایا غسل کرے، میں نے ان سے عرض کیا حضرت ابی بن کعب اس کے لیے غسل ضروری نہیں سمجھتے۔ حضرت زید نے فرمایا حضرت ابی نے وفات سے پہلے اس سے رجوع کر لیا تھا۔

۳۱۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت مالک نے بیان کیا کہ حضرت یحییٰ بن سعید نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ فَهٰذَا أُبَيٌّ قَدْ قَالَ هٰذَا وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوزُ هٰذَا عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت اُبی نے یہ بات فرمائی حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف مروی ہے پس یہ ہمارے نزدیک جائز نہ ہوگا جب تک ان کے نزدیک، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا نسخ ثابت نہ ہوتا۔

۳۲۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ وَعَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب، حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم فرماتے تھے، کہ جب شرمگاہ، شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

فَهٰذَا عُثْمَانُ أَيْضًا يَقُولُ هٰذَا.

تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات فرماتے ہیں اور

وَقَدْ رَوٰی عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهٗ فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهٗ۔

اور انھوں نے حضور علیہ السلام سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے تو یہ ان کے نزدیک جائز نہ ہوتا اگر ان کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا۔

۳۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدُ الْقَائِغُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَ اِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ۔

حضرت حبیب بن شہاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ فَهٰذَا اَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِكَ۔

حالانکہ اس باب میں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا پس یہ اس کے نسخ پر دلیل ہے۔

۳۲۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُفْتُوْنَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا جَامَعَ الْمَرْاَةَ وَلَمْ يُنْزِلْ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَا يُتَابِعُوْنَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ انصاری فتویٰ دیتے تھے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں مہاجرین اس سلسلے میں ان کی اتباع نہیں کرتے تھے۔

فَهٰذَا اَيْدُلُّ عَلٰی نَسْخِ ذٰلِكَ اَيْضًا لِاَنَّ عُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ هُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْهُمَا اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُمَا ثُمَّ قَدْ كَشَفَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰی غَيْرِهٖ وَاَمَرَهُمْ بِالْغُسْلِ وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ

یہ بھی اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ہے کیونکہ حضرت عثمان اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں سے تھے اور ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سنی ہے جو ہم نے ان سے اس باب کے شروع میں روایت کی ہے پھر انھوں نے اس کے خلاف قول کیا پس یہ ان سے ہرگز جائز نہ ہوتی اگر ان دونوں کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہوتا پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام کے سامنے یہ مسئلہ رکھا تو ان کے نزدیک ثابت نہ ہوا لہٰذا انھوں نے لوگوں کو اس کے علاوہ کی ترغیب دیتے ہوئے غسل کا حکم فرمایا اور اس سلسلے میں ان پر کسی ایک نے بھی اعتراض نہ کیا بلکہ سب نے تسلیم کر لیا پس اس بات کی

فِیْ ذٰلِكَ اَحَدٌ وَّسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی رُجُوْعِهِمْ اَیْضًا اِلٰی قَوْلِهٖ۔

۳۲۳۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَیْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ كُنَّا فِیْ مَجْلِسٍ فِیْهِ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْاِنْزَالِ فَقَالَ زَیْدٌ مَا عَلٰی اَحَدِكُمْ اِذَا جَامَعَ فَلَمْ یُنْزِلْ اِلَّا اَنْ یَّغْسِلَ فَرْجَهٗ وَیَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَجْلِسِ فَاَتٰی عُمَرَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اِذْهَبْ اَنْتَ بِنَفْسِكَ فَاْتِنِیْ بِهٖ حَتّٰی تَكُوْنَ اَنْتَ الشَّاهِدَ عَلَیْهِ فَذَهَبَ فَجَآءَ بِهٖ وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِمْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِكَ تُفْتِی النَّاسَ بِهٰذَا فَقَالَ زَیْدٌ اَمَا وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْتُهٗ وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَعْمَامِیْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَّمِنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فَاخْتَلَفُوْا عَلَیْهِ فَقَالَ عُمَرُ یَا عِبَادَ اللّٰهِ فَمَنْ اَسْاَلُ بَعْدَكُمْ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْیَارُ فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَرْسِلْ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ شَیْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ ظَهَرْنَ عَلَیْهِ فَاَرْسَلَ اِلٰی حَفْصَةَ فَسَاَلَهَا فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِیْ بِذٰلِكَ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ

دلیل ہے کہ ان سب نے اسی بات کی طرف رجوع کر لیا۔ (یعنی غسل واجب ہے۔)

حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے تو انزال کی صورت میں غسل پر ہماری گفتگو ہوئی حضرت زید رضی عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی انزال کے بغیر جماع کرے تو اس پر صرف اتنا لازم ہے کہ اپنی شرمگاہ دھوئے اور نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اہل مجلس میں سے ایک آدمی اٹھا اور اس نے آکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو یہ بات بتائی۔ آپ نے اس آدمی سے فرمایا تم خود جاؤ اور حضرت زید کو میرے پاس لے کر آؤ تاکہ تم اس پر گواہ رہو۔ وہ گیا اور ان کو لے آیا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے جن میں حضرت علی ابن طالب اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے نفس کے دشمن ہو یہ فتوی دیتے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کی قسم! میں نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ میں نے اپنے چچاؤں حضرت رفاعہ بن رافع اور حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما سے سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں موجود صحابہ کرام سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے؟ انھوں نے اس مسئلے میں اختلاف کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تمہارے بعد میں کس سے پوچھوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کسی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی طرف بھیجیں اگر ان کے پاس اس کے بارے میں کچھ ہوا تو وہ آپ کے سامنے ظاہر کر دیں گی۔ انھوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیجا جس کے سوال پر انھوں نے فرمایا مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب (مرد کی) شرمگاہ (عورت کی) شرمگاہ سے تجاوز کر جائے (یعنی

الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ ثُمَّ لَمْ يَغْتَسِلْ إِلَّا جَعَلْتُهُ نَكَالًا۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِهِ فَقَالَ عُمَرُ أَعْجِلْ عَلَيَّ بِهٖ فَجَاءَ زَيْدٌ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ بَلَغَنِي مِنْ أَمْرِكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِكَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ زَيْدٌ أَمَا وَاللّٰهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا أَفْتَيْتُ بِرَأْيِي وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ مِنْ أَعْمَامِي شَيْئًا فَقُلْتُ بِهٖ فَقَالَ مِنْ أَيِّ أَعْمَامِكَ فَقَالَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي أَيُّوبَ وَرِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ فَالْتَفَتَ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ مَا يَقُولُ هٰذَا الْفَتٰى قَالَ قُلْتُ إِنَّا كُنَّا لَنَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا نَغْتَسِلُ قَالَ أَفَسَأَلْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَا قَالَ عَلَيَّ بِالنَّاسِ فَاتَّفَقَ النَّاسُ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَا إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَجِدُ أَحَدًا أَعْلَمَ

داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا کیا پھر غسل نہ کیا تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

حضرت عبید بن رفاعہ اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا اے امیر المومنین! حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں جلد از جلد میرے پاس لاؤ۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ مسجد نبوی میں بیٹھ کر غسل جنابت کے بارے میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا! اے امیر المومنین! اللہ کی قسم! میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیتا بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے کچھ سنا ہے بس وہی بات کہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا تمہارے کون سے چچا؟ حضرت زید نے بتایا حضرت اُبی بن کعب اور حضرت رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہم) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری (حضرت رفاعہ کی) طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا ہم عہد رسالت میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں کرتے تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا۔ میں نے عرض کیا نہیں، فرمایا لوگوں کو میرے پاس بلاؤ تو تمام نے اتفاق کیا کہ انزال کی صورت میں غسل ہے البتہ حضرت علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے (اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو) تو غسل واجب ہو جاتا ہے انہوں نے کہا اے امیر المومنین! میں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں ازواج مطہرات سے زیادہ کسی کو علم والا نہیں پاتا، چنانچہ

بِهٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَاَرْسَلَ اِلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِيْ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَتَحَطَّمَ عُمَرُ وَقَالَ لَئِنْ اُخْبِرْتُ بِاَحَدٍ يَفْعَلُهٗ ثُمَّ لَا يَغْتَسِلُ اِلَّا اَنْهَكْتُهٗ عُقُوْبَةً۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آدمی بھیجا تو انھوں نے فرمایا مجھے علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تو انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل واجب ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس نے ایسا کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

۳۲۵ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ تَذَاكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ عُمَرُ قَدِ اخْتَلَفْتُمْ عَلَيَّ وَاَنْتُمْ اَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْيَارُ فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ اَرَدْتَ اَنْ تَعْلَمَ ذٰلِكَ فَاَرْسِلْ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْئَلُهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَقَالَ عُمَرُ عِنْدَ ذٰلِكَ لَا اَسْمَعُ اَحَدًا يَقُوْلُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا۔

حضرت عبداللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہم سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں صحابہ کرام کا غسل جنابت کے بارے میں مذاکرہ ہوا بعض نے کہا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے بعض نے کہا، انزال کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میرے پاس اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم اہل بدر بہترین لوگ ہو تو تمہارے بعد والوں کا کیا حال ہوگا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اے امیر المومنین! اگر آپ یہ مسئلہ معلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی کو ازواج مطہرات کے پاس بھیج کر پوچھ لیں چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نے کسی سے سنا کہ (صرف) انزال کی صورت میں غسل واجب ہے تو میں اسے عبرتناک سزا دوں گا۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى هٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ وَقَوْلُ رِفَاعَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اِسْحٰقَ فَقَالَ النَّاسُ اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَيَحْتَمِلُ اَنْ

پس یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جنھوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اس بات کی ترغیب دی اور کسی نے بھی آپ کی بات کا انکار نہیں کیا۔ ابن اسحاق کی روایت میں حضرت رفاعہ کا قول "پانی پانی سے ہے۔" کے بارے میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے قبول نہ کیا ہو کیونکہ اس میں اس بات کا احتمال تھا جسے بعض صحابہ کرام نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال تھا جو حضرت ابن

يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَهُ ذٰلِكَ تَرَكَ قَوْلَهُمْ فَصَارَ إِلٰى مَا رَاٰهُ هُوَ وَسَائِرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمائی (احتلام کی صورت میں انزال کا شرط ہونا) پس جب وہ لوگ (انزال کی شرط لگانیوالے) حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی بات ثابت نہ کر سکے تو آپ نے وہی بات اختیار فرمائی جو آپکی اور باقی تمام صحابہ کرام کی رائے تھی کچھ دوسرے لوگوں سے بھی اس کے موافق روایات مروی ہیں۔

۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ أَنَّهُ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْحَدَّ مِنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ أَوْجَبَ الْغُسْلَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْهُمْ۔

حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مہاجرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو چیز کوڑے مارنے اور رجم کرنے کی حد کو واجب کرتی ہے اس سے غسل بھی واجب ہو جاتا ہے۔ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ان مہاجرین میں سے ہیں۔

---

۳۲۷ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ إِذَا بَلَغْتَ ذٰلِكَ اغْتَسَلْتَ۔

حضرت ابراہیم، حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں جس نے جماع کیا اور اسے انزال نہ ہوا نقل کرتے ہیں کہ جب تم اس (انزال) تک پہنچو تو غسل کرو۔

۳۲۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ سے وہ حضرت عبد اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۳۲۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا خَالَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ کے پیچھے جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

---

۳۳۰ - حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ أَبِيْ يَبْعَثُنِيْ إِلٰى عَائِشَةَ قَبْلَ أَنْ أَحْتَلِمَ فَلَمَّا احْتَلَمْتُ جِئْتُ فَنَادَيْتُ فَقُلْتُ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا الْتَقَتِ

حضرت عبد اللہ بن اسود فرماتے ہیں، میرے والد ماجد مجھے بالغ ہونے سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے، جب میں بالغ ہو گیا تو میں نے حاضر ہو کر آواز دی میں نے عرض کیا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے، انہوں نے فرمایا جب شرمگاہیں مل جائیں۔

الْمَوَاسِيُّ

۳۳۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا کیا چیز غسل کو واجب کرتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو گیا۔

۳۳۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب دو شرمگاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا اخْتَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

حضرت نافع، حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب ایک شرمگاہ، دوسری کے پیچھے چلی جائے (داخل ہو جائے) تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

۳۳۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت زر نے حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ بِطَرِيقِ النَّظَرِ وَالْقِيَاسِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَهَذَا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ الَّذِي لَا إِنْزَالَ مَعَهُ حَدَثٌ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوا فِيهِ أَغْلَظَ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْغُسْلُ وَقَالَ قَوْمٌ هُوَ كَأَخَفِّ الْأَحْدَاثِ فَأَوْجَبُوا فِيهِ أَخَفَّ الطَّهَارَاتِ وَهُوَ الْوُضُوءُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ هَلْ

غور و فکر اور قیاس کے طور پر حل مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان سے ان لوگوں کے قول کی صحت ثابت ہو گئی جو شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کو واجب سمجھتے ہیں۔ اس باب کا آثار کے طریقے پر یہ (مذکورہ بالا) بیان ہے غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ فقہاء کرام کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں انزال کے بغیر جماع حدث ہے بلکہ ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ سخت ترین حدث ہے پس انہوں نے اس میں اعلیٰ درجے کی طہارت واجب قرار دی ہے اور وہ غسل ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ کم درجے کے حدث کی طرح ہے لہٰذا انہوں نے ہلکے درجے کی طہارت واجب کی ہے اور وہ وضو ہے ہم نے چاہا کہ دو شرمگاہوں کے ملنے کے بارے میں غور کریں کہ

هُوَ اَغْلَظُ الْاَشْيَاءِ فَنُوْجِبُ فِيْهِ اَغْلَظَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا اَشْيَاءَ يُوْجِبُهَا الْجِمَاعُ وَهُوَ فَسَادُ الصِّيَامِ الْقَضَاءَ وَالْحَجِّ فَكَانَ ذٰلِكَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ اِنْزَالٌ وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ فِي الْحَجِّ الدَّمَ وَقَضَاءَ الْحَجِّ وَيُوْجِبُ فِي الصِّيَامِ الْقَضَاءَ وَالْكَفَّارَةَ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُهَا وَلَوْ كَانَ جَامَعَ فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ دَمٌ فَقَطْ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الصِّيَامِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُّنْزِلَ وَكُلُّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِيْ حَجِّهٖ وَصِيَامِهٖ۔

وَكَانَ مَنْ زَنٰى بِامْرَاَةٍ حُدَّ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ فَسَقَطَ بِهَا الْحَدُّ عَنْهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ وَكَانَ لَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ حَدٌّ وَّلَا مَهْرٌ وَّلٰكِنَّهٗ يُعَزَّرُ اِذَا لَمْ تَكُنْ هُنَالِكَ شُبْهَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْاَةَ فَجَامَعَهَا جِمَاعًا لَا خَلْوَةً فِي الْفَرْجِ ثُمَّ طَلَّقَهَا كَانَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ اَنْزَلَ اَوْ لَمْ يُنْزِلْ وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَاَحَلَّهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ وَلَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَّكَانَ عَلَيْهِ فِي الطَّلَاقِ نِصْفُ الْمَهْرِ اِنْ كَانَ سَمّٰى لَهَا مَهْرًا اَوِ الْمُتْعَةُ اِذَا لَمْ يَكُنْ سَمّٰى لَهَا مَهْرًا فَكَانَ يَجِبُ فِيْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ وَصَفْتُ الَّتِيْ لَا اِنْزَالَ مَعَهَا اَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْجِمَاعِ الَّذِيْ مَعَهُ الْاِنْزَالُ مِنَ الْحُدُوْدِ وَالْمُهُوْرِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ حُكْمِ الْاَحْدَاثِ اَغْلَظُ الْاَحْدَاثِ وَيَجِبُ فِيْهِ اَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْاَحْدَاثِ وَهُوَ

کیا وہ سب سے سخت چیز ہے تاکہ ہم اس میں سخت ترین چیز واجب قرار دیں پس ہم نے ان اشیاء کو دیکھا جو جماع سے لازم آتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا ٹوٹنا ہے اور بعض کے نزدیک کفارہ بھی لازم آتا ہے اگر شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے تو حج کی صورت میں صرف دم (قربانی دینا) لازم آتا ہے جبکہ روزے کی صورت میں کچھ بھی لازم نہیں مگر یہ کہ اسے انزال ہو جائے اور یہ تمام کام حج اور روزے کی حالت میں حرام ہیں اور جو آدمی کسی عورت سے زنا کرے اسے حد لگائی جائے گی اگرچہ انزال نہ ہو اور اگر شبہے کی بنیاد پر ایسا کرے تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور مہر واجب ہو جائے گا اور اگر وہ فرج کے علاوہ کرے تو اس پر نہ حد واجب ہو گی اور نہ ہی مہر لیکن اسے تعزیر کے طور پر سزا دی جائے گی جب وہاں شبہ نہ ہو۔ اور جب کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کر کے اس سے خلوت کے بغیر جماع کرے پھر اسے طلاق دے تو اس پر مہر لازم ہو گا انزال ہو یا نہ ہو، اس پر عدت بھی واجب ہو گی اور یہ عمل اسے پہلے خاوند کے لیے حلال کر دے گا اور اگر فرج کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر کچھ بھی واجب نہ ہو گا اور طلاق کی صورت میں اسے نصف مہر دینا ہو گا بشرطیکہ مہر مقرر کیا ہو اگر مہر مقرر نہیں کیا تو کچھ سامان (کپڑے وغیرہ) دینا ہو گا ان صورتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا کہ انزال نہ ہوا اس سے وہی سخت چیز لازم آئے گی جو انزال کی صورت میں جماع سے لازم آتی ہے یعنی حد نافذ ہو گی اور مہر بھی لازم ہو گا۔ وغیرہ وغیرہ پس اس پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ حدث سب سے سخت قسم کا حدث ہو گا اور حدث کی صورت میں جو سخت ترین چیز لازم ہوتی ہے وہی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

الْغُسْلُ۔

وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِي ذٰلِكَ إِنَّا رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي وَجَبَتْ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ فَإِذَا كَانَ بَعْدَهَا الْإِنْزَالُ لَمْ يَجِبْ بِالْإِنْزَالِ حُكْمٌ ثَانٍ وَإِنَّمَا الْحُكْمُ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جَامَعَ امْرَأَةً جِمَاعَ زِنَاءٍ فَالْتَقٰى خِتَانَاهُمَا وَجَبَ الْحَدُّ عَلَيْهِمَا بِذٰلِكَ وَلَوْ أَقَامَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى أَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ عُقُوبَةٌ غَيْرُ الْحَدِّ الَّذِي وَجَبَ عَلَيْهِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْجِمَاعُ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهَا حَتّٰى أَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ الْإِنْزَالِ شَيْءٌ بَعْدَ مَا وَجَبَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَكَانَ مَا يُحْكَمُ بِهِ فِي هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَنْ جَامَعَ فَأَنْزَلَ هُوَ مَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ وَكَانَ الْحُكْمُ فِي ذٰلِكَ هُوَ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا بِالْإِنْزَالِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ الْغُسْلُ الَّذِي يَجِبُ عَلٰى مَنْ جَامَعَ وَأَنْزَلَ هُوَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا بِالْإِنْزَالِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْجِمَاعَ يُوجِبُ الْغُسْلَ كَانَ مَعَهُ إِنْزَالٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۲۵۔ وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِي ذٰلِكَ أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ تُفْتِيْنَ أَنَّ الرَّجُلَ

اسی سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ دو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہونے والی چیزوں کو ہم نے دیکھا تو (معلوم ہوا کہ) اگر اس کے بعد انزال ہو تو انزال سے کوئی دوسرا حکم واجب نہیں ہوگا، حکم تو شرمگاہوں کے ملنے سے نافذ ہوگا کیا تم نہیں دیکھتے اگر کوئی شخص کسی عورت سے بطور زنا جماع کرے تو ان کی شرمگاہیں ملنے سے ان پر حد واجب ہو جائے گی اور اگر وہ اس پر برقرار رہے یہاں تک کہ انزال ہو جائے تو اس حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوئی ہے کوئی دوسری سزا واجب نہیں ہوگی اور اگر وہ جماع شبہے کے طور پر ہوا تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر واجب ہوگا پھر اس پر ٹھہرا رہا یہاں تک کہ انزال ہوگیا تو اب اس انزال سے اس کے سوا کچھ بھی لازم نہ ہوگا جو شرمگاہوں کے ملنے سے واجب ہوگیا۔ ان صورتوں میں جو کچھ اس شخص پر لازم ہوگا جس نے جماع کیا اور انزال بھی ہوگیا وہی اس پر بھی لازم ہوگا جس نے جماع کیا لیکن انزال نہیں ہوا۔ یہاں حکم شرمگاہوں کے ملنے پر لگے گا نہ اس انزال پہ جو بعد میں ہوا۔ غور و فکر سے معلوم ہوا کہ انزال کے ساتھ جماع کرنے والے پر غسل شرمگاہوں کے ملنے کے باعث ہوا نہ اس انزال کی وجہ سے جو بعد میں ہوا۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو کہتے ہیں کہ جماع غسل کو واجب کرتا ہے اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے۔

اس سلسلے میں ایک اور دلیل یہ ہے: حضرت ابو صالح فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ آدمی جب جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو عورت پر غسل واجب ہے مرد پر نہیں۔ حالانکہ بات اس طرح نہیں جس طرح وہ فتویٰ دیتی ہیں بلکہ جب

إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا أَفْتَيَنَّ وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ إِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِيْنَ لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامَعَاتِ وَإِنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوْجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِي فِيْهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ فِي وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِي لَا إِنْزَالَ مَعَهَا يَسْتَوِي فِيْهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انصار جو انزال کے باعث غسل کو ضروری سمجھتے تھے وہ جماع کرنے والے مردوں کے بارے میں تھا ان عورتوں کے بارے میں نہیں جن سے جماع کیا جاتا۔ اور یہ کہ باہم ملنے سے عورت پر غسل واجب ہوتا ہے اگرچہ وہاں انزال نہ ہو رہا ہو ہم دیکھتے ہیں انزال کی صورت میں وجوب غسل کے سلسلے میں عورتوں اور مردوں کے لیے ایک جیسا حکم ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس میل جول میں انزال نہ ہو وہاں بھی مردوں اور عورتوں کے لیے وجوب غسل کا ایک جیسا حکم ہونا چاہیے۔

بَابُ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ هَلْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو واجب ہوتا یا نہیں

۳۳۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَحْمَدُ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرِ الْوَرَّاقِ قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ الْوُضُوْءَ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ قَالَ أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ وَأَخَذَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ہمام فرماتے ہیں میں نے مطر الوراق سے پوچھا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کس سے یہ حدیث لی کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہوجاتا ہے، انھوں نے فرمایا حضرت حسن نے حضرت انس سے انھوں نے حضرت ابوطلحہ سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۳۳۷ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيْهِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ قَالَ عَمْرٌو وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا اس کے بعد وضو کیا حضرت عمر فرماتے ہیں "ثور" ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

۳۳۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ

قال ثنا ابن ابی ذئب عن الزهری عن عبد الملک ابن ابی بکر عن خارجة بن زید عن زید بن ثابت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال توضؤا مما غیرت النار۔

علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس چیز (کے کھانے) سے وضو کرو جس کو آگ بدل دے۔

---

۳۳۹ - حدثنا ابن ابی داؤد وفهد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی عبد الرحمن بن خالد بن مسافر عن ابن شهاب فذکر باسناده مثله۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن خالد بن مسافر، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۳۴۰ - حدثنا نصر بن مرزوق وابن ابی داؤد قالا ثنا عبد الله بن صالح قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب فذکر مثله باسناده۔

حضرت عقیل ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۳۴۱ - حدثنا فهد وابن ابی داؤد قالا حدثنا عبد الله بن صالح قال اخبرنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شهاب قال اخبرنی سعید بن خالد بن عمرو بن عثمان انه سال عروة بن الزبیر عن ذلک فقال عروة سمعت عائشة تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر مثله۔

حضرت سعید ابن خالد بن عمرو ابن عثمان رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے بعد اس کی مثل ذکر فرمایا۔

---

۳۴۲ - حدثنا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا حرب بن شداد عن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف ان ابا سعید بن ابی سفیان ابن المغیرة اخبره انه دخل علی ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم فدعت له بسویق فشرب ثم قالت یا ابن اخی توضأ فقال انی لم احدث شیئا فقالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال توضؤا مما مست النار۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں مجھے ابوسعید بن ابوسفیان ابن مغیرہ نے بتایا کہ وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے، تو انھوں نے ان کے لیے ستو منگوائے۔ انھوں (حضرت ابوسعید) نے نوش کیے پھر ام المومنین نے فرمایا اے بھتیجے وضو کرو۔ انھوں نے عرض کیا میں بے وضو نہیں ہوں۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس چیز کو آگ چھوئے اس (کے استعمال) سے وضو لازم ہوتا ہے۔

---

۳۴۳ - حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا

حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس، حضرت ام حبیبہ

اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سُوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ۔

(رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ اس میں یہ ہے کہ انھوں نے فرمایا "اے میرے بھانجے"

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن خالد نے ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز کے باعث وضو کرو اگرچہ پنیر کا ایک ٹکڑا ہی ہو۔

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوْا مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پنیر کے ٹکڑے (کے کھانے) سے وضو کرو۔

۳۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ وَنَتَوَضَّاُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْاَمْثَالَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھوئے اگرچہ پنیر کا ٹکڑا ہو (اس پر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اے ابوہریرہ! ہم تیل استعمال کرتے ہیں وہ آگ پر گرم کیا جاتا ہے اور پانی سے وضو کرتے ہیں وہ بھی آگ پر گرم کیا جاتا ہے حضرت ابوہریرہ نے فرمایا اے بھتیجے! جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنو تو مثالیں نہ بیان کیا کرو۔

۳۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا جس چیز کو آگ چھوئے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

---

۳۴۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے فرمایا میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھاتے تھے پس میں نے وضو کیا کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے فرمایا اس چیز سے وضو کرو جس کو آگ چھو جائے۔

---

۳۵۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت عبد بن خالد نے حضرت ابن شہاب سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت مُطلب بن حنطب نے حضرت ابوہریرہ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت حسین بن معلم نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

---

۳۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو لوگوں نے..

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلَى شَيْخٍ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا سَهْلُ بْنُ حَنْظَلِيَّةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ۔

بزرگ کے پاس جمع دیکھا وہ ان سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے بتایا یہ سہل بن حنظلیہ ہیں تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گوشت کھائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۳۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا

حضرت ابو قلابہ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم ہر اس چیز سے (کے بعد) وضو کرتے جسے آگ بدل دے، دودھ (پینے) کے بعد کلی کرتے اور کھجور (کھانے) کے بعد کلی نہیں کرتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِي الْمَسْئَلَةِ

تحقیق مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا وُضُوْءَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات (مذکورہ بالا) سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اس صورت میں وضو ضروری نہیں۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کو اپنایا۔

۳۵۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت روح بن قاسم نے حضرت زید بن اسلم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۳۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا

حضرت علی ابن عبداللہ ابن عباس اپنے والد

عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت داؤد بن علی اپنے والد سے وہ حضرت ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن یعمر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا، اس کے بعد (حضرت ابن عباس نے) اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَضَرَبَ عَلٰى يَدَيَّ وَقَالَ عَجِبْتُ مِنْ نَّاسٍ يَتَوَضَّئُوْنَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَاللّٰهِ لَقَدْ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمًا ثِيَابَهٗ ثُمَّ اُتِيَ بِثَرِيْدٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ میں ایک دن حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے اس چیز سے وضو کرتے ہیں جسے آگ نے چھوا ہو۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے اکٹھے کیے (درست کیے) پھر ثرید لایا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر اٹھے اور نماز کے لیے تشریف لے گئے اور آپ نے وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَالرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے

قَالَ ثَنَا اٰدَمُ بْنُ اَبِیْ اِیَاسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیَّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ شَدَّادِ بْنِ الْھَادِ یُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَنَشَلْتُ لَہٗ کَتِفًا فَاَکَلَ مِنْھَا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

لیے (بکری کا شانہ بھونا گیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا

۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ شَدَّادٍ یَقُوْلُ سَاَلَ مَرْوَانُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ فَاَمَرَہٗ ثُمَّ قَالَ کَیْفَ نَسْاَلُ اَحَدًا وَفِیْنَا اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْھَا ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ۔

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس چیز سے وضو کے بارے میں پوچھا جسے آگ بدل دے، تو آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر فرمایا ہم کس طرح کسی سے پوچھیں جبکہ ہم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات موجود ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ لوگوں کو بھیجا جنھوں نے ام المؤمنین سے پوچھا ــــ اس کے بعد حضرت شعبہ کی روایت (حدیث ۳۶۲) کی مثل روایت کیا۔

۳۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک بھنا ہوا پہلو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ نے اس سے تناول فرمایا لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۶۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَۃُ بْنُ قُدَامَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اُتِیْنَا وَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَاَکَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا اِلَی الصَّلٰوۃِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ اَحَدٌ مِّنَّا ثُمَّ تَعَشَّیْنَا بِبَقِیَّۃِ الشَّاۃِ ثُمَّ قُمْنَا اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم کھانا لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ہمراہ تھے ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بکری کا بقیہ حصہ کھایا اس کے بعد عصر کی نماز کے لیے چلے گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی پانی کو ہاتھ نہ لگایا۔

وَلَمْ يَمَسَّ اَحَدٌ مِّنَّا مَآءً۔

۳۶۶ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۳۶۷ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَتْنَا اِمْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَفَرَشَتْ لَنَا صَوْرًا فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُوْرِ فَاَكَلْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

۳۶۸ - **حَدَّثَنَا** رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ فِيْ شَيْءٍ مِّمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَقَالَتْ قَلَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا اِلَّا قَدَّمْنَا لَهٗ حَبَّةً تَكُوْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَيَاْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ۔

۳۶۹ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فُلَانَةَ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيْتُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ بَطْنٌ مُّعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْتِ لَنَا مِنْ هٰذَا الْبَطْنِ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَصَنَعْنَاهُ فَاَكَلَ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو نے حضرت عبد اللہ بن محمد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ایک انصاری خاتون نے دعوت دی پھر ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی۔ پھر حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (خاتون) نے کھجور کے درختوں میں بچھونا بچھایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر ہم نے کھایا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اس چیز کے بارے میں مجھے کوئی حدیث بتائیے جسے آگ نے بدل دیا ہو۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ہمارے ہاں تشریف لاتے مگر ہم آپ کے لیے مدینہ طیبہ کے دانے بھونتے آپ ان سے تناول فرماتے اور نماز پڑھتے لیکن (کھانے کے بعد) وضو نہ فرماتے۔

حضرت عمارہ بن زاذان، حضرت محمد بن منکدر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فلاں زوجہ مطہرہ کی خدمت میں حاضر ہوا (حضرت عمارہ فرماتے ہیں) انھوں نے نام لیا لیکن میں بھول گیا، (پھر فرمایا) ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرے ہاں پیٹ (کا گوشت) لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا کہ تم میرے لیے اس پیٹ سے فلاں فلاں حصہ پکاتیں، فرماتی ہیں ہم نے ایسا کیا تو آپ نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

۳۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ كَتِفًا فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ام حکیم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو آپ نے شانہ تناول فرمایا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کے ذریعے آپ کو نماز کی اطلاع دی چنانچہ آپ نے نماز پڑھی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ وَرَبِيعٌ الْجِيزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ طَبَخْتُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عبید اللہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کے پیٹ سے گوشت) پکایا۔ آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر نماز عشا ادا کی لیکن وضو نہیں فرمایا۔

۳۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا لیکن آپ نے عشاء کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ زَارَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابو سعید خدری اپنی پھوپھی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے پھر ہمارے پاس بکری کا شانہ تناول فرمایا اس کے بعد نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن وضو نہ فرمایا۔

۳۷۴ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ

حضرت عبد اللہ بن حارث زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے مسجد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا پھر نماز کھڑی ہو گئی تو ہم نے کنکریوں کے ساتھ ہاتھ پونچھے پھر نماز کے لیے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِيَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ۔

کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۳۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان کے والد نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ (بکری کا) بازو تناول فرما رہے تھے آپ اس سے کاٹتے تھے پھر نماز کی طرف بلایا گیا آپ کھڑے ہوئے چھری پھینک دی اور نماز پڑھی لیکن (تازہ) وضو نہ فرمایا۔

۳۷۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت بشیر ابن یسار مولیٰ بنو حارثہ فرماتے ہیں: سوید بن نعمان نے ان سے بیان کیا کہ وہ (فتح) خیبر کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے جب مقام صہبا پر پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو اتر کر نماز پڑھی پھر زادِ راہ منگوایا تو صرف ستو لائے گئے۔ آپ کے حکم سے انہیں تر کیا گیا پس آپ نے بھی تناول فرمائے اور ہم نے بھی کھائے پھر مغرب کی نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور کلی فرمائی ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

۳۷۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ۔

حضرت حماد نے حضرت یحییٰ سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ وہ خیبر کے قریب ہے۔

۳۷۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ

حضرت عمرو بن عبید اللہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

۳۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَیْرِهٖ مِنْ مَشْیَخَةِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ عَنْ اُمِّ عَامِرِ بْنِ یَزِیْدَ امْرَاَةٍ مِنَّا بَایَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِیْ مَسْجِدِ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَتَعَرَّقَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کرنے والی خواتین میں سے ایک حضرت ام عامر بن یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ایک گوشت والی ہڈی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے اس سے گوشت (نوچ کر) تناول فرمایا پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور وضو نہیں فرمایا۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا یَنْفِیْ اَنْ یَّكُوْنَ اَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَتَوَضَّأْ مِنْهُ وَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ هُوَ وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ وَیَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ هُوَ غَسْلُ الْیَدِ لَا وُضُوْءُ الصَّلٰوةِ اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَیْنَا اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ مَا الْاٰخِرُ مِنْ ذٰلِكَ۔

ان روایات میں اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے حدث لازم آتا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو نہیں فرمایا۔ پہلی روایات میں جس وضو کا حکم دیا گیا ہے ہو سکتا ہے وہ نماز کا وضو ہو اور ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو نماز کا وضو مقصود نہ ہو، لیکن یہ بات تو بہرحال آپ سے ثابت ہے کہ آپ نے وضو فرمایا بھی اور نہیں بھی کیا۔ پس ہم نے چاہا کہ آپ کا آخری عمل معلوم کریں۔

فَاِذَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَاَبُوْ اُمَیَّةَ وَاَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِیُّ قَدْ حَدَّثُوْنَا قَالُوْا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَیْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

حضرت محمد بن منکدر حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ان دو باتوں میں سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو نہ کرنا تھا۔

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پنیر کا ایک ٹکڑا تناول فرمایا پھر وضو فرمایا پھر ایک شانہ تناول فرمایا۔ اس کے بعد نماز پڑھی لیکن تازہ وضو نہیں کیا۔

تَوْرًا اَقِطٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ اَكَلَ بَعْدَهُ كَتِفًا فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَاِنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِيْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ وَاِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَنَّ اَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ اَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ لَيْسَ بِحَدَثٍ وَقَدْ وَلِيَ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خُبْزًا وَّلَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل اس چیز (کے کھانے) سے وضو نہ کرنا تھا جس کو آگ نے بدل دیا ہو۔ اور جو روایات اس کے خلاف ہیں وہ آپ کے دوسرے عمل سے منسوخ ہو گئیں۔

یہ اس صورت میں ہے کہ اگر آپ کے فرمودہ وضو سے نماز کا وضو مراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز کا وضو مراد نہ لیا جائے تو پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہ ہوگی کہ جس چیز کو آگ بدل دے وہ (استعمال کرنا) حدث ہے۔ ان آثار کی تصحیح کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جس چیز کو آگ چھو لے وہ حدث نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہ بات بیان کی ہے۔

(متعدد طرق سے) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روٹی اور گوشت کھایا پھر آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے لیکن پانی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔

وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً وَأَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً۔

٣٨٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔

حضرت محمد بن منکدر نے حضرت جابر سے انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کیا۔

٣٨٤ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابونعیم وہب بن کیسان سے مروی ہے انھوں نے حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

٣٨٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ إِنَّ هٰذَا لَا يَدَعُنَا يَعْنِي الزُّهْرِيَّ أَنْ نَأْكُلَ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا أَكَلْتَهُ فَهُوَ طَيِّبٌ لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ وُضُوءٌ فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ أَحَدٍ فَقُلْتُ نَعَمْ أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ قَالَ مَنْ هُوَ قُلْتُ عَطَاءٌ فَأَرْسَلَ فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُولُ فَقَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سلیمان بن ہشام نے مجھ سے کہا کہ یہ یعنی امام زہری ہمیں کسی چیز کے کھانے پر وضو کا حکم دیے بغیر نہیں چھوڑتے میں نے کہا میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے فرمایا جب تم کوئی چیز کھاؤ تو وہ طیب ہے اس سے تم پر وضو لازم نہیں جب نکلے تو وہ ناپاک ہے اس سے تم پر وضو لازم ہو جاتا ہے انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں میں اختلاف ہو گیا شہر میں کوئی شخص ہے (جو فیصلہ کرے) میں نے کہا ہاں جزیرۂ عرب کا بزرگ ترین انسان ہے انھوں نے کہا وہ کون ہے؟ میں نے کہا وہ حضرت عطاء ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت عطاء کو بلا بھیجا وہ تشریف لائے تو عرض کیا میرے سامنے ان دونوں کا اختلاف ہوا آپ کیا فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ سے پہلی روایت کی مثل نقل کیا۔

٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انھوں

الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرٌ اَنَّهٗ رَاٰی اَبَا بَکْرٍ فَعَلَ ذٰلِکَ۔

نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یوں کرتے ہوئے دیکھا۔

۳۸۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ وَّمَنْصُوْرٍ وَّسُلَیْمٰنَ وَمُغِیْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَّعَلْقَمَةَ خَرَجَا مِنْ بَیْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ یُرِیْدَانِ الصَّلٰوةَ فَجِیْءَ بِقَصْعَةٍ مِنْ بَیْتِ عَلْقَمَةَ فِیْهَا ثَرِیْدٌ وَّلَحْمٌ فَاَکَلَا فَمَضْمَضَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَسَلَ اَصَابِعَهٗ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر سے نماز پڑھنے کے لیے باہر آئے تو حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک پیالہ لایا گیا جس میں ثرید اور گوشت تھا ان دونوں نے تناول فرمایا پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کلی کی انگلیاں دھوئیں اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔

۳۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَاَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الْکَلِمَةِ الْمُنْتِنَةِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ اللُّقْمَةِ الطَّیِّبَةِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے پاک لقمے سے وضو کرنے کی نسبت لغویات سے وضو کرنا زیادہ پسند ہے۔

۳۸۹ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّیْمِیِّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَیْرِ اَنَّهٗ تَعَشّٰی مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی فرماتے ہیں حضرت ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر نے حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ شام کا کھانا کھایا پھر نماز پڑھی اور (تازہ) وضو نہیں کیا۔

۳۹۰ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ ضَمْرَةَ ابْنِ سَعِیْدِ الْمَازِنِیِّ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ اَکَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَّغَسَلَ یَدَیْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

حضرت ابان بن عثمان فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا اور ہاتھ دھوئے پھر ان کو چہرے پر لگا اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۳۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا

حضرت عبید بن حنین فرماتے ہیں میں نے

اَیُّوْبُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ قَالَ رَاَیْتُ عُثْمَانَ اُتِیَ بِثَرِیْدٍ فَاَکَلَ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ یَدَہٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی لِلنَّاسِ وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے پاس ثرید لایا گیا تو انھوں نے تناول فرمایا، پھر کلی کی اس کے بعد منہ دھویا اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے، وضو نہیں فرمایا۔

---

۳۹۲ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ نَوْفَلِ بْنِ اَبِیْ عَقْرَبِ الْکِنَانِیِّ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَکَلَ خُبْزًا رَقِیْقًا وَلَحْمًا حَتّٰی سَالَ الْوَدَکُ عَلٰی اَصَابِعِہٖ فَغَسَلَ یَدَہٗ وَصَلَّی الْمَغْرِبَ۔

حضرت ابو نوفل بن ابو عقرب کنانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ نے ایک چپاتی اور گوشت تناول فرمایا حتیٰ کہ چربی (کی چکناہٹ) آپ کے انگلیوں پر بہنے لگی پس آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے اور مغرب کی نماز پڑھی۔

۳۹۳ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اُتِیَ بِجَفْنَۃٍ مِنْ ثَرِیْدٍ وَلَحْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ فَاَکَلَ مِنْهَا فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّاْ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس عصر کے وقت ثرید کا ایک پیالہ اور گوشت لایا گیا آپ نے اس سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو آپ نے انگلیوں کے کنارے دھوئے اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

---

۳۹۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَۃُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ دَخَلَ قَوْمٌ عَلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَطْعَمَهُمْ طَعَامًا ثُمَّ صَلّٰی بِهِمْ عَلٰی طِنْفِسَۃٍ فَوَضَعُوْا عَلَیْهَا وُجُوْهَهُمْ وَجِبَاهَهُمْ وَمَا تَوَضَّؤُا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کچھ لوگ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے تو آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پر نماز پڑھائی، اس پر انھوں نے اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور وضو نہیں کیا۔

---

۳۹۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِاَبِیْ هُرَیْرَۃَ مَا تَقُوْلُ فِی الْوُضُوْءِ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ قَالَ نَتَوَضَّاُ مِنْهُ قَالَ فَمَا تَقُوْلُ فِی الدُّهْنِ وَالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ یُتَوَضَّاُ مِنْهُ فَقَالَ اَنْتَ رَجُلٌ

حضرت سعید ابن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے پوچھا جس چیز کو آگ بدل دے اس سے وضو کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں انھوں نے فرمایا اس سے وضو کرو حضرت ابن عمر نے پوچھا آپ تیل اور گرم پانی کے بارے میں کیا کہتے ہیں،

مِنْ قُرَيْشٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَعَلَّكَ تَحْتَجُّ إِلَى هٰذِهِ الْآيَةِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔

انھوں نے فرمایا تم ایک قریشی مرد ہو اور میں قبیلہ دوس سے ہوں، انھوں نے فرمایا اے ابوہریرہ! شاید آپ اس آیت کا سہارا لیتے ہیں " بلکہ وہ جھگڑالو قوم ہے۔"

۳۹۶ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کسی چیز کو کھانے کے بعد وضو نہ کرو۔ (یعنی ضروری نہ سمجھو)۔

۳۹۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَقَالَ الْوُضُوْءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ۔

حضرت ابوغالب، حضرت ابوامامہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور فرمایا وضو نکلنے والی چیز سے ہے داخل ہونے والی چیز سے (واجب) نہیں ہے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ فِيْ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوْءًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ جلیل القدر صحابہ کرام اس چیز کو کھانے کے بعد وضو ضروری نہیں سمجھتے جسے آگ بدل دے، ان دوسرے صحابہ کرام سے بھی اس قسم کی روایات مروی ہیں جنھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے آگ سے بدلنے والی چیز (کھانے) سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۸ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَأَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِيْنَا بِطَعَامٍ سَخِنٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَعِرَاقِيَّةٌ ثُمَّ انْتَهَرَانِيْ فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّيْ۔

حضرت عبدالرحمن بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں، ابوطلحہ انصاری اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہم کے پاس ایک گرم کیا ہوا (آگ پر پکا ہوا) کھانا لایا گیا ہم نے کھایا پھر میں نماز کے لیے اٹھا اور وضو کیا ان میں سے ایک نے دوسرے ساتھی سے فرمایا کیا یہ عراقی ہیں پھر ان دونوں نے مجھے ڈانٹا تو میں جان گیا کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ فقیہ ہیں۔

۳۹۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَقَامَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ الخ

حضرت عبدالرحمٰن بن زید انصاری فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے ـــــ پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا البتہ یہ اضافہ کیا کہ ابو طلحہ اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ آخر تک۔

۴۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ النَّبِيلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَكَلْتُ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ فَقُمْتُ لِأَنْ أَتَوَضَّأَ فَقَالَا لِي أَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ لَقَدْ جِئْتَ بِهَا عِرَاقِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں، ابو طلحہ اور ابو ایوب انصاری (رضی اللہ عنہم) نے آگ پر پکا ہوا کھانا کھایا، میں وضو کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو انھوں نے فرمایا کیا تم پاکیزہ چیزوں سے وضو کرتے ہو تم نے ایک عراق جیسا کام کیا ہے؟

فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ قَدْ صَلَّيَا بَعْدَ أَكْلِهِمَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَلَمْ يَتَوَضَّأَا وَقَدْ رَوَيَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِنْ ذٰلِكَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا لَا يَكُونُ عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي قَدِ اخْتُلِفَ فِي أَكْلِهَا أَنَّهُ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ أَمْ لَا إِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ أَكْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِيَّاهَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ لِلنَّارِ حُكْمٌ يَجِبُ فِي الْأَشْيَاءِ إِذَا مَسَّتْهَا فَيَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهَا

تو یہ ہیں حضرت ابو طلحہ اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہما جنھوں نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد (نماز) وضو کیے بغیر نماز پڑھی حالانکہ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اس سے وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ ہم اس باب میں ان دونوں سے روایت کر چکے ہیں لہٰذا ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو کچھ انھوں نے (پہلے) روایت کیا ان کے نزدیک اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہو۔ روایات کے طریقے پر اس باب کا یہ بیان ہے۔

قیاس اور غور و فکر

بطور قیاس اور غور و فکر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ جب ان کو آگ مس کرے تو ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ اور اس بات پر اجماع ہے کہ اگر انھیں آگ نہ چھوئے تو ان سے وضو نہیں ٹوٹتا تو ہم نے غور کیا کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب وہ ان اشیاء تک پہنچے تو وہ حکم ان کی طرف منتقل ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ

إِلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْمَاءَ الْقَرَاحَ طَاهِرًا تُؤَدَّى بِهِ الْفُرُوضُ ثُمَّ رَأَيْنَاهُ إِذَا سُخِّنَ فَصَارَ مِمَّا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ إِنَّ حُكْمَهُ فِي طَهَارَتِهِ عَلَى مَا كَانَ قَبْلَ مُمَاسَّتِهِ النَّارَ إِيَّاهُ وَإِنَّ النَّارَ لَمْ تُحْدِثْ فِيهِ حُكْمًا يَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهُ إِلَى غَيْرِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبَدْءِ فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَ فِي النَّظَرِ أَنَّ الطَّعَامَ الطَّاهِرَ الَّذِي لَا يَكُونُ أَكْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ حَدَثًا إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ لَا تَنْقُلُهُ عَنْ حَالِهِ وَلَا تُغَيِّرُ حُكْمَهُ وَيَكُونُ حُكْمُهُ بَعْدَ مَسِّ النَّارِ إِيَّاهُ كَحُكْمِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

خالص پانی پاک ہے اس کے ساتھ کئی فرائض ادا کیے جاتے ہیں پھر ہم نے دیکھا کہ جب اسے گرم کیا جائے اور ان چیزوں میں سے ہو جائے جن کو آگ نے مس کیا تو بھی طہارت کے سلسلے میں اس کا وہی حکم ہے جو آگ کے اس تک پہنچنے سے پہلے تھا اور آگ نے اس میں کوئی ایسا حکم پیدا نہیں کیا کہ اب پہلے حکم کے خلاف کی طرف منتقل ہو جائے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت یہ ہے تو وہ پاک کھانا جسے آگ کے پہنچنے سے پہلے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تو آگ کے مس کرنے سے بھی اس کا حکم نہیں بدلے گا اور آگ پر پکنے کے بعد بھی وہی حکم ہوگا جو پہلے تھا۔ یہ بات ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بیان کی ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَقَدْ فَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُومِ الْغَنَمِ وَلُحُومِ الْإِبِلِ فَأَوْجَبُوا فِي أَكْلِ لُحُومِ الْإِبِلِ الْوُضُوءَ وَلَمْ يُوجِبُوا ذٰلِكَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْغَنَمِ۔

کچھ لوگوں نے بکریوں اور اونٹوں کے گوشت میں فرق کرتے ہوئے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کو واجب قرار دیا اور بکری کا گوشت کھانے سے واجب نہیں کیا۔

۴۰۱ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں، آپ نے فرمایا "ہاں" پوچھا گیا بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد بھی وضو کریں؟ فرمایا "نہیں"۔

۴۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ قَالَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت جعفر اپنے دادا حضرت جابر (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں؟ آپ نے فرمایا چاہو تو کرو اور اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا ہاں۔

۴۰۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عثمان ابن عبد اللہ بن موہب حضرت جعفر بن ابی ثور سے وہ حضرت جابر بن سمرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ لِلصَّلٰوةِ بِأَكْلِ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ أَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُوْمِ الْإِبِلِ وَلُحُوْمِ الْغَنَمِ فِيْ ذٰلِكَ لِمَا ذُكِرَ فِيْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ وَمِنْ غَلَبَةِ وَدَكِهَا عَلٰى يَدِ آكِلِهَا فَلَمْ يُرَخَّصْ فِيْ تَرْكِهِ عَلَى الْيَدِ وَأَبَاحَ أَنْ لَّا يَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذٰلِكَ مِنْهَا وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ فَإِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ وَهُوَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَفِيْ ذٰلِكَ لُحُوْمُ الْإِبِلِ وَغَيْرُهَا كَانَ فِيْ تَرْكِهِ ذٰلِكَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کسی کے کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے وضو سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ہاتھ دھونا ہو انھوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں اس لیے فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہوتی ہے لہٰذا کھانے والے کے ہاتھ پر چربی کے غلبہ کی وجہ سے اسے ہاتھ پر چھوڑنے کی اجازت نہیں دی گئی اور چونکہ بکری میں یہ بات نہیں ہوتی لہٰذا اس کے لیے وضو نہ کرنا (ہاتھ نہ دھونا) جائز رکھا گیا ہے۔ ہم نے پہلے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا جب آپ کا پہلا عمل یہ تھا کہ آپ وضو پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرتے تھے اور اس میں اونٹ کا گوشت وغیرہ برابر تھے تو اس کے چھوڑنے سے اونٹ کے گوشت سے وضو کا چھوڑنا بھی ثابت ہو گیا۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ سَوَآءً فِيْ حِلِّ بَيْعِهِمَا وَشُرْبِ لَبَنِهِمَا وَطَهَارَةِ لُحُوْمِهِمَا وَاِنَّهٗ لَا تَفْتَرِقُ اَحْكَامُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّهُمَا فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِهِمَا سَوَآءٌ فَكَمَا كَانَ لَا وُضُوْءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَكَذٰلِكَ لَا وُضُوْءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاِبِلِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

روایات کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ ہم نے دیکھا کہ اونٹ اور بکری کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کے پاک ہونے میں برابر ہیں اس سلسلے میں ان کے احکام میں کوئی تفاوت نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ان کا گوشت کھانے کے سلسلے میں ایک جیسا حکم ہو پس جس طرح بکری کا گوشت کھانے سے وضو لازم نہیں آتا اسی طرح اونٹ کا گوشت کھانے سے بھی لازم نہیں آتا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۱۵ مَسِّ الْفَرْجِ هَلْ يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ اَمْ لَا

کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے

۴۰۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَقَالَ مَرْوَانُ حَدَّثَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَانَ عُرْوَةُ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِهَا رَاْسًا فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ۔

حضرت زہری، حضرت عروہ (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے اور مروان کے درمیان شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو (لازم ہونے یا نہ ہونے) کے بارے میں گفتگو ہوئی۔ مروان نے کہا مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم فرمایا۔ حضرت عروہ نے ان (بسرہ) کی حدیث پر سر نہ اٹھایا تو مروان نے حضرت بسرہ کے پاس ایک سپاہی بھیجا انہوں نے واپس آکر بتایا کہ وہ فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کا حکم دیتے تھے۔

اَلْكَلَامُ فِيْ تَحْقِيْقِ الْمَسْئَلَةِ وَ الْقَوْلُ فِيْ هٰذَا الْاَثَرِ

تحقیق مسئلہ اور روایت پر بحث

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْاَثَرِ فَاَوْجَبُوا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

بعض لوگوں نے اس روایت کو اپناتے ہوئے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیا ہے جب کہ

آخرون فقالوا لا وضوء فيه واحتجوا في ذلك على أهل المقالة الأولى فقالوا في حديثكم هذا أن عروة لم يرفع بحديث بسرة رأسا فإن كان ذلك لأنها عنده في حال من لا يؤخذ ذلك عنها ففي تضعيف من هو أقل من عروة لبسرة ما يسقط به حديثها وقد تابعه على ذلك غيره.

۴۰۶ - حدثنا يونس قال أخبرنا ابن وهب قال أخبرني زيد عن ربيعة أنه قال لو وضعت يدي في دم أو حيضة ما نقض وضوئي فمس الذكر أيسر أم الدم أم الحيضة قال وكان ربيعة يقول لهم ويحكم مثل هذا يأخذ به أحد ونعمل بحديث بسرة والله لو أن بسرة شهدت على هذه النعل لما أجزت شهادتها إنما قوام الدين الصلاة وإنما قوام الصلاة الطهور فلم يكن في صحابة رسول الله صلى الله عليه وسلم من يقيم هذا الدين إلا بسرة.

قال ابن زيد على هذا أدركنا مشيختنا ما منهم واحد يرى في مس الذكر وضوءا وإن كان إنما ترك أن يرفع بذلك رأسا لأن مروان عنده ليس في حال من يجب القبول من مثله فإن خبر شرطي مروان عن بسرة دون خبره هو عنها فإن كان مروان خبره في نفسه عند عروة غير مقبول لخبر شرطيه إياه عنها كذلك أحرى أن لا يكون مقبولا وهذا الحديث أيضا فلم يسمعه الزهري من عروة إنما دلس به

۴۰۷ - وذلك أن يونس حدثنا قال ثنا

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اس پر وضو واجب نہیں ہوتا انھوں نے اس ضمن میں پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری (روایت کردہ) اس حدیث میں ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت بُسرہ کی روایت کو قابل حجت سمجھا اگر یہ اس لیے تھا کہ حضرت عروہ کے نزدیک حضرت بسرہ ان لوگوں میں سے تھیں جنکی حدیث قبول نہیں کی جاتی تو آپ کا حضرت بسرہ کی تضعیف کرنا (کمزور قرار دینا) اس بات کا متقاضی ہے کہ ان کی روایت کو ساقط کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں

حضرت زید، حضرت ربیعہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر میں اپنے ہاتھ خون یا حیض (کے خون) میں رکھوں تو میرا وضو نہیں ٹوٹے گا تو آلہ تناسل کو ہاتھ لگانا کم درجہ رکھتا ہے یا حیض کا خون؟ وہ فرماتے ہیں حضرت ربیعہ فرماتے تھے تم پر افسوس ہے کیا کوئی شخص اس قسم کی روایت قبول کرتا ہے ہمیں حضرت بسرہ کی روایت کا علم ہے اللہ کی قسم! اگر بسرہ اس جوتے پر گواہی دیں تو میں اس کی شہادت کو قبول نہیں کروں گا، دین نماز کے ساتھ قائم ہے اور نماز وضو کے ساتھ قائم ہوتی ہے تو کیا بسرہ کے علاوہ کوئی دوسرا صحابی نہیں جو اس دین کو قائم کرے۔

ابن زید فرماتے ہیں ہم نے اپنے مشائخ کو اس پر پایا کہ ان میں سے کوئی بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کی صورت میں وضو کو ضروری نہیں سمجھتا۔ حضرت عروہ نے اسے اس لیے قبول نہیں کیا کہ ان کے نزدیک مروان اس مقام کا آدمی نہیں تھا جس سے اس قسم کی حدیث قبول کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سپاہی کا حضرت بُسرہ سے مروان کو خبر دینا اس سے کم ہے کہ اگر وہ خود ان سے سنتا تو جب حضرت عروہ کے نزدیک مروان کی اپنی خبر غیر مقبول ہے تو سپاہی کا حضرت بُسرہ سے نقل کرنا عدم قبولیت کے زیادہ لائق ہے نیز حضرت زہری رحمہ اللہ کو حضرت عروہ سے سماعت حاصل نہیں انھوں نے اس میں۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ، مروان بن حکم سے

شعیب بن اللیث عن ابیه عن ابن شهاب عن عبد الله بن ابی بکر بن محمد عن عروة ابن الزبیر عن مروان بن الحکم قال الوضوء من مس الذکر قال مروان اخبرتنیه بسرة بنت صفوان فارسل الی بسرة فقالت ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یتوضا منه فذکر مس الذکر.

قال ابو جعفر فصار هذا الاثر انما هو عن الزهری عن عبد الله بن ابی بکر عن عروة فقد حط بذلک درجة لان عبد الله بن ابی بکر لیس حدیثه عن عروة کحدیث الزهری عن عروة ولا عبد الله بن ابی بکر عندهم فی حدیثه بالمتقن.

لقد حدثنی یحیی بن عثمان قال ثنا ابن وزیر قال سمعت الشافعی یقول سمعت ابن عیینة یقول کنا اذا راینا الرجل یکتب الحدیث عند واحد من نفر سماهم منهم عبد الله بن ابی بکر سخرنا منه لانهم لم یکونوا یعرفون الحدیث وانتم فقد تضعفون ما هو مثل هذا باقل من کلام مثل ابن عیینة وقال آخرون ان الذی بین الزهری وبین عروة فی هذا الحدیث ابو بکر بن محمد.

۴۸۰ - حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا بشر بن بکر قال حدثنی الاوزاعی قال اخبرنا ابن شهاب قال حدثنی ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال حدثنی عروة عن بسرة بنت صفوان انها سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول یتوضا الرجل من مس

روایت کرتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس بات کی خبر دی ہے اس نے بسرہ کے پاس پیغام بھیجا تو انھوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کا ذکر فرمایا جن کے باعث وضو کیا جاتا ہے تو عضو مخصوص کو ہاتھ لگانے کا بھی ذکر فرمایا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت زہری سے منقول ہے انھوں نے حضرت عبداللہ ابن ابوبکر سے انھوں نے حضرت عروہ سے روایت کیا اس سے اس کا درجہ گر گیا کیونکہ حضرت عبداللہ بن ابی بکر کی حضرت عروہ سے روایت زہری کی حضرت عروہ سے روایت کی طرح نہیں ہے ورنہ ہی ان (محدثین) کے نزدیک حضرت عبداللہ بن ابی بکر حدیث کے معاملے میں مضبوط راوی ہیں۔

مجھ سے یحییٰ بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے ابن وزیر نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام شافعی سے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے ابن عیینہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب ہم کسی شخص کو فلاں فلاں اشخاص جن میں عبداللہ بن ابی بکر بھی ہیں میں سے کسی ایک کے پاس حدیث لکھتے ہوئے دیکھتے تو اس سے مذاق کرتے کیونکہ وہ لوگ حدیث کا علم نہیں رکھتے تھے اور تم (پہلے قول کے قائلین) بھی ایسے لوگوں کی تضعیف کرتے ہو اگرچہ ابن عیینہ کے کلام سے کم درجہ کے ساتھ ہی سہی۔ اور دوسرے لوگوں نے کہا کہ اس حدیث میں حضرت زہری اور عروہ کے درمیان حضرت ابوبکر بن محمد ہیں۔

حضرت ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں حضرت عروہ نے بسرہ بنت صفوان سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے (حضرت بسرہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد، آلہٴ تناسل کو چھونے سے وضو کرے۔ اگر وہ کہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے بھی یہ حدیث اپنے والد سے روایت

الذَّكَرِ فَإِنْ قَالُوا فَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ وَهِشَامٌ لَيْسَ مِمَّنْ يُتَكَلَّمُ فِي رِوَايَتِهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ ذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ۔

کی ہے اور ہشام ان لوگوں میں سے نہیں جن کی روایت میں کچھ کلام کیا جاتا ہے پھر انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا۔

۴۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ أَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقُلْتُ لَا وُضُوءَ فِيهِ فَقَالَ مَرْوَانُ فِيهِ الْوُضُوءُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ الَّذِي فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان نے مجھ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا اس سے وضو نہیں ہے۔ مروان نے کہا اس میں وضو ہے پھر ابوبکرہ کی حدیث جو اس باب کے شروع میں حسین بن مہدی سے مروی ہے کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ۔

حضرت حماد نے حضرت ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا کہ حضرت عروہ نے اس کا انکار کیا ہے۔

۴۱۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ

یوسف ابن عدی فرماتے ہیں ہم سے علی بن مسہر نے حضرت ہشام سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہشام نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۱۲ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو جب تک وضو نہ کرے ہرگز نماز نہ پڑھے۔

۴۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہشام اپنے والد سے وہ مروان سے وہ بسرہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

قِيلَ لَهُ إِنَّ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ اَيْضًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ اَبِيْهِ وَ اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا فَدَلَّسَ بِهِ عَنْ اَبِيْهِ۔

اس اعتراض سے کہا جائیگا کہ ہشام بن عروہ نے بھی اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی بلکہ انہوں نے بھی ابوبکر بن محمد سے سنی ہے لہٰذا انہوں نے اپنے باپ سے تدلیس کے ساتھ روایت کی ہے۔ (باپ کا نام نہ لیا)۔

۴۱۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ۔

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں مجھ سے ابوبکر بن محمد ابن عمرو بن حزم نے حضرت عروہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ مروان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح بیان کیا۔

فَرَجَعَ الْحَدِيْثُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَيْضًا فَاِنْ قَالُوْا فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ اَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرُ هِشَامٍ قَدْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث بھی ابوبکر کی طرف لوٹ گئی اگر وہ کہیں کہ اس حدیث کو حضرت عروہ سے زہری اور ہشام کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی روایت کیا ہے اور وہ اس سلسلے میں (یوں) ذکر کریں۔

۴۱۵ - مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَ رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوالاسود سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عروہ سے سنا وہ حضرت بسرہ کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ فِيْ هٰذَا بِابْنِ لَهِيْعَةَ وَ اَنْتُمْ تَجْعَلُوْنَهُ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ فِيْمَا يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْكُمْ وَلَمْ اُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعْنَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيْعَةَ وَلَا عَلٰى غَيْرِهِمَا وَلٰكِنِّيْ اَرَدْتُّ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ فَثَبَتَ وِهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ بِالَّذِيْ دَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُرْوَةَ وَوِهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ اَيْضًا وَ هِشَامٍ بِالَّذِيْ بَيْنَ عُرْوَةَ وَ بُسْرَةَ لِاَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَاْسًا وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيْثُ بِاَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَ اِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا کہ تم اس سلسلے میں ابن لہیعہ سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم اس چیز میں جس کے ساتھ تمہارے خلاف دلیل دی جاتی ہے اسے (ابن لہیعہ کو) اپنے مدمقابل کی طرف سے حجت قرار نہیں دیتے۔ اس سے میرا مقصد عبداللہ بن ابی بکر، ابن لہیعہ اور ان کے غیر پر طعن کرنا نہیں بلکہ مخالف کے ظلم کو ظاہر کرنا ہے پس اس شخص کی وجہ سے جو زہری اور عروہ کے درمیان داخل ہوا زہری کی روایت کا واہی (کمزور) ہونا ثابت ہو گیا نیز زہری اور ہشام کی روایت کا اس آدمی کے سبب کمزور ہونا ثابت ہوا جو حضرت عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اسے قبول نہیں کیا اور نہ اس کی طرف توجہ کی حالانکہ حدیث اس سے کم پر ہی ساقط ہو جاتی ہے اور اگر وہ اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کریں۔

۴۱۶ - بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت

اَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

کرتے ہیں انھوں نے ایک آدمی سے سنا جو مسجد نبوی میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ (مذکورہ بالا حدیث)۔

قِيْلَ لَهُمْ كَفٰى بِكُمْ ظُلْمًا اِنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا وَاِنْ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائیگا تمہارے ظلم ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اس کی مثل سے استدلال کرو اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں۔

۴۱۷ - بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشُ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

عبدالاعلیٰ ابن اسحٰق سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهٗ اَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحٰقَ حُجَّةً فِيْ شَيْءٍ اِذَا خَالَفَهٗ فِيْهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا اِذَا انْفَرَدَ وَنَفْسُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْكَرٌ وَاَخْلَقُ بِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ غَلَطًا لِاَنَّ عُرْوَةَ حِيْنَ سَاَلَهٗ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَاَجَابَهٗ مِنْ رَاْيِهٖ اَنْ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ فَلَمَّا قَالَ لَهٗ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ مَا سَمِعْتُ بِهٖ وَهٰذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ بِكَمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُّنْكِرَ عُرْوَةُ عَلٰى بُسْرَةَ مَا قَدْ حَدَّثَهٗ اِيَّاهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ۔

اس سے کہا جائے گا کہ تم محمد بن اسحٰق کو کسی بات میں حجت نہیں ٹھہراتے نہ اس وقت کہ جب کوئی ان سے اختلاف کرے جیسے اس حدیث میں ہے اور نہ ہی اس وقت جب وہ منفرد ہوں۔ علاوہ ازیں یہ حدیث منکر ہے اور ممکن ہے کہ غلط ہو کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ سے شرمگاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنی رائے سے جواب دیا جب مروان نے حضرت بسرہ سے روایت کرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو حضرت عروہ نے فرمایا میں نے یہ حدیث نہیں سنی اور یہ زید بن خالد کی وفات سے کتنا ہی عرصہ بعد کا واقعہ ہے تو اگر زید بن خالد نے یہ حدیث حضرت عروہ سے بیان کی ہوتی تو وہ حضرت بسرہ کی حدیث کا انکار نہ کرتے۔

اگر اس سلسلے میں (اس حدیث سے) استدلال کیا جائے۔

۴۱۹ - بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا

حضرت عمر بن شریک، ابن شہاب سے وہ عروہ سے وہ حضرت

إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۴۲۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْفَرْوِيُّ إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

اسحاق بن محمد فرماتے ہیں ہم سے ابراہیم نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ أَنْتُمْ لَا تُسَوِّغُونَ خَصْمَكُمْ أَنْ يَحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ فَكَيْفَ تَحْتَجُّونَ بِهِ أَنْتُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ ذٰلِكَ أَيْضًا فِي نَفْسِهِ مُنْكَرٌ لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمَّا أَخْبَرَهُ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ بِمَا أَخْبَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَرَفَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ لَا عَنْ عَائِشَةَ وَلَا عَنْ غَيْرِهَا فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ۔

تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنے مخالف کو عمر بن شریح جیسے لوگوں سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود کیوں ان سے استدلال کرتے ہو نیز یہ حدیث بھی منکر ہے کیونکہ جب مروان نے حضرت عروہ کو بسرہ کی روایت بتائی تو وہ اسے پہلے سے نہیں جانتے تھے نہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی اور سے اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور کہیں)

۴۲۱ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيمِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

صدقہ بن عبداللہ، ہشام بن زید سے، انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

قِيلَ لَهُمْ صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا عِنْدَكُمْ ضَعِيفٌ فَكَيْفَ تَحْتَجُّونَ بِهِ وَهِشَامُ بْنُ زَيْدٍ فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِينَ يَثْبُتُ بِرِوَايَتِهِمْ مِثْلُ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ۔

تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبداللہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہیں تو تم ان کی بات کو کیسے حجت بناتے ہو اور ہشام بن زید ان اہل علم سے نہیں ہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو، اور اگر وہ اس سلسلے میں استدلال کریں (اور یہ حدیث پیش کریں)

۴۲۲ - بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

علاء بن سلیمان نے زہری سے، انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

قِيْلَ لَهُمْ كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا وَهُوَ عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

ان سے کہا جائے گا تم اس علاء سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بھی ضعیف ہے۔ اور اگر وہ دلیل دیتے ہوئے کہیں۔

۴۲۳- بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَفْضٰى بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

یزید بن عبد الملک نے مقبری سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ تک پہنچائے اور ان دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہ ہو تو وہ وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ يَزِيْدُ هٰذَا عِنْدَكُمْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ لَا يَسْتَوِيْ حَدِيْثُهٗ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا یہ یزید تمہارے نزدیک منکر الحدیث ہے اس کی کوئی روایت بھی ٹھیک نہیں ہوتی تو تم اس سے کیسے استدلال کرتے ہو اگر وہ استدلال کرتے ہوئے کہیں۔

۴۲۴- بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ۔

ابن ابی ذئب نے حضرت عقبہ بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے جابر بن عبداللہ سے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یونس بن معن کی روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ يَقْطَعُهٗ وَيُوْقِفُهٗ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔

ان سے کہا جائے گا کہ حفاظ میں سے جس نے بھی یہ حدیث ابن ابی ذئب سے روایت کی ہے انھوں نے اسے روایت کرتے ہوئے محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف ہے۔

۴۲۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

ابن ابی ذئب، عقبہ سے وہ محمد بن عبدالرحمٰن سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثٍ

ان حفاظ حدیث نے اس حدیث کو محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف کیا وہ اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں حالانکہ وہ (ابن نافع) تمہارے نزدیک ان پر حجت ہے جب کہ وہ (محمد بن عبدالرحمٰن) ان پر حجت نہیں تو تم اس سلسلے میں

مُنْقَطِعٍ فِیْ هٰذَا وَاَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ -

حدیث منقطع سے کیسے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم حدیث منقطع کو ثابت نہیں مانتے۔ اگر وہ استدلال کریں کہ

۴۲۶ - بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيُوْنُسُ وَرَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ -

مکحول نے عنبسہ ابن ابی سفیان سے انہوں نے زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے اسے وضو کرنا چاہیے۔

۴۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ عَنِ الْهَيْثَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ - قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ اَيْضًا لِاَنَّ مَكْحُوْلًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ شَيْئًا -

ابومسہر نے ہیثم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

ان سے کہا جائے گا یہ حدیث بھی منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عنبسہ بن ابوسفیان سے کچھ نہیں سنا۔

۴۲۸ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُسْهِرٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَاَنْتُمْ تَحْتَجُّوْنَ فِیْ مِثْلِ هٰذَا بِقَوْلِ اَبِیْ مُسْهِرٍ وَاِنِ احْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ -

ابن ابوداؤد نے بتایا کہ میں نے ابومسہر کو یہ بات کہتے ہوئے سنا اور تم اس قسم کی بات میں ابومسہر کے قول سے استدلال کرتے ہو۔

اگر وہ ان روایات سے استدلال کریں۔

۴۲۹ - بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا مَعْنُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُؤَمَّلٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ بُسْرَةَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ الْمَرْاَةُ تَضْرِبُ بِيَدِهَا فَتُصِيْبُ فَرْجَهَا قَالَ تَتَوَضَّاُ يَا بُسْرَةُ -

عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بسرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ عورت اپنا ہاتھ ہلاتی ہے کہ شرمگاہ کو جا لگتا ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا اے بسرہ! وضو کر لیا کرو۔

۴۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَوْزِيُّ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے وہ وضو کرے اور جو عورت اپنی شرمگاہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ۔

کو ہاتھ لگائے وہ بھی وضو کرے۔

قِيْلَ لَهُمْ اَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ شَيْئًا وَاِنَّمَا حَدِيْثُهٗ عَنْهُ عَنْ صَحِيْفَةٍ فَهٰذَا عَلٰى قَوْلِكُمْ مُنْقَطِعٌ وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهٖ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْاٰثَارِ كُلِّهَا الَّتِيْ يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَذْهَبُ اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ وَقَدْ رُوِيَتْ اٰثَارٌ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

ان سے کہا جائے گا تمہارا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا انھوں نے ان کے صحیفہ سے نقل کر کے روایت کیا، تمہارے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور تمہارے نزدیک منقطع حجت نہیں پس ان تمام آثار کا فساد ثابت ہو گیا جن سے وہ لوگ استدلال کرتے ہیں جو شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب قرار دیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۳۱ - فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ قَالَ لَا۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا "نہیں"۔

۴۳۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

حضرت مسدد کہتے ہیں ہم سے محمد بن جابر نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۳۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عُتْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

ایوب بن عتبہ، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۳۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن بدر سحیمی، قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۴۳۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَاَحْمَدُ ابْنُ یُوْنُسَ وَسَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ قَیْسٍ اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

حضرت ایوب، قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۳۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ بَدْرٍ عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ مَا تَرٰی فِیْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَکَرَہٗ بَعْدَ مَا تَوَضَّأَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ اِلَّا بِضْعَۃٌ مِنْکَ اَوْ مُضْغَۃٌ مِنْکَ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے، وہ نبی اکرم سے روایت کرتے ہیں آپ سے ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ یا (فرمایا) گوشت کا ایک ٹکڑا ہی تو ہے۔

فَهٰذَا حَدِیْثُ مُلَازِمٍ صَحِیْحٌ مُسْتَقِیْمُ الْاِسْنَادِ غَیْرُ مُضْطَرِبٍ فِیْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِیْ مَتْنِهٖ فَهُوَ اَوْلٰی عِنْدَنَا مِمَّا رَوَیْنَاهُ اَوَّلًا مِنَ الْاٰثَارِ الْمُضْطَرِبَۃِ فِیْ اَسَانِیْدِهَا۔ وَلَقَدْ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ الْمَدِیْنِیِّ یَقُوْلُ حَدِیْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا اَحْسَنُ مِنْ حَدِیْثِ بُسْرَۃَ فَاِنْ کَانَ هٰذَا الْبَابُ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ الْاِسْنَادِ وَالْاِسْتِقَامَۃِ فَحَدِیْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا اَحْسَنُ اِسْنَادًا وَاِنْ کَانَ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَاهُمْ لَا یَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ مَنْ مَسَّ ذَکَرَہٗ بِظَهْرِ کَفِّهٖ اَوْ بِذِرَاعَیْهِ لَمْ یَجِبْ فِیْ ذٰلِکَ وُضُوْءٌ فَالنَّظَرُ اَنْ یَکُوْنَ مَسُّهٗ اِیَّاهُ بِبَطْنِ کَفِّهٖ کَذٰلِکَ وَقَدْ رَاَیْنَاهُ لَوْ

یہ ملازم (راوی) کی صحیح حدیث ہے اس کی سند درست ہے نہ اس کی سند میں اضطراب ہے اور نہ ہی متن میں۔ پس یہ ہمارے نزدیک ان روایات سے زیادہ بہتر ہے جنکو ہم نے پہلے روایت کیا اور انکی اسناد میں اضطراب ہے۔

مجھ سے ابن ابی عمران نے بیان کیا فرماتے ہیں میں نے عباس بن عبد العظیم عنبری کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے علی بن مدینی سے سنا کہ ملازم کی یہ حدیث بسرہ کی حدیث سے زیادہ اچھی ہے اگر اس باب کو سند اور اس کی استقامت کے حوالے سے دیکھنا ہو تو ملازم (راوی) کی یہ حدیث سند کے اعتبار سے نہایت اچھی ہے، اور اگر غور فکر کے طریقے سے دیکھنا ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ شرمگاہ کو ہتھیلی کی پیٹھ یا بازوؤں کے ساتھ چھونے سے وضو واجب نہ ہونے پر ان (فقہاء کرام) کا کوئی اختلاف نہیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ساتھ چھونے کا حکم بھی یہی ہو۔ اور ہم دیکھتے ہیں

مَا سَّهُ بِفَخْذِهٖ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ وَالْفَخْذُ عَوْرَةٌ فَاِذَا كَانَتْ مِمَّا مَسَّهُ اِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءً فَمَا مَسَّهُ اِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ اَحْرٰى اَنْ لَّا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءً فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ فَقَدْ اَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِىْ مَمَاسَّتِهٖ بِالْكَفِّ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ۔

کہ اگر وہ اس (شرمگاہ کو) ران کے ساتھ چھوئے تو اس سے وضو واجب نہ ہوگا حالانکہ ران قابل ستر عضو ہے پس جب کسی ستر والی جگہ کے ساتھ اس کا چھونا وضو کو واجب نہیں کرتا تو غیر ستر والے عضو کے ساتھ چھونے سے وضو کا واجب نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں صحابہ کرام نے ہتھیلی کے ساتھ اسے چھونے کی صورت میں وضو واجب قرار دیا ہے انھوں نے اس سلسلے میں ذکر کیا ہے۔

۴۳۷۔ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنِى الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلٰى اَبِىْ فَمَسِسْتُ فَرْجِىْ فَاَمَرَنِىْ اَنْ اَتَوَضَّاَ۔

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے لیے قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا انھوں نے مجھے وضو کرنے کا حکم دیا۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلَانِ فِى الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهٗ قَالَا يَتَوَضَّاُ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ عَمَّنْ هٰذَا فَقَالَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اس شخص کے بارے میں جو اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے، فرماتے تھے کہ وہ وضو کرے۔ حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا یہ کس سے مروی ہے انھوں نے فرمایا عطاء بن ابی رباح سے۔

۴۳۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰهُ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ اِنِّىْ مَسِسْتُ فَرْجِىْ فَنَسِيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ۔

حضرت سالم سے مروی ہے انھوں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انھوں نے ایسی نماز پڑھی جو اس سے پہلے کبھی نہ پڑھی تھی۔ فرماتے ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیسی نماز ہے؟ تو انھوں نے فرمایا میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا تھا تو میں وضو کرنا بھول گیا۔

۴۴۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، ایوب سے وہ نافع سے وہ ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی یاد فرمایا، ہمیں

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ اَوْ صَلّٰى بِنَا ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ سَارَ ثُمَّ اَنَاخَ جَمَلَهٗ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فَقَالَ اِنَّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ عَرَفَ ذٰلِكَ وَلٰكِنِّيْ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ قَالَ فَتَوَضَّاَ وَاَعَادَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چلے گئے اس کے بعد اونٹ بٹھایا میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمٰن! ہم تو نماز پڑھ چکے ہیں انھوں نے فرمایا ابو عبدالرحمٰن کو معلوم ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگایا چنانچہ انھوں نے وضو کیا اور نماز لوٹائی۔

قِيْلَ لَهُمْ اَمَّا مَا رَاَيْتُمُوْهُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَكَمُ۔

ان سے کہا جائے گا جس کو تم مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے خیال کرتے ہو تو مصعب سعد نے اپنے والد سے اس روایت کے خلاف بھی روایت کیا ہے جو ان سے حکم نے روایت کی ہے۔ (یعنی حدیث نمبر ۴۳۷)۔

۴۴۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنْتُ اٰخُذُ عَلٰى اَبِي الْمُصْحَفَ فَاحْتَكَكْتُ فَاَصَبْتُ فَرْجِيْ فَقَالَ اَصَبْتَ فَرْجَكَ قُلْتُ نَعَمْ اِحْتَكَكْتُ فَقَالَ اِغْمِسْ يَدَكَ فِي التُّرَابِ وَلَمْ يَاْمُرْنِيْ اَنْ اَتَوَضَّاَ۔

حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کے پاس قرآن پاک پکڑا ہوا تھا تو میں نے شرمگاہ کو ہاتھ لگایا۔ انھوں نے فرمایا تو نے شرمگاہ کو چھوا ہے، میں نے کہا جی ہاں، مجھے کھجلی ہو رہی تھی۔ انھوں نے فرمایا اپنے ہاتھ مٹی سے مل لو۔ اور آپ نے مجھے وضو کا حکم نہ دیا۔

وَرُوِيَ عَنْ مُصْعَبٍ اَيْضًا اَنَّ اَبَاهُ اَمَرَهٗ بِغَسْلِ يَدِهٖ۔

حضرت مصعب سے یہ بھی مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو ہاتھ دھونے کا حکم دیا۔

۴۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قُمْ فَاغْسِلْ يَدَكَ۔

حضرت زبیر بن عدی، حضرت مصعب بن سعد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ (اس میں یہ ہے کہ) انھوں نے فرمایا اٹھو اور ہاتھ دھو لو۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُصْعَبٍ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ عَلٰى مَا بَيَّنَهٗ عَنْهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الرِّوَايَتَانِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ لَا وُضُوْءَ فِيْ ذٰلِكَ۔

حکم نے مصعب سے حدیث روایت کرتے ہوئے جس وضو کا ذکر کیا ہے ممکن ہے اس سے ہاتھ دھونا مراد ہو جس طرح ہم نے زبیر بن عدی سے روایت کیا ہے۔ تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ ہو۔

حضرت سعد سے ان کا یہ قول بھی مروی ہے کہ اس ضمن میں وضو واجب نہیں۔

۴۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَعْدٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

حضرت قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں حضرت سعد سے شرمگاہ چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر ناپاک ہے تو کاٹ دو، (اس کے چھونے میں) کوئی حرج نہیں۔

۴۴۵ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اقْطَعْهُ إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِّنْكَ.

حضرت قیس بن ابوحازم فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت سعد سے کہا کہ اس نے نماز کی حالت میں شرمگاہ کو ہاتھ لگایا ہے انھوں نے فرمایا اسے کاٹ دو، وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے۔

فَهٰذَا سَعْدٌ لَمَّا كُشِفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْهُ ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ فِيْهِ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ.

یہ حضرت سعد ہیں ان کی واضح روایات سے ثابت ہوا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں ہوتا۔ اور وہ جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے واجب ہونے کے بارے میں مروی ہے تو ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۴۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسِسْتُ أَوْ أَنْفِيْ.

حضرت عطاء، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا میرا ہاتھ شرمگاہ کو چھو جائے یا ناک کو۔

۴۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت شعبہ، حضرت ابن عباس سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا.

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو چھونے کی صورت میں وضو کو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف

مَا دَدَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ فَلَمْ تَعْلَمْ أَحَدًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَى بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بھی مروی ہے جو قتادہ نے بواسطہ عطاء ان سے روایت کیا ہے تو ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی صحابیٔ رسول کو نہیں جانتے کہ انھوں نے اس سے وضو کا فتویٰ دیا ہو، اور اکثر صحابہ کرام نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی ہے۔

۴۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ أَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَا أُبَالِيْ أَنْفِيْ مَسَسْتُ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ ذَكَرِيْ۔

حضرت ابو ظبیان، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اپنے ناک کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں کو یا شرمگاہ کو۔

۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ ابْنِ السَّكَنِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَا أُبَالِيْ ذَكَرِيْ مَسَسْتُ فِي الصَّلٰوةِ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ أَنْفِيْ۔

حضرت قیس بن سکن فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ نماز میں اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا کانوں یا ناک کو۔

۴۵۱ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ۔

حضرت ابو قیس فرماتے ہیں میں نے ہزیل سے سنا وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

حضرت منہال ابن عمرو اور قیس بن سکن، حضرت عبداللہ (ابن مسعود) رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

سلیمان شیبانی، ابو قیس سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۵۴ - أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا

حضرت عمیر بن سعید فرماتے ہیں میں ایک مجلس میں تھا جہاں عمار بن یاسر بھی تھے، شرمگاہ کو چھونے کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک

اَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذُكِرَ مَسُّ الذَّكَرِ فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ مِثْلَ أَنْفِيْ أَوْ أَنْفِكَ وَإِنَّ لَكَفِّكَ مَوْضِعًا غَيْرَهُ.

حضرت سے جیسے میرا ناک یا (فرمایا) تمہارا ناک اور تمہاری ہتھیلی کے لیے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ بھی ہے۔

۴۵۵- اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْشُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَدُوْسِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ قَيْسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْدَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسَسْتُ أَوْ أَنْفِيْ.

حضرت براء بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اسے (شرمگاہ کو) ہاتھ لگاؤں یا اپنے ناک کو۔

۴۵۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ.

حضرت قتادہ، مخارق بن احمد سے وہ حضرت حذیفہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا.

حضرت حسن، پانچ صحابہ کرام جن میں حضرت علی ابن ابیطالب، عبداللہ ابن مسعود، حذیفہ بن یمان عمران بن حصین اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم شامل ہیں، سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرم گاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے اور وہ

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ۔

حضرت عمران حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ۔

حمید الطویل، حضرت حسن سے وہ حضرت عمران بن حصین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَإِنْ كَانَ يَجِبُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا تَقْلِيْدُ ابْنِ عُمَرَ فَتَقْلِيْدُ مَنْ ذَكَرْنَا أَوْلٰى مِنْ تَقْلِيْدِ ابْنِ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ۔

اگر اس قسم کے مسئلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقلید ضروری ہے تو جن لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی تقلید زیادہ ضروری ہے حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا۔

حضرت قتادہ، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں سمجھتے تھے۔

۴۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، قتادہ سے وہ حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسَّ الْفَرْجِ فَإِنْ فَعَلَهُ لَمْ يَرَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا۔

حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانا مکروہ سمجھتے تھے لیکن کوئی ایسا کرے تو اس پر وضو کو لازم نہیں جانتے تھے۔

۴۶۳ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے نقل کرتے ہیں کہ وہ شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب نہیں جانتے تھے ۔۔۔ ہمارا یہی مسلک ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ كَمْ وَقْتُهُ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ

موزوں پر مسح کا بیان
مقیم کیلئے اس کی کتنی مدت ہے اور مسافر کے لیے کتنی؟

۴۶۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَيَوْمَيْنِ قَالَ وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَثَلٰثًا قَالَ وَثَلٰثٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ اِمْسَحْ مَا بَدَا لَكَ۔

حضرت اُبی بن عمارہ سے مروی ہے اور حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، انھوں (حضرت ابی بن عمارہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ میں موزوں پر مسح کروں فرمایا ہاں، عرض کیا یا رسول اللہ ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن عرض کیا اور دو دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں اور تین دن عرض کیا اور تین دن یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں، یہاں تک کہ سات (کی گنتی) تک پہنچے، پھر فرمایا جتنا مناسب سمجھو مسح کرو۔

۴۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ قَالَ وَكَانَ مِمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

ایوب بن قطن، حضرت عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔ حضرت ابی بن عمارہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبلتین کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والوں میں سے ہیں۔

۴۶۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

محمد بن یزید بن ابی زیاد، ایوب بن قطن سے وہ عبادہ سے وہ اُبی بن عمارہ (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِى السَّفَرِ وَلَا فِى الْحَضَرِ قَالُوْا وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِىَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَيْضًا فَذَكَرُوْا.

ایک قوم نے اُسے اپنانتے ہوئے کہا موزوں پر مسح کے لیے سفر و حضر میں کوئی وقت مقرر نہیں اس بات کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی تقویت پہنچتی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں بیان کیا۔

۴۶۷ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَيْتُ مِنَ الشَّامِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَدَخَلْتُ الْمَدِيْنَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ وَعَلَىَّ خُفَّانِ مُجْرِمَقَانِيَّانِ فَقَالَ لِىْ مَتٰى عَهْدُكَ يَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ فَقُلْتُ لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذِهِ الْجُمُعَةُ فَقَالَ لِىْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں شام سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (یعنی جمعۃ المبارک کے دن (ملک) شام سے نکلا اور جمعہ کے دن ہی مدینہ طیبہ میں داخل ہوا۔ میں نے مجرمقانی موزے پہن رکھے تھے۔ انھوں نے فرمایا اے عقبہ! ان موزوں کو کب اتاروگے، میں نے عرض کیا میں نے ان کو جمعہ کے دن پہنا ہے اور آج بھی جمعہ ہے۔ انھوں نے مجھے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

۴۶۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِى الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فُضَالَةَ قَاضِىْ اَهْلِ مِصْرَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِىِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ.

حضرت عبداللہ بن حکم بلوی نے حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل روایت کیا۔

۴۶۹- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَابْنُ لَهِيْعَةَ وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِىِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِىَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِىَّ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ السُّنَّةَ.

حضرت عبداللہ بن حکم بلوی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی بن رباح لخمی کو حضرت عقبہ بن عامر سے اس کی مثل خبر دیتے ہوئے سنا البتہ ان کی روایت میں "اصبت" کا لفظ ہے سنت کا لفظ نہیں ہے۔

قَالُوْا فَفِىْ قَوْلِ عُمَرَ هٰذَا لِعُقْبَةَ اَصَبْتَ السُّنَّةَ يَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَنْ

فقہاء کرام فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمانا کہ تم نے سنت کو

النبي صلى الله عليه وسلم لان السنة
لا تكون الا عنه وخالفهم في ذلك
آخرون فقالوا بل يمسح المقيم على
خفيه يوما وليلة والمسافر ثلثة ايام
ولياليهن وقالوا اما ما ذكروه عن
عمر من قوله اصبت السنة فليس في
ذلك دليل على انه عنده عن النبي صلى
الله عليه وسلم لان السنة قد تكون
منه وقد تكون من خلفائه قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم عليكم بسنتي
وسنة الخلفاء الراشدين المهديين .

٤٧٠ - حدثنا بذلك ابو امية قال ثنا ابو
عاصم عن ثور بن يزيد عن خالد بن معدان
عن عبد الرحمن بن عبد السلام عن العرباض
بن سارية عن النبي صلى الله عليه وسلم
وقد قال سعيد بن المسيب لربيعة في ارش
اصابع المرأة يا ابن اخي انها السنة يريد
قول زيد بن ثابت فقد يجوز ان يكون
عمر رأى ما قال لعقبة وهو من خلفاء
الراشدين المهديين فسمى رايه ذلك
سنة مع انه قد جاءت الاثار المتواترة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ذلك بتوقيت المسح للمسافر والمقيم
بخلاف ما جاء به حديث ابي بن عمارة .

٤٧١ - فمما روي عنه في ذلك ما حدثنا
حسين بن نصر قال ثنا الفريابي قال ثنا
سفيان عن عمرو بن قيس عن الحكم
ابن عتيبة عن القاسم بن مخيمرة عن
شريح بن هانئ عن علي رضي الله عنه

پالیا۔ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کی سنت مراد ہے کیونکہ سنت صرف آپ کے طریقہ مبارکہ کو کہتے ہیں۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مقیم اپنے موزوں پر ایک دن رات اور مسافر تین دن اور راتیں مسح کرے انہوں نے کہا جو کچھ تم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنۃ" کے الفاظ نقل کیے ہیں ان میں ایسی کوئی دلیل نہیں جس سے ثابت ہو کہ اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد ہے کیونکہ کبھی آپ کے عمل کو سنت کہا جاتا ہے اور کبھی آپ کے خلفاء کے عمل پر سنت کا اطلاق کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر میری اور میرے ہدایت دینے والے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم ہے۔

حضرت عرباض بن ساریہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مندرجہ بالا حدیث) روایت کرتے ہیں اور حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے عورت کی انگلیوں کے بارے میں فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے اور اس سے آپ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔

پس ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ حضرت عقبہ سے فرمایا وہ ان کے اپنے نزدیک جائز ہو اور آپ خلفائے راشدین میں سے ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی اس رائے کو سنت قرار دیا۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں کہ آپ نے مسافر اور مقیم کے لیے مسح کا وقت مقرر فرمایا بخلاف حضرت ابی بن عمارہ کی روایت کے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر کیے ہیں۔

قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۴۷۲ ۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَنْ نَمْسَحَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَاِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ فَيَوْمًا وَّلَيْلَةً۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا تو ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا انھوں نے فرمایا ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ سفر میں ہوں تو تین دن رات اور مقیم ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

۴۷۳ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَهُوَ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا سَفْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّثَلٰثَ لَيَالٍ۔

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ کا موزوں پر مسح کے بارے میں کیا خیال ہے۔ انھوں نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ وہ اس مسئلہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے چنانچہ میں نے ان سے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہمیں تین دن رات موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

۴۷۴ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ

حضرت خزیمہ بن ثابت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے موزوں پر مسح مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات مقرر فرمایا۔ فرماتے ہیں اگر پوچھنے والا زیادہ پوچھتا تو آپ جواب میں بھی اضافہ فرماتے۔

أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِي مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ۔

٤٧٥۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَجَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت سفیان اور جریر، حضرت منصور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے یہ الفاظ فرمائے "اگر ہم (سوال میں) اضافہ کرتے تو آپ بھی ہمیں زیادہ جواب دیتے۔

٤٧٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔

حضرت ابوعبداللہ جدلی، حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں مگر انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ اگر ہم مزید پوچھتے تو آپ بھی جواب میں اضافہ فرماتے۔

٤٧٧۔ حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت حماد بن سلمہ نے حضرت حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت حکم اور حماد سے انھوں نے ابراہیم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر فرمایا۔

٤٧٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، حماد سے وہ ابراہیم سے نقل کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

٤٨٠۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ

حضرت ابوعبداللہ جدلی حضرت خزیمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گواہی دی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے۔

الجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ شَهِدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ۔

۴۸۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد ابراہیم سے وہ ابو عبداللہ سے وہ حضرت خزیمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۸۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت حکم اور حماد نے حضرت ابراہیم سے خبر دی کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۴۸۳ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا الصَّعِقُ بْنُ حَزْنٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ عَنِ الْمِنْهَالِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ مُرَادٍ يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ ابْنُ عَسَّالٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِنِيْ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِّلْمُقِيْمِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ قبیلہ مراد کا ایک شخص آیا جسے صفوان بن عسال کہا جاتا تھا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان سفر کرتا ہوں تو مجھے موزوں پر مسح کے بارے میں حکم بتائیے آپ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن (اور راتیں) اور مقیم کے لیے ایک دن اور رات ہے۔

۴۸۴ ۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقُلْتُ حَكَّ فِيْ نَفْسِيْ اَوْ فِيْ صَدْرِيْ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِيْنَ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ

حضرت زر فرماتے ہیں میں صفوان بن عسال کے پاس آیا تو عرض کیا قضائے حاجت اور پیشاب کے بعد موزوں پر مسح کے بارے میں میرے دل یا (فرمایا) سینے میں کچھ کھٹکا ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے۔ انھوں نے فرمایا ہاں جب ہم مسافر ہوں (راوی کو شک ہے کہ سفرا کا لفظ فرمایا یا مسافرین کا) تو ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم جنابت کے علاوہ قضائے

اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ۔

حاجت یا پیشاب کی صورت ہیں موزے نہ اتاریں۔

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

سلیمان بن حرب فرماتے ہیں حماد بن زید نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا۔ انھوں (عاصم) نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حجاج، حضرت حماد بن سلمہ سے، وہ عاصم بن بہدلہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۴۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَوْقٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْغَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَّلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ مَسْحًا عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا تو فرمایا مسافر تین دن رات اور مقیم ایک دن رات موزوں پر مسح کرے۔

۴۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ اِذَا لَبِسْتَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جب تم اسے طہارت پر پہنو۔

۴۸۹۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِي التَّوْقِيْتِ خَاصَّةً وَزَادَ اَنَّهٗ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی مسح کے لیے وقت مقرر کرنے کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ نے غزوہ تبوک میں یہ وقت مقرر فرمایا۔

۴۹۰ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۴۹۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ بِحَاجَتِهِ فَأَتَيْتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ۔

۴۹۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ۔

فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِلَى مِثْلِ حَدِيثِ أُبَيِّ بْنِ عِمَارَةَ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوا بِهِ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ فَإِنَّهُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

۴۹۳ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ

یحییٰ بن حسان فرماتے ہیں ہشیم نے داؤد سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عامر بن عروہ بن مغیرہ (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے انھوں نے اپنے باپ سے سُنا وہ فرماتے تھے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ تقاضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے میں آپ کے پاس پانی لے کر آیا۔ آپ پر ایک شامی جبہ تھا آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا تو (مسح) مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات سنت قرار پایا۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ موزوں پر مسح کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن اور راتیں ہے۔

پس یہ روایات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں کہ موزوں پر مسح کے سلسلے میں مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مقرر ہے لہٰذا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان متواتر روایات کو چھوڑ کر اُبی بن عمارہ کی حدیث جیسی روایت کو قبول کرے۔

اور انھوں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے عقبہ کی روایت کے ساتھ جو استدلال کیا ہے تو خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف متواتر روایات مروی ہیں۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں میں نے بنانہ جعفی سے کہا اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ہمارے مقابلے میں زیادہ جرات سے بات

قَالَ ثَنَا بُنَانَةُ الْجُعْفِيُّ وَكَانَ اَجْرَاْنَا عَلٰى عُمَرَ سَلْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّ لَيْلَةٌ۔

کر سکتے تھے کہ آپ سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھو، انھوں نے پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ بُنَانَةَ سَاَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِمْسَحْ عَلَيْهِمَا يَوْمًا وَّلَيْلَةً۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں کہ حضرت بنانہ نے حضرت عمر فاروق سے اس (موزوں پر مسح) کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں ان پر ایک دن رات مسح کرتا ہوں۔

---

۴۹۵ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ اَتَيْنَا عُمَرَ فَسَاَلَهُ بُنَانَةُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ۔

حضرت سوید بن غفلہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو حضرت بنانہ نے موزوں پہ مسح کے بارے میں سوال کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن اور راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

۴۹۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بُنَانَةَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد ابراہیم سے، وہ اسود سے، وہ حضرت بنانہ سے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

---

۴۹۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بُنَانَةَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو داؤد نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حماد سے انھوں نے حضرت بنانہ سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل حکایت کیا۔

۴۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام حماد سے روایت کرتے ہیں: انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

۴۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کیا۔ انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے اسود کے واسطہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسکی مثل روایت کیا۔

۵۰۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ

حضرت ابو عثمان فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق

ابْنُ سَعِيْدِ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا اِلٰى مِثْلِ سَاعَتِهٖ مِنْ يَوْمِهٖ وَلَيْلَتِهٖ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آدمی اپنے پاک پاؤں (موزوں) میں داخل کرے وہ ایک دن رات گزرنے کے بعد آنے والے اس وقت تک ان پر مسح کرے۔

۵۰۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ۔

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے موزوں پر مسح کے سلسلے میں ہمیں لکھا کہ مسافر کے لیے تین دن راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ جَاءَ فِيْ هٰذَا مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيْتِ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ عُقْبَةَ اَيْضًا اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ كَانَ مِنْ عُمَرَ لِاَنَّهٗ عَلِمَ اَنَّ طَرِيْقَ عُقْبَةَ الَّذِيْ جَاءَ مِنْهُ طَرِيْقًا لَا مَاءَ فِيْهِ وَكَانَ حُكْمُهٗ اَنْ يَّتَيَمَّمَ فَسَاَلَهٗ مَتٰى عَهْدُكَ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ اِذَا كَانَ حُكْمُكَ هُوَ التَّيَمُّمُ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا اَخْبَرَهٗ وَهٰذَا الْوَجْهُ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِيُوَافِقَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ سِوَاهُ وَلَا يُضَادُّهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عُمَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا فِي التَّوْقِيْتِ۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق روایات آئی ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے تعین وقت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی احتمال ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو کیونکہ آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عقبہ جس راستے سے آئے ہیں اس میں پانی نہیں ہے تو انہیں تیمم کا حکم تھا لہٰذا آپ نے پوچھا کہ جب آپ کے لیے تیمم کا حکم ہوا تو آپ کب موزے اتاریں گے تو انہوں نے جو جواب دینا تھا، دیا۔ اس حدیث کو اس بات پر محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ مروی روایت سے موافق ہو جائے اور اس کے متضاد نہ ہو۔ ہم نے جو کچھ تعلیق کے سلسلے میں ذکر کیا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے بھی مروی ہے۔

۵۰۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ اِيْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

حضرت شریح بن ہانی فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس جاؤ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں زیادہ جانتے ہیں، وہ حضور کے ساتھ سفر کرتے تھے، چنانچہ میں نے ان

بِسَافِرٍ مَعَهُ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ لِّلْمُقِيْمِ وَثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ.

پاس جا کر سوال کیا تو انھوں نے فرمایا مقیم کے لیے ایک دن اور رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہیں۔

۵۰۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ جَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لِّلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا.

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے موزے پر مسح کی مدت مسافر کے لیے تین دن اور مقیم کے لیے ایک دن قرار دی۔

۵۰۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلٰثًا.

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ تین دن تک موزے نہیں اتارتے تھے۔

۵۰۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ.

حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موزوں پر مسح کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے

۵۰۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت ابوبکرہ کہتے ہیں ہم سے ابوالولید نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۰۷ - حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

حضرت ہشیم فرماتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هُدْبَةُ قَالَ ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ.

حضرت سلام بن مسکین، حضرت عبدالعزیز سے اور وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت ابوزید انصاری، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ اَبِیْ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

کے ایک صحابی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ وَقَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت یونس اور قتادہ، حضرت موسیٰ بن سلمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهٖ اَقْوَالُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اتَّفَقَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ فَلَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّخَالِفَ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ اَيْضًا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صحابہ کرام کے یہ اقوال اس بات کے موافق ہیں جو ہم نے مسافر اور مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کے تعین کے سلسلے میں ذکر کی ہے بس کسی کے لیے اس کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہی حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِيْ لَيْسَ عَلٰى وُضُوْءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْاٰنَ

جنبی، حیض والی عورت اور بے وضو کا قرآن پاک پڑھنا وغیرہ

۵۱۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ اَبِيْ سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهٗ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهٖ قَالَ اِنَّهٗ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ اِلَّا اَنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ۔

حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا اور آپ وضو فرما رہے تھے آپ نے جواب نہ دیا۔ جب وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے فقط یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر ناپسند کرتا ہوں۔

۵۱۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا حُمَيْدٌ

حضرت مہاجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب فرما رہے تھے یا فرمایا راوی کو شک ہے میں

وَغَيْرُهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُولُ أَوْ قَالَ مَرَرْتُ بِهِ وَقَدْ بَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ۔

آپ کے پاس سے گزرا اور آپ پیشاب کر چکے تھے میں نے سلام عرض کیا تو جب تک آپ وضو سے فارغ نہ ہوئے سلام کا جواب نہ دیا۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالَى بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ عَلَى حَالٍ يَجُوزُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى حَالِ حَدَثٍ تَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَقَالُوا فِيمَا سِوَى السَّلَامِ مِثْلَ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوا بِهِ فِي ذٰلِكَ۔

اقوالِ اہلِ علم

ایک قوم کا یہی مذہب ہے کہ کسی شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا صرف اسی صورت میں جائز ہے جب وہ ایسی حالت میں ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ (یعنی پاک ہو) لیکن اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ بے وضو ہو تو تیمم کرکے سلام کا جواب دے اگرچہ شہر میں ہو (یعنی اگرچہ تیمم کے لیے کوئی دوسرا عذر نہ بھی ہو) سلام کے علاوہ (ذکر وغیرہ) کے سلسلے میں ان کا وہی قول ہے جو پہلے مسلک والوں

۵۱۳ - مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السِّكَّةِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَتَيَمَّمَ بِوَجْهِهِ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَتَيَمَّمَ لِذِرَاعَيْهِ قَالَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ایک کام کے سلسلے میں ان کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا انھوں نے ان کی حاجت کو پورا کیا ان دنوں ان سے ایک حدیث مشہور تھی کہ انھوں نے فرمایا ایک شخص کسی گلی میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ آپ قضائے حاجت یا پیشاب سے فارغ ہوئے تھے اس شخص نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا پھر قریب تھا کہ وہ شخص کسی گلی میں چھپ جاتا تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا اور چہرے کا تیمم کیا پھر دوسری ضرب مارکر بازوؤں کا مسح کیا اس کے بعد سلام کا جواب دیا اور فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں باوضو نہ تھا۔

كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ ـ

۵۱۴ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اَتٰى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ ـ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ پیشاب فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا حتی کہ دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا۔

۵۱۵ ـ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اَبُو الْجَهْمِ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ـ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے (آزاد کردہ) غلام حضرت عمیر فرماتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور عبد اللہ بن یسار جو حضرت ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے، آئے اور ابو الجہم بن حارث ابن صمہ انصاری کے پاس حاضر ہوئے ابو جہم نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لائے تو ایک شخص کی آپ سے ملاقات ہوئی اس نے سلام عرض کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہ دیا حتی کہ دیوار کی طرف متوجہ ہوئے چہرے اور ہاتھوں کا مسح فرمایا (تیمم کیا) پھر سلام کا جواب دیا۔

۵۱۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ـ

حضرت عبد الرحمن اعرج، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْاٰثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِيْ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ اَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَلِلْعِيْدَيْنِ اِذَا خِيْفَ فَوْتُ ذٰلِكَ

ان حضرات نے فرمایا ان روایات کے ذریعے ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ جس شخص کو سلام کیا جائے اور وہ طہارت پر نہ ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے تاکہ سلام کا جواب بن سکے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسے کچھ لوگوں کو جنازے اور عید کی نمازوں کے لیے تیمم کی اجازت دی گئی کہ اگر وہ نماز کے

إذا اشتغل بطلب الماء بوضوء الصلاة وذكروا في ذلك.

وضو کے لیے پانی تلاش کرنے میں مشغول ہوں تو نماز کے نکلنے کا ڈر ہو گا۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔

۵۱۷ حدثنا سليمان بن شعيب قال ثنا يحيى بن حسان قال ثنا عمر بن أيوب الموصلي عن المغيرة بن زياد عن عطاء عن ابن عباس في الرجل تفجأه الجنازة وهو على غير وضوء قال يتيمم و يصلي عليها

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا ہے (نماز) جنازہ کی جلدی ہو اور وہ بے وضو ہو انھوں نے فرمایا وہ تیمم کرکے اس کی نماز جنازہ پڑھے۔

۵۱۸- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا عمرو بن عون قال أنا هشيم عن مغيرة عن إبراهيم وعبد الملك عن عطاء و ذكريا عن عامر و يونس عن الحسن مثله.

حضرت عامر اور یونس، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۱۹- حدثنا أبو بكرة قال ثنا أبو داود قال ثنا شعبة عن منصور عن إبراهيم مثله.

حضرت شعبہ، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۰- حدثنا أبو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن منصور عن إبراهيم مثله.

حضرت سفیان، منصور سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۱- حدثنا حسين بن نصر قال ثنا أبو نعيم قال ثنا سفيان عن حماد عن إبراهيم مثله.

حضرت سفیان، حماد سے وہ ابراہیم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۲- حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد قال ثنا هشيم عن يونس عن الحسن و مغيرة عن إبراهيم و عبد الملك عن عطاء نحوه.

حضرت یونس، حسن اور مغیرہ سے وہ ابراہیم اور عبدالملک سے وہ عطاء سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۲۳- حدثنا أبو بكرة و ابن مرزوق قالا ثنا أبو داود عن عباد بن راشد قال سمعت الحسن يقول ذلك.

ابو داؤد، عباد بن راشد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حسن کو یہ بات کہتے ہوئے سنا۔

۵۲۴- حدثنا يونس قال أنا ابن

ابن وہب کہتے ہیں مجھے یونس نے ابن

وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ قَالَ وَقَالَ لِيَ اللَّيْثُ مِثْلَهُ.

شہاب سے اس کی مثل خبر دی اور فرمایا کہ ابو اللیث نے مجھے اسی طرح فرمایا۔

۵۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ.

شجاع بن ولید، عبدالملک بن ابو عتبہ سے وہ حکم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا كَانَ قَدْ رُخِّصَ فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَفِي صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ لِأَنَّ ذَلِكَ إِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ قَالُوا فَكَذَلِكَ رَخَّصْنَا فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ لِيَكُونَ ذَلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ لِأَنَّ ذَلِكَ إِذَا لَمْ يَفْعَلْ فَلَمْ يُرَدَّ السَّلَامُ حِينَئِذٍ فَاتَ ذَلِكَ وَإِنْ رُدَّ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَيْسَ بِجَوَابٍ لَهُ وَأَمَّا مَا سِوَى ذَلِكَ مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهُ مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ أَحَدٌ إِلَّا عَلَى طَهَارَةٍ.

پس جب شہروں میں نماز جنازہ اور نماز عید نکل جانے کے خوف سے تیمم کی اجازت دی گئی کیونکہ یہ نمازیں جب فوت ہو جائیں تو ان کی قضا نہیں تو علماء فرماتے ہیں اسی طرح ہم نے شہروں میں سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کی اجازت دی ہے تاکہ سلام کرنے والے کو جواب دے سکے کیونکہ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس وقت سلام کا جواب نہیں دے سکے گا اور وہ رہ جائے گا اگر اس کے بعد جواب دے تو وہ جواب نہیں ہوگا اس کے علاوہ وہ امور جن کے فوت ہونے کا ڈر نہیں، مثلاً ذکر الٰہی، قرأت قرآن (وغیرہ) تو ان کو طہارت کے بغیر بجا لانا کسی کے لیے مناسب نہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ أَنْ يَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي ذَلِكَ خَلَا الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِصَاحِبِهِمَا أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ.

اس سلسلے میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جنابت وغیرہ کسی حال میں بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن قرآن پاک جنابت اور حیض کے علاوہ (حالتوں) میں پڑھ سکتا ہے۔ جنبی اور حائضہ کے لیے قرآن پاک پڑھنا جائز نہیں۔ اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۵۲۶ - بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِي وَجْهٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ

حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمارے قبیلے کا ایک آدمی اور بنو اسد کا ایک شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان دونوں کو ایک کام کے لیے بھیجا پھر فرمایا تم دونوں طاقتور ہو اپنے دین کی مدد کرو، فرماتے ہیں پھر وہ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے جب باہر آئے تو لپ بھر پانی لائے اس سے چہرے کا مسح کیا

فَسَمِعَ بِهَا وَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَرَأَيْنَا كَأَنَّا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يُحْجِزُهُ عَنْ ذَلِكَ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

اور قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا انھوں نے دیکھا کہ گویا ہم اسے ناپسند کر رہے ہیں فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو ہمیں قرآن پاک پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول فرماتے آپ کو جنابت کے سوا کوئی چیز اس عمل سے مانع نہ ہوتی۔

۵۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنَا عَمْرُو ابْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عمرو بن مرہ کہتے ہیں میں نے عبد اللہ بن سلمہ سے اور انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت فرماتے پھر قرآن پاک پڑھتے۔

---

۵۲۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

عبد الرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۲۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے ان کی سند سے ذکر کیا۔

۵۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبد اللہ بن سلمہ، حضرت علی (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔

---

۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ السُّوسِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ۔

حضرت عبد اللہ بن سلمہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حال میں ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِيمَا رَوَيْنَا عَنْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبَاحَۃُ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَقِرَآءَۃِ الْقُرْاٰنِ کَذٰلِکَ وَمُنِعَ الْجُنُبُ مِنْ قِرَآءَۃِ الْقُرْاٰنِ خَاصَّۃً وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا فِیْمَا یَدُلُّ عَلٰی اِبَاحَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی غَیْرِ طَھَارَۃٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذکر خداوندی اور تلاوت قرآن وضو کے بغیر بھی جائز ہے اور جنبی کو صرف قرآن پاک پڑھنے سے منع کیا گیا۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو طہارت کے بغیر ذکر خداوندی کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۳۲۔ مَا حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِیْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِیَّۃَ عَنْ شَھْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَبْیَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ یَبِیْتُ طَاھِرًا عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰہَ تَعَالٰی شَیْئًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِلَّا اَعْطَاہُ اِیَّاہُ۔

حضرت عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باوضو ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے سو جائے پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ کُنْتُ اَنَا وَعَاصِمُ ابْنُ بَھْدَلَۃَ وَثَابِتٌ فَحَدَّثَ عَاصِمٌ عَنْ شَھْرِ ابْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَۃَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ غَیْرَ اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ قَوْلَہٗ عَلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَیْنَا فَحَدَّثَنَا ھٰذَا الْحَدِیْثَ وَلَا اَعْلَمُہٗ اِلَّا یَعْنِیْ اَبَا ظَبْیَۃَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ۔

ابوظبیہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "علی ذکر اللہ" کے الفاظ ذکر نہیں کیے حضرت ثابت فرماتے ہیں وہ (یعنی ابو ظبیہ) ہمارے پاس آئے تو ہم سے بھی انھوں نے یہی حدیث بیان کی اور مجھے اس کا علم نہیں (عفان فرماتے ہیں) میں نے حضرت حماد سے پوچھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہی بیان فرمایا تو انھوں نے فرمایا ہاں حضرت معاذ کی روایت سے ہی بیان کیا۔

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَۃَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِیَّۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ۔

حضرت زید بن ابو انیسہ، حضرت عاصم بن ابو النجود سے وہ شمر بن عطیہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَھٰذَا اَیْضًا بَعْدَ النَّوْمِ فَفِیْ ذٰلِکَ

یہ بھی نیند کے بعد ہے پھر اس سے واضح ہوتا ہے کہ

إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى بَعْدَ الْحَدَثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

طہارت کے بغیر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۵۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

فَفِي هٰذَا إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَلَيْسَ فِيهِ وَلَا فِي حَدِيثِ أَبِي طَيْبَةَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ وَفِي حَدِيثِ عَلِيٍّ بَيَانُ فَرْقِ مَا بَيْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي حَالِ الْجَنَابَةِ۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہے لیکن اس حدیث اور ابوطیبہ کی روایت میں قرآن پاک پڑھنے کا ذکر نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں حالت جنابت میں قراءت قرآن اور ذکر خداوندی کے درمیان فرق کا بیان ہے حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنے کی ممانعت کے بارے میں بھی روایات آئی ہیں

۵۳۶ - مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ الْقُرْآنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حیض والی عورت قرآن پاک نہ پڑھے۔

۵۳۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُودِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِيِّ قَالَ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَجَرَّنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلٰكِنِّي لَا أُصَلِّي وَلَا أَقْرَأُ حَتّٰى

حضرت مالک بن عبادہ غافقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا، میں نے یہ بات حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بتائی وہ مجھے کھینچ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھانا تناول فرمایا۔ آپ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کرتا ہوں تو کھاتا اور پیتا ہوں لیکن جب تک غسل نہ کر لوں نہ نماز پڑھتا ہوں اور نہ ہی قرآن پاک کی قراءت کرتا ہوں۔

اَغْتَسِلَ۔

فَفِيْ هٰذَيْنِ الْاَثَرَيْنِ مَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ اَحَدِهِمَا مَنْعُ الْحَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ فَثَبَتَ بِمَا فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مَعَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ اَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَقِرَآءَةِ الْقُرْاٰنِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرِ الْجَنَابَةِ وَاَنَّ قِرَآءَةَ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً مَكْرُوْهَةٌ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ۔ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ اَيَّ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَاَخَّرَ فَنَجْعَلَهٗ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنبی آدمی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے ان میں سے ایک حدیث کے مطابق حیض والی عورت کے لیے بھی ممانعت ہے۔ ان دو روایتوں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت کے مضمون سے ثابت ہوا کہ جنابت کے علاوہ حدث کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرات قرآن میں کوئی حرج نہیں۔ جنابت اور حیض کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا خاص طور پر مکروہ (حرام) ہے۔

پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں ان روایات میں سے بعد والی کونسی ہیں تاکہ ہم ان کو پہلی روایات کے لیے ناسخ قرار دیں تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۵۳۸۔ فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَهْرَاقَ الْمَآءَ اِنَّمَا نُكَلِّمُهٗ فَلَا يُكَلِّمُنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا حَتّٰى نَزَلَتْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ بن فغواء اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالت جنابت میں ہوتے تو ہم آپ سے کلام کرتے آپ ہم سے گفتگو نہ فرماتے۔ ہم آپ کو سلام کرتے لیکن آپ جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو" الآیہ۔

فَاَخْبَرَ عَلْقَمَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ حُكْمَ الْجُنُبِ كَانَ عِنْدَهٗ قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ وَاَنْ لَّا يَرُدَّ السَّلَامَ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَاَوْجَبَ بِهَا الطَّهَارَةَ عَلٰى مَنْ اَرَادَ الصَّلٰوةَ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي الْجُهَيْمِ وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُهَاجِرِ مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا وَاِنَّ الْحُكْمَ الَّذِيْ فِيْ

اس حدیث میں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نزول آیت (مذکورہ بالا) سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جنبی کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو گفتگو کرے اور نہ ہی سلام کا جواب دے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے ذریعے وہ حکم منسوخ کر دیا اور صرف اس شخص پر طہارت کا حصول لازم کیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو جہیم کی روایت نیز حضرت ابن عمر، ابن عباس اور مہاجر رضی اللہ کی روایات تمام کی تمام منسوخ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں

حَدِيْثِ عَلِيٍّ مُتَأَخِّرٌ عَنِ الْحُكْمِ الَّذِيْ فِيْهِمَا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا۔

بیان کردہ حکم، ان روایات میں بیان کردہ حکم سے متاخر ہے اس بات پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۳۹ - مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ ابْنَ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ وَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قرآن پاک پڑھتے حالانکہ وہ بے وضو ہوتے۔

۵۴۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

عبدالرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے سلمہ بن کہیل سے نقل کیا کہ وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد، حمید سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباس سے (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَاُ حِزْبَهٗ وَهُوَ مُحْدِثٌ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنا وظیفہ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے تھے۔

۵۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ اَبَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِذَا اَهْرَقْتُ الْمَاءَ اَذْكُرُ اللّٰهَ قَالَ اَيُّ شَيْءٍ اِذَا اَهْرَقْتَ الْمَاءَ قَالَ اِذَا بُلْتُ قَالَ نَعَمْ اُذْكُرِ اللّٰهَ۔

ازرق بن قیس ایک شخص سے جسے ابان کہا جاتا تھا روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا جب میں پانی بہاؤں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہوں انھوں نے فرمایا پانی بہانے سے تمہاری مراد کیا ہے؟ اس نے کہا (یعنی) جب میں پیشاب کروں فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ

یہ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات کیا کہ آپ نے حدث کی حالت میں سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ تیمم فرمایا

وَهُمَا فَقَدْ قَرَآ الْقُرْآنَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا إِلَّا أَنْ قَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ أَيْضًا عِنْدَهُمَا وَقَدْ تَابَعَهُمَا عَلٰى مَا ذَهَبَا إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا قَوْمٌ.

اور ان دونوں حضرات نے حالت حدث میں قرآن پاک پڑھا۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ان دونوں حضرات کے نزدیک نسخ ثابت نہ ہو۔
اس سلسلے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی ان دونوں کی اتباع کی ہے۔

۵۴۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ الْكُوْفِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يُقْرِئُ رَجُلًا فَلَمَّا انْتَهٰى إِلٰى شَاطِئِ الْفُرَاتِ كَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ مَا لَكَ قَالَ أَحْدَثْتُ قَالَ اقْرَأْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ.

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ایک شخص کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو وہ شخص رک گیا آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا میں بے وضو ہو گیا آپ نے فرمایا پڑھو، چنانچہ وہ پڑھنے لگا۔ اور آپ اسے لقمہ دیتے تھے۔ (تصحیح کرتے تھے)۔

۵۴۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهٗ أَحْدَثَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ فَقِيْلَ لَهٗ أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ قَالَ نَعَمْ إِنِّيْ لَسْتُ بِجُنُبٍ.

حضرت سلمان سے مروی ہے کہ وہ بے وضو ہو گئے اور انہوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کر دیا آپ سے کہا گیا آپ بے وضو ہونے کی حالت میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہاں میں جنبی نہیں ہوں۔

---

۵۴۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رُبَّمَا قَرَأَ السُّوْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ.

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ وہ بے وضو ہے۔ فرمایا میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات طہارت کے بغیر بھی سورت پڑھتے تھے۔

۵۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ.

حضرت وہب بن جریر، شعبہ سے، وہ سعید سے وہ حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۵۴۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

ابن خزیمہ کہتے ہیں ہم سے ہمام نے بیان کیا انہوں نے حضرت قتادہ سے نقل کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ مَا رَوَيْنَا

جو کچھ ہم نے روایت کیا اس کی تصحیح سے حضرت ابن

نَسْخَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمَنْ تَابَعَهٗ وَ ثُبُوْتُ حَدِیْثِ عَلِیٍّ عَلٰی مَا قَدْ شَدَّهٗ مِنْ اَقْوَالِ الصَّحَابَةِ فَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ فَنَكْرَهُ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ قِرَاءَةَ الْاٰيَةِ تَامَّةً وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا لِلَّذِیْ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ وَلَا نَرٰى لَهُمْ جَمِیْعًا بَاْسًا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ مَنْعِ الْجُنُبِ اَیْضًا مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ مَا یُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

عباس اور ان کے متبعین رضی اللہ عنہم کی روایت کا نسخ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی حدیث کا ثبوت جیسا کہ اقوال صحابہ سے اسے مضبوطی حاصل ہوئی ، ثابت ہوا ہم بھی اسے ہی اختیار کرتے ہیں انھوں نے جنبی اور حیض والی عورت کے لیے پوری آیت پڑھنے کا انکار کیا ہے اور بے وضو کے لیے ہم اس سلسلے میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے اور ذکر کرنے کے بارے میں ہم ان تمام کے لیے کوئی حرج نہیں سمجھتے ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی ہمارے قول کے مطابق مروی ہے کہ جنبی کے لیے قرآن پاک پڑھنا منع ہے ۔

۵۴۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عُبَیْدَةَ قَالَ كَانَ عُمَرُ یَكْرَهُ اَنْ یَّقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ جُنُبٌ۔

حضرت عبیدہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حالت جنابت میں قرآن پاک پڑھنا مکروہ جانتے تھے ۔

۵۵۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عمر بن حفص کہتے ہیں ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے اعمش نے بیان پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا اَوْلٰی مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِمَا قَدْ وَافَقَهٗ مِمَّا قَدْ رَوَیْنَاهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَبِیْ مُوْسٰی وَمَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ۔

ہمارے نزدیک یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ اچھا ہے کیونکہ یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے حضرت علی ابن ابیطالب ، ابن عمر ، ابوموسیٰ اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے کیا ۔ امام ابوحنیفہ ، امام ابویوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی خِلَافِ مَا رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ فِیْمَا تَقَدَّمَ فِیْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی وہ روایت مروی ہے جو حضرت نافع کی اس روایت کے خلاف پر دلالت کرتی ہے جسے حضرت نافع نے محمد بن ثابت کی حدیث کے ضمن میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اور ہماری اس کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

۵۵۱ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَطَعِمَ فَقِيْلَ لَهٗ تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اُرِيْدُ اَنْ اُصَلِّیَ فَاَتَوَضَّاَ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ نے کھانا تناول فرمایا عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے ؟ فرمایا میں نے نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں کیا کہ وضو کروں :

۵۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

ابن جریج فرماتے ہیں مجھے سعید بن حویرث نے خبر دی اس کے بعد انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت روح بن قاسم ، حضرت عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ.

حضرت حماد بن سلمہ ، حضرت عمرو سے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَفَلَا تَرٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهٗ اَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَاَتَوَضَّاَ فَاَخْبَرَ اَنَّ الْوُضُوْءَ اِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلٰوةِ لَا لِلذِّكْرِ فَهٰذَا مُعَارِضٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا اَوْلٰی لِاَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمِلَ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ عَمَلُهٗ بِهٖ عَلٰی اَنَّهٗ هُوَ النَّاسِخُ.

کیا تم نہیں دیکھتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ وضو نہیں فرمائیں گے ؟ تو آپ نے فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں پس آپ نے بتایا کہ نماز کے لیے وضو کا ارادہ کیا جاتا ہے ذکر کے لیے نہیں۔

پس یہ روایت ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب کے شروع میں نقل کی ہیں اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس پر عمل کیا پس اس پر آپ کا عمل اس بات کی دلیل ہے کہ یہی ناسخ ہے۔

فَاِنْ عَارَضَ فِیْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ.

اگر مخالف اس کے خلاف کوئی روایت لے آئے (مثلاً) ۔

۵۵۵ - بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ اِلَّا تَوَضَّاَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تو اس سے باہر آنے کے بعد نماز کے وضو جیسا وضو فرمایا۔

قَالُوْا فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ مَا رَاَيْتُمُوْهُ
عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ قِيْلَ
لَهٗ مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ لِاَنَّهٗ قَدْ
يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ اَحْيَانِهٖ
اَيْ فِيْ حِيْنِ طَهَارَتِهٖ وَحَدَثِهٖ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ
الْاٰثَارُ مَعًا ثُمَّ قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمَّا قَالَ اُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَاَتَوَضَّأُ فَدَلَّ
ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَتَوَضَّأُ اِلَّا وَهُوَ
يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ مَا
حَضَرَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ مِنَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ
خُرُوْجِهٖ اِنَّمَا هُوَ لِاِرَادَتِهِ الصَّلٰوةَ لَا
لِلْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ وَيَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ
يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِخْبَارًا مِنْهَا عَمَّا كَانَ يَفْعَلُ
قَبْلَ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ وَمَا فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ
ابْنِ سَلَمَةَ اِخْبَارٌ مِنْهَا مَا كَانَ يَفْعَلُ بَعْدَ
نُزُوْلِ الْاٰيَةِ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَا رُوِيَ عَنْهَا وَمَا
رُوِيَ عَنْ غَيْرِهَا وَلَا يَتَضَادَّ مِنْ ذٰلِكَ
شَيْءٌ

اگر وہ کہیں کہ یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کے خلاف ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔ تو اس سے کہا جائے گا اس میں تمہاری مذکورہ بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور حدث دونوں صورتوں میں، تاکہ احادیث میں تعارض نہ ہو۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز کا ارادہ کرتے وقت وضو کرتا ہوں، اس کے خلاف ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صرف ارادۂ نماز کے وقت وضو کرتے تھے پس اس بات کا بھی احتمال کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد وضو کا ذکر کیا ہے وہ آپ کے ارادۂ نماز کے لیے ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزولِ آیت سے پہلے کے عمل کی خبر دی ہو اور جو کچھ خالد بن سلمہ کی روایت میں ہے وہ آپ کے اس عمل کی خبر ہے جو آپ نزولِ آیت کے بعد کرتے تھے تاکہ ام المومنین کی روایت اور دوسروں کی روایات متفق ہو جائیں اور اس سلسلے میں کوئی تضاد نہ ہو۔

بَابُ ۱۸ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّاْكُلَا الطَّعَامَ

دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم

۵۵۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ
ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَرْبِ
ابْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر (پانی) چھڑکا جائے۔

قَالَ فِي الرَّضِيعِ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ۔

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَالَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَعْطِنِي ثَوْبَكَ أَغْسِلُهُ فَقَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔

حضرت لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے عرض کیا اپنا کپڑا مجھے دیجئے تاکہ میں اسے دھو لوں۔ آپ نے فرمایا بچی (کے پیشاب) سے دھویا جاتا ہے اور لڑکے (کے پیشاب) سے (پانی) چھڑکا جاتا ہے۔

۵۵۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

ابوبکر بن شیبہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۵۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَاللَّيْثُ وَعَمْرٌو وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کو لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا تو اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

۵۶۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت سفیان نے زہری سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۶۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ وَيَدْعُو لَهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ تحنیک، (کھجور وغیرہ چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا) اور دعا کے لیے لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑکا اور اسے نہ دھویا۔

اَلْكَلَامُ فِي تَحْقِيقِ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى التَّفْرِيْقِ بَيْنَ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَبَوْلِ الْجَارِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّأْكُلَا الطَّعَامَ فَقَالُوْا بَوْلُ الْغُلَامِ طَاهِرٌ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسٌ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَسَوَّوْا بَيْنَ بَوْلَيْهِمَا جَمِيْعًا وَجَعَلُوْهُمَا نَجِسَيْنِ وَقَالُوْا قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ اِنَّمَا اَرَادَ بِالنَّضْحِ صَبَّ الْمَاءِ عَلَيْهِ فَقَدْ تُسَمِّي الْعَرَبُ ذٰلِكَ نَضْحًا وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا فَلَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ النَّضْحِ الرَّشَّ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ يَلْزَقُ بِجَانِبِهَا قَالُوْا وَاِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا لِاَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ يَكُوْنُ فِي مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ لِضِيْقِ مَخْرَجِهٖ وَبَوْلَ الْجَارِيَةِ يَتَفَرَّقُ لِسَعَةِ مَخْرَجِهٖ فَاَمَرَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ بِالنَّضْحِ يُرِيْدُ صَبَّ الْمَاءِ فِي مَوْضِعٍ وَّاحِدٍ وَاَرَادَ بِغَسْلِ بَوْلِ الْجَارِيَةِ اَنْ يَّتَتَبَّعَ بِالْمَاءِ لِاَنَّهٗ يَقَعُ فِي مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةٍ وَهٰذَا مُحْتَمِلٌ لِمَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۵۶۲ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ قَالَ الرَّشُّ بِالرَّشِّ وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ مِنَ الْاَبْوَالِ كُلِّهَا۔

۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ

تحقیقِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کھانا کھانے کی عمر سے پہلے کے بچے اور بچی میں تفریق کرتے ہوئے کہا ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے۔

جبکہ دوسروں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے دونوں (لڑکے اور لڑکی) کے پیشاب کو ایک جیسا ناپاک قرار دیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی "لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکو" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے چھڑکنے سے پانی بہانا مراد لیا ہو اہل عرب اس کو لفظ "نضح" سے تعبیر کرتے ہیں اس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں کہ سمندر اس کے کنارے پر پانی ڈالتا ہے۔ آپ نے یہاں لفظ "نضح" سے چھڑکنا مراد نہیں لیا بلکہ آپ کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کے کنارے سے مل جاتا ہے۔

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے درمیان فرق اس لیے کیا کہ لڑکے کا پیشاب مخرج کے تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ ہوتا ہے جبکہ لڑکی کا مخرج تنگ ہونے کے سبب اسکا پیشاب بکھرا ہوتا ہے تو آپ نے لڑکے کے بارے میں "نضح" کا حکم دیا اور اس سے آپکی مراد ایک جگہ پانی ڈالنا ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے سے آپکی مراد یہ ہے کہ مسلسل پانی ڈالا جائے کیونکہ وہ متفرق مقامات پر ہوتا ہے اسکا اس بات میں احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ بعض متقدمین سے ایسے اقوال مروی ہیں جو اس معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام پیشابوں میں چھڑکنے کے ساتھ چھڑکنا اور بہانے کے ساتھ بہانا ہے۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا کہ

ثنا حجاج قال ثنا حماد عن حميد عن الحسن انه قال بول الجارية يغسل غسلا وبول الغلام يتتبع بالماء.

بچی کا پیشاب اچھی طرح سے دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر لگاتار پانی ڈالا جائے۔

افلا ترى ان سعيدا قد سوى بين حكم الابوال كلها من الصبيان وغيرهم فجعل ما كان منه رشا يطهر بالرش وما كان منه صبا يطهر بالصب ليس ان بعضها عنده طاهر وبعضها غير طاهر ولكنها كلها عنده نجسة وفرق بين التطهير من نجاستها عنده بضيق مخرجها وسعته.

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے بچوں اور دیگر لوگوں تمام کے پیشاب کا ایک جیسا حکم بیان فرمایا کہ اس میں سے جو چھینٹوں کی صورت میں ہوگا وہ پانی چھڑکنے سے پاک ہو جائے گا اور جو بہنے کی صورت میں ہوگا وہ پانی بہانے سے پاک ہوگا یہ مطلب نہیں کہ ان کے نزدیک کچھ پاک ہوگا اور کچھ ناپاک، بلکہ ان کے نزدیک تمام ناپاک ہے البتہ آپ نے مخرج کے تنگ اور کشادہ ہونے کے باعث اسکی نجاست سے پاکیزگی کے حصول میں فرق بیان کیا ہے۔

ثم اردنا بذلك ان ننظر في الآثار المأثورة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هل فيها ما يدل على شيء مما ذكرنا.

پھر ہم نے ارادہ کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آثار کو دیکھیں کیا ان میں ہمارے مذکورہ موقف پر دلالت کرنے والی کوئی روایت ہے۔

فنظرنا في ذلك فاذا محمد بن عمرو بن يونس قد

پس ہم نے دیکھا تو محمد بن عمرو بن یونس سے مروی ہے

٥٦٤ - حدثنا قال ثنا ابو معاوية عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يؤتى بالصبيان فيدعو لهم فاتي بصبي مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک مرتبہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

---

٥٦٥ - حدثنا ربيع قال ثنا اسد قال ثنا محمد بن حازم فذكر باسناده مثله.

محمد بن حازم نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

---

٥٦٦ - حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا اسد قال ثنا عبدة بن سليمان عن هشام عن ابيه عن عائشة ان النبي صلى الله

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بچہ لایا گیا:

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

اس نے آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے اس پر پانی ڈالا اور اسے اچھی طرح، نہ دھویا۔

۵۶۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

حضرت مالک فرماتے ہیں ان سے ہشام نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے (نہیں دھویا) کے الفاظ نہیں کہے۔

وَاتِّبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهُ حُكْمُ الْغُسْلِ أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهُ عَذِرَةٌ فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتَّى ذَهَبَ بِهَا أَنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهُرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ زَائِدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَقَالَ فِيهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ مَالِكٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّ النَّضْحَ عِنْدَهُمْ هُوَ الصَّبُّ.

پانی ڈالنے کا حکم وہی ہے جو دھونے کا حکم ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص کے کپڑے کو پاخانہ لگ جائے تو وہ اس پر پانی ڈالے حتیٰ کہ وہ زائل ہو جائے تو اسکا کپڑا پاک ہو گیا۔ یہ حدیث حضرت زائدہ نے حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی ہے انھوں نے فرمایا آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا، مالک، ابو معاویہ، اور عبدہ، حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک چھڑکنے سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے۔

---

۵۶۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعَجِّلُوهُ فَقَالَ ابْنِي ابْنِي فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو لایا گیا انھوں نے آپ پر پیشاب کر دیا بعض لوگوں نے (انہیں اُٹھانے کی) جلدی کی تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو چھوڑ دو، میرے بیٹے کو چھوڑ دو، جب وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تو آپ نے اس پر پانی ڈالا۔

---

۵۶۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

حضرت وکیع، حضرت ابو لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۵۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ اپنے دادا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا

ابن أبي ليلى عن أبيه قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه أو على صدره حسن أو حسين فبال عليه حتى رأيت بوله أسارير ثم قمنا إليه فقال دعوه فدعا بماء فصبه عليه.

٥٧١ - حدثنا فهد قال ثنا أبو غسان قال ثنا شريك عن سماك عن قابوس عن أم الفضل قالت لما ولد الحسين قلت يا رسول الله أعطنيه أو ادفعه إلي فلأكفله أو أرضعه بلبني ففعل فأتيته به فوضعه على صدره فبال عليه فأصاب إزاره فقلت يا رسول الله أعطني إزارك أغسله قال إنما يصب على بول الغلام ويغسل بول الجارية.

قال أبو جعفر فهذه أم الفضل في حديثها هذا إنما يصب على بول الغلام وفي حديثها الذي ذكرناه في الفصل الأول إنما ينضح من بول الغلام فلما كان ما ذكرناه كذلك ثبت أن النضح الذي أراد به في الحديث الأول هو الصب المذكور ههنا حتى لا يتضاد الأثران وهذا أبو ليلى فلم يختلف عنه أنه رأى النبي صلى الله عليه وسلم صب على البول الماء فثبت بهذه الآثار أن حكم بول الغلام هو الغسل إلا أن ذلك الغسل يجزئ منه الصب وأن حكم بول الجارية هو الغسل أيضا وفرق في اللفظ بينهما وإن كانا مستويين في المعنى للعلة التي ذكرنا من ضيق المخرج وسعته

تھا اور آپ کے شکم اطہر یا سینہ مبارکہ پر امام حسن یا امام حسین رضی اللہ عنہما تھے انھوں نے پیشاب کر دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے پیشاب کو تیزی سے جاتے ہوئے دیکھا ہم اس کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر آپ نے پانی منگوا کر اس پر ڈالا۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انھیں مجھے عطا کیجیے تاکہ میں ان کی کفالت کروں یا (فرمایا) میں انھیں اپنا دودھ پلاؤں آپ نے ایسا ہی کیا پھر میں (ایک دن) انھیں لے کر آئی تو انھوں نے آپ کی چادر پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اپنی چادر مجھے دیجیے تاکہ میں اسے دھوؤں آپ نے فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور بچی کا پیشاب دھویا جائے۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی ڈالا جائے اور اس روایت میں جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا، یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے جب وہ چیز جس کا ہم نے ذکر کیا یوں ہے تو ثابت ہوا کہ پہلی روایت میں جس چھڑکنے کا ذکر ہے اس سے پانی ڈالنا ہی مراد ہے جس کا یہاں ذکر کیا گیا ہے تاکہ دونوں روایتوں میں تضاد نہ پایا جائے اور حضرت ابولیلیٰ کی روایات میں اختلاف نہیں ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے پیشاب پر پانی ڈالا۔

پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ بچے کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے مگر یہ کہ اس میں صرف پانی بہا دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کو بھی دھونے کا حکم ہے دونوں کا حکم بیان کرتے ہوئے لفظ میں فرق کیا ہے اگرچہ معنوی طور پر برابر ہیں اس فرق کی علت پیشاب نکلنے کی جگہ کا تنگ اور کشادہ ہونا ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں۔

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَ اَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْغُلَامَ وَ الْجَارِيَةَ حُكْمُ اَبْوَالِهِمَا سَوَآءٌ بَعْدَ مَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ اَيْضًا سَوَآءً قَبْلَ اَنْ يَّاْكُلَا الطَّعَامَ فَاِذَا كَانَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسًا فَبَوْلُ الْغُلَامِ اَيْضًا نَجِسٌ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ روایات کے طریقے پر اس باب کا بیان ہے اور غور و فکر کی صورت یں یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جب بچہ اور بچی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد ان دونوں کے پیشاب کا حکم برابر ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھانا کھانے کی عمر سے پہلے بھی دونوں برابر ہوں پس جب لڑکی کا پیشاب ناپاک ہو تو لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ اِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ هَلْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ اَوْ يَتَيَمَّمُ

جس آدمی کے پاس صرف کھجور کا رس ہو وہ اس سے وضو کر سکتا ہے یا تیمم کرے۔

۵۷۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا قَيْسُ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَعَكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَآءٌ قَالَ مَعِيْ نَبِيْذٌ فِيْ اِدَاوَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصْبُبْ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ بِهٖ وَ قَالَ شَرَابٌ وَّ طَهُوْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے انہوں نے عرض کیا میرے پاس برتن میں کھجور کا نبیذ (رس) ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ڈالو پھر آپ نے اس سے وضو کیا اور فرمایا یہ مشروب ہے اور پاک کرنے والا ہے۔

۵۷۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ احْتَاجَ اِلٰى مَآءٍ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو رافع حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ "لیلۃ الجن" میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کی ضرورت محسوس فرمائی تاکہ اس کے ساتھ وضو کریں اور آپ کے پاس صرف (کھجور کا) نبیذ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاک کھجور اور پاک

يَتَوَضَّأَ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا النَّبِيْذُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ فَتَوَضَّأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پانی ہے پھر آپ نے اس کے ساتھ وضو فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ اِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ فِيْ سَفَرٍ، تَوَضَّأَ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهٗ تَيَمَّمَ وَلَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ اَبُوْ يُوْسُفَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِاَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ عَلٰى اَهْلِ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا رَوٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الطُّرُقِ الَّتِيْ وَصَفْنَا وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الطُّرُقُ طُرُقًا تَقُوْمُ بِهَا الْحُجَّةُ عِنْدَ مَنْ يَقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ وَلَمْ يَجِئْ اَيْضًا الْمَجِيْءُ الظَّاهِرُ فَيَجِبُ عَلٰى مَنْ يَسْتَعْمِلُ الْخَبَرَ اِذَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِهٖ فَهٰذَا مِمَّا لَا يَجِبُ اِسْتِعْمَالُهٗ لِمَا ذَكَرْنَا عَلٰى مَذْهَبِ الْفَرِيْقَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ۔

۵۷۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ عُبَيْدَةَ اَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَعَ رَسُوْلِ

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ جو شخص سفر میں کھجور کے رس کے سوا کچھ نہ پائے وہ اس کے ساتھ وضو کرے انھوں نے اس ضمن میں ان آثار سے استدلال کیا ہے ان لوگوں میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں جو شخص اس کے علاوہ نہ پائے وہ تیمم کرے اس کے ساتھ وضو نہ کرے۔ اس مسلک والوں میں حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا جن طریقوں سے مروی ہے وہ ان لوگوں کے نزدیک جو خبر واحد قبول کرتے ہیں ایسے طریقے پر نہیں ہیں جو حجت بن سکے، کیونکہ راوی نے وضاحت کے ساتھ بیان نہیں کیا تاکہ متواتر طرق سے مروی روایت بھی قبول ہوتی۔ لہٰذا اس روایت کے مطابق دونوں فریقوں کے مطابق عمل کرنا صحیح نہیں نیز حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ سے جو کچھ مروی ہے اس کے مطابق اس رات حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھے۔

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے ابوعبیدہ سے پوچھا کہ "لیلۃ الجن" میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، انھوں نے فرمایا "نہیں"

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَقَالَ لَا۔

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ فَلَمَّا انْتَفٰی عِنْدَ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّ اَبَاہُ کَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ وَھٰذَا اَمْرٌ لَا یَخْفٰی مِثْلُہٗ عَلٰی مِثْلِہٖ بَطَلَ بِذٰلِکَ مَا رَوَاہُ غَیْرُہٗ مِمَّا یُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَتَئِذٍ اِذْ کَانَ مَعَہٗ۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اَلْاٰثَارُ الْاُوَلُ اَوْلٰی مِنْ ھٰذَا لِاَنَّھَا مُتَّصِلَۃٌ وَّھٰذَا مُنْقَطِعٌ لِاَنَّ اَبَا عُبَیْدَۃَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ اَبِیْہِ شَیْئًا قِیْلَ لَہٗ لَیْسَ مِنْ ھٰذِہِ الْجِھَۃِ احْتَجَجْنَا بِکَلَامِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِہٖ لِاَنَّ مِثْلَہٗ عَلٰی تَقَدُّمِہٖ فِی الْعِلْمِ وَمَوْضِعُہٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ وَخُلْطَتُہٗ لِخَاصَّتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ مِثْلُ ھٰذَا مِنْ اُمُوْرِہٖ فَجَعَلْنَا قَوْلَہٗ ذٰلِکَ حُجَّۃً فِیْمَا ذَکَرْنَاہُ مِنْ طَرِیْقِ الَّذِیْ وَصَفْتَ وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ کَلَامِہٖ بِالْاِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ۔

۵۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمْ اَکُنْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْجِنِّ وَلَوَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَہٗ۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ

ابن مرزوق فرماتے ہیں حضرت وہب نے حضرت شعبہ سے روایت کرتے ہوئے ہم سے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا تو جب ابوعبیدہ نے لیلۃ الجن میں اپنے والد کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی نفی کی اور یہ ایسی بات ہے کہ ان جیسی شخصیت پر مخفی نہ رہ سکتی تھی تو اس سے ان کے غیر کی وہ روایت باطل ہو گئی جس میں بتایا گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات وضو کیا جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے۔

اگر کہا جائے کہ پہلی روایات اس سے اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے اس لیے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا۔

تو اس سے کہا جائے گا کہ ہم نے حضرت ابوعبیدہ کے کلام سے اس جہت سے استدلال نہیں کیا بلکہ ہم نے ان سے اس لیے استدلال کیا ہے کہ ان جیسا شخص جسے علمی تقدم اور اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قرب حاصل ہے اور وہ ان سے خاص میل جول رکھتا ہے اس پر اس قسم کے امور مخفی نہیں رہ سکتے ہم نے اس طریقے پر ان سے استدلال کیا۔ اس طریقے پر نہیں جس پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو حضرت ابوعبیدہ کے قول کے موافق ہے۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہیں تھا حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ کاش میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

قَالَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ هَلْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ اَحَدٌ فَقَالَ لَمْ يَصْحَبْهُ مِنَّا اَحَدٌ وَلٰكِنْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا اسْتُطِيْرَ اَوِ اغْتِيْلَ فَتَفَرَّقْنَا فِي الشِّعَابِ وَالْاَوْدِيَةِ نَلْتَمِسُهٗ وَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ يَقُوْلُ اسْتُطِيْرَ اَمْ اُغْتِيْلَ فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِيْ دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ اَقْرَؤُهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ.

فَهٰذَا عَبْدُ اللهِ قَدْ اَنْكَرَ اَنْ يَّكُوْنَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَهٰذَا الْبَابُ اِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْاِسْنَادِ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ فِيْهِ الْاِنْكَارُ اَوْلٰى لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهٖ وَمَتْنِهٖ وَثَبْتِ رُوَاتِهٖ وَاِنْ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ لَا يُتَوَضَّاُ بِنَبِيْذِ الزَّبِيْبِ وَلَا بِالْخَلِّ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيْذُ التَّمْرِ اَيْضًا كَذٰلِكَ وَقَدْ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ نَبِيْذَ التَّمْرِ اِذَا كَانَ مَوْجُوْدًا فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ اَنَّهٗ لَا يُتَوَضَّاُ بِهٖ لِاَنَّهٗ لَيْسَ بِمَاءٍ فَلَمَّا كَانَ خَارِجًا مِنْ حُكْمِ الْمِيَاهِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَانَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِيْ فِيْهِ التَّوَضِّيْ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِهٖ وَهُوَ غَيْرُ مُسَافِرٍ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيْدُهُمْ فَقِيْلَ اِنَّهٗ تَوَضَّاَ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ فِيْ ذٰلِكَ

کیا لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کوئی شخص تھا؟ انھوں نے فرمایا ہم میں سے کوئی بھی آپ کے ساتھ نہیں تھا لیکن ہم نے آپ کو ایک رات نہ پایا تو کہا شاید آپ کو کوئی اڑا لے گیا ہے یا آپ کے ساتھ کوئی دھوکہ ہوا ہے پس ہم آپ کی تلاش میں گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر گئے اور ہم نے نہایت بری رات گذاری لوگ رات بھر یہی کہتے رہے کہ آپ کو اڑایا گیا یا آپ کے ساتھ دھوکہ ہوا پھر آپ نے (تشریف لانے کے بعد) فرمایا میرے پاس جنوں کا قاصد آیا تو میں ان کو قرآن پڑھانے گیا تھا۔ آپ نے ہمیں ان کی نشانیاں بھی بتائیں۔

تو یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا انکار فرما رہے ہیں اگر اس باب کو صحت اسناد کے طریقے پر قبول کیا جائے تو یہ حدیث جس میں انکار ہے اپنے طریق روایت متن کی استقامت اور راویوں کے ثبت کی وجہ سے زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر غور و فکر کے طریقے پر دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ایک متفق علیہ ضابطہ ہے کہ کشمش کے رس اور سرکے کے ساتھ وضو نہ کیا جائے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہو علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں کھجور کے رس سے وضو نہ کیا جائے کیونکہ وہ پانی نہیں ہے تو جب پانی کی موجودگی میں وہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی یہی بات ہو گی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں کھجور کے رس سے وضو کرنا مذکور ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نے اس سے غیر حالت سفر میں وضو کیا کیونکہ آپ مکہ مکرمہ سے ان (جنوں) کے ارادے سے باہر تشریف لے گئے تھے پس کہا گیا ہے کہ آپ نے اس جگہ کھجور کے رس سے وضو کیا جو مکہ مکرمہ کے حکم میں ہے کیونکہ آپ نے نماز پوری پڑھی تو آپ کا وہاں نبیذ استعمال کرنا مکہ مکرمہ میں استعمال کرنے کے حکم میں ہے پس اگر اس روایت سے

الْمَكَانِ وَهُوَ فِي حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ لِأَنَّهُ يُتِمُّ الصَّلٰوةَ فَهُوَ أَيْضًا فِي حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ ذٰلِكَ النَّبِيْذَ هُنَالِكَ فِي حُكْمِ اسْتِعْمَالِهِ إِيَّاهُ بِمَكَّةَ فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْأَثَرُ أَنَّ النَّبِيْذَ مِمَّا يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِهٖ فِي الْأَمْصَارِ وَالْبَوَادِيْ ثَبَتَ أَنَّهُ يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِهٖ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ وَفِي حَالِ عَدَمِهٖ فَلَمَّا اَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ ذٰلِكَ وَالْعَمَلِ بِضِدِّهٖ فَلَمْ يُجِيْزُوا التَّوَضِّيَ بِهٖ فِي الْأَمْصَارِ وَلَا فِيْمَا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْأَمْصَارِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِيْذِ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِيَاهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِهٖ فِي حَالٍ مِّنَ الْأَحْوَالِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ثابت ہو جائے کہ نبیذ ان چیزوں میں سے ہے جن سے شہروں اور وادیوں میں وضو کرنا جائز ہے تو ثابت ہوگا کہ پانی کی موجودگی اور غیر موجودگی دونوں صورتوں میں اس سے وضو جائز ہوگا۔ پس اس کے ترک پر اجماع اور اس کے خلاف پر عمل ہے تو انھوں نے شہروں میں اس کے ساتھ وضو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی ان مقامات میں جو شہروں کے حکم میں ہیں، اس سے وضو جائز ہے تو اس سے ان کا اس حدیث کو چھوڑنا ثابت ہو گیا اور اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس کے ساتھ کسی حالت میں بھی وضو کرنا جائز نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہمارے نزدیک قیاس کا مقتضیٰ بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

۵۷۸ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَعْلَى ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبِيْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْنِ لَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ أَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے باپ کو دیکھا انھوں نے وضو کیا اور جوتوں پر مسح کیا میں نے کہا کیا آپ جوتوں پر مسح فرماتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین مبارک پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۵۷۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ

حضرت اوس بن ابی اوس فرماتے ہیں میں ایک سفر میں اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ ہم بدوؤں کے ایک پانی پر اترے۔ میرے والد نے پیشاب

اَنِّیْ فِیْ سَفَرٍ وَنَزَلْنَا بِمَاءٍ مِنْ مِیَاهِ الْاَعْرَابِ فَبَالَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ اَتَفْعَلُ هٰذَا فَقَالَ مَا اَزِیْدُكَ عَلٰی مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

کیا پھر وضو کیا اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ میں نے پوچھا آپ ایسا کرتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا۔ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ کرتے ہوئے دیکھا ہے اس پر اضافہ نہیں کروں گا۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَی الْمَسْحِ عَلَی النَّعْلَیْنِ کَمَا یُمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَقَالُوْا قَدْ دَلَّ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۸۰۔ فَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ رَاٰی عَلِیًّا بَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْهِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَخَلَعَ نَعْلَیْهِ ثُمَّ صَلّٰی

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے کہا ہے کہ موزوں پر مسح کی طرح جوتوں پر بھی مسح کیا جا سکتا ہے وہ فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت اسے تقویت پہنچاتی ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے ذکر کیا۔ حضرت ابو ظبیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگا کر وضو کیا اور اپنے جوتوں پر مسح فرمایا۔ پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتے اتار کر نماز پڑھی۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَی الْمَسْحَ عَلَی النَّعْلَیْنِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰی نَعْلَیْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهٖ ذٰلِكَ اِلٰی جَوْرَبَیْهِ لَا اِلٰی نَعْلَیْهِ وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَیْهِ بِلَا نَعْلَیْنِ جَازَ لَهٗ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْهِمَا فَكَانَ مَسْحُهٗ ذٰلِكَ مَسْحًا اَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَیْنِ فَاَتٰی ذٰلِكَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ فَكَانَ مَسْحُهٗ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ هُوَ الَّذِیْ تَطْهُرُ بِهٖ وَمَسْحُهٗ عَلَی النَّعْلَیْنِ فَضْلٌ۔

۵۸۱۔ وَقَدْ بُیِّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ

اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم جوتوں پر مسح جائز نہیں سمجھتے۔ اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح اس لیے کیا ہو کہ ان کے نیچے موزے ہوں اور آپ کا مقصد موزوں کا مسح کرنا ہو، جوتوں کا نہیں۔ اور موزے اس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے کہ اگر وہ جوتے کے بغیر ہوتے تب بھی ان پر مسح جائز ہوتا تو مسح سے آپ کا ارادہ موزوں پر مسح ہی تھا اور آپ نے جوتوں اور موزوں پر مسح کیا۔ پس طہارت کے لیے موزوں پر مسح تھا اور جوتوں پر مسح زائد تھا۔ چنانچہ اس حدیث میں اس بات کا بیان ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے موزوں اور نعلین مبارک

ثنا عیسی بن یونس عن ابی سنان عن الضحاک ابن عبد الرحمن عن ابی موسی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی جوربیہ ونعلیہ۔

پر مسح فرمایا۔

۵۸۲۔ حدثنا ابو بکرۃ وابن مرزوق قالا ثنا ابو عاصم عن سفیان الثوری عن ابی قیس عن ھزیل بن شرحبیل عن المغیرۃ ابن شعبۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ۔

حضرت ہزیل بن شرحبیل، حضرت مغیرہ بن شعبہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فاخبر ابو موسی والمغیرۃ عن مسح النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی نعلیہ کیف کان منہ وقد روی عن ابن عمر فی ذلک وجھا اخر۔

پس حضرت ابو موسیٰ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک پر مسح کی کیفیت بیان فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی دوسری وجہ بھی مروی ہے۔

۵۸۳۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن الحسین اللھبی قال ثنا ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن نافع ان ابن عمر کان اذا توضأ ونعلاہ فی قدمیہ مسح علی ظھور قدمیہ بیدیہ ویقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع ھکذا۔

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تو آپ کی نعلین پاؤں میں ہی ہوتیں تو ہاتھوں کے ساتھ قدموں کے ظاہر کا مسح کرتے اور فرماتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

فاخبر ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فی وقت ما کان یمسح علی نعلیہ یمسح علی قدمیہ۔

پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اپنے قدموں پر مسح فرماتے۔

فقد یحتمل ان یکون ما مسح علی قدمیہ ھو الفرض وما مسح علی نعلیہ کان فضلا فحدیث اوس یحتمل عندنا ما ذکر فیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مسحہ علی نعلیہ ان یکون کما قال ابو موسی والمغیرۃ او کما قال ابن عمر فان کان کما قال ابو موسی والمغیرۃ فانا

اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ کا پاؤں پر مسح کرنا فرض ہو اور نعلین پر مسح زائد ہو۔ پس حضرت اوس کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نعلین پر مسح کا ذکر ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو حضرت ابو موسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کا بھی احتمال ہے، اگر وہ احتمال ہو جو حضرت ابو موسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تو ہمارا بھی یہی قول

نَقُوْلُ بِذٰلِكَ لِاَنَّا لَا نَرٰى بَاْسًا بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ اِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْيُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ وَ اَمَّا اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَا صَفِيْقَيْنِ وَيَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ فَيَكُوْنَانِ كَالْخُفَّيْنِ وَاِنْ كَانَ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِثْبَاتَ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ وَمَا عَارَضَهٗ وَمَا نَسَخَهٗ فِىْ بَابِ فَرْضِ الْقَدَمَيْنِ فَعَلٰى اَيِّ الْمَعْنَيَيْنِ كَانَ وَجْهُ حَدِيْثِ اَوْسِ بْنِ اَبِىْ اَوْسٍ مِّنْ مَّعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ مُوْسٰى وَ الْمُغِيْرَةِ وَمِنْ مَّعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ فَلَيْسَ فِىْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ۔

ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک جرابوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ دبیز ہوں۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ اللہ نے یہی فرمایا اور حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک جرابوں پر مسح جائز نہیں جب تک وہ دبیز نہ ہوں اور ان پر چمڑا چڑھا ہوا نہ ہو اس وقت وہ موزوں کی طرح ہوں گی۔ اور اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے مطابق ہو تو اس میں پاؤں پر مسح کا اثبات ہے تو اس کا ثبوت معارضہ اور نسخ "فرض القدمین" کے باب میں گزر چکا ہے تو حضرت اوس کی روایت کا جو بھی معنیٰ ہو حضرت ابوموسیٰ اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے جو مفہوم بیان کیا وہ مراد ہو یا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان کردہ احتمال مراد ہو (دونوں صورتوں میں) نعلین پر مسح کے جائز ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِيْثُ اَوْسٍ مَّا ذَكَرْنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ فِىْ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ الْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهٗ فَرَاَيْنَا الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ يَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَيْهِمَا اِذَا تَخَرَّقَا حَتّٰى بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا اَوْ اَكْثَرُ الْقَدَمَيْنِ فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهٗ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا يَجُوْزُ اِذَا غَيَّبَا الْقَدَمَيْنِ وَيَبْطُلُ ذٰلِكَ اِذَا لَمْ يُغَيِّبَا الْقَدَمَيْنِ وَكَانَتِ النَّعْلَانِ غَيْرَ مُغَيِّبَيْنِ لِلْقَدَمَيْنِ ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَالْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُغَيِّبَانِ الْقَدَمَيْنِ۔

جب حضرت اوس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس میں نعلین پر مسح کے جواز کی کوئی دلیل نہیں تو ہم نے قیاس اور غور و فکر کے طور پر دیکھا تاکہ ہم اس کا حکم معلوم کر سکیں تو ہم نے ان موزوں کو دیکھا جن پر مسح جائز ہے تو جب وہ پھٹے ہوئے ہوں اور ان سے دونوں پاؤں یا ان کا اکثر حصہ نظر آتا ہو اس بات پر اجماع ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے لہٰذا جب موزوں پر مسح اسی صورت میں جائز ہے جب ان میں پاؤں چھپے ہوئے ہوں اور جب پاؤں مخفی نہ ہوں تو مسح باطل ہو گا اور نعلین سے پاؤں چھپتے نہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ ان موزوں کی طرح ہیں جو پاؤں کو نہیں چھپاتے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَتَطَهَّرُ لِلصَّلٰوةِ

مستحاضہ عورت نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے

۵۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت

السقطي قال ثنا الحميدي قال ثنا عبد العزيز ابن ابي حازم قال حدثني ابن الهاد عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرة عن عائشة ان ام حبيبة بنت جحش كانت تحت عبد الرحمن بن عوف وانها استحيضت حتى لا تطهر فذكر شانها لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ليست بالحيضة ولكنها ركضة من الرحم لتنظر قدر قروئها التي تحيض لها فتترك الصلوة ثم لتنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عند كل صلوة وتصلي۔

ام حبیبہ بنت جحش حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے نکاح میں تھیں انھیں اسقدر خون آتا کہ پاک نہ ہوتیں۔ ان کا مسئلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ رحم کا ایک دھکا ہے انھیں چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں کا خیال رکھیں اور نماز نہ پڑھیں اس کے بعد والے دنوں کا اندازہ لگا کر ہر نماز کے وقت غسل کریں۔ اور نماز پڑھیں

۵۸۵ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا الوهبي قال ثنا محمد بن اسحق عن الزهري عن عروة عن عائشة ان ام حبيبة بنت جحش كانت استحيضت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فامرها رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغسل لكل صلوة فان كانت لتغتمس في المركن وهو مملوء ماء ثم تخرج منه وان الدم لغالبه ثم تصلي۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا دور رسالت میں مستحاضہ ہوئیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم فرمایا وہ پانی سے بھرے ہوئے ٹب میں بیٹھ جاتیں پھر باہر نکلتیں تو (اس پانی) پر خون غالب ہوتا پھر نماز ادا کرتیں۔

اقوال اهل العلم

اقوال اہل علم

القول الاول

پہلا قول

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان المستحاضة تدع الصلوة ايام اقرائها ثم تغتسل لكل صلوة واحتجوا في ذلك بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم المروي في هذه الآثار وبفعل ام حبيبة

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت، عادت کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے، انھوں نے ان آثار میں مروی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل سے استدلال کیا جو نبی

بِنْتِ جَحْشٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ مبارک میں وقوع پذیر ہوا۔

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِى النُّعْمَانُ وَالْاَوْزَاعِيُّ وَاَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ وَعَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيْضَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ وَلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَتَقَهٗ اِبْلِيْسُ فَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَائِضَةُ فَاغْتَسِلِىْ وَصَلِّىْ وَاِذَا اَقْبَلَتْ فَاتْرُكِىْ لَهَا الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ اَحْيَانًا فِىْ مِرْكَنٍ فِىْ حُجْرَةِ اُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِىَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَاءَ فَتُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَنَعَهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلٰوةِ۔

حضرت عروہ اور عمرہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا۔ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ ایک رگ ہے جسے شیطان نے کھول دیا ہے۔ جب حیض کی مدت ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو جب حیض آجائے تو نماز چھوڑ دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعض اوقات وہ اپنی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ٹب (وغیرہ) میں غسل کرتیں اور وہ (حضرت عائشہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں تو خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتیں تو آپ ان کو نماز سے نہ روکتے۔

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَكَانَتْ هِىَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا مستحاضہ ہوئیں تو انھوں نے اس کے بارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے ان کو غسل کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض نہیں پس وہ ہر نماز کے لیے غسل کرتی تھیں۔

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى

ابن شہاب، حضرت عروہ سے، وہ حضرت

ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ قَالَ اللَّیْثُ لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ شِہَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اُمَّ حَبِیْبَۃَ اَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں حضرت لیث فرماتے ہیں ابن شہاب نے یہ نہیں کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

۵۸۹ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ اَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ سَمِعَ ابْنَ شِہَابٍ عَنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ اللَّیْثِ۔

ابراہیم بن سعد نے ابن شہاب سے سنا انھوں نے بواسطہ عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا لیکن (ابراہیم بن سعد نے) لیث کا قول ذکر نہیں کیا۔

۵۹۰ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت سفیان زہری سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَھٰذِہٖ اُمُّ حَبِیْبَۃَ قَدْ کَانَتْ تَفْعَلُ ھٰذَا فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِیَّاھَا بِالْغُسْلِ فَکَانَ ذٰلِکَ عِنْدَھَا عَلَی الْغُسْلِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ وَقَدْ قَالَ ذٰلِکَ عَلِیٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَفْتَیَا بِذٰلِکَ

ان فقہاء کرام نے فرمایا کہ دیکھئے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا عہد رسالت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے غسل کرتی تھیں تو ان کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل ضروری تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول تھا اور انھوں نے اسی پر فتویٰ دیا۔

۵۹۱ - حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَبِیْ حَسَّانٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ امْرَاَۃً اَتَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ بِکِتَابٍ بَعْدَ مَا ذَھَبَ بَصَرُہٗ فَدَفَعَہٗ اِلَی ابْنِہٖ فَتَتَرْتَرَ فِیْہِ فَدَفَعَہٗ اِلَیَّ فَقَرَاْتُہٗ فَقَالَ لِابْنِہٖ اَلَا ھَذَذْتَہٗ کَمَا ھَذَّہٗ ھٰذَا الْغُلَامُ الْمِصْرِیُّ فَاِذَا فِیْہِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنِ امْرَاَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَنَّھَا اُسْتُحِیْضَتْ فَاسْتَفْتَتْ عَلِیًّا فَاَمَرَھَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّیَ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لے کر آئی اس وقت آپ کی بینائی جا چکی تھی۔ انھوں نے وہ خط اپنے صاحبزادے کو دیا انھوں نے جلدی جلدی کچھ پڑھ کر مجھے دے دیا۔ میں نے اسے پڑھا تو آپ نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا تو نے ایسے کیوں نہیں پڑھا جیسے اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے۔ اس میں تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ایک مسلمان عورت کی طرف سے اسے استحاضہ کا عارضہ لاحق ہوا تو اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا انھوں نے حکم دیا کہ غسل کر کے نماز پڑھے یا اللہ! آیا حضرت علی رضی اللہ عنہ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا اَعْلَمُ الْقَوْلَ اِلَّا مَا قَالَ عَلِیٌّ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ قَتَادَةُ وَاَخْبَرَنِیْ عَزْرَةُ عَنْ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ الْکُوْفَةَ اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّهٗ یَشُقُّ عَلَیْهَا الْغُسْلُ لِکُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ۔

کے قول کے علاوہ نہیں جانتا تین بار فرمایا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے حضرت عزرہ نے حضرت سعید سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ان سے کہا گیا کوفہ ٹھنڈا علاقہ ہے لہٰذا ہر نماز کے لیے غسل کرنا مشکل ہے تو انہوں نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے اس سے بھی سخت بات میں مبتلا کرتا۔

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْکُوْفَةِ اسْتُحِیْضَتْ فَکَتَبَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ اِنِّیْ امْرَاَةٌ مُّسْلِمَةٌ اَصَابَنِیْ بَلَاءٌ وَاِنَّمَا اسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ سَنَتَیْنِ فَمَا تَرَوْنَ فِیْ ذٰلِکَ فَکَانَ اَوَّلُ مَنْ وَقَعَ الْکِتَابُ فِیْ یَدِهٖ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَقَالَ مَا اَعْلَمُ لَهَا اِلَّا اَنْ تَدَعَ قُرُوْءَهَا وَتَغْتَسِلُ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ وَتُصَلِّیْ فَتَتَابَعُوْا عَلٰی ذٰلِکَ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک کوفی عورت کو استحاضہ ہوا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہم) کو لکھا اور قسم دے کر پوچھا کہ میں ایک مسلمان عورت ہوں اور بیماری میں مبتلا ہوں دو سال سے مجھے خون آرہا ہے اس سلسلے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ یہ خط سب سے پہلے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ آیا انہوں نے فرمایا میں اتنا جانتا ہوں کہ وہ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (باقی دنوں میں) ہر نماز کے لیے غسل کرے اور نماز پڑھے چنانچہ ان دونوں حضرات نے بھی ان کی اتباع میں یہی بات فرمائی۔

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَاصَّةً مِّثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَیَّامَ حَیْضِهَا۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما نے خاص طور پر اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے۔

اَلْقَوْلُ الثَّانِیْ

دوسرا قول

فَجَعَلَ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَی الْمُسْتَحَاضَةِ اَنْ تَغْتَسِلَ لِکُلِّ صَلٰوةٍ لِمَا ذَکَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا الَّذِیْ یَجِبُ عَلَیْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا

اس (پہلے) قول والوں نے ان روایات کی بنیاد پر مستحاضہ عورت کو ہر نماز کے لیے غسل کا پابند کیا لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس پر ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرنا واجب ہے اس غسل کے ساتھ ظہر کی نماز آخری وقت میں اور نماز عصر

تُصَلِّيَ بِهِ الظُّهْرَ فِي اٰخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرَ فِي اَوَّلِ وَقْتِهَا وَتَغْتَسِلَ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا تُصَلِّيْهِمَا بِهِ وَتُؤَخِّرَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا وَتُقَدِّمَ الْاٰخِرَةَ كَمَا فَعَلَتْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا.

پہلے وقت میں پڑھے، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے ساتھ دونوں نمازیں پڑھے پہلی نماز کو دیر سے اور دوسری کو جلدی پڑھے جیسا کہ ظہر و عصر میں کیا اور صبح کے لیے الگ غسل کرے۔

۵۹۴ - وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ لِتَجْلِسْ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ.

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ مستحاضہ ہو گئی ہیں آپ نے فرمایا چاہیے کہ وہ حیض کے دنوں میں بیٹھ جائے (نماز نہ پڑھے) پھر غسل کرے ظہر کی نماز کو تاخیر سے پڑھے اور عصر میں جلدی کرے اور غسل کر کے نماز پڑھے مغرب میں دیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور فجر کے لیے غسل کرے۔

۵۹۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً اُسْتُحِيْضَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ قَدْرَ اَيَّامِهَا.

حضرت عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو استحاضہ ہوا تو لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا مگر یہ بھی فرمایا کہ اس (حیض) کے دنوں کا اندازہ (ٹھہرے)

۵۹۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً اُسْتُحِيْضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُمِرَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ تَرْكَهَا الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا وَلَا اَيَّامَ حَيْضِهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عہد رسالت میں ایک عورت کو استحاضہ ہوا تو اسے حکم دیا گیا، اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے (حیض اور اقراء میں سے کوئی لفظ بھی نہیں)

۵۹۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فاطمہ بنت ابی حبیش

الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَآءَ ابْنَةِ عُمَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اُسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّیْطٰنِ لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْکَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَآءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَّاحِدًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلًا وَّاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ۔

کو اتنے عرصے سے استحاضہ ہے پس اس نے نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ شیطان کی طرف سے ہے چاہیے کہ وہ ٹب (وغیرہ) میں بیٹھ جائے پس جب پانی پر زردی دیکھے تو ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور اس کے درمیان وضو کرے۔

فَقَوْلُهٗ وَتَتَوَضَّأُ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِکَ یَحْتَمِلُ اَنْ تَتَوَضَّأَ لِمَا یَکُوْنُ مِنْهَا مِنَ الْاَحْدَاثِ الَّتِیْ تُوْجِبُ نَقْضَ الطَّهَارَاتِ وَیَحْتَمِلُ اَنْ تَتَوَضَّأَ لِلصُّبْحِ فَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی خِلَافِ مَا تَقَدَّمَهٗ مِنْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَسُفْیَانَ قَالُوْا فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ قَدْ رُوِیَتْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا ذَکَرْنَا فِیْ جَمْعِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ وَفِیْ جَمْعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ وَاِفْرَادِ الصُّبْحِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ اَوْلٰی مِنَ الْاٰثَارِ الْاُوْلَی الَّتِیْ فِیْهَا ذِکْرُ الْاَمْرِ بِالْغُسْلِ لِکُلِّ صَلٰوةٍ لِاَنَّا قَدْ رُوِیَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ هٰذَا نَاسِخٌ لِذٰلِکَ۔

اس وضو میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اگر وضو کو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تو وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ صبح کے لیے وضو کرے لیکن اس میں حضرت شعبہ اور سفیان کی گذشتہ روایات کے خلاف کوئی بات نہیں۔

یہ حضرات فرماتے ہیں یہ روایات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ظہر و عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے، مغرب و عشاء کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور فجر کے لیے الگ غسل کرے۔ ہمارا بھی موقف ہے اور یہ ان پہلی روایات سے زیادہ بہتر جن میں ہر نماز کے لیے غسل کا حکم ہے کیونکہ ایسی روایات بھی مروی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان کے لیے ناسخ ہیں۔ انھوں نے ذکر کیا۔

۵۹۸- فَذَکَرُوْا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا هِیَ سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَیْلِ بْنِ عَمْرٍو اُسْتُحِیْضَتْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا جَهَدَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو مستحاضہ ہوگئیں تو حضور علیہ السلام نے ان کو ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیا لیکن جب یہ کام ان کیلئے مشکل ہو گیا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ ظہر اور عصر کو ایک غسل کے ساتھ جمع کریں، مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کریں اور صبح کے لیے الگ غسل کریں۔

ذٰلِكَ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ۔

قَالُوْا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ نَاسِخٌ لِّلْحُكْمِ الَّذِيْ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ لِاَنَّهٗ اِنَّمَا اُمِرَ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقَوْلُ بِهٖ اَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِالْاٰثَارِ الْاُوَلِ قَالُوْا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ۔

وہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ حکم پہلی روایت میں مذکورہ حکم کے لیے ناسخ ہے کیونکہ آپ نے یہ حکم اس کے بعد دیا لہٰذا پہلی روایات کو اختیار کرنے کی نسبت اسے اپنانا زیادہ بہتر ہے انھوں نے کہا یہ بات حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے چنانچہ انھوں نے ذکر کیا۔

۵۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مُّسْتَحَاضَةٌ تَسْاَلُهٗ فَلَمْ يُفْتِهَا وَقَالَ لَهَا سَلِيْ غَيْرِيْ قَالَ فَاَتَتِ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُصَلِّيْ مَا رَاَيْتِ الدَّمَ فَرَجَعَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِنْ كَادَ لَيُكَفِّرُكِ قَالَ ثُمَّ سَاَلَتْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ تِلْكَ رِكْزَةٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ اَوْ قُرْحَةٌ فِي الرَّحِمِ اغْتَسِلِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ مَرَّةً وَّصَلِّيْ قَالَ فَلَقِيَتِ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدُ فَسَاَلَتْهُ فَقَالَ مَا اَجِدُ لَكِ اِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ۔

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت ان کے پاس حاضر ہو کر مسئلہ پوچھنے لگی تو انھوں نے فتویٰ نہ دیا اور فرمایا کسی دوسرے سے پوچھ۔ حضرت سعید فرماتے ہیں پھر وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئی اور مسئلہ پوچھا انھوں نے فرمایا جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو، پھر وہ حضرت ابن عباس کی طرف لوٹ گئی اور اس بات کی خبر دی۔ انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ قریب تھا کہ وہ تمہیں کفر تک پہنچا دیتے، راوی فرماتے ہیں پھر اس عورت نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا یہ ایک شیطانی اثر ہے یا رحم میں زخم ہے ہر دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر کے نماز پڑھو اس کے بعد اس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کر کے سوال کیا تو انھوں نے فرمایا میں تمہارے لیے یہی بات پاتا ہوں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمائی ہے۔

۶۰۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ قَالَ تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّاحِدًا وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَّتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہماری زمین سرد ہے تو فرمایا ظہر کی نماز مؤخر کرے اور عصر میں جلدی کرے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء جلدی پڑھے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے۔ فجر کے لیے الگ غسل کرے۔

پس ان حضرات نے ان روایات کو اختیار کیا

اَلْقَوْلُ الثَّالِثُ

فَذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا تَدَعُ الْمُسْتَحَاضَۃُ الصَّلٰوۃَ اَیَّامَ اَقْرَائِہَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ وَتُصَلِّیْ۔

۶۰۱۔ وَذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ السُّوْسِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیْسٰی قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِیْبِ ابْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ فَلَا یَنْقَطِعُ عَنِّی الدَّمُ فَاَمَرَہَا اَنْ تَدَعَ الصَّلٰوۃَ اَیَّامَ اَقْرَائِہَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ وَاَنْ تُصَلِّیْ وَاِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَی الْحَصِیْرِ قَطْرًا۔

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ اَحِیْضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیْسَ بِحَیْضٍ وَاِنَّمَا ذٰلِکِ عِرْقٌ مِنْ دَمِکِ فَاِذَا اَقْبَلَ الْحَیْضُ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَ فَاغْتَسِلِیْ لِطُهْرِکِ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ۔

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ

تیسرا قول

اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرکے نماز پڑھے، اس سلسلے میں انہوں نے بیان کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فاطمہ بنت جیش نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خون آتا ہے جو بند نہیں ہوتا۔ آپ نے فرمایا حیض کے دن چھوڑ دو پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرو اور نماز پڑھو اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر گریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابوجیش نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے مہینہ دو مہینے خون آتا رہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ تمہارے خون کی ایک رگ ہے لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض (کی مدت) ختم ہو جائے تو حصولِ طہارت کے لیے غسل کرو پھر ہر نماز کے وقت وضو کرو۔

حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ

ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُومُ وَتُصَلِّي

ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مستحاضہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے اور وضو کرے، نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔

قَالُوا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۶۰۴۔ فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا۔

قَالَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ....

فَعَارَضَهُمْ مُعَارِضٌ فَقَالَ أَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ الَّذِي رَوَاهُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ فَخَطَأٌ وَذٰلِكَ إِنَّ الْحُفَّاظَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَوَوْهُ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

وہ کہتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے انہوں نے ذکر کیا حضرت عدی بن ثابت اپنے والد سے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی اس حدیث کی مثل جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور اس سے پہلی فصل میں ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس قول کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہو تو معارض نے اس کا مقابلہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام ابوحنیفہ کی روایت جو انہوں نے بواسطہ ہشام، حضرت عروہ سے روایت کی ہے وہ صحیح نہیں، حفاظ حدیث نے ہشام بن عروہ سے اس کے علاوہ روایت کی ہے اس سلسلے میں انہوں نے ذکر کیا۔

۶۰۵۔ فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَالِكٌ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ مَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمرو، سعید بن عبدالرحمٰن، مالک اور لیث حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بواسطہ والد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے انہیں خبر دی کہ فاطمہ بنت ابو جیش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں (خون سے) پاک نہیں رہتی کیا میں ہمیشہ نماز چھوڑ دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَّلَیْسَتْ بِالْحَیْضَۃِ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَیْضَۃُ فَاتْرُکِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا ذَھَبَ قَدْرُھَا فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔

نہیں ہے، حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دو اور جب ان کے دنوں کا اندازہ گزر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھو۔

۲۰۶۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ اَبِیْہِ وَھِشَامٍ کِلَیْھِمَا عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد اپنے والد اور حضرت ہشام دونوں سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَھٰکَذَا رَوٰی الْحُفَّاظُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ لَا کَمَا رَوَاہُ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ **فَکَانَ** مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْھِمْ اَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَۃَ قَدْ رَوٰی ھٰذَا الْحَدِیْثَ عَنْ ھِشَامٍ فَزَادَ فِیْہِ حَرْفًا یَدُلُّ عَلٰی مُوَافَقَتِہٖ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ۔

حفاظِ حدیث نے یہ حدیث حضرت ہشام بن عروہ سے اس طرح روایت کی ہے اس طرح نہیں جیسے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے روایت کیا ہے۔ پس ان کے خلاف حجت یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حضرت ہشام سے روایت کی اور اس میں ایک ایسے حرف کا اضافہ کیا جو اس کے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

۲۰۷۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْھَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِیْثِ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ وَحَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاؤدَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ فَاِذَا ذَھَبَ قَدْرُھَا فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِیْ وَصَلِّیْ۔

حضرت حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مثل روایت کرتے ہیں جو یونس نے ابن وہب سے اور محمد بن علی نے سلیمان بن داؤد سے روایت کی البتہ انھوں نے فرمایا کہ جب اس (حیض) کی مدت کا اندازہ گزر جائے تو اپنے آپ سے خون دھو کر وضو کرو اور نماز پڑھو۔

فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَھَا بِالْوُضُوْءِ مَعَ اَمْرِہٖ اِیَّاھَا بِالْغُسْلِ فَذٰلِکَ الْوُضُوْءُ ھُوَ الْوُضُوْءُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ فَھٰذَا مَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَلَیْسَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عِنْدَکُمْ فِیْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ بِدُوْنِ مَالِکٍ وَاللَّیْثِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ **فَقَدْ** ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا صِحَّۃُ

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں غسل کے ساتھ ساتھ وضو کا بھی حکم دیا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لیے ہوتا ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کا بھی یہی مفہوم ہے۔ اور ہشام بن عروہ کی روایت میں حماد بن سلمہ کا مقام مالک، لیث اور عمرو بن حارث سے کم نہیں ہے۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ مستحاضہ

الرِّوَايَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِي حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلٰوةٍ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ **فَاَرَدْنَا** اَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ مَا الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُعْمَلَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِي اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اَنَّهُ اَمَرَ اُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فِي حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ دَاؤُدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ فِي اَمْرِ سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا اَجْهَدَهَا ذٰلِكَ اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَّبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ وَّتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ غُسْلًا فَكَانَ مَا اَمَرَهَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا كَانَ اَمَرَهَا بِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

حالتِ استحاضہ میں ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بھی مروی ہے جس کا ذکر اس باب میں گزر چکا ہے۔

پس ہم نے چاہا کہ اس بارے میں غور و فکر کریں تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ کس بات پر عمل مناسب ہے پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت جسے ہم نے باب کے شروع میں نقل کیا ہے کہ آپ نے حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم دیا۔ اس کا اس حدیث سے منسوخ ہونا ثابت ہو گیا جسے ہم نے اس باب کی دوسری فصل میں سہلہ بنت سہل کے معاملے میں بواسطہ ابن ابی داؤد وہبی کی روایت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ اسے ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے۔ جب اس پر یہ گراں گزرا تو اسے ایک غسل کے ساتھ ظہر و عصر اور ایک غسل کے ساتھ مغرب و عشاء کو جمع کرنے اور صبح کے لیے الگ غسل کا حکم فرمایا تو آپ کا یہ حکم اس سے پہلے حکم کا ناسخ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ مَعْنَاهُ فَاِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَدْ رَوٰى عَنْ اَبِيْهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِي اُسْتُحِيْضَتْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي ذٰلِكَ فَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ وَاَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا

پس ہم نے ارادہ کیا کہ اس سلسلے میں مروی روایات کے مفہوم میں غور کریں تو دیکھا عبدالرحمٰن بن قاسم نے عہدِ رسالت کی مستحاضہ کے بارے میں اپنے والد سے روایت کیا تو اس سلسلے میں حضرت عبدالرحمٰن سے اختلاف کیا گیا حضرت ثوری نے ان سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت زینب بنت جحش سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اس بات کا حکم دیا اور فرمایا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں۔

وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَيْضًا عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ اِلَّا اَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِيْ مَعْنٰى مَتْنِ الْحَدِيْثِ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ فِيْ اَيَّامِ الْاِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ اَيَّامَ الْحَيْضِ كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوْفًا ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَيَّامَ الْاَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحٰقَ فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَمَا ذَكَرْنَا فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ كَشَفْنَاهُ لِنَعْلَمَ مِنْ اَيْنَ جَاءَ الْاِخْتِلَافُ فَكَانَ ذِكْرُ اَيَّامِ الْاَقْرَاءِ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَوَجَبَ اَنْ تُجْعَلَ رِوَايَةُ عَنْ زَيْنَبَ غَيْرِ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ الْاَقْرَاءِ حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ اَهْلُ الْخَبَرِ لِاَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَاِنَّمَا جَاءَ اِنْقِطَاعُهُ لِاَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُوْلَدْ فِيْ زَمَنِهَا لِاَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَهِيَ اَوَّلُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْاَقْرَاءِ اِنَّمَا فِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ اَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ فَقَدْ وَجَدْنَا اِسْتِحَاضَةً قَدْ تَكُوْنُ عَلٰى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ فَمِنْهَا اَنْ يَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَاَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوْفَةٌ

ابن عیینہ نے بھی عبدالرحمٰن کے واسطہ سے ان کے والد سے روایت کیا لیکن انھوں نے حضرت زینب کا ذکر نہیں کیا البتہ انھوں نے متن حدیث کے مفہوم میں ثوری سے موافقت کی ہے اور یہ اسی استحاضہ کے دنوں میں خاص طور پر دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرنا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ایام حیض معروف تھے۔

پھر حضرت شعبہ نے بواسطہ عبدالرحمٰن ان کے والد سے انھوں نے حدیث عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے حضرت ثوری اور ابن عیینہ کی طرح روایت کیا لیکن انھوں نے ایام حیض کا ذکر نہیں کیا اس سلسلے میں محمد بن اسحٰق نے ان کی اتباع کی ہے۔ پس یہ حدیث یوں مروی ہے جیسے ہم نے ذکر کیا کہ اس میں ان کا اختلاف ہے تو ہم نے اس کو واضح کیا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اختلاف کہاں سے آیا۔ ایام حیض کا ذکر جو بواسطہ قاسم حضرت زینب کی روایت میں ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں نہیں لہٰذا ضروری ہے کہ حضرت زینب سے ان کی روایت کو حضرت عائشہ سے مروی روایت کا غیر قرار دیا جائے پس حضرت زینب کی روایت جس میں حیض کا ذکر ہے حدیث منقطع ہے محدثین کے نزدیک وہ ثابت نہیں کیوں کہ وہ حدیث منقطع کے ساتھ استدلال نہیں کرتے۔ انقطاع اس لیے پیدا ہوا کہ حضرت قاسم نے حضرت زینب کا زمانہ نہیں پایا اور وہ ان کے زمانے میں پیدا نہیں ہوئے تھے کیونکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے دور حکومت میں ان کا انتقال ہو چکا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان کا ہی انتقال ہوا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایام حیض کا ذکر نہیں اس میں صرف یہ ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کو ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرنے کا حکم دیا جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سی مستحاضہ تھیں۔

لَهَا فَسَبِيلُهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ بَعْدَ ذٰلِكَ وَمِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً لَا أَنَّ دَمَهَا قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا فَلَا يَنْقَطِعُ عَنْهَا وَأَيَّامُ حَيْضِهَا قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا فَسَبِيْلُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ لِأَنَّهَا لَا يَأْتِيْ عَلَيْهَا وَقْتٌ إِلَّا احْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ حَائِضًا أَوْ طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ أَوْ مُسْتَحَاضَةً فَيُحْتَاطُ لَهَا فَتُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ وَمِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا أَيَّامُ حَيْضِهَا وَدَمُهَا غَيْرُ مُسْتَمِرٍّ بِهَا يَنْقَطِعُ سَاعَةً وَيَعُوْدُ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰكَذَا هِيَ فِيْ أَيَّامِهَا كُلِّهَا فَتَكُوْنُ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا فِيْ وَقْتِ انْقِطَاعِ دَمِهَا إِذَا اغْتَسَلَتْ حِيْنَئِذٍ غَيْرُ طَاهِرٍ مِنْ حَيْضٍ طُهْرًا يُوْجِبُ عَلَيْهَا غُسْلًا فَلَهَا أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ حَالِهَا تِلْكَ مَا أَرَادَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِذٰلِكَ الْغُسْلِ إِنْ أَمْكَنَهَا ذٰلِكَ فَلَمَّا وَجَدْنَا الْمَرْأَةَ قَدْ تَكُوْنُ مُسْتَحَاضَةً بِكُلِّ وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ مَعَانِيْهَا مُخْتَلِفَةٌ وَأَحْكَامُهَا مُخْتَلِفَةٌ وَاسْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَجْمَعُهَا وَلَمْ نَجِدْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ذٰلِكَ بَيَانُ اسْتِحَاضَةِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِمَا ذَكَرْنَا أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ دُوْنَ غَيْرِهِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا عَلٰى ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ دَلِيْلًا.

۶۰۸- فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ بْنُ إِدْرِيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا

حالانکہ ہم دیکھتے ہیں مستحاضہ کی کئی صورتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس کا خون مسلسل جاری ہو اور حیض کے دن معروف ہوں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے اور اس کے بعد وضو کرے (اور نماز پڑھے) دوسری صورت یہ ہے کہ مستحاضہ ہو یعنی اس کا خون مسلسل جاری ہو ختم نہ ہوتا ہو اور حیض کے دن اس پر مخفی ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل کرے کیونکہ ہر وقت اس بات کا احتمال ہوتا ہے کہ وہ حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو پس اسے احتیاطاً غسل کا حکم دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مستحاضہ پر ایام حیض مخفی ہوتے ہیں اور خون مسلسل جاری نہیں ہوتا اور ایک گھڑی کے لیے رک جاتا ہے پھر لوٹ آتا ہے تمام دنوں میں یہی صورتحال رہتی ہے تو وہ خیال کرے گی کہ خون بند ہونے کی حالت میں جب وہ غسل کرے تو اسے حیض سے وہ طہر حاصل نہیں ہوگا جس سے اس پر غسل واجب ہوتا ہے۔ پس وہ اس حالت میں اس غسل کے ساتھ جتنی نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے بشرطیکہ اس کے لیے ممکن ہو۔

پس جب ہم نے دیکھا کہ عورت بعض اوقات ان مختلف صورتوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مستحاضہ ہوتی ہے اور ہر صورت کا حکم مختلف ہے جبکہ لفظ مستحاضہ سب کو شامل ہے تو ہمیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے بارے میں جس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حکم دیا تھا وضاحت نہیں ملتی کہ وہ کون سی مستحاضہ تھی تو ہمارے لیے جائز نہیں کہ ہم کسی دلیل کے بغیر اسے کسی ایک مفہوم پر محمول کریں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ بنا بریں ہم نے دیکھا کہ کیا اس سلسلے میں ہمارے پاس کوئی دلیل ہے۔

حضرت مسروق کی زوجہ، حضرت عمیرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں انہوں

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَبَيَانٌ قَالُوْا سَمِعْنَا عَامِرًا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قَمِيْرٍ امْرَأَةِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَّاحِدًا وَّتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر ایک غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

---

۷۰۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان، فراس اور بیان سے اور وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ أَفْتَتْ بِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَنْهَا ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْآخَرَيْنِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا عَلَيْهَا أَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ وَتُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا وَجَبَ الْقَبُوْلُ بِهِ وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا۔

پس جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات مروی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ اسی کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور مستحاضہ کا حکم جو ہم نے ذکر کیا کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کرے اور جو ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل اور وضو کرے اور یہ تمام باتیں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو آپ کے اس جواب سے ثابت ہوا کہ یہ حکم دوسرے دو حکموں کا ناسخ ہے کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے بارے میں یہ خیال رکھنا جائز نہیں کہ انھوں نے ناسخ کو چھوڑ دیا اور منسوخ کے ساتھ فتویٰ دیتی تھیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو ان کی روایت ساقط ہو جاتی پس جب ثابت ہوا کہ یہی ناسخ ہے جس کا ہم نے ذکر کیا تو اس قول کو اپنانا واجب ہے اور اس کے خلاف جائز نہیں ہے۔

هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَيْهِ وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ آخَرُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ أُمِّ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِيْ حُبَيْشٍ كَانَتْ

روایات کے معانی کے سلسلے میں یہ بات بھی ہو سکتی ہے اور جائز ہے کہ کوئی دوسرا احتمال ہو اور ہو سکتا ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بارے میں جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ اس کے مخالف نہ ہو جو سہلہ بنت سہیل کے معاملے میں مروی ہے کیونکہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کے ایام حیض معروف تھے اور حضرت سہلہ کے دن معلوم نہ تھے، البتہ ان کا خون کسی وقت ختم ہو جاتا اور کسی وقت

أَيَّامُهَا مَعْرُوْفَةً وَّسَهْلَةُ كَانَتْ أَيَّامُهَا مَجْهُوْلَةً
إِلَّا أَنَّ دَمَهَا يَنْقَطِعُ فِيْ أَوْقَاتٍ وَّيَعُوْدُ فِيْ أَوْقَاتٍ
وَهِيَ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ
الْحَيْضِ بَعْدَ غُسْلِهَا إِلٰى أَنْ صَلَّتِ الصَّلَاتَيْنِ
جَمِيْعًا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّا نَقُوْلُ
بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيْثِ
فَاطِمَةَ عَلٰى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ وَنَجْعَلُ حُكْمَ
حَدِيْثِ سَهْلَةَ عَلٰى مَا صَرَفْنَاهُ أَيْضًا إِلَيْهِ.
وَأَمَّا حَدِيْثُ أُمِّ حَبِيْبَةَ فَقَدْ رُوِيَ
مُخْتَلِفًا فَبَعْضُهُمْ يَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ
عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا فَقَدْ
يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَاءُ
عِلَاجًا لَهَا لِأَنَّهَا تُقَلِّصُ الدَّمَ فِي الرَّحِمِ فَلَا
يَسِيْلُ وَبَعْضُهُمْ يَرْوِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ
الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ
صَلٰوةٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوْزُ
أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الْعِلَاجَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ
يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ
قَبْلَ هٰذَا لِأَنَّ دَمَهَا سَائِلٌ دَائِمُ السَّيَلَانِ
فَلَيْسَتْ صَلٰوةٌ إِلَّا يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ عِنْدَهَا طَاهِرًا
مِنْ حَيْضٍ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُصَلِّيَهَا إِلَّا بَعْدَ
الْاِغْتِسَالِ فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ
هٰذَا هُوَ مَعْنٰى حَدِيْثِهَا فَإِنَّا كَذٰلِكَ نَقُوْلُ
أَيْضًا فِيْمَنْ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ وَلَمْ تَعْرِفْ
أَيَّامَهَا فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مَا
ذَكَرْنَا وَرَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا
بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

لوٹ آتا، اس لیے وہ خیال کرسکتی تھی کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے نہیں نکلیں یہاں تک کہ وہ ایک غسل سے دو نمازیں پڑھتیں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم بیک وقت دونوں حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اس پر لگاتے ہیں جس کی طرف ہم نے اسے پھیرا (ایام حیض کا معلوم ہونا) اور حضرت سہلہ والی روایت کا حکم وہی ہوگا جو ہم نے بیان کیا۔

رہا مسئلہ ام حبیبہ والی حدیث کا تو وہ اختلاف کے ساتھ مروی ہے بعض راوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ام حبیبہ) کو ہر نماز کے وقت وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کے ایام حیض کا ذکر نہ فرمایا پس جائز ہے کہ آپ نے یہ حکم علاج کے طور پر دیا ہو کیونکہ یہ رحم میں خون کو ختم کر دیتا ہے اور وہ جاری نہیں ہوتا۔ اور بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیں پھر ہر نماز کے لیے غسل کریں اگر یہ بات اسی طرح ہے تو جائز ہے کہ اس سے علاج مراد لیا ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ بات مراد ہو جس کا ہم نے اس سے پہلی فصل میں ذکر کیا کیونکہ ان کا خون ہمیشہ جاری رہتا تھا تو ہر نماز کے وقت حیض سے پاک ہونے کا احتمال ہوتا اور غسل کے بعد ہی نماز پڑھ سکتی تھیں تو اس بنیاد پر ان کو غسل کا حکم فرمایا۔ اگر بات اسی طرح ہو تو ہم اس عورت کے بارے میں جس کا خون جاری ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں یہی بات کہتے ہیں۔

جب یہ روایات اس کا احتمال رکھتی ہیں جو ہم نے ذکر کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عہد رسالت کے بعد کا قول ہم نے اس معنی میں روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے تو ثابت ہوا

وَصَفْنَا ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ
الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ اَيَّامَهَا وَثَبَتَ اَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ
مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا غَيْرُ
اِسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اَوْ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ اِسْتِحَاضَتُهَا
مِثْلُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهٖ اِلَّا اَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَيِّ
الْمَعَانِيْ كَانَ فَمَا رُوِيَ فِيْ اَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ
اَبِيْ حُبَيْشٍ اَوْلٰى لِاَنَّ مَعَهُ الْاِخْتِيَارَ مِنْ عَائِشَةَ
لَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ
عَلِمَتْ مَا خَالَفَهُ وَمَا وَافَقَهُ مِنْ قَوْلِهٖ
وَكَذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ فِي
الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ
وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ
بِغُسْلٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ اَنَّهَا تَدَعُ الصَّلٰوةَ
اَيَّامَ اَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ
صَلٰوةٍ اِنَّمَا اخْتَلَفَتْ اَقْوَالُهُ فِيْ ذٰلِكَ
لِاخْتِلَافِ الْاِسْتِحَاضَةِ الَّتِيْ اَفْتٰى فِيْهَا
بِذٰلِكَ۔

کہ یہ اس مستحاضہ کا حکم ہے جس کے دن معروف نہ ہوں اور ثابت
ہوا کہ جو کچھ اس کے خلاف بواسطہ ام المؤمنین، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے وہ اس استحاضہ کے علاوہ
ہے یا اس مستحاضہ کے بارے میں ہے جس کا استحاضہ اس کی مثل
ہے مگر یہ کہ اس سے جو بھی مراد ہو جو کچھ فاطمہ بنت ابی حبیش
کے معاملے میں مروی ہے وہ اولی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے ہی اختیار فرمایا
حالانکہ آپ کو علم تھا کہ حضور علیہ السلام کا کون سا قول اس کے
موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے مستحاضہ کے
بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ وہ ہر
نماز کے لیے غسل کرے اور جو کچھ ہم نے ان سے روایت
کیا کہ وہ ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں جمع کرے نیز انہی سے
مروی ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز
کے لیے غسل اور وضو کرے تو اس سلسلے میں آپ کے اقوال کا
اختلاف اس استحاضہ کے مختلف ہونے کی وجہ سے ہے
جس کے بارے میں آپ نے فتویٰ دیا۔

وَاَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ فِيْ
اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا
اَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهٖ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا
الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ وَهِيَ الَّتِيْ يُحْتَجُّ بِهَا
فِيْهِ۔ ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اَنَّهَا تَتَوَضَّأُ
لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ
صَلٰوةٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرَ وَاَبِيْ
يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَقَالَ اٰخَرُوْنَ بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَلَا
يَعْرِفُوْنَ ذِكْرَ الْوَقْتِ فِيْ ذٰلِكَ فَاَرَدْنَا
اَنْ نَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَاهُمْ

اور جو کچھ انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے
بارے میں روایت کیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کریں تو ہمارے
نزدیک اس کا مقصد اس غسل کے ساتھ علاج کرنا تھا۔ روایات
کے طریقے پر اس باب کا حکم یہی ہے اور انہی روایات سے
استدلال کیا جاتا ہے۔ پھر ان لوگوں کے درمیان بھی اختلاف
ہے جو ہر نماز کے لیے وضو کے قائل ہیں بعض کہتے ہیں ہر نماز
کے وقت کے لیے وضو کرے۔ امام ابوحنیفہ، امام زفر، امام
ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور
دوسرے حضرات کہتے ہیں ہر نماز کے لیے وضو کرے اور
اس سلسلے میں وہ کسی وقت کے بارے میں نہیں جانتے۔
تو ہم نے ارادہ کیا کہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول کر

قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّهَا اِذَا تَوَضَّأَتْ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ الْوَقْتُ فَاَرَادَتْ اَنْ تُصَلِّيَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ اَنَّهُ لَيْسَ ذٰلِكَ لَهَا حَتّٰى تَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا جَدِيْدًا وَرَاَيْنَاهَا لَوْ تَوَضَّأَتْ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ فَصَلَّتْ ثُمَّ اَرَادَتْ اَنْ تَتَطَوَّعَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا مَا دَامَتْ فِي الْوَقْتِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ الَّذِيْ يَنْقُضُ تَطَهُّرَهَا هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ وَاَنَّ وُضُوْءَهَا يُوْجِبُهُ الْوَقْتُ لَا الصَّلٰوةُ وَقَدْ رَاَيْنَاهَا لَوْ فَاتَتْهَا صَلَوَاتٌ فَاَرَادَتْ اَنْ تَقْضِيَهُنَّ كَانَ لَهَا اَنْ تَجْمَعَهُنَّ فِيْ وَقْتِ صَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ فَلَوْ كَانَ الْوُضُوْءُ يَجِبُ عَلَيْهَا لِكُلِّ صَلٰوةٍ لَكَانَ يَجِبُ اَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فَلَمَّا كَانَتْ تُصَلِّيْهِنَّ جَمِيْعًا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا هُوَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَهُوَ الْوَقْتُ. وَحُجَّةٌ اُخْرٰى اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا الطَّهَارَاتِ تَنْتَقِضُ بِاَحْدَاثٍ مِنْهَا الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ وَطَهَارَاتٌ تَنْتَقِضُ بِخُرُوْجِ اَوْقَاتٍ وَهِيَ الطَّهَارَةُ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتِ الْمُسَافِرِ وَخُرُوْجُ وَقْتِ الْمُقِيْمِ وَهٰذِهِ الطَّهَارَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا لَمْ نَجِدْ فِيْمَا يَنْقُضُهَا صَلٰوةً اِنَّمَا يَنْقُضُهَا حَدَثٌ اَوْ خُرُوْجُ وَقْتٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّ طَهَارَةَ الْمُسْتَحَاضَةِ طَهَارَةٌ يَنْقُضُهَا الْحَدَثُ وَغَيْرُ الْحَدَثِ فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ غَيْرُ الْحَدَثِ هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ هُوَ فَرَاغٌ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَمْ نَجِدِ الْفَرَاغَ مِنَ الصَّلٰوةِ حَدَثًا فِيْ شَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ وَقَدْ وَجَدْنَا

سامنے لائیں تو ہم نے دیکھا کہ جب عورت مستحاضہ ایک نماز کے وقت کے لیے وضو کرے اور نماز پڑھے حتیٰ کہ وقت نکل جائے پھر اس وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو ایسا نہیں کر سکتی یہاں تک کہ نیا وضو کرے اور ہم نے دیکھا کہ اگر وہ کسی نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھے پھر اسی وضو کے ساتھ نماز پڑھنا چاہے تو جب تک وقت موجود ہے پڑھ سکتی ہے۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا وضو وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے اور وقت (کے دخول) سے ہی اس پر وضو واجب بھی ہوتا ہے نماز سے نہیں، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس سے کچھ نمازیں رہ جائیں اور وہ ان کو قضا کرنا چاہے تو وہ ان کو ایک وقت میں ایک وضو کے ساتھ جمع کر سکتی ہے۔ اگر ہر نماز کے لیے وضو واجب ہوتا تو اس پر لازم ہوتا کہ فوت شدہ نمازوں میں سے ہر نماز کے لیے وضو کرے جب وہ ان تمام نمازوں کو ایک وضو کے ساتھ پڑھ سکتی ہے تو ثابت ہوا کہ وضو کا وجوب غیر نماز یعنی وقت کے سبب سے ہے۔

اور دوسری دلیل یہ ہم دیکھتے ہیں کہ حدثوں کے ساتھ وضو ٹوٹ جاتا ہے ان حدثوں میں سے پاخانہ اور پیشاب بھی ہے۔ بعض طہارتیں وقت نکلنے کے ساتھ بھی ٹوٹ جاتی ہیں۔ مثلاً موزوں پر مسح کی طہارت، مسافر کا وقت اور مقیم کا وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان طہارتوں کے بارے میں جن پر سب کا اتفاق ہے ان کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے انہیں یا تو حدث توڑتا ہے یا وقت کا نکلنا پس ثابت ہوا کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث یا غیر حدث سے ٹوٹتی ہے۔ ایک قوم نے کہا یہ غیر حدث یعنی وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے اور دوسروں نے کہا وہ نماز سے فراغت کے ساتھ ٹوٹتی ہے اور ہم اس کے علاوہ کہیں فراغت نماز کو حدث کے طور پر نہیں پاتے البتہ وقت کا نکلنا اس کے علاوہ بھی حدث ہے لہٰذا بہتر یہ

خُرُوْجُ الْوَقْتِ حَدَثًا فِیْ غَیْرِہٖ فَاَوْلَی الْاَشْیَاءِ اَنْ نَرْجِعَ فِیْ ھٰذَا الْحَدَثِ فِیْہِ فَنَجْعَلَہٗ کَالْحَدَثِ الَّذِیْ قَدْ اُجْمِعَ عَلَیْہِ وَ وُجِدَ لَہٗ اَصْلٌ وَ لَا نَجْعَلُہٗ کَمَا لَمْ یُجْمَعْ عَلَیْہِ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ اَصْلًا فَثَبَتَ بِذٰلِکَ قَوْلُ مَنْ ذَھَبَ اِلٰی اَنَّھَا تَتَوَضَّأُ لِکُلِّ وَقْتِ صَلٰوۃٍ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ اَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

یہ ہے کہ ہم اس حدث کے بارے میں جس میں اختلاف ہے رجوع کر کے اسے اس حدث کی طرح قرار دیں جس پر اتفاق ہے اور اس کی کوئی اصل بھی ہے ہم اسے اس کی طرح قرار نہیں دیں گے جس پر ائمہ کا اتفاق بھی نہیں ہے اور اس کی کوئی اصل بھی نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جن کا موقف یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لیے وضو کرے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۲۲ حُکْمِ بَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

۶۱۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَیْنَۃَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاجْتَوَوْھَا فَقَالَ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدٍ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ اَلْبَانِھَا قَالَ وَ ذَکَرَ قَتَادَۃُ اَنَّہٗ قَدْ حَفِظَ عَنْہُ اَبْوَالِھَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں وہاں کی ہوا موافق نہ آئی آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ اور ان کے دودھ پیو۔ ابو بکرہ کہتے ہیں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے "ابوال" (پیشاب) کا لفظ یاد کیا ہے۔

۶۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَۃَ وَحُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ وَقَالَ مِنْ اَلْبَانِھَا وَاَبْوَالِھَا۔

حضرت ثابت، قتادہ اور حمید حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور (کہتے ہیں) انہوں نے فرمایا ان کے دودھ اور پیشاب پیو۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَۃِ

بیانِ مسئلہ

فَذَھَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ بَوْلَ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ طَاھِرٌ وَاَنَّ حُکْمَ ذٰلِکَ کَحُکْمِ

ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب

لَحْمِهٖ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَالُوْا اِنَّمَا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً لَمَّا بِهِمْ ثَبَتَ اَنَّهٗ حَلَالٌ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهٖ لِاَنَّهٗ دَاءٌ لَيْسَ بِشِفَاءٍ كَمَا قَالَ فِیْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ۔

پاک ہے اور اس کا حکم وہی ہے جو اس جانور کے گوشت کا ہے جو لوگ اس بات کی طرف گئے ہیں ان میں حضرت محمد بن حسن رحمہ اللہ بھی ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان لوگوں کیلئے دوا قرار دیا تو ثابت ہوا کہ یہ حلال ہے کیونکہ اگر وہ حرام ہوتا تو آپ اس کے ساتھ ان کا علاج تجویز نہ فرماتے کیونکہ یہ بیماری ہے شفاء نہیں جیسا کہ علقمہ بن وائل بن حجر کی حدیث

۶۱۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِیِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا اَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُهٗ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَسْتَشْفِیْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ ذَاكَ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے علاقے میں انگور ہیں ہم ان کا رس نکالتے ہیں کیا ہم اس سے پی سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے دوبارہ عرض کیا تو فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کے ساتھ بیمار کا علاج کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بیماری ہے شفاء نہیں اور جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔

۶۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ فِیْ رِجْسٍ اَوْ فِيْمَا حَرَّمَ شِفَاءً۔

حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ناپاک اور حرام چیز میں شفاء نہیں رکھتا۔

۶۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ اشْتَكٰى رَجُلٌ مِنَّا فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ فَاَتَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

حضرت عاصم، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص بیمار ہو گیا تو ہم نے اسے ایک نشہ آور چیز بتائی پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نے ان سے پوچھا انھوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر جو کچھ حرام کیا ہے اس میں

۶۱۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰى بِالْخَمْرِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا مانگی "یا اللہ! شراب کے ساتھ علاج کرنے والے کو شفاء نہ دینا۔"

قَالُوْا فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّ الشِّفَاءَ لَا يَكُوْنُ فِيْمَا حُرِّمَ عَلَى الْعِبَادِ ثَبَتَ بِالْاَثَرِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْلَ الْاِبِلِ فِيْهِ دَوَاءً اَنَّهٗ طَاهِرٌ غَيْرُ حَرَامٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا۔

۶۱۶۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ حَنَشٍ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِيْ اَبْوَالِ الْاِبِلِ وَاَلْبَانِهَا شِفَاءً لِلذَّرِبَةِ بُطُوْنُهُمْ۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں ان کی شکمی بیماری کے لیے شفاء ہے۔

فَقَالُوْا فَفِيْ ذٰلِكَ تَثْبِيْتُ مَا وَصَفْنَا اَيْضًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَبْوَالُ الْاِبِلِ نَجِسَةٌ وَحُكْمُهَا حُكْمُ دِمَائِهَا لَا حُكْمُ اَلْبَانِهَا وَلُحُوْمِهَا وَقَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ فَذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلضَّرُوْرَةِ فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهٗ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَةِ لِاَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ اُبِيْحَتْ فِي الضَّرُوْرَاتِ وَلَمْ تُبَحْ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَاتِ وَرُوِيَتْ فِيْهَا الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ (ائمہ) فرماتے ہیں اس حدیث میں بھی اُس بات کا ثبوت ہے جسے ہم نے بیان کیا۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اونٹوں کا پیشاب ناپاک ہے اور اس کا وہی حکم ہے جو ان کے خون کا ہے، ان کے دودھ اور گوشت والا حکم نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ تم نے عرینہ قبیلے کے لوگوں سے متعلق جو حدیث بیان کی ہے تو وہ (حکم) ضرورت کے تحت تھا۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ ضرورت کے بغیر بھی مباح ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں بہت سی چیزیں ضرورت کے طور پر جائز ہوتی ہیں لیکن ضرورت کے بغیر جائز نہیں ہوتیں اور اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

۶۱۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ اَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ الزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُمَّلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قَمِيْصِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہما نے ایک غزوہ کے موقع پر بارگاہ نبوی میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان دونوں پر ریشمی قمیص دیکھی ہے۔

الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَمِيصًا مِنْ حَرِيرٍ. فَهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ الْحَرِيرَ لِمَنْ أَبَاحَ لَهُ اللُّبْسَ مِنَ الرِّجَالِ بِالْحِكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِمَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ عِلَاجِهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلْعِلَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَّةِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا أَبَاحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّينَ لِلْعِلَلِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمْ فَلَيْسَ فِي إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ دَلِيلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِي غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَلِ وَلَمْ يَكُنْ فِي تَحْرِيمِ لُبْسِ الْحَرِيرِ مَا يَنْفِي أَنْ يَكُونَ حَلَالًا فِي حَالِ الضَّرُورَةِ وَلِأَنَّهُ عِلَاجٌ مِنْ بَعْضِ الْعِلَلِ وَكَذٰلِكَ حُرْمَةُ الْبَوْلِ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ لَيْسَ فِيهِ دَلِيلٌ أَنَّهُ حَرَامٌ فِي حَالِ الضَّرُورَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ إِنَّهُ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَشْفُونَ بِهَا لِأَنَّهَا خَمْرٌ فَذٰلِكَ حَرَامٌ وَكَذٰلِكَ مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ عِنْدَنَا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِنَّمَا هُوَ لِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ بِالْخَمْرِ لِإِعْظَامِهِمْ إِيَّاهَا وَلِأَنَّهُمْ كَانُوا يَعُدُّونَهَا شِفَاءً فِي نَفْسِهَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ فَهٰذِهِ وُجُوهُ هٰذِهِ الْآثَارِ فَلَمَّا احْتَمَلَتْ مَا ذَكَرْنَا وَلَمْ يَكُنْ فِيهَا دَلِيلٌ عَلَى طَهَارَةِ الْأَبْوَالِ احْتَجْنَا

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان مردوں کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لیے علاج تھا۔ اس بیماری کی وجہ سے ان کے لیے ریشم کے جواز میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس بیماری کے علاوہ بھی ریشم جائز ہے۔ اسی طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے لیے بیماری کے باعث جو چیز حلال قرار دی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ اس بیماری کے علاوہ بھی حلال ہو۔ ریشمی لباس پہننے کی حرمت ضرورت کی حالت میں اس کے حلال ہونے کی نفی نہیں کرتی اسی طرح ضرورت کے بغیر پیشاب کے حرام ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ ضرورت کے وقت بھی حرام ہو۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ شراب کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی کہ یہ بیماری ہے اس میں شفاء نہیں، اس بنیاد پر تھا کہ وہ اسے شراب سمجھتے ہوئے اس سے شفاء حاصل کرتے تھے اور یہ حرام ہے ہمارے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو تم پر حرام کیا ہے اس میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی، اس بنیاد پر تھا کہ وہ شراب کی تعظیم کرتے تھے اور وہ اسے ذاتی طور پر نافع سمجھتے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہارے لیے شفاء نہیں رکھی جسے تم پر حرام کیا ہے۔

ان روایات میں یہ احتمالات ہیں پس جب ان میں وہ احتمال بھی ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس میں پیشاب کے پاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے ضروری سمجھا کہ غور و فکر اور

أَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهٗ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا اللُّحُوْمُ بَنِيْ آدَمَ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَإِنَّ أَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ فَكَانَتْ أَبْوَالُهُمْ بِاتِّفَاقِهِمْ مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَبْوَالُ الْإِبِلِ يُحْكَمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ۔

قیاس کے طور پر دیکھیں کہ اس کا حکم کیا ہے۔

جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ تمام ائمہ کے نزدیک بالاتفاق گوشت پاک اور پیشاب ناپاک ہے اور پیشاب کا حکم سب کے نزدیک خون کے تابع ہے گوشت کے حکم پر مبنی نہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ اونٹوں کے بارے میں اسی طرح ان کے خون کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گوشت کی بنیاد پر نہیں۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب ناپاک ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے ان سے مروی روایات میں سے یہ ہیں۔

۶۱۸ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ أَنْ يُتَدَاوٰى بِهَا۔

حضرت محمد بن علی فرماتے ہیں، اونٹ، گائے اور بکری کے پیشاب کو بطور دوا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ لِأَنَّهَا عِنْدَهٗ حَلَالٌ طَاهِرَةٌ فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُوْرَةِ لَا لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مُبَاحَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ۔

ممکن ہے انھوں نے یہ موقف اس لیے اختیار کیا ہو کہ یہ (پیشاب) ان کے نزدیک تمام حالات میں حلال پاک ہو جیسا کہ حضرت امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا اور ہو سکتا ہے کہ انھوں نے ضرورت کے تحت اس سے محض علاج جائز قرار دیا ہو، اس لیے نہیں کہ وہ ذاتی طور پر پاک ہے اور غیر ضروری حالات میں بھی جائز ہے۔

۶۱۹ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ لَا يَرَوْنَ بِهَا بَأْسًا۔

حضرت منصور، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ اونٹوں کے پیشاب سے شفا حاصل کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے

فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

اس میں بھی وہی احتمال ہے جو حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہما کے قول میں ہے

۶۲۰ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ

حضرت عطاء فرماتے ہیں جس چیز کا گوشت

ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ كُلُّ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ۔

کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

فَهٰذَا حَدِيثٌ مَكْشُوفُ الْمَعْنَى۔

اس حدیث کا معنیٰ واضح ہے۔

۶۲۱ - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ۔

حضرت یونس، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اونٹ، گائے اور بکری کا پیشاب مکروہ جانتے تھے یا اس کے ہم معنیٰ مروی ہے۔

بَابُ ۲۳ صِفَةِ التَّيَمُّمِ كَيْفَ هِيَ

تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

۶۲۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَضَرَبْنَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ ظَهْرًا وَبَطْنًا۔

حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب (زمین پر ہاتھ مارنا) چہرے کے لیے ماری پھر ہم نے (دوسری) ضرب کاندھوں تک ہاتھوں کے ظاہر و باطن کے لیے ماری۔

۶۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ابراہیم بن سعد نے حضرت صالح سے انھوں نے حضرت ابن شہاب سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَمَسَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا وُجُوهَنَا وَأَيْدِيَنَا إِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عبیداللہ نے بواسطہ اپنے والد حضرت عبداللہ، حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مٹی سے مسح کیا تو ہم نے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد

قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهُ۔

سے انھوں نے حضرت عمار سے اس کی مثل روایت کیا۔

۶۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَنَاكِبِ۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاندھوں تک مسح کیا۔

۶۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ فَطَلَبُوْهُ حَتّٰى اَصْبَحُوْا وَلَيْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِي التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمْ اِلَى الْاَرْضِ فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ فَظَاهِرَ اَيْدِيْهِمْ اِلَى الْمَنَاكِبِ وَبَاطِنَهَا اِلَى الْاٰبَاطِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ صحابہ کرام تلاش کرتے رہے حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور قوم کے پاس پانی نہ تھا تو مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت کا حکم نازل ہوا چنانچہ مسلمان اٹھے اور انھوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مار کر ان کے ساتھ اپنے چہروں اور ہاتھوں کے ظاہر کا کاندھوں تک اور اندرونی حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا الْاُوَيْسِيُّ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ، حضرت ابن عباس سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم

فَقَالُوا هٰكَذَا التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَافْتَرَقُوا فِرْقَتَيْنِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمُ التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهٰذَيْنِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفِرْقَةِ الْأُولَى أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَيَمَّمُوا كَذٰلِكَ وَإِنَّمَا أَخْبَرَهُمْ عَنْ فِعْلِهِمْ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُونَ الْآيَةُ لَمَّا أُنْزِلَتْ لَمْ تُنْزَلْ بِتَمَامِهَا وَإِنَّمَا أُنْزِلَ مِنْهَا فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ كَيْفَ يَتَيَمَّمُونَ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلَى كُلِّ مَا فَعَلُوا مِنَ التَّيَمُّمِ لَا وَقْتَ فِي ذٰلِكَ وَقْتًا وَلَا عُضْوًا مَقْصُودًا بِهِ إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ حَتَّى نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ.

۶۲۹ - وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ لَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْمُعَرَّسِ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ نَعَسْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَتْ عَلَيَّ قِلَادَةٌ تُدْعَى السِّمْطَ تَبْلُغُ السُّرَّةَ فَجَعَلْتُ أَنْعَسُ فَخَرَجَتْ مِنْ عُنُقِي فَلَمَّا نَزَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

کا یہی موقف ہے وہ کہتے ہیں تیمم کا طریقہ یہی ہے ایک ضرب چہرے کے لیے اور دوسری ضرب کاندھوں اور بغلوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔ —— لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان کے بھی دو گروہ بن گئے۔ ایک جماعت کہتی ہے تیمم چہرے اور کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے اور دوسرا گروہ کہتا ہے تیمم صرف چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے۔ پہلی جماعت کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم فرمایا ہے انہوں نے صحابہ کرام کے عمل کے بارے میں خبر دی ہے لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو وہ مکمل نہ اتری ہو اور اس کا صرف یہی حصہ نازل ہوا ہو "تو پاک مٹی سے تیمم کرو" اور ان کے لیے تیمم کا طریقہ بیان نہ کیا ہو، اور ان کے نزدیک تیمم کا وہی طریقہ ہو جس طرح انہوں نے کیا نہ اس کے لیے وقت مقرر ہو اور نہ کوئی خاص عضو مقصود ہو یہاں تک کہ اس کے بعد نازل ہوا "پس اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس (پاک مٹی) سے مسح کرو۔"

اسی سے یہ روایت بھی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے واپس آئے یہاں تک کہ جب مدینہ طیبہ کے قریب مقام معرس پر پہنچے تو رات کے وقت مجھے نیند آگئی اور میں نے ایک ہار پہن رکھا تھا جسے سمط کہا جاتا تھا اور وہ ناف تک پہنچتا تھا میں سوتی رہی اور وہ میرے گلے سے اتر کر نکل گیا جب میں نماز فجر کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اتری تو میں نے عرض کیا میرا ہار گلے سے گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو چنانچہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَّتْ قِلَادَتِيْ مِنْ عُنُقِيْ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اُمَّكُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتَهَا فَابْتَغُوْهَا فَابْتَغَاهَا النَّاسُ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاشْتَغَلُوْا بِابْتِغَائِهَا اِلٰى اَنْ حَضَرَتْهُمُ الصَّلٰوةُ وَوَجَدُوا الْقِلَادَةَ وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى مَاءٍ فَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْكَفِّ وَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ اِلَى الْمَنْكِبِ وَبَعْضُهُمْ عَلٰى جَسَدِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُنْزِلَتْ اٰيَةُ التَّيَمُّمِ۔

لوگوں نے اسے تلاش کیا اور ان کے پاس پانی نہ تھا وہ تلاش ہار میں مشغول ہو گئے حتیٰ کہ نماز کا وقت ہو گیا انھیں ہار تو مل گیا لیکن پانی پر قادر نہ تھے تو ان میں سے کسی نے ہتھیلیوں تک تیمم کیا اور کسی نے کاندھے تک کیا اور بعض نے تو (پورے) جسم پر تیمم کیا یہ بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو (اس وقت) آیت تیمم نازل ہوئی۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ نُزُوْلَ اٰيَةِ التَّيَمُّمِ كَانَ بَعْدَ مَا تَيَمَّمُوْا هٰذَا التَّيَمُّمَ الْمُخْتَلِفَ الَّذِيْ بَعْضُهُ اِلَى الْمَنَاكِبِ فَعَلِمْنَا تَيَمُّمَهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْهُ اِذْ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَهُمْ اَصْلُ التَّيَمُّمِ وَعَلِمْنَا بِقَوْلِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ اَنَّ الَّذِيْ نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِهِمْ هُوَ صِفَةُ التَّيَمُّمِ فَهٰذَا وَجْهُ حَدِيْثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ تَنْفِيْ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ هُوَ الَّذِيْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى غَيْرُهٗ عَنْهُ فِي التَّيَمُّمِ الَّذِيْ عَمِلَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ خِلَافَ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نزول آیت اس تیمم کے بعد ہوا جس میں اختلاف ہے کہ بعض نے کاندھوں تک تیمم کیا معلوم ہوا کہ انھوں نے تیمم اسی وقت کیا جب ان کے نزدیک اصل تیمم پہلے سے ثابت تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول کہ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی، سے معلوم ہوا کہ جو کچھ ان کے عمل کے بعد نازل ہوا وہ تیمم کا طریقہ تھا۔ ہمارے نزدیک حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا یہی مطلب ہے۔

اور ان باتوں میں سے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ آیت ان کے عمل کی نفی کرتی ہے یہ بھی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرے لوگوں نے انہی سے اس کے بعد کا عمل بھی روایت کیا جو اس کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ہے۔

۶۳۰ - فَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَاَمَرَهٗ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے ان کو چہرے اور ہتھیلیوں (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

۶۳۱- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ذَرَّ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ فِيْ سَفَرٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَذْكُرُ اِنِّيْ كُنْتُ اَنَا وَاِيَّاكَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اَمَّا اَنْتَ فَكَانَ يَكْفِيْكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ فَضَرَبَ بِهِمَا وَنَفَخَ فِيْهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

فَفَعَلَ عَمَّارٌ اِذْ تَمَرَّغَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ التَّيَمُّمَ وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ فَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ لِاَنَّهٗ عَمِلَ عَلٰى اَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ حَتّٰى عَلَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا سَوَاءٌ۔

حضرت ابن ابی عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں سفر میں تھا تو جنبی ہو گیا لیکن مجھے پانی نہ ملا، تو حضرت عمر نے فرمایا "تم نماز نہ پڑھو"۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے امیر المومنین آپ کو یاد نہیں میں اور آپ ایک لشکر میں تھے، ہم جنبی ہو گئے اور ہم نے پانی نہ پایا، آپ نے نماز نہ پڑھی اور میں مٹی میں لوٹ گیا پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا تمہیں یہ عمل کافی ہے آپ نے ہاتھوں کا اشارہ کرتے ہوئے انھیں مٹی پر مارا۔ پھر ان میں پھونک ماری اور ان کے ساتھ چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا۔ چنانچہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ تیمم کے ارادے سے مٹی میں لوٹ پوٹ ہوئے تھے اور آپ کا یہ عمل نزول آیت کے بعد تھا تو ہمارے نزدیک انھوں نے ایسا اسلیے کیا تھا کہ وہ جنابت کے لیے تیمم کو حدث کے تیمم سے جدا سمجھتے تھے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۶۳۲- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ قَالَ اِلَى الْمِفْصَلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

حضرت ابو مالک، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تیمم کہنیوں تک ہے۔ انھوں نے یہ حدیث مرفوعاً بیان نہیں کی۔

۶۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارے لیے کافی ہے کہ یوں تیمم کرو، الاعمش راوی نے (بیان کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک مار کر ان سے

تَقُوْلُ هٰكَذَا وَضَرَبَ الْاَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْاَرْضَ ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

۶۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَاَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ فَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہیں اس طرح کافی ہے حضرت شعبہ (راوی) نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر انھیں اپنے منہ کے قریب کیا۔ ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ اِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں محمد بن خزیمہ نے اس حدیث کی سند میں اسی طرح بیان فرمایا کہ عبدالرحمن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے روایت کیا حالانکہ حضرت ذر، حضرت عبدالرحمن سے (براہ راست نہیں بلکہ) ان کے بیٹے سعید کے واسطے سے نقل کرتے ہیں۔

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ نَحْوَهٗ قَالَ سَلَمَةُ لَا اَدْرِيْ بَلَغَ الذِّرَاعَيْنِ اَمْ لَا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ذر سے سنا وہ بواسطہ ابن عبدالرحمن (سعید) ان کے والد (عبدالرحمن بن ابزیٰ) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ حضرت سلمہ فرماتے ہیں مجھے معلوم نہیں وہ بازوؤں تک پہنچے یا نہیں؟

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى مِثْلَهٗ وَزَادَ فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلٰى اَنْصَافِ الذِّرَاعِ۔

حضرت ابومالک نے حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ سے اس کی مثل اور اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا۔ پس آپ نے ان ہاتھوں سے چہرے اور نصف کہنیوں تک بازوؤں کا مسح کیا۔

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوبکرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم سے مؤمل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ عَمَّارٍ هٰذَا غَيْرَ اَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ نَفَوْا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْاِبْطَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ

——— حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں اضطراب ہے لیکن ان تمام (راویوں نے) اس بات کی نفی فرمائی ہے کہ وہ کاندھوں یا بغلوں

اِنْتِفَاءُ مَارُوِیَ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَثَبَتَ اَحَدُ الْقَوْلَیْنِ الْاٰخَرَیْنِ **فَنَظَرْنَا** فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَبُوْجُهَیْمٍ قَدْ رَوٰی عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَیَمَّمَ وَجْهَهٗ وَكَفَّیْهِ فَذٰلِكَ حُجَّةٌ لِّمَنْ ذَهَبَ اِلٰی اَنَّ التَّیَمُّمَ اِلَی الْكَفَّیْنِ وَرَوٰی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تَیَمَّمَ اِلٰی مِرْفَقَیْهِ وَقَدْ ذَكَرْتُ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ جَمِیْعًا فِیْ بَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ لِلْحَائِضِ۔

تک پہنچے پس اس سے اس بات کی نفی ثابت ہوئی جو ان (حضرت عمار) سے بواسطہ حضرت عبید اللہ ان کے والد یا حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نے روایت کی ہے اور آخری دو قولوں میں سے ایک ثابت ہو گیا ــــــ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ ابو جہم، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو (مسح کے ساتھ) گھیر لیا یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہتھیلیوں تک تیمم کے قائل ہیں۔ حضرت نافع بواسطہ حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے کہنیوں تک تیمم فرمایا۔ میں نے یہ دونوں حدیثیں "حائضہ کا قرآن پاک پڑھنا" کے باب میں اکٹھی ذکر کی ہیں۔

۶۳۸ - وَقَدْ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ یُوْسُفَ عَنِ الرَّبِیْعِ ابْنِ بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اَسْلَعَ التَّمِیْمِیِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ لِیْ یَا اَسْلَعُ قُمْ فَارْحَلْ لَنَا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِیْ بَعْدَكَ جَنَابَةٌ فَسَكَتَ عَنِّیْ حَتّٰی اَتَاهُ جِبْرَائِیْلُ بِاٰیَةِ التَّیَمُّمِ فَقَالَ لِیْ یَا اَسْلَعُ قُمْ فَتَیَمَّمْ صَعِیْدًا طَیِّبًا ضَرْبَتَیْنِ ضَرْبَةً لِوَجْهِكَ وَضَرْبَةً لِذِرَاعَیْكَ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا فَلَمَّا انْتَهَیْنَا اِلَی الْمَاءِ قَالَ یَا اَسْلَعُ قُمْ فَاغْتَسِلْ

حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ نے فرمایا اے اسلع! اٹھو ہمارے لیے سواری تیار کر دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد مجھے جنابت لاحق ہوئی، آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک حضرت جبرائیل علیہ السلام آیت تیمم لے کر حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اے اسلع اٹھو اور پاک مٹی سے تیمم کرو، یہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لیے اور دوسری تمہارے بازوؤں کے ظاہر و باطن کے لیے، جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو اور غسل کرو۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِی التَّیَمُّمِ كَیْفَ هُوَ وَاخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الرِّوَایَاتُ فِیْهِ رَجَعْنَا اِلَی النَّظَرِ فِیْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِیْلِ قَوْلًا صَحِیْحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْوُضُوْءَ عَلَی الْاَعْضَاءِ الَّتِیْ ذَكَرَ

جب انہوں نے (فقہاء کرام نے) تیمم کے بارے میں اختلاف کیا کہ اس کا طریقہ کیا ہے اور اس سلسلے میں روایات بھی مختلف ہیں تو ہم نے اس ضمن میں غور و فکر کی طرف رجوع کیا تاکہ ہم ان اقوال سے صحیح قول نکال سکیں لہٰذا ہم نے اس کا جائزہ لیا تو وضو ان اعضاء پر پایا جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی

اللهُ تَعَالٰى فِي كِتَابِهِ وَكَانَ التَّيَمُّمُ قَدْ اُسْقِطَ عَنْ بَعْضِهَا فَاُسْقِطَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ فَكَانَ التَّيَمُّمُ هُوَ عَلٰى بَعْضِ مَا عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّهُ اِلَى الْمَنَاكِبِ لِاَنَّهُ لَمَّا بَطَلَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ وَهُمَا مِمَّا يُوْضَّا كَانَ اَحْرٰى اَنْ لَا يَجِبَ عَلٰى مَا لَا يُوْضَّا ثُمَّ اخْتُلِفَ فِي الذِّرَاعَيْنِ هَلْ يُيَمَّمَانِ اَمْ لَا فَرَاَيْنَا الْوَجْهَ يُيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ كَمَا يُغْسَلُ بِالْمَاءِ وَرَاَيْنَا الرَّأْسَ وَالرِّجْلَيْنِ لَا يُيَمَّمُ مِنْهُمَا شَيْءٌ فَكَانَ مَا سَقَطَ التَّيَمُّمُ عَنْ بَعْضِهِ سَقَطَ عَنْ كُلِّهِ وَكَانَ مَا وَجَبَ فِيْهِ التَّيَمُّمُ كَانَ وَالْوُضُوْءِ سَوَاءً لِاَنَّهُ جُعِلَ بَدَلًا مِنْهُ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ بَعْضَ مَا يُغْسَلُ مِنَ الْيَدَيْنِ فِي حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ يُتَيَمَّمُ فِي حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ التَّيَمُّمَ فِي الْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

کتاب میں ذکر کیا اور تیمم بعض اعضاء سے ساقط کر دیا گیا وہ سر اور پاؤں سے ساقط کر دیا گیا تو تیمم وضو کے بعض اعضاء پر ہوا پس اس سے اس شخص کا قول باطل ہو گیا جو اسے کندھوں تک مانتا ہے کیونکہ جب یہ سر اور پاؤں سے ساقط ہو گیا حالانکہ یہ اعضاء وضو میں سے ہیں تو زیادہ مناسب ہے کہ ان اعضاء پر واجب نہ ہو جن کا وضو نہیں کیا جاتا۔

پھر بازوؤں میں اختلاف ہے کہ کیا اُن کا تیمم کیا جائے گا یا نہیں تو ہم نے دیکھا کہ مٹی کے ساتھ چہرے کا تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وہ پانی سے دھویا جاتا ہے سر اور پاؤں کو دیکھا تو ان میں سے کسی کا تیمم نہیں ہوتا تو گویا جس عضو کے بعض حصے کا تیمم ساقط کیا گیا اُس پورے عضو کا تیمم بھی ساقط ہوا اور جس حصے پر واجب کیا گیا وہاں وضو اور تیمم کا ایک ہی حکم رکھا گیا کیونکہ اسے وضو کا بدل قرار دیا گیا ہے پس جب ثابت ہوا کہ پانی کی موجودگی میں ہاتھوں کے جس بعض حصے کو دھویا جاتا ہے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصے کا کیا جاتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ ہاتھوں کا تیمم (مسح) کہنیوں تک ہے قیاس اور غور وفکر کا یہی تقاضا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے۔

۶۳۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ التَّيَمُّمِ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ اِلَى الْاَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر ان سے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا اور دوسری ضرب مار کر اپنے بازوؤں کا مسح فرمایا۔

۶۴۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبدالعزیز ابو رواد، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ ابْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ أَيُّوْبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن عروہ، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ أَقْبَلَ مِنَ الْجُرُفِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ تَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مقام جرف سے واپس تشریف لائے مقام مربد پر پہنچے تو پاک مٹی سے تیمم فرمایا آپ نے اس کے ساتھ چہرے اور کہنیوں تک ہاتھوں کا مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

۶۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ وَإِنِّيْ تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَقَالَ أَصِرْتَ حِمَارًا وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا التَّيَمُّمُ۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا میں جنبی ہو گیا اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا انھوں نے فرمایا کیا تم گدھے بن گئے ہو اس کے بعد آپ نے زمین پر ہاتھ مار کر چہرے کا مسح کیا پھر ہاتھوں کو زمین پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں کا مسح کیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہے۔ حضرت حسن سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۶۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ہے اور دوسری ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے ہے۔

۶۴۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ۔

حضرت ابوالاشہب، حضرت حسن سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے "کہنیوں تک" کے الفاظ نہیں کہے۔

بَابُ ۲۴ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب ۲۴: یوم جمعہ کا غسل

۶۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ ابْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ اس بات کا تذکرہ

ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَکَرُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُؤُسَکُمْ وَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا جُنُبًا وَاَصِیْبُوْا مِنَ الطِّیْبِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَاَمَّا الطِّیْبُ فَلَا اَعْلَمُهٗ۔

کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھو و اگرچہ جنبی نہ ہو اور کچھ خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل کے بارے میں تو ٹھیک ہے لیکن خوشبو کے بارے میں مجھے علم نہیں۔

۶۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ طَاؤُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت طاؤس نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، پھر (راوی نے) اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۴۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم بن میسرہ، طاؤس سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَحْیَی ابْنِ وَثَّابٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَمَرَنَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت یحییٰ بن وثاب فرماتے ہیں میں نے ایک شخص کو سنا اس نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم جمعہ کے غسل کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ قَالَا سَمِعْنَا ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو اسحٰق، حضرت نافع اور یحییٰ بن وثاب (دونوں) سے روایت کرتے ہیں (وہ فرماتے ہیں) ہم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا آپ نے یہ بات فرمائی ہے۔

۶۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ اَنَّهٗ سَمِعَ نَافِعًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ

حضرت شعبہ، حضرت حکم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت نافع سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

۶۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج، زہری سے وہ سالم بن عبداللہ کی حدیث سے وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

۶۵۳۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت مالک، حضرت نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ایوب، نافع سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

۶۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ أَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن شہاب حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ (کی نماز) کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔

جَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ ۔

۶۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر، زوجۂ رسول حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں آپ نے فرمایا جمعہ کے لیے جانے والے ہر بالغ پر اور ہر اس شخص پر جو مسجد کی طرف جاتا ہے غسل لازم ہے۔

۶۵۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللهِ ابْنُ عَبَّادٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ ۔

حضرت یحییٰ بن عبداللہ، یزید بن موہب، اور عبداللہ بن عباد بصری کہتے ہیں ہم سے حضرت مفضل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

۶۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس ہو، ہر مسلمان پر لازم ہے

۶۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ یَوْمًا وَهُوَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَیْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ یَّمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَكُنْ عِنْدَهُمْ طِیْبٌ فَاِنَّ الْمَآءَ طِیْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اِیْجَابِ الْغُسْلِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَیْسَ الْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهٗ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔
لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ.

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ

۶۶۶ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طَهُوْرٌ وَخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَا كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى اٰذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ.

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھ پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی حتیٰ کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور عمدہ خوشبو جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ اَنَّ ذٰلِكَ الْاَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَاِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ اَحَدُ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ دَاؤدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ دَاؤدَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ اُسْبُوْعٍ يَوْمًا وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک دن غسل کرنا واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

۶۶۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ يُبْلِغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۶۶۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ صَفْوَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن وہب فرماتے ہیں کہ صفوان نے ان سے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۶۶۵- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ طِيْبٌ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر گھر میں خوشبو ہو تو لگائے اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی بھی خوشبو ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ وَلٰكِنَّهٗ مِمَّا قَدْ اَمَرَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے انہوں نے اس ضمن میں ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے۔

لیکن کچھ دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا واجب نہیں

بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ.

بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وجوہ کی بنیاد پر انھیں غسل کا حکم فرمایا جو پائی جاتی تھیں۔ اس سلسلے میں مروی ہے۔

فَمِنْهَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ.

۶۶۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طَهُوْرٌ وَخَيْرٌ فَمَنِ اغْتَسَلَ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ حَتّٰى آذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ مِثْلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ.

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ انھوں نے فرمایا نہیں لیکن یہ پاک کرنے والا اور بہتر ہے پس جس نے غسل کیا تو اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر واجب نہیں اور میں عنقریب تمہیں بتاؤں گا کہ یہ کیسے شروع ہوا لوگ محنت مشقت کرتے تھے اونی لباس پہنتے اور اپنی پیٹھوں پر بوجھ اٹھاتے تھے مسجد تنگ تھی اور چھت قریب تھی گویا وہ ایک قسم کا سائبان تھی ایک گرم دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگوں کو اونی لباس میں پسینہ آیا ہوا تھا بو پھیل گئی حتیٰ کہ انھیں ایک دوسرے سے اذیت پہنچی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بو محسوس فرمائی تو ارشاد فرمایا لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو تیل اور عطر جو بھی پاؤ لگا لیا کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ خوشحالی لایا اور لوگوں نے غیر اونی لباس پہنا محنت و مشقت سے بھی کچھ فراغت ہو گئی اور مسجد بھی وسیع ہو گئی۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کا جو حکم فرمایا وہ وجوب کے لیے نہ تھا وہ ایک علت کی بنا پر تھا پھر وہ علت دور ہو گئی تو غسل کا حکم بھی ختم ہو گیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ان راویوں میں سے ایک ہیں جن کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ ذٰلِكَ۔

۶۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَنَسُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَاَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَيَرُوْحُوْنَ بِهَيْئَتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ۔

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ بِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ نَدَبَهُمْ اِلَى الْغُسْلِ لِلْعِلَّةِ الَّتِیْ اَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِنَّهٗ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ حَتْمًا وَهِیَ اَحَدُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ فِیْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَقَعْ عِنْدَهٗ مَوْقِعَ الْفُرُوْضِ۔

۶۶۸ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اَلْاٰنَ حِيْنَ تَوَضَّاْتَ فَقَالَ مَا زِدْتُّ حِيْنَ سَمِعْتُ الْاَذَانَ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ذَكَرْتُهٗ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُ

سے مروی ہے کہ آپ غسل کا حکم فرماتے تھے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے غسل جمعہ کے بارے میں حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا انھوں نے ذکر کیا کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ کام کاج میں مصروف ہوتے پھر اسی صورت میں واپس لوٹتے تو آپ نے فرمایا کیا اچھا ہوتا اگر تم غسل کر لیتے۔

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس علت کی بنا پر غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دی ہے آپ نے اسے ان پر لازم نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ان راویوں میں سے ایک ہیں جن سے ہم نے پہلی فصل میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے وہ بات مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حکم فرض کے قائم مقام نہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک دن جمعۃ المبارک کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اس وقت اور صرف وضو کر کے آئے ہو اس نے عرض کیا میں اذان سننے کے بعد وضو سے زائد کچھ نہیں کر سکا پھر یہاں حاضر ہو گیا جب امیر المومنین (خانۂ اقدس میں) داخل ہوئے تو میں نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں نے سنا جو کچھ اس شخص نے کہا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا اس

مَا قَالَ قَالَ وَمَا قَالَ قُلْتُ قَالَ مَا زِدْتُ عَلَى اَنْ تَوَضَّأْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَآءَ ثُمَّ اَقْبَلْتُ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّا اُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ قَالَ الْغُسْلُ قُلْتُ اَنْتُمْ اَيُّهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اَمِ النَّاسُ جَمِيْعًا قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

نے کہا جب میں نے اذان سنی تو صرف وضو کیا اور آ گیا آپ نے فرمایا اس کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم دیا گیا میں نے پوچھا وہ کیا چیز ہے؟ فرمایا "غسل"۔ میں نے کہا اے پہلے ہجرت کرنے والے حضرات! آپ تمام لوگوں کی بنیاد ہیں انھوں نے فرمایا مجھے کچھ معلوم نہیں۔

۶۶۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَخْطُبُ فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَآءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ عُمَرُ الْوُضُوْءُ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ قَالَ مَالِكٌ وَالرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جمعہ کے دن ایک صحابی مسجد میں داخل ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (اس وقت) خطبہ دے رہے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کون سی گھڑی ہے؟ اس نے عرض کیا اے امیر المومنین! میں بازار سے لوٹا تو آذان کی آواز سنی اور صرف وضو کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے۔ مالک (راوی) فرماتے ہیں یہ صحابی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

---

۶۷۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ قَالَ ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ اَنَّهٗ عُثْمَانُ۔

حضرت جویریہ، حضرت مالک سے وہ زہری سے وہ حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے مالک کا یہ قول نقل نہیں کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔

---

۶۷۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت معمر، زہری سے وہ سالم سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل

٦٧٢ - وحدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد قال حدثني يحيى قال حدثني ابو سلمة قال حدثني ابو هريرة قال بينما عمر يخطب الناس اذ دخل عثمان بن عفان فعرض له عمر وقال ما بال رجال يتاخرون بعد النداء ثم ذكر مثله۔

ہوئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

---

٦٧٣ - وحدثنا فهد قال ثنا ابو غسان قال ثنا جويرية عن نافع عن ابن عمر ان رجلا من المهاجرين الاولين دخل المسجد وعمر يخطب فناداه عمر اية ساعة هذه؟ فقال ما كان الا الوضوء ثم الاقبال فقال عمر والوضوء ايضا وقد علمت انا كنا نؤمر بالغسل۔

قال ابو جعفر ففي هذه الآثار غير معنى ينفي وجوب الغسل اما احدهما فان عثمان لم يغتسل واكتفى بالوضوء وقد قال له عمر وقد علمت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يامرنا بالغسل ولم يامره عمر ايضا بالرجوع لامر رسول الله صلى الله عليه وسلم اياه بالغسل۔ ففي ذلك دليل على ان الغسل الذي كان امر به لم يكن عندهما على الوجوب وانما كان لعلة ما قال ابن عباس وعائشة او لغير ذلك ولولا ذلك ما تركه عثمان ولما سكت عمر عن امره بالرجوع حتى يغتسل وذلك بحضرة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذين قد سمعوا ذلك

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابتدائی مہاجرین میں سے ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو آواز دیتے ہوئے فرمایا یہ کون سا وقت ہے؟ (آنے والے نے) جواب دیا صرف وضو کیا اور حاضر ہو گیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا صرف وضو؟ حالانکہ تم جانتے ہو کہ ہمیں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پہلی روایات کے خلاف) ان روایات میں ایک سے زائد باتیں ہیں جو وجوب غسل کی نفی کرتی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ کیا اور وضو پر اکتفا کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ جانتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر غسل کی بنا پر واپس لوٹنے کا حکم نہیں دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جس غسل کا حکم دیا گیا تھا وہ ان دونوں حضرات کے نزدیک واجب نہ تھا وہ اس سبب سے تھا جس کا ذکر حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے کیا یا کسی اور سبب سے تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ غسل کرنا نہ چھوڑتے اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس کرنے کے حکم سے خاموش رہتے یہاں تک کہ وہ غسل کر

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ وَعَلِمُوْا مَعْنَاهُ الَّذِيْ أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوْا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَلَمْ يَأْمُرُوْا بِخِلَافِهِ **فَفِي** هٰذَا إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْيِ وُجُوْبِ الْغُسْلِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ الْاِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ۔

لیتے اور یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا جنھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا صحابہ کرام وہ مفہوم سمجھ گئے جو ان کی مراد تھی لہٰذا انھوں نے نہ تو ان کی بات کا انکار کیا اور نہ اس کے خلاف حکم دیا۔

اس میں وجوب غسل کی نفی پر صحابہ کرام کا اجماع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ غسل اختیار اور فضیلت حاصل کرنے کے طریقے پر تھا۔

۶۷۴ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بھی ٹھیک ہے اور جس نے غسل کیا تو اچھی بات ہے۔

۶۷۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں، البتہ انھوں نے فرمایا " اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے"۔

۶۷۶ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ربیع بن صبیح اور سفیان ثوری، یزید رقاشی سے وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۶۷۷ - **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ أَنَا قَيْسُ ابْنُ الرَّبِيْعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو سفیان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۷۸ - حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا خالد بن خلی الحمصی قال ثنا محمد بن حرب قال حدثنی الضحاك بن حمزة الاملوكی عن الحجاج بن ارطاة عن ابراهیم بن المهاجر عن الحسن بن ابی الحسن عن انس بن مالك عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من توضأ یوم الجمعة فبها ونعمت وقد ادی الفرض ومن اغتسل فالغسل افضل.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا ہے اس نے فرض ادا کر دیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

فبین رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا الحدیث ان الفرض هو الوضوء وان الغسل افضل لما ینال به من الفضل لا علی انه فرض فان احتج محتج فی وجوب ذلك بما روی عن علی وسعد وابی قتادة وابی هریرة.

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا کہ فرض صرف وضو ہے اور غسل افضل ہے کیونکہ اس کے ذریعے فضیلت حاصل ہوتی اس لیے نہیں کہ فرض ہے۔
اگر کوئی استدلال کرنے والا اس کے وجوب پر حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد، حضرت ابو قتادہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرے (مثلاً)

۶۷۹ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الله بن الحارث قال كنت قاعدا مع سعد فذكر الغسل یوم الجمعة فقال ابنه فلم اغتسل فقال سعد ما كنت اری مسلما یدع الغسل یوم الجمعة.

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا انھوں نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں ذکر کیا تو ان کے صاحبزادے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی مسلمان کو نہیں دیکھتا تھا کہ وہ جمعہ کے دن غسل چھوڑ دے۔

۶۸۰ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا یعقوب بن اسحق قال ثنا شعبة قال اخبرنی عمرو بن مرة عن زاذان قال سألت علیا عن الغسل فقال اغتسل اذا شئت فقلت انما اسألك عن الغسل الذی هو الغسل قال یوم الجمعة ویوم عرفة ویوم الفطر ویوم الاضحی.

حضرت زاذان فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے پوچھا تو انھوں نے فرمایا جب چاہو غسل کرو، میں نے عرض کیا میں آپ سے اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل (باعث ثواب) ہے فرمایا جمعہ کے دن، نویں ذوالحجہ، عید الفطر اور عید الضحیٰ کے دن۔

۶۸۱ - حدثنا یونس قال ثنا سفیان عن عمرو عن طاوس قال سمعت ابا هریرة

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اللہ تعالیٰ

يَقُولُ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَغْتَسِلُ وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَ يَمَسُّ طِيْبًا اِنْ كَانَ لِاَهْلِهٖ۔

کا حق اور مسلمان پر لازم ہے کہ وہ ہر ہفتے (ایک بار) غسل کرے اپنے جسم سے ہر چیز دھو ڈالے اور خوشبو لگائے اگر گھر میں ہو۔

۶۸۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُصْعَبَ ابْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ ثَابِتَ ابْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهُ اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهٗ قَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ۔

حضرت ثابت بن ابو قتادہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا جمعہ کے لیے غسل کرو انھوں نے جواباً کہا میں نے جنابت کا غسل کر لیا ہے۔

---

۶۸۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُعِيْدُ الْغُسْلَ۔

حضرت سعید بن عبد الرحمن بن ابزیٰ فرماتے ہیں، ان کے والد جمعہ کے دن غسل کرنے کے بعد بے وضو ہو جاتے تو وضو کرتے اور غسل نہ لوٹاتے۔

قِيْلَ لَهٗ اَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى الْفَرْضِ لِاَنَّهٗ لَمَّا قَالَ لَهٗ زَاذَانُ اِنَّمَا اَسْاَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ اَيِ الَّذِيْ فِيْ اِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ مَا ذُكِرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

اس معترض کو جواب دیا جائے گا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی روایت میں فرضیت کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے کہا کہ میں اس غسل کے بارے میں پوچھتا ہوں جو غسل ہے یعنی جس سے فضیلت حاصل ہوتی ہے تو انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن، عید الفطر کے دن، قربانی کے دن اور نویں ذوالحجہ کے دن، تو آپ نے ان دنوں کو ایک دوسرے سے ملایا تو جمعہ کے غسل کے ساتھ جن کا ذکر ہوا ہے جب وہ فرض نہیں تو جمعہ کے غسل کا بھی وہی حکم ہوگا۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهٖ مَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَيْ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيْرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهٖ۔

اور وہ جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جمعہ کے دن کسی مسلمان کو غسل چھوڑتا ہوا نہ دیکھتا تھا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں تھوڑی مشقت کے ساتھ زیادہ فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهٖ حَقٌّ لِلّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهٖ

اور وہ جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ہفتے میں (ایک دن) غسل کرے تو آپ نے اسے خوشبو لگانے کے ساتھ

وَلْيَمَسَّ طِيبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ فَلَمْ يَكُنْ مَسِيسُ الطِّيبِ عَلَى الْفَرْضِ فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ وَهُوَ فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ لِعُثْمَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوعِ بِحَضْرَتِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَذٰلِكَ۔

وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ قَتَادَةَ مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِي ذٰلِكَ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى خِلَافَ ذٰلِكَ وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

یا اگر گھر میں خوشبو ہو، اور خوشبو لگانا فرض نہیں لہٰذا غسل کا بھی یہی حکم ہوگا حالانکہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنی تھی جو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمائی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے ان کی موجودگی میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم نہیں دیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت نہیں کی تو یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی غسل کا یہی حکم ہے (واجب نہیں)۔

اور وہ جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کا ہم نے اس سلسلے میں ذکر کیا تو ان کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن قصداً غسل کیا جائے تاکہ اس کی فضیلت حاصل ہو اور عبدالرحمن بن ابزیٰ سے ہم نے اس کے خلاف ذکر کیا ہے جو کچھ ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ٢٥ الْاِسْتِجْمَارِ

باب ۲۵: ڈھیلے کا استعمال

۶۸۴- حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (استنجاء کے لیے) ڈھیلا استعمال کرے اسے طاق ڈھیلے استعمال کرنے چاہییں۔

۶۸۵- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوادریس خولانی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۶- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائذ اللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم

الزُّهْرِيُّ عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِثْلَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس کی مثل فرمایا۔

۶۸۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوادریس، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۶۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اِذَا اَتَى اَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔

حضرت ابوصالح سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین پتھروں (سے استنجاء) کا حکم فرماتے۔

۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَسْتَنْظِفُ بِهَا فَاِنَّهَا سَتَكْفِيْهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے نکلے تو تین پتھر لے جائے جن کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرے، بے شک یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

۶۹۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَنْصُوْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص ڈھیلا (یا پتھر) استعمال کرے تو طاق استعمال کرے۔

مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۶۹۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ ثَنَا الْقَعْقَاعُ ابْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِجْمَارِ۔

حضرت ابوصالح، سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تین پتھروں کا حکم فرماتے تھے اس سے مراد استنجار کے لیے استعمال کرنا ہے۔

۶۹۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ۔

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجار کے لیے پتھر استعمال کرنے کے سلسلے میں فرمایا تین پتھر ہوں ان میں گوبر نہ ہو۔

۶۹۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ ابْنُ وَاثِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ نَكْتَفِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں تین پتھروں سے کم پر اکتفار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِئُ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَا اسْتَجْمَرَ بِهٖ مِنْهَا فَاَنْقٰى بِهِ الْاَذٰى ثَلٰثَةً

ایک قوم کا موقف ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجار کافی نہیں انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے جن کا ہم نے ذکر کیا، استدلال کیا ہے۔
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جتنے پتھروں سے بھی استنجار کیا جائے ان سے

كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا أَوْ قَلَّ وِتْرًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ وِتْرٍ كَانَ ذٰلِكَ طُهْرُهُ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا بِالْوِتْرِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ مِنْهُ لِلْوِتْرِ لَا عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ وِتْرٍ لَا يُطَهِّرُ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ أَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ الَّذِيْ لَا يُطَهِّرُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

۶۹۴ - فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحِبْرَانِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيْبًا يَجْمَعُهُ فَلْيَسْتَتِرْ بِهٖ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَاعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ آدَمَ۔

۶۹۵ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدِ نِ الْخَيْرُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ۔

نجاست دُور کی جائے تین ہوں یا زیادہ یا کم، طاق ہوں یا نہ ان سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

اس ضمن میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طاق ڈھیلوں کا حکم دینا استحباب کے لیے ہو یہ نہیں کہ طاق نہ ہوں تو طہارت حاصل نہیں ہو گی۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا تعداد مقرر کرنا اس صورت میں ہو جب کم کے ساتھ طہارت حاصل نہ ہوتی ہو۔

اس سلسلے میں جب ہم نے دیکھا کہ آیا ہم اس پر دلالت کرنے والی کوئی روایت پاتے ہیں تو دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق بار لگائے جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے اس طرح نہ کیا تو کوئی حرج نہیں جو شخص استنجاء کے لیے پتھر استعمال کرے تو طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا تو نہایت اچھا ہے اور جو خلال کرے اسے چاہیے کہ نکلنے والے (ریزوں کو) پھینک دے اور جو زبان سے نکالے وہ نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں، جو شخص قضائے حاجت کے لیے جائے وہ پردہ کرے اگر ریت کے علاوہ کچھ نہ پائے تو اسے جمع کر کے آڑ بنا لے کیونکہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے۔

حضرت ابوسعید الخیر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے جس نے اس طرح کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْوِتْرِ فِى الْاٰثَارِ الْاُوَلِ اِسْتِحْبَابًا مِّنْهُ لِلْوِتْرِ لَا اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْفَرْضِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ اِلَّا هُوَ۔

یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جو طاق بار کا حکم فرمایا وہ طاق بار کے اچھا ہونے کے سبب سے ہے فرض کے طور پر نہیں کہ اس کے سوا کفایت نہ کرے۔

وَقَدْ رُوِىَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے جس میں اس بات کا بیان ہے۔

۶۹۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْغَائِطَ فَقَالَ اِئْتِنِىْ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةً فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَقَالَ اِنَّهَا رِكْسٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے فرمایا مجھے تین پتھر لاکر دو۔ مجھے تلاش کے بعد صرف دو پتھر اور لید ملی، آپ نے لید پھینک دی دونوں پتھر لیے اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ قَالَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

حضرت علقمہ اور اسود فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعَدَ لِلْغَائِطِ فِىْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيْهِ اَحْجَارٌ لِقَوْلِهٖ لِعَبْدِ اللّٰهِ نَاوِلْنِىْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ وَلَوْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَىْءٌ لَمَا احْتَاجَ اِلٰى اَنْ يُّنَاوِلَهٗ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَلَمَّا اَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اسْتِعْمَالِهِ الْحَجَرَيْنِ وَعَلٰى اَنَّهٗ قَدْ رَاٰى اَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ بِهِمَا

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لیے ایسے مقام پر بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے کیونکہ آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا مجھے تین پتھر لادو اگر وہاں کوئی ایسی چیز ہوتی تو آپ دوسری جگہ سے حاصل کرنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے جب حضرت عبداللہ ابن مسعود دو پتھر اور لید لے کر آئے تو آپ نے لید پھینک دی اور دو پتھر لے لیے یہ آپ کے دو پتھر استعمال کرنے کی دلیل ہے اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس جگہ جہاں تین پتھر کفایت کرتے ہیں

يُجْزِئُ مِمَّا يُجْزِئُ مِنْهُ الْاِسْتِجْمَارُ بِالثَّلٰثِ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلٰثِ لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَاَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ اَنْ يَّبْغِيَهٗ ثَالِثًا فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اِكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ اِذَا غُسِلَا بِالْمَاءِ مَرَّةً فَذَهَبَ بِذٰلِكَ اَثَرُهُمَا اَوْ رِيْحُهُمَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ اِنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ طَهُرَ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا اُحْتِيْجَ اِلٰى غَسْلِهٖ ثَانِيَةً فَاِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا طَهُرَ بِذٰلِكَ كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا بِغَسْلِ مَرَّتَيْنِ اُحْتِيْجَ اِلٰى اَنْ يُّغْسَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا فَكَانَ مَا يُرَادُ فِيْ غَسْلِهِمَا هُوَ ذَهَابُهُمَا بِمَا اَذْهَبَهُمَا مِنَ الْغَسْلِ وَلَمْ يُرَدْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارًا مِنَ الْغَسْلِ مَعْلُوْمًا لَا يُجْزِئُ مَا هُوَ اَقَلُّ مِنْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْاِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِئُ الْاِسْتِجْمَارُ بِاَقَلَّ مِنْهُ وَلٰكِنْ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ مَا اَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دو پتھروں کو کافی سمجھتے تھے کیونکہ اگر تین پتھروں سے کم کافی نہ ہوتے تو آپ دو پتھروں پر اکتفا نہ کرتے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کا حکم فرماتے۔ اس کے چھوڑنے میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ دو پتھر کافی ہیں مفہوم روایات کی تصحیح کے طور پر اس بات کا یہ بیان ہے جبکہ غور و فکر اور قیاس کے طریقے پر بیان یہ ہے کہ جب پاخانہ اور پیشاب پانی کے ساتھ ایک بار دھو دیے جائیں اور اس سے ان کا اثر اور بُو زائل ہو جائے یہاں تک کہ ان دونوں میں کچھ بھی باقی نہ رہے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس (ایک بار دھونے) کے ساتھ ان کا رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوگی۔ اگر دوبارہ دھونے سے ان کا رنگ اور بُو دُور ہو جائیں تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح ایک بار دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔ اگر دوبارہ دھونے سے بھی رنگ اور بُو زائل نہ ہوں تو مزید دھونے کی حاجت ہوگی حتیٰ کہ ان (نجاستوں) کا رنگ اور بُو ختم ہو جائے گویا ان کے دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاستوں کا دور ہونا ہے جتنی بار دھونے سے بھی زائل ہوں دھونے کی کوئی معلوم مقدار مراد نہیں کہ اس سے کم کفایت نہ کرے۔

پس قیاس کا تقاضا ہے کہ پتھروں سے استنجا کی صورت میں بھی پتھروں کی معلوم مقدار مراد نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجا نہ ہو سکے بلکہ اس قدر پتھر کافی ہیں جن سے نجاست دور ہو جائے کم ہوں یا زیادہ قیاس یہی چاہتا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۲۶ اَلْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ

باب ۲۶: ہڈیوں سے استنجاء کرنا

۶۹۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ بِرَوْثَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی یا لید سے پاکیزگی حاصل کرے۔

۶۹۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ نُهِينَا أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ أَوْ رَجِيعٍ۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ہڈی یا گوبر کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

۷۰۰ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ جِلْدٍ۔

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ایک صحابی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، لید، یا چمڑے سے پاکیزگی حاصل کرے

۷۰۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور رمتہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔ رمتہ ہڈی کو کہتے ہیں۔

وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّسْتَنْجِىَ بِرَوْثٍ اَوْ رِمَّةٍ وَ الرِّمَّةُ الْعِظَامُ

۷۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامِ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِىَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا رُوَيْفِعُ بْنَ ثَابِتٍ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّ مَنِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِىْءٌ۔

حضرت رُوَیفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے رُوَیفع بن ثابت! شاید تمہاری زندگی طویل ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جو شخص جانور کے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرے گا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّهُ لَا يُسْتَنْجٰى بِالْعِظَامِ وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِىَ بِهَا فِىْ حُكْمِ مَنْ لَّمْ يَسْتَنْجِ وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِاَنَّ الْاِسْتِنْجَاءَ بِهِ لَيْسَ كَالْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهِ وَلٰكِنَّهُ نُهِىَ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ جُعِلَ زَادَ الْجِنِّ فَاُمِرَ بَنُوْ اٰدَمَ اَنْ لَّا يَعُدُّوْهُ عَلَيْهِمْ۔

بیانِ مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا مسلک یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجا نہ کیا جائے انھوں نے ان (ہڈیوں) کے ساتھ استنجا کرنے والے کو استنجا نہ کرنے والے کے حکم میں رکھا ہے اور اس سلسلے میں انھوں نے ان (مندرجہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں انکی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہڈی کے ساتھ استنجا کرنے سے اسلئے نہیں روکا گیا کہ اس سے استنجا پتھر وغیرہ کیسا تھ استنجا کیطرح نہیں بلکہ اس لیے روکا گیا ہے کہ اسے جنوں کی خوراک بنایا گیا ہے تو انسانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اسے ناپاک نہ کریں۔ اس بات کو یوں بیان کیا گیا ہے۔

۷۰۳ - وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ دَاؤدَ بْنِ اَبِىْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَّلَا رَوْثٍ فَاِنَّهُمَا

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید کے ساتھ استنجا نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

أَزْوَادُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَاءٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَتِ الْجِنُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِي بَعْضِ شِعَابِ مَكَّةَ الزَّادَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَوْفَرَ مَا يَكُونُ لَحْمًا وَالْبَعْرُ يَكُونُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ إِنَّ بَنِي آدَمَ يُنَجِّسُونَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ إِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جنوں نے جب آخری رات مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو آپ سے اپنی خوراک کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا جو ہڈی تمہارے ہاتھ آئے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا اور وہ گوشت سے بھری ہوئی ہو، اور مینگنیاں تمہارے جانوروں کی خوراک ہیں۔ انھوں نے کہا انسان اسے ناپاک کر دیتے ہیں اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسانوں سے) فرمایا جانور کی لید اور ہڈی کے ساتھ استنجا نہ کرو وہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہیں۔

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِي حَاجَةٍ لَهُ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَاسْتَأْنَسْتُ وَتَنَحْنَحْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَطِيبُ بِهِنَّ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي مُلَاءَةٍ فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ أَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ اتَّبَعْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ إِنَّهُ جَاءَنِي وَفْدُ نَصِيبِينَ مِنَ الْجِنِّ وَنِعْمَ الْجِنُّ هُمْ فَسَأَلُونِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ ایک کام کے لیے تشریف لے گئے تھے آپ ادھر ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے میں آپ کے قریب ہوا تو آپ کو مانوس کرنے کے لیے کھانسا آپ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ ہوں۔ آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ! مجھے کچھ پتھر دو تاکہ میں ان کے ساتھ طہارت حاصل کروں لیکن ہڈی اور لید نہ لانا۔ فرماتے ہیں میں آپ کی خدمت میں کچھ پتھر لایا جنہیں میں چادر میں رکھ کر لایا میں نے وہ آپ کے پہلو میں رکھ دیئے پھر میں الگ ہو گیا۔ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پیچھے ہو گیا اور میں نے پتھروں ہڈی اور لید کے بارے میں سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرے پاس نصیبین کے جنوں کا وفد آیا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے۔ انھوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے بارے

إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهِ طَعَامًا ۔

۷۰۶ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ بِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا الْحَجَرُ وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ إِنَّهٗ يُطَهِّرُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

میں سوال کیا گیا تو میں نے بارگاہ خداوندی میں ان کے لیے دعا کی کہ وہ جس ہڈی یا لید سے گزریں اس پر خوراک پائیں ۔

حضرت عمرو بن یحییٰ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں کی وجہ سے ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ۔ اس لیے نہیں کہ وہ پاک نہیں کرتیں جیسے پتھر پاک کرتے ہیں ۔ اور یہ تمام بحث جس کی طرف ہم گئے ہیں کہ ہڈیوں کے ساتھ استنجاء کرنے سے پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے ۔ امام ابوحنیفہ ، امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے ۔

بَابُ ۲۷ اَلْجُنُبُ يُرِيْدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

باب ۲۷: جنبی کے احکام
جنبی سونے کھانے پینے اور جماع کا ارادہ کرے تو اُسے کیا کرنا چاہیے

۷۰۷ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے ۔

۷۰۸ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ مَالَ إِلٰى فِرَاشِهٖ وَإِلٰى أَهْلِهٖ فَإِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهٖ وَلَا يَمَسُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس تشریف لاتے تو جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا نماز پڑھتے پھر اپنے بستر اور اہل خانہ کی طرف متوجہ ہو جاتے اگر ضرورت محسوس کرتے تو اپنی حاجت پوری کرتے پھر اسی حالت میں آرام فرما ہو جاتے اور پانی استعمال نہ کرتے ۔

الْمَاءَ

۷۰۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَآءً حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت لاحق ہوتی پھر آپ پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے یہاں تک کہ اس کے بعد اُٹھ کر غسل فرماتے۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت حجاج بن ابراہیم فرماتے ہیں ہم سے ابوبکر بن عیاش نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۱۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت اسماعیل ابن ابی خالد، ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبیداللہ بن عمرو، اعمش سے اور وہ ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ يُوْسُفَ فَقَالُوْا لَا نَرٰى بَأْسًا اَنْ يَّنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّتَوَضَّأَ لِاَنَّ التَّوَضِّيَ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ اِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّتَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ وَقَالُوْا

ایک قوم نے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں یہی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جنبی وضو کیے بغیر سو جائے کیونکہ وضو کرنا اسے جنابت کی حالت سے حالت طہارت کی طرف نہیں نکال سکتا۔

اور دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مناسب ہے سونے سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔ اور انھوں نے کہا کہ یہ حدیث غلط ہے کیونکہ یہ

هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِاَنَّهٗ حَدِيْثٌ مُّخْتَصَرٌ اِخْتَصَرَهٗ اَبُوْ اِسْحٰقَ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَاَخْطَاَ فِيْ اِخْتِصَارِهٖ اِيَّاهُ۔

۷۱۳۔ وَذٰلِكَ اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ وَكَانَ لِيْ اَخًا وَّصَدِيْقًا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو حَدِّثْنِيْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَاِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَمَا قَالَتِ اغْتَسَلَ وَاَنَا اَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ وَاِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّاَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلٰوةِ۔

فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ اَبَانَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمَّا ذَكَرْنَاهُ بِطُوْلِهٖ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ وَاَمَّا قَوْلُهَا فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ قَضَاهَا ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ مَاءً فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَصَدَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْتَسَلُ بِهٖ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

۷۱۴۔ وَذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ

ایک مختصر حدیث ہے جسے ابو اسحٰق نے طویل حدیث سے مختصر کیا اور اس کے اختصار میں اُن سے خطا واقع ہوئی۔

ابو اسحٰق کہتے ہیں "میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا اے ابو عمرو! مجھ سے وہ حدیث بیان کیجئے جو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سے بیان فرمائی۔ انہوں نے بتایا کہ ام المومنین نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری حصے کو (عبادت کے ساتھ) زندہ رکھتے۔ پھر اگر کوئی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے (اس سے جماع مراد ہے) پھر پانی استعمال کیے بغیر آرام فرماتے جب پہلی اذان ہوتی تو تیزی سے کود جاتے اور ام المومنین نے "اٹھ کھڑے ہوتے" کے الفاظ نہیں فرمائے۔ پھر اپنے اوپر پانی بہاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ نہیں فرمایا کہ "غسل کرتے" اور میں جانتا ہوں کہ تم کیا چاہتے ہو۔ اور اگر جنبی ہوتے تو وضو کرتے جیسا کہ آدمی نماز کے لیے وضو کرتا ہے۔ اور یہ اسود بن یزید ہیں جنہوں نے اپنی اس روایت میں جسے ہم نے مکمل ذکر کیا واضح کیا کہ جب آپ حالتِ جنابت میں ہوتے اور آرام کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی طرح کا وضو کرتے۔ رہا ام المومنین کا یہ قول کہ "اگر آپ کو جماع کی حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے پھر پانی کو ہاتھ لگائے بغیر آرام فرماتے" اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس پانی کا اندازہ مراد ہو جس سے آپ غسل کرتے وضو پر محمول نہیں ہوگا۔ ابو اسحٰق کے علاوہ دوسرے دگروں نے بھی بواسطہ اسود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے تھے۔

حضرت ابراہیم اسود سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ

قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ۔

عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے یا کھانے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالتِ جنابت میں ہوتے تو وضو فرماتے۔

ثُمَّ رُوِيَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِنْ رَأْيِهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس کے بعد انہوں نے حضرت اسود کی رائے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ الْأَسْوَدُ إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابراہیم سے مروی ہے حضرت اسود نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو پھر وہ سونے کا ارادہ کرے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

فَاسْتَحَالَ عِنْدَنَا أَنْ تَكُونَ عَائِشَةُ قَدْ حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ثُمَّ يَأْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوءِ وَلٰكِنَّ الْحَدِيثَ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

پس ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اُن سے بیان فرمایا کہ آپ آرام فرما ہوتے اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے۔ پھر وہ (حضرت اسود) لوگوں کو وضو کا حکم فرماتے تھے لیکن اس سلسلے میں حدیث وہی ہے جسے حضرت ابراہیم نے روایت کیا۔

اسود کے علاوہ لوگوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کے موافق روایت کی ہے۔

۷۱۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَاللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب آرام فرمانا چاہتے اور آپ حالتِ جنابت میں ہوتے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرتے۔

۷۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، ابو سلمہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۷۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت اوزاعی نے حضرت یحییٰ سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے یہ اضافہ کیا کہ آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔

۷۲۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اَبَا عَمْرٍو مَوْلٰى عَائِشَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

حضرت جابر سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (آزاد کردہ) غلام ابوعمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کی مثل روایت کیا جو امام زہری نے حضرت ابوسلمہ سے روایت کی ہے۔

فَهٰذَا غَيْرُ الْاَسْوَدِ قَدْ رَوٰى عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ قَوْلِهَا مِثْلُ ذٰلِكَ۔

پس یہ اسود کے علاوہ لوگ ہیں جنھوں نے بواسطہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے موافق روایت کیا جو ابراہیم نے اسود سے اور انھوں نے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان کا اپنا قول بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۷۲۲۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اَصَابَ اَحَدُكُمْ

حضرت ہشام ابن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس جائے۔ پھر سونا چاہے تو اس وقت تک نہ سوئے

الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ۔

جب تک نماز کے وضو جیسا وضو نہ کر لے۔

۷۲۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ۔

فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَثَبَتَ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ۔

محمد بن سعید فرماتے ہیں۔ مجھے ہشام نے بتایا کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس کی مثل کے ساتھ مجھے خبر دی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ نہیں جانتا شاید نیند کی حالت میں ہی اس کی روح پرواز کر جائے۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس کے خلاف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ دیں۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ابو اسحٰق کی اسود سے روایت کا غلط ہونا اور ابراہیم کی اسود سے روایت کا صحیح ہونا ثابت ہو گیا۔

وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحٰقَ فِيْ قَوْلِهِ وَلَا يَمَسُّ مَاءً يَعْنِي الْغُسْلَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا۔

یہ بھی احتمال ہے کہ ابو اسحٰق کے ان الفاظ کہ آپ نے پانی کو ہاتھ نہ لگایا سے مراد غسل ہو۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ان سے اس سلسلے میں کچھ روایت کیا ہے۔

۷۲۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فُضَالَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ وَيَنَامُ وَلَا يَغْتَسِلُ۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور موسیٰ بن عقبہ، ابو اسحٰق ہمدانی سے وہ اسود بن یزید سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے وضو نہ فرماتے اور سو جاتے اور غسل بھی نہ کرتے۔

فَكَانَ مَا ذُكِرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهِ هُوَ الْغُسْلُ فَذٰلِكَ لَا يَنْفِي الْوُضُوْءَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

اس میں سونے سے پہلے جس کام کے نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ غسل ہے اور وہ وضو کی نفی نہیں کرتا۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدِ الْفَرَائِضِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ وَیَتَوَضَّأُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے فرمایا! ہاں لیکن وضو کرلے۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اور اس میں یہ اضافہ ہے "نماز کے وضو جیسا"۔

۷۲۷۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُفْیَانَ الْجُحْدَرِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عون، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاغْسِلْ ذَکَرَکَ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں یہ اضافہ ہے کہ "اپنی شرمگاہ کو دھو لو"۔

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ ثُمَّ اَجْمَعُوْا جَمِیْعًا فَقَالُوْا عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، حضرت عبداللہ ابن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت مالک نے حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

وَرُوِیَ عَنْ عَمَّارِ ابْنِ یَاسِرٍ وَّ

حضرت عمار بن یاسر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما

اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَیْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ۔

نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۳۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ اَوْ یَشْرَبَ اَوْ یَاْكُلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کو اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے، پینے یا کھانے کا ارادہ کرے تو نماز کے وضو جیسا وضو کرے۔

۷۳۲ - حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ وَیَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَنَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ نَحْوَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصِیْبُ اَهْلِیْ وَاُرِیْدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّاْ وَارْقُدْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنی بیوی سے جماع کرتا ہوں پھر سونا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا وضو کر کے سو جایا کرو۔

فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْاٰثَارُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ بِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ نَفَرٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْهُمْ عَائِشَةُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهَا مِنْ رَاْیِهَا فِیْمَا تَقَدَّمَ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی کے بارے میں کہ جب وہ سونا چاہے تو وہ عمل کرے جس کا ہم نے ذکر کیا (وضو) تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا، ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں اور اس سے پہلے ہم ان کی رائے ذکر کر چکے ہیں۔ —— حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات مروی ہے۔

۷۳۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَیْرَةَ عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا۔

حضرت قبیصہ بن ذویب، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب جنبی سونے سے پہلے وضو کرے تو اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری۔

فَهٰذَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ یُخْبِرُ اَنَّهٗ

تو یہ ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو بتلاتے

إذا توضأ قبل أن ينام ثم نام كان كمن قد اغتسل قبل أن ينام في ثواب الذي يكتب لمن بات طاهرا وقد ذكرنا حديث الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد أن يأكل وهو جنب توضأ وعن أبي سعيد الخدري ما يوافق ذلك فذهب إلى هذا قوم فقالوا لا ينبغي للجنب أن يطعم حتى يتوضأ وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس أن يطعم وإن لم يتوضأ۔

وكان لهم من الحجة في ذلك أن فهدا-

۷۳۴- حدثنا قال أخبرني سحيم الحراني قال ثنا عيسى بن يونس قال ثنا يونس بن يزيد الأيلي عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد أن يأكل وهو جنب غسل كفيه۔

ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے نزدہ اس اعتبار سے جو طہارت کی حالت میں رات گزارنے والے کے لیے لکھا جاتا ہے اس شخص کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کیا۔ ــــــ ہم نے حکم بن ابراہیم کی روایت ذکر کی ہے جو انھوں نے بواسطہ اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں ہوتے اور کھانا تناول فرمانا چاہتے تو وضو کر لیتے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے موافق مروی ہے۔ تو ایک قوم کا یہی نظریہ ہے کہ جنبی کے لیے کھانا مناسب نہیں جب تک وضو نہ کر لے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کھانے کرنے میں کوئی حرج نہیں اگرچہ وضو نہ کیا ہو اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں کھانا تناول کرنا چاہتے تو ہاتھ دھو لیتے۔

فقد روي عن عائشة ما ذكرنا وروي عنها خلاف ذلك أيضا مما روينا عنها أنه كان يتوضأ وضوءه للصلاة فلما تضاد ذلك عنها احتمل عندنا والله أعلم أن يكون وضوءه حين كان يتوضأ في الوقت الذي قد ذكرناه في غير هذا الباب إنه كان إذا رأى الماء لم يتكلم فكان يتوضأ ليتكلم فيسمي ويأكل ثم نسخ ذلك فغسل كفيه للتنظيف وترك الوضوء وكذلك وضوءه حين

ـــــــ

جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حالانکہ آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے کہ آپ نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ جب آپ سے مروی روایات میں تضاد ہو گیا تو ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آپ کا یہ وضو اس وقت ہو جس کا ہم نے اس کے علاوہ باب میں ذکر کیا کہ جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو نہ کرتے پس آپ گفتگو کرنے کے لیے وضو کرتے پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا تناول فرماتے پھر یہ منسوخ ہو گیا تو آپ پاکیزگی حاصل کرنے کے لیے ہاتھوں کو دھوتے اور وضو چھوڑ دیا اس طرح سونے کے وقت آپ کے وضو میں یہ احتمال ہے کہ آپ سونے کے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُهُ أَيْضًا لِيَنَامَ عَلَى ذِكْرٍ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُبِيْحَ لِلْجُنُبِ ذِكْرُ اللهِ فَارْتَفَعَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ تَوَضَّأَ۔

وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِيْلَ لَهُ أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَأَتَوَضَّأُ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا لِلصَّلٰوةِ فَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا نَفْيُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ

وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَوَى مَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَوَابِهِ لِعُمَرَ ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۳۵۔ **مَا حَدَّثَنَا** ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ فَهٰذَا وُضُوْءٌ غَيْرُ تَامٍّ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ فَلَا يَكُوْنُ هٰذَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِكَ عِنْدَهُ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُرِيْدُ الْمُعَاوَدَةَ۔

لیے وضو کرتے ہوں پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور جنبی کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز ہو گیا لہٰذا وہ علت باقی نہ رہی جس کے لیے آپ نے وضو فرمایا۔

ہم نے دوسری جگہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا جب میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ آپ (فرض) وضو صرف نماز کے لیے کرتے ہیں اس سے بھی جنبی پر سونے یا کھانے پینے کا ارادہ کرتے وقت وضو (کے لازم ہونے) کی نفی ہو گئی۔

اس کے منسوخ ہونے پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے ایک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ارشاد فرمایا (حدیث ۷۲۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول یوں ہے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جب کوئی شخص جنبی ہو جائے پھر وہ کھانا، پینا یا سونا چاہے تو اپنے ہاتھوں کو دھوئے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے، چہرے اور ہاتھوں نیز شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔

پس یہ نامکمل وضو ہے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت میں مکمل وضو کا حکم دیا ہے۔ پس یہ بات اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ان کے نزدیک اس (وضو) کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں بھی مروی ہے کہ جو اپنی بیوی سے ایک بار جماع کرنے کے بعد دوبارہ کرنا چاہتا ہے۔

۷۳۶ - مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانا چاہے تو وضو کرے۔

---

۷۳۷ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت شعبہ نے حضرت عاصم سے روایت کیا کہ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا ہے۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَمَرَ بِهٰذَا فِي حَالٍ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيعُ ذِكْرَ اللّٰهِ حَتَّى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهِ كَمَا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَهُمْ جُنُبٌ فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُودُ وَلَا يَتَوَضَّأُ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذَا عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ۔

ہو سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم اس وقت دیا ہو جب جنبی وضو کیے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا تھا تو آپ نے وضو کا حکم فرمایا تاکہ وہ (دوبارہ) جماع کے وقت بسم اللہ پڑھ سکے جس طرح دیگر احادیث میں آپ نے حکم فرمایا پھر آپ نے صحابہ کرام کو حالت جنابت میں ذکر خدا وندی کی اجازت دے دی لہٰذا یہ حکم اٹھ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع فرماتے پھر دوبارہ جماع کرتے لیکن وضو نہ کرتے ہم نے یہ بات اس باب کے علاوہ ذکر کی ہے پس یہ ہمارے نزدیک اس کی ناسخ ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ مروی ہے آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور جب ایک سے جماع کر لیتے تو غسل فرماتے اور وہ (معترض) اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۷۳۸ - وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمٰى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ابو رافع فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ایک دن میں اپنی (تمام یا بعض) ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (جماع کرتے) تو آپ جلدی جلدی ہر ایک کے پاس غسل فرماتے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک بار ہی غسل کریں؟ (تو کیا حرج ہے) آپ نے فرمایا اس میں پاکیزگی اور طہارت زیادہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلَى نِسَآءِهٖ فِيْ يَوْمٍ فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جَعَلْتَهٗ غُسْلًا وَّاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ.

قِيْلَ لَهٗ فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوْبِ لِقَوْلِهٖ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ طَافَ عَلَى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ.

تو اس (معترض) سے کہا جائے گا کہ اس میں ایسی بات ہے جو غسل کے وجوب پر دلالت نہیں کرتی اور وہ آپ کا قول ہے کہ یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت کا باعث ہے۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ ایک غسل کیساتھ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے (یعنی بعد میں ایک ہی غسل فرماتے)

۷۳۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غسل کے ساتھ اپنی ازواج مطہرات پر چکر لگایا۔

۷۴۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

حضرت ابو نعیم، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت ہشام بن زید حضرت ثابت سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن زید، حضرت انس بن مالک سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲ــــ کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

نماز کا بیان

بَابُ ۲۸ الْاَذَانِ كَيْفَ هُوَ؟

۷۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ يَعْنِيْ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَقَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ

باب ۲۸: اذان کا طریقہ

حضرت ام عبدالملک بن ابی محذورہ، حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھائی جس طرح آجکل اذان دی جاتی ہے" اللہ اکبر، اللہ اکبر" آخر تک اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، آؤ بھلائی کی طرف، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ــــــــــ

حضرت روح (راوی) اپنی روایت میں فرماتے ہیں مجھے یہ تمام خبر، عبدالملک بن ابی محذورہ کی ماں نے دی کہ انہوں نے حضرت ابو محذورہ سے سُنا، ابو عاصم (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا مجھے یہ تمام خبر عثمان بن سائب نے اپنے والد اور ام عبدالملک بن ابو محذورہ سے دی کہ ان

أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ۔

دونوں نے حضرت ابو محذورہ سے سنا۔

۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَا ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلٰوةِ فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى عَلَيَّ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِينِ الَّذِي فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

عبداللہ ابن محیریز جو یتیم تھے اور انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کے ہاں پرورش پائی تھی، حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو، فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا، آپ نے بذات خود مجھے کلمات اذان بتائے پھر انھوں نے اس اذان کی مثل ذکر کیا جو پہلی حدیث میں بیان ہوئی۔

اَلْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَذَّنَ وَخَالَفَهُمْ آخَرُونَ فِي مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا ابْتِدَاءُ الْأَذَانِ فَقَالُوا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا

اس سلسلے میں گفتگو

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ اذان اس طرح دیجائے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے دو جگہوں میں اختلاف کیا۔ اوّل ابتدائے اذان: وہ کہتے ہیں اذان کے شروع میں چار بار اللہ اکبر کہا جائے اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

۷۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ

حضرت مکحول فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن محیریز

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمِ الصَّفَّارُ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَکْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَیْرِیْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ کَلِمَةً اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَکَرَ بَقِیَّةَ الْاَذَانِ عَلٰی مَا فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ۔

۷۸۸۔ **حَدَّثَنَا** عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ الْعَوَقِیُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَا ثَنَا هَمَّامٌ ثُمَّ ذَکَرُوْا مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ یَقُوْلُ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ **فَکَانَ** هٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا اَصَحَّ الْقَوْلَیْنِ فِی النَّظَرِ لِاَنَّا رَاَیْنَا الْاَذَانَ مِنْهُ مَا یُرَدَّدُ فِیْ مَوْضِعَیْنِ وَمِنْهُ مَا لَا یُرَدَّدُ اِنَّمَا یُذْکَرُ فِیْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاَمَّا مَا یُذْکَرُ فِیْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا یُکَرَّرُ فَالصَّلٰوةُ وَالْفَلَاحُ فَذٰلِكَ یُنَادٰی بِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُ مَرَّتَیْنِ وَالشَّهَادَةُ تُذْکَرُ فِیْ مَوْضِعَیْنِ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَفِیْ اٰخِرِهٖ فَیُثَنّٰی فِیْ اَوَّلِهٖ فَیُقَالُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ یُفْرَدُ فِیْ اٰخِرِهٖ فَیُقَالُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا یُثَنّٰی ذٰلِكَ فَکَانَ مَا ثُنِّیَ مِنَ الْاَذَانِ اِنَّمَا

نے حضرت ابو محذورہ سے روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی ہے۔ چار بار "اللہ اکبر" پھر باقی اذان اسی طرح جیسے پہلی حدیث میں ہے۔

حضرت ہمام اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ وہ اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" چار بار کہتے تھے۔

ہمارے (امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کے) نزدیک قیاس کے مطابق یہ قول زیادہ صحیح ہے۔

کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اذان کے بعض کلمات دو مقامات پر آتے ہیں اور بعض صرف ایک جگہ میں آتے ہیں جو کلمات صرف ایک مقام پر آتے ہیں اور تکرار سے نہیں آتے وہ "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" ہیں، یہ دو بار کہے جاتے ہیں۔ کلمہ شہادت دو جگہوں میں آتا ہے اذان کے اول میں بھی اور آخر میں بھی، شروع میں دو بار آتا ہے "اشہد ان لا الہ الا اللہ"، اور آخر میں ایک بار "لا الہ الا اللہ" کہا جاتا ہے دو بار نہیں آتا پس جو کلمات دو بارہ آتے ہیں وہ دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں۔ "اللہ اکبر" بھی دو جگہ آتا ہے اذان کے شروع میں اور حی علی الفلاح کے بعد اور اس بات پر اجماع ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ

ثُنِّیَ عَلٰی نِصْفِ مَا هُوَ عَلَیْهِ فِی الْاَوَّلِ
فَكَانَ التَّكْبِیْرُ یُذْكَرُ فِیْ مَوْضِعَیْنِ فِیْ اَوَّلِ
الْاَذَانِ وَبَعْدَ الْفَلَاحِ فَاَجْمَعُوْا اَنَّهٗ بَعْدَ
الْفَلَاحِ یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَالنَّظَرُ
عَلٰی مَا وَصَفْنَا اَنْ یَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِیْهِ
مِمَّا یُبْتَدَاُ بِهِ الْاَذَانُ مِنَ التَّكْبِیْرَاتِ
یَكُوْنُ مِثْلَ مَا یُثَنّٰی بِهٖ قِیَاسًا وَّنَظَرًا عَلٰی
مَا بَیَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
فَیَكُوْنُ مَا یُبْتَدَاُ بِهِ الْاَذَانُ مِنَ التَّكْبِیْرِ
عَلٰی ضِعْفِ مَا یُثَنّٰی فِیْهِ مِنَ التَّكْبِیْرِ فَاِذَا
كَانَ الَّذِیْ هُوَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَانَ
الَّذِیْ یُبْتَدَاُ بِهٖ هُوَ ضِعْفُهٗ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَهٰذَا هُوَ
النَّظَرُ الصَّحِیْحُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ
وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَیْرَ اَنَّ اَبَا یُوْسُفَ قَدْ
رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ مِثْلُ الْقَوْلِ الْاَوَّلِ.

ہے تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے بیان کیا شروع میں دوگنا ہونا چاہیے جیسے کہ کلمہ شہادت کا ہم نے ذکر کیا تو شروع کی تکبیر (اللہ اکبر) آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونی چاہیے۔ لہٰذا جب آخر میں یہ کلمات اللہ اکبر اللہ اکبر (دو بار) ہیں تو شروع میں (چار بار) اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر ہونا چاہیے۔ یہی صحیح قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی مثل بھی مروی ہے۔

وَالْمَوْضِعُ الْاٰخَرُ الَّذِی اخْتَلَفُوْا
فِیْهِ مِنْهُ وَهُوَ التَّرْجِیْعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ
اِلَی التَّرْجِیْعِ وَتَرَكَهٗ اٰخَرُوْنَ.

اختلاف کا دوسرا مقام ترجیع[1] ہے۔ ایک قوم ترجیع کی قائل ہے جبکہ دوسروں نے اسے ترک کر دیا اس سلسلے میں ان کا استدلال یہ ہے۔

...م، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا
...نُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ
...نِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
...نِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ رَاٰی رَجُلًا
...لَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ
...بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰی جِذْمِ حَائِطٍ
...نَادٰی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
...اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَذَكَرَ الْاَذَانَ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ
...اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرِ
...التَّرْجِیْعَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آسمان سے ایک شخص اترتا ہوا دیکھا۔ اس پر دو سبز کپڑے یا سبز چادریں تھیں وہ دیوار پر کھڑا ہو گیا اس نے پکارا اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، انہوں نے اذان کا اسی طرح ذکر کیا جیسے ابو محذورہ نے کیا تھا، البتہ ترجیع کا ذکر نہیں کیا پھر اس نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے بہت اچھا خواب دیکھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

[1] ...: کلمہ شہادت کو پہلی بار آہستہ اور دوسری بار بلند آواز سے کہنا [illegible]۔

فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ نِعْمَ مَا رَاَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَاَى الْاَذَانَ فِي الْمَنَامِ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر خبر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت بلال کو سکھا دو چنانچہ حضرت بلال اُٹھے اور دو دو بار کلمات کے ساتھ اذان کہی۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ التَّرْجِيْعَ فَقَدْ خَالَفَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْاَذَانِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ التَّرْجِيْعُ الَّذِيْ حَكَاهُ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ لَمْ يَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهٗ عَلٰى مَا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ هٰكَذَا اللَّفْظُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَاَيْنَا مَا سِوٰى مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الشَّهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَرْجِيْعَ فِيْهِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ وَيَكُوْنَ اِجْمَاعُهُمْ اَنْ لَّا تَرْجِيْعَ فِيْ سَائِرِ الْاَذَانِ غَيْرَ الشَّهَادَةِ يَقْضِيْ عَلَى اخْتِلَافِهِمْ فِيْ

تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں ترجیع کا ذکر نہیں فرمایا لہٰذا اذان میں ترجیع کے سلسلے میں انہوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے جس ترجیع کا ذکر کیا وہ اس بنیاد پر تھی کہ انہوں نے اپنی آواز کو اس انداز میں بلند نہ کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔ تو آپ نے فرمایا دوبارہ کہو اور آواز بلند کرو۔ اس حدیث کے الفاظ اسی طرح ہیں۔ پس احتمال پیدا ہونے کی وجہ سے غور و فکر ضروری ہو گیا تاکہ ہم اس کے ذریعے صحیح قول واضح کر سکیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشہد ان محمد رسول اللہ جہاں ترجیع سے متعلق اختلاف ہے کے علاوہ اس (اذان) میں ترجیع نہیں ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہے اسے اس پر قیاس کیا جائے جس پر سب متفق ہیں، اس طرح ان کا شہادت کے علاوہ باقی اذان میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق شہادت کے سلسلے میں اختلاف کا فیصلہ کر دے گا۔ یہی بات جو ترجیع کی نفی کے سلسلے میں ہم نے بیان کی ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

فِی التَّرْجِیْعِ فِی الشَّهَادَةِ وَهٰذَا الَّذِیْ وَصَفْنَا وَمَا بَیَّنَّاهُ مِنْ نَفْیِ التَّرْجِیْعِ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

بَابُ ۲۹ الْاِقَامَةِ کَیْفَ هِیَ

باب ۲۹: اقامت کا طریقہ کیا ہے۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُکَسِّرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان (میں کلمات) دوبار اور اقامت میں ایک بار کہیں۔

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سلیمان بن حرب کہتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ اور حماد بن زید نے بیان کیا پھر ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۳۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ خَالِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ خَالِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حماد بن سلمہ اور حماد بن یزید، حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِیْسٰی بْنِ فُلَیْحِ بْنِ سُلَیْمَانَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشیم نے حضرت خالد سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِیْنَارٍ الطَّاحِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ کَانُوْا قَدْ اَرَادُوْا اَنْ یَّضْرِبُوْا بِالنَّاقُوْسِ وَاَنْ یَّرْفَعُوْا نَارًا لِاِعْلَامِ الصَّلٰوةِ حَتّٰی رَاٰی

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے نماز کے اعلان کے لیے ناقوس (بجانے) اور آگ روشن کرنے کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ اس شخص نے وہ خواب دیکھا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ دو بار (کلمات کے ساتھ) اذان اور ایک

ذٰلِكَ الرَّجُلِ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

بار (کلمات کے ساتھ) اقامت کہیں۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو نِ الْجَزَرِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان (کے کلمات) دوبار اور اقامت (کے کلمات) ایک بار کہنے کا حکم دیا گیا۔

اَلْكَلَامُ فِيْ ذٰلِكَ

اس میں گفتگو

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا الْاِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً وَخَالَفَهُمْ اٰخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَاحِدٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اِلَّا قَوْلَهٗ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهٗ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُّثَنِّيَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اقامت اسی طرح ہے ہر کلمہ ایک ایک بار کہا جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ایک کلمے قد قامت الصلوٰۃ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دوبار کہنا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا اذان کے کلمات دو دو بار اور "قد قامت الصلوٰۃ" کے علاوہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔

۷۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُّشْفِعَ الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَحَدَّثْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہیں۔ حضرت اسماعیل (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ایوب سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اقامت کے کلمات ایک بار کہے جائیں تو انھوں نے فرمایا "سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے"

بِهٖ اَيُّوْبَ فَقُلْتُ لَهٗ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔

۶۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُسْلِمٍ مُؤَذِّنٍ كَانَ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهٗ اِذَا قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَعَرَفْنَا اَنَّهَا الْاِقَامَةُ فَيَتَوَضَّأُ اَحَدُنَا ثُمَّ يَخْرُجُ۔

اہل کوفہ کے مؤذن حضرت مسلم، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ عہد نبوی میں اذان (کے کلمات) دو، دو بار اور اقامت ایک ایک بار (کلمات کے ساتھ) تھی لیکن جب انھوں نے اقامت کہی تو "قد قامت الصلوٰۃ" دو بار کہا اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اقامت ہے پس ہم سے ایک وضو کرتا پھر (گھر سے جلدی جلدی) نکل جاتا۔

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا مِّنَ النَّظَرِ فَقَالُوْا قَدْ رَاَيْنَا الْاَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ يُثَنَّ فِی الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ اِلَّا وَجُعِلَ عَلَى النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَيْهِ فِی الْاِبْتِدَاءِ وَكَانَتِ الْاِقَامَةُ لَا يُبْتَدَاُ بِهَا اِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ الْاَذَانِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا فِيْهَا مِمَّا هُوَ فِی الْاَذَانِ غَيْرُ مُثَنًّى وَمَا فِيْهَا مِمَّا لَيْسَ فِی الْاَذَانِ مُثَنًّى فَكُلُّ الْاِقَامَةِ فِی الْاَذَانِ غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَيُفْرَدُ الْاِقَامَةُ كُلُّهَا وَلَا يُثَنّٰى غَيْرُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاِنَّهَا تُكَرَّرُ لِاَنَّهَا لَيْسَتْ فِی الْاَذَانِ۔

انھوں نے اس سلسلے میں قیاس سے بھی استدلال کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں جو کلمات تکرار کے ساتھ آتے ہیں وہ دوسری بار دوگنا نہیں ہوتے بلکہ شروع کے مقابلے میں نصف ہوتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں ہیں وہ جفت نہ ہوں اور جو اذان میں نہیں ہیں وہ جفت ہوں پس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام اقامت اذان میں پائی جاتی ہے لہٰذا قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام کلمات اقامت ایک ایک بار ہونے چاہییں۔ قد قامت الصلوٰۃ تکرار کے ساتھ ہو کیونکہ وہ اذان میں نہیں ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْاِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَاءً غَيْرَ اَنَّهٗ يُقَالُ فِیْ اٰخِرِهَا قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ وَقَالُوْا مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ فَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اذان کی طرح اقامت کے تمام کلمات دو، دو بار ہیں اور یہ دونوں برابر ہیں البتہ اس کے آخر میں "قد قامت الصلوٰۃ" کہا جاتا ہے وہ کہتے ہیں جو کچھ تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، ان سے ہی اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ ہم عنقریب اسے ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طُهْمَانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ وَفِيْ كُلِّهِنَّ الْقِرَاءَةُ۔

(ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ظہر سے پہلے چار رکعتیں، جمعہ کے بعد چار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) کے بعد چار چار رکعات پڑھتے تھے ان کے درمیان سلام فاصل نہیں اور ان تمام میں قرأت ہے۔

۱۸۳۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ مُحِلٍّ الضَّبِّيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعات ادا فرماتے تھے ان کے درمیان سلام سے تفریق نہیں کرتے تھے۔

۱۸۳۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں وہ (مسلمان) ظہر سے پہلے کی چار رکعات کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۸۳۶- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَاَلَ مُحِلٌّ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ يُفْصَلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ قَالَ اِنْ شِئْتَ اكْتَفَيْتَ بِتَسْلِيْمِ التَّشَهُّدِ وَاِنْ شِئْتَ فَصَلْتَ۔

حضرت محل الضبی نے حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے ظہر سے پہلے کی رکعات کے بارے میں پوچھا کہ ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کی جائے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو سلام تشہد پر اکتفا کرو اور اگر چاہو تو تفریق کرو۔

۱۸۳۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى اِلَّا اَنَّكَ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ مِنَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ۔

حضرت ابو معشر سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعات ہیں البتہ اگر تم چاہو تو دن کو چار رکعات یوں پڑھو کہ صرف ان کے آخر میں سلام پھیرو۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ حُكْمُ صَلٰوةِ النَّهَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمْ يَدْفَعْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُعَارِضْهُ شَيْءٌ وَاَمَّا صَلٰوةُ اللَّيْلِ فَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْهَا مِنَ الْاِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ ثَمَانِيًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دن کی نماز کا حکم ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں نقل کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا اور نہ کوئی بات اس کے خلاف ہے۔ اور رات کی نماز کے سلسلے میں ہم نے اس باب کے شروع میں اختلاف ذکر کیا ہے پس جو لوگ رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات پڑھنے کے قائل ہیں ان کی دلیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعات

بِاللَّيْلِ اَحَدَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِّنْهَا الْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ فَقِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَهٰذَا الْبَابُ اِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ وَالْاِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِهٖ وَفَعَلَهٗ اَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ نَجِدْ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهٖ وَلَا مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ اَبَاحَ اَنْ يُّصَلِّيَ فِي اللَّيْلِ بِتَكْبِيْرَةٍ اَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

پڑھتے تھے ان میں سے تین رکعات وتر تھے۔ تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت امام زہری نے بواسطہ حضرت عُروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور علیہ السلام ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توقیفی ہے (سماعت پر موقوف ہے) اور اس میں آپ کے فعل اور حکم نیز بعد میں صحابہ کرام کے فعل کی اتباع کرنا ہے پس ہم آپ سے کوئی ایسا فعل یا قول نہیں پاتے کہ آپ نے رات کو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتوں سے زائد کو جائز قرار دیا ہو۔ ہمارا یہی مسلک ہے اور اس سلسلے میں ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے۔

بَابُ ۶۹ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۶۹: جمعہ کے بعد نوافل

۱۸۳۸۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِّنْكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے تو وہ چار رکعات پڑھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ هُوَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ رَكْعَتَانِ كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

۱۸۳۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ اِلَّا فِيْ بَيْتِهٖ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطۂ نظر ہے کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑا نہیں جا سکتا (یعنی سنت موکدہ) وہ چار رکعات ہیں ان کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق نہ کی جائے انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت موکدہ) کو چھوڑنا جائز نہیں وہ ظہر کے بعد (والی نماز) کی طرح دو رکعتیں ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے

۱۸۳۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جمعہ کے بعد دو رکعتیں گھر میں پڑھتے تھے۔

۱۸۴۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَاٰى رَجُلًا يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَدَفَعَهٗ وَقَالَ اَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ اَرْبَعًا قَالَ

حضرت نافع سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا تو اسے وہاں سے ہٹایا اور فرمایا کیا تم جمعہ کی چار رکعتیں پڑھتے ہو، حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت

عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ وَاُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ غَيْرَ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔

آخر تک۔ —— (ترجمہ پیچھے گذر چکا ہے۔) البتہ ابوبکرہ (راوی) نے اپنی روایت میں قد قامت الصلوٰۃ کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۷۶۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرُ ن الْاَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَوْحٍ سَوَاءً۔

حضرت عبداللہ بن محیریز فرماتے ہیں ان سے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت سترہ کلمات کے ساتھ سکھائی "اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر" اس کے بعد حضرت روح (راوی) کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ (یعنی حدیث ۷۶۶)

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ

حضرت مکحول، ابن محیریز سے وہ ابو محذورہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَامِرِ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ وَاَبُوْ عُمَرَ والْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَامِرُ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا مَكْحُوْلٌ اَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَحْذُوْرَةَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشَرَ كَلِمَةً۔

حضرت مکحول، ابن محیریز سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت سترہ کلمات (پر مشتمل) سکھائی۔

فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ يُوْجِبُ اَنْ يَّكُوْنَ الْاِقَامَةُ مِثْلَ الْاَذَانِ سَوَآءً عَلٰى مَا ذَكَرْنَا لِاَنَّ بِلَالًا اُخْتُلِفَ فِيْمَا اُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْاِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَعَلِمَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا اُمِرَ بِهٖ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ التَّثْنِيَةُ اَيْضًا فَقَدْ ثَبَتَ التَّثْنِيَةُ فِي الْاِقَامَةِ۔ وَاَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ قَوْمًا احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ يَّقُوْلُ الْاِقَامَةَ تَفَرَّدَ مَرَّةً مَرَّةً بِالْحُجَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُكَرَّرُ فِي الْاَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ وَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ الْاَذَانَ كَمَا ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْاَوَّلِ وَاُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْاٰخَرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرَ مُثَنًّى وَاُفْرِدَ اَمَّا الْاِقَامَةُ فَاِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْاَذَانِ فَلَهَا حُكْمٌ

ان روایات کے معانی کی تصحیح سے لازم آتا ہے کہ اقامت اور اذان ایک جیسی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس سلسلے میں جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔ پھر اس کے بعد وہ اقامت میں جفت کلمات پر ثابت ہے۔ اس ضمن میں روایات تواتر کے ساتھ آئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ کو اسی بات کا حکم دیا گیا تھا۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جفت کلمات کا ثبوت ہے لہٰذا اقامت میں کلمات کا جفت ہونا ثابت ہو گیا۔

اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ اقامت میں کلمات کے ایک ایک ہونے کے قائل ہیں۔ ان کی دلیل جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہے۔ کہ اذان کے بعد کلمات میں تکرار ہے اور کچھ میں تکرار نہیں تو اسی سے استدلال کیا جاتا ہے، جیسا کہ انھوں نے ذکر کیا کہ جو کلمات دو جگہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ پہلی جگہ دو دو بار اور دوسرے مقام پر انفرادی طور پر آتے ہیں اور جو دو جگہ نہیں آتے وہ ایک ایک بار ہیں لیکن اقامت، اذان ختم ہونے کے بعد کہی جاتی ہے پس اس کا حکم مستقل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ پر اقامت ختم ہوتی ہے اور اسی پر اذان بھی اختتام پذیر ہوتی ہے پس قیاس کا تقاضا ہے کہ باقی اقامت

يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

تو بیٹھنے کی حالت میں ہی رکوع کرتے۔

۱۸۴۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهٗ سَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو ام المؤمنین نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان سے بیان کیا۔

۱۸۴۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۴۹۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ، حضرت ابن شقیق سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت بدیل سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد الحذاء، حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۵۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بدیل بن میسرہ اور حمید نے حضرت عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی كَرَاهَةِ الرُّكُوْعِ قَائِمًا لِمَنْ اَفْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهٖ بَأْسًا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کر نیوالے کا کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع میں جانا مکروہ ہے انھوں نے اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ ان کی دلیل یہ ہے۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

۱۸۵۴۔ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى اَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً اَوْ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت ہشام بن عروہ ، اپنے والد سے اور وہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ آپ بتاتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ عمر رسیدہ ہوگئے اس وقت آپ بیٹھ کر پڑھتے یہاں تک کہ جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے۔

۱۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

۱۸۵۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۸۵۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ لِاَنَّ فِيْ هٰذَا اَنَّهٗ كَانَ يَرْكَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا اَفْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَاعِدًا وَهٰذَا اَوْلٰى مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ شَقِيْقٍ

تو اس حدیث میں، عبد اللہ بن شقیق کی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں ہے کہ آپ بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد قیام کر کے رکوع میں جاتے۔ اور یہ اس پہلی حدیث سے جسے ابن شقیق نے روایت کیا، زیادہ بہتر ہے، کیونکہ آپ کا بیٹھے رہنا حتیٰ کہ

فِي أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا بِالتَّأْذِينِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَاسْتَحَبُّوا أَنْ يُقَالَ ذٰلِكَ فِي التَّأْذِينِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُورَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ۔

نزدیک فجر کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" (نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا مکروہ ہے انھوں نے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے استدلال کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے آپ نے حضرت بلال کو اذان سکھائی

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ صبح کی اذان میں حي علی الفلاح کے بعد یہ کلمات کہنا مستحب ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگرچہ یہ بات حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں نہیں ہے لیکن اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور انھیں حکم دیا کہ ان کو صبح کی اذان میں داخل کریں۔

۷۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

اُمِّ عبدالملک بن ابومحذورہ، حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ سکھائے۔

۷۷۵ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابومحذورہ سے سنا کہ میں بچہ تھا کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا "الصلوٰۃ خیر النوم" "الصلاۃ خیر النوم"

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُورَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلَىٰ مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا وَقَدْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے اور حضرت ابوعبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ان کا اضافہ ہے تو ان کا استعمال واجب ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اِسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

کے بعد صحابہ کرام نے بھی ان کو استعمال کیا۔

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ فِي الْاَذَانِ الْاَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (صبح کی) پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد الصلوٰۃ خیر النوم، الصلوٰۃ خیر النوم کے الفاظ تھے۔

۷۷۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ التَّثْوِيْبُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت محمد بن سیرین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح کی نماز میں تثویب یہ ہے کہ مؤذن "حی علی الفلاح" کے بعد دوبارہ "الصلوٰۃ خیر النوم" کہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ وَاَنَسٌ يُخْبِرَانِ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِهٖ فِيْ اَذَانِ الصُّبْحِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم اس بات کی خبر دیتے ہیں کہ مؤذن صبح کی اذان میں یہ کلمات کہتے تھے۔ اس سے ہمارا موقف ثابت ہوا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۱ التَّاْذِيْنِ لِلْفَجْرِ اَيُّ وَقْتٍ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ

باب ۳۱: فجر کی اذان کس وقت دی جائے طلوع فجر کے بعد یا اس سے پہلے

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے اذان دینے تک کھاؤ پیئو،

۱۸۶۳- حدثنا ربیع الجیزی قال ثنا یعقوب ابن اسحٰق بن ابی عباد قال ثنا ابراھیم بن طھمان عن ابی اسحٰق فذکر باسنادہ مثلہ۔

حضرت ابراہیم بن طہمان، حضرت ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۶۴- حدثنا ابو امیۃ قال ثنا عبید اللہ بن موسٰی قال انا اسرائیل وقال مرۃ اخری انا ابو اسرائیل عن السدی عن عبد خیر قال خرج علینا علی ونحن فی المسجد فقال این السائل عن الوتر فانتھینا الیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر اول اللیل ثم بدا لہ فاوتر وسطہ ثم ثبت لہ الوتر فی ھذہ الساعۃ قال وذاک عند طلوع الفجر۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد میں تھے۔ انھوں نے فرمایا وتروں کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ (چنانچہ) ہم آپ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع میں وتر پڑھتے تھے پھر آپ کا خیال ہوا تو درمیانِ شب میں وتر پڑھنے لگے پھر ہمیشہ اس ساعت میں پڑھتے رہے اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت تھا۔

وھذا عندنا علی قرب طلوع الفجر قبل ان یطلع حتی یستوی معنی ھذا الحدیث ومعنی حدیث عاصم بن ضمرۃ۔

ہمارے نزدیک یہ طلوعِ فجر سے پہلے قربِ طلوع کا وقت ہے تاکہ اس حدیث اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے۔

بیان المسئلۃ

بیانِ مسئلہ

قال ابو جعفر فذھب قوم الی ان الوقت الذی ینبغی ان یجعل فیہ الوتر ھو السحر وانہ لا یتطوع بعدہ وان من تطوع بعدہ فقد نقضہ وعلیہ ان یعید وترا آخر واحتجوا فی ذلک بتاخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر الی آخر اللیل وبما روی عن جماعۃ من اصحابہ من بعدہ انھم کانوا یرون ان من تطوع بعد وترہ فقد نقضہ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ وتروں کا مناسب وقت سحری کا وقت ہے اور اس کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں تو جس شخص نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے اس (وتر نماز) کو توڑ دیا لہٰذا اس پر وتروں کو لوٹانا واجب ہے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر رات تک وتر ملا کو مؤخر کرنے اور آپ کے بعد صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی اس بات سے استدلال کیا کہ ان کے نزدیک جو شخص وتروں کے بعد نفل پڑھے اس نے وتر توڑ دیئے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں ذکر کیا۔

۱۸۶۵- وذکروا فی ذلک ما حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا حماد بن سلمۃ عن عبد الملک بن عمیر عن موسٰی بن طلحۃ ان عثمان قال انی اوتر اول اللیل فاذا قمت من آخر اللیل صلیت رکعۃ فما شبھتھا الا بقلوص اضمھا الی الابل۔

حضرت موسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہوں اور جب میں رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہوں تو ایک رکعت پڑھتا ہوں اور میں اسے نوجوان اونٹنی سے تشبیہ دیتا ہوں جسے میں اونٹوں کے ساتھ ملاتا ہوں۔

۱۸۶۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت شعبہ، عبدالملک سے اور وہ ابن عمیر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

۱۸۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْغَنَوِيِّ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ الْوِتْرُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ رَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَرَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ فَوَصَلَ إِلَى وِتْرِهِ رَكْعَةً فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ وَرَجُلٌ أَخَّرَ وِتْرَهُ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ۔

حضرت حطان ابن عبداللہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ وتروں کی تین قسمیں ہیں ایک شخص رات کے شروع میں وتر پڑھتا ہے پھر بیدار ہونے کے بعد دو رکعتیں پڑھتا ہے۔ دوسرا شخص اول رات میں وتر پڑھتا ہے جب بیدار ہوتا ہے تو وتر کے ساتھ ایک رکعت ملاتا ہے۔ پس وہ دو دو رکعتیں پڑھتا ہے پھر وتر پڑھتا ہے اور تیسرا شخص رات کے آخر میں

۱۸۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ خِلَاسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ تُوتِرُ قَالَ تَرْضَى بِمَا أَصْنَعُ قَالَ أَحْسِبُ قَتَادَةَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فَإِنِّي أُوتِرُ بِلَيْلٍ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَرْقُدُ فَإِذَا قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ

حضرت خلاس فرماتے ہیں میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر پوچھا آپ وتر کیسے پڑھتے ہیں؟ انھوں نے فرمایا جیسے میں کرتا ہوں تم اسے پسند کرتے ہو اس نے کہا ہاں حضرت ہمام (راوی) فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت قتادہ (راوی) نے اپنی روایت میں فرمایا کہ انھوں نے فرمایا) میں رات کو پانچ رکعات وتر پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں جب رات کو بیدار ہوتا ہوں تو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ أَوْتَرَ فَبَدَا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَشْفَعْ إِلَيْهَا بِأُخْرَى حَتَّى يُوتِرَ بَعْدُ۔

۱۸۷۰- حضرت ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی کو وتر پڑھنے کے بعد (مزید) نماز پڑھنے کا خیال آئے تو وہ شفع (جفت رکعات) پڑھے پھر دوبارہ وتر پڑھے۔

۱۸۷۱- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْءٌ أَفْعَلُهُ بِرَأْيِي لَا أَرْوِيهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ ذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ وَكَانَ أَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُودٍ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ صَنِيعِ ابْنِ عُمَرَ۔

حضرت مسروق سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ایک کام ایسا ہے جسے اپنی رائے سے کرتا ہوں اس کی روایت نہیں کرتا پھر اس کی مثل ذکر کیا حضرت مسروق فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل پر تعجب کا اظہار کرتے تھے۔

۱۸۷۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا

حضرت ابوالحارث غفاری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو رات کو وتر پڑھ کر سو جاتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وہ کیا کرے

يَنْزِلُ هٰذَا۔

۷۹۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَآءَ بِلَالٍ۔

وہ اترتے۔

حضرت خبیب بن عبد الرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں لہذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سننے تک کھاؤ پیو۔

۷۹۱ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِیَّ وَكَانَ اِمَامَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَآءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ وَيَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سوادہ قشیری سے سنا اور وہ ان کے امام تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ سفیدی، یہاں تک کہ فجر ہو جائے اور پھوٹ نکلے۔

۷۹۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِیِّ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ سوادہ قشیری سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ فَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِیْ اَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ اَيْضًا اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوٰتِ اِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا

بیان مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کے لیے وقت داخل ہونے سے پہلے اذان دی جائے اس سلسلے میں انہوں نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے، جن لوگوں نے یہ راہ اختیار کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہم اللہ بھی ہیں۔
لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فجر کے لیے بھی وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ باقی نمازوں کے لیے وقت داخل ہونے کے بعد اذان دی

إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّتِي كَانَ يُؤَذِّنُ بِهِ بِلَيْلٍ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ۔

جاتی ہے انھوں نے اس سلسلے میں استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جو اذان رات کو دیتے تھے وہ نماز کے علاوہ ہوتی تھی انھوں نے اس ضمن میں ذکر کیا۔

۷۹۳۔ فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيدِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُنَادِي أَوْ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ وَلِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَقَالَ لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ إِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَرَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهُ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَمَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی ایک کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں کہ تم میں سے جو غائب ہیں وہ لوٹ آئیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ جاگ جائیں اور فجر یا (فرمایا) صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے آپ نے دو انگلیوں کو اکٹھا کیا اور پھر الگ کیا۔ حضرت زہیر کی روایت میں خاص طور پر ہے کہ حضرت زہیر نے اپنے ہاتھ کو اٹھایا اور جھکایا یہاں تک کہ کہا اس طرح، اور حضرت زہیر نے اپنے ہاتھوں کو چوڑائی میں پھیلایا۔

فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلٰوةِ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اس لیے ہوتی تھی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے اور غیر حاضر واپس لوٹ آئے نماز کے لیے نہیں تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

۷۹۴۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان لوٹانے کا حکم دیا تو آپ نے آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا، پھر آواز دی سنو! بندہ سو گیا تھا۔

وَلَمْ يَنْقُضُوا بِهِ الْوِتْرَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ ثَوْبَانَ

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا قول مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے اور اسے ہم حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کر آئے ہیں۔

۱۸۷۷- وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَا أَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ۔

حضرت ایوب بن عتبہ، حضرت قیس بن طلق (رضی اللہ عنہما) سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہیں۔

۱۸۷۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن بدر، حضرت قیس بن طلق سے وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۷۹- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَأَبُو الْوَلِيدِ قَالَا ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ملازم، حضرت عبداللہ بن بدر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۸۰- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَتَى تُوتِرُ قَالَ أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ قَالَ أَخَذْتَ بِالْوُثْقَى ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ مَتَى تُوتِرُ قَالَ آخِرَ اللَّيْلِ قَالَ أَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے پہلے حصے میں (نماز عشاء کے بعد وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے مضبوط (رسی) کو تھام لیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم وتر کب پڑھتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا تم نے قوت کو اختیار کیا۔

۱۸۸۱- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي ثُمَّ أَنَامُ عَلَى وِتْرٍ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ فَقَالَ عُمَرُ لَكِنِّي

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وتروں کے بارے میں گفتگو کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں وتر پڑھ کر اس طرح سوجاتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں حتیٰ کہ صبح ہو جاتی ہے۔ حضرت عمر فاروق

اَنَامُ عَلٰی شُفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ بَکْرٍ حَذِرٌ ھٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ قَوِیٌّ ھٰذَا۔

فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ عَلٰی مَاذَکَرْنَا مِنْ نَفْیِ اِعَادَۃِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِکَ قَوْلُ اَبِیْ بَکْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَاِذَا اسْتَیْقَظْتُ صَلَّیْتُ شُفْعًا حَتَّی الصَّبَاحِ وَتَرْکُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّکِیْرَ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ ذٰلِکَ کَمَا کَانَ یَفْعَلُ وَاَنَّ الْوِتْرَ لَا یَنْقُضُہُ النَّوَافِلُ الَّتِیْ یَتَنَفَّلُ بِھَا بَعْدَہٗ وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ اَیْضًا عَنْ جَمَاعَۃٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ جَمْرَۃَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اِذَا اَوْتَرْتَ اَوَّلَ اللَّیْلِ فَلَا تُوْتِرْ آخِرَہٗ وَاِذَا اَوْتَرْتَ آخِرَہٗ فَلَا تُوْتِرْ اَوَّلَہٗ قَالَ وَسَاَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو فَقَالَ مِثْلَہٗ۔

۱۸۸۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ وَمَالِکِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّھُمَا سَمِعَا خِلَاسًا قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ یَاسِرٍ وَسَاَلَہٗ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُوْتِرُ ثُمَّ اَنَامُ فَاِنْ قُمْتُ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ۔

وَھٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰی حَدِیْثِ ھَمَّامٍ عَنْ قَتَادَۃَ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ لِاَنَّ فِیْ ذٰلِکَ فَاِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ فَاحْتَمَلَ ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ یُشَفِّعُ بِرَکْعَۃٍ کَمَا کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ یُصَلِّیْ شَفْعًا فَفِیْ حَدِیْثِ شُعْبَۃَ مَا قَدْ بَیَّنَ اَنَّ مَعْنٰی قَوْلِہٖ شَفَعْتُ اَیْ صَلَّیْتُ شُفْعًا شُفْعًا وَلَمْ اَنْقُضِ الْوِتْرَ وَلَمْ اَنْقُضْ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شفع نماز (جفت رکعات) پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر سحری کے آخر میں وتر پڑھتا ہوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ (وقت کے فوت ہونے کا) بہت خیال رکھنے والے ہیں اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا یہ مضبوط ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک کہ ایک رات میں دو وتر نہیں، وتروں کو نہ لوٹانے پر دلالت کرتا ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں رات کو نفل پڑھ کر سو جاتا ہوں جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک شفع (جوڑا جوڑا) نماز پڑھتا ہوں اس کے موافق ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بات سے انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جس طرح وہ کرتے تھے اور یہ کہ بعد میں پڑھے جانے والے نوافل سے وتر فاسد نہیں ہوتے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب تم رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھ لو تو آخر میں نہ پڑھو اور جب آخر شب میں پڑھو تو شروع میں نہ پڑھو۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے

حضرت قتادہ اور مالک بن دینار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت خلاس سے سنا آپ سے ایک شخص نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر بیدار ہو جاؤں تو دو دو رکعتیں پڑھتا ہوں۔

تو ہمارے نزدیک یہ حضرت ہمام کی اس روایت کا مفہوم ہے جو انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور ہم نے اسے باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب میں بیدار ہوتا تو شفع نماز (جفت رکعات) پڑھتا ہوں پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اسے شفع بناتے ہوں۔ جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ شفع شفع کر کے پڑھتا ہوں۔ پس حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول شفعت سے مراد یہ ہے کہ جفت جفت رکعات پڑھتا ہوں

الصُّبْحُ اَنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا۔ فَاَخْبَرَهُ فِىْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّهُ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوْعِ مَا يَرٰى اَنَّهُ الْفَجْرُ وَلَيْسَ هُوَ فِى الْحَقِيْقَةِ بِفَجْرٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِىْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِىَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ اَذَانَيْهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ اَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَّاحِدًا وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهِ وَيُصِيْبُهُ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ الْجَمَاعَةُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

ثُمَّ قَدْ رُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا۔

۷۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَتٰى تُوْتِرِيْنَ قَالَتْ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ الْاَسْوَدُ وَاِنَّمَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا اَذَانُهُمْ فِىْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ الْاَسْوَدَ اِنَّمَا كَانَ سِمَاعُهُ عَنْ عَائِشَةَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِىَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ فَلَمْ تُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ التَّاذِيْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَلَا اَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ مُرَادَ

تو آپ نے اس حدیث میں ان کو بتایا کہ وہ اس چیز کے طلوع ہونے پر اذان دیتے ہیں جسے وہ فجر سمجھتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں فجر نہیں اور ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں (ام المومنین) فرماتی ہیں ان کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور وہ اترتے اور جب ان دونوں کی اذان میں اتنا قرب تھا جو ہم نے بیان کیا تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں ایک ہی وقت یعنی طلوع فجر کا قصد کرتے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بصارت میں خرابی کے باعث خطا ہو جاتی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ ٹھیک وقت پر اذان دیتے کیونکہ وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک جماعت یہ نہ کہتی "صبح ہو گئی، صبح ہو گئی" ______ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! آپ نماز وتر کب پڑھتی ہیں؟ انھوں نے فرمایا جب موذن اذان دیتا ہے" حضرت اسود فرماتے ہیں موذن صبح کے بعد اذان دیتے تھے۔ اور ان کی یہ اذان مسجد نبوی میں ہوتی تھی۔ کیونکہ حضرت اسود کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سماعت مدینہ طیبہ میں حاصل ہوئی۔ اور ام المومنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کی جو ہم نے ان سے روایت کی ہے۔ پس صحابہ کرام کے فجر سے پہلے اذان چھوڑنے پر کوئی اعتراض نہیں ہوا۔ اور غیر صحابہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔

تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

بِلَالٍ بِأَذَانِهِ ذٰلِكَ الْفَجْرَ وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

کہ اس اذان سے فجر کی اذان مراد تھی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ ابن ام مکتوم کی اذان تک کھاؤ، پیئو وہ طلوع فجر کے صحیح ہونے کی بنیاد پر تھا۔

فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَإِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَإِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ التَّأْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَفِيْ تَأْذِيْنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَذَانٍ لَّهَا لَمَا أُبِيْحَ الْأَذَانُ فِيْهَا فَلَمَّا أُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ وَقْتٌ لِلْأَذَانِ وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ أَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا۔

جب یہ روایات اس طرح مروی ہیں جس طرح ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر تک اذان نہیں دیتے تھے تو جب بات یوں ہے تو وہ معنیٰ باطل ہو گیا جس کی طرف امام ابو یوسف رحمہ اللہ گئے ہیں اور اگر وہ دوسری بات ہو اور وہ ارادۃً فجر سے پہلے اذان دیتے ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ روایت کیا ہے اس نے واضح کر دیا کہ وہ اذان غیر نماز کے لیے ہوتی تھی اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے طلوع فجر کے بعد اذان دینے میں اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس نماز کی اذان کا وقت تھا اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان جائز نہ ہوتی۔

جب وہ جائز ہوئی تو ثابت ہوا کہ وہ اذان کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی تقدیم میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ فَقَالَ قَوْمٌ التَّأْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا وَقَالَ آخَرُوْنَ بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْأَذَانُ لَهَا كَالْأَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ

پھر ہم نے غور و فکر اور قیاس کے طور پر بھی اس کا جائزہ لیا تاکہ دونوں قولوں میں سے صحیح قول نکال سکیں تو ہم نے دیکھا کہ فجر کے علاوہ دیگر نمازوں کے لیے دخول وقت کے بعد ہی اذان دی جاتی ہے۔ فجر میں اختلاف ہوا، ایک قوم کہتی ہے کہ اس کے لیے وقت سے پہلے اذان دی جائے اور دوسرے گروہ کا خیال ہے کہ نہیں بلکہ وہ بھی دخول وقت کے بعد ہو گی۔ تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ اس کے لیے اذان بھی اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لیے ہوتی ہے جب وہ وقت داخل ہونے

دُخُولِ أَوْقَاتِهَا كَانَ أَيْضًا فِي الْفَجْرِ بِذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ۔

کے بعد ہوتی ہے تو فجر کے لیے بھی اسی طرح ہوگی، یہی قیاس ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ کا قول ہے۔

٧٩٩ - حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنِّي أُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِأَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ فَقَالَ سُفْيَانُ لَا حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

حضرت علی بن جعد فرماتے ہیں میں نے حضرت سفیان بن سعید سے سنا ان سے ایک شخص نے کہا کہ میں طلوع فجر سے پہلے اذان کہتا ہوں تاکہ میں اذان کے ذریعے سب سے پہلے سماعت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا ہو جاؤں تو حضرت سفیان نے فرمایا نہیں (ایسا نہ کرو) یہاں تک کہ فجر پھوٹ نکلے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

٨٠٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ إِلٰى مَكَّةَ فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَذَّنَ۔

فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ أَنَّ التَّأْذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ خِلَافُ لِسُنَّةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں ہم نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو مکہ مکرمہ کی طرف الوداع کہا آپ رات کو نکلے تو ایک موذن کو رات کے وقت اذان دیتے ہوئے سنا۔ فرمایا اس شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے۔ اگر یہ سویا رہتا تو اچھا تھا صبح ہوتی تو اذان کہتا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ طلوع فجر سے پہلے اذان کہنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کے خلاف ہے۔

بَابُ ٣٢ الرَّجُلَيْنِ يُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا وَيُقِيْمُ الْآخَرُ

باب ۳۲: اذان ایک کہے اور اقامت دوسرا

٨٠١ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ أَنَّهُ

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب صبح کا آغاز ہوا تو آپ نے مجھے حکم

سَمِعَ زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِيْ فَأَذَّنْتُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ۔

دیا۔ میں نے اذان کہی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لیے آئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے بھائی صدائی نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے وہ اقامت بھی کہے۔

۸۰۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زیاد بن نعیم، حضرت عبداللہ بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ تُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ تُقِيْمَ لِلصَّلٰوةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اپناتے ہوئے کہا کہ جس آدمی نے نماز کے لیے اذان کہی ہے اس کے غیر کیلئے اقامت کہنا مناسب نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا موذن کے علاوہ کوئی دوسرا نماز کیلئے اقامت کہے تو اس میں کوئی حرج نہیں الخ

۸۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ حِيْنَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ۔

حضرت عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن زید بواسطہ اپنے والد، دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب انہوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی۔

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

حضرت ابو عمیس، حضرت عبداللہ بن محمد عبداللہ بن زید سے وہ بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ میں نے کس

جده قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاخبرته كيف رايت الاذان فقال القهن على بلال فانه اندى صوتا منك فلما اذن بلال ندم عبد الله فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقيم۔

فلما تضاد هذان الحديثان اردنا ان نلتمس حكم هذا الباب من طريق النظر لنستخرج به من القولين قولا صحيحا **فنظرنا** في ذلك فوجدنا الاصل المتفق عليه انه لا ينبغي ان يؤذن رجلان اذانا واحدا يؤذن كل واحد منهما بعضه فاحتمل ان يكون الاذان والاقامة كذلك لا يفعلهما الا رجل واحد واحتمل ان يكونا كالشيئين المتفرقين فلا باس بان يتولى كل واحد منهما رجل على حدة فنظرنا في ذلك فراينا الصلوة لها اسباب تتقدمها من الدعاء اليها بالاذان ومن الاقامة لها هذا في سائر الصلوات ورأينا الجمعة يتقدمها خطبة لا بد منها فكانت الصلوة مضمنة بالخطبة وكان من صلى الجمعة بغير خطبة فصلاته باطلة حتى تكون الخطبة فقد تقدمت الصلوة ورأينا الامام يجب ان لا يكون هو غير الخطيب لان كل واحد منهما مضمن بصاحبه فلما كان لا بد منهما لم ينبغ ان يكون القائم بهما الا رجلا واحدا ورأينا الاقامة جعلت من اسباب الصلوة

طرح اذان کی (کیفیت) دیکھی تو آپ نے فرمایا (یہ کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بتاؤ کیونکہ ان کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہہ چکے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے شرمندگی محسوس کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا۔

جب ان دو (قسم کی) احادیث میں تضاد پایا گیا تو ہم نے چاہا کہ قیاس کے طریقے پر اس مسئلہ کا حکم تلاش کریں تاکہ دونوں قول میں سے صحیح قول سامنے لا سکیں جب ہم نے غور کیا تو ایک متفق علیہ قاعدہ پایا کہ دو آدمیوں کے لیے ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں کہ ان میں سے ہر ایک بعض اذان کہے ... پس اس بات کا احتمال ہے کہ اذان اور اقامت کی بھی یہی صورت ہو کہ وہ ایک ہی آدمی کہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ دونوں دو متفرق چیزوں کی طرح ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ دونوں میں سے ہر ایک کے لیے علیحدہ آدمی ہو۔ جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کے لیے کچھ اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہوتے ہیں اور اذان اور اقامت بھی اس کی طرف بلانے والے اسباب ہیں یہ بات تمام نمازوں میں پائی جاتی ہے اور ہم جمعہ (کی نماز) کو دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے خطبہ ہونا ضروری ہے تو نماز خطبہ کو بھی شامل ہے لہٰذا جو شخص جمعہ کی نماز خطبہ کے بغیر پڑھے اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے جب تک نماز سے پہلے خطبہ نہ پایا جائے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام کا خطیب کے علاوہ ہونا ضروری نہیں کیونکہ یہ دونوں (خطبہ اور نماز) ایک دوسرے کو شامل ہیں پس جب ان دونوں کا ہونا ضروری ہے تو دونوں کو قائم کرنے کے لیے ایک آدمی ہی مناسب ہے اور ہم دیکھتے ہیں اقامت کو بھی اسباب نماز میں سے قرار دیا گیا اور اس بات پر اجماع ہے کہ غیر امام بھی اس کو قائم کر سکتا ہے تو جس طرح اس کو غیر امام قائم کرے گا حالانکہ یہ اذان کی نسبت سے نماز کے زیادہ قریب ہے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ غیر مؤذن اس کی ذمہ داری اٹھائے یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ

اَيْضًا وَّاَجْمَعُوْا اَنَّهٗ لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْاِمَامِ فَكَمَا كَانَ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْاِمَامِ وَهِيَ مِنَ الصَّلٰوةِ اَقْرَبُ مِنْهَا مِنَ الْاَذَانِ كَانَ لَا بَاْسَ اَنْ يَّتَوَلَّاهَا غَيْرُ الَّذِيْ يَتَوَلَّى الْاَذَانَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۳ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّقُوْلَهٗ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

باب ۳۳ اذان سنتے وقت کیا کہنا مستحب ہے۔

۸۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو (حضرت مالک کی روایت میں لفظ نداء ہے (یعنی جب اذان سنو) تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو حضرت مالک کی روایت میں ہے جو کچھ مؤذن کہتا ہے (وہ کہو)۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عثمان بن عمر، حضرت یونس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۰۷۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَيْوَةُ قَالَ اَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کی مثل کہو پھر مجھ پر درود شریف پڑھو کیونکہ جو شخص مجھ پر (ایک بار) درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے (منصب)

سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُوْا أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

وسیلہ کا سوال کرو وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں پس جس نے میرے لیے وسیلے کا سوال کیا اس کے لیے شفاعت جائز ہو گئی۔

۸۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ أَوْ كَمَا قَالَ۔

حضرت محمد ابن عمرو اللیثی اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان دی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اس کے کلام کی طرح یا (فرمایا) جیسے اس نے کہا تم بھی کہو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ وَخَالَفَهُمْ فِيْ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ اذان سننے والے کو چاہیے کہ وہ بھی اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو جائے۔

ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِقَوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَعْنًى لِاَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ لِيَدْعُوَا بِهِ النَّاسَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاِلَى الْفَلَاحِ وَالسَّامِعُ لَا يَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ اِلٰى ذٰلِكَ اِنَّمَا يَقُوْلُهُ عَلٰى جِهَةِ الذِّكْرِ وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ فَيَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُخَرِ وَهُوَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى يَسْكُتَ اَيْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَاَ بِهِ الْاَذَانَ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ فَيَكُوْنَ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِمَا بِقَوْلِهٖ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ وَقَدْ قَصَدَ اِلٰى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہنے کا کوئی مقصد نہیں موذن تو اس لیے کہتا ہے کہ وہ ان (الفاظ) کے ذریعے لوگوں کو نماز اور کامیابی کی طرف بلاتا ہے اور سننے والا تو یہ کلمات لوگوں کو بلانے کی خاطر نہیں کہتا بلکہ وہ بطور ذکر کہتا ہے اور یہ ذکر کے الفاظ میں سے نہیں لہٰذا اسے چاہیے کہ ان کی جگہ وہ الفاظ رکھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری روایات میں مروی ہیں اور وہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" (برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) ہیں۔

اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ہو سکتا ہے ان کا قول کہ جیسے وہ کہے تم بھی کہو یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے کا مطلب یہ ہو کہ اس کی مثل کہو جو اس نے اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر اور اشہد ان لا الٰہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کہا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جائے اور اس کی مثل کہنے سے تکبیر اور شہادت ہی مقصود ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا قصد موجود ہے۔

۸۱۰۔ **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن شہادت کے کلمات کہے تو تم بھی اس کی مثل کہو۔

وَاَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ

اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اس وقت لاحول ولا قوۃ پڑھا جائے اور اس پر ترغیب

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

بھی دی ہے وہ یہ ہے۔

٨١١- فَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو موذن "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہے اور تم میں سے ایک (جواب میں) اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو یہ بھی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے پھر وہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو یہ بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہے، جب وہ حی علی الصلٰوۃ کہے تو یہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر وہ حی علی الفلاح کہے تو یہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے پھر اس کے اللہ اکبر کہنے پر اللہ اکبر کہے اور یہ بات دل (کے خلوص) سے کہے تو جنت میں داخل ہوگا

٨١٢- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَإِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب موذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تو جو کچھ وہ کہتا آپ بھی کہتے اور جب وہ حی علی الصلٰوۃ اور حی علی الفلاح کہتا تو آپ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتے۔

٨١٣- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عیسٰی بن طلحہ بن عبید اللہ فرماتے ہیں ہم

ابو داؤد قال ثنا هشام بن ابی عبد الله عن یحیی ابن ابی کثیر عن محمد بن ابراهیم القرشی عن عیسی بن طلحة بن عبید الله قال کنا عند معاویة بن ابی سفیان فاذن المؤذن فقال الله اکبر الله اکبر فقال معاویة الله اکبر الله اکبر فقال اشهد ان لا اله الا الله فقال معاویة اشهد ان لا اله الا الله فقال اشهد ان محمدا رسول الله فقال معاویة اشهد ان محمدا رسول الله حتی بلغ حی علی الصلوة حی علی الفلاح فقال لا حول ولا قوة الا بالله قال یحیی وحدثنی رجل ان معاویة لما قال ذلک قال هکذا سمعنا نبیکم یقول۔

حضرت معاویہ بن ابوسفیان کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان کہی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہؓ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمد رسول اللہ کہا تو انھوں نے بھی اشہد ان محمد رسول اللہ کہا جب وہ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچا تو آپ نے پڑھا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں اور مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۴- حدثنا ابو بکرة قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا محمد بن عمرو عن ابیه عن جده ان معاویة قال مثل ذلک ثم قال هکذا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

حضرت محمد بن عمرو بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مثل فرمایا، پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔

۸۱۵- حدثنا یونس بن عبد الاعلی قال ثنا عبد الله بن وهب قال حدثنی ایضا یحیی داؤد بن عبد الرحمن عن عمرو بن یحیی عن عبد الله ابن علقمة قال کنت جالسا الی جنب معاویة فذکر مثله ثم قال معاویة هکذا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول۔

حضرت عبداللہ بن علقمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۸۱۶- حدثنا ابو بشر الرقی قال ثنا حجاج بن محمد عن ابن جریج

حضرت عیسیٰ بن محمد، حضرت عبداللہ بن وقاص سے روایت کرتے ہوئے [illegible] کی مثل ذکر کرتے

قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی الْاَنْصَارِیُّ اَنَّ عِیْسَی بْنَ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ وَقَّاصٍ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ۔

ہیں۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْضًا اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ عِنْدَ الْاَذَانِ وَیَاْمُرُ بِہٖ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اذان کے وقت یہ الفاظ کہتے اور اسی کا حکم بھی فرماتے۔ (الفاظ آئندہ حدیث میں آرہے ہیں)

۸۱۷- حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ عَنِ الْحُکَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر کہا انا اشہد (آخر تک) حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے رب اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں،" تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت عبداللہ بن یوسف، حضرت لیث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۸۱۹- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنِ الْحُکَیْمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسٍ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ وَزَادَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ۔

حضرت عبیداللہ بن مغیرہ، حضرت حکیم بن عبداللہ بن قیس سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ ان کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں "جس نے مؤذن کو سن کر شہادت کے کلمات کہے۔"

۸۲۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّازُ عَنْ قَیْسِ بْنِ

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اذان دینے والے سے (اذان) سن کر اس کی تکبیر پر

مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِي الْاَعْلَيْنَ دَرَجَتَهٗ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ اِلَّا وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

تکبیر کہے پھر اس کے اشہدان لاالٰہ الااللہ واشہدان محمد رسول اللہ کہنے پر بھی یہ کہے "اللھم " آخر تک یا اللہ! حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما آپ کا درجہ علیین میں بنا برگزیدہ لوگوں میں ان کی محبت اور مقربین میں ان کا گھر بنا" تو اس شخص کے لیے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت واجب ہو گئی۔

۸۲۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاشٍ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مؤذن سے اذان سنتے تو یہ دعا مانگتے "اللھم رب ہذہ الدعوۃ" (آخر تک) یا اللہ! اس مکمل دعا اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور آپ کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا۔

۸۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اُمِّهَا قَالَتْ عَلَّمَتْنِيْ اُمُّ سَلَمَةَ وَقَالَتْ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِذَا كَانَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتِ دُعَائِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اِغْفِرْلِيْ۔

حضرت حفصہ بنت ابی کثیر اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سکھایا وہ فرماتی ہیں مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! جب مغرب کی اذان کے وقت یہ کلمات کہو" اللھم عند استقبال" (آخر تک) یا اللہ! اپنی رات کے آنے، دن کے جانے، اپنی طرف بلانے والوں کی آوازوں اور اپنی نماز کی حاضری کے وقت مجھے بخش دے۔

فَهٰذِهِ الْاٰثَارُ تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ الذِّكْرَ فَكُلُّ

یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اذان کے وقت جو کچھ کہا جاتا ہے اس سے ذکر

الأذان ذكر غير حي على الصلوة حي على
الفلاح فإنهما دعاء فما كان من الأذان
ذكر فينبغي للسامع أن يقوله وما كان منه
دعاء إلى الصلوة فالذكر الذي هو غيره
أفضل منه وأولى أن يقال۔

وقال قال قوم قول رسول الله
صلى الله عليه وسلم إذا سمعتم المؤذن
فقولوا مثل ما يقول على الوجوب۔ **و
خالفهم** في ذلك آخرون فقالوا ذلك
على الاستحباب لا على الوجوب۔
فكان من الحجة لهم في ذلك ما

۸۲۳۔ **حدثنا** ابن أبي داود قال
ثنا عبيد الله بن معاذ قال ثنا
أبي قال ثنا سعيد بن أبي عروبة عن
قتادة عن أبي الأحوص عن علقمة عن
عبد الله قال كنا مع النبي صلى الله عليه
وسلم في بعض أسفاره فسمع مناديا وهو
يقول الله أكبر الله أكبر فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم على الفطرة
فقال أشهد أن لا إله إلا الله فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج
من النار قال فابتدرناه فإذا هو
صاحب ماشية أدركته الصلوة فنادى
بها۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه
وسلم قد سمع المنادي ينادي فقال
غير ما قال فدل ذلك على أن قوله
إذا سمعتم المنادي فقولوا مثل الذي
يقول إن ذلك ليس على الإيجاب وإنه

مراد ہے۔ پس "حی علی الصلوۃ" اور "حی علی الفلاح" کے علاوہ
تمام اذان ذکر خداوندی ہے، وہ پکار ہے تو اذان میں جو
ذکر ہے سننے والے کو بھی وہ الفاظ کہنے چاہییں اور اس
میں جو نماز کی طرف بلانا ہے تو اس کی بجائے دوسرے الفاظ
ذکر کا پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث اور بہتر ہے۔

ایک قوم کہتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
گرامی کہ جب موذن کو سنو تو اس کی مثل کہو اس سے وجوب
مراد ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس بات کی مخالفت
کرتے ہوئے کہا یہ مستحب ہے واجب نہیں اس ضمن میں ان
کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم کسی سفر
میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے
اذان دینے والے کو سنا اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر
کہا تو آپ نے فرمایا "یہ فطرت اسلام پر ہے" اس
نے "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کہا تو آپ نے فرمایا
"یہ جہنم سے دور رہا۔ ہم نے جلدی جلدی اس کی
طرف دیکھا تو وہ اونٹوں کا چرواہا تھا۔ نماز کا وقت
ہوا تو اس نے اس کے لیے اذان دی،

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن کو اذان دیتے
ہوئے سنا لیکن آپ نے موذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات کہے
یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ارشاد گرامی کہ جب موذن کو
(اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا
وجوب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ بھلائی اور فضیلت حاصل کرنا ہے

عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ وَالنُّدْبَةِ اِلَى الْخَيْرِ وَاِصَابَةِ الْفَضْلِ كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِيْ اَمَرَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْهُ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ۔

جیسا کہ آپ نے لوگوں کو نماز وغیرہ کے بعد کی دعائیں سکھائیں اور ان کا حکم دیا۔

بَابٌ ۳۴ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ

۸۲۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَهٗ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ

باب ۳۴ اوقات نماز

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کے پاس دوبار مجھے نماز پڑھائی مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی۔ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہوگئی۔ فجر کی نماز مجھے اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا اور عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوگیا۔ مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزے دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب وہ سفید ہوگئی (روشنی ہوگئی) پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (نمازوں کا) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلَيْهِ وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَ مَا أَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ۔

۸۲۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ أَمَّنِيْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِّثْلُهُ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ ثُمَّ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کی تو ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا، عصر اس وقت پڑھائی جب سایہ ایک گز تھا نماز مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، نماز عشاء اس وقت پڑھائی جب شفق غائب ہو گئی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب فجر طلوع ہو گئی۔ پھر دوسرے دن میری امامت کی تو نماز ظہر اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل تھا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جبکہ سایہ دو مثل ہوا، مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، اور عشاء کی نماز رات کی پہلی تہائی ختم ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا۔ پھر فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

۸۲۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کی باتیں سکھاتے ہیں پھر اس کی مثل ذکر فرمایا، البتہ نماز عشاء کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوسرے دن اس وقت پڑھائی جب رات

هٰذَا جِبْرَائِیْلُ یُعَلِّمُکُمْ اَمْرَ دِیْنِکُمْ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَصَلَّاهَا فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ حِیْنَ ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّیْلِ۔

کی ایک ساعت گزر گئی۔

۸۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ مَعِیْ فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ حِیْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ قَبْلَ غَیْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّی الظُّهْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهٗ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ فَیْءُ الْاِنْسَانِ — مِثْلَیْهِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَیْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَاءَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ شَطْرُ اللَّیْلِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز پڑھنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اس وقت پڑھی جب فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز پڑھی جب سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی مثل ہو گیا۔ پھر غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھی عشاء کی نماز غروب شفق سے پہلے پڑھی پھر نماز فجر روشنی میں پڑھی پھر ظہر کی نماز اس وقت اس وقت پڑھی جب انسان کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا نماز عصر اس وقت ادا کی جب انسان کا سایہ دو مثل ہوا پھر شفق غائب ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا فرمائی، اس کے بعد نماز عشاء پڑھی، بعض (راوی) فرماتے ہیں رات کے تہائی حصہ گزرنے پر اور بعض کے نزدیک نصف رات کے وقت پڑھی۔

۸۲۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّشْهَدَ الصَّلٰوةَ

حضرت عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا آپ نے اسے اپنے ساتھ نماز میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا پس آپ نے صبح کی نماز جلدی پڑھی پھر ظہر کی نماز پڑھی تو بھی جلدی کی عصر کی نماز بھی جلدی پڑھی، پھر نماز مغرب

مَعَهُ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ
فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ
فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى
الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ
لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَاتِي فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ
وَقْتٌ كُلُّهُ.

۸۲۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ
فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ
عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ
انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ
الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ
أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ
الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ
حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ
الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ
مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ
يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ ثُمَّ أَخَّرَ
الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ ثُمَّ أَخَّرَ
الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ
احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى
كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ
حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ أَصْبَحَ
فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ
هٰذَيْنِ.

۸۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ

جلدی میں پڑھی اور اس کے بعد نماز عشاء بھی جلدی ادا فرمائی دوسرے دن آپ نے تمام نمازیں دیر کر کے پڑھیں۔
بعد ازاں اس شخص سے فرمایا ہمارے ان دو وقتوں کے درمیان تمام نمازوں کا (مستحب) وقت ہے۔

حضرت ابوبکر بن ابو موسیٰ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے اوقات نماز کے بارے میں دریافت کیا آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انھوں نے نماز فجر کیلیے اقامت کہی جب فجر طلوع ہوگئی اور لوگ (اندھیرے کی وجہ سے) ایک دوسرے کو پہچان نہیں سکتے تھے پھر آپ نے حکم دیا تو انھوں نے سورج ڈھلنے پر ظہر کے لیے اقامت کہی کوئی کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے یا نہیں لیکن آپ سب سے زیادہ جاننے والے تھے پھر حکم دیا تو انھوں نے عصر کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند تھا غروب آفتاب پر آپ کے حکم سے نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو عشاء کے لیے اقامت کہی اس وقت شفق غائب ہو چکی تھی۔
دوسرے دن فجر میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جب آپ نے سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا یا ہونے والا ہے پھر ظہر کو عصر کے قریب تک مؤخر فرمایا پھر عصر کی نماز تاخیر سے پڑھی یہاں تک کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہتا سورج سرخ ہوگیا پھر مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک شفق غائب ہونے کے وقت پڑھی پھر عشاء کی نماز مؤخر کی حتیٰ کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گذر گیا اس کے بعد سائل کو بلا کر فرمایا ان وقتوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے وہ نبی کریم

ثنا موسى قال ثنا اسمعيل بن سالم قال
ثنا اسحق بن يوسف عن سفيان الثوري
عن علقمة بن مرثد عن سليمن بن بريدة
عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
ان رجلا سأله عن وقت الصلوة فقال
صل معنا قال فلما زالت الشمس امر
بلالا فاذن ثم امره فاقام العصر والشمس
بيضاء مرتفعة نقية ثم امره فاقام
المغرب حين غابت الشمس ثم امره
فاقام العشاء حين غاب الشفق ثم
امره فاقام الفجر حين طلع الفجر فلما
كان في اليوم الثاني امره فاذن للظهر
فابرد بها فانعم ان يبرد بها وصلى
العصر والشمس مرتفعة اخرها فوق
الذي كان وصلى المغرب قبل ان يغيب
الشفق وصلى العشاء بعد ما ذهب
ثلث الليل وصلى الفجر فاسفر بها
ثم قال اين السائل عن وقت الصلوة
فقال الرجل انا يا رسول الله فقال
وقت صلوتكم فيما بين ما رأيتم.

صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے
آپ سے اوقات نماز کے بارے میں سوال کیا۔ آپ
نے فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں
جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ
عنہ کو حکم فرمایا انھوں نے اذان دی پھر حکم فرمایا تو عصر
کے لیے اقامت کہی اس وقت سورج بلند، سفید اور
صاف تھا۔ اس کے بعد حکم دیا تو انھوں نے غروب آفتاب
کے بعد نماز مغرب قائم کی پھر حکم دیا تو انھوں نے شفق
غائب ہوتے وقت عشاء کی نماز کھڑی کی، پھر حکم دیا
تو طلوع فجر کے وقت فجر کی نماز قائم کی۔ جب دوسرا دن
ہوا تو آپ نے حکم دیا، انھوں نے ظہر کے لیے ٹھنڈے
وقت میں اذان دی اور اچھی طرح ٹھنڈا کیا۔ عصر کی نماز اس
وقت پڑھی جب سورج بلند تھا اسے پہلے دن سے
مؤخر کیا۔ مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے
پڑھی۔ عشاء کی نماز رات کا پہلا تہائی گزرنے پر پڑھی
صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی، پھر ارشاد فرمایا اوقات
نماز کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے اس
شخص نے عرض کیا میں یہ ہوں یا رسول اللہ! آپ
نے فرمایا تمہاری نماز کا وقت اس کے درمیان ہے
جو کچھ تم نے دیکھا۔

الكلام في ذلك

فاما ما روي عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم في هذه الآثار في صلوة
الفجر فلم يختلفوا عنه فيه انه صلاها
في اليوم الاول حين طلع الفجر وهو
اول وقتها وصلاها في اليوم الثاني حين
كادت الشمس ان تطلع وهذا اتفاق
المسلمين ان اول وقت الفجر حين

اس مسئلہ پر گفتگو

ان روایات میں نماز فجر کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اس میں ان (ائمہ کرام) کے درمیان
کوئی اختلاف نہیں کہ پہلے دن آپ نے یہ نماز طلوع فجر کے
وقت ادا کی اور وہ اس کا پہلا وقت ہے۔ دوسرے دن اس وقت
پڑھی جب سورج طلوع ہونے کے قریب تھا اور اس پر مسلمانوں
کا اتفاق ہے کہ فجر کا پہلا وقت وہ ہے جب فجر طلوع ہوتی
ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہونے والا ہے

يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَأَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ ذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَعَلٰى ذٰلِكَ اِتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّ ذٰلِكَ أَوَّلُ وَقْتِهَا وَأَمَّا آخِرُ وَقْتِهَا فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَعِيْدٍ وَجَابِرًا وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَوَوْا عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ وَقْتُ الظُّهْرِ بَعْدُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قُرْبِ أَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِمْسَاكُ أَوِ التَّسْرِيْحُ مَقْصُوْدًا بِهِ أَنْ يُفْعَلَ بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ لِأَنَّهَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ قَدْ بَانَتْ وَحَرُمَ عَلَيْهِ أَنْ يُمْسِكَهَا وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ فَقَالَ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ حَلَالًا لَهُنَّ بَعْدَ بُلُوْغِ أَجَلِهِنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا جُعِلَ لِلْأَزْوَاجِ عَلَيْهِنَّ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا هُوَ فِي قُرْبِ بُلُوْغِ الْأَجَلِ لَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَمَّنْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى قُرْبِ أَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ

نمازِ ظہر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں یہ ذکر ہے کہ آپ نے اسے اس وقت ادا فرمایا جب سورج ڈھل گیا اور اس پر بھی مسلمان متفق ہیں کہ یہ اس کا پہلا وقت ہے لیکن اس کے آخری وقت کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے دوسرے دن یہ نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا، اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوا ہو اور ابھی تک ظہر کا وقت باقی ہو اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ اور یہ لغت میں جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اچھے طریقے سے روک لو اور مناسب طریقے سے چھوڑ دو۔"

یہ مقصد نہیں کہ عدت پوری ہونے کے بعد اسے روکا یا چھوڑا جائے کیونکہ وہ جدا ہو گئی اور اسے روکنا حرام قرار دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انہیں اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے نہ روکو۔"

اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ عدت پوری ہونے کے بعد ان کے لیے نکاح کرنا جائز ہے پس ثابت ہوا کہ دوسری آیت میں خاوندوں کو ان کے بارے میں جو کچھ اختیار دیا گیا ہے وہ اس وقت ہے جب عدت پوری ہونے کے قریب ہو عدت پوری ہونے کے بعد نہیں اس طرح جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہم نے اس کا ذکر کیا کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ قریب تھا ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا پس جب سایہ ایک مثل ہو جائے گا تو ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

مِثْلَهُ فَيَكُونَ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذَلِكَ إِنَّ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرُوْا عَنْهُ فِيْ هَذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٌ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ وَلَكِنْ مَعْنَى ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی دلیل یہ ہے کہ جن لوگوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے تو انھوں نے انھی روایات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ آپ نے پہلے دن نماز عصر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر فرمایا ان دو کے درمیان وقت ہے۔ پس محال ہے کہ ان دونوں کے درمیان وقت ہو جب کہ ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع فرمایا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس کا وہی مفہوم ہے جو ہم نے ذکر کیا اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسَى وَذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلَوتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِيْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فِيْ قُرْبِ دُخُوْلِ وَقْتِ الْعَصْرِ لَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذَلِكَ إِذَا أَجْمَعُوْا فِيْ هَذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ لِإِخْبَارِهِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ يُصَلَّى فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ۔

اس بات پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون بھی دلالت کرتا ہے جو انھوں نے آپ کی دوسرے دن کی نماز کے بارے میں خبر دی تو فرمایا آپ نے ظہر کو مؤخر کیا حتیٰ کہ عصر قریب ہو گئی، تو انھوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز وقت عصر داخل ہونے کے قریب ادا فرمائی عصر کے وقت نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب ان تمام روایات میں اس بات پر اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو جائے تو وہ وقت عصر ہے تو محال ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ آپ نے فرمایا ہر نماز کا وقت وہ ہے جو آپ کی دو دنوں کی نمازوں کے درمیان ہے۔

وَقَدْ دَلَّ عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا مَا

حضرت ربیع مؤذن کی روایت جو ہم نے بیان کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۱۸۳۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنِ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلوٰةِ أَوَّلًا وَّآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز کا اول وقت بھی ہے اور آخر (وقت) بھی۔ ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب وقت عصر داخل ہو جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وقت عصر اس وقت داخل

وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ دُخُوْلَ وَقْتِ الْعَصْرِ بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِ الظُّهْرِ۔

ہوگا جب ظہر کا وقت نکل جائے گا۔

وَاَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَلَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَذُكِرَ عَنْهُ اَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا الَّذِيْ اِذَا خَرَجَ فَاتَتْ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُؤَخَّرَ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَخْرُجَ وَاِنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهُ وَاِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِهَا مُفَرِّطٌ لِاَنَّهُ قَدْ فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيْهِ الْفَضْلُ وَاِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ۔

نماز عصر کے بارے میں جو کچھ آپ سے مروی ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ آپ نے اسے پہلے دن اس وقت ادا فرمایا جس کا ہم نے ذکر کیا (مثل اول پر) پس ثابت ہوا کہ یہی اس کا پہلا وقت ہے اور آپ سے مذکور ہے کہ دوسرے دن آپ نے اسے اس وقت پڑھا جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوگیا، پھر ارشاد فرمایا ان دو وقتوں کے درمیان (نماز کا) وقت ہے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری وقت ہے کہ جب یہ نکل جائے تو نماز عصر فوت ہوگئی اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ وقت ہے کہ اس سے نماز کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک کہ ختم ہو جائے، اور جس نے اس کے بعد نماز پڑھی اگرچہ اس نے وقت پر پڑھی ہے لیکن وہ کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا کیونکہ اس کی نماز فضیلت والے وقت سے رہ گئی اگرچہ ابھی تک فوت (قضاء) نہیں ہوئی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ وَلَمْ تَفُتْهُ وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْوَقْتِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْ بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُؤَخَّرَ الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے آپ نے فرمایا آدمی نماز پڑھتا ہے اور وہ اس سے فوت نہیں ہوتی لیکن اس سے جو وقت فوت ہو جاتا ہے وہ اس کے لیے اہل و مال سے بہتر ہے ـــــ اس سے ثابت ہوا کہ خاص وقت میں نماز پڑھنا باقی وقت میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ وقت جس سے عصر کو مؤخر نہ کیا جائے حتیٰ کہ یہ وقت نکل جائے وہ ہے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے دن یہ نماز ادا فرمائی۔

وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مَا

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر حضرت ربیع کی روایت دلالت کرتی ہے۔

۸۳۲- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّلٰوةِ أَوَّلًا وَّ آخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا اول (وقت) بھی ہے اور آخر (وقت) بھی، عصر کا پہلا وقت وہ ہے، جب اس کا وقت شروع ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔

۸۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامُ ابْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت وہ ہے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے۔

۸۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَّلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ایوب، حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھ سے (بواسطہ قتادہ، ابو ایوب) تین بار یہ حدیث بیان کی ہے ایک بار مرفوع اور دو بار غیر مرفوع، پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ وَقْتِهَا هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلٰوةُ بِخُرُوْجِهٖ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اس روایت میں ہے کہ عصر کا آخری وقت سورج کا پیلا پڑ جانا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب سایہ دو مثل ہو جاتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی روایات میں جس وقت کا قصد کیا ہے وہ فضیلت کا وقت ہے نہ وہ کہ جب وقت نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جاتی ہے۔ (یہ مفہوم مراد لینا اس لیے ضروری ہے) تاکہ احادیث صحیح قرار پائیں اور ان میں تضاد ثابت نہ ہو۔ البتہ ایک قوم کے نزدیک اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

انھوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جو ہم سے ابن مرزوق نے بیان کی۔

۸۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من صلوة الصبح قبل طلوع الشمس فقد ادرك الصلوة ومن ادرك ركعتين من صلوة العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك۔

روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس کو طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے مکمل نماز مل گئی اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالیا اس نے (عصر کی نماز کو) پالیا۔

۸۳۶- حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا سعيد اخبرنا معمر عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۳۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك بن انس عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وبشر بن سعيد وعبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ادرك ركعة من الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر۔

حضرت عطاء بن یسار، بشر بن سعید اور عبدالرحمن اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع شمس سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیا اسے صبح کی نماز مل گئی اور جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تحقیق اسے عصر کی نماز مل گئی۔

۸۳۸- حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قالوا فلما كان من ادرك من العصر ما ذكرنا في هذه الآثار مدركا لها ثبت ان آخر وقتها هو غروب الشمس وممن قال بذلك ابو حنيفة

وہ (فقہاء کرام) فرماتے ہیں جب ان آثار کے مطابق جن کا ہم نے ذکر کیا عصر کا کچھ حصہ پالینے والا عصر کو پانے والا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کا آخری وقت غروب آفتاب ہے جن فقہاء کرام کا یہ نظریہ ہے۔ ان میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف

وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا اِلٰى اَنْ تَتَغَيَّرَ الشَّمْسُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

اور امام محمد بن حسن رحمہم اللہ بھی ہیں۔
اور جن لوگوں کے نزدیک اس کا آخری وقت سورج کا رنگ تبدیل ہونے تک ہے ان کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث ہے جس کے مطابق آپ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع فرمایا۔

فَمِنْ ذٰلِكَ مَا۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ اِبْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفِ النَّهَارِ۔

حضرت ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ہمیں سورج کے طلوع و غروب اور دوپہر کے وقت نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا۔

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ اِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ اَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

حضرت محمد بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کا سینگ (کنارہ) طلوع ہوتے اور اس کے غروب ہوتے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا مُوْسٰى ابْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ وَاَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ يَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ نبی اکرم ہمیں ان میں نماز پڑھنے اور مردوں کو دفن کرنے سے روکتے تھے، جب سورج مکمل طور پر طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب وہ دوپہر کے وقت کھڑا ہو یہاں تک کہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ

حضرت سالم بن عبداللہ بواسطہ اپنے والد سے

... مصعب قال ثنا الدّراوردی عن ... بن عروة عن سالم بن عبد الله عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تحرّوا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها وإذا بدا حاجب الشمس فأخّروا الصلوة حتى تبرز وإذا غاب حاجب الشمس فأخّروا الصلوة حتى تغيب۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز کا ارادہ نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو اس کے (مکمل) ظاہر ہونے تک نماز کو مؤخر کرو۔ جب سورج کا کنارہ غائب ہو جائے تو (مکمل سورج) غائب ہونے تک نماز مؤخر کرو۔

۸۴۳- حدثنا محمد بن عمرو بن يونس قال ثنا عبد الله بن نمير عن هشام بن عروة عن ابيه عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے، وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۴۴- حدثنا يونس قال انا ابن وهب أن مالكا حدثه عن نافع عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يتحرّى أحدكم فيصلّي عند طلوع الشمس ولا عند غروبها۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں کوئی اس بات کا قصد نہ کرے کہ طلوعِ آفتاب اور غروب کے وقت نماز پڑھے۔

۸۴۵- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا معلّى بن اسد قال ثنا وهيب عن عبد الله بن طاؤس عن ابيه عن عائشة قالت وهم عمر بن الخطاب رضي الله عنه إنما نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتحرّى طلوع الشمس أو غروبها۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا (حقیقت یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع اور غروب کے وقت نماز کا قصد کرنے سے منع فرمایا۔

۸۴۶- حدثنا بحر بن نصر قال ثنا عبد الله ابن وهب قال أخبرني معاوية بن صالح قال حدثني

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں

أَبُو يَحْيَى وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ
عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي
عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ
سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى
تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ
مَشْهُودَةٌ إِلَى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ فَإِنَّهَا
سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَ
تُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى يَفِيءَ الْفَيْءُ
ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى
غُرُوبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ
الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ۔

کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور وہ عبادتِ کفار کا
وقت ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج
بلند ہو جائے اور اس کی شعاعیں ختم ہو جائیں پھر نماز کا
وقت ہے یہاں تک کہ دوپہر ہو جائے اس وقت
جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اسے
بھڑکایا جاتا ہے۔ پس نماز چھوڑ دو یہاں تک کہ سایہ
واپس (مشرق کی طرف) لوٹ جائے، پھر غروبِ آفتاب
تک نماز کا وقت ہے کیونکہ سورج شیطان کے دو
سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ اور یہ کفار
کی عبادت کا وقت ہے۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ
مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ
عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ
ابْنَ أَبِي صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ
غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ
أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتَغْرُبُ بَيْنَ
قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ أَوْ عَلَى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوعِ آفتاب اور غروب
کے وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطان کے دو
سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک
ہے کہ بین کا لفظ فرمایا) یا لفظ علی فرمایا) اور شیطان
کے سینگوں کے درمیان یا (فرمایا) شیطان کے
سینگوں پر غروب ہوتا ہے۔

قَالُوا فَلَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ
غُرُوبِ الشَّمْسِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ
صَلَاةٍ وَأَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُولِهِ۔
فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِينَ عَلَيْهِ
أَنَّهُ رُوِيَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ النَّهْيُ عَنِ
الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِي

یہ ائمہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم نے غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے
سے منع فرمایا تو ثابت ہوا کہ یہ نماز کا وقت نہیں
ہے اور اس کے آتے ہی عصر کا وقت نکل جاتا ہے۔
ان لوگوں کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل یہ ہے
کہ اس حدیث میں غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت
مروی ہے لیکن دوسری روایت میں ہے کہ جس نے سورج کے

غَيْرِهٖ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ اِبَاحَةُ الدُّخُوْلِ فِي الْعَصْرِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ فَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلَى الْغَيْرِ الَّذِيْ اُبِيْحَ فِي الْحَدِيْثِ الْاٰخِرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ فَهٰذَا اَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰثَارُ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ

وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِنَّا رَاَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْهِ مُبَاحَةٌ مِنَ التَّطَوُّعِ كُلِّهٖ وَقَضَاءُ كُلِّ صَلٰوةٍ فَائِتَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَقْتُ الْعَصْرِ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيْهِ فَاِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيْهِ فَكَانَ كُلُّ وَقْتٍ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ وَقْتُ الصَّلٰوةِ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ كُلٌّ قَدْ اُجْمِعَ اَنَّ الصَّلٰوةَ الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ هٰذِهٖ صِفَةُ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا وَثَبَتَ اَنَّ غُرُوْبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ صِفَتُهٗ مِنْ صِفَةِ اَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ وَثَبَتَ اَنَّهٗ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ صَلٰوةٌ اَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَاَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ نَاسِخٌ لِقَوْلِهٖ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْعَصْرَ لِلدَّلَائِلِ الَّتِيْ شَرَحْنَاهَا وَبَيَّنَّاهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا وَهُوَ

غائب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی اس نے عصر کو پا لیا تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ یہ وقت عصر کے وقت میں داخل ہو سکتا ہے تو پہلی حدیث میں وارد نہی کو اس بات کے غیر پر محمول کیا جائے گا جسے دوسری روایات میں جائز رکھا گیا تاکہ دونوں حدیثوں میں تضاد نہ ہو۔ لہٰذا ان روایات کی مراد میں یہ بات سب سے بہتر ہے تاکہ تضاد ثابت نہ ہو۔

ہمارے نزدیک قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم ظہر اور باقی تمام نمازوں کے اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان تمام میں نفل اور قضا نمازیں پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ عصر اور صبح کے وقت بھی فوت شدہ نمازیں پڑھنا جائز ہے ان میں خاص طور پر نفل پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ پس ان نمازوں میں سے ہر وہ وقت جس کے وقت نماز ہونے پر اتفاق ہے اس میں قضا نماز پڑھنے پر بھی سب متفق ہیں جب ثابت ہوا کہ تمام نمازوں کی یہ صفت متفق علیہ ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ غروب آفتاب کے وقت بالاتفاق کوئی قضا نماز پڑھنا جائز نہیں تو اس سے فرض نمازوں کے اوقات کی صفت سے اس کا حکم خارج ہو گیا اور ثابت ہوا کہ اس وقت کوئی نماز نہ پڑھی جائے جیسے دوپہر اور طلوع آفتاب کے وقت نہیں پڑھی جاتی۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرنا آپ کے اس ارشاد گرامی کا ناسخ ہے کہ جس کو غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اس نے عصر کو پا لیا یہ ان دلائل کی بنیاد پر ہے جن کو ہم نے کھول کر واضح طور پر بیان کیا۔

ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول بھی یہی ہے۔

وقتِ مغرب کے بارے میں گذشتہ تمام روایات میں ہے کہ آپ نے یہ نماز غروب آفتاب کے وقت ادا فرمائی،

قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَاَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَاِنَّ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ کُلِّهَا اَنَّهٗ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی خِلَافِ ذٰلِكَ فَقَالُوْا اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ یَطْلُعُ النَّجْمُ۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا۔

کچھ لوگوں نے اس کے خلاف موقف اختیار کرتے ہوئے کہا کہ مغرب کا ابتدائی وقت وہ ہے جب ستارے نمودار ہو جائیں

انھوں نے اس سلسلے میں یہ استدلال کیا ہے:

۸۴۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ اَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِیْ هُبَیْرَةَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ الْجَیْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِالْمُخَمَّصِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَیَّعُوْهَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا مِنْكُمْ اُوْتِیَ اَجْرَهٗ مَرَّتَیْنِ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یَطْلُعَ الشَّاهِدُ۔

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز مقام مخمص میں پڑھائی اور فرمایا یہ وہ نماز ہے جو تم سے پہلے لوگوں کو عطا کی گئی تو انھوں نے اسے ضائع کر دیا پس تم میں سے جو شخص اس کی حفاظت کریگا اس کو دوگنا اجر عطا کیا جائے گا اور اس کے بعد نماز (جائز) نہیں یہاں تک کہ تارے دکھائی دیں۔

۸۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ خَیْرِ بْنِ نُعَیْمٍ الْحَضْرَمِیِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرْ بِالْمُخَمَّصِ وَقَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ۔

یزید بن ابو حبیب نے، خیر بن نعیم حضرمی سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے مخمص کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ شاہد دکھائی دے اور شاہد سے ستارہ مراد ہے۔

فَقَالُوْا طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ اَوَّلُ وَقْتِهَا وَكَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰی یُرَی الشَّاهِدُ قَدْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ هٰذَا اٰخِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّیْثُ وَیَكُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّیْلُ وَلٰكِنَّ الَّذِیْ

یہ حضرات فرماتے ہیں کہ ستارے کا نمودار ہونا اس کا اول وقت ہے اور ہمارے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ جب تک ستارہ دکھائی نہ دے، ہو سکتا ہے آپ کا آخری قول ہو جیسا کہ ابو اللیث نے ذکر کیا ہے انھوں نے شاہد کا معنی ستارہ لیا ہے اور یہ ان کی اپنی رائے ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

رَوَاهُ غَيْرُ اللَّيْثِ ثنا وَلَ اَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ النَّجْمُ فَقَالَ ذٰلِكَ بِرَأْيِهِ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ۔

- نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج پردے میں چلا جاتا۔

۸۵۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ مَسْرُوْقٌ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْ عَنِ الْخَيْرِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَيُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَبْدُوَ النُّجُوْمُ وَيُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ يَعْنِيْ اَبَا مُوْسٰى قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں میں اور حضرت مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے عرض کیا اے مومنوں کی ماں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابی ہیں جو بھلائی میں کوتاہی نہیں کرتے، ان میں سے ایک نماز مغرب جلدی ادا کرتا ہے اور افطار میں بھی جلدی کرتا ہے اور دوسرا ستاروں کے ظاہر ہونے تک مغرب کی نماز مؤخر کرتا ہے اور افطار میں بھی تاخیر کرتا ہے۔ اور یہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں ام المومنین نے فرمایا نماز اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۸۵۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

۸۵۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورج چھپتے ہی نماز مغرب

ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَبْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ۔

ادا فرماتے۔

۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب سورج نگاہوں سے اوجھل ہو جاتا۔

وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والے لوگوں سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ يَعْنِي الْمَغْرِبَ وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز یعنی نماز مغرب اس وقت پڑھو جب راستوں میں ابھی روشنی ہو۔

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت شعبہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابو عوانہ، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۸۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَنْ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا، غروب آفتاب کے وقت مغرب کی نماز پڑھو۔

۸۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْجَابِيَةِ اَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ تَبْدُوَ النُّجُوْمُ۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق نے جابیہ والوں کو لکھا کہ ستارے ظاہر ہونے سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرو۔

---

۸۵۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ اَصْحَابُهٗ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ قَالُوْا نَنْظُرُ اَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَطْلَعِ فَقَالَ هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ اَيْضًا قَالَ نَعَمْ

حضرت عبدالرحمٰن بن الیزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو ساتھیوں نے اٹھ کر سورج دیکھنا شروع کر دیا آپ نے فرمایا کیا دیکھ رہے ہو؟ انھوں نے عرض کیا ہم دیکھتے ہیں کیا سورج غروب ہو گیا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نماز کا یہی وقت ہے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی" اقم الصلاۃ ۔ الآیۃ (ترجمہ) غروب آفتاب سے رات تاریک ہونے تک نماز ادا کرو۔ اور آپ نے ہاتھ کیسا تھ مغرب کی طرف اشارہ فرمایا پھر فرمایا یہ رات کی تاریکی ہے اور آپ نے ہاتھ سے مقام طلوع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ سورج کا ڈوبنا ہے کہا گیا تم سے حضرت عمارہ نے بھی یہی روایت کی ہے تو انھوں نے کہا ہاں۔

---

۸۶۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ صَلّٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِاَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقاء کو مغرب کی نماز غروب آفتاب کے وقت پڑھائی پھر فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، اس نماز کا وقت یہی ہے۔

---

۸۶۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ قَالَ ثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ

حضرت مسروق، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

۸۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ كُهَیْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ حِیْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَالَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِیْقَاتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِیْقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ قَالَ وَدُلُوْكُهَا حِیْنَ تَغِیْبُ وَغَسَقُ اللَّیْلِ حِیْنَ یُظْلِمُ فَالصَّلٰوةُ بَیْنَهُمَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے غروب آفتاب کے وقت فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا وقت یہی ساعت ہے پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیت پڑھی " اقم الصلوٰۃ " الآیۃ۔ اور فرمایا دلوک سے مراد غروب ہے اور غسق اللیل سے مراد اندھیرا ہونا ہے پس نماز ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

۸۶۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَیْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِیْبَةَ قَالَ قَالَ لِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مَتٰی غَسَقُ اللَّیْلِ قَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَاحْدِرِ الْمَغْرِبَ فِیْ اِثْرِهَا ثُمَّ احْدِرْهَا فِیْ اِثْرِهَا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن لبیبہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا رات کب چھا جاتی ہے کہا جب سورج غروب ہو جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد نماز مغرب میں جلدی کرو۔ اس کے کے بعد جلدی کرو۔

۸۶۴- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ فِیْ رَمَضَانَ اِذَا اَبْصَرَ اِلَی اللَّیْلِ الْاَسْوَدِ ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدُ۔

حضرت حمید ابن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ رمضان شریف میں نماز مغرب اس وقت ادا کرتے جب رات کی تاریکی دیکھتے پھر اس کے بعد روزہ افطار کرتے۔

فَهٰؤُلَآءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِیْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ اَیْضًا لِاَنَّا قَدْ رَاَیْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

تو یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ہیں جن کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ مغرب کا پہلا وقت غروب آفتاب ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں دن کا داخل ہونا نماز فجر کا وقت ہے اسی طرح رات کا آجانا نماز مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ

فَكَذٰلِكَ دُخُوْلُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ **وَاخْتَلَفَ** النَّاسُ فِيْ خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْحُمْرَةُ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْيُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ **وَقَالَ** اٰخَرُوْنَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِيْ بَعْدَ الْحُمْرَةِ خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَكَانَ النَّظْرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا اَنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِيْ بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْحُمْرَةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهٗ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَهُوَ الْفَجْرُ فَاِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ اَيْضًا وَقْتًا لِصَلٰوةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ اِذَا خَرَجَا خَرَجَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا۔

وَاَمَّا الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ فَاِنَّ تِلْكَ الْاٰثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِيْ اَوَّلِ يَوْمٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّهٗ صَلَّاهَا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّفَقُ فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْبَيَاضُ وَعَنٰى

امام ابو یوسف، امام محمد اور عام فقہاء رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

مغرب کا وقت ختم ہونے کے بارے میں بھی لوگوں (فقہاء کرام) کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے اور یہ سرخی ہے تو وقت مغرب نکل جاتا ہے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں جب شفق غائب ہو جائے تو وقت مغرب ختم ہو جاتا ہے لیکن شفق وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد ہوتی ہے۔

اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کا قیاس یہ ہے کہ اس بات پر تمام متفق ہیں کہ سرخی سے پہلے جو سفیدی ہوتی ہے وہ مغرب کا وقت ہے۔ اختلاف بعد والی سفیدی میں ہے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں اس کا وہی حکم ہے جو سرخی کا ہے اور بعض فرماتے ہیں اس کا حکم سرخی کے حکم کے خلاف ہے۔ جب ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ فجر سے پہلے سرخی ہوتی ہے پھر اس کے بعد صبح کی سفیدی آتی ہے اس وقت یہ سرخی اور سفیدی دونوں نماز فجر کا وقت ہیں جب یہ دونوں چلی جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مغرب کے وقت بھی سرخی اور سفیدی دونوں ایک ہی نماز کا وقت ہوں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہو اور جب یہ دونوں غائب ہو جائیں تو اس نماز کا وقت ختم ہو جائے یہ دونوں جس کا وقت تھیں۔

وقت عشاء کے بارے میں حضرت ابن عباس، ابو سعید خدری اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رات کی (پہلی) تہائی تک مؤخر کر کے پڑھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسے ایک وقت میں پڑھا۔ بعض حضرات نے اس سے رات کا

الْآخَرُوْنَ الشَّفَقَ الَّذِیْ هُوَ الْحُمْرَةُ فَيَكُوْنُ
قَدْ صَلَّاهَا بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقَبْلَ
غَيْبُوْبَةِ الْبَيَاضِ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ
وَلَا تَتَضَادَّ وَفِیْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ
عَلٰى مَا كَانَ بَعْضُهُمْ اَنَّ بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ
وَقْتُ الْمَغْرِبِ اِلٰى اَنْ تَغِيْبَ الْبَيَاضُ وَاَمَّا
اٰخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
وَاَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ وَاَبَا مُوْسٰى ذَكَرُوْا اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَهَا
اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّاهَا وَقَالَ جَابِرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّاهَا فِیْ وَقْتٍ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ
ثُلُثُ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ نِصْفُ اللَّيْلِ
فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا قَبْلَ مُضِیِّ
الثُّلُثِ فَيَكُوْنُ مُضِیُّ الثُّلُثِ هُوَ اٰخِرُ وَقْتِهَا
وَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا بَعْدَ الثُّلُثِ
فَيَكُوْنُ قَدْ بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَعْدَ
خُرُوْجِ الثُّلُثِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ نَظَرْنَا
فِيْمَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ۔

فَاِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ

۸۶۵- حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْاَعْمَشِ
عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ
لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ
الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا
حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ
حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ
تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

۸۶۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

تہائی مراد لیا بعض نے فرمایا رات کا نصف مراد ہے۔ پس اس بات کا بھی احتمال ہے کہ تہائی کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی رات کا گزرنا اس کا آخری وقت ہو۔ یہ بھی احتمال ہے کہ تہائی رات کے بعد ادا فرمائی ہو اور تہائی گزرنے کے بعد بھی اس کا آخری وقت باقی ہو جب اس بات کا بھی احتمال ہے تو ہم نے اس سلسلے میں مروی روایات کو دیکھا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا پہلا وقت بھی ہے اور آخری بھی، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جائے، فجر کا پہلا وقت طلوع فجر ہے اور طلوع آفتاب اس کا آخری وقت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو، رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی

ثَنَا الْخُصَیْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقْتُ الْعِشَآءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ۔

اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ نے فرمایا عشاء، نصف رات تک ہے۔

۸۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِیْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَرَفَعَهٗ مَرَّةً وَلَمْ یَرْفَعْهُ مَرَّتَیْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ، قتادہ سے وہ ابوایوب سے وہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت شعبہ فرماتے ہیں انھوں نے مجھ سے تین مرتبہ یہ حدیث بیان کی ایک بار مرفوع اور دو مرتبہ غیر مرفوع، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّ مَا بَعْدَ ثُلُثِ اللَّیْلِ اَیْضًا هُوَ وَقْتٌ مِنْ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ تہائی رات کے بعد کا وقت بھی عشاء ہے۔ اس سلسلے میں بھی ایسی روایات ہیں جو اس موقف پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۶۸۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَیْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَیْنَا حِیْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ اَوْ بَعْدَهٗ وَلَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ شَغَلَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ اَوْ غَیْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا یَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِیْنٍ غَیْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ یَّثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَصَلَّیْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک رات ہم نماز عشاء کے لیے سرکار دوعالم کی انتظار میں ٹھہر گئے آپ رات کا تہائی حصہ گزرنے پر یا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہمیں معلوم نہیں کسی گھریلو کام نے آپ کو مشغول رکھا یا کوئی دوسری بات تھی۔ جب آپ تشریف لائے تو فرمایا تم اس نماز کی انتظار کر رہے ہو جس کے لیے تمہارے علاوہ کسی دین کے لوگ منتظر نہیں رہے اگر میں اسے اپنی اُمت پر گراں نہ سمجھتا تو ان کو یہ نماز اس وقت پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے اقامت کہی اور آپ نے نماز پڑھائی۔

۸۶۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوگئی یا وہ وقت ہونے لگا تو ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو چکے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ بَلَغَ ذَاكَ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

اور تم اس وقت کے انتظار میں ہو سو تم مسلسل نماز میں (شمار) ہو گے جب تک اس کے منتظر رہو گے۔

۸۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى نَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ لَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو آواز دیتے ہوئے عرض کیا لوگ (ایک نسخہ کے مطابق عورتیں) اور بچے سو گئے پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا زمین والوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کے انتظار میں نہیں اور آج (اس وقت) صرف مدینہ طیبہ میں نماز پڑھی جا رہی ہے۔ ام المومنین فرماتی ہیں وہ (صحابہ کرام) رات تاریک ہو جانے سے تہائی رات کے درمیان عشاء کی نماز پڑھتے تھے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلّٰى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب تک مؤخر فرمائی جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے اور جب تک تم انتظار میں رہو، حالت نماز میں شمار ہوتے ہو۔

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ أَوْ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انگوٹھی تھی انہوں نے فرمایا ہاں پھر فرمایا آپ نے ایک رات عشاء کی نماز مؤخر کر دی یہاں تک کہ قریب تھا رات کا نصف حصہ چلا جاتا، یا (فرمایا) نصف رات تک مؤخر کی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يَخْرُجُ بِهٖ وَقْتُهَا وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِنَّ اَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ الَّذِيْ يُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مِنْ حِيْنِ يَغِيْبُ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ثُمَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ اِلٰى اَنْ يَّمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذِهِ الْاٰثَارُ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ بَعْدَ خُرُوْجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ.

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز تہائی رات گزرنے کے بعد ادا فرمائی، اور اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تہائی رات گزرنے سے عشاء کا وقت نہیں نکلتا، لیکن ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ عشاء کا افضل وقت جس میں اسے پڑھنا چاہیے شفق غائب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ہے اور اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ نماز ادا فرماتے تھے جیسا کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کیا۔ پھر نصف شب گزرنے تک مؤخر کرنا اس کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ (یہ مفہوم اس لیے اختیار کیا گیا) تاکہ ان روایات میں تضاد ثابت نہ ہو۔

فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ

پھر ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا نصف شب کے بعد بھی اس کا وقت باقی رہتا ہے تو ہم نے اس سلسلے میں یہ روایت پائی۔

۸۷۳ - حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَ مَا صَلّٰى بِنَا فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا.

حضرت حمید الطویل، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء نصف رات تک مؤخر فرمائی پھر نماز پڑھانے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں اور تم مسلسل حالت نماز میں ہو۔ جس وقت سے انتظار کر رہے ہو۔

۸۷۴ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ مِثْلَهٗ.

حضرت اسماعیل بن جعفر، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۸۷۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت یحییٰ بن ایوب، حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ فَذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَقِيَّةٌ بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا هُوَ أَدَلُّ مِنْ هٰذَا۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ نے یہ نماز نصف شب گزرنے کے بعد بھی ادا فرمائی یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نصف رات گزرنے کے بعد بھی عشاء کا وقت باقی رہتا ہے اس سلسلے میں آپ سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو اس موقف پر زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ حَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا زیادہ حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے نماز پڑھائی اور فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو اس نماز کا وقت یہ ہے۔

فَفِي هٰذَا إِنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ وَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتٌ لَهَا فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ مِنْ حِينِ يَغِيبُ الشَّفَقُ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ اللَّيْلُ كُلُّهُ وَلٰكِنَّهُ عَلٰى أَوْقَاتٍ ثَلٰثَةٍ فَأَمَّا مِنْ حِينِ يَدْخُلُ وَقْتُهَا إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَأَفْضَلُ وَقْتٍ صُلِّيَتْ فِيهِ وَأَمَّا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَتِمَّ نِصْفُ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُونَ ذٰلِكَ وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُونَ كُلِّ مَا قَبْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَقْتِهَا أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نے رات کا زیادہ حصہ گزرنے کے بعد نماز پڑھی اور بتایا کہ اس کا (صحیح) وقت یہ ہے۔ ان روایات کی تصحیح کی بنیاد پر عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب شفق غائب ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام رات گزر جائے لیکن اس کے تین اوقات ہیں، وقت داخل ہونے سے تہائی شب گزرنے تک افضل وقت ہے، اس کے بعد نصف شب مکمل ہونے تک پہلے کی نسبت کم فضیلت کا حامل ہے۔ نصف رات کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت پہلے دو اوقات سے کم ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات بھی مروی ہیں جو ہمارے اس بیان پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ أَنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا تُؤَخِّرُوهَا إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا مِنْ شُغْلٍ وَلَا تَنَامُوا قَبْلَهَا فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ قَالَهَا ثَلَاثًا۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ وقت عشاء شفق غائب ہونے سے تہائی رات (گذرنے) تک ہے کسی مصروفیت کے بغیر اسے موخر نہ کرو اور نہ اس سے پہلے سوؤ، جو اس سے پہلے سو جائے اس کی آنکھیں نہ سوئیں۔ آپ نے یہ بات تین بار فرمائی۔

فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا۔

تو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ أَيَّ حِينَ شِئْتَ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز عشاء (کا وقت شروع ہونے) سے نصف رات تک جب چاہو پڑھ سکتے ہو۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے وہ حضرت مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ وَزَادَ وَلَا أَرٰى ذٰلِكَ إِلَّا نِصْفًا لَكَ۔

حضرت عبد اللہ بن عون، حضرت محمد سے وہ مہاجر سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں اسے تمہارے لیے نصف سمجھتا ہوں۔

فَفِي هٰذَا أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفًا۔

اس روایت سے ثابت ہوا کہ آپ نے ان کو اجازت دی کہ نصف رات تک پڑھ سکتے ہیں اور اسے نصف قرار دیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا۔

آپ سے یہ بھی مروی ہے۔

۸۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ ابْنِ أَبِي ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ عشاء کی نماز رات کو پڑھیں اور اس سے غافل نہ ہوں۔

قال كتب عمر الى ابي موسى وصل العشاء اي الليل شئت ولا تغفلها ـ

ففي هذا انه جعل الليل كله وقتا لها على انه لا يغفلها فوجه ذلك عندنا على ان تركه اياها الى نصف الليل اغفال وتركه اياها الى ان يمضي ثلث الليل ليس باغفال لها بل هو مواخذ بالفضل الذي يطلب في تقديمها في وقتها وما بين هذين الوقتين نصفا بين الامرين اي انه دون الوقت الاول وفوق الوقت الثاني فقد وافق هذا ايضا ما صرنا اليه معنى ما قدمنا ذكره مما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ـ

وقد روي عن ابي هريرة في ذلك من قوله ما ـ

۸۸۲ ـ **حدثنا** يونس قال ثنا عبد الله ابن يوسف قال ثنا الليث ح وحدثنا ربيع المؤذن قال ثنا شعيب بن الليث قال ثنا الليث عن يزيد بن ابي حبيب عن عبيد بن جريج انه قال لابي هريرة ما افراط صلوة العشاء قال طلوع الفجر ـ

فهذا ابو هريرة قد جعل افراطها الذي به تفوت طلوع الفجر وقد روينا عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه صلى العشاء في اليوم الثاني حين سئل عن مواقيت الصلوة بعد ما مضى ساعة من الليل وفي حديثه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال وقت العشاء الى نصف الليل فثبت بذلك ان وقتها الى

اس روایت میں ہے کہ آپ نے پوری رات کو اس کا وقت قرار دے کر غفلت سے منع فرمایا ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ نصف رات تک موخر کرنا غفلت برتنا ہے اور تہائی رات گزرنے تک تاخیر کرنا اس سے غفلت نہیں بلکہ اسے وہ فضیلت حاصل ہوتی ہے جس کو وقت کے اندر تقدیم نماز کے ذریعے طلب کیا جاتا ہے۔ اور ان دو وقتوں کے درمیان دونوں امور کا نصف ہے یعنی پہلے وقت کے اعتبار سے فضیلت کم ہے اور دوسرے وقت سے زیادہ ہے۔ یہ بھی اس مفہوم کے موافق ہے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کا مفہوم بیان کرتے ہوئے ذکر کیا۔

اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

حضرت عبید بن جریج فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا عشاء کی نماز میں کوتاہی کیا ہے آپ نے فرمایا طلوع فجر (تک موخر کرنا) تو آپ نے اس سلسلے میں اس کوتاہی کو جس سے یہ فوت ہو جائے طلوع فجر (تک موخر کرنا) قرار دیا۔

اور ہم نے انھی کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ جب آپ سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ اور آپ سے ہی مروی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت عشاء نصف شب تک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس کا وقت طلوع فجر تک ہے لیکن اس کا بعض حصہ بعض سے افضل ہے۔ یہ تمام اقوال جو

طُلُوعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضَهٗ اَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْاَقَاوِيْلِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ اِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ فَاِنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ هُوَ اِلٰى اَنْ يَصِيْرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ اَبُوْ يُوْسُفَ فِيْمَا۔

ہم نے اس باب میں بیان کیے ہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مگر جو کچھ ہم نے وقت ظہر کے بارے میں بیان کیا تو اس سلسلے میں امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ دو مثل سایہ تک ہے حضرت امام ابویوسف رحمہ اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ مَعْبَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ۔

ہم سے احمد بن عبداللہ بن محمد بن خالد کندی نے بیان کیا۔ انھوں نے علی بن معبد سے انھوں نے امام محمد سے انھوں نے حضرت امام ابویوسف سے اور انھوں نے حضرت امام ابوحنیفہ سے روایت کیا۔

وَقَدْ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ اٰخِرُ وَقْتِهَا اِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهٗ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَبِهٖ نَاْخُذُ۔

اور مجھ سے ابن ابی عمر نے بھی بیان کیا وہ ابن ثلجی سے وہ حسن بن زیاد سے وہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اس کا آخری وقت وہ ہے جب سایہ ایک مثل ہو جائے۔ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا۔

بَابُ ۳۵ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ كَيْفَ هُوَ

باب ۳۵ دو نمازوں کو جمع کرنا کیسا ہے؟

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عِمْرَانَ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ قَيْسِ الْاَوْدِيِّ عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کی حالت میں دو نمازیں جمع فرماتے تھے۔

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ غزوۂ تبوک کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر اور مغرب و عشاء

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

کو جمع فرماتے تھے۔

۸۸۶۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ قُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ۔

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں ہم سے ابوالطفیل نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا میں نے پوچھا آپ ایسا کیوں کرتے تھے تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت کو حرج میں نہ ڈالیں۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا۔

حضرت جابر بن زید، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعتیں (ظہر و عصر کی نماز) ایک وقت میں اور سات رکعتیں (مغرب و عشاء) ایک وقت میں ادا فرمائیں۔

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَسَبْعًا جَمِيْعًا قُلْتُ لِاَبِي الشَّعْثَاءِ اَظُنُّهٗ اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَاَنَا اَظُنُّ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں آٹھ رکعتیں ایک وقت میں اور سات رکعتیں ایک وقت میں ادا کیں۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے ابوالشعثاء (جابر بن زید) سے کہا میرے خیال میں ظہر کو مؤخر کیا اور عصر کی نماز جلدی پڑھی، مغرب میں تاخیر فرمائی اور عشاء کی نماز میں جلدی کی۔ انھوں نے فرمایا میرا بھی یہی خیال ہے۔

۸۸۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف و سفر کے بغیر ہمیں ظہر و عصر کی نماز اکٹھی اور مغرب و عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں۔

۸۹۰ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا حَمَلَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهٗ ۔

حضرت قرۃ نے حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ فرماتے ہیں میں نے (ابوالزبیر سے) پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا تو انھوں نے فرمایا تاکہ امت میں حرج نہ پڑے۔

۸۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

حضرت ابن جریج حضرت ابوالزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۸۹۲ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فِيْ غَيْرِ سَفَرٍ وَّلَا مَطَرٍ ۔

حضرت صالح (توأمہ کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے "سفر اور بارش کے بغیر" کے الفاظ فرمائے ہیں

۸۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُدَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخَّرَ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ اَلصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلٰوةِ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے ایک رات مغرب کی نماز میں تاخیر فرمائی ایک شخص نے عرض کیا نماز، نماز (یعنی نماز کا وقت ہو گیا) آپ نے فرمایا تمہاری ماں نہ ہو تم ہمیں نماز سکھاتے ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں کئی بار دو نمازوں کو جمع فرمایا۔

۸۹۴ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَكَانَ قَدِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهٖ ابْنَةِ أَبِيْ عُبَيْدٍ فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ أَنْ يَّغِيْبَ وَأَصْحَابُهٗ يُنَادُوْنَهٗ لِلصَّلٰوةِ فَأَبٰى عَلَيْهِمْ حَتّٰى إِذَا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ قَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَأَنَا أَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جانے کی جلدی فرمائی اور آپ کو خبر مل گئی کہ آپ کی ایک زوجہ مطہرہ جو ابو عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں سخت بیمار ہیں آپ چلے گئے حتیٰ کہ شفق غائب ہونے لگی آپ کے ساتھی نماز کے لیے آوازیں دیتے رہے لیکن آپ نہ مانے یہاں تک کہ جب انھوں نے اصرار کیا تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دو نمازیں یعنی مغرب و عشاء جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے میں بھی ان کو جمع کروں گا۔

۸۹۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازوں) کو جمع فرماتے

۸۹۶۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ

حضرت سالم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جلدی جانا ہوتا تو مغرب وعشاء (کی نمازیں) جمع فرماتے۔

۸۹۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي ذُؤَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ الصَّلٰوةُ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَرَأَيْنَا بَيَاضَ الْأُفُقِ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثَلٰثًا الْمَغْرِبَ وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

حضرت اسماعیل بن ذریب فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا سورج غروب ہوا تو ہم نے انہیں یہ بات کہنے میں ڈر محسوس کیا کہ نماز پڑھیں آپ چلتے رہے حتیٰ کہ مغرب کا اندھیرا چلا گیا اور ہم نے افق میں روشنی دیکھی پھر آپ اترے اور مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی کرتے دیکھا ہے۔

۸۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَأَبُو أَبِي دَاوُدَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں خوف یا کسی دوسرے سبب کے بغیر بطور رخصت ظہر، عصر اور مغرب وعشاء کو جمع فرمایا۔

۸۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے کہ

ابْنُ مُحَمَّدِنِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفَ يَعْنِي الصَّلٰوةَ

سورج غروب ہوا تو آپ نے مقام سرف میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۹۰۰- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَقْتُهُمَا وَاحِدٌ قَالُوْا وَلِذٰلِكَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ اِحْدٰهُمَا وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فِي قَوْلِهِمْ وَقْتُهُمَا وَقْتٌ وَاحِدٌ لَا تَفُوْتُ اِحْدٰهُمَا حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُ الْاُخْرٰى مِنْهُمَا وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتُهَا مُنْفَرِدٌ مِنْ وَقْتِ غَيْرِهَا وَقَالُوْا اَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي وَقْتِ اِحْدٰهُمَا فَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتِهَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ راہ اختیار کی ہے کہ ظہر اور عصر کا وقت ایک ہے وہ کہتے ہیں اس لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو نمازوں کو ان میں سے ایک کے وقت میں جمع فرمایا اسی طرح ان کے نزدیک مغرب اور عشاء کا پہلا وقت بھی ایک ہے جب تک دوسری نماز کا وقت ختم نہ ہو پہلی نماز قضا نہیں ہوتی۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا (یہ بات نہیں) بلکہ ان میں سے ہر نماز کا وقت الگ ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو نمازوں کو جمع کرنے کی جو روایات تم نے نقل کی ہیں یہ آپ سے اسی طرح مروی ہیں لیکن ان میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ نے ان کو ایک نماز کے وقت میں جمع فرمایا اس میں ان کو جمع کرنے کی اس صورت کا بھی احتمال ہے جو تم نے بیان کی اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے ہر نماز اپنے وقت پر پڑھی ہو جیسا کہ حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ کا خیال ہے اور یہ بات انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت

كما ظنّ جابر بن زيد وهو روى ذلك عن ابن عباس وعمرو بن دينار من بعده. فقال أهل المقالة الأولى قد وجدنا في بعض الآثار ما يدل على أن صفة الجمع الذي كما قلنا.

فذكروا في ذلك ما.

کی اور ان کے بعد حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ پہلے قول کے قائلین کہتے ہیں کہ ہم نے بعض روایات میں وہ مفہوم پایا ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو اس طریقے پر جمع فرمایا جیسا کہ ہم نے کہا وہ یوں ذکر کرتے ہیں۔

۹۰۱- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عارم بن الفضل قال ثنا حماد بن زيد عن أيوب عن نافع أن ابن عمر استصرخ على صفية بنت أبي عبيد وهو بمكة فأقبل إلى المدينة فسار حتى غربت الشمس وبدت النجوم وكان رجل يصحبه يقول الصلوة الصلوة قال وقال له سالم الصلوة فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا عجل به السير في سفر جمع بين هاتين الصلوتين وإني أريد أن أجمع بينهما فسار حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما.

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (اپنی زوجہ) صفیہ بنت ابو عبید کی بیماری کی اطلاع ملی وہ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے انھوں نے مدینہ طیبہ کی طرف سفر شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے نظر آنے لگے آپ کے ہمراہی پکارنے لگے نماز، نماز۔ راوی کہتے ہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی کہا نماز (کا وقت جا رہا ہے)، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی ان کو جمع کرنا چاہتا ہوں، آپ چل پڑے حتیٰ کہ شفق غائب ہو گئی پھر آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع

۹۰۲- حدثنا ابن أبي داود قال ثنا مسدد قال ثنا يحيى عن عبيد الله عن نافع عن ابن عمر أنه كان إذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء بعد ما يغيب الشفق ويقول إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا جد به السير جمع بينهما.

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے کے بعد آپ مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے۔ اور فرماتے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیں جانے کی جلدی ہوتی تو آپ ان دو نمازوں کو جمع فرماتے۔

قالوا ففي هذا دليل على صفة جمعه كيف كان فكان من الحجة عليهم لمخالفهم أن حديث أيوب الذي قال فيه فسار حتى غاب الشفق

یہ حضرات فرماتے ہیں ان روایات میں طریقہ جمع کی دلیل موجود ہے۔

ان حضرات کے مخالفین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایوب کی روایت (نمبر ۹۰۱) جس میں کہا گیا

ثُمَّ نَزَلَ كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوا ذٰلِكَ لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا اللَّيْثُ وَلَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَإِنَّمَا أَخْبَرَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ وَلَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَإِنَّهُ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ الَّتِي بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَطُّ جَامِعًا بَيْنَهُمَا حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَقَدْ رَوَى ذٰلِكَ غَيْرُ أَيُّوبَ مُفَسَّرًا عَلٰى مَا قُلْنَا۔

۹۰۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ فَرَاحَ رَوْحَةً لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ قَالَ الصَّلَاةُ فَصَمَتَ ابْنُ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ نُزُولَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ فَاحْتَمَلَ

ہے کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی پھر اترے تو حضرت نافع کے تمام شاگردوں نے یہ بات ذکر نہیں کی، نہ عبیداللہ نے، نہ مالک نے، اور نہ ہی لیث نے، اور نہ اس نے جس سے ہم نے اس باب میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی خبر دی گئی ہے، انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازیں جمع کرنے کا ذکر کیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا کہ کیسے جمع کیا حضرت عبیداللہ کی روایت (۹۰۲) میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کو جمع فرمایا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے جمع کرنے کا طریقہ بیان کیا اور بتایا کہ انھوں نے شفق غائب ہونے کے بعد ایسا کیا ہو سکتا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ جب دونوں نمازوں کو جمع کیا تو عشاء کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد تھی، اور مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے تھے۔ کیونکہ جب تک عشاء نہ پڑھی جاتی آپ جمع کرنے والے شمار نہ ہوتے تو اس طرح آپ مغرب وعشاء کے جامع ہوئے حضرت ایوب کے علاوہ دوسرے حضرات نے اسے تفصیل سے روایت کیا ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سفر میں جلدی تھی، آپ چلتے رہے تو ظہر یا عصر کے وقت اترے آپ نے مغرب کی نماز کو مؤخر کیا یہاں تک کہ حضرت سالم نے آواز دی "نماز" حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع کیا اور فرمایا میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جلدی جانا ہوتا تو اسی طرح کرتے تھے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ کا نماز مغرب کے لیے اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا لہٰذا حضرت ایوب

اَنْ تَكُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ قُرْبَهٗ مِنْ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ لِئَلَّا يَتَضَادَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ - وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ اُسَامَةَ عَنْ نَافِعٍ كَمَا رَوَاهُ اُسَامَةُ -

۹۰۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيْدُ اَرْضًا لَهٗ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا وَلَا اَظُنُّ اَنْ تُدْرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهٗ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الصَّلٰوةَ وَكَانَ عَهْدِيْ بِصَاحِبِيْ وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلٰوةَ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَمَا الْتَفَتَ اِلَيَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا -

۹۰۵- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ اُسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهٖ بِنْتِ اَبِيْ عُبَيْدٍ فَرَاحَ مُسْرِعًا حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَمْ يَنْزِلْ حَتّٰى اِذَا اَمْسٰى فَظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ نَسِيَ فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ فَسَكَتَ حَتّٰى اِذَا كَادَ الشَّفَقُ اَنْ يَغِيْبَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَ

روایت کی ہیں حضرت نافع کے قول "شفق غائب ہونے کے بعد" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ شفق غائب ہونے والی تھی تاکہ ان سے مروی روایات میں تضاد نہ ہو۔ یہ حدیث حضرت اسامہ کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی حضرت نافع سے روایت کی ہے۔

حضرت ابن جابر فرماتے ہیں مجھ سے حضرت نافع نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا آپ اپنی زمین پر جانا چاہتے تھے۔ ہم ایک مقام پر اترے تو ایک شخص نے آکر بتایا کہ حضرت صفیہ بنت ابو عبید شدید بیمار ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ ان کو (زندہ) پالیں گے چنانچہ آپ جلدی جلدی چلے، آپ کے ساتھ ایک قریشی مرد تھا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا اور نماز نہ پڑھی اور میں اپنے مالک (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) کو اچھی طرح جانتا تھا وہ نماز کے پابند تھے۔ جب تاخیر ہو گئی تو میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے نماز (رہ گئی) آپ میری طرف متوجہ نہ ہوئے بلکہ اسی طرح چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو آپ نے پہلے مغرب کی نماز اور پھر عشاء کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی کام کی جلدی ہوتی تو آپ اسی طرح کرتے تھے۔

حضرت عطاء بن خالد مخزومی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر پر نکلے ابھی ہم راستے ہی میں تھے کہ آپ کی زوجہ صفیہ بنت ابی عبید کی بیماری کی اطلاع ملی آپ نے جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا یہاں تک کہ سورج غائب ہو گیا نماز کے لیے اذان ہوئی لیکن آپ نہ اترے یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے سوچا کہ شاید آپ (نماز پڑھنا) بھول گئے ہیں۔ میں نے کہا نماز کا وقت ہے آپ خاموش رہے یہاں تک

غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ.

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِيْ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ الخ إِنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ يُحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ أَنَّهُ عَلَى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فَهُوَ أَوْلٰى فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ.

فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۹۰۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ عُقَيْلِ ابْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ مِثْلَهُ يَعْنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا

کہ شفق غروب ہونے لگی تو آپ اترے اور مغرب کی نماز ادا فرمائی شفق غائب ہوئی تو نماز عشاء پڑھی اور فرمایا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تو جلدی جانے کی صورت میں یہی طریقہ اختیار کرتے۔

یہ تمام راوی حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ایوب نے جو حضرت نافع کا قول نقل کیا کہ "جب شفق غائب ہوگئی" اس میں غروب شفق کے قریب ہونے کا احتمال ہے لہٰذا ہمارے لیے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان تمام روایات کو متفق علیہ بات پر محمول کیا جائے تضاد پر نہیں، بس ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی اس روایت کو کہ آپ نماز مغرب کے لیے شفق غائب ہونے کے بعد اترے اس بات پر محمول کریں گے کہ شفق غائب ہونے کے قریب تھی کیونکہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ شفق غائب ہونے سے پہلے اترے اگر ان احادیث میں تضاد ہو تو حضرت ابن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ان دونوں میں سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ ایوب کی روایت میں بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔ پھر انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے پس یہ زیادہ بہتر ہوگی۔

اگر وہ حضرات کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت نے جمع کرنے کی کیفیت واضح طور پر بیان کی ہے اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کریں۔

حضرت شہاب، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دن جانے کی جلدی ہوتی تو ظہر اور عصر کو جمع فرماتے اور جب رات کو سفر کرنا چاہتے تو مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے ظہر کو عصر کے پہلے وقت تک مؤخر کرکے دونوں کو جمع کرتے

أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ.

اور مغرب کو مؤخر کرتے کہ اسے اور عشاء کو جمع فرماتے یہاں تک شفق غائب ہو جاتی۔

قَالُوا فَفِي هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَأَنَّ جَمْعَهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَذَلِكَ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَنَّ هَذَا الْحَدِيثَ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ صِفَةُ الْجَمْعِ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هَذَا يَصِلُ الْحَدِيثَ بِكَلَامِهِ حَتَّى يُتَوَهَّمَ أَنَّ ذَلِكَ فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ إِلَى قُرْبِ أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضَ مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ يَكُونَ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَلَا حُجَّةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الَّذِي يَقُولُ إِنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ أَصْلُ الْحَدِيثِ عَلَى أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ فَكَانَ ذَلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُ فِي ذَلِكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَتْهُ فِي ذَلِكَ عَائِشَةُ أَيْضًا.

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ نے ظہر اور عصر کو عصر کے وقت میں پڑھا اور ان دونوں کے جمع کرنے کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول کے قائلین ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ جمع کی کیفیت کا بیان امام زہری کا کلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہو۔ کیونکہ وہ اکثر اسی طرح کرتے ہیں کہ حدیث کو اپنے کلام سے ملا دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کے حدیث کا حصہ ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے "قول عصر کے پہلے وقت تک" سے "وقت عصر کا قریب ہونا مراد ہو۔ اگر اس کا وہ مطلب ہو جو ہم نے بیان کیا کہ اس سے وقت عصر میں پڑھنا لازم نہیں آتا، تو اس حدیث میں جس میں کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے عصر کے وقت میں پڑھا، کوئی دلیل نہیں اور اگر اصل حدیث یہ ہے کہ انھوں نے وقت عصر میں یہ نمازیں پڑھیں تو ان دونوں نمازوں کو جمع کرنا ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی اس کی مخالفت ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

٩٠٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ

حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے تھے مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کو مقدم فرماتے

وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ ۔

ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَيْضًا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ ۔

پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ حالت سفر میں دو نمازوں کو جمع کرتے تھے۔

۹۰۸ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا اِلَّا اَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بے وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ آپ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور اس دن آپ نے فجر کی نماز غیر وقت میں ادا فرمائی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَاَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ فَيَجُوْزُ لِاَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ اَنْ يُّؤَخِّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيْ ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح دو نمازیں جمع کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ ہمارے مخالف کی تاویل کے خلاف ہے یہ بیان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں مروی روایات کے سلسلے میں تصحیح معانی کے اعتبار سے ہے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے سفر کے علاوہ حالت خوف کے بغیر بھی اسی طرح دو نمازیں جمع کر کے ادا کیں جس طرح سفر میں جمع کرتے تھے لہٰذا جائز ہے کہ کوئی شخص گھر میں بھی کسی خوف اور علت کے بغیر ظہر کو سورج کا رنگ بدلنے تک مؤخر کر کے پڑھے۔

وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ مَا ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوتاہی کے سلسلے میں فرمایا۔

۹۰۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیند میں کوتاہی نہیں کوتاہی بیداری کی حالت میں ہے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ بِأَنْ يُؤَخِّرَ صَلٰوةً إِلٰى وَقْتِ أُخْرٰى.

کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کیا جائے۔

فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأْخِيْرَ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ وَقَدْ كَانَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلٰوةِ إِلٰى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِمَا كَانَ بِهِ مُفَرِّطًا وَلٰكِنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَصَلّٰى كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتِهَا وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ نماز کو دوسرے وقت تک مؤخر کرنا کوتاہی ہے اور یہ بات آپ نے حالتِ سفر میں فرمائی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اس سے مسافر اور مقیم دونوں مراد لیے ہیں پس جب دوسرے وقت تک نماز کو مؤخر کرنے والا کوتاہی کرنے والا ہے تو محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز میں نمازوں کو جمع کیا ہو جس سے کوتاہی لازم آتی ہے بلکہ آپ نے دوسرے طریقے پر جمع فرمایا یعنی دونوں نمازوں کو اپنے اپنے وقت پر ادا فرمایا۔

اور یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جن سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازوں کو جمع فرمایا پھر انھوں نے فرمایا:

۹۱۰- ثُمَّ قَدْ قَالَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا يَفُوْتُ صَلٰوةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى.

حضرت طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز اس وقت تک فوت نہیں ہوتی جب تک دوسرا وقت نہ آجائے۔

فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا هُوَ مَوْتُهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا عَلِمَهُ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ كَانَ بِخِلَافِ صَلٰوتِهِ إِحْدَاهُمَا فِيْ وَقْتِ الْأُخْرٰى.

تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ دوسری نماز کا وقت آجانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو نمازیں جمع کرنے کے بارے میں جو کچھ معلوم ہوا وہ اس بات کے خلاف تھا کہ ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔

وَقَدْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مثل فرمایا۔

۹۱۱- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا قَيْسٌ وَشَرِيْكٌ إِنَّهُمَا سَمِعَا

حضرت عبد اللہ بن مرہب سے مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا نمازیں

عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا التَّفْرِيْطُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى۔

٩١٢- قَالُوْا وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَيْنِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِيْعًا قِيْلَ لَهُمْ مَا فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّ هٰذَا قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِيْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِيْهِ فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا لَمَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَقْتٌ إِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ كُلَّ صَلٰوةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَيْرِ وَقْتِ غَيْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيَا ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَاهُمَا فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّهُ تَرْكُهَا حَتّٰى يَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلٰوةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ

کوتاہی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اسے دوسرے وقت کے آنے تک مؤخر کرنا۔

ان (مخالفین) نے کہا کہ اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقاتِ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن نمازِ عصر اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن نمازِ ظہر اسی وقت ادا فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ یہ ان دونوں کا وقت ہے۔

(جواباً) ان سے کہا جائے گا کہ اس میں تمہارے موقف کے ثبوت پر کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ آپ نے دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت کے قریب پڑھی جس وقت آپ نے پہلے دن نمازِ عصر ادا فرمائی تھی۔ ہم نے یہ بات اور اس کی دلیل اوقاتِ نماز کے باب میں ذکر کی ہے۔

اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی دلیل ہے آپ نے فرمایا (مستحب) وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح مخالف نے کہا ہے تو ان سے پہلے اور بعد میں وقت ہونے کی صورت میں ان کے درمیان وقت نہ ہوتا اور نہ ہی اس بات کی دلیل ہوتی کہ ان میں سے ہر نماز کا الگ وقت ہے جس کے ساتھ دوسری نماز کا کوئی تعلق نہیں۔

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ائمہ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ صبح کی نماز کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس کا ایک مخصوص وقت ہے جو دوسری نمازوں کے لیے نہیں ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی نمازوں کا اپنا اپنا الگ وقت ہو اور ان کو وقت سے آگے یا پیچھے کرنا جائز نہ ہو۔

اگر کوئی شخص عرفات اور مزدلفہ کی نمازوں کو علت بنائے

بعد ها فهذا وجه هذا الباب من طريق
تصحيح معاني الآثار وأما وجه ذلك
من طريق النظر فإنا قد رأيناهم أجمعوا
أن صلاة الصبح لا ينبغي أن تقدم على
وقتها ولا تؤخر عنه فإن وقتها وقت
لها خاصة دون غيرها من الصلوات
فالنظر على ذلك أن يكون كذلك سائر
الصلوات كل واحدة منهن منفردة
بوقتها دون غيرها فلا ينبغي أن تؤخر
عن وقتها ولا تقدم قبله فإن اعتل
معتل بالصلاة بعرفة وبجمع قيل له
قد رأيناهم أجمعوا أن الإمام بعرفة
لو صلى الظهر في وقتها في سائر الأيام
وصلى العصر في وقتها في سائر الأيام
وفعل مثل ذلك في المغرب والعشاء
بمزدلفة فصلى كل واحدة منهما في
وقتها كما صلى في سائر الأيام كان
مسيئا ولو فعل ذلك وهو مقيم أو
فعله وهو مسافر في غير عرفة وجمع
لم يكن مسيئا فثبت بذلك أن عرفة
وجمع مخصوصتان بهذا الحكم وأن
حكم ما سواهما في ذلك بخلاف حكمهما.
فثبت بما ذكرنا أن ما روينا عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم من
الجمع بين الصلاتين أنه تأخير الأولى
وتعجيل الأخرى وكذلك كان أصحاب
رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده
يجمعون بينهما.

تو اسے کہا جائے گا ہم دیکھتے ہیں فقہاء کرام کا اس بات
پر اجماع ہے کہ اگر امام (حج کے موقعہ پر) عرفات میں دوسرے
دنوں کی طرح ظہر کو اپنے وقت میں اور عصر کو اپنے وقت میں
پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح مزدلفہ میں مغرب اور عشاء
میں سے ہر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کرے تو بھی گناہ گار
ہوگا اور اگر عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ حالت اقامت یا سفر
میں ایسا کرے (ہر نماز اپنے وقت پر پڑھے) تو گناہ گار نہ
ہوگا معلوم ہوا کہ عرفات اور مزدلفہ (اور وہ بھی حج کے موقعہ پر)
اس حکم کے ساتھ مخصوص ہیں اور ان دو مقامات کے علاوہ دوسرا
حکم ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ دو
نمازیں جمع کرنے کے سلسلے میں ہم نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا ہے وہ پہلی نماز کو مؤخر کرنا اور دوسری
کو جلدی پڑھنا ہے آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح
جمع کرتے تھے۔

٩١٣ - حدثنا محمد بن النعمان

حضرت ابوعثمان فرماتے ہیں میں اور سعد بن

السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمِنِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ وَفَدْتُ أَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ۔

مالک (رضی اللہ عنہا) حج کے لیے روانہ ہوئے اور ہم جلدی جلدی جارہے تھے تو ہم ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ایک کو مقدم کرتے اور دوسری کو مؤخر کرتے اور مغرب وعشاء کو بھی اسی طرح جمع کرتے تھے ایک کو مقدم اور دوسری کو مؤخر کر کے پڑھتے حتیٰ کہ ہم مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

۹۱۴۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فِي حَجَّةٍ فَكَانَ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُسْفِرُ بِصَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حج کے موقعہ پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کی نماز جلدی پڑھتے مغرب کی نماز میں تاخیر کرتے، نماز عشاء میں جلدی کرتے اور فجر کی نماز روشنی میں ادا کرتے

وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي هٰذَا الْبَابِ مِنْ كَيْفِيَّةِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس باب میں دو نمازیں جمع کرنے کی کیفیت کے سلسلے میں یہ سب باتیں جنھیں ہم نے اپنایا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ ۳۶ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى أَيُّ الصَّلَوَاتِ

باب ۳۶: درمیانی نماز کون سی ہے؟

۹۱۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُرَادِيُّ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ إِنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا فَمَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهٖ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ

ابن ابی ذئب، زبرقان (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ قریش کے کچھ لوگ اکٹھے تھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو انھوں نے اپنے دو غلام آپ کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجے انھوں نے فرمایا وہ ظہر کی نماز ہے تو ان میں سے ایک آدمی اٹھا اور حضرت زید بن ثابت کے پاس

رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ وَرَاءَهُ اِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ وَالنَّاسُ فِيْ قَائِلَتِهِمْ وَتِجَارَتِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ۔

آیا انھوں نے فرمایا یہ ظہر کی نماز ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال کے بعد) پڑھتے تھے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں لوگ اس وقت قیلولے یا تجارت میں مصروف ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی: "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو۔" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ نماز ترک کرنے سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔

۹۱۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ اَوْ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ وَكَانَتْ اَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَنَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى لِاَنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (لفظ ہجیر فرمایا یا لفظ ہاجرہ) ادا فرماتے تو صحابہ کرام پر یہ نماز سب سے زیادہ بھاری ہوتی اس پہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو" کیونکہ اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور بعد میں بھی۔

۹۱۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرِنِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ هِيَ الظُّهْرُ۔

حضرت عبد الرحمن بن ابان بن عثمان اپنے والد سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ نماز ظہر ہے۔

۹۱۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن مسیب، حضرت ابن عمر سے وہ حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۱۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن یربوع مخزومی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہی بات فرماتے ہوئے سنا ہے۔

٩٢٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيعَةَ قَالَا أَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ ذٰلِكَ۔

حضرت یزید بن عبداللہ ابن قسیط فرماتے ہیں میں نے حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہما) سے سُنا وہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد کو یہی بات فرماتے ہوئے سُنا۔

٩٢١ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى ابْنُ رَبِيعَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدِينِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِي فِي أَثَرِ الضُّحٰى قَالَ فَرَدُّوْنِي إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ يَقْرَءُوْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُونَهُ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ قَالَ وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن افلح فرماتے ہیں کہ ان کے کچھ ساتھیوں نے انھیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس درمیانی نماز کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا انھوں نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جو چاشت کے بعد آتی ہے، فرماتے ہیں انھوں (دوستوں) نے مجھے دوبارہ بھیجا میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں ہمیں واضح طور پر بتائیے کہ وہ کون سی نماز ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان کو سلام کہو اور بتاؤ کہ ہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ یہ وہ نماز ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کی طرف رُخ کیا فرماتے ہیں ہمیں یہ معلوم ہے کہ یہ ظہر کی نماز ہے۔

الْكَلَامُ فِي ذٰلِكَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَا ذَكَرْنَا فَقَالُوا هِيَ الظُّهْرُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي حَدِيثِ رَبِيعٍ الْمُؤَذِّنِ وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا أَمَّا حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَلَيْسَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ

بیان مسئلہ

ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے جس کا ہم نے ذکر کیا وہ کہتے ہیں یہ نماز ظہر ہے انھوں نے اس سلسلے میں اسی بات سے استدلال کیا جسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دلیل بنایا اور اسے ہم نے حضرت ربیع مؤذن کی روایت میں ان سے ذکر کیا نیز ان لوگوں نے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ہم نے ذکر کی ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحْرِقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلَى أَنَّهَا الظُّهْرُ فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عِنْدَنَا دَلِيلٌ عَلَى ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الْوُسْطَى وَغَيْرِهَا فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيمَا أُرِيدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطَى فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُورُهَا حَيْثُ تُصَلَّى فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ الَّتِي يُفَرِّطُونَ فِي حُضُورِهَا لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحْرِقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ يُرِيدُ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيعِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الَّتِي قَدْ أَمَرَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا أَوْ لَأُحْرِقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطَى أَيُّ صَلٰوةٍ هِيَ مِنْهُنَّ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ إِنَّ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَمْ يَكُنْ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَإِنَّمَا كَانَ لِصَلٰوةِ الْجُمُعَةِ.

کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کے وقت (زوال سے متصل) پڑھتے تھے اور آپ کے ساتھ ایک یا دو صفیں ہوتیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے استدلال کیا کہ وہ ظہر کی نماز ہے، یہ خود ان کا اپنا قول ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور ہمارے نزدیک اس آیت میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت نماز وسطیٰ اور اس کے علاوہ تمام نمازوں کی محافظت کے لیے نازل ہوئی اور ان میں ظہر کی نماز بھی مراد ہو۔ لیکن وہ درمیانی نماز نہیں ہے پس اس آیت سے تمام نمازوں کی حفاظت واجب ہوگئی اور حفاظت یہ ہے کہ جب وہ نمازیں پڑھی جائیں تو ان میں حاضر ہونا چاہیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس نماز کے بارے میں جس میں وہ کوتاہی کرتے تھے فرمایا ان لوگوں کو باز آنا چاہیے ورنہ میں ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں گا تو آپ کی مراد یہ تھی کہ وہ لوگ اس نماز کو ضائع کرنے سے باز رہیں جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ورنہ میں ان پر ان کو گھروں کو جلا دوں گا اس پر درمیانی نماز کے بارے میں کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔

ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نماز ظہر کے بارے میں نہیں تھا بلکہ وہ نماز جمعہ کے بارے میں ہے۔

۹۲۲- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کچھ لوگ جمعہ (کی نماز) سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقُ عَلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ۔

پڑھائے پھر میں جمعہ سے پیچھے رہنے والوں ان کے گھروں میں جلا دوں ــــ

فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ اَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَاِنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَاْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ مِنَ التَّابِعِيْنَ۔

تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ان لوگوں کے بارے میں ہے جو جمعہ کی نماز چھوڑ کر گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں تو انہوں نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے جمعہ کی نماز کو درمیانی نماز قرار نہیں دیا۔ انشاء اللہ یہ بات اپنی جگہ پر آئے گی۔

کچھ تابعین نے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہے

۹۲۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهٗ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى اَهْلِهَا صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نماز جس کے سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھر جلانے کا ارادہ فرمایا تھا، جمعہ کی نماز تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے۔

۹۲۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يَحْطِبُ فَيَحْطِبُ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَيُؤَذَّنُ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں وہ لکڑیاں جمع کرے پھر نماز کے لیے حکم دوں تو اس کے لیے اذان کہی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں ان لوگوں کی طرف جاؤں اور ان پر ان کے گھروں کو جلا دوں اس ذات کی

فَاُحَرِّقُ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ۔

قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو معلوم ہو کہ وہ موٹی (پر گوشت) ہڈی یا بکری کے نہایت عمدہ پائے حاصل کرے گا تو وہ عشاء کی نماز میں حاضر ہو۔

۹۲۵ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ وَمَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

ابن ابی الزناد اور مالک، ابوالزناد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۲۶ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعِشَآءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمُ ثُمَّ اٰمُرُ رَجُلًا فَيَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اٰخُذُ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَاُحَرِّقُ عَلٰى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ اِلَى الصَّلٰوةِ بَيْتَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق پر فجر اور عشاء سے بڑھ کر کوئی نماز بھاری نہیں اگر انھیں معلوم ہوتا کہ ان دو نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان میں ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھٹنوں کے بل چلنا پڑتا میں چاہتا ہوں کہ موذن کو اقامت کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت پر مامور کروں اس کے بعد آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو نماز کے لیے نہیں آئے۔

۹۲۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَخَّرَ عِشَآءَ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ قُرْبُهٗ ثُمَّ جَآءَ وَفِی النَّاسِ رُقُوْدٌ وَهُمْ عِزُوْنٌ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ اِلٰى عِرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَاَجَابُوْا وَهُمْ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَتَخَلَّفُ عَلٰى اَهْلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ رات کا تہائی حصہ گذر گیا یا اس کے قریب وقت ہوا تو آپ تشریف لائے لوگ کپڑے اتار کر سو چکے تھے۔ آپ کو سخت غصہ آیا پھر فرمایا اگر کوئی شخص لوگوں کو کھجوروں کی ایک ٹوکری یا بکری کے) پایوں کی دعوت دے تو وہ اسے قبول کر لیں گے لیکن وہ اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو اس نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور انھیں آگ لگا کر جلا دوں۔

هٰذِهِ الَّذِي الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاضْرِمُهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ۔

۹۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت ابوبکر نے حضرت عاصم سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ اَنَّ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ هِيَ الْعِشَاءُ وَلَمْ يَدُلَّهٗ ذٰلِكَ عَلٰى اِنَّهَا هِيَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ مِمَّا سَنَذْكُرُهٗ فِيْ مَوْضِعِهٖ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ وَافَقَ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات عشاء کے بارے میں فرمائی ہے لیکن اس میں اس کے درمیان نماز ہونے پر کوئی دلیل نہیں بلکہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت کیا ہے جسے ہم انشاء اللہ اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔
بعض تابعین نے بھی اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی موافقت کی ہے۔

۹۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّحْرِقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلٰوةُ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

حضرت عطاء خراسانی حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس نماز کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ اس سے پیچھے رہنے والوں کو جلادیں وہ نماز عشاء تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاِنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلٰوةِ وَاِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ اُخْرٰى۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ان تمام باتوں کے خلاف مروی ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد حالت نماز کے لیے نہیں بلکہ کسی دوسرے حال کے لیے تھا

۹۳۰۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ فَقَالَ لَكِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَاَمَرْتُ رَجُلًا

حضرت ابوالزبیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے کوئی بات مانع نہ ہوتی تو میں آدمی کو حکم دیتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان کو ان کے گھروں میں جلادیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک

أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ ثُمَّ حَرَّقْتُ بُيُوتًا عَلَى مَا فِيهَا فَقَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ رَجُلٍ بَلَغَهُ عَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَأُحْرِقَنَّ بَيْتَهُ عَلَى مَا فِيهِ۔

آدمی کی وجہ سے تھا آپ کو اس کی طرف سے ایک خبر پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اسے گھر کے اندر جلا دوں گا۔

فَهٰذَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ لِلتَّخَلُّفِ عَمَّا لَا يَنْبَغِي التَّخَلُّفُ عَنْهُ فَلَيْسَ فِي هٰذَا وَلَا فِي شَيْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ الدَّلِيلُ عَلَى الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مَا هِيَ فَلَمَّا انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُونَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيلٌ رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَإِذَا لَيْسَ فِيهِ حِكَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِهِ لِأَنَّهُ قَالَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِي وُجِّهَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

تو یہ ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی اس بات سے پیچھے رہنے کے سلسلے میں تھا جس سے پیچھے نہیں رہنا چاہیے اس روایت اور گزشتہ روایت میں ایسی کوئی بات نہیں جو اس بات کی دلیل ہو کہ درمیانی نماز کونسی ہے جب ہماری اس مذکورہ گفتگو کی بنا پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سے اس بات پر پائی جانے والی دلیل کی نفی ہو گئی تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا اس میں بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات منقول نہیں بلکہ وہ ان کا اپنا قول ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا یہی وہ نماز ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوئے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے علاوہ اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

٩٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ ابن عمر) رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے

فَلَمَّا تَضَادَّ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَلَّ هٰذَا عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ

جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات میں تضاد پایا گیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی ثابت نہیں اب ہم ان کے غیر سے مروی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

۹۳۲- فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مُخْلَدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِىْ رَجَاءٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابورجاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِىَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ۔

حضرت ابورجاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ صبح کی نماز ہے۔

۹۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِى الْخَلِيْلِ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالخلیل، جابر بن زید سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت مجاہد سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۳۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَالَ رَجُلٌ اِلٰى جَنْبِىْ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو میرے پہلو میں کھڑے ایک صحابی نے فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَكَانَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِىَ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سلسلے میں اس آیت سے استدلال کیا ہے "تمام نمازوں اور (بالخصوص) درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔" ان کے نزدیک یہ قنوت فجر کی نماز میں تھا لہٰذا انہوں نے اس سے ثابت کیا کہ درمیانی نماز وہی ہے جس میں ان کے نزدیک قنوت ہے۔

عِنْدَهٗ وَقَدْ خُولِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي هٰذِهِ الْاٰيَةِ فِيْمَ نَزَلَتْ۔

اس آیت کے شانِ نزول کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مخالفت کی گئی ہے۔

۹۳۷۔ فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی "تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور باادب کھڑے ہو جاؤ" اس کے بعد ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔

۹۳۸۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حسین بن نصر کہتے ہیں میں نے یزید بن ہارون سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُفْيَانَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَالْقُنُوْتُ السُّكُوْتُ وَالْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ۔

حضرت سفیان "اس آیت" وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں منصور سے وہ حضرت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ لوگ نماز میں گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ (مذکورہ بالا) آیت نازل ہوئی "قنوت" خاموشی کو کہتے ہیں اور قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں بھی ہے۔

۹۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ قَالَ مِنَ الْقُنُوْتِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللّٰهِ۔

حضرت مجاہد "اس آیت" وقوموا للہ قانتین" کے بارے میں فرماتے ہیں رکوع، سجدہ، بازو بچھا دینا اور خوفِ خدا سے آنکھیں بند کر دینا قنوت ہے۔

۹۴۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوْتُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ إِنَّمَا الْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ يَعْنِيْ وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں اگر قنوت کا وہ مطلب ہوتا جو تم کہتے ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس سے کچھ حصہ نہ ہوتا، قنوت فرمانبرداری کے معنیٰ میں ہے "اور جو تم (ازواج مطہرات) میں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے۔"

۹۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ الصَّلوٰةُ كُلُّهَا قُنُوتٌ أَمَّا الَّذِي تَصْنَعُونَ فَلَا أَدْرِي مَا هُوَ۔

حضرت ابو الاشہب فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا تمام نماز قنوت ہے جو کچھ تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔

فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ يُخْبِرُونَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ السُّكُوتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانُوا يَتَكَلَّمُونَ فِي الصَّلوٰةِ فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْقُنُوتَ الْمَذْكُورَ فِيهَا هُوَ الْقُنُوتُ الْمَفْعُولُ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُونَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي بَابِ الْقُنُوتِ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوتُ الْمَذْكُورُ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هُوَ الْقُنُوتَ فِي صَلوٰةِ الصُّبْحِ إِذًا لَمَا تَرَكَهُ إِذْ كَانَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن ارقم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جو بتاتے ہیں کہ اس آیت میں جس قنوت کا حکم دیا گیا ہے وہ اس گفتگو سے خاموشی اختیار کرنا ہے جسے وہ لوگ نماز میں کرتے تھے ——— لہٰذا اس سے آیت میں مذکور قنوت سے نماز فجر کی قنوت پر دلیل کا امکان نہ رہا۔

بعض لوگوں نے اس بات سے بھی انکار کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے ہم نے اسے صبح کی نماز میں قنوت سے متعلق باب میں ان کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اگر اس آیت میں مذکور قنوت وہی نماز فجر والی قنوت ہوتی تو آپ اسے نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن پاک نے اس کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے موقف پر دوسری دلیل بھی مروی ہے۔

۹۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ ثَوْرِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الصَّلوٰةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ فَصْلٌ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا درمیانی نماز فجر کی نماز ہے یہ رات کی سیاہی اور دن کی روشنی کو جدا جدا کرتی ہے۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الَّذِي جَعَلَ صَلوٰةَ الْغَدَاةِ بِهِ هِيَ الصَّلوٰةُ الْوُسْطٰى هٰذِهِ الْعِلَّةُ وَقَدْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ جس دلیل کے ساتھ فجر کی نماز کو درمیانی نماز قرار دیا گیا ہے وہ یہی ہے، یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وقوموا للہ قانتین" سے

يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ - أَرَادَ بِهِ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَيَكُونُ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ طُولُ الْقِيَامِ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ فَقَالَ طُولُ الْقُنُوتِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

جوانھوں نے صبح کی نماز کا قنوت مراد لیا ہے اس سے طویل قیام مراد ہو جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا جس میں قیام طویل ہو۔ ہم نے یہ بات اس کتاب میں اپنے مقام پر ان کی سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّمَا أُقِرَّتِ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ بِطُولِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ أَرَادَ بِهِ فِي كُلِّ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ "صبح کی نماز، طویل قرأت کی وجہ سے دو رکعتیں برقرار رکھی گئیں" دوسرے مقام پر ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "وقوموا للّٰہ قانتین" سے اس (قنوت) کا تمام نمازوں اور درمیانی نماز میں بھی ہونا مراد ہو وسطیٰ ہو یا غیر وسطیٰ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درمیانی نماز کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نماز عصر ہے۔

۹۴۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ ذِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْعَبْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ۔

حضرت ذر بن عبید اللہ عبدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" نماز عصر ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ۔"

فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ وَذَهَبَ أَيْضًا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ۔

جب اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف باتیں مروی ہیں تو ہم نے چاہا کہ ان کے غیر کی روایات دیکھیں جو لوگ اس سے نماز عصر کے علاوہ مراد لیتے ہیں وہ اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

---

۹۴۵ - فَذَكَرُوا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَنَافِعٌ

حضرت ابو جعفر محمد بن علی اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن رافع (حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام) نے ان دونوں سے بیان فرمایا کہ وہ ازواج مطہرات کے دور میں قرآن پاک

مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدَّثَهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلَى عَهْدِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتَبَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا وَقَالَتْ لِيْ اِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَاْتِيَنِيْ فَاُمْلِيْهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا اَتَيْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِيْ اَكْتُبُهَا فَقَالَتِ اكْتُبْ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ۔

لکھا کرتے تھے فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک نسخہ لکھنے کے لیے دیا اور فرمایا جب سورۃ بقرہ کی اس آیت پر پہنچو تو اسے نہ لکھنا یہاں تک کہ میرے پاس آؤ میں تمہیں اس طرح لکھاؤں گی جس طرح میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے فرماتے ہیں جب میں اس پر پہنچا تو وہ کاغذ جس پر میں نے لکھا تھا لے کر حاضر ہوا، ام المومنین نے فرمایا لکھو "

تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز اور نماز عصر کی حفاظت کرو۔

---

۹۴۶ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ مِثْلَهُ عَنْ حَفْصَةَ غَيْرَ اَنَّهَا لَمْ تَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت زید بن اسلم، حضرت عمرو بن رافع سے وہ حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

۹۴۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّهُ قَالَ اَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصَةَ مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابو یونس سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا اس کے بعد انہوں نے حضرت حفصہ سے علی بن معبد کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

---

۹۴۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ حُمَيْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَاَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَتْ كُنَّا نَقْرَؤُهَا عَلَى الْحَرْفِ الْاَوَّلِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ام حمید بنت عبدالرحمن فرماتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "الصلوۃ الوسطی" کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پہلے ہم عہد رسالت میں اس طرح پڑھتے تھے "حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین "

وَسَلَّمَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هٰهُنَا بِاِسْمَيْهَا جَمِيْعًا هٰذَا يَجُوْزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِيْ تِلْكَ الْاٰثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ مَعَ اَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِيْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا **وَقَدْ** رُوِيَ اَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ.

۹۴۹- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ قَالَ كَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَهِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ.

فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ تَاْوِيْلَ الْاٰثَارِ الْاُوَلِ مِنْ قَوْلِهٖ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ اِنَّهٗ سُمِّيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ

فقہاء کرام فرماتے ہیں ان روایات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر" فرمایا تو ثابت ہوا کہ صلوٰۃ وسطیٰ "(درمیانی نماز) عصر کے علاوہ ہے لیکن ان کی اس بات پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے عصر کو عصر بھی کہا جاتا ہو اور وسطیٰ بھی، لہٰذا یہاں ان کے دونوں نام ذکر فرمائے۔ لیکن یہ بات اس وقت ممکن ہو گی جب ان روایات میں پائی جانے والی مشہور قرات پر (لفظ صلوٰۃ العصر کی) زائد قرات ثابت ہو حالانکہ جس وقت تلاوت کے ساتھ یہ دلیل قائم ہو چکی ہے تو وہ ہر اس بات کو دور کرتی ہے جو اس کے خلاف ہے۔

یہ بھی مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے مصحف میں پہلے روایت کی گئی روایات کے خلاف (مذکور) ہے۔

حضرت عمرو بن رافع فرماتے ہیں حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے مصحف میں لکھا ہوا تھا "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وہی صلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" (یعنی صلوٰۃ العصر کا ذکر صلوٰۃ وسطیٰ کی تفسیر کے طور پر ہوا)۔

پہلی روایات میں مذکور ارشاد خداوندی کا مفہوم جو ہم نے بیان کیا وہ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ عصر کی نماز کو نماز عصر بھی کہتے تھے اور صلوٰۃ وسطیٰ بھی، لہٰذا اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جن کے نزدیک اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ وَأُمِّ كُلْثُومٍ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت حضرت حفصہ، حضرت عائشہ اور حضرت ام کلثوم (رضی اللہ عنہم) کی روایت کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۹۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا شَقِيقُ بْنُ عُقْبَةَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "حافظوا علی الصلوات وصلوٰۃ العصر" نازل ہوئی تو ہم دور رسالت میں جس قدر اللہ نے چاہا اسے پڑھتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر کے یہ آیت نازل فرمائی "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ"

فَأَخْبَرَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ التِّلَاوَةَ الْأُولٰى هِيَ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَأَنَّهُ نَسَخَهَا ذٰلِكَ التِّلَاوَةُ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِي وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نَسْخًا لِلْعَصْرِ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْوُسْطٰى فَذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا وَإِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ أَحَدِ اسْمَيْهَا وَتَثْبِيتِ اسْمِهَا الْآخَرِ فَإِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا عُدْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ۔

تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بتایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جسے حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے روایت کیا اور یہ تلاوت اس تلاوت کے ساتھ منسوخ ہوگئی جس کے حجت قائم ہے اگر "والصلوٰۃ الوسطیٰ" عصر کی تنسیخ کے سبب ہے کہ یہ صلوٰۃ وسطیٰ نہیں تو یہ اس بات کا نسخ ہوگا اور اگر اس کے ایک نام کی تلاوت منسوخ کرنے اور دوسرے کو باقی رکھنے کے سبب ہے تو ثابت ہوا کہ "صلوٰۃ وسطیٰ" سے نماز عصر ہی مراد ہے۔ جب ہمارے اس بیان میں احتمال کی صورت پیدا ہوگئی تو ہم نے اس سلسلے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی طرف رجوع کیا۔

۹۵۱ - فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت زر رضی اللہ عنہ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم غزوۂ احزاب کے موقع پر لڑتے رہے حتیٰ کہ نماز عصر نہ پڑھ سکے اور سورج غروب ہونے کے قریب ہو گیا تو رسول اکرم

قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوة العصر حتى كربت الشمس ان تغيب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم املأ قلوب الذين شغلونا عن الصلوة الوسطى نارا واملأ بيوتهم نارا واملأ قبورهم نارا قال علي كنا نرى انها صلوة الفجر۔

فهذا علي قد اخبر انهم كانوا يرونها قبل قول النبي صلى الله عليه وسلم هذا الصبح حتى سمعوا النبي صلى الله عليه وسلم يومئذ يقول هذا فعلموا بذلك انها العصر۔

٩٥٢ - حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي عن شعبة عن الحكم عن يحيى ابن الجزار عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قعد يوم الخندق على فرضة من فرض الخندق ثم ذكر نحوه الا انه لم يذكر قول علي كنا نرى انها الصبح۔

٩٥٣ - حدثنا ابو بشر الرقي قال ثنا الفريابي عن سفيان عن عاصم ابن ابي النجود عن زر بن حبيش قال قلت لعبيدة سل لنا عليا عن الصلوة الوسطى فسأله فذكر نحوه وزاد كنا نرى انها الفجر حتى سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول هذا۔

٩٥٤ - حدثنا علي قال ثنا اسحق بن منصور قال ثنا محمد بن طلحة عن زبيد عن مرة عن عبد الله عن النبي

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ جن لوگوں نے ہمیں "صلوٰۃ وسطیٰ" (درمیانی نماز) سے روکے رکھا ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے، ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے، ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ہم خیال کیا کرتے تھے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے۔

تو یہ ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ صحابہ کرام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے پہلے اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے یہاں تک کہ اس دن انہوں نے آپ سے سنا تو جان گئے کہ یہ نماز عصر ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ غزوۂ خندق کے دن خندق کے ایک دہانے پر تشریف فرما ہوئے، پھر اس (پہلی حدیث) کی مثل روایت کیا البتہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ہم اسے صبح کی نماز سمجھتے تھے۔

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبیدہ سے کہا کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھیں انہوں نے پوچھا تو آپ نے اس (پہلے) کی مثل ذکر کیا اور یہ اضافہ فرمایا کہ ہم اسے فجر کی نماز سمجھتے تھے حتیٰ کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات فرماتے ہوئے سنا۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول کہ ہم اسے فجر کی نماز

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ كُنَّا نَرٰى اَنَّهَا الْفَجْرُ۔

سمجھتے تھے، ذکر نہیں کیا۔

۹۵۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابوعامر، حضرت محمد بن طلحہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خُبَابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتّٰى مَسَّا بِصَلٰوةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت عکرمہ، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ میں تشریف لے گئے آپ واپس نہ لوٹے حتیٰ کہ عصر کی نماز اس وقت سے رہ گئی جس میں آپ پڑھتے تھے اور شام ہو گئی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعْدَوَيْهِ عَنْ عَبَّادٍ عَنْ هِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبادہ، حضرت بلال سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۹۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ وَسَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مقسم اور سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا "خندق کے دن" اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر فرمایا۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَاْيِهٖ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (روایت کرتے ہوئے) بتاتے ہیں کہ یہ نماز عصر ہے، تو آپ سے کس طرح اس کے خلاف رائے قبول کی جائے۔

۹۵۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْمُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ دِهْقَانَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ سُبْلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دمشق میں آکر ابو کلثوم دوسی کے پاس اترے پھر مسجد میں تشریف لا کر اس کے مغربی کونے میں تشریف فرما ہوئے۔ لوگوں نے درمیانی نماز کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ أَقْبَلَ حَتَّى نَزَلَ دِمَشْقَ عَلَى آلِ أَبِي كُلْثُمِ الدَّوْسِيِّ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِي غَرْبِيِّهِ فَتَذَاكَرُوا الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى فَاخْتَلَفُوا فِيهَا فَقَالَ اخْتَلَفْنَا فِيهَا كَمَا اخْتَلَفْتُمْ وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِينَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَبُو هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَرِيًّا عَلَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَأَخْبَرَنَا أَنَّهَا صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

بارے میں گفتگو کرتے ہوئے باہم اختلاف کیا انھوں نے فرمایا اس سلسلے میں تمہاری طرح ہم میں بھی اختلاف تھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس کے صحن میں تھے۔ ہم میں سے ایک نیک شخص ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انھوں نے فرمایا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاتا ہوں پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپ سے بے تکلف تھے اجازت مانگ کر اندر داخل ہوئے پھر باہر ہمارے پاس آئے اور بتایا کہ اس سے عصر کی نماز مراد ہے۔

۹۶۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت موسیٰ بن وردان، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز، نماز عصر ہے۔

۹۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت قتادہ، حضرت حسن سے وہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذِهِ آثَارٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ وَجَاءَتْ مَجِيئًا صَحِيحًا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى هِيَ الْعَصْرُ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا جُمْلَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ روایات متواترہ صحیح طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں کہ درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے اور جلیل القدر صحابہ کرام نے بھی یہی بات فرمائی ہے۔

٩٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: درمیانی نماز سے نماز عصر مراد ہے۔

٩٦٣ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت ابوسعید (رضی اللہ عنہما) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٤ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اَبِيْ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ۔

حضرت حارث، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

٩٦٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّآئِفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى فَقَالَ سَاَقْرَاُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ الظُّهْرِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ الْمَغْرِبِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ الْعَتَمَةِ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ۔

حضرت عبدالرحمن ابن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے درمیانی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عنقریب میں تیرے سامنے قرآن پڑھوں گا حتیٰ کہ تو جان جائے گا کیا اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد نہیں فرماتا "زوال شمس کے وقت نماز پڑھو" اس سے ظہر کی نماز مراد ہے "رات چھا جانے" سے مغرب "عشاء کی نماز کے بعد، یہ تینوں تمہارے پردے کے وقت ہیں" سے عشاء کی نماز، "صبح کا وقت (فرشتوں کی) حاضری کا وقت ہے" سے نماز فجر مراد ہے۔ پھر فرمایا "تمام نمازوں بالخصوص نماز عصر کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے باادب کھڑے ہو جاؤ" سے نماز عصر مراد ہے، یہ نماز عصر ہے۔

فَاِنْ قَالَ قَآئِلٌ وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ قِيْلَ لَهٗ قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا قَوْلَيْنِ فَقَالَ قَوْمٌ سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِاَنَّهَا بَيْنَ صَلٰوتَيْنِ

اگر کوئی شخص کہے کہ نماز عصر کو "صلوٰۃ وسطیٰ" اور درمیانی نماز کیوں کہا گیا تو اسے جواب دیا جائے گا اس سلسلے میں لوگ دو باتیں کہتے ہیں ایک قوم کہتی ہے یہ نام اس لیے رکھا گیا کہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے درمیان

مِنْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ وَبَیْنَ صَلٰوتَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ النَّھَارِ۔

ہے۔ دوسرے لوگ اس سلسلے میں کہتے ہیں۔

۹۶۶ - وَقَالَ اٰخَرُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنِیْ الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحُ وَفُدِیَ اِسْحٰقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعًا فَصَارَتِ الظُّهْرُ وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهٗ كَمْ لَبِثْتَ فَقَالَ يَوْمًا فَرَاَى الشَّمْسَ فَقَالَ اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ وَقَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِدَاؤدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْمَغْرِبِ فَقَامَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِی الثَّالِثَةِ فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلٰثًا وَاَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن، عبید اللہ بن محمد بن عائشہ (رضی اللہ عنہم) فرماتے ہیں جب صبح کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، یہ صبح کی نماز ہو گئی۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی قربانی[1] ظہر کے وقت پیش کی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعتیں پڑھیں، یہ نماز ظہر ہو گئی، حضرت عزیر علیہ السلام کو زندہ کر کے پوچھا آپ کتنا عرصہ ٹھہرے انھوں نے عرض کیا ایک دن پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا کچھ حصہ، اس کے بعد آپ نے چار رکعات ادا کیں تو یہ نماز عصر ہو گئی۔ یہ بھی کہا گیا کہ مغرب کے وقت حضرت عزیر اور حضرت داؤد علیہ السلام کی بخشش ہوئی تو چار رکعتیں پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے جب تھک گئے تو تیسری رکعت پر بیٹھ گئے تو مغرب کی تین رکعتیں ہو گئیں اور عشاء کی نماز سب سے پہلے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی اسی لیے

فَكَذٰلِكَ قَالُوا الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى هِیَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنًى صَحِيْحٌ لِاَنَّ اَوَّلَ الصَّلَوَاتِ اِنْ كَانَتِ الصُّبْحُ وَاٰخِرَهَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَالْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ هِیَ الْعَصْرُ فَكَذٰلِكَ قُلْنَا اِنَّ الصَّلٰوةَ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِيْفَةَ وَاَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

نمازِ عصر کو درمیانی نماز کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہ توجیہ صحیح ہے کیونکہ اگر صبح کی نماز پہلی اور عشاء کی نماز آخری نماز ہو تو پہلی اور آخری کے درمیان درمیانی نماز عصر کی نماز ہو گی، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ درمیانی نماز نمازِ عصر ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ يُصَلّٰى فِيْهِ الْفَجْرُ اَیُّ وَقْتٍ هُوَ

باب ۳: نماز فجر کس وقت ادا کی جائے

۹۶۷ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مسلمان عورتیں

[1] قربانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے اسحٰق علیہ السلام کی نہیں ہوئی۔ ۱۲ ہزاروی۔

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ نِسَاءٌ مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز ادا کیا کرتی تھیں وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں پھر اپنے گھروں کو واپس جاتیں تو انھیں کوئی شخص پہچان نہ سکتا۔

۹۶۸- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعیب نے امام زہری سے روایت کیا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۹۶۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِّنَ الْغَلَسِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کیا البتہ انھوں نے فرمایا اندھیرے کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو نہ پہچان سکتیں۔

۹۷۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ

یحییٰ بن سعید، حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں البتہ انھوں (یحییٰ بن سعید) نے فرمایا کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔

۹۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا فَأَسْفَرَ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں مجھے حضرت بشیر بن ابو مسعود نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر آپ نے سفیدی میں ادا فرمائی اس کے بعد روشنی کی طرف نہ لوٹے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک قبض فرمائی۔

۹۷۲- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ

حضرت نہیک بن یریم، حضرت مغیث بن سُمَیّ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے

٧ وحدثنا فهد قال ثنا محمد بن كثير قال ثنا الاوزاعي قال حدثني نهيك ابن يريم عن مغيث ابن سمي انه قال صليت مع ابن الزبير الصبح بغلس فالتفت الى عبد الله بن عمر فقلت ما هذا فقال هذه صلوتنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ومع ابي بكر ومع عمر فلما قتل عمر رضي الله عنه اسفر بها عثمان رضي الله عنه

٩٧٣- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر العقدي قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن قتادة عن انس بن مالك وزيد بن ثابت قالا تسحرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرجنا الى الصلوة قلت كم بين ذلك قال قدر ما يقرأ الرجل خمسين اية.

٩٧٤- حدثنا محمد بن سليمن الباغندي قال ثنا عمرو بن عون قال انا هشيم عن منصور بن زاذان عن قتادة عن انس عن زيد بن ثابت مثله.

٩٧٥- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة قال حدثني سعد بن ابراهيم قال سمعت محمد ابن عمرو ابن حسن قال لما قدم الحجاج جعل يؤخر الصلوة فسألنا جابر بن عبد الله عن ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الصبح او قال كانوا يصلون الصبح بغلس.

٩٧٦- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی، تو میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی۔ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز روشنی میں ادا فرمائی۔

حضرت قتادہ، حضرت انس بن مالک اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی، پھر ہم نماز کے لیے نکلے۔ میں (حضرت قتادہ) نے پوچھا ان کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انھوں نے فرمایا جتنے وقت میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے۔!

حضرت منصور بن زاذان، حضرت قتادہ سے وہ حضرت انس سے وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

محمد بن عمرو بن حسن فرماتے ہیں جب حجاج آیا اس نے نماز کو موخر کر دیا ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا فرمایا صحابہ کرام صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ

وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانُوا يُصَلُّونَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

۹۷۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَّانِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَدَّتَايَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيمَتْ حِينَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُومُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَاءِ وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تَعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ۔

حضرت صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ، حضرت قیلہ بنت مخرمہ سے روایت کرتی ہیں وہ فرماتی ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی، تو حضور علیہ السلام صحابہ کرام کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، طلوع فجر کے ساتھ ہی اقامت کہی گئی۔ اس وقت ستارے آسمان میں صاف نظر آ رہے تھے اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ پہچانے نہیں جاتے تھے۔

۹۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوسِيُّ قَالَ ثَنَا ضُرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ ابْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْحَيِّ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَانْصَرَفَ وَمَا أَكَادُ أَنْ أَعْرِفَ وُجُوهَ الْقَوْمِ أَيْ كَأَنَّهُ بِغَلَسٍ۔

حضرت ضرغام بن علیبہ بن حرملہ عنبری فرماتے ہیں مجھ سے میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں اپنے قبیلے کے کچھ سواروں کے ساتھ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ فارغ ہوئے تو ہم اندھیرے کی وجہ سے لوگوں کے چہرے پہچان نہیں سکتا تھا۔

۹۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضُرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ضرغام ابن علیبہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَقَالُوْا هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يُغَلِّسُ بِهَا فَاِنَّهٗ اَفْضَلُ مِنَ الْاِسْفَارِ بِهَا۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلِ الْاِسْفَارُ بِهَا اَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ

۹۸۰ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَمَرَنِيْ عَلْقَمَةُ اَنْ اَلْزَمَهٗ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ وَطَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ اَقِمْ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ مَا رَاَيْتُكَ تُصَلِّيْ فِيْهَا قَطُّ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰذِهِ يَعْنِيْ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَاْتِي النَّاسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ وَصَلٰوةُ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَنْزِغُ الْفَجْرُ رَاَيْتُ

۹۸۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَ النَّحْرِ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَصَلٰوةُ

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ فجر کی نماز اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے وہ روشنی میں پڑھنے کی نسبت افضل ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا اندھیرے کی بجائے سفیدی میں پڑھنا افضل ہے انھوں نے اس سلسلے میں یہ دلیل دی ہے:

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن یزید کو فرماتے ہوئے سُنا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حج کے لیے گئے تو حضرت علقمہ نے مجھے ان کے ساتھ رہنے پر مامور فرمایا، مزدلفہ کی رات جب صبح طلوع ہوئی تو فرمایا اقامت کہو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو کبھی بھی اس وقت نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن اس مقام پر یہ نماز اسی وقت پڑھتے تھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھی جاتی ہیں مغرب کی نماز جب لوگ مزدلفہ میں آجائیں اور صبح کی نماز فجر طلوع ہوتے ہی پڑھی جاتی ہے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو انھوں نے قربانی کے دن نماز فجر، فجر طلوع ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ دو نمازیں اس مقام پر اپنے وقت سے ہٹائی جائیں۔ مغرب کی نماز اور نماز فجر جو اس وقت پڑھی جاتی ہے۔

الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ۔

۹۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ طَرِيْفٍ اَنَّهٗ كَانَ شَاهِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّآئِفِ فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا صَلٰوةَ الْفَجْرِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهٖ اَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ۔

حضرت ابوطریف فرماتے ہیں میں طائف کے قلعے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا آپ صبح کی نماز اس وقت پڑھاتے کہ اگر کوئی شخص اپنا تیر پھینکتا تو اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا۔

۹۸۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے نام کی طرح اس میں تاخیر فرماتے تھے (کیونکہ فجر روشنی پھیلنے اور پھوٹنے کو کہتے ہیں تو آپ روشنی میں نماز پڑھتے)

۹۸۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِیْ عَلٰى اَبِیْ بَرْزَةَ فَسَاَلَهٗ اَبِیْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيْسِهٖ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ۔

حضرت عوف بن سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ کے پاس حاضر ہوا میرے والد نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا آپ نماز فجر سے فارغ ہوتے تو اس وقت آدمی اپنے ہم نشین کے چہرے کو پہچان سکتا تھا آپ ساٹھ سے سو تک آیات پڑھتے تھے۔

قَالُوْا فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَاْخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهَا وَعَلٰى تَنْوِيْرِهٖ بِهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ بِمُزْدَلِفَةَ وَاَنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ

ان روایات میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نماز فجر تاخیر سے اور روشنی میں پڑھتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ فجر کی نماز اس وقت کے خلاف پڑھتے جس وقت آپ مزدلفہ میں پڑھتے اور یہ نماز (مزدلفہ میں) اپنے وقت سے ہٹائی گئی۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات اور گزشتہ روایات میں کوئی ایسی بات نہیں جو ان میں سے کسی

فِي شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ وَلَا فِيْمَا تَقَدَّمَهَا دَلِيْلٌ عَلَى الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا وَغَيْرُهٗ اَفْضَلُ مِنْهُ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلٰى اُمَّتِهٖ كَمَا تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَكَانَ وُضُوْءُهٗ ثَلٰثًا ثَلٰثًا اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ

ایک کی فضیلت پر دلالت کرے یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کسی وقت ایک کام کریں اور دوسرے وقت اس کے علاوہ عمل کریں تاکہ امت کے لیے آسانی ہو جیسے آپ نے ایک ایک بار (اعضاء دھوکر) وضو فرمایا حالانکہ آپ کا تین تین اعضاء کو دھونا افضل تھا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ان کے علاوہ روایات کو دیکھیں کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو ان میں سے کسی کے افضل ہونے کی دلیل ہو۔

۹۸۵۔ فَاِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ ابْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا اَسْفَرْتُمْ فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ اَوْ قَالَ لِاُجُوْرِكُمْ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو جب تم روشنی میں پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا یا فرمایا تمہارے ثواب زیادہ ہوں گے

۹۸۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبِحُوْا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَمَا اَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے انصاری صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز خوب صبح کر کے پڑھو جب تم اچھی طرح صبح کر دو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر کے پڑھو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

تَنَوَّرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

۹۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ فَكُلَّمَا اَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

زید بن اسلم، عاصم بن عمر سے وہ اپنی قوم کے چند انصار صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز، خوب صبح کرکے پڑھو جب تم اسے اچھی طرح صبح کرکے پڑھو گے تو اس کا ثواب زیادہ ہوگا۔

۹۸۹- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ ثَنَا اٰدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَوَّرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

محمود بن لبید، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو، اس کا ثواب زیادہ ہے۔

۹۹۰- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنْ بِلَالٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر، ابو بکر صدیق سے وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہم سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ وَاِنَّهُ التَّنْوِيْرُ بِالْفَجْرِ وَفِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ الْاِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ وَقْتٍ هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ وَالْاَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَهٗ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا وقت بتایا گیا ہے اور وہ صبح کو خوب روشن کرنا ہے۔ پہلی دو فصلوں میں مروی روایات میں وہ وقت بتایا گیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے، ہوسکتا ہے آپ امت کے لیے وسعت پیدا کرتے ہوئے کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھتے ہوں لیکن ان میں سے افضل وہ ہے جو حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے تاکہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اس باب میں مروی روایات کا یہ بیان ہے اور وہ جو آپ کے بعد والوں سے مروی ہے وہ یہ ہے۔

الْآثَارُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَ أَمَّا مَا رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَهُ فِي ذٰلِكَ۔

۹۹۱- فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُوْرِ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت قرہ بن حیان بن حارث فرماتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی جب آپ سحری سے فارغ ہوئے تو آپ نے مؤذن کو حکم دیا اس نے نماز کے لیے اقامت کہی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عَلِيًّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وَقْتِ خُرُوْجِهِ مِنْهَا أَيُّ وَقْتٍ كَانَ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَطَالَ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ فَأَدْرَكَ التَّغْلِيْسَ وَالتَّنْوِيْرَ جَمِيْعًا وَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے طلوع فجر کے وقت نماز شروع فرمائی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے فارغ کب ہوئے ممکن ہے آپ نے طویل قرأت کی ہو اور اس طرح اندھیرے اور روشنی دونوں کو پالیا ہو۔ اور ہمارے نزدیک یہ بہتر ین تاویل ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں ان سے کوئی بات مروی ہے۔

۹۹۲- فَإِذَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ يُصَلِّيْ بِنَا الْفَجْرَ وَنَحْنُ نَتَرَاءَى الشَّمْسَ مَخَافَةَ أَنْ تَكُوْنَ قَدْ طَلَعَتْ۔

حضرت داؤد بن یزید اودی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تو ہم سورج کو دیکھتے کہ مبادا طلوع ہو گیا ہو۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهِ أَنَّهُ كَانَ فِي حَالِ التَّنْوِيْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ

یہ حدیث اس بات کی خبر دیتی ہے کہ وہ روشنی کی حالت ہوتی تھی۔ یہ ہماری مذکورہ گفتگو پر دلالت کرتی ہے آپ سے

عَلٰی مَا ذَکَرْنَا وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِالْاِسْفَارِ۔

یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے روشنی میں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

۹۹۳- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ یَا قَنْبَرُ اَسْفِرْ اَسْفِرْ۔

حضرت علی بن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے اے قنبر! روشن کرو، روشن کرو۔

۹۹۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَنَا سَیْفُ بْنُ هٰرُوْنَ الْبُرْجُمِیُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِ خَیْرٍ کَانَ عَلِیٌّ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ اَحْیَانًا وَیُغَلِّسُ بِهَا اَحْیَانًا۔

حضرت عبد خیر فرماتے ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فجر کی نماز کبھی اندھیرے میں اور کبھی روشنی میں پڑھاتے تو آپ کا اندھیرے میں پڑھانا اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس کے ساتھ روشنی کر پایا جائے۔

فَیَحْتَمِلُ تَغْلِیْسُهُ بِهَا اَنْ یَکُوْنَ تَغْلِیْسًا یُدْرِكُ بِهِ الْاِسْفَارَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۹۹۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ اَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَیُغَلِّسُ وَیُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَقْرَاُ بِسُوْرَةِ یُوْسُفَ وَیُوْنُسَ وَقِصَارِ الْمَثَانِیْ وَالْمُفَصَّلِ۔

حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں بھی پڑھتے اور اندھیرے میں بھی، اور اس کے درمیان بھی پڑھتے آپ سورۂ یوسف، سورۂ یونس، قصار مثانی اور مفصل کی تلاوت فرماتے۔

وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْهُ اٰثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهُ قَدْ کَانَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوتِهِ مُسْفِرًا۔

اور آپ سے متواتر روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ روشنی میں نماز سے فارغ ہوتے۔

۹۹۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ یَقُوْلُ صَلَّیْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ

حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں ہم نے صبح کی نماز حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی۔ آپ نے اس میں سورۃ یوسف اور سورۃ حج آہستہ قرأت کے ساتھ تلاوت کیں تو اس نے کہا اللہ کی قسم پھر تو وہ طلوع فجر کے وقت نماز کے

فِيهِمَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً فَقُلْتُ وَاللهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ۔

لیے) کھڑے ہوتے ہوں گے تو انھوں نے کہا ہاں۔

۹۹۷۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالْبَقَرَةِ فَلَمَّا انْصَرَفُوا اسْتَشْرَفُوا الشَّمْسَ فَقَالُوا طَلَعَتْ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ۔

حضرت محمد بن یوسف فرماتے ہیں میں نے حضرت سائب بن یزید سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے اس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج نکل رہا تھا لوگوں نے کہا سورج طلوع ہو گیا ہے تو انھوں نے فرمایا اس نے ہمیں غافل تو نہیں پایا۔

۹۹۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْكَهْفَ حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى جُدُرِ الْمَسْجِدِ هَلْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ کہف کی تلاوت فرمائی حتیٰ کہ میں نے مسجد کی دیواروں کو دیکھنا شروع کر دیا کہ کہیں سورج تو طلوع نہیں ہوا۔

۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ۔

حضرت عبد الملک بن میسرہ، حضرت زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ بنی اسرائیل کی تلاوت فرمائی۔

۱۰۰۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُورَةِ الْكَهْفِ وَسُورَةِ يُوسُفَ۔

حضرت عبد اللہ بن عامر فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز فجر میں سورۂ کہف اور سورۂ یوسف پڑھی۔

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ صَلَّى بِنَا الْأَحْنَفُ ابْنُ قَيْسٍ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِعَاقُولِ الْكُوفَةِ

حضرت عبد اللہ بن شقیق فرماتے ہیں ہمیں احنف بن قیس نے مقام عاقول کوفہ میں فجر کی نماز پڑھائی انھوں نے پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف پڑھی اور فرماتے ہیں ہمیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انھوں

فقرأ في الركعة الأولى الكهف وفي الثانية بسورة يوسف قال وصلى بنا عمر رضي الله عنه صلوة الصبح فقرأ بهما فيهما.

١٠٠٢ - **حدثنا** روح بن الفرج قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا أبو الأحوص عن أبي إسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال صلى بنا عمر بن الخطاب بمكة صلوة الفجر فقرأ في الركعة الأولى بيوسف حتى بلغ وابيضت عيناه من الحزن فهو كظيم. ثم ركع ثم قام فقرأ في الركعة الثانية بالنجم فسجد ثم قام فقرأ إذا زلزلت الأرض زلزالها ورفع صوته بالقراءة حتى لو كان في الوادي أحد لأسمعه.

١٠٠٣ - **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا أبو الوليد قال ثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم التيمي عن أبيه أنه صلى مع عمر الفجر فقرأ في الركعة الأولى بيوسف وفي الثانية بالنجم فسجد.

١٠٠٤ - **حدثنا** ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا أبي قال سمعت الأعمش يحدث عن إبراهيم التيمي عن حصين بن سبرة قال صلى بنا عمر فذكر مثله.

قال أبو جعفر فلما روي ما ذكرنا عن عمر وفي حديث عبد الله بن عامر أن قراءته تلك كانت قراءة بطيئة لم نر والله أعلم أن يكون دخوله فيها كان إلا بغلس ولا خروجه كان منها إلا وقد أسفر إسفارا شديدا وكان يكتب إلى عماله.

نے بھی یہی دو سورتیں پڑھیں۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھتے ہوئے "غم کی وجہ سے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور وہ اندر ہی اندر غصہ پیتے تھے (آیت)" پر رکوع کیا پھر کھڑے ہوتے دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر سورہ زلزال پڑھی اور اتنی بلند آواز سے قرأت کی کہ اگر وادی میں کوئی ہوتا تو اسے سن لیتا۔

حضرت حکم بن ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز فجر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی پھر سجدہ کیا۔

حضرت حصین بن سبرہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا اور حضرت عبداللہ بن عامر سے مروی ہے کہ آپ آرام آرام سے قرأت کرتے تھے تو ہمارے خیال میں آپ اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت روشنی میں فارغ ہوتے آپ اپنے ماتحت حکمرانوں کو بھی اسی طرح لکھتے تھے۔

١٠٠٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ بِغَلَسٍ وَأَطِلِ الْقِرَاءَةَ ۔

حضرت محمد بن سیرین، حضرت مہاجر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھیں اور لمبی قرأت کریں۔ (راوی کو شک ہے کہ لفظ سواد فرمایا یا غلس، بہر حال معنی ایک ہے۔)

١٠٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ ۔

حضرت محمد، مہاجر سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

أَفَلَا تَرَاهُ يَأْمُرُهُمْ أَنْ يَكُونَ دُخُولُهُمْ فِيهَا بِغَلَسٍ وَأَنْ يُطِيلُوا الْقِرَاءَةَ فَكَذَلِكَ عِنْدَنَا أَرَادَ مِنْهُ أَنْ يُدْرِكُوا الْإِسْفَارَ وَكَذَلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي هَذَا شَيْئًا سِوَى عُمَرَ قَدْ كَانَ ذَهَبَ إِلَى هَذَا الْمَذْهَبِ أَيْضًا ۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے اور لمبی قرأت کرنے کا حکم دیتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا مقصد یہی تھا کہ وہ روشنی کے وقت تک پہنچ جائیں اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے ہم نے روایات نقل کی ہیں ان کا بھی یہی مذہب ہے۔

١٠٠٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ آلِ عِمْرَانَ فَقَالُوا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۃ آل عمران پڑھی، لوگوں نے کہا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ انھوں نے فرمایا اگر طلوع ہو گیا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

١٠٠٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ ابْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيعًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِينَ ۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو دونوں رکعتوں میں سورۃ بقرہ پڑھی، فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا سورج طلوع ہونے والا ہے فرمایا اگر طلوع ہوا تو ہمیں غافل نہیں پائے گا۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهَذَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيهَا فِي وَقْتٍ غَيْرِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز شروع کی پھر لمبی قرأت

الْاِسْفَارِ ثُمَّ مَدَّ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا حَتّٰى خِيْفَ
عَلَيْهِ طُلُوْعُ الشَّمْسِ وَهٰذَا بِحَضْرَةِ اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِقُرْبِ
عَهْدِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبِفِعْلِهٖ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ
فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهٗ ثُمَّ فَعَلَ
ذٰلِكَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مَنْ
حَضَرَهٗ مِنْهُمْ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ اَنَّ هٰكَذَا
يُفْعَلُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَاَنَّ مَا عَمِلُوْا مِنْ
نَقْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَيْرُ مُخَالِفٍ لِذٰلِكَ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ
فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ لِمُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ
لَمَّا غَلَّسَ بِالْفَجْرِ هٰذِهٖ صَلٰوتُنَا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ
وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ
قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ
بِذٰلِكَ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا لَا وَقْتَ الْخُرُوْجِ
مِنْهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَيْنَا قَبْلَهٗ
وَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ ثُمَّ اَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ اَيْ
لِيَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ فِيْ وَقْتٍ يَاْمَنُوْنَ فِيْهِ وَلَا
يَخَافُوْنَ فِيْهِ اَنْ يُغْتَالُوْا كَمَا اُغْتِيْلَ عُمَرُ
وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ اَيْضًا مَا يَدُلُّ
اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ فِيْهَا بِسَوَادٍ لِاِطَالَتِهِ
الْقِرَاءَةَ فِيْهَا

١٠٩ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ
وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ
وَرَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ
اَخْبَرَهٗ مَا اَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ اِلَّا مِنْ

کی حتیٰ کہ طلوع آفتاب کا خوف ہوا یہ صحابہ کرام کی موجودگی میں اور عہد
رسالت کے قریب ہوا لیکن آپ کے عمل کا کسی نے بھی انکار
نہ کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے آپ کی اتباع کی اس
کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا تو
حاضرین میں سے کسی نے اختلاف نہ کیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ فجر کی نماز میں یونہی کیا جائے اور
جو کچھ حضور علیہ السلام کے عمل سے انھیں معلوم ہوا وہ اس بات کے
خلاف نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس
قول کا کیا مطلب ہے جب انھوں نے اندھیرے میں نماز
پڑھائی تو مغیث بن سمی سے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز
اس طرح ہوتی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے روشنی میں پڑھا۔

جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے اس سے نماز شروع کرنا
مراد ہو، فارغ ہونے کا وقت نہیں تاکہ یہ پہلی روایات کے مطابق
ہو، اور ان کے قول کہ "حضرت عثمان نے روشنی میں پڑھی" کا
مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس وقت فارغ ہوں جب کسی قسم کا خوف نہ
رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ان کے ساتھ دھوکہ نہ ہو
اس سلسلے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ایسی روایات مروی ہیں
جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ طویل قرأت کی خاطر اندھیرے
میں نماز شروع کرتے تھے۔

حضرت فرافصہ بن عمیر حنفی فرماتے ہیں میں نے سورۂ
یوسف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اسے صبح کی
نماز میں بار بار پڑھنے سے سیکھی ہے

قراءة عثمان ابن عفان رضي الله عنه إياها في الصبح من كثرة ما كان يرددها۔

فهذا يدل أيضا أنه قد كان يدخل فيها أحد ممن كان قبله من الدخول فيها بسواد والخروج منها في حال الإسفار وقد كان عبد الله ابن مسعود أيضا ينصرف منها مسفرا۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس سلسلے میں پہلے دونوں حضرات سے مطابقت رکھتے تھے یعنی اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور روشنی کی حالت میں فارغ ہوتے۔
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی روشنی کی حالت میں اس نماز سے فارغ ہوتے تھے۔

۱۰۱۰ - حدثنا فهد قال ثنا عمر بن حفص قال ثنا أبي عن الأعمش قال حدثني إبراهيم التيمي عن الحارث بن سويد أنه كان يصلي مع إمامهم في التيم فيقرأ بهم سورة من المئين ثم يأتي عبد الله فيجده في صلوة الفجر۔

حضرت حارث بن سوید فرماتے ہیں وہ قبیلہ تیم میں اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھتے وہ مئین کی تلاوت کرتے پھر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آتے تو انھیں فجر کی نماز میں پاتے۔

۱۰۱۱ - حدثنا أبو الدرداء هاشم ابن محمد الأنصاري قال ثنا آدم بن أبي إياس قال ثنا إسرائيل قال ثنا أبو إسحق عن عبد الرحمن بن يزيد قال كنا نصلي مع ابن مسعود فكان يسفر بصلوة الصبح

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں ہم حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تو صبح کی نماز روشنی میں ادا کرتے۔

فقد عقلنا بهذا أن عبد الله كان يسفر فعلمنا بذلك أن خروجه منها كان حينئذ ولم يذكر في هذه الأحاديث دخوله فيها في أي وقت كان فذلك عندنا والله أعلم على مثل ما روي عن غيره من أصحابه وقد كان يفعل أيضا مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

اس روایت سے ہم نے سمجھ لیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دن کو روشن کر دیتے اس سے یہ تو معلوم ہوا کہ آپ کی فراغت اس وقت ہوتی تھی لیکن ان احادیث میں اس بات کا ذکر نہیں کہ آپ شروع کب کرتے تھے۔ پس ہمارے نزدیک یہ دوسرے صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرح ہے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور عہد رسالت میں ایسا ہوتا تھا۔

۱۰۱۲ - حدثنا إسمعيل بن يحيى المزني قال ثنا محمد بن إدريس الشافعي

حضرت عراک ابن مالک فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں۔ ہمیں

قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ
ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ
وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ غِفَارٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَسَمِعْتُهٗ
يَقْرَاُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى
بِسُوْرَةِ مَرْيَمَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ.

۱۰۱۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ
خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ
سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهٗ.

فَهٰذَا سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ قَدْ كَانَ
فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاسْتِخْلَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِيَّاهُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ هٰكَذَا
يُطِيْلُ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ حَتّٰى يُصِيْبَ فِيْهَا
التَّغْلِيْسَ وَالْاِسْفَارَ جَمِيْعًا **وَقَدْ** رُوِيَ
اَيْضًا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ.

۱۰۱۴ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ
اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ صَلّٰى
بِنَا مُعَاوِيَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ
اَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ اَفْقَهُ لَكُمْ
اِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ.

فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ مِنْ اَبِي
الدَّرْدَاءِ عَلٰى اِنْكَارِهٖ عَلَيْهِمْ تَرْكَ الْمَدِّ
بِالْقِرَاءَةِ اِلٰى وَقْتِ الْاِسْفَارِ لَا عَلٰى اِنْكَارِهٖ.

مدینہ طیبہ میں آیا اس وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں تھے بنو غفار قبیلے کا ایک شخص امامت کرا رہا تھا میں نے سنا اس نے صبح کی پہلی رکعت میں سورہ "مریم" اور دوسری میں "ویل للمطففین" پڑھی۔

حضرت خثیم بن عراک اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انھوں نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے سباع بن عرفطہ غفاری کو مدینہ طیبہ میں اپنا نائب مقرر کیا تو میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔

تو یہ ہیں سباع بن عرفطہ جو مدینہ طیبہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں اس طرح طویل قرأت کرتے کہ اندھیرا اور روشنی جمع ہو جاتے۔

اس سلسلے میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے بھی کچھ مروی ہے۔

حضرت جبیر بن نفیر فرماتے ہیں ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو سفید کر کے پڑھا کرو یہ تمہارے لیے زیادہ تفہیم کا باعث ہے تم اپنے کاموں کے لیے جلد فارغ ہونا چاہتے ہو

ہمارے نزدیک حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا ان پر یہ اعتراض اس بنیاد پر تھا کہ انھوں نے روشنی تک طویل قرأت نہ کی اندھیرے میں نماز شروع کرنے پر اعتراض نہیں کیا۔

عَلَيْهِمْ وَقْتَ الدُّخُولِ فِيهَا فَلَمَّا كَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِي يَكُونُ الْإِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيهِ مَعَ مَا رَوَيْنَاعَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ تَرْكُهُ وَإِنَّ التَّغْلِيسَ لَا يُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ فَيَكُونُ هٰذَا فِي أَوَّلِ الصَّلٰوةِ وَهٰذَا فِي اٰخِرِهَا۔

پس ہم نے صحابہ کرام سے جو چیز روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ روشنی کی حالت میں نماز سے فارغ ہوتے تھے اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا ہے کہ وہ اس میں طویل قرأت کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ صبح کی نماز کے لیے روشنی کو چھوڑنا کسی کے لیے جائز نہیں اور اندھیرے میں یہ نماز اس طرح پڑھی جا سکتی ہے کہ اس کے ساتھ روشنی بھی متصل ہو۔ اندھیرا نماز کے آغاز میں ہو اور روشنی آخر میں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يُصَلِّينَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ قِيلَ لَهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيهَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا کیا مطلب ہوگا جس میں آپ فرماتی ہیں کہ عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں پھر وہ واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتیں۔
جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے یہ طویل قرأت کے حکم سے پہلے کی بات ہو۔

۱۰۱۵۔ فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا مُرَجًّا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُصِلَ إِلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ مِثْلُهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ لِطُولِ قِرَاءَتِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلٰى صَلٰوتِهِ الْأُولٰى۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں شروع میں نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے ساتھ اتنی ہی رکعات ملا دیں۔ مغرب کی طاق رکعتیں ہیں اور فجر میں لمبی قرأت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا اور جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز (دو دو رکعتوں) کی طرف لوٹ آتے۔

فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ تُتِمَّ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِثَالِ مَا يُصَلِّي إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيفُ الصَّلٰوةِ ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَزِيدَ فِي بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس حدیث میں بتایا کہ نماز مکمل ہونے سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نماز پڑھتے جیسے آپ حالت سفر میں پڑھتے اور مسافر کے لیے نماز میں تخفیف کا حکم ہے پھر بعض نمازوں میں اضافے اور بعض میں طویل قرأت کا حکم دیا گیا۔ لہٰذا ممکن ہے کہ آپ کا اندھیرے میں نماز پڑھنا اور عورتوں کا اس وقت لوٹنا

فَيَجُوْزُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ تَغْلِيْسِهٖ بِهَا وَانْصِرَافِ النِّسَآءِ مِنْهَا وَلَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مِثْلِ مَا يُصَلِّيْ فِيْهِ الْاٰنَ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اُمِرَ بِاِطَالَةِ الْقِرَآءَةِ فِيْهَا وَاَنْ تَكُوْنَ مَفْعُوْلَةً فِي الْحَضَرِ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ فِي السَّفَرِ مِنْ اِطَالَةِ هٰذِهٖ وَتَخْفِيْفِ هٰذِهٖ وَقَالَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ اَيْ اَطِيْلُوا الْقِرَاءَةَ فِيْهَا لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى اَنْ تَدْخُلُوْا فِيْهَا فِيْ اٰخِرِ وَقْتِ الْاِسْفَارِ وَلٰكِنْ تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْاِسْفَارِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ مَا رَوَتْ عَآئِشَةُ بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مِنْ فِعْلِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ فِيْ اِصَابَتِهِمُ الْاِسْفَارَ فِيْ وَقْتِ اِنْصِرَافِهِمْ مِنْهَا وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى لَقَدْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ مَا قَدْ۔

کہ اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچانی جاتی ہوں اس وقت کی بات ہو جب آپ آج کی سفر نماز جیسی نماز پڑھتے ہوں پھر اس میں لمبی قرأت کا حکم دیا گیا اور ہو سکتا ہے آپ حالت اقامت میں طویل قرأت کرتے ہوں اور سفر کی صورت میں تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہوں اور آپ نے فرمایا صبح کی نماز روشن کر و یعنی اس میں لمبی قرأت کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ روشنی میں نماز شروع کرو بلکہ یہ کہ اس سے روشنی کی حالت میں فارغ ہو۔

اس سے ثابت ہوا کہ ہماری ذکر کردہ روایات سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت منسوخ ہو گئی اور اس کے ساتھ ساتھ بعد میں صحابہ کرام کا عمل بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے اور اس پر ان کا اتفاق ہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم نخعی نے فرمایا۔ جو ہم سے حضرت محمد بن خزیمہ نے بیان کیا۔

۱۰۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا اجْتَمَعَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ فَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ۔

حضرت اعمش، حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے صبح کی نماز روشنی میں پڑھنے پر جس قدر اتفاق کیا ہے اتنا کسی دوسری بات پر نہیں کیا۔

فَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اِجْتِمَاعُهُمْ عَلٰى خِلَافِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ اِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ وَثُبُوْتِ خِلَافِهٖ فَالَّذِيْ

لہٰذا ہمارے نزدیک صحابہ کرام کا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف اس وقت تک اتفاق ممکن نہیں جب تک اس کا نسخ اور اس کے خلاف آپ کا عمل ثابت نہ ہو جائے پس صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کرنا اور روشنی کی حالت میں اس

يَنْبَغِي الدُّخُولُ فِي الْفَجْرِ فِي وَقْتِ التَّغْلِيسِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا فِي وَقْتِ الْإِسْفَارِ عَلَى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

سے فارغ ہونا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی روایات کے موافق ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۸ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ يُصَلَّى صَلٰوةُ الظُّهْرِ فِيهِ

باب ۳۸: نماز ظہر کا مستحب وقت

۱۰۱۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيرِ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر، زوال کے فوراً بعد ادا فرماتے تھے۔

۱۰۱۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُولُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ۔

حضرت محمد بن عمرو بن حسین فرماتے ہیں ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے یا (فرمایا) جب سورج ڈھل جاتا۔

۱۰۱۹ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِي كَفِّي ثُمَّ أُحَوِّلُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھتے پھر میں کنکر یوں یا مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنی ہتھیلی میں رکھتا۔ پھر دوسری ہتھیلی میں ڈالتا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈی ہو جاتیں پھر میں پیشانی کی جگہ پر رکھتا اور میں سخت گرمی کی وجہ سے ایسا کرتا۔

فِی الْکَفِّ أُبْرِدُهُ حَتّٰی تَبْرُدَ ثُمَّ أَضَعُهَا فِیْ مَوْضِعِ جَبِیْنِیْ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ۔

۱۰۲۰- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِیْرِ فَمَا اَشْکَانَا۔

حضرت سعید بن وہب سے روایت ہے خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت سورج کی تپش سے متعلق شکایت کی لیکن آپ نے اسے تسلیم نہ کیا۔

۱۰۲۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنْ زِیَادِ بْنِ خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ کَانَ یُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَیَشْتَدُّ عَلَیْهِمُ الْحَرُّ۔

حضرت ابو اسحٰق، سعید بن وہب سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ ابو اسحٰق فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز جلدی پڑھتے تھے جس سے لوگوں کو سخت گرمی محسوس ہوتی۔

۱۰۲۲- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ ابْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهٗ مِنْ اَصْحَابِهٖ قَالَ خَبَّابٌ شَکَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ یُشْکِنَا۔

حضرت ابو اسحٰق، حارثہ بن مضرب یا ان کی مثل کسی دوسرے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہ رسالت میں سورج کی تپش (کے وقت نماز ظہر) کے بارے میں شکایت کی تو آپ نے ہماری شکایت کو تسلیم نہ کیا۔

۱۰۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَةُ قَالَ ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِیِّ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعمش، ابو اسحٰق سے وہ حارثہ سے وہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۲۴- حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ قَالَ ثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو ظہر کی نماز کے لیے جلدی کرتے نہیں دیکھا۔ حضرت ام المؤمنین نے اپنے

سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ أَبَاهَا وَلَا عُمَرَ.

والد ماجد اور حضرت عمر رضی اللہ عنہا کی استثنا بھی نہیں فرمائی۔

۱۰۲۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ.

حضرت سیار بن سلامہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجیر کی نماز جسے تم نماز ظہر کہتے ہو سورج ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

۱۰۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی منزل پر اترتے تو جب تک ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ کرتے۔ ایک شخص نے پوچھا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو؟ فرمایا اگرچہ دوپہر کا وقت ہو۔ (زوال کے بعد کا وقت مراد ہے)

۱۰۲۷ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الظُّهْرِ.

حضرت ابن شہاب کہتے ہیں مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس پر باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام کو نماز ظہر پڑھائی۔

۱۰۲۸ - حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ الظُّهْرَ

حضرت مسروق فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج ڈھل گیا۔ انھوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس نماز کا یہی وقت ہے۔

حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا التَّعْجِيْلَ الظُّهْرَ فِي الزَّمَانِ كُلِّهِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا فِيْ اَيَّامِ الشِّتَاءِ فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ وَاَمَّا فِيْ اَيَّامِ الصَّيْفِ فَتُؤَخَّرُ حَتّٰى يُبْرَدَ بِهَا۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک جماعت کا یہی موقف ہے وہ سال بھر ظہر کی نماز میں جلدی کرنا اور پہلے وقت میں پڑھنا پسند کرتے ہیں۔ ان کی دلیل وہی ہے جو ہم نے روایت کیا۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ سردیوں میں جلدی کی جائے جیسا کہ تم نے ذکر کیا لیکن گرمیوں کے دنوں میں اسے مؤخر کر کے ٹھنڈے وقت میں پڑھنا چاہیے۔ انھوں نے یوں استدلال کیا ہے۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلٍ فَاَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يُّؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ حَتّٰى رَاَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ایک منزل پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! ٹھہر و، پھر انھوں نے اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا بلال! ٹھہر و، وہ پھر اذان کہنے لگے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا بلال ٹھہر و، حتی کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت، جہنم کی بھاپ سے ہے لہٰذا جب گرمی کے دن ہوں تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو۔

۱۰۳۰ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ظہر کی) نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو بے شک گرمی کی شدت، جہنم کی لپیٹ سے ہے چنانچہ وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈے وقت میں نماز ظہر ادا کرتے۔

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ اَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو سعید سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۲- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۳- حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ اَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

نافع بن یزید بواسطہ ابن الہاد، محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت لیث، ابن الہاد سے وہ بواسطہ محمد بن ابراہیم ابوسلمہ سے، وہ حضرت ابوہریرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۵- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ اور حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۶- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۳۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّي قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَسَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت بسر بن سعید اور سلمان اغر، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرم دن ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔

۱۰۳۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ.

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے۔ پس نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

۱۰۴۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَعَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِي تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھو کیونکہ جو گرمی تم محسوس کرتے ہو وہ جہنم کی لپٹ ہے۔

فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْاَمْرُ بِالْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا

ان روایات میں گرمی کی شدت کے باعث ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ گرمیوں کے موسم میں ہی ہو

فِي الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذَٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا دَلَّ أَنَّ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ أَوْلَى مِنَ الْآخَرِ قِيلَ لَهُ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ أَنَّ تَعْجِيلَ الظُّهْرِ فِي الْحَرِّ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ۔

سکتا ہے یہ روایات ان پہلی روایات کے خلاف ہیں جن میں گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنے کا ذکر ہے۔
اگر کوئی شخص کہے کہ دونوں میں سے ایک کے بہتر ہونے پر کون سی دلیل ہے تو اسے جواب میں کہا جائے گا کہ گرمیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

۱۰۴۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَتَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الظُّهْرِ بِالْهَجِيرِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی لپٹ سے ہے لہٰذا اس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

فَأَخْبَرَ الْمُغِيرَةُ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا أَنَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ بَعْدَ إِنْ كَانَ يُصَلِّيهَا فِي الْحَرِّ فَثَبَتَ بِذَٰلِكَ نَسْخُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الْإِبْرَادِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ۔

تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتایا کہ ٹھنڈا کرنے کے بارے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اس نماز کو گرم وقت میں پڑھنے کے بعد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ موسم گرما میں ظہر کی نماز میں جلدی کرنا منسوخ ہو گیا اور سخت گرمی میں ٹھنڈے وقت میں پڑھنا واجب ہوا۔
حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے کہ وہ اسے سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں موخر کرتے۔

۱۰۴۲ - حَدَّثَنَا بِذَٰلِكَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي بَشِيرُ

حضرت بشیر بن ابی مسعود، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھتے دیکھا اور کبھی گرمی کی شدت کے باعث موخر کیا۔ ان ہی کی سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ بھی

ابْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الظُّهْرَ حِیْنَ تَزِیْغُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا اَخَّرَهَا فِیْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَبِاِسْنَادِهٖ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَجِّلُهَا فِی الشِّتَآءِ وَیُؤَخِّرُهَا فِی الصَّیْفِ۔

مروی ہے کہ انھوں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا آپ نماز ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں میں دیر سے پڑھتے۔

۱۰۴۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ ثَنَا حَرَمِیُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ قَالَ ثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت سردی میں (ظہر کی) نماز جلدی پڑھتے اور سخت گرمی میں ٹھنڈا کر کے ادا فرماتے۔

۱۰۴۴- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ الشِّتَآءُ بَکَّرَ بِالظُّهْرِ وَاِذَا کَانَ الصَّیْفُ اَبْرَدَ بِهَا۔

حضرت ابو خالدہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے اور گرمی کے موسم میں ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰکَذَا السُّنَّةُ عِنْدَنَا فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ عَلٰی مَا یَذْکُرُ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٌ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ فِیْمَا قَدَّمْنَا ذِکْرَهٗ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مَا تَجِبُ بِهٖ خِلَافُ شَیْءٍ مِنْ هٰذَا اِلَّا اَنَّ حَدِیْثَ اُسَامَةَ وَعَآئِشَةَ وَخَبَّابٍ وَاَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کُلُّهَا عِنْدَنَا مَنْسُوْخَةٌ بِحَدِیْثِ الْمُغِیْرَةِ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ فِی الْفَصْلِ الْاٰخَرِ وَاَمَّا حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَحَکَمَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا فَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ اَنَّ ذٰلِكَ کَانَ مِنْهُ فِی الصَّیْفِ وَلَا اَنَّهٗ کَانَ مِنْهُ فِیْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک ظہر کی نماز میں سنت طریقہ یہی ہے جیسے حضرت ابومسعود اور حضرت انس رضی اللہ عنہما نے ذکر فرمایا۔ اور پہلی فصل میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے اس کا خلاف واجب ہوتا کیونکہ حضرت اسامہ، عائشہ، خباب اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے منسوخ ہیں جسے ہم نے دوسری فصل (۲) ذکر کیا ہے۔ رہی حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کہ انھوں نے سورج ڈھلنے کو ظہر کا وقت بتایا اور اس پر قسم بھی کھائی تو اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ یہ گرمیوں کا وقت ہے نہ یہ کہ سردیوں کا وقت ہے اور نہ ہی اس کے غیر کے خلاف پر کوئی دلیل ہے۔

اور یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں ان سے امام زہری کی روایت

الشِّتَاءِ وَلَا دَلَالَةَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ غَيْرِهِ وَهٰذَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَ اَبُوْ خَالِدَةَ فَفَسَّرَ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الشِّتَاءِ مُعَجِّلًا وَفِي الصَّيْفِ مُؤَخِّرًا فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ هُوَ كَذٰلِكَ اَيْضًا۔

کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا پھر حضرت ابو خالدہ نے آکر اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آپ سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں موخر کرتے۔ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے۔

۱۰۴۵۔ فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ سَمِعَ الْحَجَّاجُ اَذَانَهُ بِالظُّهْرِ وَهُوَ فِي الْجَبَّانَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَصَرَفَهُ وَقَالَ لَا تُؤَذِّنْ وَلَا تَؤُمَّ۔

اگر کوئی شخص نماز ظہر جلدی ادا کرنے کے سلسلہ میں یوں استدلال کرے۔

حضرت سوید ابن غفلہ فرماتے ہیں حجاج نے ان کی اذان ظہر سنی اور وہ جبانہ میں تھا تو اس نے پیغام بھیجا کہ یہ کیسی اذان ہے انھوں نے کہا میں حضرت ابوبکر صدیق، عمر بن خطاب اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ سورج ڈھلنے پر نماز پڑھی ہے وہ فرماتے ہیں اس کے بعد حجاج نے ان کو اذان دینے اور نماز پڑھانے سے منع کر دیا۔

قِيْلَ لَهُ لَيْسَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ رَاٰهُمْ فِيْهِ سُوَيْدٌ كَانَ فِي الصَّيْفِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ فِي الشِّتَاءِ وَيَكُوْنُ حُكْمُ الصَّيْفِ عِنْدَهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ سِنَانٍ قَدْ۔

اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت دیکھا وہ موسم گرما کا وقت تھا ممکن ہے یہ سردیوں کی بات ہو اور ان کے نزدیک گرمیوں کا حکم اس کے خلاف ہو۔

اور اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۰۴۶۔ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِاَبِيْ مَحْذُوْرَةَ بِمَكَّةَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ حَارَّةٍ شَدِيْدَةِ الْحَرِّ فَاَبْرِدْ ثُمَّ اَبْرِدْ بِالْاَذَانِ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم ایسی زمین میں ہو جو سخت گرم ہے لہٰذا نماز کے لیے اذان ٹھنڈے وقت میں کہو۔

أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُورَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَيْدٌ عَلَى غَيْرِ خِلَافِ ذَلِكَ فَيَكُونُ ذَلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ يُعَجَّلَ فِي سَائِرِ الزَّمَانِ وَلَا يُؤَخَّرَ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ وَجَابِرٍ وَأَبِي بَرْزَةَ وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ لِشِدَّةِ الْحَرِّ لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ وَذَكَرَ فِي ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ -

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت گرمی کی وجہ سے ٹھنڈے وقت (میں اذان کہنے) کا حکم فرمایا لہٰذا بہتر بات یہ ہے کہ ان سے مروی حضرت سوید رضی اللہ عنہ کی روایت کو اس کے علاوہ پر محمول کیا جائے پس وہ ایسا وقت ہوگا جس میں گرمی نہ ہو۔

اگر کوئی شخص کہے کہ تمام موسموں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنے کا حکم ہے اور اسے مؤخر نہ کیا جائے، جیسا کہ حضرت خباب، عائشہ، جابر اور ابو برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور آپ کا ان کو ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے کا حکم دینا محض رخصت تھی اور اس کی وجہ گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نہیں تھا۔ اس سلسلے میں یوں مذکور ہے۔

١٠٤٧ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ وَإِنَّمَا كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ لِأَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ بِمَكَّةَ وَكَانَتْ شَدِيدَةَ الْحَرِّ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ أَبْرِدُوا بِهَا.

حضرت میمون بن مہران فرماتے ہیں دوپہر (بعد زوال) نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ صحابہ کرام دوپہر کے وقت نماز پڑھنا اس لیے پسند نہیں کرتے تھے کہ وہ مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے جہاں سخت گرمی ہوتی تھی اور سایہ بھی نہ تھا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اسے ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

قِيلَ لَهُ هَذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيلُ لِأَنَّ هَذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ لَمَا أَخَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي السَّفَرِ حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ أَبِي ذَرٍّ وَلَيُصَلِّيهَا حِينَئِذٍ لِأَنَّهُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ فَتَرْكُهُ الصَّلَاةَ حِينَئِذٍ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ لَيْسَ لِأَنْ يَكُونُوا فِي شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ ثُمَّ يَخْرُجُونَ فَيُصَلُّونَ الظُّهْرَ فِي حَالِ ذَهَابِ

اس شخص کو جواب کہا جائے گا یہ بات محال ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں مؤخر نہ کرتے اس لیے وہاں تو سایہ وغیرہ نہیں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے تو آپ اسے اسی (پہلے) وقت میں پڑھتے کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا کوئی مسئلہ نہ تھا تو آپ کا اس وقت اسے چھوڑ دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ٹھنڈے وقت میں نماز پڑھنے سے متعلق آپ کا حکم اس لیے نہیں تھا کہ وہ سخت گرمی میں سائے کے نیچے رہیں پھر وہ باہر آئیں اور گرمی ختم ہونے پر نماز ظہر ادا کریں۔ کیونکہ اگر ایسی بات ہوتی تو آپ سایہ نہ ہونے کی

الْحَرِّ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَصَلَّاهَا حَيْثُ لَا كَرِيْ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْهُ فِي هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِيجَابٌ مِنْهُ إِنَّ ذٰلِكَ هُوَ سُنَّتُهَا كَانَ الْكَرِيُّ مَوْجُوْدًا أَوْ مَعْدُوْمًا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

صورت میں اسے پہلے وقت میں ادا کرتے۔ لہٰذا ہمارے نزدیک آپ کا یہ حکم بطور ایجاب واقع ہوا ہے اور اس کا سنت طریقہ یہی ہے سایہ ہو یا نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ ۳۹ صَلٰوةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ

باب ۳۹ نماز عصر جلدی پڑھی جائے یا دیر سے

۱۰۲۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَخُو بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَبُو عَبْسِ بْنُ جَبْرٍ أَحَدُ بَنِي حَارِثَةَ وَدَارُ أَبِي لُبَابَةَ بِقُبَاءٍ وَدَارُ أَبِي عَبْسٍ فِي بَنِي حَارِثَةَ ثُمَّ إِنْ كَانَا لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری، ظفری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز جلدی پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ انصار میں سے دو آدمیوں کے گھر مسجد سے دور تھے (ایک) حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر جو عمرو بن عوف کے بھائی تھے اور (دوسرے) حضرت ابو عبس بن جبر جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا حضرت ابولبابہ کا گھر قبا میں اور ابو عبس کا مکان بنو حارثہ میں تھا۔ یہ دونوں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کر کے اپنی قوم کے پاس آتے تو انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی اور ایسا اس لیے ہوتا کہ حضور علیہ السلام جلدی نماز پڑھتے۔

۱۰۲۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنَا مَالِكٌ عَنْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی شخص بنو عمرو بن عوف

اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَخْرُجُ الْاِنْسَانُ اِلٰی بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَیَجِدُ هُمْ یُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ۔

کے پاس جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

۱۰۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا مَالِكُ ابْنُ اَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰی قُبَاءَ قَالَ اَحَدُهُمَا وَهُمْ یُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھتے پھر جانے والا قباء کی طرف جاتا (امام زہری اور اسحاق میں سے) ایک (راوی) کہتے ہیں تو وہ نماز پڑھ رہے ہوتے اور دوسرے (راوی) کہتے ہیں سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰی قُبَاءَ فَیَاْتِیْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم عصر کی نماز پڑھتے پھر کوئی جانے والا قباء کی طرف جاتا جب ان کے پاس پہنچتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔

۱۰۵۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَیَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَی الْعَوَالِیْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ قَالَ الزُّهْرِیُّ وَالْعَوَالِیْ عَلَی الْمِیْلَیْنِ وَالثَّلٰثَةِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ وَالْاَرْبَعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھاتے پھر کوئی جانے والا عوالی (مدینہ طیبہ کے ارد گرد ٹیلوں پر واقع دیہات) کی طرف جاتا تو سورج ابھی بلند ہوتا۔ حضرت زہری فرماتے ہیں عوالی دو تین میل کے فاصلے پر واقع تھے میرا خیال ہے انھوں نے چار میل کا بھی ذکر کیا۔

۱۰۵۳ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو ابھی سورج بلند اور روشن ہوتا پھر کوئی جانے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

والا عوالی کی طرف جاتا جب وہاں پہنچتا تو ابھی سورج بلند ہوتا۔

۱۰۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ قَالَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى قَوْمِي وَهُمْ جُلُوسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَقُولُ لَهُمْ قُومُوا فَصَلُّوا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی روشن ہوتا پھر میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ مسجد کے ایک کنارے میں بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو نماز پڑھو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَانَ مَا رَوَى عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا لِأَنَّ فِي حَدِيْثِهِمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي ذَكَرُوْا فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا يُصَلُّوْنَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ فَهٰذَا دَلِيْلُ التَّعْجِيْلِ وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ مُرْتَفِعَةً قَدِ اصْفَرَّتْ فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَنَسٍ هٰذَا لِأَنَّ مَعْنَى مَا رَوَى

بیان مسئلہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں تضاد ہے۔ آپ سے عاصم بن عمر بن قتادہ، اسحٰق بن عبداللہ اور ابو الابیض نے جو کچھ روایت کیا وہ جلدی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ ان حضرات کی روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا اس جگہ کی طرف جاتا جس کا انھوں نے ذکر کیا تو انھیں اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انھوں نے نماز نہ پڑھی ہوتی۔ اور ہم جانتے ہیں کہ وہ سورج کا رنگ زرد ہو جانے سے پہلے نماز پڑھ لیتے تھے۔ پس یہ جلدی پڑھنے کی دلیل ہے۔

اور حضرت زہری نے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انھوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے پھر عوالی کی طرف آتے تو سورج ابھی بلند ہوتا تو ممکن ہے کہ وہ بلند بھی ہو اور زرد بھی ہو چکا ہو۔

لہٰذا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں اضطراب ہے کیونکہ جو کچھ حضرت زہری نے ان سے روایت کیا ہے اس

الزُّهْرِيِّ مِنْهُ بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ غَيْرِ اَنَسٍ۔

کا مفہوم اس حدیث کے خلاف ہے جو اسحٰق بن عبد اللہ، عاصم بن عمر اور ابوالابیض نے ان سے روایت کی ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسرے لوگوں سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۰۵۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَرْوٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ اٰتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَهِيَ عَلٰى رَاْسِ فَرْسَخَيْنِ۔

حضرت ابو اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ طیبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر ادا کرتا پھر سورج غروب ہونے سے پہلے شجرہ ذوالحلیفہ آتا اور یہ دو فرسخ کے فاصلے پر ہے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْاَقْدَامِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ سَيْرًا عَلَى الْاِبِلِ وَالدَّوَابِّ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث میں ہے کہ وہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب سے پہلے پہلے دو فرسخ کا فاصلہ طے کرتے لیکن ہے یہ سیر پیدل ہو اور ہو سکتا ہے اونٹوں اور دو یگر) چارپایوں پر ہو پس ہم نے اس بات کو غور سے دیکھا۔

۱۰۵۶- فَاِذَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُعَلّٰى وَاَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَرْوٰى قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَمْشِيْ اِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ فَاٰتِيْهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ۔

حضرت اروی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں عصر کی نماز، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ادا کرتا پھر پیدل چل کر ذوالحلیفہ کی طرف جاتا تو غروب آفتاب سے پہلے ان لوگوں کے پاس پہنچ جاتا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يَاْتِيْهَا مَاشِيًا وَاَمَّا قَوْلُهٗ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا اَقَلُّ الْقَلِيْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ نَحْوٌ مِّنْ ذٰلِكَ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پیدل چل کر جاتے تھے ان کا یہ کہنا کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پہنچ جاتے تو ممکن ہے وہ زرد ہو جاتا ہو اور بالکل تھوڑا سا باقی رہتا ہو۔
حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۰۵۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَۃَ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ بَشِیْرُ بْنُ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُرْتَفِعَۃٌ یَسِیْرُ الرَّجُلُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْہَا اِلٰی ذِی الْحُلَیْفَۃِ سِتَّۃَ اَمْیَالٍ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ۔

حضرت بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو سورج ابھی روشن بلند ہوتا اور قرات کے بعد کوئی شخص ذوالحلیفہ کی طرف جاتا جو چھ میل کے فاصلے پر واقع ہے تو غروب آفتاب سے پہلے وہاں پہنچ جاتا۔

فَقَدْ وَافَقَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا حَدِیْثَ اَبِیْ اَرْوٰی وَزَادَ فِیْہِ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْہَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ کَانَ یُؤَخِّرُھَا۔

یہ حدیث بھی حضرت اروی رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نماز عصر ادا کرتے تو ابھی سورج بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اسے مؤخر کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا اَمَّا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۰۵۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ اَبِی الْاَبْیَضِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَۃٌ۔

حضرت ابوالابیض، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا۔

فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَسٌ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْہَا وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَۃٌ فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّہٗ قَدْ کَانَ یُؤَخِّرُھَا ثُمَّ یَکُوْنُ بَیْنَ الْوَقْتِ الَّذِیْ کَانَ یُصَلِّیْہَا فِیْہِ وَبَیْنَ غُرُوْبِہَا مِقْدَارُ مَا کَانَ یَسِیْرُ الرَّجُلُ اِلٰی ذِی الْحُلَیْفَۃِ وَاِلٰی مَا ذُکِرَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ مِنَ الْاَمَاکِنِ۔

اس حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا فرماتے جب سورج روشن اور بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی دیر سے نماز پڑھتے اور نماز پڑھنے کے وقت اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا کہ کوئی شخص ذوالحلیفہ اور ان مقامات کی طرف جاتا جن کا ان روایات میں ذکر ہے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ مَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے۔

۱۰۵۹ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ صَدَقَةَ مَوْلٰی اَنَسٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مَا بَیْنَ صَلَاتَیْكُمْ هَاتَیْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو صدقہ سے مروی ہے کہ ان (حضرت انس رضی اللہ عنہ) سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر تمہاری ان دو نمازوں کے درمیان پڑھتے تھے۔

فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ یَكُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ فِیْمَا بَیْنَ صَلَاتَیْكُمْ هَاتَیْنِ مَا بَیْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی تَاْخِیْرِهِ الْعَصْرَ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَكُوْنَ اَرَادَ فِیْمَا بَیْنَ تَعْجِیْلِكُمْ وَتَاْخِیْرِكُمْ فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلَی التَّاْخِیْرِ اَیْضًا وَلَیْسَ بِالتَّاْخِیْرِ الشَّدِیْدِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الْاَبْیَضِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْهَا وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ دَلَّ عَلٰی اَنَّهٗ قَدْ كَانَ یُؤَخِّرُهَا فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَیْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ فِیْ ذَمِّ مَنْ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ۔

اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کے ارشاد "ان دو نمازوں کے درمیان" سے ظہر اور مغرب کی نماز مراد ہو۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے تعجیل و تاخیر کا درمیان مراد ہو تو یہ بھی تاخیر کی دلیل ہے لیکن زیادہ دیر نہیں۔ جب اس حدیث میں احتمال پایا گیا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ابو الابیض کی روایت میں یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج روشن بلند ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کبھی موخر کر کے پڑھتے تھے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ یہ بات کیسے ہو سکتی ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کی مذمت آئی ہے جو عصر کی نماز میں تاخیر کرتے ہیں اور وہ معترض یہ روایت ذکر کرے۔

۱۰۶۰ - فَذَكَرَ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ یُصَلِّی الْعَصْرَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ ذَكَرْنَا تَعْجِیْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِیْنَ فَاِنَّهَا ثَلٰثًا یَجْلِسُ اَحَدُهُمْ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ

حضرت علاء بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ وہ ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز عصر پڑھنا شروع کر دی نماز سے فارغ ہونے تو ہم نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا یا انہوں نے خود ہی اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا یہ منافقین کی نماز ہے۔ تین بار فرمایا کہ ایک شخص بیٹھا رہے جب سورج

الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ اِلَّا قَلِيْلًا۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ بَيَّنَ اَنَسٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ التَّاْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ مَا هُوَ وَاِنَّمَا هُوَ التَّاْخِيْرُ الَّذِيْ لَا يُمْكِنُ بَعْدَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ الْعَصْرَ اِلَّا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا فَاَمَّا صَلٰوةٌ يُّصَلِّيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْاَوَّلِ فِيْ شَيْءٍ وَالْاَوْلٰى بِمَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ لَمَّا جَآءَتْ هٰذَا الْمَجِيْءَ اَنْ نَحْمِلَهَا وَنُخْرِجَ وُجُوْهَهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى الْخِلَافِ وَالتَّضَادِّ فَنَجْعَلُ التَّاْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ فِيْهَا هُوَ مَا بَيَّنَهُ الْعَلَاءُ عَنْ اَنَسٍ وَنَجْعَلُ الْوَقْتَ الْمُسْتَحَبَّ مِنْ وَقْتِهَا اَنْ يُّصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مَا بَيَّنَهٗ اَبُو الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسٍ وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا۔

۱۰۶۱۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ۔

۱۰۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِئِ الْفَيْءُ بَعْدُ۔

۱۰۶۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا

کا رنگ زرد ہو جائے اور وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان ہونے لگے تو کھڑا ہو کر چار بار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں مکروہ تاخیر کا ذکر کیا ہے اور یہ وہ تاخیر ہے جس کے بعد صرف چار رکعتیں پڑھنا ممکن ہو اور ذکر الٰہی بھی قلیل ہو، لیکن وہ نماز جسے اطمینان کے ساتھ ادا کر سکے اور اس میں اطمینان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکے سورج کا رنگ بدلنے سے پہلے ہے اور اس کے ساتھ اس پہلی بات (وعید) کا کوئی تعلق نہیں۔ ہمارے لیے مناسب اور بہتر یہی ہے کہ ہم ان روایات کے اتفاقی معانی واضح کریں۔ اختلاف و تضاد پیدا نہ کریں۔ لہٰذا جو کچھ حضرت علاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات کیا اسے مکروہ تاخیر پر محمول کریں اور مستحب وقت اسے قرار دیں جسے حضرت ابوالابیض نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت کی۔ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی تعجیل پر دلالت کرنے والی روایت مروی ہے۔ (مثلاً) —

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج کی دھوپ میرے حجرے میں ہوتی اور ابھی وہ ظاہر نہ ہوتا (یعنی دھوپ باہر نہ نکلتی)۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے اور سورج ابھی ان کے حجرے میں ہوتا اور اس کے بعد سایہ نہ ہوتا۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت

حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تو سورج ابھی میرے حجرے میں چمک رہا ہوتا (یعنی دھوپ ہوتی)

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهَا إِلَّا بِقُرْبِ غُرُوبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى تَعْجِيلِ الْعَصْرِ۔

اس معترض سے کہا جائے گا کہ ممکن ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہو لیکن کبھی آپ تاخیر سے پڑھتے لیکن حجرہ چھوٹا ہونے کی وجہ سے دھوپ غروب کے قریب منقطع ہوتی تھی پس اس حدیث میں نماز عصر جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں۔

اس سلسلے میں یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے؛

۱۰۶۳ - وَذُكِرَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔

حضرت سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے۔ پھر کوئی شخص مدینہ طیبہ کے دوسرے کنارے کی طرف لوٹتا۔ تو سورج ابھی چمک رہا ہوتا۔

قِيلَ لَهُ قَدْ مَضَى جَوَابُنَا فِي هٰذَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمْ نَجِدْ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ مَا يَدُلُّ إِلَّا عَلَى تَأْخِيرِ الْعَصْرِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا يَدُلُّ عَلَى تَعْجِيلِهَا إِلَّا مَا قَدْ عَارَضَهُ غَيْرُهُ فَاسْتَحْبَبْنَا تَأْخِيرَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّهَا تُصَلَّى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ فِي وَقْتٍ يَبْقَى بَعْدَهُ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ وَلَوْ خُلِّينَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ تَعْجِيلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي أَوَائِلِ أَوْقَاتِهَا أَفْضَلَ وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ أَوْلَى وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ

اس سے کہا جائے گا کہ اس سلسلے میں ہمارا جواب گزشتہ باب میں گزر چکا ہے۔ پس ان روایات کی تطبیق و تصحیح کے بعد ہم ان میں ایسی بات نہیں پاتے جو تاخیر عصر پر دلالت نہ کرتی ہو اور ہمیں عصر کی نماز جلدی پڑھنے کے بارے میں بھی کوئی دلیل نہیں ملتی البتہ یہ کہ روایات میں تعارض ہو۔ پس ہم نے عصر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب قرار دیا لیکن زیادہ دیر نہیں بلکہ) اس وقت پڑھی جائے جب سورج روشن ہو اور غروب آفتاب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو، اگر ہم غور نہ کریں تو تمام نمازوں کو شروع وقت میں جلدی پڑھنا افضل ہے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے اس پر عمل زیادہ بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

مِنْ بَعْدِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا۔

۱۰۶۵ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اَمْرِكُمْ عِنْدِیْ الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَیْهَا حَفِظَ دِیْنَهٗ وَمَنْ ضَیَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْیَعُ صَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَیْضَاءُ نَقِیَّةٌ قَدْرَ مَا یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَیْنِ اَوْ ثَلٰثَةً۔

۱۰۶۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ حَكِیْمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْ جَنَازَةٍ فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ وَسَكَتَ حَتّٰی رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا فَلَمْ یُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی رَاَیْنَا الشَّمْسَ عَلٰی رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِیْنَةِ۔

۱۰۶۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِلظُّهْرِ وَاَشَدَّ تَاْخِیْرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ۔

فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَكْتُبُ اِلٰی عُمَّالِهٖ وَهُمْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُهُمْ بِاَنْ یُصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَدْ اَخَّرَهَا حَتّٰی رَاٰهَا عِكْرَمَةُ عَلٰی رَاْسِ اَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِیْنَةِ ثُمَّ اِبْرَاهِیْمُ یُخْبِرُ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهٗ یَعْنِیْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا اَشَدَّ تَاْخِیْرًا لِلْعَصْرِ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا مِنْ اَفْعَالِهِمْ

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کو لکھا کہ میرے نزدیک تمہارا اہم کام نماز ہے جس نے اس کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے اسے ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ امور کو زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز اس وقت پڑھو جب سورج بلند روشن اور صاف ہو اور (اس کے بعد) سوار دو یا فرسخ[ل] مسافت طے کر سکے۔ — حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے عصر کی نماز نہ پڑھی اور خاموش رہے اور ہم نے بار بار آپ کی طرف رجوع کیا۔ لیکن انھوں نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ ہم نے مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر سورج دیکھا۔

حضرت منصور حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تمہاری نسبت ظہر میں زیادہ جلدی کرتے اور عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

تو یہ ہیں حضرت عمر بن خطاب جو اپنے عمال کو لکھتے ہیں اور وہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں وہ انھیں عصر کی نماز اس وقت پڑھنے کا حکم دیتے جب سورج روشن بلند ہو۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے تاخیر سے پڑھا حتیٰ کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے سورج، مدینہ طیبہ کے سب سے اونچے پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا۔ پھر حضرت ابراہیم پہلے لوگوں یعنی صحابہ کرام اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ وہ بعد والوں کی نسبت عصر میں زیادہ تاخیر کرتے تھے۔

جب صحابہ کرام کے اقوال و افعال اس طرح آتے ہیں

ل۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔ ۱۲ ہزاروی

وَمِنْ اَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَرُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِىْ بَعْضِ الْاٰثَارِ مُحَلِّقَةٌ وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ وَتَرْكُ خِلَافِهَا وَاَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَاْخِيْرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِى الْوَقْتِ الَّذِىْ اَخْبَرَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فِىْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَاْخِيْرُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلَيْهِ فَاَمَّا مَا قَبْلَهٗ مِنْ وَقْتِهَا مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسَ فِيْهِ صُفْرَةٌ وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهٗ اَنْ يُّصَلِّىَ فِيْهِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ فَلَا بَاْسَ بِتَاْخِيْرِ الْعَصْرِ اِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ اَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَقَدْ رُوِىَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ۔

۱۰۶۸- حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِىُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتُعْصَرَ فَاَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اِسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعْصَرَ وَهٰذَا الَّذِىْ اسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مروی ہے کہ آپ یہ نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بلند ہوتا بعض روایات میں محلقہ کا لفظ ہے (یعنی بلند ہوتا) تو ان روایات کو اختیار کرنا اور ان کے خلاف کو چھوڑنا واجب ہے اور وہ نمازِ عصر کو مؤخر کریں لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ تاخیر کرنے والا اس وقت تک پہنچ جائے جس کے بارے میں حضرت علاء کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ منافقوں کی نماز ہے یہی وہ وقت جس تک نماز عصر کی تاخیر مکروہ ہے لیکن اس سے پہلے جب تک سورج کا رنگ زرد نہ ہو جائے تاخیر عصر میں کوئی حرج نہیں، اور یہ ان روایات کے مطابق افضل ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں۔

حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عصر کو تاخیر کی وجہ سے عصر کہتے ہیں۔ تو حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس کا یہ نام اس لیے ہے کہ اس میں تاخیر کی جاتی ہے۔ پس اس وقت تاخیر کو ہم مستحب سمجھتے ہیں لیکن اتنی دیر نہ ہو جائے کہ سورج کا رنگ بدل جائے یا وہ پیلا پڑ جائے۔ حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور ہم نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے۔ اگر کوئی یہ نماز جلدی پڑھنے کے سلسلے میں اس روایت سے استدلال کرے۔

ابْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَبِهٖ نَاْخُذُ.

فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي التَّبْكِيْرِ بِهَا اَيْضًا بِمَا.

۱۰۶۹- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ ابْنُ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَنُقَسِّمُهٗ عَشْرَ قِسَمٍ ثُمَّ نَطْبَخُ فَنَاْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ.

قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ بِسُرْعَةِ عَمَلٍ وَقَدْ اُخِّرَتِ الْعَصْرُ فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ يَرٰى تَاْخِيْرَ الْعَصْرِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فِيْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ ثُمَّ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ قَدْ كَانَ اَخَّرَهَا فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ فَكَانَ قَدْ اَخَّرَهَا فِي الْيَوْمَيْنِ جَمِيْعًا وَلَمْ يُعَجِّلْهَا فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا كَمَا فَعَلَ فِيْ غَيْرِهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى تَاْخِيْرِهَا لَا مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْاٰخَرُوْنَ اٰخِرُ كِتَابِ الْاَذَانِ وَالْمَوَاقِيْتِ.

حضرت ابوالنجاشی کہتے ہیں مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھتے پھر اونٹنی ذبح کرتے، اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر گوشت پکا کر کھاتے اور ابھی سورج غروب نہ ہوتا۔

جواباً کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے اور عصر دیر سے پڑھی جاتی تھی۔ پس ہمارے نزدیک اس میں قائلین تاخیر کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔

اور ہم نے "اوقات نماز" کے بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب سورج روشن، بلند اور صاف تھا پھر دوسرے دن اس وقت پڑھی جب سورج بلند تھا، تو آپ نے پہلے دن بھی تاخیر سے پڑھی لیکن دوسرے دن اس سے بھی تاخیر فرمائی لہٰذا دونوں دنوں میں تاخیر فرمائی اور دوسری نمازوں کی طرح جلدی نہیں پڑھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت جس میں نماز پڑھنا مناسب ہے وہ ہے جس کی طرف "تاخیر کے قائلین" گئے ہیں نہ وہ جس کو دوسرے حضرات نے اپنایا ہے اذان اور اوقات نماز کی بحث مکمل ہو گئی۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ إِلَى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا

۱۰۷۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا۔

باب آغاز نماز میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

حضرت زرقیین کے آزاد کردہ غلام، سعید بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے اٹھاتے۔

أَقْوَالُ أَهْلِ الْعِلْمِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوْا فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا

۱۰۷۱۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

۱۰۷۲۔ وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

اہل علم کے اقوال

ایک قوم کا موقف یہ ہے کہ مرد جب نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو لمبی طرح اٹھاتے لیکن انھوں نے اس کا کوئی تعین نہیں کیا۔ وہ اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانا مناسب ہے انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ۔

جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے حتیٰ کہ کاندھوں کے برابر ہو جاتے۔

۱۰۷۳ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

۱۰۷۴ - وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے تھے میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ —— حضرت مالک، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۵ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِمَ فَوَاللهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ قَالَ فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حمید ساعدی سے سنا اور وہ دس صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے۔ فرماتے ہیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں انھوں نے پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم نہ تو تم ہم سے زیادہ آپ کی پیروی کرنے والے ہو اور نہ ہی آپ کی صحبت میں ہم سے مقدم ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا، اچھا پیش کیجیے۔ تو حضرت ابو حمید نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان سب نے فرمایا آپ نے

هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي.

سچ کہا آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الرَّفْعُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ يُبَلِّغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزَانِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَكَانَ فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عِنْدَنَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِهٰذَا الْأَثَرِ إِنَّمَا ذُكِرَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ الْمَدِّ إِلَيْهِ أَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَبْلُغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلٰوةِ لِلدُّعَاءِ وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا يَرْفَعُ الْأَيْدِيَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْأُذُنَانِ. وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی نظریہ ہے وہ فرماتے ہیں نماز کے شروع میں ہاتھ کاندھوں تک اٹھائے جائیں اس سے تجاوز نہ کریں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے اور جو کچھ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے وہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں اتنا ذکر کیا گیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو خوب اٹھاتے اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ کہاں تک اُٹھاتے تھے ممکن ہے کاندھوں تک پہنچاتے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اُٹھانا نماز سے پہلے دعا کے لیے ہو پھر اس کے بعد نماز کی تکبیر کہتے ہوں اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے ہوں۔

پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے پر اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے بعد نماز کے لیے ہاتھ اٹھانے پر محمول ہوگی۔ تاکہ یہ روایات ایک دوسرے کے خلاف نہ ہوں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ نماز کے شروع میں ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں۔ اس ضمن میں انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۰۷۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا اٹھاتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے قریب ہو جاتے۔

۱۰۷۷- وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ۔

نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔ آپ ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۰۷۸ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص نے عاصم بن کلیب سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۰۷۹ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ۔

حضرت نصر بن عاصم، مالک بن حویرث سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا "حتیٰ کہ آپ ان کو کانوں کے اوپر کے مقابل لے جاتے"۔

۱۰۸۰ - وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُخْلَدٍ الْاِصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ۔

عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرمایا کرتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا بَيَانُ الرَّفْعِ اِلٰى اَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی یہ روایات جن میں ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے کہ کہاں تک اٹھائے جائیں، ایک دوسرے سے مختلف ہو گئیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے

اِنْتَهٰى بِهٖ وَخَرَّجَ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ بَدَءْنَا بِذِكْرِهٖ اَنْ يَّكُوْنَ مُضَادًّا لَّهَا اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ اَيَّ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اَوْلٰى اَنْ يُّقَالَ بِهٖ۔

شروع میں ذکر کیا وہ ان کے خلاف نہ ہو تو ہم نے چاہا کہ ان دونوں معنوں کو دیکھیں کہ ان میں سے کس کا قائل ہونا بہتر ہے۔ تو ہم نے دیکھا۔

۱۰۸۱۔ فَاِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ اُذُنَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَفَعَ وَاِذَا سَجَدَ فَذَكَرَ مِنْ هٰذَا مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعَلَيْهِمُ الْاَكْسِيَةُ وَالْبَرَانِسُ فَكَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهَا وَاَشَارَ شَرِيْكٌ اِلٰى صَدْرِهٖ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا۔ جب آپ تکبیر کہتے، رکوع کرتے اور سجدہ کرتے۔ اور جو کچھ اللہ نے چاہا انھوں (حضرت وائل بن حجر) نے ذکر کیا۔

پھر آئندہ سال آپ کے پاس حاضر ہوا تو صحابہ کرام پر چادریں اور ٹوپیاں تھیں۔ وہ ان کے اندر سے ہی ہاتھ اٹھاتے تھے حضرت شریک (راوی) نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا

فَاَخْبَرَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا اَنَّ رَفْعَهُمْ اِلٰى مَنَاكِبِهِمْ اِنَّمَا كَانَ لِاَنَّ اَيْدِيَهُمْ كَانَتْ حِيْنَئِذٍ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَاَخْبَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اِذَا كَانَتْ اَيْدِيْهِمْ لَيْسَتْ فِيْ ثِيَابِهِمْ اِلٰى حَذْوِ اٰذَانِهِمْ فَاَعْمَلْنَا رِوَايَتَهٗ كُلَّهَا فَجَعَلْنَا الرَّفْعَ اِذَا كَانَتِ الْيَدَانِ فِي الثِّيَابِ لِعِلَّةِ الْبَرْدِ اِلٰى مُنْتَهٰى مَا يُسْتَطَاعُ الرَّفْعُ اِلَيْهِ وَهُوَ الْمَنْكِبَانِ وَاِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ رَفَعَهُمَا اِلَى الْاُذُنَيْنِ كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُّجْعَلَ حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ وَمَا اَشْبَهَهُ الَّذِيْ فِيْهِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْمَنْكِبَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ وَالْيَدَانِ بَادِيَتَانِ اِذَا كَانَ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَا

تو حضرت وائل بن حجر نے اپنی حدیث میں بتایا کہ وہ اپنے ہاتھ کاندھوں تک اس لیے اٹھاتے تھے کہ اس وقت وہ کپڑوں (چادروں) میں ہوتے تھے اور یہ بھی بتایا کہ جب ان کے ہاتھ کپڑوں کے اندر نہ ہوتے تو کانوں کے برابر اٹھاتے تو ہم نے ان کی مکمل روایت پر عمل کیا۔ ہمارے نزدیک جب سردی کی وجہ سے ہاتھ کپڑوں کے اندر ہوتے تو اس وقت جہاں تک ممکن ہوتا اٹھاتے اور وہ کاندھے ہیں۔ اور جب ہاتھ ظاہر ہوتے تو کانوں تک اٹھاتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تھا۔

یہ بات جائز نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اور اس کی مثل روایت جن میں کاندھوں تک کا ذکر ہے انھیں اس حالت پر محمول کیا جائے جب ہاتھ ننگے ہوں کیونکہ ممکن ہے وہ کپڑوں کے اندر ہوں تو یہ بات حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے خلاف ہو گی اور یوں احادیث میں تضاد ثابت ہو گا۔ بلکہ ہم اتفاق پر محمول کرتے ہوئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت

كَانَتَا فِي الثِّيَابِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِّمَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فَيَتَضَادُّ الْحَدِيْثَانِ وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُمَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ فَنَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدَاهُ فِي ثَوْبِهٖ عَلٰى مَا حَكَاهُ وَائِلٌ فِي حَدِيْثِهٖ وَنَجْعَلُ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ فِي غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ مِنْ رَفْعِ يَدَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ فَيُسْتَحَبُّ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ خِلَافِهٖ وَاَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَهُوَ خَطَأٌ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِي بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوْعِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَصَّلْنَا مِمَّا فَعَلَ فِي حَالِ الْبَرْدِ وَفِي غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے وہ حالت مراد لیں گے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کپڑے میں لپٹے ہوتے جیسا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور جو کچھ حضرت وائل بن حجر سے مروی ہے یعنی کانوں تک اٹھانا وہ سردی نہ ہونے کی حالت پر محمول ہوگا۔ لہٰذا یہ قول اختیار کرنا اور اس کے غیر کو چھوڑنا اچھا ہے۔

اور جو کچھ اسی سلسلے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ ہم "رکوع میں ہاتھ اٹھانے" سے متعلق باب میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پس ان روایات کی تصحیح سے ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ یہی ہے جو ہم نے سردی کی حالت کو دوسری حالت سے الگ قرار دیا ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ

باب تکبیر اولیٰ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

۱۰۸۲- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر پڑھتے: "سبحانک اللھم (آخر تک) یا اللہ! میں تیری تعریف کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام بابرکت ہے تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلٰثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ ثُمَّ يَقْرَأُ

نہیں پھر "لا الٰہ الا اللہ" پڑھتے، اس کے بعد تین بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" کہتے پھر پڑھتے اعوذ باللہ السمیع العلیم (آخر تک) شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ سننے جاننے والے کی پناہ چاہتا ہوں۔

۱۰۸۳- وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

جعفر بن سلیمان نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن "پھر قرأت کرتے" نہیں فرمایا۔

۱۰۸۴- وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَيْفٍ التُّجِيبِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اُٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہتے، پھر سبحانک اللھم آخر تک پڑھتے۔

۱۰۸۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيعِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَيْضًا أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ هٰذَا إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حسن بن ربیع فرماتے ہیں حضرت ابومعاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بھی یہی کلمات کہتے تھے۔

۱۰۸۶- كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں ہمیں نماز پڑھائی تو کہا "اللہ اکبر سبحانک اللھم" "وتعالی

مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ۔

جد کے ہے تک۔

۱۰۸۷- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

حضرت شعبہ حکم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور "لا الٰہ غیرک" کا اضافہ کیا۔

۱۰۸۸- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِذِى الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے ذوالحلیفہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۰۸۹- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ يُسْمِعُ مَنْ يَلِيْهِ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ کرتے ہیں کہ جو شخص آپ کے قریب تھا اس نے سنا۔

۱۰۹۰- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۰۹۱- وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ كَبَّرَ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ وَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور اسی طرح یہ دعا پڑھی تاکہ وہ سیکھ لیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا يَنْبَغِىْ لِلْمُصَلِّىْ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اَنْ يَّقُوْلَ وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ اِنْ كَانَ اِمَامًا اَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهٖ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِىْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِىَ عَنْ عَلِىٍّ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۹۲- فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ عَنْ عَمِّهٖ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ رَافِعٍ عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِىْ وَنُسُكِىْ وَمَحْيَاىَ وَمَمَاتِىْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ۔

۱۰۹۳- وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِىُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنَ۔

۱۰۹۴- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ الْوَهْبِىُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنَ

اقوالِ اہلِ علم

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی۔ وہ کہتے ہیں نمازی کو نماز شروع کرتے وقت یہی الفاظ کہنے چاہئیں اس میں اضافہ نہ کرے، البتہ امام ہو یا خود اکیلا نماز پڑھ رہا ہو تو اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھے اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

لیکن دوسرے لوگوں نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں اس بات کا اضافہ کرے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت یہ آیت پڑھتے " اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ" .... آخر تک (ترجمہ:) میں نے اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، خالص اس کا فرمانبردار ہو کر، اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی سلمہ حضرت ماجشون سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

حضرت ماجشون اور حضرت عبداللہ بن فضل حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ اُمَاجِشُوْنَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاَسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن فضل، حضرت اعرج سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۰۹۵ - وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْاَعْرَجِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالُوْا فَلَمَّا جَاءَتِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهٗ اِسْتَحْبَبْنَا اَنْ يَّقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّیْ جَمِيْعًا وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا اَبُوْ يُوْسُفَ۔

یہ حضرات فرماتے ہیں سب روایات میں یہ کلمات بھی آئے ہیں اور پہلے والے کلمات بھی، تو ہم اس بات کو اچھا سمجھتے ہیں کہ نمازی یہ تمام کلمات پڑھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی اس کے قائلین میں ہیں۔

بَابُ ۴۲ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِی الصَّلٰوةِ

باب ۴۲: نماز میں بسم اللہ پڑھنا

۱۰۹۶ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَلَمَّا بَلَغَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی، جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر پہنچے تو آمین کہا۔ لوگوں نے بھی لفظ آمین کہا اس کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب کی نمازوں سے میری نماز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۰۹۷ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حجرہ مبارک میں نماز ادا کرتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور مکمل سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ (ترجمہ:) اللہ کے نام سے شروع جو

كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِهَا فَيَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

نہایت مہربان رحم والا ہے تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا، نہایت مہربان رحم والا ہے۔ روزِ جزا کا مالک ہے۔ (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا جو تیرے انعام یافتہ لوگوں کی راہ ہے نہ ان لوگوں کی راہ پر جن پر غضب کیا گیا اور نہ ہی گمراہ لوگوں کی راہ پر (چلانا)

اَقْوَالِ اَهْلِ الْعِلْمِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَقْرَاَ بِهَا كَمَا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اقوال اہل علم

ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کے نزدیک "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سورۂ فاتحہ سے ہے اور نمازی کو چاہیے کہ سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھے۔
انھوں نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات سے بھی استدلال کیا ہے

۱۰۹۸: كَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَجَهَرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ اَبِيْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے بلند آواز سے بسم اللہ کی تلاوت کی اور میرے والد ماجد بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۹۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھی۔

۱۱۰۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا اِذَا قَرَاَ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نماز میں سورۃ سے پہلے اور بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ترک نہ کرتے بشرطیکہ بعد میں سورت پڑھنا ہوتی۔

۱۱۰۱- وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت یزید فقیر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے قرأت کا آغاز فرماتے۔

۱۱۰۲- وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ زَيْدِ الْهَرَوِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت ازرق بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ پڑھتے تھے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ـــ، غیر المغضوب علیہم ولا الضالین "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم"۔

۱۱۰۳- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ قَالَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَالَ هِيَ الْآيَةُ السَّابِعَةُ قَالَ وَقَرَأَ عَلَيَّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ كَمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

ان حضرات نے بھی اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وَلَقَدْ آتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ ...... ہم نے آپ کو بار بار پڑھی جانے والی سات آیات دی ہیں) سے سورۂ فاتحہ مراد ہے۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر فرمایا یہ ساتویں آیت ہے حضرت جریج فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے اسطرح بیان کیا ہے جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کے سامنے بیان کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يَقْرَءُوْنَهَا سِرًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَهَا الْبَتَّةَ لَا فِي السِّرِّ وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ۔ وَاحْتَجُّوْا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہم نماز میں اسے بلند آواز سے پڑھنے کے قائل نہیں ہیں اس کے بعد ان کا آپس میں اختلاف ہوا بعض کہتے ہیں آہستہ آواز سے پڑھے اور بعض کے نزدیک بالکل نہ پڑھے نہ آہستہ اور نہ بلند آواز سے، انھوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے۔

۱۱۰۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم

قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ ۔

صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے اور (شروع میں) خاموش نہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفِي هٰذَا دَلِيلٌ أَنَّ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَالَّذِينَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى لِأَنَّهَا عِنْدَهُمْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ اسْتَحَبُّوا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفٰى بِحَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ انْتَفٰى بِهِ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُولٰى فَعَارَضَ هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ وَكَانَ هٰذَا أَوْلٰى مِنْهُ لِاسْتِقَامَةِ طَرِيقِهِ وَفَضْلِ صِحَّةِ مَجِيئِهِ عَلٰى مَجِيءِ حَدِيثِ نُعَيْمٍ وَقَالُوا وَأَمَّا حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ الَّذِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِينَ رَوَوْهُ فِي لَفْظِهِ فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَرَوَاهُ آخَرُونَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سورۂ فاتحہ سے نہیں ہے۔ اگر وہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے اور جن لوگوں نے اسے سورہ فاتحہ کا حصہ قرار دیتے ہوئے پہلی رکعت میں بلند آواز سے پڑھنا پسند کیا ہے وہ دوسری رکعت میں بھی اسے مستحب سمجھتے ہیں۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسری رکعت میں (بسم اللہ) پڑھنے کی نفی ہو گی تو پہلی رکعت میں بھی نفی ثابت ہو گئی۔

پس یہ حدیث نعیم بن محمد کی روایت (رقم ۱۰۹۵) کے معارض ہوئی حالانکہ یہ اپنے طریق روایت اور صحت سند کے اعتبار سے نعیم کی روایت سے زیادہ مستقیم اور فضیلت کی حامل ہے وہ حضرات کہتے ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت جسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کیا اس کے راویوں کا الفاظ میں اختلاف ہے بعض نے اسی طرح روایت کیا جسے ہم نے ذکر کیا اور بعض نے اس کے خلاف ذکر کیا۔ مثلاً

۱۰۵۔ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلٰى أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ

حضرت ابن ابی ملیکہ حضرت یعلیٰ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت

رسول الله صلى الله عليه وسلم فنعتت له قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم مفسرة حرفا حرفا۔

فَفِي هذا ان ذكر قراءة بسم الله الرحمن الرحيم من ام سلمة تنعت بذلك قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم بسائر القرآن كيف كانت وليس في ذلك دليل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم فمعنى هذا غير معنى حديث ابن جريج وقد يجوز ايضا ان يكون تقطيع فاتحة الكتاب الذي في حديث ابن جريج كان من ابن جريج ايضا حكاية منه للقراءة المفسرة حرفا حرفا التي حكاها الليث عن ابن ابي مليكة فانتفى بذلك ان يكون في حديث ام سلمة ذلك حجة لاحد وقالوا لهم ايضا فيما رووه عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ولقد آتيناك سبعا من المثاني اما ما ذكرتموه من انها هي السبع المثاني فانا لا ننازعكم في ذلك واما ما ذكرتموه من ان بسم الله الرحمن الرحيم منها فقد روي هذا عن ابن عباس كما ذكرتم وقد روي عن غيره ممن روينا عنه في هذا الباب ما يدل على خلاف ذلك انه لم يجهر بها ولم يختلفوا جميعا ان فاتحة الكتاب سبع آيات فمن جعل بسم الله الرحمن الرحيم منها

کے ساتھ ایک ایک حرف کر کے بیان کی۔

تو اس حدیث میں یہ ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ پورا قرآن پاک اسی طرح پڑھتے تھے۔ اس میں آپ کے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ابن جریج کی روایت کا مفہوم اس کے خلاف ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت ابن جریج کی حدیث میں سورۂ فاتحہ کا جو ذکر ہے اس میں اس بات کا احتمال ہو کہ ابن جریج نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت وضاحت کے ساتھ بیان کی ہو جس طرح ابن ابی ملیکہ نے بیان فرمایا لہٰذا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں کسی کے لیے دلیل ثابت نہ ہوئی۔

یہ حضرات ان (پہلے قول کے قائلین) سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کچھ تم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "ولقد آتیناک سبعاً من المثانی" کے بارے میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ (سورۂ فاتحہ) سبع مثانی سے ہے تو اس بارے میں ہم تم سے نہیں جھگڑتے لیکن تم نے یہ جو کہا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسی کا ایک حصہ ہے تو اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات مروی ہے جس کا تم نے ذکر کیا لیکن ان کے علاوہ ان حضرات سے جن سے ہم نے اس باب میں احادیث روایت کی ہیں یہ بات مروی ہے کہ آپ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو یہ روایت اس بات کے خلاف پر دلالت کرتی ہے اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ سورۂ فاتحہ سات آیات پر مشتمل ہے

عَدَّهَا آيَةً وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پس جس نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اس سے قرار دیا اس نے اسے مستقل آیت شمار کیا اور جس نے اسے فاتحہ سے نہیں سمجھا اس نے "انعمت علیہم" کو آیت قرار دیا اور جب ان کا اس مسئلے میں اختلاف ہو گیا تو غور و فکر ضروری ہے۔ اور ہم اسے اپنے مقام پر وضاحت سے بیان کریں گے۔ اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۱۰۶- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ السَّبْعِ الطُّوَلِ وَإِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَجَعَلْتُمُوْهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ اجْعَلُوْهَا فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَخَشِيْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو کس بات نے سورۂ انفال جو سات طویل سورتوں میں سے ہے اور سورۂ برائت جو سو سو آیات والی سورتوں سے ہے، کو ملانے پر مجبور کیا اور آپ نے ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو فرماتے اسے فلاں سورت میں داخل کرو جس میں فلاں فلاں باتوں کا ذکر ہے ان دونوں کا واقعہ ایک جیسا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور میں آپ سے اس بارے میں پوچھ نہ سکا مجھے ڈر ہوا کہ کہیں براءت (سورت) اسی (پہلی سورت) سے نہ ہو تو میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان کے درمیان بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ لکھی اور میں نے ان دونوں کو سات طویل سورتوں سے قرار دیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُثْمَانُ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ وَإِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِيْ فَصْلِ السُّوَرِ وَهِيَ غَيْرُهُنَّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ ذٰلِكَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث میں بتا رہے ہیں کہ ان کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم سورت کا حصہ نہ تھی۔ وہ اسے سورتوں کو الگ الگ کرنے کے لیے لکھتے تھے اور یہ سورتوں کا غیر ہے۔ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہے نیز متواتر احادیث سے ثابت ہے کہ

وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ.

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۰۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ عَنْ أَبِيْهِ وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْإِسْلَامِ مِنْهُ فَسَمِعَنِيْ وَأَنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ فَإِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ إِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ابن عبداللہ بن مغفل، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور میں نے اسلام میں نئی بات پیدا کرنے پر ان سے بڑھ کر کسی کو سخت نہیں پایا۔ انھوں نے مجھے بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا بیٹے! اسلام میں نئی بات پیدا کرنے سے بچو! فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے ان میں کسی سے یہ نہیں سنا للہذا جب قرأت کرو تو الحمد للہ رب العالمین پڑھو

۱۱۰۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۰۹ - وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ شُعَيْبِ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے

بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

نہیں سُنا۔

۱۱۱۰ - وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ قُمْتُ وَرَاءَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میں حضرت صدیق، فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں کھڑا ہوا تو یہ تمام حضرات نماز شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۱۱ - وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَرٰى حُمَيْدٌ اَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما حمید کے خیال میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا، اس کے بعد اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۱۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَا ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے ہیں میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے لیکن میں نے کسی ایک کو بھی بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھتے نہیں سنا۔

۱۱۱۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

حضرت ثابت، حضرت انس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بلند آواز سے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" نہیں پڑھتے تھے۔

الرَّحِيْمِ۔

۱۱۱۴- وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما آہستہ آہستہ آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے تھے۔

۱۱۱۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ وَالْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم الحمد للہ رب العالمین سے (قرأت) شروع کرتے تھے۔

۱۱۱۶- وَكَمَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ الْمَقْدِسِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہما، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۱۷- وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ اَخَا بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ حَدَّثَهٗ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

محمد بن نوح، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسْبَاطُ ابْنُ مُحَمَّدٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز "اللہ اکبر" سے

قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ يَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيْمِ۔

شروع فرماتے، قرأت الحمد للہ کے ساتھ شروع کرتے اور سلام کے ساتھ مکمل کرتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ بِمَا ذَكَرْنَا وَكَانَ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْكُرُوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا لِاَنَّهُ اِنَّمَا عَنٰى بِالْقِرَاءَةِ هٰهُنَا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فَاحْتَمَلَ اَنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُرْاٰنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ فَكَانَ مَا يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيَسْتَفْتِحُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَفِيْ بَعْضِهَا اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيُ الْجَهْرِ مَعْنًى فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَذِكْرُهَا سِرًّا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ متواتر روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا۔ ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ وہ الحمد للہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اس سے پہلے یا بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتے تھے کیونکہ یہاں قرأت سے قرأت قرآن مجید مراد ہے۔

لہٰذا اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو قرآن سے شمار نہیں کیا اسے سبحانک اللہم وبحمدک کی طرح شمار کیا ہے اور وہ جو آغاز نماز کا ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مراد وہ قرأت قرآن ہے جو بسم اللہ کے بعد ہوتی ہے وہ الحمد للہ رب العالمین سے شروع کی جاتی ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ وہ بلند آواز سے بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دوسرے طریقے پر (آہستہ) پڑھتے تھے۔ کیونکہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہ ہوتا۔

لہٰذا ان روایات کی رو سے تصحیح سے بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کا ترک اور آہستہ پڑھنا ثابت ہوا۔ یہ بات حضرت علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

۱۱۱۹ ۔ كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِيْنِ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما "بسم اللہ"، "اعوذ باللہ"، اور "آمین" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔

۱۱۲۰ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْاَعْرَابِ۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بلند آواز سے پڑھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ یہ بدویوں کا کام ہے۔

۱۱۲۱ ۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ۔

عبد الملک ابن بشیر، حضرت عکرمہ سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے جسے ہم نے پہلی فصل میں ذکر کیا ہے۔

۱۱۲۲ ۔ وَكَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ اَنَّ سِنَانَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيَّ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ قَالَ اَدْرَكْتُ الْاَئِمَّةَ وَمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ اِلَّا بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

حضرت عبد الرحمن اعرج فرماتے ہیں میں نے ائمہ (خلفائے راشدین) کو پایا وہ "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأت شروع کرتے تھے۔

۱۱۲۳ ۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاسود، حضرت عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۲۴- حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ لَقَدْ اَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا مَا يَقْرَءُوْنَ بِهَا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اپنے علماء میں سے کئی حضرات کو پایا وہ اسے نہیں پڑھتے تھے۔

۱۱۲۵- وَكَمَا حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت عبد الرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهٗ تَرْكُ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ثَبَتَ اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَوَجَبَ اَنْ يُّجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ سِوَاهَا اَلَا تَرٰى اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يُخَافَتُ بِهَا وَيُجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ ثَبَتَ اِنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَثَبَتَ اَنْ يُّخَافَتَ بِهَا وَيُسَرَّ كَمَا يُسَرُّ التَّعَوُّذُ وَالْاِفْتِتَاحُ وَمَا اَشْبَهَهَا وَقَدْ رَاَيْنَاهَا اَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَفِيْ غَيْرِهَا وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِاٰيَةٍ ثَبَتَ اَيْضًا اِنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِاٰيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ تَبَيَّنَّا مِنْ نَفْيِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد والے لوگوں (صحابہ کرام) سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باآواز بلند پڑھنے کا ترک ثابت ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن سے نہیں اگر یہ قرآن سے ہوتی تو باقی قرآن کی طرح اسے بھی بلند آواز سے پڑھنا واجب ہوتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اسی طرح بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے جس طرح باقی قرآن پاک کو بلند آواز سے پڑھا جاتا ہے کیونکہ وہ قرآن پاک کا ایک حصہ ہے۔ جب ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ سے پہلے والی بسم اللہ آہستہ آواز سے پڑھی جاتی ہے اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ قرآن پاک سے نہیں ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ ”اعوذ باللہ“، ”سبحانک اللھم“ اور اس طرح کے دیگر اذکار کی طرح اسے بھی آہستہ پڑھا جائے۔ اور ہم اسے قرآن پاک کی تمام سورتوں، فاتحہ ہو یا کوئی دوسری سورت، سب کے شروع میں لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ فاتحہ کے علاوہ یہ کسی سورت کی (ابتدائی) آیت نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت بھی نہیں۔

یہ ہے وہ بات جو ہم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے سورۂ فاتحہ سے ہونے اور بلند آواز سے پڑھنے کی نفی کے

اَنْ تَكُوْنَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمِنْ نَفْيِ الْجَهْرِ بِهَا فِي الصَّلٰوةِ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ـ

کے بارے میں ثابت کی۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۳ الْقِرَآءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۱۱۲۶ ـ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ وَحَمَّادٌ اِبْنَا زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا فِيْ فِتْيَانٍ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَاُ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ قَالَ لَا وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ هِيَ شَرٌّ مِنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلّٰهِ اَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا اُمِرَ بِهِ ـ

باب ۴۳: ظہر و عصر کی قراءت

حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم بنو ہاشم کے کچھ نوجوان حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر (کی نماز) میں قراءت کرتے تھے۔ انھوں نے فرمایا نہیں ہو سکتا ہے آپ دل میں پڑھتے ہوں۔ حضرت سعید کی روایت میں ہے فرمایا "نہیں" اور حضرت حماد کی روایت میں ہے یہ پہلے (یعنی پڑھنے) سے برا ہے، پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے (فرمانبردار) بندے تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا اور آپ نے اس کا حکم پہنچا دیا۔

۱۱۲۷ ـ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قِيْلَ لَهُ اِنَّ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَوْ كَانَ لِيْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ لَقَلَعْتُ اَلْسِنَتَهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فَكَانَتْ قِرَاءَتُهُ لَنَا قِرَاءَةً وَسُكُوْتُهُ لَنَا سُكُوْتًا ـ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کچھ لوگ ظہر اور عصر (کی نماز) میں قراءت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر مجھے ان پر کوئی اختیار ہوتا تو ان کی زبانیں کاٹ دیتا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت فرمائی تو ہمارے لیے قراءت ضروری ہو گئی اور آپ نے خاموشی اختیار فرمائی تو ہمیں بھی خاموش رہنا ہوگا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِيْ

بیانِ مسئلہ

ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا کہ ہمارے

رَوَيْنَاهَا فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا لَا نَرٰى اَنْ يَّقْرَأَ اَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ الْبَتَّةَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ۔

نزدیک ظہر و عصر میں بالکل قرأت نہیں ہے انھوں نے یہ بات حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

۱۱۲۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ الْقَيْسِ قَالَ سَاَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ اَيُقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ لَا۔

حضرت ولید بن قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ظہر اور عصر میں قرأت ہے، انھوں نے فرمایا نہیں۔

فَقِيْلَ لَهُمْ مَا لَكُمْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

ان حضرات سے کہا جائے گا کہ جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اس میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۱۲۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدْ حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اَمْ لَا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے سنت یاد رکھی ہے لیکن مجھے معلوم نہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر میں قرأت کرتے تھے یا نہیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا عَنْهُ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْرَأْ فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا انْتَفٰى اَنْ يَكُوْنَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَفٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ غَيْرَهُ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ رَأْيِهٖ

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس حدیث میں بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان دو نمازوں میں قرأت نہ کرنا ان کے نزدیک ثابت نہیں اور ہم نے جو ان کی پہلی روایت بیان کی ہے اس میں انھوں نے قرأت چھوڑنے کا حکم دیا ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں قرأت نہیں فرمائی۔ تو جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت متحقق نہیں ہوئی تو اس سلسلے میں آپ نے جو کچھ فرمایا اس کی نفی ہو گئی۔ کیونکہ دوسروں کے نزدیک ان نمازوں میں قرأت ثابت ہے جیسے کہ ہم اسے اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے اس کے خلاف ہے۔

مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ۔

١١٣٠ - كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ۔

حضرت عیزار ابن حریث سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

١١٣١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا تُصَلِّ صَلٰوةً اِلَّا قَرَأْتَ فِيْهَا وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت عیزار بن حریث فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر کوئی نماز نہ پڑھو اگر (قرأت) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

١١٣٢ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوْسٰى ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ هُوَ اِمَامُكَ فَاقْرَأْ مِنْهُ مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَلِيْلٌ۔

حضرت ابوالعالیہ براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ظہر اور عصر کی (نماز میں) قرأت کے بارے میں پوچھا یا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ (قرآن پاک) تمہارا امام ہے پس اس سے تھوڑا یا زیادہ پڑھو اور قرآن میں کچھ بھی قلیل نہیں ہے۔

١١٣٣ - وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَسْتَحْيِيْ اَنْ اُصَلِّيَ صَلٰوةً لَا اَقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ اَوْ مَا تَيَسَّرَ۔

حضرت سعید بن ابی عروبہ حضرت ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا اور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا مجھے حیاء آتی ہے کہ میں سورۂ فاتحہ یا جو بھی آسان ہو پڑھے بغیر نماز ادا کروں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهٖ اَنَّ الْمَاْمُوْمَ يَقْرَاُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْاِمَامَ تَحَمَّلَ عَنِ الْمَاْمُوْمِ وَلَمْ نَرَ الْمَاْمُوْمَ تَحَمَّلَ عَنِ الْاِمَامِ شَيْئًا فَاِذَا كَانَ الْمَاْمُوْمُ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی رائے سے مروی ہے کہ مقتدی ظہر و عصر میں امام کے پیچھے قرأت کرے اور ہم دیکھتے ہیں کہ امام مقتدی کا ذمہ دار ہوتا ہے اور مقتدی امام کی کسی بات کو نہیں اٹھاتا پس جب مقتدی قرأت کرے گا تو امام کے پیچھے

يقرأ فالإمام أحرى أن يقرأ مع ما قد روينا عنه أيضا من أمره بالقراءة فيهما. فأما ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ما رواه ابن عباس من ذلك.

قرأت زیادہ مناسب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی روایت کیا کہ انھوں (حضرت ابن عباس) نے ان دونوں (نمازوں) میں قرأت کا حکم فرمایا۔ اور وہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف مروی ہے (وہ یہ ہے)

۱۱۳۴۔ فإن أبا بكرة بكار بن قتيبة قد حدثنا قال ثنا أبو داود قال ثنا هشام بن أبي عبد الله عن يحيى بن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة أن أباه أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الظهر والعصر فيسمعنا الآية أحيانا.

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان کے والد نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں قرأت کرتے تھے کبھی آپ (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۵۔ وإن أبا بكرة قد حدثنا قال ثنا أبو عاصم قال ثنا الأوزاعي عن يحيى ابن أبي كثير عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

حضرت یحییٰ بن ابی کثیر، حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۳۶۔ وإن ابن أبي داود قد حدثنا قال ثنا خطاب بن عثمان قال ثنا إسمعيل ابن عياش عن مسلم بن خالد عن جعفر ابن محمد عن الزهري عن عبيد الله بن أبي رافع عن علي رضي الله عنه أنه كان يقرأ في الركعتين الأوليين من الظهر بأم القرآن وقرآن وفي العصر مثل ذلك وفي الأخريين منهما بأم القرآن وفي المغرب في الأوليين بأم القرآن وقرآن وفي الثالثة بأم القرآن قال عبيد الله وأراه قد رفعه إلى النبي صلى الله عليه وسلم.

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیاتِ قرآن پڑھتے تھے عصر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کچھ آیاتِ قرآن اور تیسری رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے حضرت عبیداللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انھوں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

۱۱۳۷۔ وإن محمد بن عبد الله بن ميمون

حضرت عبیداللہ ابن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما اپنے

الْبَغْدَادِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا۔

والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ (کوئی) دو سورتیں پڑھتے تھے اور کبھی آپ (بلند آواز سے قرات کر کے) ہمیں آیت سناتے۔

۱۱۳۸۔ وَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلٰثُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا تَعَالَوْا حَتّٰى نَقِيْسَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَاخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَاسُوْا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِقَدْرِ قِرَاءَةِ ثَلٰثِيْنَ آيَةً وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ۔

حضرت ابو نضرہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ تیس صحابہ کرام نے جمع ہو کر کہا آؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان نمازوں کی قرات کا اندازہ لگائیں جن میں آپ کی بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے تو اس سلسلے میں ان میں سے دو آدمیوں کے درمیان اختلاف نہ ہوا کہ انہوں نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قرات کا اندازہ تیس آیات سے اور پچھلی دو رکعات میں اس کے نصف سے لگایا، عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قرات سے نصف اور پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کی آدھی قرات سے اندازہ لگایا۔

۱۱۳۹۔ وَإِنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ أَبِي بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلٰثِيْنَ آيَةً وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ

حضرت ابو الصدیق ناجی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات اور دوسری میں اس سے نصف آیات کا اندازہ قیام فرماتے اور عصر کی نماز میں پہلی دو میں پندرہ آیات اور دوسری دو میں اس سے نصف کا اندازہ قیام فرماتے۔

نِصْفِ ذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ۔

۱۱۴۰ - وَاَنَّ اَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات یعنی سورۂ سجدہ کے برابر قیام کا اندازہ ہوتا اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف، اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر اندازہ لگایا جبکہ عصر کی پچھلی دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کا اندازہ لگایا۔

۱۱۴۱ - وَاِنَّ عَلِيَّ ابْنَ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدِ نِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَبِنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۂ "والسماء والطارق" "والسماء ذات البروج" اور ان جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۱۴۲ - وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَارِمٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے ظہر و عصر کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی آپ نے سلام پھیرنے کے

قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا۔

فرمایا تم میں سے کس نے "سبح اسم ربك الاعلى" پڑھی ہے۔ اس شخص نے عرض کیا میں نے، آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی نے مجھے خلجان میں ڈالا ہے۔

۱۱۴۳ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ زُرَارَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن عروبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۴۴ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت حماد کی روایت میں بھی اسی طرح ہے کہ حضرت عمران، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۵ - وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَالَ فَرَأَى أَصْحَابُهُ أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَةِ۔

حضرت ابو مجلز، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کو ان سے سماعت حاصل نہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا صحابہ کرام کو اس سے اندازہ ہوا کہ آپ نے سورۃ "التنزیل السجدۃ" پڑھی ہے۔

۱۱۴۶ - وَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْجَارُوْدِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ فَجَهَرْنَا فِيمَا جَهَرَ وَخَافَتْنَا فِيمَا خَافَتَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت فرماتے ہوئے کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے قرأت کرتے پس جہاں آپ نے جہر کیا وہاں ہم نے بھی بلند آواز سے قرأت کی اور جہاں آپ نے آہستہ پڑھا ہم نے بھی آہستہ پڑھا، اور میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تمام نماز میں قرأت ہے پس جہاں حضور علیہ السلام نے

۱۱۴۷ - وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ

عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ فِیْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قِرَآءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهُ عَلَیْنَا اَخْفَیْنَاهُ عَلَیْكُمْ۔

ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں (بلند آواز سے پڑھتے ہیں) اور جہاں آپ نے ہم سے پوشیدہ رکھا ہم بھی تم سے مخفی رکھتے ہیں (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)

۱۱۴۸ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِیَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ عَنْ حَبِیْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب المعلم حضرت عطاء سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۴۹ - وَاِنَّ یُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۰ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ عَطَآءٍ قَالَ اَنَا حَبِیْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ مِثْلَهٗ۔

عبدالوہاب بن عطاء حضرت حبیب المعلم سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا پھر اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۱ - وَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، ابن جریج سے وہ حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۵۲ - وَاِنَّ ابْنَ اَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمٰنَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ عُبَیْدَةَ وَهُوَ حُمَیْدُ نِ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِی الظُّهْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا مَعَ مَا ذَكَرْنَا بِمَا رُوِیَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان حضرات نے ان مذکورہ روایات کے علاوہ ان (مندرجہ ذیل) روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۱۵۳- كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قُلْنَا لِخَبَّابٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

حضرت ابومعمر فرماتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر و عصر کی نمازوں میں قرأت کرتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا تمہیں کیسے پتا چلتا تھا؟ فرمایا آپکی داڑھی مبارک ہلنے سے (معلوم ہوتا تھا)۔

۱۱۵۴- وَكَمَا قَالَ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَوَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

حضرت شریک، ابومعاویہ اور وکیع نے حضرت اعمش سے روایت کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيْحٍ يُسَبِّحُهُ أَوْ دُعَاءٍ أَوْ غَيْرِهِ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ حَقَّقَ الْقِرَاءَةَ مِنْهُ فِيْ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الَّتِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْقِيْقُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَنَفْيُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَرْضًا وَكَذٰلِكَ الرُّكُوْعُ وَكَذٰلِكَ السُّجُوْدُ وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلٰوةِ وَهِيَ بِهِ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان دونمازوں میں قرأت کرتے تھے ہوسکتا ہے آپ کی ریش مبارک تسبیح یا دعا وغیرہ کی وجہ سے حرکت کرتی ہو البتہ ان روایات سے جو اس سے پہلے ذکر کی ہیں ان نمازوں میں قرأت ثابت ہوتی ہو۔

پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان مذکورہ روایات سے ظہر و عصر میں قرأت ثابت ہوگئی اور اس کے خلاف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی نفی ہوگئی تو ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا کہ آیا اس سے ان مذکورہ دو قولوں سے کسی ایک کی صحت ثابت ہوتی ہے ہم نے دیکھا کہ نماز میں قیام، رکوع اور سجدہ فرض ہیں اور یہ تمام چیزیں نماز کے فرائض سے ہیں نماز ان پر مشتمل ہے ان میں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوتی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں برابر ہیں پہلے قعدہ کے سنت (واجب) ہونے میں بھی کوئی اختلاف نہیں وہ بھی تمام نمازوں میں برابر ہے آخری قعدہ کو دیکھا تو اس کے بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک وہ فرض

اَلْقُعُوْدُ الْاَوَّلُ سُنَّۃٌ لَا اخْتِلَافَ فِیْہِ فَھُوَ فِیْ کُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَآءٌ وَرَاَیْنَا الْقُعُوْدَ الْاَخِیْرَ فِیْہِ اخْتِلَافٌ بَیْنَ النَّاسِ فَمِنْھُمْ مَنْ یَقُوْلُ ھُوَ فَرْضٌ وَمِنْھُمْ مَنْ یَقُوْلُ اِنَّہٗ سُنَّۃٌ وَکُلُّ فَرِیْقٍ مِنْھُمْ قَدْ جَعَلَ ذٰلِکَ فِیْ کُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَآءً فَکَانَتْ ھٰذِہِ الْاَشْیَآءُ مَا کَانَ مِنْھَا فَرْضًا فِیْ صَلٰوۃٍ فَھُوَ فَرْضٌ فِیْ کُلِّ الصَّلَوَاتِ وَکَانَ الْجَھْرُ بِالْقِرَآءَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ اللَّیْلِ لَیْسَ بِفَرْضٍ وَلٰکِنَّہٗ سُنَّۃٌ وَلَیْسَتِ الصَّلٰوۃُ بِہٖ مُضَمَّنَۃً کَمَا کَانَتْ مُضَمَّنَۃً بِالرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِیَامِ فَذٰلِکَ قَدْ یَنْتَفِیْ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَیَثْبُتُ فِیْ بَعْضِھَا وَالَّذِیْ ھُوَ فَرْضٌ وَالصَّلٰوۃُ بِہٖ مُضَمَّنَۃٌ لَا تُجْزِیُٔ اِلَّا بِاِصَابَتِہٖ اِذَا کَانَ فِیْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَرْضًا کَانَ فِیْ سَآئِرِھَا کَذٰلِکَ فَلَمَّا رَاَیْنَا الْقِرَآءَۃَ فِی الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ وَالصُّبْحِ وَاجِبَۃً فِیْ قَوْلِ ھٰذَا الْمُخَالِفِ لَا بُدَّ مِنْھَا وَلَا تُجْزِیُٔ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِاِصَابَتِھَا کَانَ کَذٰلِکَ ھِیَ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فَھٰذِہٖ حُجَّۃٌ قَاطِعَۃٌ عَلٰی مَنْ یَنْفِی الْقِرَآءَۃَ مِنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ مِمَّنْ یَرَاھَا فَرْضًا فِیْ غَیْرِھَا وَاَمَّا مَنْ لَّا یَرَی الْقِرَآءَۃَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الْحُجَّۃَ عَلَیْہِ فِیْ ذٰلِکَ اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ یُقْرَاُ فِیْ کُلِّھِمَا فِیْ قَوْلِہٖ وَیُجْھَرُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْھُمَا وَیُخَافَتُ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَلَمَّا کَانَتْ سُنَّۃُ مَا بَعْدَ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ ھِیَ الْقِرَآءَۃُ وَلَمْ تَسْقُطْ بِسُقُوْطِ الْجَھْرِ کَانَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ السُّنَّۃُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ لَمَّا سَقَطَ الْجَھْرُ فِیْھِمَا

ہے اور بعض کے نزدیک سنت (واجب) لیکن سب کے نزدیک اس کا حکم تمام نمازوں میں ایک جیسا ہے تو ان میں سے جو چیز فرض ہے وہ تمام نمازوں میں فرض ہے لیکن کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت فرض نہیں سنت (واجب) ہے، اور نماز اسے اس طرح شامل نہیں جس طرح رکوع، سجدے اور قیام کو شامل ہے یہ جہر بعض نمازوں میں ہے اور بعض میں نہیں جو چیز نماز میں فرض ہے وہ نماز میں اس طرح پائی جاتی ہے کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی کیونکہ جو چیز بعض نمازوں میں فرض ہے وہ تمام نمازوں میں اسی طرح ہے پس جب ہم نے دیکھا ہے کہ اس مخالف کے نزدیک مغرب عشاء اور صبح کی نمازوں میں قرأت واجب ہے اس کا پایا جانا ضروری ہے اور اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو وہ ظہر و عصر کی نمازوں میں اسی طرح ہوگی۔

یہ ان لوگوں کے خلاف مضبوط دلیل ہے جو ظہر اور عصر میں قرأت کی نفی کرتے اور دوسری نمازوں میں اسے فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ نماز میں قرأت ضروری نہیں سمجھتے ان کے خلاف اس میں دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں مغرب اور عشاء دونوں میں قرأت کی جاتی ہے۔ پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور اس کے علاوہ آہستہ آواز سے، پس جب پہلی دو رکعتوں کے بعد بھی قرأت سنت ہے اور جہر کے ساقط ہونے سے وہ ساقط نہیں ہوتی تو قیاس کا تقاضا ہے کہ ظہر اور عصر کی نماز میں بھی یہ سنت ہو اور جہر کے ساقط ہونے سے (مطلقاً) قرأت ساقط نہ ہو، یہ اس پر قیاس ہے جو ہم نے ذکر کیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ

بِالْقِرَآءَةِ اَنْ لَّا يَسْقُطَ الْقِرَآءَةُ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کا یہی قول ہے۔
صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ "قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ"

حضرت ابوعثمان نہدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نماز میں "قٓ والقرآن المجید" پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۵۶۔ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ اَوْ يُحِبُّ اَنْ يُّقْرَاَ خَلْفَ الْاِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت ابن ابی رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ حکم فرماتے تھے یا پسند فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے ظہر وعصر کی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۱۵۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَرْيَمَ الْاَسَدِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ

حضرت ابومریم اسدی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں قرأت کرتے ہوئے سنا۔

۱۱۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ وَحَكِيْمٍ اِنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَاَ بِقَافٍ وَالذّٰرِيٰتِ اَسْمَعَهُمَا بَعْضَ قِرَاءَتِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَاَ

جمیل بن مرہ اور حکیم فرماتے ہیں کہ وہ حضرت مورق عجلی کے ہاں گئے تو انھوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ "قٓ اور الذاریات" کی تلاوت فرمائی اور ہمیں سنایا جیسے ہم تمہیں سناتے ہیں۔

بِقٓافٍ وَالذَّارِيَاتِ وَاَسْمَعَنَا نَحْوَ مَا اَسْمَعْنَاكُمْ۔

۱۱۵۹۔ وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا الْمُقْرِئُ عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ قَالَا اَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهٗ اِذَا صَلَّيْتَ وَحْدَكَ فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ قَالَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَا مِثْلَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ۔

عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا جب تم تنہا نماز پڑھو تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھو۔ راوی فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح فرمایا۔

۱۱۶۰۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاَقْرَأُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت عبداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ظہر اور عصر کی قرات کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک ایک سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَاَلَهٗ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمُ الَّتِيْ لَا تَجْهَرُوْنَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اِذَا كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَقَالَ نَقْرَأُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَنَقْرَأُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَنَدْعُوْا۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جن نمازوں میں بلند آواز سے قرأت نہیں ہوتی تو تم گھر میں نماز پڑھنے کی صورت میں کیا کرتے ہو انھوں نے فرمایا ہم ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے ہیں اور دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے اور دعا مانگتے ہیں۔

۱۱۶۲۔ يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

حضرت عبیداللہ بن مقسم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا

ابن مقسم قال سمعت جابر بن عبد الله يقول اذا صليت وحدك شيئا من الصلوات فاقرأ في الركعتين الاوليين بسورة مع ام القران وفي الاخريين بام القران۔

فرماتے ہیں جب میں تنہا نماز پڑھتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھتا ہوں اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۱۶۳- **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا يحيى بن سعيد قال ثنا مسعر بن كدام قال حدثني يزيد بن الفقير عن جابر بن عبد الله سمعته يقول يقرأ في الركعتين الاوليين بفاتحة الكتاب وسورة وفي الاخريين بفاتحة الكتاب قال وكنا نتحدث انه لا صلوة الا بقراءة فاتحة الكتاب فما فوق ذلك او فما اكثر من ذلك۔

حضرت یزید فقیر فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورت اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور فرماتے ہیں ہم باہم گفتگو کیا کرتے تھے کہ سورۂ فاتحہ اور اس سے کچھ زائد آیات کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۶۴- **حدثنا** فهد قال ثنا ابن الاصبهاني قال انا شريك عن زكريا عن عبد الله بن خباب عن خالد بن عرفطة قال سمعت خبابا يقرأ في الظهر والعصر اذا زلزلت۔

حضرت خالد بن عرفطہ فرماتے ہیں میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو ظہر اور عصر کی نمازوں میں سورۂ زلزال پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۵- **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا حرب بن شداد عن يحيى ابن ابي كثير عن محمد بن ابراهيم قال سمعت هشام بن اسمعيل عند منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال ابو الدرداء اقرءوا في الركعتين الاوليين من الظهر والعصر بفاتحة الكتاب وسورتين وفي الاخريين بفاتحة الكتاب۔

محمد بن ابراہیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ہشام بن اسمٰعیل کو منبر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

باب القراءة في صلوة المغرب

باب ۴۴: نماز مغرب کی قرأت

۱۱۶۶- **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب قال حدثني مالك عن ابن شهاب

حضرت جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ
۷ وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِنِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ
قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ
عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

کو نماز مغرب میں سورۃ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۶۷۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ
قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ وَ
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ
مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک اور سفیان، ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۱۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ
ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اِخْوَتِيْ
عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَدْرٍ قَالَ
فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ
بِالطُّوْرِ فَكَاَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ حِيْنَ سَمِعْتُ
الْقُرْاٰنَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں غزوۂ بدر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں پہنچا تو آپ مغرب کی نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے سورۃ طور کی تلاوت فرمائی میں نے تلاوت قرآن سنی تو گویا میرا دل شق ہو گیا اور یہ ان کے اسلام لانے سے پہلے کی بات ہے۔

۱۱۶۹۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ
وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ
قَالَ اِنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ
وَهُوَ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا فَقَالَتْ
يَا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ قِرَاءَتُكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ
اَنَّهَا لَاٰخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سورۃ "والمرسلات" پڑھ رہا تھا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے سنا فرمایا بیٹے! اس سورت کے ساتھ تمہاری قرأت نے مجھے یاد دلایا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جسے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۱۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ
فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت یونس امام زہری سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۱ - حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَسُورَةٍ أُخْرٰى صَغِيرَةٍ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّوَلِ وَهِيَ الْمَصُ۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے مروان بن حکم سے فرمایا اے ابوعبد الملک! تم مغرب کی نماز میں "قل ہو اللہ احد" اور کوئی دوسری چھوٹی سورت کس وجہ سے پڑھتے ہو؟ حضرت زید نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں نہایت طویل سورت یعنی "المص" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

۱۱۷۲ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

ابن لہیعہ، ابوالاسود سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۷۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ يٰسٓ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ لِمَ تَقْصُرُ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ الْأَعْرَافِ۔

حضرت ہشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مروان، مغرب کی نماز میں سورۂ یٰسین پڑھتا تھا ہشام کو شک ہے کہ حضرت زید بن ثابت نے یا ابوزید انصاری نے مروان سے فرمایا تم نماز مغرب میں کیوں اختصار کرتے ہو حالانکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل سورت یعنی "اعراف" پڑھتے تھے۔

۱۱۷۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُوسٰى أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ يَقْرَأُ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلٰوةً حَتّٰى قُبِضَ۔

حضرت ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خانہ اقدس میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ آپ نے سورۂ "والمرسلات" تلاوت فرمائی اس کے بعد وصال تک آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُونَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَيُقَلِّدُونَهَا وَخَالَفَهُمْ

ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا لیکن دوسرے حضرات ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مغرب میں قصار مفصل

آخَرُونَ فِي قَوْلِهِمْ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ إِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَالُوا قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ يُرِيدُ بِقَوْلِهِ قَرَأَ بِالطُّورِ قَرَأَ بِبَعْضِهَا وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ هٰذَا فُلَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ إِذَا كَانَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنْهُ وَيَحْتَمِلُ قَرَأَ بِالطُّورِ قَرَأَ بِكُلِّهَا فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ هَلْ رُوِيَ فِيهِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيلَيْنِ.

۱۷۵۷: فَإِذَا هُوَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِأُكَلِّمَهُ فِي أُسَارَى بَدْرٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِي فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمْتُهُ فِيهِمْ فَقَالَ شَيْخٌ لَوْ كَانَ أَتَانِي لَشَفَّعْتُهُ يَعْنِي أَبَاهُ مُطْعِمَ ابْنَ عَدِيٍّ فَهٰذَا هُشَيْمٌ وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَبَيَّنَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا وَأَخْبَرَ أَنَّ الَّذِي سَمِعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ فَبَيَّنَ هٰذَا أَنَّ قَوْلَهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ قَرَأَ بِالطُّورِ إِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهُ يَقْرَأُ مِنْهَا وَلَيْسَ لَفْظُ جُبَيْرٍ إِلَّا مَا رَوَى هُشَيْمٌ لِأَنَّهُ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا فَصَارَ مَا حَكَى فِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَتَهُ إِنَّ عَذَابَ

(لم یکن سے آخر تک) پڑھی جائیں وہ فرماتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے اس قول کہ آپ نے سورۂ طور پڑھی سے مراد سورت کا بعض حصہ ہو اور لغت میں یہ اطلاق جائز ہے جب کوئی شخص قرآن پاک سے کچھ پڑھے تو کہا جاتا ہے فلاں قرآن پڑھ رہا ہے لیکن یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورۂ طور پڑھی ہو۔

پس ہم نے دیکھا کہ کیا ایسی روایات ہیں جو ان میں سے کسی ایک احتمال پر دلالت کرتی ہوں (تو وہ یوں مروی ہے)

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور علیہ السلام کے زمانے میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تا کہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں گفتگو کر دوں، آپ کے پاس پہنچا تو آپ صحابہ کرام کو مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے۔ میں نے سنا آپ نے "إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ" (بے شک تمہارے رب کا عذاب واقع ہونے والا ہے) تلاوت فرمائی، گویا کہ (اس قرأت نے) میرا دل پھاڑ دیا۔ آپ فارغ ہوئے تو میں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا اگر میرے پاس کوئی بوڑھا آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا تھا۔

اس سے حضرت جبیر بن مطعم کے والد مطعم بن عدی مراد ہیں۔

تحریر ہیں حضرت ہشیم جنہوں نے یہ حدیث حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے اصل واقعہ بیان کیا اور بتایا کہ انہوں نے جو کچھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہ "ان عذاب ربك لواقع" ہے انہوں نے وضاحت کر دی کہ پہلی حدیث میں جو سورۂ طور پڑھنے کا ذکر ہے اس سے وہی مراد ہے جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا۔ حضرت جبیر کے وہی الفاظ ہیں جو ہشیم سے مروی ہیں کیونکہ انہوں نے واقعہ کی صحیح صورت بیان کی لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جو کچھ روایت کیا وہ آپ کا "ان عذاب ربك لواقع" کی قرأت سے مخصوص ہے۔

رَبُّكَ لَوَاقِعٌ خَاصَّةً وَاَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ فَمُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ قَوْلِهٖ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْمٓصٓ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قِرَاءَتِهٖ بِبَعْضِهَا۔

مالک کی حدیث اس سے بھی مختصر ہے اس طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مروان سے فرمانا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے نہایت طویل سورت "المٓصٓ" پڑھتے سنا ہے۔ ہوسکتا ہے اس سے سورت کے بعض حصے کی قرأت مراد ہو۔ اس مفہوم پر اس حدیث میں دلالت ہے۔

۱۱۷۶۔ وَمِمَّا يَدُلُّ اَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّاوِيْلِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْتَضِلُوْنَ۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد تیر اندازی کا مقابلہ کرتے تھے۔

۱۱۷۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْمِيْ اَحَدُنَا فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهٖ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر ہم میں سے کوئی تیر پھینکتا تو اسے تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی۔

۱۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حجاج کہتے ہیں ہم سے حماد نے بیان کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۷۹۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ وَهُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَحَدَّثُوْنِيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْطَلِقُوْنَ يَرْتَمُوْنَ

حضرت علی بن بلال فرماتے ہیں میں نے کچھ انصار صحابہ کرام کے ساتھ نماز پڑھی ہے انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھ کر تیر اندازی کرتے اور تیر لگنے کی جگہ ان سے پوشیدہ نہ ہوتی پھر وہ اپنے گھروں کو آتے اور مدینہ کے دوسرے کنارے میں بنو سلمہ قبیلے میں رہتے تھے۔

لَا يَخْفَى عَلَيْهِمْ مَوْقِعُ سِهَامِهِمْ حَتّٰى يَأْتُوْا دِيَارَهُمْ وَهُمْ فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ۔

۱۱۸۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ بَعْضِ بَنِيْ سَلِمَةَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلٰى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيْلٍ۔

حضرت زہری بنو سلمہ کے کچھ افراد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر اپنے گھروں کو جاتے اور میل کے دو تہائی تک تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتے تھے۔

۱۱۸۱ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اِسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدْ قَرَأَ فِيْهَا الْأَعْرَافَ وَلَا نِصْفَهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر بنو سلمہ کے ہاں آتے اور تیر گرنے کی جگہ کو دیکھتے تھے

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کا یہ وقت ہے تو محال ہے کہ آپ اس میں سورۂ اعراف یا اس کا نصف پڑھتے ہوں۔

۱۱۸۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ فَصَلّٰى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ قَالَ لَوْ قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا فَإِنَّهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنے مقتدیوں کو مغرب کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء شروع کی ایک شخص نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا یہ منافق ہے اس شخص کو اس بات کی خبر ملی تو بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ آپ نے دو مرتبہ فرمایا۔ اگر تم "سبح اسم ربک الاعلی" اور "والشمس وضحٰها" پڑھتے تو اچھا تھا، تمہاری اقتدا میں ضرورت مند، کمزور، چھوٹے اور بڑے نماز پڑھتے ہیں۔

يُصَلِّي خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ .

۱۱۸۳- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۱۱۸۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ هِيَ الْعَتَمَةُ .

۱۱۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَصَلَّى مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحَّى نَاحِيَةً فَصَلَّى وَحْدَهُ فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ قَالَ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَجْرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا اقْرَأْ سُورَةَ كَذَا السُّوَرُ قِصَارٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا فَقُلْنَا لِعَمْرٍو إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ

حضرت محارب بن دثار حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عمرو بن دینار، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ عشاء کی نماز تھی۔

حضرت عمرو بن دینار حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز (نفل) پڑھتے پھر واپس آکر ہمیں نماز پڑھاتے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء تاخیر سے پڑھائی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ پڑھ کر تشریف لائے تاکہ ہمیں نماز پڑھائیں انھوں نے سورۂ بقرہ شروع کر دی، ایک شخص نے یہ حالت دیکھی تو الگ ایک کونے میں تنہا نماز پڑھ لی ہم نے پوچھا اے فلاں! تمہیں کیا ہوا کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا میں منافق نہیں ہوا اور میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی اطلاع کروں گا۔ پھر وہ بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر واپس آکر ہمیں پڑھاتے ہیں گذشتہ رات آپ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی تو انھوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر ہماری امامت کے لیے آئے اور سورۂ بقرہ شروع کر دی، جب میں نے یہ حالت دیکھی تو الگ ہو کر تنہا نماز پڑھ لی، یا رسول اللہ! ہم لوگ اونٹنیوں پر پانی لانے والے ہیں ہمارے جسم کام میں مصروف رہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اِقْرَأْ بِسُوْرَۃِ وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو ابْنُ دِیْنَارٍ هُوَ نَحْوُ هٰذَا **فَقَدْ** اَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ تَثْقِیْلَ قِرَآءَتِہٖ بِهِمْ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فَقَالَ لَہٗ اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذُ وَاَمَرَہٗ بِالسُّوَرِ الَّتِیْ ذَكَرْنَا مِنَ الْمُفَصَّلِ **فَاِنْ** كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوۃُ هِیَ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ **فَقَدْ** ضَادَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ حَدِیْثَ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذَكَرْنَا مَعَہٗ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَاِنْ كَانَتْ هِیَ صَلٰوۃَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ فَكَرِہَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْرَأَ فِیْهَا بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ سِعَۃِ وَقْتِهَا فَاِنَّ صَلٰوۃَ الْمَغْرِبِ مَعَ ضِیْقِ وَقْتِهَا اَحْرٰی اَنْ یَّكُوْنَ تِلْكَ الْقِرَآءَۃُ فِیْهَا مَكْرُوْهَۃً **وَقَدْ** رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْمَا كَانَ یَقْرَاُ بِہٖ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ نَحْوٌ مِّنْ هٰذَا۔

۱۱۸۶ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَهَلْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَرَاَ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ **قِیْلَ** لَہٗ نَعَمْ۔

۱۱۸۷ - **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ اِسْرَآئِیْلَ

معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو؟ دو مرتبہ فرمایا۔ فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو۔ قصار مفصل میں سے پڑھو پوری سورت نہ پڑھو، حضرت سفیان کہتے ہیں ہم نے عمرو بن دینار سے کہا کہ حضرت ابو زبیر نے ہم سے بیان کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ "واللیل اذا یغشٰی" "والشمس وضحٰھا"، "والسماء ذات البروج" اور "والسماء والطارق" پڑھا کرو۔ تو حضرت عمرو بن دینار نے فرمایا اسی طرح ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ذریعے لوگوں پر بوجھ ڈالنا ناپسند فرمایا اور ان سے فرمایا اے معاذ! کیا تم فتنے میں ڈالتے ہو اور آپ نے ان کو قصار مفصل سے وہ سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا جن کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اگر یہ مغرب ہی کی نماز تھی تو یہ حدیث حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان روایات کے خلاف ہے جو ہم نے اس کے ساتھ پہلی فصل میں ذکر کی ہیں اور اگر یہ عشاء کی نماز تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے وقت میں وسعت ہونے کے باوجود ان سورتوں کا پڑھنا ناپسند کیا تو مغرب کا وقت تنگ ہونے کی وجہ سے اس میں اس قرأت کا مکروہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ نبی اکرم صلی

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰھا" اور اس جیسی سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

اگر کوئی شخص پوچھے کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مغرب کی نماز میں قصار مفصل پڑھنا مروی ہے تو اسے کہا جائے گا۔ ہاں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "والتین

عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ۔

"والتین والزیتون" کی تلاوت فرمائی۔

۱۱۸۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ اَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل (سے) پڑھتے تھے۔

۱۱۸۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ فُلَانٍ قَالَ بُكَيْرٌ وَسَاَلْتُ سُلَيْمَانَ وَقَدْ كَانَ اَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فلاں شخص سے بڑھ کر کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ حضرت بکیر (راوی) فرماتے ہیں میں نے سلیمان (راوی) سے پوچھا اور انھوں نے اس شخص کو پایا تھا تو انھوں نے فرمایا وہ مغرب کی نماز میں قصارِ مفصل (سے) پڑھتا تھا۔

۱۱۹۰ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

حضرت عثمان بن مکتل، ضحاک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ اَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ فَاِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَمَا رَوَيْنَا مَعَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ عَلٰى مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا تَضَادَّتْ تِلْكَ الْاٰثَارُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا وَاِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ وَالْاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَحْمِلَ الْاٰثَارَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو بتاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ مغرب میں قصارِ مفصل پڑھتے تھے اگر ہم حضرت جبیر کی حدیث اور اس کے ساتھ جو دوسری روایات ہم نے ذکر کی ہیں انھیں اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالف کی مراد ہے تو ان روایات اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں تضاد ثابت ہوگا۔

اور اگر ہم انھیں اس مفہوم پر محمول کریں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہم متفق ہونگی اور ہمارے

لَا عَلَى التَّضَادِ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَا يَنْبَغِي اَنْ يُقْرَأَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قِصَارُ الْمُفَصَّلِ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِي حَنِيْفَةَ وَاَبِي يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

لیے یہی مناسب ہے کہ آثار کو ایک معنیٰ پر محمول کریں تضاد ثابت نہ کریں۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ مغرب کی نماز میں قصار مفصل (سے) پڑھا جائے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۱۱۹۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى قَالَ اَقْرَأَنِي اَبُوْ مُوْسٰى كِتَابَ عُمَرَ اِلَيْهِ اَقْرَأْ فِي الْمَغْرِبِ بِاٰخِرِ الْمُفَصَّلِ۔

حضرت زرارہ بن اوفیٰ فرماتے ہیں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا جو ان کے نام تھا کہ مغرب میں مفصل کے آخر (قصار مفصل) سے پڑھو۔

بَابُ ۴۵ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب ۴۵: امام کے پیچھے قرأت کرنا

۱۱۹۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو آپ کے لیے قرأت بوجھ بن گئی۔ سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! فرمایا سورہ فاتحہ کے علاوہ نہ پڑھو کیونکہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

۱۱۹۳ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَبَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

۱۱۹۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ

یزید بن زریع فرماتے ہیں مجھے محمد بن اسحٰق نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

ذکر کیا۔

۱۱۹۵ - **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز نامکمل ہے۔ (ابو السائب کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کبھی امام کے پیچھے ہوتا ہوں انھوں نے فرمایا اسے ایرانی! دل میں پڑھ لیا کرو۔

۱۱۹۶ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت علاء بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۱۹۷ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ابو غسان کہتے ہیں ہم سے علاء نے بیان کیا وہ بواسطہ والد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْمٌ فَأَوْجَبُوا بِهَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **خَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا نَرَى أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا بِغَيْرِهَا۔ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ فِي

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے ان روایات پر عمل کرتے ہوئے تمام نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں بھی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قرأت جائز نہیں سمجھتے۔

ان (پہلے) حضرات کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ

ذٰلِكَ اَنَّ حَدِيْثَيْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ الَّذِيْنَ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ صَلٰوةٍ لَمْ يُقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَرَآءَ الْاِمَامِ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ لَا اِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّيْ وَاَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَامُوْمَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَآءَةُ الْاِمَامِ قِرَآءَةٌ لَهٗ فَجَعَلَ الْمَامُوْمَ فِيْ حُكْمِ مَنْ يَقْرَاُ بِقِرَآءَةِ اِمَامِهٖ فَكَانَ الْمَامُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهٖ كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً فَلَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتٰبِ فَصَلٰوتُهٗ خِدَاجٌ۔

حضرت ابوہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو احادیث روایت کی ہیں کہ جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے ان میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے امام کی اقتداء میں پڑھی جانے والی نماز مراد ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے آپ کی مراد وہ نماز ہو جو امام کے بغیر ہوتی ہے اور اس حکم سے مقتدی، اس ارشاد گرامی کی وجہ سے نکل گیا کہ جو آدمی امام کے ساتھ ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہے۔ پس مقتدی اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جو امام کی قرأت سے پڑھتا ہے لہٰذا مقتدی آپ کے ارشاد سے خارج ہو گیا کہ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ناقص ہے۔ ہم دیکھتے ہیں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل سنا ہے لیکن ان کے نزدیک یہ مقتدی کے بارے میں نہیں۔

وَقَدْ رَاَيْنَا اَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلَى الْمَامُوْمِ۔

۱۱۹۸۔ **حَدَّثَنَا** بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ قَالَ وَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَرٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ فَقَدْ كَفَاهُمْ۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول! نماز میں قرآن (پڑھا جاتا) ہے فرمایا ہاں، ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے خیال میں جب امام قوم کی امامت کرے تو وہ انہیں کفایت کرتا ہے۔

فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ قُرْاٰنٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ فَلَمْ

تو یہ ہیں حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھنا ہے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا واجب ہو گیا تو نبی اکرم

يُنْكِرْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَاْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَعَلَى الْاِمَامِ لَا عَلَى الْمَاْمُوْمِيْنَ فَقَدْ خَالَفَهُمْ ذٰلِكَ رَاْيُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ مَعَ الْاِمَامِ وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ فَقَدْ بَيَّنَ الْاَمْرَ وَاَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ الْمَاْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهٗ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ اَمْ لَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری کی بات کو رد نہیں فرمایا، اس کے بعد حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کے قول پر اپنی رائے ظاہر فرمائی اور ان کے نزدیک یہ اس آدمی کے بارے میں ہے جو تنہا نماز پڑھے اور امام کے ذمہ ہے، مقتدی پر نہیں۔

یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے کے خلاف ہے کیونکہ ان کے نزدیک یہ مقتدی اور امام دونوں پر واجب ہے لہٰذا اس میں کسی ایک فریق کے لیے بھی دوسرے کے خلاف دلیل نہیں۔

رہی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت تو انھوں نے بات واضح کی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا یہ کسی دوسری روایت کے متضاد ہے یا نہیں۔

۱۱۹۹- فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَاَ مِنْكُمْ مَعِيَ اَحَدٌ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَا لِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِيْنَ سَمِعُوْا مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ! سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کہتا تھا کیا وجہ ہے کہ میرے ساتھ قرآن میں نزاع ہو رہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ آپ سے یہ بات سننے کے بعد صحابہ کرام نے ان نمازوں میں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہری قرأت فرماتے، قرأت ترک کر دی۔

۱۲۰۰- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ

حضرت سعید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ فرمایا کہ اس سے مسلمانوں نے نصیحت پکڑ لی اور وہ قرأت نہیں

قَالَ فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ۔

کرتے تھے۔

۱۲۰۱- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ الْاَحْوَلُ قَالَ ثَنَا اَبُوْخَالِدٍ سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ قراءت کرے تو تم خاموش رہو۔

۱۲۰۲- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَةَ۔

حضرت ابوعبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو آپ نے فرمایا تم نے مجھ پر قراءت غلط ملط کر دی۔

۱۲۰۳- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنِ النُّعْمَانِ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی امام کے پیچھے ہو تو امام کی قراءت ہی اس کی قراءت ہے۔

۱۲۰۴- حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى ابْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا۔

حضرت عبداللہ بن شداد، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔

۱۲۰۵- وَاِذَا اَبُوْبَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ

حضرت عبداللہ بن شداد ایک بصری سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْبَصْرَۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ نَحْوَہٗ۔

۱۲۰۶ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّۃَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِیُّ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ وَلَیْثٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ وَفَھْدٌ قَالَا ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ یَعْنِی الْجُعْفِیَّ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت جابر جعفی، حضرت ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۸ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ حَیٍّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَہٗ۔

حضرت جابر، نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۰۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی ابْنُ سَلَامٍ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی رَکْعَۃً فَلَمْ یَقْرَاْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ یُصَلِّ اِلَّا وَرَاءَ الْاِمَامِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی گویا اس نے نماز نہیں پڑھی البتہ امام کے پیچھے (پھر تو ضرورت نہیں)

۱۲۱۰ - حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ وَھْبِ بْنِ کَیْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَہٗ وَلَمْ یَذْکُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت وہب بن کیسان، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

۱۲۱۱ - حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ مُوْسٰی بْنِ ابْنَۃِ السُّدِّیِّ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ قَالَ فَقُلْتُ لِمَالِکٍ اَرْفَعُہٗ فَقَالَ خُذُوْا بِرِجْلِہٖ۔

اسمٰعیل بن موسیٰ بن ابنۃ السدی فرماتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، فرماتے ہیں میں نے مالک سے پوچھا کیا میں اسے مرفوعاً بیان کروں؟ تو انھوں نے فرمایا اسے پاؤں سے پکڑ لو (یعنی موقوف بیان کرو)

۱۲۱۲- حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا يوسف بن عدي قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن ايوب عن ابي قلابة عن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم اقبل بوجهه فقال اتقرؤن والامام يقرأ فسكتوا فسألهم ثلثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر (ہماری طرف) متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم اس وقت بھی پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے۔ صحابہ کرام خاموش رہے آپ نے تین بار پوچھا انہوں نے عرض کیا ہاں ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا پس (اب) ایسا نہ کرنا۔

قال ابو جعفر فقد بينا بما ذكرنا عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلاف ما روى عبادة۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے ان مذکورہ روایات کی روشنی میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف بیان کیا۔

فلما اختلفت هذه الآثار المروية في ذلك التمسنا حكما من طريق النظر فرأيناهم جميعا لا يختلفون في الرجل يأتي الامام وهو راكع انه يكبر ويركع معه ويعتد بتلك الركعة وان لم يقرأ فيها شيئا فلما اجزأه ذلك في حال خوفه فوت الركعة احتمل ان يكون انما اجزأه ذلك لمكان الضرورة واحتمل ان يكون انما اجزأه ذلك لان القرأة خلف الامام ليست عليه فرضا فاعتبرنا ذلك فرأيناهم لا يختلفون ان من جاء الى الامام وهو راكع فركع قبل ان يدخل في الصلوة بتكبير كان منه ان ذلك لا يجزئه وان كان انما تركه لحال الضرورة وخوف فوات الركعة فكان لا بد له من قومه في حال الضرورة وخوف فوات الركعة فكان لا بد من قومة في حال الضرورة وغير حال الضرورة فهذه صفات الفرائض التي لا بد منها في الصلوة ولا تجزئ الصلوة الا باصابتها فلما كانت

جب ان مروی روایات میں تضاد و اختلاف پایا گیا تو ہم نے اس کا حکم غور و فکر اور قیاس کے طور پر تلاش کیا، ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس وقت آئے جب امام حالت رکوع میں ہو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوتی ہے اگرچہ اس نے قرأت نہیں کی۔ جب رکعت نکل جانے کے خوف سے یہ بات جائز ہے تو اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ضرورت کے تحت جائز ہوا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا جواز اس بنیاد پر ہو کہ امام کے پیچھے قرأت فرض نہیں پس جب ہم نے اس بات کا اعتبار کیا تو دیکھا کہ وہ تمام حضرات اس شخص کے بارے میں اختلاف نہیں کرتے جو اس وقت آیا جب امام رکوع میں تھا۔ اس نے تکبیر کے ساتھ نماز شروع کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو یہ اس کے لیے کافی نہیں۔ اگرچہ اس کا چھوڑنا ضرورت کے تحت اور رکعت فوت ہونے کے خوف سے ہو تو حالت ضرورت اور رکعت فوت ہونے کے خوف کی صورت میں قیام ضروری ہوا لہٰذا ضرورت اور اس کے بغیر دونوں حالتوں میں قیام ضروری ہے یہ ان فرائض کی حالت ہے جن کا نماز میں پایا جانا ضروری ہے اور ان کے بغیر نماز جائز نہیں۔ جب

الْقِرَاءَةُ مُخَالِفَةٌ لِذٰلِكَ وَسَاقِطَةٌ فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ فَكَانَتْ فِي النَّظْرِ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ فِي غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِي هٰذَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

قرأت کا مسئلہ اس کے خلاف ہے اور ضرورت کے وقت وہ ساقط ہو جاتی ہے تو وہ دوسری جنس سے ہوگی۔(فرض نہ ہوگی) لہٰذا غور و فکر سے معلوم ہوا کہ ضرورت کے بغیر بھی ساقط ہے اس سلسلے میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَيَأْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ چند صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

۱۲۱۳- حَدَّثَنَا مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ قَالَ سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ لِي اقْرَأْ فَقُلْتُ وَإِنْ كُنْتَ خَلْفَكَ فَقَالَ وَإِنْ كُنْتَ خَلْفِي قُلْتُ وَإِنْ قَرَأْتَ قَالَ وَإِنْ قَرَأْتُ۔

یزید بن شریک ابو ابراہیم تیمی فرماتے ہیں، میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا پڑھو، میں نے کہا اگرچہ آپ کے پیچھے ہوں فرمایا اگرچہ میرے پیچھے ہو، میں نے پوچھا اگرچہ آپ قرأت کر رہے ہوں؟ فرمایا اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔

۱۲۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ظہر کی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ مریم پڑھتے ہوئے سنا۔

۱۲۱۵- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فَكَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ۔

حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد سے سنا فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر و عصر ادا کی تو وہ امام کے پیچھے قرأت کرتے تھے۔

قِيْلَ لَهٗ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ۔

اس (قائل) کو جواباً کہا جائے گا کہ ان حضرات سے جن سے تم نے روایت کیا اور ان کے علاوہ دوسروں سے اس کے خلاف بھی مروی ہے ــــ ابو نعیم فرماتے ہیں میں

۱۲۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ

قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَمَرَّ عَلٰى دَارِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

۱۲۱۷ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَاِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْاِمَامُ۔

۱۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ اَوْ اَبُوْ جَابِرٍ اَنَا اَشُكُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

۱۲۱۹ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا۔

۱۲۲۱ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ نَحْوَهٗ۔

۱۲۲۲ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْاِمَامِ

نے محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا اور وہ ابن اصبہانی کے مکان سے گزر رہے تھے، فرماتے ہیں مجھ سے اس مکان والے نے بیان کیا انھوں نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہوئے میرے والد عبدالرحمن کے سامنے پڑھا فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ فطرت (دین) پر نہیں۔

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، قرأت کے وقت خاموش رہو بے شک نماز میں مشغولیت ہے اور اس (قرأت کے) سلسلے میں تمہیں امام کافی ہے۔

حضرت منصور، ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ابوالاحوص منصور سے وہ ابووائل سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا، کاش اس آدمی کا منہ مٹی سے بھر جائے جو امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت عبیداللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرو۔

فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوٰتِ۔

۱۲۲۳- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انھوں نے اس کی مثل حدیث ذکر کی۔

۱۲۲۴- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ ابْنُ بُكَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعَهٗ یَقُوْلُ لَا تَقْرَأْ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلٰوٰتِ۔

حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں انھوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرے۔

۱۲۲۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ قُسَیْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ زَیْدٍ مِّثْلَهٗ۔

یزید بن قسیط، عطاء بن یسار سے وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَقْرَأُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ قَالَ لَا۔

حضرت ابو حمزہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں قرأت کر سکتا ہوں جب امام میرے سامنے ہو فرمایا نہیں۔

۱۲۲۷- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ اِذَا سُئِلَ هَلْ یَقْرَأُ اَحَدٌ خَلْفَ الْاِمَامِ یَقُوْلُ اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ خَلْفَ الْاِمَامِ فَحَسْبُهٗ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قرأت کی جائے تو فرماتے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اسے امام کی قرأت کافی ہے اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

۱۲۲۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ یَكْفِیْكَ قِرَاءَةُ الْاِمَامِ۔

حضرت عبد اللہ بن دینار سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

تو یہ ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت جو امام کے پیچھے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ اَوْلٰی مِمَّا خَالَفَهٗ۔

قرأت نہ کرنے پر متفق ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جو احادیث ہم نے پہلے ذکر کی ہیں وہ ان کے موافق ہیں قیاس بھی ہمارے مذکورہ موقف کی گواہی دیتا ہے لہذا یہ نظریہ مخالف مسلک سے بہتر ہے۔

بَابُ الْخَفْضِ فِی الصَّلٰوةِ هَلْ فِیْهِ تَكْبِیْرٌ

باب ۴۶: نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۱۲۲۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا یُتِمُّ التَّكْبِیْرَ۔

حضرت ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ مکمل تکبیر نہیں کہتے تھے۔

۱۲۳۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

عمرو بن مرزوق فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَكَانُوْا لَا یُكَبِّرُوْنَ فِی الصَّلٰوةِ اِذَا خَفَضُوْا وَیُكَبِّرُوْنَ اِذَا رَفَعُوْا وَكَذٰلِكَ كَانَتْ بَنُوْ اُمَیَّةَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے وہ نیچے جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے تھے لیکن اٹھتے وقت تکبیر کہتے بنو امیہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَكَبَّرُوْا فِی الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ جَمِیْعًا وَذَهَبُوْا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت دونوں حالتوں میں تکبیر کہی۔ انہوں نے ان متواتر روایات سے استدلال کیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

۱۲۳۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے

اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ وَضْعٍ وَرَفْعٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیچے جاتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۳۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ زُهَيْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ قَالَ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت شجاع نے حضرت زہیر سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا، اور فرمایا میں نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح

۱۲۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِيْ اَوْثَقَ مِنْ نَفْسِيْ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُكَبِّرُ فِيْهِنَّ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ بااعتماد ہیں انھوں نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھوں پھر انھوں نے چار رکعتیں پڑھیں ان میں جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے تکبیر کہتے (پھر) فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَكَانَ يُكَبِّرُ اِذَا رَفَعَ وَاِذَا وَضَعَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اَوَلَيْسَ ذٰلِكَ سُنَّةَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا تو انھوں نے فرمایا کیا یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں (یعنی آپ کی سنت ہے)

۱۲۳۵- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرُوْا اَبَا هُرَيْرَةَ۔

ابو بشر، حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۳۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ ذَكَّرَنَا

حضرت اسود بن یزید سے مروی ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلائی جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے

عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْہَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِمَّا نَسِیْنَاہَا وَ اِمَّا تَرَکْنَاہَا عَمَدًا یُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَ کُلَّمَا رَفَعَ وَ کُلَّمَا سَجَدَ۔

یا تو ہم اسے بھلا چکے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ آپ جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے اور سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَۃَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ھَمَّامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ یُوْنُسَ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَکَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

۱۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ قَالَ ثَنِیْ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یُتِمُّوْنَ التَّکْبِیْرَ یُکَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا وَ اِذَا رَفَعُوْا وَاِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما تکبیر مکمل کہتے تھے۔ سجدے کرتے وقت اس سے اٹھتے ہوئے اور جب دو رکعت سے اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

۱۲۳۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَیْفَۃَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ۔

حضرت سفیان، عبدالرحمٰن بن اصم سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۲۴۰۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یُصَلِّیْ لَھُمُ الْمَکْتُوْبَۃَ فَیُکَبِّرُ کُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَاِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَشْبَھُکُمْ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں فرض نماز پڑھاتے ہوئے جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تکبیر کہتے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اللہ کی قسم تم سب سے میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

۱۲۴۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَھْبٌ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمُ الْمَكْتُوبَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

انھیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۴۲۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی ذئب المقبری سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۲۴۳۔ **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ إِنَّهَا لَصَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے ہوئے دیکھا تو میں نے عرض کیا اے ابوہریرہ! یہ کیسی نماز ہے؟ فرمایا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيرِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ أَظْهَرَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى وَأَكْثَرَ تَوَاتُرًا۔

وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ دَافِعٌ۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایات حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی روایت سے زیادہ ظاہر اور متواتر ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم نے ان پر عمل کیا اور آج تک ان پر متواتر عمل ہو رہا ہے کوئی منکر ان کا انکار نہیں کرتا اور نہ کوئی رد کرنے والا ان کو رد کرتا ہے۔

ثُمَّ النَّظَرُ يَشْهَدُ لَهُ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الدُّخُولَ فِي الصَّلٰوةِ يَكُونُ بِالتَّكْبِيرِ ثُمَّ الْخُرُوجُ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ يَكُونَانِ أَيْضًا بِتَكْبِيرٍ وَكَذٰلِكَ الْقِيَامُ مِنَ الْقُعُودِ يَكُونُ أَيْضًا بِتَكْبِيرٍ فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيهِ تَكْبِيرًا فَقِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى۔

پھر قیاس بھی اس کی گواہی دیتا ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں: نماز تکبیر سے شروع ہوتی ہے پھر رکوع اور سجدے سے بھی تکبیر کے ذریعے نکلا جاتا ہے قعدہ سے قیام کی طرف بھی تکبیر کے ذریعے انتقال ہوتا ہے تو یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف جانا ہے اور ان میں تکبیر پر اجماع ہے۔ تو غور و فکر کا یہی تقاضا ہے کہ قیام سے رکوع اور سجدے کی طرف حالت کی تبدیلی بھی تکبیر کے ساتھ ہو اور یہ اس مذکورہ بات پر قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ اَمْ لَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

۱۲۴۴- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهٗ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَيَصْنَعُهٗ اِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۴۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۲۴۶- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

۱۲۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۲۴۸- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلٰوةِ ثَلٰثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِيْنَ رَكَعَ وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ قَالَ جَابِرٌ فَسَاَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۱۲۴۹- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبَعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى فَقَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ يَهْوِيْ اِلَى الْاَرْضِ فَاِذَا قَامَ مِنَ

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا (نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت) حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

بَابُ التَّكْبِيرِ لِلرُّكُوعِ وَالتَّكْبِيرِ لِلسُّجُودِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ اَمْ لَا

باب ۴۷: رکوع و سجود نیز رکوع سے اُٹھتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے چاہئیں یا نہیں۔

۱۲۴۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ اِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے اور قرأت مکمل کرنے پر رکوع کرنا چاہتے تو بھی اسی طرح کرتے رکوع سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو بھی اسی طرح کرتے قعدہ کی حالت میں ہاتھ نہ اُٹھاتے دو سجدوں سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے وقت بھی ہاتھوں کو اٹھاتے اور تکبیر کہتے۔

۱۲۴۵۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع کرتے وقت اور اس سے اٹھتے وقت بھی ہاتھ اٹھاتے دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اُٹھاتے۔

۱۲۴۶۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا

حضرت ابن شہاب حضرت سالم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھاتے رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی تکبیر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھاتے

كبر للركوع وإذا رفع من الركوع رفعهما كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد وكان لا يفعل ذلك بين السجدتين۔

۱۲۴۷- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا بشر بن عمر قال ثنا مالك فذكر بإسناده مثله۔

۱۲۴۸- حدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن عمرو عن زيد عن جابر قال رأيت سالم بن عبد الله رفع يديه حذاء منكبيه في الصلوٰة ثلث مرار حين افتتح الصلوٰة وحين ركع وحين رفع رأسه قال جابر فسألت سالما عن ذلك فقال سالم رأيت ابن عمر يفعل ذلك وقال ابن عمر رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يفعل ذلك۔

۱۲۴۹- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا عبد الحميد بن جعفر قال ثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حميد الساعدي في عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم احدهم ابو قتادة قال قال ابو حميد انا اعلمكم بصلوٰة النبي صلى الله عليه وسلم قالوا لم فوالله ما كنت اكثرنا له تبعة ولا اقدمنا له صحبة فقال بلى فقالوا فاعرض قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا قام الى الصلوٰة رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر ثم يقرأ ثم يكبر فيرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يركع ثم يرفع رأسه فيقول سمع الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يقول الله اكبر يهوي الى الارض فاذا قام من

اور فرماتے "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" دو سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کرتے تھے۔

بشر بن عمر کہتے ہیں ہم سے مالک نے بیان کیا۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید بن سالم رضی اللہ عنہما کو دیکھا انھوں نے نماز میں تین بار، ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے) سر اٹھاتے وقت حضرت جابر فرماتے ہیں میں نے اس بارے میں حضرت سالم سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں دس صحابہ کرام جن میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی سے سنا انھوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے کہا کیوں اللہ کی قسم آپ ہم سے زیادہ متبع اور صحبت کے اعتبار سے مقدم نہیں ہیں، انھوں نے کہا ہاں کیوں نہیں۔ انھوں نے کہا اچھا بیان کرو۔ حضرت ابو حمید نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر قرأت کرتے پھر تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سر اٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے پھر ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر اٹھاتے پھر "اللہ اکبر" کہہ کر زمین کی طرف جھک جاتے۔ دو رکعتوں کے بعد کھڑے

الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي۔

ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے اس کے بعد باقی نماز میں بھی اسی طرح کرتے (اس پر تمام موجود صحابہ کرام نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا حضور علیہ السلام اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۱۲۵۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرِ نِ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انہوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو کی۔ حضرت ابوحمید نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ آپ جب کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے پھر رکوع کے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی ہاتھ بلند کرتے۔

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلٰوةِ وَحِيْنَ يَرْكَعُ وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز کے لیے تکبیر کہتے وقت، رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

۱۲۵۲ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص، عاصم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۲۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ رُكُوْعِهٖ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت مالک بن حویرث فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت اور اس سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے حتی کہ ان کو کانوں کے اوپر کی طرف برابر کر دیتے۔

۱۲۵۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ بْنِ صَالِحِ ابْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَحِیْنَ یَرْکَعُ وَحِیْنَ یَسْجُدُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے رکوع کرتے اور سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَاَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ النُّهُوْضِ اِلَی الْقِیَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ فِی الصَّلٰوةِ کُلِّهَا۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَی الرَّفْعَ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی۔

بیان مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے تمام نماز میں رکوع کرتے وقت اور قعدہ سے قیام کی طرف اٹھتے وقت ہاتھ اٹھانا واجب قرار دیا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک ہاتھوں کو صرف پہلی تکبیر میں اٹھانا جائز ہے انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۵۵ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِیْبًا مِنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے حتیٰ کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لُو کے برابر ہوتے پھر نہ اٹھاتے (دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے)۔

۱۲۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو ابْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ عِیْسَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عیسیٰ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اَخِیْهِ وَعَنِ الْحَکَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی

حضرت ابن ابی لیلیٰ، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۲۵۸- **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ.

حضرت علقمہ حضرت عبداللہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر نہ اٹھاتے۔

۱۲۵۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

حضرت وکیع، حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۶۰- **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثُ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللهِ خَمْسِينَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ انھوں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے انھوں نے فرمایا اگر حضرت وائل رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۲۶۱- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا أَصْحَابُهُ.

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد کی روایت بیان کر رہے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور بعد ہاتھ اٹھاتے تھے۔ میں نے یہ بات حضرت ابراہیم سے ذکر کی تو وہ غضب ناک ہوگئے اور فرمایا انھوں نے دیکھا اور حضرت عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہیں دیکھا۔

فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

یہ جو کچھ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس قول کے قائلین کے استدلال ہی سے ہے ان کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَاهُ نَحْنُ بِتَوَاتُرِ الْاٰثَارِ وَصِحَّةِ اَسَانِيْدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا اَقْوٰى وَاَوْلٰى مِنْ قَوْلِكُمْ۔

مخالفین ان کے خلاف دلیل پیش کرتے ہوئے یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس جو روایات ہیں وہ متواتر ہیں ان کی اسناد صحیح اور مضبوط ہیں لہٰذا ہماری بات تمہارے قول سے بہتر ہے۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اس ضمن میں ان کے خلاف حجت ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ الَّذِيْ بَدَاْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ۔

ابوالزناد کی روایت جو ہم نے اس باب کے شروع میں بیان کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا تو ابوبکرہ نے (اپنی سند کے ساتھ) ہم سے بیان کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد نہیں اٹھاتے تھے۔

۱۲۶۳ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهٗ فَحَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا قَدْ دَلَّ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِي الزِّنَادِ عَلٰى اَحَدِ وَجْهَيْنِ اِمَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهٖ سَقِيْمًا اَوْ لَا يَكُوْنَ فِيْهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ اَصْلًا كَمَا رَوَاهُ غَيْرُهٗ۔

حضرت عاصم اپنے والد سے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے روایت کرتے ہیں وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

عاصم بن کلیب کی یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ابوالزناد کی روایت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا تو وہ بذات خود کمزور ہے یا اس میں ہاتھ اٹھانے کا بالکل ذکر نہ ہو۔ جیسا کہ ان کے علاوہ حضرات نے روایت کیا۔

۱۲۶۴ - فَاِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ **حَدَّثَنَا** قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِيُّ قَالُوْا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ فَذَكَرُوْا مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ وَلَمْ يَذْكُرُوا الرَّفْعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَاِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظَ وَحَدِيْثُ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ خَطَاً فَقَدْ

عبداللہ بن رجا، عبداللہ بن صالح اور وہبی (تینوں) کہتے ہیں۔ ہمیں عبدالعزیز ابن سلمہ نے عبداللہ بن فضل سے روایت کرتے ہوئے خبر دی ان سب نے سند اور متن کے لحاظ سے ابن ابی الزناد کی حدیث کی طرح روایت کیا لیکن ان سب نے کہیں بھی ہاتھ اٹھانے کا ذکر نہیں کیا اگر یہ حدیث محفوظ اور ابن ابی الزناد کی روایت خطا ہو تو حدیث خطا حجت نہیں ہو سکتی

اذ تقع بذلك ان يجب لكم بحديث خطأ حجة وإن كان ما روى ابن الزناد صحيحا لأنه زاد على ما روى غيره فإن عليا لم يكن ليرى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يرفع ثم يترك هو الرفع بعده إلا وقد ثبت عنده نسخ الرفع فحديث علي إذا صح ففيه أكثر الحجة لقول من لا يرى الرفع۔

وأما حديث ابن عمر فإنه قد روي عنه ما ذكرنا عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم ثم روي عنه من فعله بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلاف ذلك۔

اگر ابن ابی الزناد کی روایت صحیح ہو کیونکہ اس میں دوسروں کی روایت سے زائد ہے اس لیے یہ نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہو پھر انھوں نے اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک ہاتھ اٹھانے کا حکم منسوخ ہو گیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت صحیح ہونے کی صورت میں اس میں ان لوگوں کی دلیل زیادہ ہے جو ہاتھ اٹھانا ناجائز سمجھتے ہیں۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو ان سے وہ بھی مروی ہے جو ہم نے ان کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا اس کے خلاف عمل مروی ہے۔

۱۲۶۵ - **حدثنا** ابن أبي داود قال ثنا أحمد بن يونس قال ثنا أبو بكر بن عياش عن حصين عن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلوة۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے نماز میں صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے۔

فهذا ابن عمر قد رأى النبي صلى الله عليه وآله وسلم يرفع ثم ترك هو الرفع بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلا يكون ذلك إلا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فعله وقامت الحجة عليه بذلك۔

فإن قال قائل هذا حديث منكر۔

قيل له وما دلك على ذلك فلن تجد إلى ذلك سبيلا۔

فإن قال فإن طاوسا قد ذكر أنه رأى ابن عمر يفعل ما يوافق ما روي عنه

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا لیکن آپ کے بعد ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عمل منسوخ ہو چکا ہو جو آپ نے دیکھا تھا اور اس کے خلاف دلیل ثابت ہو گئی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ حدیث منکر ہے تو اسے (جواب میں) کہا جائے گا اس پر کیا دلیل ہے تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔

اگر کہے کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کے موافق عمل کرتے ہوئے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ۔

قِيْلَ لَهُمْ فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاؤُسٌ وَقَدْ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَا رَاٰهُ طَاؤُسٌ يَفْعَلُهُ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهٖ فَتَرَكَهُ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّحْمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ وَيُنْفٰى عَنْهُ الْوَهْمُ حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ وَاِلَّا سَقَطَ اَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ۔

وَاَمَّا حَدِيْثُ وَائِلٍ فَقَدْ ضَادَّهُ اِبْرَاهِيْمُ بِمَا ذَكَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ فَعَبْدُ اللّٰهِ اَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَفْهَمُ بِاَفْعَالِهٖ مِنْ وَّائِلٍ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ۔

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ۔

وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ وَقَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى۔

١٢٦٧ - كَمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

دیکھا جو انہوں نے اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ تو اسے کہا جائے گا کہ حضرت طاؤس نے ذکر کیا لیکن حضرت مجاہد نے اس کے خلاف کہا ہے تو ہو سکتا ہے حضرت ابن عمر نے وہ عمل جسے طاؤس نے دیکھا اس وقت کیا ہو جب آپ کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ثابت نہیں ہوئی تھی پھر ان کے نزدیک اس کے منسوخ ہونے پر دلیل ثابت ہو گئی تو چھوڑ دیا اور وہ عمل کیا جسے حضرت مجاہد نے دیکھا۔ صحابہ کرام سے جو بات مروی ہے اس سے یہی مراد ہے کہ شک دور کیا جائے تاکہ وہ ثابت ہو جائے ورنہ اکثر روایات ساقط ہو جائیں گی۔

جہاں تک حضرت وائل کی روایات کا تعلق ہے تو حضرت ابراہیم اس کے خلاف ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مذکورہ عمل کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قدیم صحبت حاصل ہے اور وہ حضرت وائل کی نسبت آپ کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین کو اپنے قریب کرنا پسند فرماتے تھے تاکہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار کو اپنے قریب رکھنا پسند فرماتے تھے تاکہ وہ آپ سے (مسائل) یاد رکھیں۔

حضرت ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن بکر نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں عقلمند لوگ میرے قریب رہیں۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے عقلمند اور سمجھدار لوگوں کو میرے قریب رہنا چاہیے۔

پھر جو ان سے متصل ہیں اس کے بعد ان سے متصل حضرات۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

۱۲۶۸ - وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُونُوا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي۔

حضرت قیس بن عباد فرماتے ہیں حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اس صف میں کھڑے ہو جو میرے قریب ہے۔

فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَانُوا يَقْرُبُونَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِيَعْلَمُوا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هِيَ لِيُعَلِّمُوا النَّاسَ ذٰلِكَ فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا جَاءَ بِهٖ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلٰوةِ۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ کے اعمال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں۔ لہٰذا ان حضرات کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات کے فیصلہ سے زیادہ بہتر ہے۔

فَإِنْ قَالُوا مَا ذَكَرْتُمُوهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ۔

قِيلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهٖ عِنْدَهُ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ إِذَا حَدَّثْتَنِي فَأَسْنِدْ فَقَالَ إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَإِذَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ الَّذِي حَدَّثَنِي۔

اگر وہ کہیں کہ جو کچھ تم نے بواسطہ ابراہیم، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے وہ غیر متصل ہے تو ان سے کہا جائے گا کہ حضرت ابراہیم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس وقت ارسال کرتے ہیں جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ مروی ہوتی ہے۔ حضرت اعمش نے ان سے کہا مجھ سے حدیث بیان کرتے وقت سند ذکر کیا کرو۔ انھوں نے فرمایا جب میں تم سے کہوں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو میں یہ بات اس وقت کہتا ہوں جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

۱۲۶۹ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ شَكَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِذٰلِكَ۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس انھوں نے (حضرت ابراہیم نے) بتایا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو ارسال کرتے ہیں تو ان کے نزدیک

مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِي أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ۔

یہ روایت اس کی نسبت زیادہ صحیح ہوتی ہے جسے وہ کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ مرسل روایت بھی ان کے نزدیک اس روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے جسے انھوں نے کسی معین شخص کے واسطے سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ فِي سَائِرِ صَلٰوتِهِ۔

اس کے ساتھ ساتھ ہم نے عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسے متصل روایت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

۱۲۷۰ - **كَمَا حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آغازِ نماز کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۲۷۱ - **كَمَا حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ قَالَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر نہیں اٹھاتے تھے۔ حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم اور شعبی کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولٰى فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ ابْنَ عَيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ أَفَتَرٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَلِمَ ذٰلِكَ مَنْ دُونَهُ وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور یہ صحیح حدیث ہے کیونکہ اس حدیث کا دارومدار حضرت حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ حجت ہیں جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یہ بات مخفی رہی کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اٹھاتے تھے اور دوسروں کو یہ معلوم ہوگیا اور کیا یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے ساتھیوں نے آپ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل

ما رای رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یفعل ثم لا ینکر ذلك علیه هذا عندنا محال وفعل عمر هذا وترك اصحاب رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ایاه علی ذلك دلیل صحیح ان ذلك هو الحق الذی لا ینبغی لاحد خلافه۔

واما ما رواه عن ابی هریرة من ذلك فانما هو من حدیث اسمعیل بن عیاش عن صالح بن کیسان وهم لا یجعلون اسمعیل فیما روی عن غیر الشامیین حجة فکیف یحتجون علی خصمهم بما لو احتج بمثله علیهم لم یسوغوه ایاه۔

واما حدیث انس بن مالك فهم یزعمون انه خطأ وانه لم یرفعه احد الا عبد الوهاب الثقفی خاصة والحفاظ یوقفونه علی انس۔

واما حدیث عبد الحمید بن جعفر فانهم یضعفون عبد الحمید فلا یقیمون به حجة فکیف یحتجون به فی مثل هذا ومع ذلك فان محمد بن عمرو بن عطاء لم یسمع ذلك الحدیث من ابی حمید ولا ممن ذکر معه فی ذلك الحدیث بینهما رجل مجهول قد ذکر ذلك العطاف بن خالد عنه عن رجل وانا ذاکر ذلك فی باب الجلوس فی الصلوة ان شاء الله تعالی وحدیث ابی عاصم عن عبد الحمید هذا فیه فقالوا جمیعا صدقت فلیس یقول ذلك احد غیر ابی عاصم۔

۱۲۷۲ - حدثنا ابن شیبة قال ثنا یحیی ابن یحیی قال ثنا هشیم ح وحدثنا ابن

کے خلاف کرتے دیکھا اور اعتراض نہ کیا ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل کرنا اور صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ یہی بات حق ہے کسی کو اس کے خلاف کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

جہاں تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے تو وہ بواسطہ اسماعیل بن عیاش، صالح بن کیسان سے مروی ہے اور مخالفین کے نزدیک اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت حجت نہیں تو وہ اپنے مخالف کے خلاف ایسی روایات سے کس طرح استدلال کر سکتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے خلاف استدلال کیا جائے تو وہ اسے قبول نہیں کرتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ وہ صحیح نہیں کیونکہ اسے صرف عبدالوہاب ثقفی نے مرفوعاً روایت کیا حفاظ حدیث کے نزدیک یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

عبدالحمید بن جعفر کی روایت کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عبدالحمید کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور اسے حجت نہیں ٹھہراتے تو اس قسم کے مسئلے میں ان سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء نے یہ حدیث نہ تو عبدالحمید سے سنی اور نہ ہی ان حضرات سے جن کا ان کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔ عطاف بن خالد نے ان کے واسطے سے ایک مجہول شخص سے روایت کیا میں اسے "نماز میں بیٹھنے" کے باب میں ذکر کروں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ عبدالحمید سے ابوعاصم کی اس روایت میں ہے کہ سب نے کہا تم نے سچ کہا تو یہ بات ابوعاصم کے علاوہ کسی نے نہیں کہی۔

ہشیم اور عبدالحمید نے اپنی سند کے ساتھ اس کو روایت کیا لیکن یہ نہیں کہا کہ ان سب (صحابہ کرام) نے

أَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهٖ وَلَمْ يَقُولَا فَقَالُوا جَمِيعًا صَدَقْتَ وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيدِ۔

فرمایا کہ تم نے سچ کہا عبد الحمید کے علاوہ لوگوں نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے ہم نے "باب الجلوس فی الصلوٰۃ" میں اسے ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ الْجُلُوسِ فِي الصَّلٰوةِ فَمَا تَرَى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوجِبُ لَمَّا وُقِفَ عَلَى حَقَائِقِهَا وَكَشْفِ مَخَارِجِهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ۔

ان روایات کی تحقیق و تفتیش کے بعد ہمیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ رکوع میں ہاتھوں کو نہ اٹھایا جائے۔ روایات کے طریقے پر اس مسئلے کی وضاحت اس طرح ہے۔

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي وَلٰكِنِّي أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا۔

وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مَعَهَا رَفْعٌ وَالتَّكْبِيرُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا۔

وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ وَتَكْبِيرِ الرُّكُوعِ۔

فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الْافْتِتَاحِ وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔

وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَلَا رَفْعَ فِيهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيهَا۔

وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الْافْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهُ وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ النُّهُوضِ لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس سے کسی اہل علم کی کمزوری بتانا میرا مقصد نہیں اور نہ ہی یہ میرا مذہب ہے بلکہ میرا مقصد اس ظلم کو واضح کرنا ہے جو ہمارے مخالف نے ہم پر کیا ہے۔ اس مسئلے کا غور و فکر کے طریقے پر حل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھائے جائیں لیکن دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔ اختلاف اٹھتے وقت اور نیچے جاتے وقت کی تکبیر میں ہے۔ ایک قوم کہتی ہے کہ اس کا حکم وہی ہے جو پہلی تکبیر کا ہے اور ان دونوں میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان تکبیر کے حکم جیسا ہے۔ وہاں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جیسے یہاں نہیں اٹھائے جاتے اور ہم دیکھتے ہیں کہ تکبیر اولیٰ نماز کے ارکان میں سے ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی لیکن دو سجدوں کے درمیان والی تکبیر ایسی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی، رکوع اور سجدے میں جانے کی تکبیر بھی نماز کے ارکان سے نہیں، کیونکہ اگر کوئی شخص اسے چھوڑ دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی یہ نماز کی سنتوں سے ہے جب یہ بھی سجدوں کی تکبیر کی طرح نماز کی سنتوں سے ہے تو ہاتھ نہ اٹھانے میں یہ اسی کی طرح ہوگی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ،

الصَّلٰوةِ لِاَنَّهٗ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلٰوتُهٗ وَهُمَا مِنْ سُنَّتِهَا فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَمَا اَنَّ التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلٰوةِ كَانَتَا كَهِيَ فِيْ اَنْ لَا رَفْعَ فِيْهِمَا كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَ اَبِيْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۱۲۷۳- **وَلَقَدْ** حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ فَقِيْهًا قَطُّ يَفْعَلُهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ غَيْرِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى۔

حضرت ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ ہاتھ اٹھاتے نہیں دیکھا۔

بَابُ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

باب ۴۸: رکوع میں تطبیق

۱۲۷۴- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقَالَا نَعَمْ فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ اَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا اَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا فَضَرَبَ اَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت علقمہ اور حضرت اسود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ تمہارے بعد نماز پڑھ چکے ہیں، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کیا۔ پھر ہم نے رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے ہمارے ہاتھوں پر مارتے ہوئے تطبیق[1] کرائی پھر اپنے ہاتھوں کے ساتھ تطبیق کی۔ اور انھیں رانوں کے درمیان رکھا نماز پڑھ چکے تو فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

۱۲۷۵- **حَدَّثَنَا** عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ اَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

عبد الرحمٰن بن اسود، حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اس کے بعد اس کی مثل روایت کیا۔

۱۲۷۶- **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور حضرت علقمہ، حضرت ابن مسعود

[1] رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھ ملا کر جوڑ کر گھٹنوں کے درمیان رکھنا تطبیق ہے (مصباح اللغات)

حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَصَلّٰی هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَصَلُّوْا فَصَلّٰی بِنَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا بِاَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَقَدَّمَنَا فَقَامَ اَحَدُنَا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْاٰخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ یَدَیْهِ بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَحَنَا قَالَ وَضَرَبَ یَدِیْ عَلٰی رُكْبَتِیْ وَقَالَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَصَلُّوْا جَمِیْعًا وَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدِّمُوْا اَحَدَكُمْ فَلْیَقُلْ هٰكَذَا وَطَبَّقَ یَدَیْهِ ثُمَّ لِیَفْرِشْ ذِرَاعَیْهِ بَیْنَ فَخِذَیْهِ فَكَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انھوں نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے بعد نماز پڑھ لی ہے ہم نے عرض کیا جی ہاں فرمایا اچھا نماز پڑھو پھر انھوں نے ہمیں نماز پڑھائی اور اذان واقامت کا حکم نہیں دیا ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے لیکن آپ نے ہمیں آگے بڑھایا تو ہم میں سے ایک آپ کی داہنی جانب اور دوسرا بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو ٹانگوں کے درمیان رکھ لیا اور جھک گئے ۔ حضرت اسود فرماتے ہیں انھوں نے میرے ہاتھ میرے گھٹنوں پر مارے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اس طرح کرو ۔ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو اکٹھے نماز پڑھو اور جب اس سے زیادہ ہو تو ایک کو آگے کر لو اور جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے تو ایسا کرے آپ نے ہاتھوں کو تطبیق دی پھر اپنے بازوؤں

بَیَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یَنْبَغِیْ لَهٗ اِذَا رَكَعَ اَنْ یَّضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَیْهِمَا وَیُفَرِّقُ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۱۲۷۷۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَمَسُّوْا فَقَدْ سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ۔

۱۲۷۸۔ **حَدَّثَنَا** مَرْزُوْقٌ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ ثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ قَالَ وَكَانَ عِنْدِیْ اَوْثَقَ مِنْ نَفْسِیْ قَالَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِیُّ اَلَا اُرِیْكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی اور اس حدیث سے استدلال کیا لیکن دوسرے لوگوں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چاہیے ۔ گویا گھٹنوں کو پکڑے ہوئے ہے لیکن انگلیاں کشادہ رکھے ۔ انھوں اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا گھٹنوں کو پکڑو کیونکہ تمہارے لیے گھٹنوں کو پکڑنا ہی سنت ہے ۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں مجھ سے سالم براد نے بیان کیا اور وہ میرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ باوثوق ہیں فرماتے ہیں حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں پھر انھوں نے

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ حَدِیْثًا طَوِیْلًا قَالَ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَ فَصَّلَتْ اَصَابِعُہٗ عَلٰی سَاقَیْہِ۔

طویل حدیث ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر رکوع کیا اور ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور پنڈلی پر انگلیوں کو کشادہ رکھا۔

۱۲۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ نِ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّ اَبُوْ اُسَیْدٍ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فِیْمَا یَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَکَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْهِمَا۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلم رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پر گفتگو فرمائی۔ ابو حمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں جب آپ رکوع کرتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہو۔

۱۲۸۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَیْدٍ السَّاعِدِیَّ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَذَکَرَ مِثْلَہٗ قَالَ فَقَالُوْا جَمِیْعًا صَدَقْتَ۔

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء فرماتے ہیں میں نے دس صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) جن میں سے حضرت ابو قتادہ بھی تھے، کی موجودگی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا تو ان سب نے فرمایا آپ نے سچ فرمایا۔

۱۲۸۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رکوع کرتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

۱۲۸۲۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ اَنَا حَیْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ یُحَدِّثُ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّہٗ قَالَ اشْتَکَی النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگوں نے بارگاہ نبوی میں تنگی سے نجات کے بارے میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے مدد حاصل کرو۔

فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَعِيْنُوْا بِالرُّكَبِ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ مُعَارِضَةً لِّلْاَثَرِ الْاَوَّلِ وَمَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَيْسَ مَعَهٗ۔

یہ روایات پہلی روایت کے خلاف ہیں علاوہ ازیں اُس کی نسبت ان میں تواتر زیادہ ہے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ اَحَدِ الْاَمْرَيْنِ بِصَاحِبِهٖ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ۔

تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں آیا ان روایات میں کسی ایک بات کے منسوخ ہونے پر کوئی دلالت ہے تو ہم نے دیکھا۔

۱۲۸۳۔ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ فَضَرَبَ يَدِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا فَاُمِرْنَا اَنْ نَّضْرِبَ بِالْاَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ۔

ابو بکرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے سُنا انھوں نے فرمایا میں اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے تو انھوں نے میرے ہاتھ پر مارتے ہوئے فرمایا اے بیٹے ہم ایسا کیا کرتے تھے لیکن ہمیں حکم دیا گیا کہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔

۱۲۸۴۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابو عوانہ، ابو یعفور سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کا مثل ذکر کیا۔

۱۲۸۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ الرُّكُوْعَ طَبَّقْتُ فَنَهَانِيْ عَنْهُ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ حَتّٰى نُهِيَ عَنْهُ۔

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی رکوع کرتے وقت میں نے تطبیق کی تو انھوں نے مجھے منع کر دیا اور فرمایا ہم ایسا کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا نَسْخُ التَّطْبِيْقِ وَاَنَّهٗ مُتَقَدِّمٌ لِّمَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے تطبیق کا نسخ ثابت ہو گیا اور یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے پہلے کا ہے۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا التَّطْبِيْقَ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْيَدَيْنِ وَرَاَيْنَا وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِيْهِ تَفْرِيْقُهُمَا فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِيْ حُكْمِ اِشْكَالِ

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس مسئلے کا حل تلاش کیا کہ وہ کیا ہے تو تطبیق میں ہاتھ کو ملانا ہوتا ہے اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں انھیں الگ الگ رکھا جاتا ہے تو ہم نے نماز میں اس جیسے دوسرے اعضاء کا جائزہ لیا کہ ان کا طریقہ کیا ہے

ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ فَرَاَيْنَا السُّنَّةَ جَاءَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِي بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِيْقِ الْاَعْضَاءِ وَكَمَنْ قَامَ فِي الصَّلٰوةِ اُمِرَ اَنْ يُّرَاوِحَ بَيْنَ قَدَمَيْهِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِيْ رَوَى التَّطْبِيْقَ فَلَمَّا رَاَيْنَا تَفْرِيْقَ الْاَعْضَاءِ فِي هٰذَا بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ اَوْلٰى مِنْ اِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِي اِلْصَاقِهَا وَتَفْرِيْقِهَا فِي الرُّكُوْعِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلٰى مَا اَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْهُ فَيَكُوْنُ كَمَا كَانَ التَّفْرِيْقُ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَفْضَلَ يَكُوْنُ فِي سَائِرِ الْاَعْضَاءِ كَذٰلِكَ۔

تو رکوع و سجود میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا سنت ہے اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہ اعضاء کو کشادہ رکھنے سے ہی ممکن ہے اور جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے شخص کو قدموں کے درمیان فاصلہ رکھنے کا حکم ہے۔ یہ بات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور تطبیق کی روایت بھی ان ہی سے ہے۔ پس جب ہم نے دیکھا کہ اس میں اعضاء کو ایک دوسرے سے ملانے کے بجائے الگ الگ رکھنا زیادہ بہتر ہے۔ اور رکوع میں ملانے اور جدا رکھنے کے سلسلے میں اختلاف ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اختلافی بات کو متفق علیہ بات کی طرف لوٹایا جائے تو جس طرح تمام اعضاء میں تفریق افضل ہے یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔

۱۲۸۶۔ وَقَدْ رُوِيَ التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ التَّمِيْمِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ۔

رکوع میں تجافی (اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھنا) کے سلسلے میں مروی ہے۔ ابو اسحٰق تمیمی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا بُرْقَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى مِنْ خَلْفِهٖ وَضَحُ اِبْطَيْهِ۔

(ام المؤمنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت اعضاء کو ایک دوسرے سے دور رکھتے یہاں تک کہ پیچھے کھڑا ہونے والا شخص آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

۱۲۸۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ۔

حضرت جعفر بن برقان اور عبداللہ بن عبداللہ بن اصم' یزید بن اصم سے وہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۲۸۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ أَوْ حَتَّى أُرِيَ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کشادگی اختیار کرتے۔ حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی یا (فرمایا) میں آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھتا۔

۱۲۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

ابوالہیثم فرماتے ہیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا گویا کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں جب آپ سجدہ فرما رہے تھے۔

۱۲۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ الْبَرَاءَ إِذَا سَجَدَ خَوَّى وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابواسحٰق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ سجدہ کرتے وقت پیٹ کو زمین سے دور رکھتے اور پچھلے حصے کو بلند رکھتے۔ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱۲۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ ذِرَاعَيْهِ وَبَيْنَ جَنْبَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز سے مروی ہے ان سے حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں اور پہلوؤں کے درمیان کشادگی رکھتے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

۱۲۹۳- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْكَعْبِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي إِلَى عُفْرَتِ إِبْطَيْهِ يَعْنِي

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم کعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آرہی تھی اس وقت آپ سجدے میں تھے۔

بَيَاضِ إِبْطَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

۱۲۹۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پسلیوں کی سفیدی کو دیکھتا جا رہا ہوں اس وقت آپ حالت سجدہ میں تھے۔

۱۲۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَأْوِي لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَدَ۔

عباد بن راشد حسن سے وہ حضرت احمر (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے اس سے ہمیں رقت آتی تھی۔ (یعنی خوب الگ رکھتے اور دیر تک اٹھاتے)

۱۲۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ هُوَ أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

عباد بن میسرہ حضرت حسن سے وہ حضرت احمر صحابی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ فِيْمَا ذَكَرْنَا تَفْرِيْقَ الْأَعْضَاءِ لَا إِلْصَاقَهَا كَانَتْ فِيْمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا كَذٰلِكَ۔

جب اعضاء کو کشادہ رکھنا سنت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ملانا نہیں۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس میں بھی تفریق کا ہی حکم ہوگا۔

فَثَبَتَ بِثُبُوْتِ النَّسْخِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَبِالنَّسْخِ الَّذِي وَصَفْنَا انْتِفَاءُ التَّطْبِيْقِ وَوُجُوْبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس سے تطبیق کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا تو اب تطبیق منع ہوگی بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا واجب ہوگا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۴۹ مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ

باب ۴۹: رکوع اور سجدہ کی کم از کم مقدار

۱۲۹۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَ اِذَا قَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَ ذٰلِكَ اَدْنَاهُ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ لے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھ لے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ کم از کم مقدار ہے۔

۱۲۹۸ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

ابو بکرہ فرماتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابن ابی ذئب نے بیان کرتے ہوئے اس کی مثل ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا يُجْزِئُ اَقَلُّ مِنْهُ هٰذَا ۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ اَنْ يَّرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ فَاَنْ يَّسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔ ایک قوم کا یہی نقطہ نظر ہے وہ کہتے ہیں رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں یہی ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا رکوع کی مقدار یہ ہے کہ وہ رکوع میں بالکل برابر ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ وہ سجدہ کرتے ہوئے سجدے کی حالت میں مطمئن ہو جائے۔ رکوع اور سجدے کی یہ مقدار ضروری ہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۲۹۹ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ

حضرت علی بن یحییٰ اپنے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص داخل ہوا اور اس نے نماز پڑھی، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اس سے فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن سے جو کچھ یاد

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِذَا قُمْتَ فِي صَلٰوتِكَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاحْمِدِ اللهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ قُمْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا تَنْقُصُ مِنْ ذٰلِكَ.

ہو تو پڑھو اگر قرآن پاک نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور بڑائی بیان کرو اور "لا الٰہ الا اللہ" پڑھو پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ مطمئن ہو جاؤ پھر سجدہ کرو حتیٰ کہ مطمئن ہو کر سجدہ کرو پھر مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ جب تم نے ایسا کیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور اس سے کچھ کم ہو گا تو اس سے تمہاری نماز میں کمی ہو گی۔

۱۳۰۰- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

یحییٰ بن علی ابن خلاد زُرقی اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت رفاعہ بن رافع سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۰۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ بِالْفَرْضِ الَّذِي لَابُدَّ مِنْهُ وَلَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ إِلَّا بِهِ نَعْلَمُنَا أَنَّ مَا سِوَى ذٰلِكَ إِنَّمَا أُرِيدَ بِهِ أَنَّهُ أَدْنٰى مَا يَنْبَغِي بِهِ الْفَضْلُ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْحَدِيثُ الَّذِي ذٰلِكَ فِيهِ مُنْقَطِعًا عَنْهُ غَيْرُ مُكَافٍ لِهٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ فِي إِسْنَادِهِمَا.

وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى.

حضرت یحییٰ بن سعید مقبری اپنے والد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ فرض بتایا جو ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی نماز مکمل ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ اس کے علاوہ جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے کم از کم فضیلت کا حصول مراد ہے علاوہ ازیں وہ پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے سند کے اعتبار سے ان دو روایتوں کے برابر نہیں۔

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابٌ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے

۱۳۰۲ - حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهٖ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات پڑھتے تھے!.. اللھم لك رکعت الخ۔ "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے رکوع کیا تجھ ہی پر ایمان لایا تیری ہی اطاعت کی اور تو میرا رب ہے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈی میرے پٹھے سب تیرے لیے جھک گئے یہ اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے" اور آپ سجدے میں یوں کہتے: اللھم لك سجدت الخ۔ "یا اللہ! میں نے خاص تیرے لیے سجدہ کیا، تیرے ہی لیے جھک گیا اور تو میرا رب ہے میرے چہرے نے اس ذات کو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ بہترین خالق بابرکت ہے"

۱۳۰۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الْمَاجِشُوْنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ماجشون اور عبداللہ بن فضل نے حضرت اعرج سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۴ - حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَمُخِّي

حضرت عبیداللہ بن ابی رافع، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے تو یہ کلمات پڑھتے "اللھم لك رکعت الخ" یا اللہ! میں نے تیرے لیے خاص رکوع کیا، تجھ ہی پر ایمان لایا تیرے سامنے گردن جھکا دی تو میرا رب ہے میری سماعت و بصارت، مغز اور ہڈی اور جس کے ساتھ میرے قدم قائم ہیں سب تیرے لیے جھک گئے اس اللہ کے لیے جو تمام

وَعَظْمِيْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۱۳۰۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ التَّيْمِيُّ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُهِيْتُ اَنْ اَقْرَأَ وَاَنَا رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ فَاَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرأت سے روکا گیا ہے۔ رکوع میں اپنے رب کی تعظیم بیان کرو۔ اور سجدے کی حالت میں خوب دعا کرو یہ قبولیت کے زیادہ لائق ہے۔

۱۳۰۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ سُحَيْمٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دروازے سے) پردہ اٹھایا تو (دیکھا) لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے ہوئے تھے اس کے بعد انہوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ کلمات کہتے تھے سبحانک اللھم الخ "یا اللہ! میں تیری ہی حمد کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں۔ تیری طرف رجوع کرتا ہوں مجھے بخش دے۔ بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۱۳۰۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

ابن جریر، بشر بن عمر اور ابو داؤد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے منصور سے روایت کیا ان سب نے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۰۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان، منصور سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

۱۳۱۰- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، رکوع اور سجدے میں یوں کہتے تھے۔ " سبوح قدوس الخ " فرشتوں اور روح القدس کا رب پاک اور مقدس ہے۔

۱۳۱۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ حضرت قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۲- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۱۳۱۳- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ اَتٰى جَارِيَتَهٗ فَالْتَمَسْتُهٗ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا میں نے سوچا کہ شاید آپ اپنی لونڈی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں پر پڑا آپ عالت سجدہ میں کہہ رہے تھے " اللھم انی اعوذ برضاک الخ " یا اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں، تیرے عفو و کرم کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ کا طلب گار ہوں تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری حمد و ثنا نہیں کر سکتا تیری وہی شان ہے جو تو نے خود بیان فرمائی ہے۔

۱۳۱۴- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں (راوی) نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۴ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ وَزَادَ اُثْنِيْ عَلَيْكَ لَا اَبْلُغُ كَمَا فِيْكَ ۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے "لا احصی ثناء علیک" کے الفاظ نہیں کہے۔ البتہ یہ اضافہ کیا ہے "میں تیری ثناء بیان کرتا ہوں لیکن تیرے کمال تک نہیں پہنچ سکتا"۔

۱۳۱۵ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجُلَّهُ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں یہ کلمات کہتے تھے "اللھم اغفرلی ذنبی الخ"۔ "یا اللہ! میرے چھوٹے بڑے پہلے، پچھلے، علانیہ اور ظاہر تمام غیر اولیٰ کام بخش دے۔

۱۳۱۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ، حالتِ سجدہ میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے پس (سجدے میں) بکثرت دعا مانگو۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِنَّهُ لَا بَاْسَ اَنْ يَّدْعُوَ الرَّجُلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ بِمَا اَحَبَّ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ مُّوَقَّتٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ ۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات پر عمل کیا ہے کہ رکوع اور سجدے میں پسندیدہ دعا مانگنے میں کوئی حرج نہیں اور ان کے نزدیک اس سلسلے میں کوئی چیز مقرر نہیں ان حضرات نے ان (مذکورہ بالا) روایات سے استدلال کیا ہے

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے

يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ رُكُوْعِهٖ عَلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ يُرَدِّدُهَا مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنْقُصَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّزِيْدَ فِيْ سُجُوْدِهٖ عَلٰى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى يُرَدِّدُهَا مَا اَحَبَّ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ۔

فرمایا کہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پر اضافہ جائز نہیں اسے جتنی بار چاہے پڑھے لیکن تین بار سے کم نہ ہو اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پر اضافہ نہ کرے البتہ جتنی بار چاہے پڑھ سکتا ہے لیکن تین بار سے کم نہ ہو، انھوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔

۱۳۱۷: وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ عَمِّهٖ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ۔

حضرت عقبہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربک العظیم" نازل ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں شامل کرو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربک الاعلیٰ" اتری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں شامل کر لو۔

۱۳۱۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى ابْنُ اَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے موسیٰ بن ایوب نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت موسیٰ بن ایوب، حضرت ایاس بن عامر سے اور وہ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ اَنَّهٗ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْاٰثَارِ الْاُوَلِ اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْاٰيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ۔

ان حضرات کی یہ بھی دلیل ہے کہ ممکن ہے جو کچھ پہلی روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے وہ ان دو آیات کے نزول سے پہلے ہو جن کا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِمَا اَمَرَهُمْ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَكَانَ اَمْرُهٗ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ۔

جب یہ آیات نازل ہوئیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تو گویا آپ کا حکم آپ کے گزشتہ فعل کے لیے ناسخ ہو گیا۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا اِنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ مَا اَمَرَ بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنے رکوع اور سجدے میں وہ عمل کرتے تھے جس کا آپ نے حضرت عقبہ کی روایت میں حکم فرمایا۔

۱۳۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

۱۳۲۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثًا وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثًا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں تین بار "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھتے تھے۔

فَهٰذَا اَيْضًا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ وَقُوْفِهٖ عَلٰى دُعَاءٍ بِعَيْنِهٖ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔

یہ بھی اس بات کی دلیل ہے جو ہم نے ذکر کی کہ رکوع اور سجدے میں خاص دعا پڑھنی چاہیے۔

وَقَالَ اٰخَرُوْنَ اَمَّا الرُّكُوْعُ فَلَا يُزَادُ فِيْهِ عَلٰى تَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا السُّجُوْدُ فَيُجْتَهَدُ فِيْهِ الدُّعَاءُ۔

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثَيْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ۔

ان حضرات نے حضرت علی المرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی ان روایات سے بھی استدلال کیا جنھیں ہم نے شروع میں ذکر کیا ہے۔ ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ:

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اِنَّهُمْ قَدْ جَعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ

انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی "اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو۔" کو پہلی روایات میں بیان کئے گئے آپ کے عمل کے لیے ناسخ قرار دیا ہے تو ممکن ہے

نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ اَفْعَالِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ فَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ اَمَرَهُمْ بِالتَّعْظِيْمِ فِي الرُّكُوْعِ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ وَيَجْتَهِدُوْا بِالدُّعَآءِ فِي السُّجُوْدِ بِمَا اَحَبُّوْا قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ عَلَيْهِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى فَلَمَّا نَزَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَمَرَهُمْ بِاَنْ يَّنْتَهُوْا اِلَيْهِ فِي سُجُوْدِهِمْ عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ عُقْبَةَ وَلَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ الَّذِيْ اَمَرَهُمْ بِهٖ فِي الرُّكُوْعِ عِنْدَ نُزُوْلِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ نَاسِخًا لِمَا قَدْ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ.

آپ نے رکوع میں تعظیم کا حکم "فسبح باسم ربک العظیم" کے نزول سے پہلے دیا ہو اور سجدے میں پسندیدہ دعائیں کی کوشش کرنے کا حکم "سبح اسم ربک الاعلیٰ" کے اترنے سے پہلے دیا ہو۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں تو ان کو سجدے میں صرف اسی بات کا پابند کر دیا جس کا ذکر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہوا ہے پس یہ آپ کے گذشتہ حکم کے لیے ناسخ بن گیا جیسا کہ "فسبح باسم ربک العظیم" کے نزول پر آپ کے حکم نے گذشتہ حکم کو منسوخ کر دیا۔

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِقُرْبِ وَفَاتِهٖ لِاَنَّ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ.

اگر کوئی شخص کہے کہ وہ بات (جس کا پہلی روایات میں ذکر ہے۔) آپ کے قرب وصال سے متعلق ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا تو لوگ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

قِيْلَ لَهٗ فَهَلْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ الَّتِيْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِعَقِبِهَا اَوْ اَنَّ تِلْكَ الْمَرْضَةَ هِيَ مَرْضَتُهُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ فِيْهَا لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بِعَقِبِهَا وَيَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً غَيْرَهَا قَدْ صَحَّ بَعْدَهَا فَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ هِيَ الصَّلٰوةُ الَّتِيْ تُوُفِّيَ بَعْدَهَا فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ تِلْكَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلٰوةُ مُتَقَدِّمَةً لِذٰلِكَ فَهِيَ اَحْرٰى اَنْ يَّجُوْزَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مَا ذَكَرْنَا.

اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کیا اس حدیث میں کوئی ایسی بات ہے کہ اس میں اس نماز کا ذکر ہے جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں ممکن ہے یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کا وصال ہوا اور ہو سکتا ہے یہ کوئی دوسری نماز ہو جس کے بعد آپ صحت یاب ہو گئے اگر یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ نے وصال فرمایا تو ممکن ہے اس نماز کے بعد آپ کے وصال سے پہلے "سبح اسم ربک الاعلیٰ" نازل ہوئی ہو اور اگر یہ پہلے کی نماز ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا بعد میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔

فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ۔

معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس مسئلے کی وضاحت اسی طرح ہے۔

وَ اَمَّا وَجْهُهٗ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا مَوَاضِعَ فِي الصَّلٰوةِ فِيْهَا ذِكْرٌ۔

فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا وَقَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعَلِمُوْهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يُّجَاوِزُوْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ۔

وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهٖ فِي الْقُعُوْدِ فَقَدْ عَلِمُوْهُ وَوَقَفُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا مَكَانَهٗ بِذِكْرٍ غَيْرِهٖ لِاَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعْظَمُ اَوْ اَللّٰهُ اَجَلُّ كَانَ فِي ذٰلِكَ مُسِيْئًا۔

غور و فکر اور قیاس کے طور پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں کئی مقام پر ذکر خداوندی ہے نماز میں داخل ہونے کے لیے "اللہ اکبر" ہے رکوع، سجدے اور قعدے سے اٹھنے کے لیے بھی تکبیر کہی جاتی ہے تو یہ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا ہے لوگوں نے اس سے واقفیت حاصل کی سیکھا ہیں ان کے لیے اسے چھوڑ کر کوئی دوسرا کلمہ اختیار کرنا مناسب نہیں۔ اسی سے قعدے میں تشہد کا پڑھنا ہے انہوں نے اسے سیکھا اور اختیار کیا ان کے لیے اس کے علاوہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں اس لیے کہ اگر کوئی شخص اللہ اکبر کی بجائے "اللہ اعظم" یا "اللہ اجل" کہہ دے تو گنہ گار ہوگا

وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ جَاءَتْ بِهِ الْاٰثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ كَانَ فِي ذٰلِكَ مُسِيْئًا وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ قَدْ اُبِيْحَ لَهٗ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَقِيْلَ لَهٗ فِيْمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِي كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مُجَاوَزَتَهٗ اِلٰى مَا اَحَبَّ لَا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنِ اسْتَوٰى ذٰلِكَ فِي الْمَعْنٰى۔

اور اگر کوئی شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے مروی تشہد کے علاوہ دوسرے الفاظ پڑھے تو اس سلسلے میں گنہ گار ہوگا

آخری تشہد سے فراغت پر پسندیدہ دعا پڑھنا جائز ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے مطابق کہا جائے گا جو دعا چاہے پڑھے پس ہر ذکر میں مخصوص الفاظ کی پابندی ہے اس سے اپنے پسندیدہ کلمات کی طرف تجاوز نہیں کر سکتا اگرچہ وہ اس کے ہم معنی ہو

فَلَمَّا كَانَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى اَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى اَنَّهٗ اُبِيْحَ لَهٗ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ

پس جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع اور سجدے میں ذکر ہے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ جو کلمات چاہے پڑھے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسرے اذکار، تکبیر، تشہد، سمع اللہ لمن

يَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِيْ صَلٰوتِهٖ مِنْ تَكْبِيْرِهٖ وَتَشَهُّدِهٖ وَقَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَقَوْلِ الْمَامُوْمِ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مُجَاوَزَتُهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ فِيْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ مُجَاوَزَتُهٗ ذٰلِكَ اِلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِّنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حمدہ اور مقتدی کے ربنا لک الحمد کہنے کی طرح ہو تو یہ بھی مخصوص کلمات ہوں گے۔ باقی اذکار کی طرح یہاں بھی تجاوز نہ جائز نہ ہوگا تجاوز وہاں ہی جائز ہوگا جہاں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت فرمائی ہو۔

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

پس اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو اس میں خاص ذکر مقرر کرتے ہیں اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی اس روایات کو اپنایا جس میں رکوع اور سجدے کے کلمات کی تفصیل ہے، امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ وَاَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا اَحَبَّ.

اگر کوئی شخص کہے کہ تشہد کے بعد نمازی اپنے پسندیدہ کلمات کہنے کی اجازت کہاں دی گئی تو اسے کہا جائے گا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔

۱۳۲۲- **قِيْلَ** لَهٗ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ وَعَلٰى عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ثُمَّ لِيَخْتَرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ.

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدار میں نماز پڑھتے ہوئے جب بیٹھتے تو یہ کلمات پڑھتے: السلام علی اللہ الخ " اللہ پر سلام اس کے بندوں پر سلام جبرئیل و میکائیل پر سلام اور فلاں فلاں پر سلام " رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے لہٰذا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو، پھر آپ نے تشہد کا ذکر فرمایا؛ جیسے ہم نے دوسرے مقام پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ پھر ارشاد فرمایا اس کے بعد جو کلام اچھا لگے اور پسند آئے اختیار کیا جائے۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا وَاَنَّ مُحَمَّدًا اُوْتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ اَوْ قَالَ خَوَاتِمَهُ فَقَالَ اِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْا بِهِ رَبَّهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تکبیر اور حمد بیان کرتے تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جامع کلمات (کی قرت) عطا کی گئی تھی (فواتح الکلم و جوامعہ یا خواتمہ فرمایا) آپ نے فرمایا جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھو تو کہو اسکے بعد تشہد کا ذکر فرمایا (اور فرمایا) پھر جو دعا پسند ہو اس کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں دعا مانگے۔

١٣٢٤ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ لِيَخْتَرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدَ مَا شَاءَ فَاُبِيْحَ لَهُ هٰهُنَا اَنْ يَّخْتَارَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ لِاَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلٰوةِ بِخِلَافِهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ مَوَاضِعِهٖ وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِيْ مَوْضِعِهٖ وَمِنَ الْاِسْتِفْتَاحِ فِيْ مَوْضِعِهٖ فَجُعِلَ ذٰلِكَ خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ اِلٰى غَيْرِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ذِكْرًا خَاصًّا لَا يُتَعَدّٰى اِلٰى غَيْرِهٖ۔

حضرت شقیق، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا اس کے بعد جو کلام چاہے اختیار کرے پس اس کے لیے جائز قرار دیا گیا کہ جو دعا چاہے اختیار کرے جبکہ اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے تکبیر کا اس کے مقامات پر، تشہد کا اس کی جگہ پر، ثناء کا اس کے مقام پر اور السلام کا اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے پس یہ مخصوص ذکر ہے جو دوسرے ذکر کی طرف متعدی نہیں ہوتا۔

لہٰذا قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ رکوع اور سجدے میں بھی خاص ذکر ہو جو غیر کی طرف متجاوز نہ ہو۔

بَابُ الْاِمَامِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اَمْ لَا

باب ۵: کیا امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہنا مناسب ہے

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ وَاَبُوْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کا طریقہ

عَوَانَةَ وَاَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔

سکھاتے ہوئے فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو، وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو، جب وہ سجدہ کرے تم بھی کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی حمد کرے وہ اسے سنتا ہے۔

۱۳۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سعید بن عروبہ، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ يَسْمَعِ اللهُ لَكُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ۔

حضرت ابو علقمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ البتہ انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بات سنتا ہے۔

۱۳۲۸۔ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۲۹۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو صالح، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۳۳۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو جس کا قول فرشتوں کے

وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

قول سے موافق ہو گیا اس کے گذشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلٰى مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُوْمُ جَمِيْعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ يَقُوْلُهَا الْإِمَامُ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِ وَإِنَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُهَا الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ الْإِمَامِ۔

ایک جماعت نے ان آثار کو اپنایا جن میں امام اور مقتدی دونوں کے قول کا بیان ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے مقتدی نہ کہے اور ربنا ولک الحمد صرف مقتدی کہے امام نہ کہے

وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ۔

جن لوگوں کا یہ مسلک ہے ان میں امام ابوحنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ بھی ہیں۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ۔ فَقَالُوْا بَلْ يَقُوْلُ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ خَاصَّةً۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور "ربنا ولک الحمد" دونوں کہے پھر مقتدی صرف "ربنا ولک الحمد" کہے۔

وَقَالُوْا لَيْسَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ غَيْرِهٖ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَاسْتَحَالَ أَنْ يَقُوْلَهَا مَنْ لَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ۔

وہ کہتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد کہو" میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں ہے کہ اسے صرف مقتدی کہے۔ اگر یہی بات ہوتی تو جو شخص مقتدی نہیں اس کے لیے یہ کہنا جائز نہ ہوتا حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ان کلمات کے کہنے پر تمہارا بھی اتفاق ہے۔

فَقَدْ رَأَيْنَاكُمْ تُجْمِعُوْنَ أَنَّ الْمُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُهَا مَعَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ فَلَمَّا كَانَ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُهَا

پس جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا یہ کلمات کہتا ہے اور ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو قول ذکر کیا ہے وہ اس کی نفی نہیں کرتا تو امام بھی یہ کلمات کہے حدیث رسول میں اس کی

وَلَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ وَلَا يَنْفِيْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ الْاِمَامُ اَيْضًا يَقُوْلُهَا كَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

نفی بھی نہیں ہے اس سلسلے میں انھوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔

۱۳۳۱۔ **وَاحْتَجُّوْا** فِيْ ذٰلِكَ كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَآءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں کہتے تھے اللھم ربنا لک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! آسمان بھی زمین بھی اور اس کے بعد جو کچھ تو چاہے وہ چیز بھری ہوئی حمد تیرے ہی لیے ہے۔

۱۳۳۲۔ **وَبِمَا** حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۳۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن ابی اوفی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۳۳۴۔ **حَدَّثَنَا** مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَاعِيِّ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَزَادَ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ بندے نے جو کچھ کہا تعریف اور بزرگی والی ذات اس کی زیادہ مستحق ہے ہم سب تیرے بندے ہیں جسے تو عطا کرے اس سے کوئی چھین نہیں سکتا اور کسی صاحب ثروت کو اس کی

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۳۵ ـ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ الْمُنَبِّهِيُّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ ذَكَرُوا الْجُدُودَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَبَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّي فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاءِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ **فَلَيْسَ** فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذٰلِكَ وَهُوَ إِمَامٌ وَلَا فِيهَا مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ مَنْ صَلَّى وَحْدَهُ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ الْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ يَقُولُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُولُهُ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ أَمْ لَا۔

۱۳۳۶ ـ **فَإِذَا** يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

دولت نفع نہیں دے سکتی۔ (البتہ جب تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہ کرے)۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال داری کا ذکر آ گیا۔ بعض نے کہا فلاں شخص اونٹوں کی وجہ سے مالدار ہے اور بعض نے کہا گھوڑوں کی وجہ سے مالدار ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے جب نماز کے لیے اٹھے تو رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے پڑھا "ربنا ولک الحمد" الخ یا اللہ ہمارے رب! تیرے ہی لیے حمد ہے زمین و آسمان بھرے ہوئے اور اس کے بعد جو تو چاہے وہ بھرا ہوا ہے جسے تو عطا کرے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو عطا نہ فرمائے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی مالداری (اطاعت کے بغیر) کام نہیں دیتی۔

پس ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں کہ آپ حالت امامت میں یہ کلمات کہتے تھے اس سلسلے میں یہاں کوئی دلیل نہیں۔ البتہ اتنا ثابت ہے کہ جو شخص تنہا نماز پڑھے وہ "سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد" کہے۔ ـــــ پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی بات مروی ہے جس سے امام کا حکم معلوم ہو کر وہ کیا ہے اور آیا وہ بھی ان کلمات کو پڑھے جو تنہا نماز پڑھنے والا پڑھتا ہے۔

تو یہ حدیث ہے:ـــــ حضرت سعید بن مسیب اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز میں قراءت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللہم انج الولید ابن الولید" کہتے۔ پھر حدیث ذکر کی۔

فَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَالَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ مِنَ الْقُنُوْتِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ كَمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ فَرَجَعْنَا إِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هَلْ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا ذَكَرْنَا۔

تو ممکن ہے آپ نے اسے قنوت کی جزو کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت چھوڑ دی تو اسے بھی چھوڑ دیا لہٰذا ہم دوسری حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ کیا ہماری مذکورہ گفتگو پر اس میں کوئی دلیل ہے۔

۱۳۳۷- فَإِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت ابو ذئب، حضرت مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تم سب سے زیادہ میری نماز، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ ہے آپ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو (ساتھ ہی) ربنا لک الحمد بھی کہتے۔

۱۳۳۸- وَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ أَخْبَرَنِيْ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ خُسِفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہا۔

۱۳۳۹- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ابْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ذٰلِكَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح کہتے۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام اسی طرح کہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والا کہتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ میری نماز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ

پھر اس بات کا ذکر کیا اور بتایا کہ انہوں نے نماز میں وہ

مِنْ ذٰلِكَ هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلٰوتِهٖ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ اَيْضًا فِيْهِ اِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلٰوتِهٖ كَيْفَ كَانَتْ۔

کچھ کیا ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے اس کے علاوہ نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں بھی حضور علیہ السلام کی نماز کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ اِمَامٌ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْاِمَامِ اَنْ يَّفْعَلَ ذٰلِكَ اِتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

جب ثابت ہوا کہ آپ حالت امامت میں رکوع سے کھڑے ہوتے وقت "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد" کہتے تھے تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ کی اتباع میں امام بھی ایسا کرے کیونکہ یہ عمل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ پس روایات کے طریقے پر اس مسئلے کا حکم یہ ہے

فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْاٰثَارِ۔

وَاَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ عَلٰى اَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے کے بارے میں تمام کا اجماع ہے کہ وہ یہ کلمات کہے۔

فَاَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ فِي الْاِمَامِ هَلْ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فَوَجَدْنَا الْاِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلٰوتِهٖ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ مِثْلَ مَا يَفْعَلُهٗ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ وَوَجَدْنَا اَحْكَامَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ كَاَحْكَامِ مَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْمَا يَطْرَاُ عَلَيْهِ مِنْ صَلٰوتِهٖ مِنَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَكَانَ الْاِمَامُ وَمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً بِخِلَافِ الْمَاْمُوْمِ۔

پس ہم نے چاہا کہ دیکھیں کہ کیا امام کا وہی حکم ہے جو اکیلے آدمی کا ہے یا نہیں؟ تو ہم نے دیکھا کہ امام تمام نماز میں تکبیر، قراءت، قیام، قعدے اور تشہد کے بارے میں وہی عمل کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا کرتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ اگر امام کی نماز میں کوئی ایسی بات آجائے جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی ہے تو اس کا حکم وہی ہے جو تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے ایسی صورت میں ہوتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں امام اور منفرد برابر ہیں امام اور مقتدی نہیں۔

فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ اَنَّ الْمُصَلِّيْ وَحْدَهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثَبَتَ اَنَّ الْاِمَامَ اَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَبِهٰذَا نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ

پس جب تمام ائمہ کے اتفاق سے ثابت ہوا کہ تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد ربنا و لک الحمد" کہے تو ثابت ہوا کہ امام بھی "سمع اللہ لمن حمدہ" کے بعد یہ کلمات کہے اس سلسلے میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارا بھی یہی موقف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ پہلے قول کے قائل ہیں۔

ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ۔

بَابُ ۵۲ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

باب ۵۲: فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

۱۳۴۰۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ ابْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابو سعید اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قرأت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے (رکوع سے) سر اٹھاتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کہتے پھر کھڑے ہوئے کی حالت میں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار سے) نجات دے یا اللہ! مضر قبیلے پر سختی فرما انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی طرح کئی سالوں کے قحط میں مبتلا فرما یا اللہ! قبیلہ لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ پر لعنت بھیج انھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

۱۳۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا فرما۔ اس کے بعد انھوں نے اس (پہلی حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لَأُرِيَنَّكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بتاؤں گا یا اس کی مثل کوئی بات کہی (فرمایا): جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھتے تو مومنوں کے لیے دعا مانگتے اور

وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَعَنَ الْكَافِرِيْنَ۔

اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

۱۳۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِيْرَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی آخری رکعت میں "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو یوں دعا مانگتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما پھر انھوں نے ابوبکرہ کی ابوداؤد سے روایت (گزشتہ حدیث) کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک صبح آپ نے ان کیلئے دعا نہ مانگی میں نے اس بات کا ذکر کیا تو فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں وہ آگئے ہیں۔

۱۳۴۵- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَرُبَّمَا اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ قَالَ يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا اَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف دعا مانگنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بعض اوقات "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد" کے بعد یوں کہتے "یا اللہ! ولید کو رہائی عطا فرما" اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ایک دن آپ نے ان کے لیے دعا نہ مانگی (آخر تک) اور یہ اضافہ کیا فرمایا آپ اسے بلند آواز سے پڑھتے اور بعض نمازوں میں یوں کہتے "یا اللہ! فلاں فلاں قبائل عرب پر لعنت بھیج" پھر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ، آپ کے اختیار میں کچھ نہیں وہ ان کی توبہ قبول کرے یا انھیں عذاب دے

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

بے شک وہ ظالم ہیں۔

۱۳۴۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح کی نماز میں سنا جب آپ نے آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو "ربنا ولک الحمد" کہا پھر دعا مانگی یا اللہ! فلاں فلاں منافقین پر لعنت بھیج تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس لک من الامر الخ (ترجمہ پیچھے ہو چکا ہے)۔

۱۳۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْجِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ قَالَ فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ عَلٰى اَحَدٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھاتے تو یوں دعا مانگتے یا اللہ! (ولید کو) رہائی عطا فرما۔ اس کے بعد (راوی نے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی طرح ذکر کیا جو ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی آپ کے اختیار میں کچھ نہیں۔ فرماتے ہیں (راوی) اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں کی۔

۱۳۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۴۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنِ الْبَرَآءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور مغرب میں دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ نُصَیْرٍ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن میں قنوت پڑھی ہے

۱۳۵۱۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءَ قَالَ رَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَیَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِیْ لِحْیَانَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَکْوَانَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا۔

حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا پھر سر انور اٹھایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ غفار کی بخشش فرمائے۔ قبیلہ اسلم کو محفوظ رکھے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان پر لعنت بھیج، یا اللہ! قبیلہ رعل اور ذکوان پر لعنت بھیج، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے گئے۔

۱۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْکُثَیْرِیُّ الْمَدَنِیُّ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّیْثِیِّ عَنْ خَالِدِ ابْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِیِّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءِ بْنِ رُحْضَةَ الْغِفَارِیِّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِیْمَاءٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ اَنَّهٗ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْکَفَرَةِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ بھی حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل مروی ہے لیکن اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ آپ جب سجدے میں گئے تو اللہ اکبر کہا، یہ اضافہ ہے، حضرت خفاف نے فرمایا اسی بنیاد پر کفار پر لعنت بھیجی گئی۔

۱۳۵۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

حضرت اسماعیل بن ابی کثیر حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند

عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۳۵۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ اَوْ فَقُلْتُ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ یَسِیْرًا۔

حضرت ایوب حضرت محمد سے روایت کرتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں' ان سے کہا گیا (راوی کہتے ہیں) یا میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع کے کچھ بعد۔

۱۳۵۵- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی فَارَقْتُهٗ وَصَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰی فَارَقْتُهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی آپ ہمیشہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں آپ سے جدا ہوا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے حتیٰ کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔ (یعنی جب تک میں ان کے ساتھ رہا اسی طرح دیکھا)۔

۱۳۵۶- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِیُّ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ بَشِیْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا یَدْعُوْ عَلٰی عُصَیَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْیَانَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی، آپ قبیلہ عصیہ، ذکوان، رعل اور لحیان کے خلاف دعا مانگتے

۱۳۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا قَالَ قُلْتُ فَكَیْفَ الْقُنُوْتُ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر ایک رکعت کے بعد قنوت پڑھی حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے پوچھا قنوت کیسے پڑھتے تھے؟ فرمایا رکوع سے پہلے۔

۱۳۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ لَا بَلْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا یَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عاصم فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت رکوع سے پہلے ہے یا بعد؟ فرمایا نہیں بلکہ رکوع سے پہلے میں نے عرض کیا کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی ہے انھوں

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ۔

نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ان لوگوں کے لیے بددعا کرتے تھے جنہوں نے کچھ صحابہ کرام کو شہید کیا۔ ان صحابہ کرام کو قراء کہا جاتا تھا۔

۱۳۵۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شَاذُ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قنوت فجر اور مغرب کی نماز میں تھی۔

۱۳۶۰ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ ابْنُ قُدَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ قبیلہ رعل اور ذکوان کے خلاف دعا مانگتے تھے۔

۱۳۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت میں سے یہ الفاظ بھی تھے اور ان کے دلوں کو کافر عورتوں کے دلوں کی طرح کر دے"

۱۳۶۲ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے آپ نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک قنوت پڑھتے رہے۔

۱۳۶۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت مروان اصفر سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا

مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا اَقَنَتَ عُمَرُ فَقَالَ قَدْ قَنَتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی ہے؟ انھوں نے فرمایا! انھوں نے پڑھا ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

۱۳۶۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی ہے۔

۱۳۶۵ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ يُكَبِّرُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَدَعَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا تکبیر کہتے جب (قرأت سے) فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر مبارک اٹھاتے سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے قرأت کرتے یہاں تک کہ جب فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور دعا مانگتے۔

۱۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ رعل، ذکوان اور عصیہ جنھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی، کے خلاف تیس دن صبح کی نماز میں بددعا کی۔

۱۳۶۷ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهٗ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی عرب کے کچھ قبائل کے خلاف دعا مانگتے تھے پھر اسے چھوڑ دیا

اَلْكَلَامُ فِیْ ذٰلِكَ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اِثْبَاتِ الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت ثابت ہے پھر ان کے دو گروہ ہیں

فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ هُوَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الَّذِيْ آخُذُ بِهٖ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

ایک گروہ کہتا ہے کہ رکوع کے بعد ہے اور دوسرا گروہ رکوع سے پہلے کا قائل ہے۔ ابن ابی لیلیٰ اور حضرت امام مالک بن انس رحمہما اللہ ان قائلین میں سے ہیں۔ یونس کہتے ہیں مجھے ابن وہب نے بتایا کہ میں نے حضرت امام مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے خاص طور پر جس چیز کو اپنایا وہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھنا ہے۔

فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ إِلٰى أَنَّهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ.

رکوع سے بعد کے قائلین کے دلیل وہی روایات ہیں جنہیں ہم نے حضرت ابوہریرہ، ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

وَكَانَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ لِلْفَرِيْقِ الْآخَرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا وَإِنَّمَا الْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

ان کے خلاف دوسرے حضرات کی دلیل حدیث سفیان ہے جسے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت پڑھی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا نَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ أَصْلًا قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ.

دوسرے حضرات نے ان (دونوں گروہوں) کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہمارے نزدیک فجر کی نماز میں قنوت بالکل جائز نہیں نہ رکوع سے پہلے اور نہ بعد میں

وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ فِي الْقُنُوْتِ قَدْ رُوِيَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَنَتَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ قُنُوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَعِلْمُهُ.

اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ قنوت کے سلسلے میں مروی یہ روایات جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ ایک راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان سے روایت کیا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن قنوت پڑھی ہے پس ان کے نزدیک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت تھا اور آپ کو اس کا علم تھا۔

۱۳۷۸: **ثُمَّ** قَدْ وَجَدْنَا عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا فَهْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمْ يَقْنُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَّا شَهْرًا لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ.

پھر ہم نے ان سے یہ روایت بھی پائی۔
حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی اس سے پہلے یا بعد نہیں پڑھی۔

۱۳۶۹ و حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا المقدمی قال ثنا ابو معشر قال ثنا ابو حمزة عن ابراهیم عن علقمة عن ابن مسعود قال قنت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم شهرا یدعو علی عصیة و ذکوان فلما ظهر علیهم ترک القنوت و کان ابن مسعود لا یقنت فی صلوة الغداة۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی آپ عصیہ اور ذکوان قبیلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے۔ جب ان پر غلبہ پا لیا تو قنوت چھوڑ دی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

قال ابو جعفر فهذا ابن مسعود یخبر ان قنوت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم الذی کان انما کان من اجل من کان یدعوا علیه وانه قد کان ترک ذلک فصار القنوت منسوخا فلم یکن هو من بعد رسول الله صلی الله صلی الله علیه و آله وسلم یقنت۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو بتلاتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ان لوگوں کے خلاف بددعا کرنے کے لیے تھا اور آپ نے اسے چھوڑ دیا تھا پس قنوت منسوخ ہوگئی، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

وکان احد من روی ذلک ایضا عن رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم عبد الله بن عمر ثم قد اخبرهم ان الله عز وجل حین انزل علی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم لیس لک من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظلمون فصار ذلک عند ابن عمر منسوخا ایضا فلم یکن هو یقنت بعد رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنے والے ایک راوی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں پھر انھوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ "لیس لک من الامر شیء" الخ نازل فرما کر اسے منسوخ کر دیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی یہ منسوخ ہوگئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

۱۳۷۰ - وکان ینکر علی من کان یقنت کما حدثنا ابراهیم بن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا شعبة قال ثنا قتادة عن ابی مجلز قال صلیت خلف ابن عمر الصبح فلم یقنت فقلت الکبر یمنعک فقال ما احفظه عن احد من اصحابی۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے پوچھا کہ آپ کو قنوت پڑھنے سے بڑھاپا مانع ہے۔ انھوں نے فرمایا مجھے کسی بھی صحابی سے یہ بات نہیں پہنچی۔

۱۳۷۱ - وکما حدثنا ابو بکرة قال

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر

ثَنَا وَهْبٌ وَمُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا شَهِدْتُ وَمَا رَاَيْتُ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ وَلَا رَاَيْتُ اَحَدًا يَفْعَلُهٗ۔

رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے کسی کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی سنا ہے۔ وہب کی روایت میں اسی طرح ہے اور مؤمل کی روایت میں ہے میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۷۲ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ وَمَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ اِذَا فَرَغَ الْاِمَامُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَامَ يَدْعُوْ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا يَفْعَلُهٗ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّكُمْ مَعَاشِرَ اَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَهٗ۔

حضرت اشعث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا قنوت کیا ہے انھوں نے کہا جب امام دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو کھڑے ہو کر دعا مانگے۔ فرمایا میں نے کسی کو اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا اے اہل عراق تم ایسا کرتے ہو۔

۱۳۷۳ - وَكَمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقُنُوْتِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ مَا رَاَيْتُ وَمَا عَلِمْتُ۔

حضرت تمیم بن سلمہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت کے بارے میں پوچھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا مگر انھوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کسی نہیں دیکھا اور نہ مجھے معلوم ہے۔

فَوَجْهُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِنَّمَا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَنَتَ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ فَتَرَكَ لِذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِيْ كَانَ يَقْنُتُهٗ وَسَاَلَهٗ اَبُوْ مِجْلَزٍ فَقَالَ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ مِنَ الْقُنُوْتِ فَقَالَ مَا اَحْفَظُهٗ مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَعْنِيْ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَا اَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْهُ بَعْدَ تَرْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ وَسَاَلَهٗ اَبُو الشَّعْثَاءِ عَنِ الْقُنُوْتِ وَسَاَلَهٗ

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا بیان یہ ہے کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت (کے رکوع) سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر الخ نازل فرمائی تو آپ نے یہ قنوت پڑھنا چھوڑ دیا۔ ابومجلز نے ان سے پوچھا کیا آپ کو بڑھاپا قنوت سے مانع ہے؟ فرمایا (نہیں بلکہ) مجھے اپنے کسی ساتھی یعنی کسی صحابیؓ رسول علیہا السلام سے یاد نہیں کہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنے کے بعد اس پر عمل کیا ہو ان سے ابوالشعثاء نے قنوت کے بارے میں پوچھا اور خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان (ابو الشعثاء) سے پوچھا کہ قنوت کیا ہے تو انھوں نے بتایا کہ جب امام صبح کی نماز میں دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہو جائے تو دعا مانگے

ابن عمر عن ذلك القنوت ما هو فاخبره ان الامام اذا فرغ من القراءة في الركعة الاخرة من صلوة الصبح قام يدعو فقال ما رايت احدا يفعله لان ما كان هو علمه من قنوت النبي صلى الله عليه و اله وسلم انما كان الدعاء بعد الركوع واما قبل الركوع فلم يره منه ولا من غيره فانكر ذلك من اجله۔

آپ نے فرمایا میں نے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا کیونکہ آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت کے بارے میں جو معلوم تھا وہ رکوع کے بعد دعا تھی لیکن رکوع سے پہلے انھوں نے نہ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا اور نہ ہی کسی اور سے اسی بناء پر انھوں نے انکار فرمایا۔

فقد ثبت بما روينا عنه نسخ قنوت رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم بعد الركوع ونفي القنوت قبل الركوع اصلا و ان رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم لم يكن يفعله ولا خلفاؤه من بعده۔

پس جو کچھ ہم نے ان سے روایت کیا ہے اس سے رکوع کے بعد قنوت کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا اور رکوع سے پہلے قنوت کی انھوں نے خود نفی فرمادی اور بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین ایسا نہیں کرتے تھے۔

وكان احد من روى عنه القنوت عن رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم عبد الرحمن بن ابي بكر فاخبر في حديثه الذي رويناه عنه بان ما كان يقنت به رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم دعا على ما كان يدعو عليه وان الله عز وجل نسخ ذلك بقوله ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم الاية ففي ذلك ايضا وجوب ترك القنوت في الفجر۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے بارے میں ایک راوی حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ہیں انھوں نے اپنی اس حدیث میں جسے ہم نے ان سے روایت کیا بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بعض لوگوں کے بارے میں بددعا ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ لیس لك من الامر الخ کے ذریعے اسے منسوخ فرمادیا۔ اس حدیث سے بھی فجر کی نماز میں قنوت چھوڑنے کا وجوب ثابت ہوا۔

وكان احد من روى عنه عن رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم ذلك ايضا خفاف بن ايماء فذكر عن رسول الله صلى الله عليه و اله وسلم انه لما رفع راسه من الركوع قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها وعصية عصت الله ورسوله اللهم العن بني لحيان ومن ذكر معهم۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے ایک راوی حضرت خفاف بن ایماء ہیں انھوں نے روایت کیا کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا اللہ تعالیٰ قبیلہ اسلم کو سلامت رکھے، قبیلہ غفار کو بخش دے، قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی یا اللہ! بنو لحیان اور ان کے ساتھ جن کا ذکر کیا گیا سب پر لعنت بھیج۔

ففي هذا الحديث لعن من لعن رسول

اس حدیث کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض

اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و فی حدیثی ابن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر وقد اخبراھما فی حدیثیھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ترک ذلک حین انزلت علیہ الآیۃ التی ذکرنا۔

لوگوں پر لعنت بھیجی حضرت ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر (رضی اللہ عنہم) نے اپنی روایتوں میں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا آیت نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

ففی حدیثیھما النسخ کما فی حدیث خفاف ابن ایماء فھما اولی وان حدیث ابن ایماء و فی ذلک وجوب ترک القنوت ایضا۔

وکان احد من روی عنہ ذلک ایضا البراء فروی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یقنت فی الفجر والمغرب ولم یخبر بقنوتہ ذلک ما ھو فقد یجوز ان یکون ذلک القنوت الذی رواہ ابن عمر و عبد الرحمن بن ابی بکر ومن روی ذلک معھما ثم نسخ ذلک بھذہ الآیۃ ایضا وقد قرن فی ھذا الحدیث بین المغرب والفجر فذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کان یقنت فیھما۔

پس حضرت خفاف بن ایماء کی روایت کی طرح ان دونوں کی روایتوں میں بھی نسخ کا ذکر ہے، لہٰذا یہ روایت خفاف بن ایماء کی روایت سے اولیٰ ہے اگرچہ ان کی روایت سے بھی وجوب ترک ثابت ہوتا ہے ۔۔۔۔۔۔ ایک راوی حضرت براء رضی اللہ عنہ ہیں ان سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور مغرب کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے لیکن انھوں نے قنوت کی کیفیت بیان نہیں کی ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جو حضرت ابن عمر اور عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دیگر راویوں سے مروی ہے پھر یہ اس آیت کے ساتھ منسوخ ہو گئی انھوں نے اس حدیث میں مغرب اور فجر کو ملایا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں میں قنوت پڑھتے تھے۔

ففی اجماع مخالفنا لنا علی ان ما کان یفعلہ فی المغرب منسوخ لیس لاحد بعدہ ان یفعلہ دلیل علی ان ما کان یفعلہ فی الفجر ایضا کذلک۔

وکان احد من روی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایضا القنوت فی الفجر انس بن مالک فروی عمرو بن عبید عن الحسن عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لم یزل یقنت بعد الرکوع فی صلوۃ الغداۃ حتی فارقہ فاثبت فی ھذا الحدیث القنوت فی صلوۃ الغداۃ و ان

چونکہ مغرب کی نماز میں قنوت کے منسوخ ہونے اور اب کسی کے لیے جائز نہ ہونے پر مخالفین ہمارے ساتھ متفق ہیں لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ فجر کی نماز میں جو قنوت پڑھتے تھے وہ بھی منسوخ ہو چکی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی ایک راوی ہیں جن سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ عمرو بن عبید، حسن سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے حتیٰ کہ وہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) آپ سے جدا ہوئے انھوں نے اس حدیث میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا اور اس کا منسوخ نہ ہونا ثابت کیا۔

ذٰلِكَ لَمْ يُنْسَخْ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ خِلَافُ ذٰلِكَ فَرَوٰی اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِيْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ فَقَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا۔

وَرَوٰی اِسْحٰقُ بْنُ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثَلٰثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ۔

وَرَوٰی قَتَادَةُ عَنْهُ نَحْوًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

وَرَوٰی عَنْهُ حُمَيْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

فَهٰؤُلَاۤءِ كُلُّهُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ خِلَافَ مَا رَوٰی عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ۔

وَقَدْ رَوٰی عَاصِمٌ عَنْهُ اِنْكَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّكُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ فَعَلَ ذٰلِكَ شَهْرًا وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

فَضَادَّ ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رَوٰی عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ وَخَالَفَهٗ فَلَمْ يَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّحْتَجَّ فِيْ حَدِيْثِ اَنَسٍ بِاَحَدِ الْوَجْهَيْنِ مِمَّا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ۔

وَاَمَّا قَوْلُهٗ وَلٰكِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ اَخَذَهٗ عَمَّنْ بَعْدَهٗ اَوْ رَاْيًا رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰی غَيْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ فَلَا يَكُوْنُ قَوْلُهٗ اَوْلٰى مِمَّنْ خَالَفَهٗ اِلَّا بِحُجَّةٍ تُبَيِّنُ لَنَا۔

متعدد طرق کے ساتھ ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے حضرت ایوب محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں، پوچھا گیا رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا رکوع سے کچھ بعد۔

حضرت اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ ان (حضرت انس) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن صبح کی نماز میں قبیلہ رعل اور ذکوان کے لیے بد دعا فرمائی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی ان سے اس طرح روایت کیا ہے۔ حمید نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

ان تمام حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس بات کے خلاف روایت کیا ہے۔ جو حضرت عمرو نے بواسطہ حسن ان سے روایت کیا حضرت عاصم نے ان سے رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار نقل کیا ہے اور یہ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ ایسا کیا اور وہ بھی رکوع سے پہلے، یہ بھی حضرت عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف اور اس سے متضاد ہے۔

پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے کسی طریقے سے بھی استدلال کرنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کیونکہ مخالف، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی روایت سے استدلال کر سکتا ہے۔

اور آپ کا یہ قول کہ قنوت رکوع سے پہلے ہے انھوں نے یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی ممکن ہے انھوں نے بعد والوں سے حاصل کی ہو یا ان کی اپنی رائے ہو جبکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کے مخالفین کے قول سے ان کا قول اس وقت تک اولیٰ نہیں ہو سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل ظاہر نہ ہو۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوَى أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَقَالَ مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابو جعفر رازی نے حضرت ربیع بن انس سے روایت کیا فرماتے ہیں، ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ سے کہا گیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

قِيلَ لَهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ الَّذِي رَوَاهُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَقَدْ ضَادَّهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ الْقُنُوتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ الَّذِي ذَكَرَهُ أَنَسٌ فِي حَدِيثِ عَاصِمٍ فَلَمْ يَثْبُتْ لَنَا عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ شَيْءٌ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ النَّسْخُ لِلْقُنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے یہ وہی قنوت ہو جسے حضرت عمرو نے بواسطہ حسن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اگر ایسا ہی ہے تو یہ اس کے خلاف ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہو سکتا ہے یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جس کا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عاصم کی روایت میں ذکر فرمایا پس بواسطہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکوع سے پہلے قنوت ثابت نہیں ہوتی، اور رکوع سے بعد والی قنوت کا ان سے نسخ ثابت ہے۔

وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَحَدَ مَنْ رَوَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا الْقُنُوتَ فِي الْفَجْرِ فَذٰلِكَ الْقُنُوتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى الْآخَرِينَ وَفِي حَدِيثِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر میں قنوت کے ایک راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ یہ قنوت ایک قوم کے لیے دعا اور دوسروں کے لیے بد دعا تھی۔ ان کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت کریمہ لیس لک من الامر الخ نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا تھا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا هٰكَذَا وَقَدْ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا

۱۳۷۴۔ حضرت اعرج فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔

بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ کَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ الْمَنْسُوْخَ عِنْدَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّمَا کَانَ هُوَ الدُّعَاءُ عَلٰی مَنْ دَعَا عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْقُنُوْتُ الَّذِیْ مَعَ ذٰلِکَ فَلَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک وہ دعا منسوخ ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان (کفار) کے خلاف مانگتے تھے اس کے ساتھ جو قنوت تھی وہ منسوخ نہیں ہوئی۔

۱۳۷۵۔ قِیْلَ لَهٗ اِنَّ یُوْنُسَ بْنَ یَزِیْدَ قَدْ رَوٰی عَنِ الزُّهْرِیِّ فِیْ حَدِیْثِ الْقُنُوْتِ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ فِیْهِ ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّهٗ تَرَکَ ذٰلِکَ حِیْنَ اُنْزِلَ عَلَیْهِ لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ الْاٰیَةَ فَصَارَ ذِکْرُ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰیَةِ الَّذِیْ کَانَ بِهِ النَّسْخُ مِنْ کَلَامِ الزُّهْرِیِّ لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِیْدٍ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

اس سے کہا جائے گا کہ یونس بن یزید نے حدیث قنوت کے سلسلے میں امام زہری سے جو کچھ روایت کیا اور اسے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے یہ وہی بات جو ہم سے یونس بن عبدالاعلیٰ نے بیان کی وہ فرماتے ہیں ابن وہب نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے مجھے خبر دی پھر انہوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی۔ اس کے بعد فرمایا ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے آیت کریمہ لیس لک من الامر شیء کے نازل ہونے پر اسے چھوڑ دیا۔ پس اس آیت کا ذکر جس کے ساتھ قنوت منسوخ ہوئی امام زہری کا کلام ہے اس کا تعلق حضرت ابو سعید اور سلمہ کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے ساتھ نہیں ہے

فَقُلْ یَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ نُزُوْلُ هٰذِهِ الْاٰیَةِ لَمْ یَکُنْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَلِمَهٗ فَکَانَ یَعْمَلُ عَلٰی مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقْرِیْرِهٖ اِلٰی اَنْ مَاتَ لِاَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهٗ بِخِلَافِ ذٰلِکَ وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ کَانَ نَسْخًا لِمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ فَانْتَهَیَا اِلٰی ذٰلِکَ وَتَرَکَا بِهِ الْمَنْسُوْخَ الْمُتَقَدِّمَ۔

ممکن ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آیت کے نزول کا علم نہ ہوا ہو اور وہ وصال تک حضور علیہ السلام کے اس فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں جس کا انہیں علم تھا کیونکہ ان کے نزدیک اس کے خلاف دلیل ثابت نہیں ہوئی جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو معلوم تھا کہ یہ آیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے لیے ناسخ ہے پس وہ اس پر کاربند رہے اور اس کے ساتھ منسوخ ہونے والے پہلے عمل کو چھوڑ دیا۔

وَحُجَّةٌ اُخْرٰی فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اَیْمَاءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ حِیْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰی ذَکَرَ مَا ذَکَرَ فِیْ حَدِیْثِهٖ

دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن ایماء کی حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت فرمائے آخر حدیث تک پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ ریز ہو گئے اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے نزول

ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَخَرَّ سَاجِدًا اَفَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهٗ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْاٰيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهٖ لِلْاَسْرٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَ مَا قَدِمُوْا۔

اُمید کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ مکہ مکرمہ میں قیدیوں کے لیے دعا مانگتے رہے پھر ان کے آنے پر ترک کر دیا۔

وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ وَفِيْهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ اَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَيَّ۔

اس سے پہلے جو ہم نے یحییٰ بن کثیر کی روایت نقل کی ہے کہ ابو سلمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اس میں بھی قنوت کا ذکر ہے اس میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک صبح حضور علیہ السلام نے ان (قیدیوں) کے لیے دعا نہ مانگی، میں نے عرض کیا تو فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے وہ میرے پاس آچکے ہیں۔

فَفِيْ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَمَا كَانَ يَقُوْلُهٗ فِي الصُّبْحِ وَقَدْ اَجْمَعُوْا اَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِكَمَالِهٖ لَا اِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهٖ فَالْفَجْرُ اَيْضًا فِي النَّسْخِ كَذٰلِكَ۔

اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ آپ جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے، عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے، اور اس بات پر اجماع ہے کہ عشاء کی نماز سے یہ مکمل طور پر منسوخ ہے کسی دوسرے قنوت سے نہیں بدلا، لہٰذا نسخ کے سلسلے میں فجر کا یہی حکم ہے۔

فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوْتِ فَلَمْ نَجِدْ هَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهٖ لِاَنَّ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ بِهٖ فِيْهَا وَاَمَرْنَا بِتَرْكِهٖ۔

جب ہم نے قنوت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان روایات کا بیان واضح کیا تو اب نماز فجر میں اس کے وجوب پر ہمیں کوئی دلیل نہ ملی لہٰذا ہم اس نماز میں اس (کے پڑھنے) کا حکم نہیں دیتے بلکہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔

۱۳۷۶- مَعَ اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَنْكَرَهٗ اَصْلًا كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ يَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَخَلْفَ

علاوہ ازیں بعض صحابہ کرام نے تو اس کا بالکل ہی انکار کیا ہے۔ ابو مالک اشجعی سعد بن طارق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا ابا جان! آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے پیچھے اور یہاں کوفہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے پانچ سال نماز پڑھی ہے کیا وہ فجر کی نماز قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا بیٹے! یہ بدعت ہے۔

عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ قَرِيْبًا مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ اَفَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَسْنَا نَقُوْلُ اِنَّهٗ مُحْدَثٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ كَانَ بَعْدَهٗ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهٗ فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَجَعْنَا اِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم اسے اس معنیٰ میں بدعت نہیں کہتے کہ یہ بالکل نہیں تھی بلکہ یہ تھی جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا۔ پس جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت ثابت نہ ہوئی تو ہم نے اس سلسلے میں صحابہ کرام سے مروی روایات کی طرف رجوع کیا۔

۱۳۷۷- فَاِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيْهَا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ فِيْ قُنُوْتِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

حضرت عبید اللہ بن عمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور قنوت میں یہ الفاظ کہے اللّٰھم انا نستعینک (آخر تک) اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تجھ ہی سے مغفرت کا سوال کرتے ہیں، تمام بہترین تعریفیں تیرے لیے بیان کرتے ہیں تیرا شکر ادا کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے تیرے نافرمان بندوں سے قطع تعلق کرتے اور انھیں چھوڑ دیتے ہیں اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تیرے لیے ہی نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں تیری طرف دوڑتے اور لپکتے ہیں تیری رحمت کی امید رکھتے ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

۱۳۷۸- وَاِذَا صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبْزٰى الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ۔

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ خزاعی اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے ایسا ہی کیا۔ البتہ انھوں نے پڑھا ونثنی علیک (آخر تک)

(ترجمہ گذر چکا ہے)

۱۳۷۹- وَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدَةَ ابْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی۔

أَبُوْ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ قَنَتَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ بِالسُّوْرَتَيْنِ۔

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَاللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

١٣٨١ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ بِالْأَحْزَابِ فَسَمِعْتُ قُنُوْتَهُ وَأَنَا فِيْ أٰخِرِ الصُّفُوْفِ۔

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ۔

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُخَارِقٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذُكِرَ لَهٗ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ فِي الْقُنُوْتِ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ قَنَتَ مَعَ أَبِيْهِ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مَا ذَكَرْنَا وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عمر رضی اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں دو سورتوں کے بعد یوں قنوت پڑھتے "اللھم انا نستعینک واللھم ایاک نعبد" اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں اور یا اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی آپ نے سورہ احزاب پڑھی پھر میں نے آپ کی قنوت سنی جبکہ میں آخری صف میں تھا۔

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی جب آپ دوسری رکعت کی قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی اس کے بعد تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

حضرت شعبہ، حضرت مخارق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت محمد بن سیرین فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے ان سے قنوت کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا اور فرمایا کہ انہوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی لیکن وہ اسے بھول گئے ہیں۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے جو ہم نے بیان کیا لیکن

۱۳۸۵ - فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۸۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما (دونوں) فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ إِنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت ابراہیم، حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں ان سب نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھا کرتے تھے آپ نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهٖ هٰذَا أَنَّهُمْ قَالُوْا كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ عُمَرَ نَحْفَظُ رُكُوْعَهٗ وَسُجُوْدَهٗ وَلَا نَحْفَظُ قِيَامَ سَاعَةٍ يَعْنِي الْقُنُوْتَ

عبدالحمید بن صالح کہتے ہیں ابو شہاب نے اپنی اسی سند (پہلی حدیث کی سند) کے ساتھ ہم سے بیان کیا کہ انھوں (حضرت علقمہ، اسود اور مسروق رضی اللہ عنہم) نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ہمیں آپ کا رکوع اور سجدہ یاد ہے لیکن آپ کا کچھ دیر کھڑا رہنا یاد نہیں جتنی دیر میں قنوت پڑھی جاتی

۱۳۸۹ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ فِي الْفَجْرِ۔

حضرت اسود اور عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

۱۳۹۰ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ نَحْوَهٗ۔

حضرت منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے سنا وہ حضرت عمرو بن میمون سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ ان روایات کے خلاف ہیں جو ان (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے پہلی روایات

قَدْ كَانَ فَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْأَمْرَيْنِ فِي وَقْتٍ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ

میں مروی ہے پس ممکن ہے آپ نے دونوں کام کسی وقت کیے ہوں۔ اس سلسلے میں ہم نے دیکھا:

۱۳۹۱ - **فَإِذَا** يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ رُبَّمَا قَنَتَ عُمَرُ فَأَخْبَرَنَا زَيْدٌ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا قَنَتَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقْنُتْ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ يَقْنُتُ مَا هُوَ

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے تھے۔

پس زید نے اس بات کی خبر دی جو ہم نے بیان کیا کہ آپ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔ لہٰذا ہم نے دیکھا کہ آپ کس وجہ سے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۲ - **فَإِذَا** ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي شِهَابٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ عُمَرُ إِذَا حَارَبَ قَنَتَ وَإِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ لڑائی کے موقع پر قنوت پڑھتے اور جب لڑائی نہ ہوتی تو نہ پڑھتے۔

فَأَخْبَرَ الْأَسْوَدُ بِالْمَعْنَى الَّذِي لَهُ كَانَ يَقْنُتُ عُمَرُ إِنَّهُ كَانَ إِذَا حَارَبَ يَدْعُو عَلَى أَعْدَائِهِ وَيَسْتَعِينُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَنْصِرُهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ لَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَمَا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَحَدٍ بَعْدُ۔

تو حضرت اسود نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت پڑھنے کا سبب بتایا کہ حالتِ جنگ میں آپ اپنے دشمنوں کے خلاف دعا مانگتے ان کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کے شہید ہونے پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی "لیس لک من الامر شئی الخ" حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بددعا نہیں فرمائی۔

فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا تَنْسَخُ الدُّعَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى أَحَدٍ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عُمَرَ بِنَاسِخَةٍ مَا كَانَ قَبْلَ الْقِتَالِ وَإِنَّمَا نُسِخَتْ عِنْدَهُ الدُّعَاءُ فِي حَالِ عَدَمِ

پس حضرت عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمر اور ان کے موافق حضرات کے نزدیک اس آیت سے نماز میں کسی کے لیے بددعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک یہ آیت لڑائی کے آغاز سے پہلے مانگی جانے والی دعا کے لیے ناسخ نہیں ہے۔ غیر حالتِ جنگ کی دعا منسوخ ہو گئی۔ مگر

الْقِتَالِ اَلَا اِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَّرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ۔

(کم از کم) اس سے ان لوگوں کے قول کا باطل ہونا ثابت ہو گیا جو فجر کی نماز میں ہمیشہ قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کا بیان یہی ہے۔

۱۳۹۳- وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ۔

اس ضمن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے حضرت ابو عبد الرحمٰن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صبح کی نماز میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴- وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَاَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ وَاَبُوْ مُوْسٰى۔

حضرت شعبہ اور سفیان ابو حصین سے وہ عبد اللہ بن معقل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور حضرت شعبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت علی اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نے ہمارے سامنے قنوت پڑھی۔

۱۳۹۵- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الصُّبْحَ فَقَنَتَ۔

حضرت ابن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انھوں نے قنوت پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلِيٌّ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهٗ عُمَرُ مِنْ اَجْلِهٖ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہر دور میں نماز فجر میں قنوت پڑھنا جائز سمجھتے ہوں۔ اور ہو سکتا ہے آپ نے ایک خاص وقت میں ایسا کیا ہو اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بنیاد پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے

۱۳۹۶- فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ عَدِيٍّ

چنانچہ ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو دیکھا؛
حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود

قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَاَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَكَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا۔

رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے سب سے پہلے اس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے قنوت پڑھی۔ صحابہ کرام کا خیال تھا کہ آپ نے یہ کام اس لیے کیا کہ آپ جنگ لڑ رہے تھے۔

۱۳۹۷- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِنَّمَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيْهَا هٰهُنَا لِاَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا فَكَانَ يَدْعُوْا عَلٰى اَعْدَآءِهٖ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس (نماز) میں اس لیے قنوت پڑھتے تھے کہ آپ حالت جنگ میں تھے تو آپ فجر اور مغرب (کی نمازوں) میں قنوت میں دشمنوں کے خلاف دعا کرتے تھے۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ مَذْهَبَ عَلِيٍّ فِي الْقُنُوْتِ هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ الَّذِيْ وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ اِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِاَنَّهُ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ فِيْمَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيْمُ۔

مذکورہ روایت سے ثابت ہوا کہ قنوت کے سلسلے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا مذہب وہی تھا جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا تھا جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ صرف فجر کی نماز میں اس کا قصد نہیں کرتے تھے بلکہ حضرت ابراہیم کی روایت کے مطابق آپ مغرب کی نماز میں بھی ایسا کرتے تھے۔

۱۳۹۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن معقل فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی تو آپ نے قنوت پڑھ کر دعا مانگی۔

فَكُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيْهَا اِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ وَاِنَّ عَلِيًّا اِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيْهَا مِنْ اَجْلِ الْحَرْبِ فَقُنُوْتُهُ فِي الْفَجْرِ اَيْضًا عِنْدَنَا كَذٰلِكَ۔

تمام حضرات کا اس بات پر اجماع ہے کہ حالت جنگ کے بغیر مغرب کی نماز میں قنوت نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی وجہ سے اس میں قنوت پڑھی پس آپ کا نماز فجر میں قنوت پڑھنا بھی اسی وجہ سے تھا۔

۱۳۹۹- وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فجر کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ادا کی۔ آپ نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

۱۴۰۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ

ابو عاصم کہتے ہیں ہم سے حضرت عوف نے بیان

عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَالَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى۔

کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اور فرمایا یہ درمیانی نماز ہے۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا فِيْ اَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا جَازَ فِيْ اَمْرِ عَلِيٍّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں بھی وہی بات جائز ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے معاملے میں جائز ہے۔

فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ هٰذَا

ہم نے غور کیا کہ آیا ان سے اس کے خلاف بھی کچھ مروی ہے۔ (تو دیکھا)

۱۴۰۱ - فَاِذَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَا لَا يَقْنُتَانِ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز ادا کی وہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا مُجَاهِدٌ اَوْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔

حضرت مجاہد یا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۰۳ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ دَارِهٖ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهٗ۔

حضرت عمران بن حارث اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ... کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے گھر میں ان کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی تو انھوں نے رکوع سے پہلے اور بعد میں قنوت نہیں پڑھی۔

۱۴۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَارِثِ السُّلَمِيُّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ۔

حضرت حصین بن عبد الرحمن روایت کرتے ہیں حضرت عمران بن حارث سلمی نے بتایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی۔ انھوں نے قنوت نہیں پڑھی۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَكَانَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ الْقُنُوْتَ هُوَ اَبُوْ رَجَاءٍ وَاِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا لِعَلِيٍّ وَكَانَ اَحَدُ مَنْ يَرْوِيْ عَنْهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاِنَّمَا كَانَتْ صَلٰوتُهٗ مَعَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ فَكَانَ مَذْهَبُهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا مَذْهَبَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کے راوی ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف سے بصرہ کے حاکم تھے اور ان سے اس کے خلاف روایت کرنے والوں میں سے ایک حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ اس کے بعد بھی مکہ مکرمہ میں ان کے ساتھ

فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِیْ رَوَیْنَا عَنْهُمُ الْقُنُوْتَ فِی الْفَجْرِ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِیْ ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِیْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِیْ حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ۔

وَقَدْ رَوَیْنَا عَنْ اٰخَرِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِیْ سَائِرِ الدَّهْرِ۔

۱۴۰۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۶- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَقْنُتُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا الْوِتْرَ فَاِنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ۔

۱۴۰۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

۱۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِیْ دَاؤُدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ بِاِسْنَادِهٖ۔

۱۴۰۹- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِیِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ۔

۱۴۱۰- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ

نماز پڑھتے رہے لہٰذا اس سلسلے میں ان کا مذہب بھی وہی ہے جو حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مذہب ہے۔

پس جن حضرات سے ہم نے فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا روایت کیا تو یہ اس پیش آنے والے معاملے (جنگ) کی وجہ سے ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے پس انھوں نے اس نماز میں اور دوسری نمازوں میں بھی قنوت پڑھی ہے اور جب یہ معاملہ پیش نہ ہوتا تو وہ نہ پڑھتے۔ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ہم نے ہمیشہ کے لیے

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وتروں کے علاوہ کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ وتروں میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے۔

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبد اللہ بن رجاء فرماتے ہیں حضرت مسعودی نے خبر دی، پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس حدیث کی مثل ذکر کیا جو ابو بکرہ نے ابو داؤد سے انھوں نے مسعودی سے روایت کی ہے۔

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شام میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے قنوت کے بارے میں پوچھا انھوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ۔

کسی نماز میں قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

۱۴۱۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے تھے تو آپ قنوت نہ پڑھتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِيْ دَهْرِهٖ كُلِّهٖ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِيْ كُلِّ وِلَايَةِ عُمَرَ اَوْ فِيْ اَكْثَرِهَا فَلَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ لِذٰلِكَ وَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ يُنْكِرُ الْقُنُوْتَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يَفْعَلُهٗ وَقَدْ كَانَ مُحَارِبًا حِيْنَئِذٍ لِاَنَّهٗ لَمْ تَعْلَمْهُ اَمَّ النَّاسَ اِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الْاَمْرُ صَارَ اِلَيْهِ۔

فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَاءِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ فِيْمَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنَ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پورے دورِ خلافت یا اکثر مدّت میں دشمنوں سے لڑائی رہتی تھی لیکن آپ نے اس مقصد کے لیے قنوت نہیں پڑھی، اور یہ ہیں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جو قنوت کا انکار کرتے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما بھی نہیں پڑھتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالتِ جنگ میں تھے، کیونکہ ہمارے علم کے مطابق انھوں نے اسی وقت لوگوں کی امامت کرائی جب وہ بر سرِ اقتدار تھے۔ پس ان لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب علی ابن ابیطالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سب کی اس بات میں مخالفت کی کہ وہ حالتِ جنگ میں اس وقت بھی قنوت پڑھتے تھے۔ جب غیر حالتِ جنگ میں اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا۔

فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ قَنَتُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ خِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَيْضًا اَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْعِشَاءُ الْاٰخِرَةُ وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ قَنَتَ فِيْ ظُهْرٍ وَلَا عَصْرٍ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ۔

جب اس سلسلے میں اختلاف ثابت ہوا تو اس مسئلے کو قیاس کے طریقے پر واضح کرنا ضروری ہو گیا تاکہ ہم صحیح مطلب ظاہر کر سکیں۔ پس جو کچھ ہم نے ان سے قنوت کے بارے میں روایت کیا ہے کہ وہ فجر اور مغرب کی نمازوں میں پڑھتے تھے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے خلاف ہے کہ آپ عشاء کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے کیونکہ اس میں مغرب کا بھی احتمال ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ عشاء کی نماز ہو اور ہمیں کسی صحابی کے بارے میں معلوم نہیں کہ انھوں نے حالتِ جنگ میں یا اس کے علاوہ ظہر اور عصر میں قنوت پڑھی ہو۔

فَلَمَّا كَانَتْ هَاتَانِ الصَّلٰوتَانِ لَا قُنُوْتَ فِيْهِمَا فِيْ حَالِ الْحَرْبِ وَفِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ وَكَانَتِ الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ ثَبَتَ اَنْ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ الْحَرْبِ اَيْضًا وَقَدْ رَاَيْنَا الْوِتْرَ فِيْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَ اَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَعِنْدَ خَاصٍّ مِّنْهُمْ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً فَكَانُوْا اِنَّمَا يَقْنُتُوْنَ بِتِلْكَ الصَّلٰوةِ خَاصَّةً لَا لِحَرْبٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ فَلَمَّا انْتَفَى اَنْ يَّكُوْنَ الْقُنُوْتُ فِيْمَا سِوَاهَا يَجِبُ لِعِلَّةِ الصَّلٰوةِ خَاصَّةً لَا لِعِلَّةٍ غَيْرِهَا انْتَفَى اَنْ يَّكُوْنَ يَجِبُ لِمَعْنًى سِوٰى ذٰلِكَ۔

پس جب ان دو نمازوں میں حالت جنگ اور غیر حالت جنگ، دونوں صورتوں میں قنوت نہیں اور فجر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں حالت جنگ کے علاوہ قنوت نہیں تو ثابت ہوا کہ ان میں جنگ کی حالت میں بھی قنوت نہیں۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر فقہاء کے نزدیک وتروں میں ہمیشہ قنوت پڑھی جاتی ہے اور بعض کے نزدیک خاص نصف رمضان میں ہے گویا تمام فقہاء خاص اس نماز کے حوالے سے قنوت پڑھتے ہیں لڑائی وغیرہ کے لیے نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے محض نماز ہونے کے اعتبار سے قنوت کی نفی ہو گئی کسی اور وجہ سے نہیں۔ تو وہ کسی دوسری علت کی بنیاد پر واجب نہیں ہو سکتی۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بنابریں ہماری مذکورہ تقریر سے ثابت ہوا کہ قیاس کے مطابق فجر کی نماز میں حالت جنگ اور غیر حالت جنگ کسی صورت میں قنوت نہ پڑھی جائے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۳ مَا يُبْدَاُ بِوَضْعِهٖ فِي السُّجُوْدِ الْيَدَيْنِ اَوِ الرُّكْبَتَيْنِ

باب ۵۳: سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

۱۴۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَاَ بِوَضْعِ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا ثَنَا

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل

الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

روایت کرتے ہیں۔

۱۴۱۴- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے بلکہ ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ لِأَنَّهُ قَالَ لَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَالْبَعِيرُ إِنَّمَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَأَمَرَهُ هٰهُنَا أَنْ يَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيرُ وَنَهَاهُ فِي أَوَّلِ الْكَلَامِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيرُ۔

بیان مسئلہ

ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات محال ہے کیونکہ آپ نے فرمایا اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور وہ تو اگلے قدموں پر بیٹھتا ہے پھر فرمایا لیکن گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھے پس یہاں حکم فرمایا کہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے اور کلام کے آغاز میں اونٹ جیسا عمل کرنے سے منع فرمایا۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ فِي تَثْبِيتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيحِهِ وَنَفْيِ الْإِحَالَةِ مِنْهُ أَنَّ الْبَعِيرَ رُكْبَتَاهُ فِي يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْبَهَائِمِ وَبَنُو آدَمَ لَيْسُوا كَذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَبْرُكْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي رِجْلَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِي يَدَيْهِ وَلٰكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ فَيَكُونُ مَا يَفْعَلُ فِي ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيرُ۔

اس کلام کو ثابت اور اس کی صحت برقرار رکھتے ہوئے نیز اس کے محال ہونے کی نفی کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھوں (یعنی اگلے قدموں) میں ہوتے ہیں بلکہ تمام جانوروں کا یہی حال ہے جبکہ انسانوں میں اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ اپنے ان گھٹنوں پر نہ بیٹھے جو اس کے پاؤں (ٹانگوں) میں ہیں جیسا کہ اونٹ اپنے ان گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کے اگلے پاؤں میں ہیں بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں ہیں پھر گھٹنے رکھے پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے خلاف ہوگا۔

فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْيَدَيْنِ يَبْدَأُ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُودِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ

ایک جماعت کے نزدیک سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مذکورہ بالا)

وَاحْتَجُّوا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ۔

روایات سے استدلال کیا ہے۔

وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ یَبْدَأُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ گھٹنے، ہاتھوں سے پہلے رکھے جائیں۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

۱۴۱۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ۔

—— حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھتے تھے۔

۱۴۱۶۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْیَبْدَأْ بِرُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ وَلَا یَبْرُكُ بُرُوْكَ الْفَحْلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور جانوروں کی طرح نہ بیٹھے۔

فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوٰی الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَمَعْنٰی هٰذَا لَا یَبْرُكُ عَلٰی یَدَیْهِ كَمَا یَبْرُكُ الْبَعِیْرُ عَلٰی یَدَیْهِ۔

یہ روایت حضرت اعرج کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا ہاتھوں کے بل گر نہ جائے جیسا کہ اونٹ اپنی اگلی ٹانگوں پر گرتا ہے۔

۱۴۱۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِسْرَائِیْلَ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ الْجَرْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ رُكْبَتَیْهِ قَبْلَ یَدَیْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

۱۴۱۸۔ وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔ ابن ابی داؤد اپنی یاد کے مطابق سفیان ثوری

مثله ولم يذكروا وائلًا كذا قال ابن ابي داؤد من حفظه سفيان الثوري وقد غلط والصواب شقيق وهو ابو ليث كذلك حدثنا يزيد ابن سنان من كتابه قال ثنا حبان بن هلال قال ثنا همام عن شقيق عن ابي ليث عن عاصم بن كليب عن ابيه وشقيق ابو ليث هذا فلا يعرف.

کا ذکر کرتے ہیں جب کہ یہ غلط ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ حضرت شقیق ہیں جو ابو لیث کہلاتے ہیں ہم سے یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے نقل کرتے ہوئے اس طرح بیان کیا کہ ان کی سند میں شقیق ابو لیث، عاصم بن کلیب سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور یہ شقیق ابو لیث معروف نہیں ہیں۔

فلما اختلف عن النبي صلى الله عليه واله وسلم فيما يبدأ بوضعه في ذلك نظرنا في ذلك فكان سبيل تصحيح معاني الآثار ان وائلًا لم يختلف عنه وانما الاختلاف عن ابي هريرة فكان ينبغي ان يكون ما روي عنه لما تكافأت الروايات فيه ارتفع وثبت ما روى وائل فهذا حكم تصحيح معاني الآثار في ذلك.

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں اختلاف ہے کہ پہلے کسے رکھا جائے تو ہم نے اس میں غور کیا اور معانی روایات کی تصحیح یوں ہوئی کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت میں اختلاف نہیں، اختلاف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے، پس مناسب ہے کہ ان کی روایات آپس میں مقابل ہونے کی وجہ سے چھوڑ دی جائیں اور حضرت وائل کی روایت ثابت ہو جائے۔ اس سلسلے میں روایات کے معانی کی تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے۔

وامّا وجه ذلك من طريق النظر فانا قد رأينا الاعضاء التي امر بالسجود عليها هي سبعة اعضاء بذلك جاءت الآثار عن النبي صلى الله عليه وسلم.

اور غور و فکر کے طریقے پر اس کا بیان یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اعضائے سجدہ سات ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اسی طرح آئی ہیں۔

۱۲۱۹۔ **فمما** روي عنه في ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابراهيم بن ابي الوزير قال ثنا عبد الله بن جعفر عن اسمعيل بن محمد عن عامر بن سعد عن ابيه قال امر العبد ان يسجد على سبعة آراب وجهه وكفيه وركبتيه وقدميه ايها لم يقع فقد انتقص.

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کو سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہیں: چہرہ، ہتھیلیاں گھٹنے اور پاؤں، ان میں سے کوئی بھی عضو لگنے سے رہ جائے تو سجدہ ناقص ہوگا۔

۱۲۲۰۔ **وما** حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر قال ثنا عبد الله بن جعفر عن اسمعيل عن عامر بن سعد عن ابيه قال اذا سجد

حضرت عامر بن سعد اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر کرے اس کے بعد اس کی مثل ذکر کیا۔

الْعَبْدُ سَجَدَ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۴۲۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح وَ ثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص' حضرت عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء (یعنی) ہاتھ ہتھیلیاں، گھٹنے، اور پاؤں سجدہ کرتے ہیں۔

۱۴۲۲- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

عبدالعزیز بن محمد، یزید بن ہاد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۴۲۳- وَمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

۱۴۲۴- وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَعْضَاءُ هِيَ الَّتِي عَلَيْهَا السُّجُودُ۔

حضرت عطاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں پس یہ اعضاء وہی ہیں جن پر سجدہ کیا جاتا ہے۔

فَنَظَرْنَا كَيْفَ حُكْمُ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ مِنْهَا لِيُعْلَمَ بِهٖ كَيْفَ حُكْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا سَجَدَ يَبْدَأُ بِوَضْعِ

پس ہم نے غور کیا کہ متفق علیہ کا حکم کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اختلافی بات کا حکم معلوم ہو جائے تو ہم نے دیکھا کہ مرد جب سجدہ کرتا ہے تو گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک پہلے کھتا

أَحَدِ هٰذَيْنِ إِمَّا رُكْبَتَاهُ وَإِمَّا يَدَاهُ ثُمَّ رَأْسَهُ بَعْدَهُمَا وَرَأَيْنَاهُ إِذَا رَفَعَ بَدَأَ بِرَأْسِهِ فَكَانَ الرَّأْسُ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ ثُمَّ يُثَنِّي بَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهِ بِرَفْعِ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ وَهٰذَا اتِّفَاقٌ مِنْهُمْ جَمِيعًا فَكَانَ النَّظَرُ عَلَىٰ مَا وَصَفْنَا فِي حُكْمِ الرَّأْسِ إِذَا كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ لِمَا كَانَ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُونَ الْيَدَانِ كَذٰلِكَ لَمَّا كَانَتَا مُقَدَّمَتَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُونَا مُؤَخَّرَتَيْنِ عَنْهُمَا فِي الْوَضْعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوَىٰ وَائِلٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِمَا۔

ہے اس کے بعد سر رکھتا ہے اور ہم نے دیکھا کہ جب اُٹھاتا ہے تو پہلے سر اُٹھاتا ہے تو سر اُٹھانے میں مقدم اور رکھنے میں مؤخر ہوتا ہے پھر دونوں ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اُٹھانے میں مقدم ہوتا ہے اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہئیں۔ لہٰذا اس سے حضرت وائل کی روایت کے مطابق مسئلہ ثابت ہوا۔ قیاس یہی ہے اور ہمارا موقف بھی یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۱۴۲۵۔ كَمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَقَالَا حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِي صَلَاتِهِ أَنَّهُ خَرَّ بَعْدَ رُكُوعِهِ عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔

حضرت اعمش فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابراہیم نے بیان کیا انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تلامذہ حضرت علقمہ اور حضرت اسود سے روایت کیا فرماتے ہیں ہم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نماز سے یہ بات یاد رکھی کہ آپ رکوع کے بعد گھٹنوں پر نیچے گرے جیسے اونٹ گرتا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

۱۴۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ حُفِظَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رُكْبَتَيْهِ كَانَتَا تَقَعَانِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ يَدَيْهِ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں انھوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یاد رکھا کہ ان کے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگتے۔

۱۴۲۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا أَحْمَقُ أَوْ مَجْنُونٌ۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو گھٹنوں سے پہلے ہاتھ نیچے رکھتا ہے۔ انھوں نے فرمایا یہ کام تو کوئی بیوقوف یا پاگل ہی کرتا ہے۔

بَابُ ۵۴ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ أَيْنَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ

باب ۵۴: سجدے میں ہاتھ کہاں رکھنا مناسب ہے؟

۱۴۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهٗ وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوحمید، ابواُسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی مبارک (زمین پر) ٹکا دیتے تھے۔ ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہتھیلیاں کاندھوں کے برابر رکھتے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوا الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهٖ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهٖ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی موقف ہے وہ فرماتے ہیں نمازی کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا بلکہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر رکھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۴۲۹۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو آپ کے ہاتھ کانوں کے برابر ہوتے۔

۱۴۳۰۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد فرماتے ہیں ہم سے عاصم نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۳۱۔ وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ

حضرت عبدالجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہما فرماتے

ثنا ابو معمر قال ثنا عبد الوارث قال ثنا محمد بن جحادة قال حدثني عبد الجبار ابن وائل بن حجر قال كنت غلاما لا اعقل صلوة ابي فحدثني وائل بن علقمة عن ابي وائل بن حجر قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فكان اذا سجد وضع وجهه بين كفيه.

ہیں میں بچہ تھا اور اپنے باپ کی نماز سمجھ نہیں سکتا تھا تو مجھ سے وائل بن علقمہ نے حضرت وائل بن حجر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ سجدہ کرتے وقت اپنا چہرہ ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے تھے۔

۱۴۳۲- **وبما** حدثنا احمد بن داود ابن موسى قال ثنا سهل بن عثمان قال ثنا حفص بن غياث عن الحجاج عن ابي اسحق عن البراء قال سألته اين كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يضع جبهته اذا صلى قال بين كفيه.

حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے وقت پیشانی مبارک کہاں رکھتے تھے۔ انھوں نے فرمایا ہتھیلیوں کے درمیان۔

فكان كل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى المنكبين يجعل وضع اليدين في السجود حيال المنكبين ايضا وكل من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى الاذنين يجعل وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا.

پس جو لوگ آغاز نماز میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کے قائل ہیں۔ وہ سجدے میں بھی ہاتھ کاندھوں کے درمیان رکھنے کی طرف گئے ہیں اور جو حضرات نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے قائل ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف رکھتے ہیں۔

وقد ثبت فيما تقدم من هذا الكتاب تصحيح قول من ذهب في الرفع في افتتاح الصلوة الى حيال الاذنين فثبت بذلك ايضا قول من ذهب في وضع اليدين في السجود حيال الاذنين ايضا وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى.

لہٰذا اس سے پہلے کتاب میں نماز کے شروع میں ہاتھ کو کانوں تک لے جانے والوں کا موقف ثابت ہو چکا ہے پس سجدے میں چہرہ کانوں کے برابر رکھنے کا موقف بھی ثابت ہو گیا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ ۵۵ صِفَةِ الْجُلُوْسِ فِی الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب ۵۵: نماز میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۴۳۳ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمُ الْجُلُوْسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہما نے انہیں (نماز میں) بیٹھنے کا طریقہ بتایا۔ چنانچہ انہوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا، بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کیا اور بائیں سرین پر بیٹھ گئے۔ پاؤں پر نہیں بیٹھے پھر فرمایا مجھے یہ طریقہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے بتایا انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۳۴ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِی الصَّلٰوةِ اِذَا جَلَسَ قَالَ فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ اِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلٰوةِ اَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ فَاِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ۔

حضرت عبداللہ بن قاسم، حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز میں چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ فرماتے ہیں میں نے بھی اس دن اسی طرح کیا اور اس وقت میں کم سن تھا۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روک دیا اور فرمایا نماز کی سنت یہ ہے کہ تم اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرو میں نے عرض کیا آپ تو اس طرح کرتے ہیں؟ فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقُعُوْدَ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا اَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيُثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدَ بِالْاَرْضِ۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے کہ تمام نماز میں یوں کیا جائے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

۱۴۳۵ - وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِیْ حَدِيْثِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَيَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِیْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

انہوں نے اس سلسلے میں حضرت یحییٰ بن سعید کے بیان کردہ طریقے اور حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کہ نماز کا سنت

الْقَاسِمِ أَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلٰوةِ قَالُوْا وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ إِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

۱۴۳۶- **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ وَقَالُوْا أَمَّا الْقُعُوْدُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَأَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمُ الْفَرِيْقُ الْأَوَّلُ أَنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ سُنَّةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ أَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَاٰى ذٰلِكَ أَوْ أَخَذَهُ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ خُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِيْ وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَأَلَهُ رَبِيْعَةُ عَنْ أَرُوْشِ أَصَابِعِ الْمَرْأَةِ إِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمّٰى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ سَمّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سُنَّةً وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلٰوةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهٖ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهٗ فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّهُمَا

طریقہ یہ ہے، سے استدلال کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں سنت صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہی ہوتا ہے۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے آخر میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو تم نے بیان کیا لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔ ان کا استدلال بھی اسی روایت سے ہے جو پہلے فریق نے ان کے خلاف بطور دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نماز کا سنت طریقہ یہ ہے۔ پس جو کچھ حدیث میں مذکور ہے اس میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ہو سکتا ہے انھوں نے آپ کے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے میرا اور میرے بعد خلفاء کا طریقہ اختیار کیا کرو جو ہدایت یافتہ ہیں۔ حضرت ربیعہ نے جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے عورت کی انگلیوں کی دیت کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سنت ہے حالانکہ یہ بات تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔ تو حضرت سعید نے ان کے قول کو سنت قرار دیا۔ اسی طرح اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس قسم کی بات کو سنت قرار دیا ہو اگرچہ ان کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ بھی مروی نہ ہو۔

اس سلسلے میں دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے حضرت قاسم کو نماز میں بیٹھنے کے بارے میں بتایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے اور حضرت عبدالرحمن بن قاسم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا جب انھوں نے عرض کیا کہ آپ تو ایسا کرتے ہیں چہار زانو بیٹھتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو کسی ایک پر بیٹھتا کیوں کہ ان کا دونوں پاؤں کے بارے میں ذکر کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ ان میں سے ایک

لَوْ جَمَلْتَانِي قَعَدْتُ عَلٰى إِحْدٰهُمَا وَ أَقَمْتُ الْأُخْرٰى لِأَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ إِحْدَاهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْأُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا فَيَقْعُدُ عَلٰى إِحْدٰهُمَا وَيُنْصِبُ الْأُخْرٰى فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ۔

استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کرے یہ یحییٰ بن سعید کی روایت کے مضمون کے خلاف ہے۔

۱۴۳۷۔ وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبِعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجَلْسَةِ الْأُوْلٰى يُثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْ آخِرِهَا التَّسْلِيْمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ۔

اس سلسلے میں حضرت ابوحمید ساعدی نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ کرام جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے کی موجودگی میں حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں، پوچھا کیوں؟ اللہ کی قسم! نہ تو تم ہم سے زیادہ آپ کی اتباع کرنے والے تھے اور نہ ہم سے زیادہ قدیم صحبت رکھتے ہو۔ انھوں نے فرمایا ہاں کیوں نہیں۔ صحابہ کرام نے فرمایا اچھا بیان کیجئے۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ پہلے قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھا کرتے تھے اور اس پر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ جب وہ سجدہ ہوتا جس کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو پاؤں باہر نکالتے ہوئے بائیں طرف کو سرین پر بیٹھ جاتے۔ راوی فرماتے ہیں ان تمام صحابہ کرام نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

۱۴۳۸۔ وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدُ الْكَرِيْمِ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ عنہ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوحمید سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے یہ نہیں فرمایا کہ ان سب نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ ۔

۱۴۳۹ - حَدَّثَنِيْ اَبُو الْحُسَيْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ۔

عبدالسلام بن حفص، محمد بن عمرو بن حلحلہ دؤلی سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ۔

پس یہ پہلے قول کے قائلین کے موافق ہے۔

وَقَدْ خَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا اٰخَرُوْنَ فَقَالُوا الْقُعُوْدُ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا سَوَآءٌ عَلٰى مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فِيْ قَوْلِ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ يَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں بھی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ وہی ہے جو ان دوسرے قول والوں کے نزدیک پہلے قعدے کا ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔

۱۴۴۰ - وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَاَحْفَظَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَهٗ وَجَعَلَ حَلْقَةً بِالْاِبْهَامِ وَ الْوُسْطٰى ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ بِالْاُخْرٰى ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو میں نے خیال کیا کہ آپ کی نماز یاد رکھوں گا فرماتے ہیں جب آپ تشہد کے لیے بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے بائیں ہتھیلی بائیں ران پر رکھی اور دائیں کہنی دائیں ران پر رکھی پھر انگلیوں کی گرہ باندھتے ہوئے انگوٹھے اور درمیان والی انگلیوں سے گھیرا باندھا اس کے بعد دوسری انگلی (شہادت کی انگلی) سے اشارہ کرنے لگے۔

۱۴۴۱ - حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ

حضرت خالد نے عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ ثُمَّ عَقَدَ اَصَابِعَهٗ يَدْعُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ كَانَ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ اَسَانِيْدِهِمَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ان کے موقف کے موافق ہے اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے قول میں جو مذکور ہے کہ انگلیوں سے گرہ باندھ کر اشارہ فرمایا تو یہ اس کے نماز کے آخر میں ہونے کی دلیل ہے۔

پس یہ حدیث، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے لہٰذا ہم نے ان کی صحت روایت اور استقامت سند کو دیکھا۔

۱۴۴۲۔ فَاِذَا فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَ ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى وَسَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَّافُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ اَنَّهٗ وَجَدَ عَشَرَةً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ عَاصِمٍ سَوَاءً۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں مجھ سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ انہوں نے دس صحابہ کرام کو بیٹھے ہوئے پایا اس کے بعد انہوں نے بعینہٖ حضرت ابوعاصم کی روایت کی طرح ذکر کیا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ لِاَنَّهٗ صَارَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ وَاَهْلُ الْاِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاِنْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ضُعْفَ الْعَطَّافِ ابْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ وَاَنْتُمْ اَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَالْحَمِيْدِ اَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ اَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهٗ اِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ اَنَّ حَدِيْثَهٗ فِي الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهٗ وَاَنَّ حَدِيْثَهٗ بِاٰخِرِهٖ قَدْ دَخَلَهٗ شَيْءٌ هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ فِيْ كِتَابِهٖ فَاَبُوْ صَالِحٍ سَمَاعُهٗ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهٗ يَحْيٰى مِنْ حَدِيْثِهٖ مَعَ اَنَّ سِنَّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا وَلَيْسَ اَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِّنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ اِلَّا عَبْدُالْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ اَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوٰى

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت ابوحمید کی روایت فاسد ہوگئی کیونکہ وہ محمد بن عمرو کے واسطے سے ایک شخص (مجہول) سے مروی ہے اور محدثین اس قسم کی روایت سے استدلال نہیں کرتے اگر یہ لوگ اس میں عطاف بن خالد کے ضعف کا ذکر کریں تو ان سے کہا جائے گا کہ تم عطاف کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے تمہارے خیال میں ان کی تمام قدیم روایات صحیح ہیں جب کہ ان کی بعد والی روایت میں کچھ کمزوری آگئی۔ یحییٰ بن معین نے اپنی کتاب میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوصالح کو، عطاف سے بہت پہلے کا سماع حاصل ہے۔ یحییٰ بن معین نے اسے ان کی صحیح احادیث میں داخل کیا علاوہ ازیں محمد بن عمرو بن عطاء کی عمر اس بات (راوی کے مجہول ہونے) کی متقضی نہیں۔ ابوحمید سے محمد بن عمرو کا سماع بھی صرف عبدالحمید نے نقل کیا ہے اور وہ تمہارے نزدیک زیادہ ضعیف ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت اتصال کے ساتھ روایت کی اس نے قعدے میں بیٹھنے کی تفصیل اس طرح بیان نہیں کی جیسے عبدالحمید نے بیان کی ہے۔

حَدِيْثُ اَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَصَلَهُ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ
الْجُلُوْسِ كَمَا فَصَّلَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ۔

۱۴۴۳۔ **حَدَّثَنَا** نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبَغْدَادِيُّ
قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ اَشْكَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَدْرٍ
شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ
ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو
ابْنِ عَطَاءٍ اَحَدِ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ اَوْ عَبَّاسِ
ابْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ اَبُوْهُ
وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاَبُوْ اُسَيْدٍ
وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا
الصَّلٰوةَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَكَيْفَ
فَقَالَ اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاَرِنَا قَالَ فَقَامَ يُصَلِّيْ
وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَبَدَاَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ
الْمَنْكِبَيْنِ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اَيْضًا
ثُمَّ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَاْسَهُ
وَلَا مُصَوِّبِهٖ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ
ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلٰى كَفَّيْهِ
وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ثُمَّ
كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ
قَدَمَهُ الْاُخْرٰى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ
فَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْاُخْرٰى
وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِذَا
هُوَ اَرَادَ اَنْ يَّنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيْرٍ
ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ

محمد بن عمرو بن عطاء جو بنو مالک سے تعلق رکھتے
ہیں عیاش یا عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے
ہیں اور وہ ایسی مجلس میں تھے جہاں ان کے والد تھے اور وہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مجلس میں ابوہریرہ، ابو
اُسید اور ابوحمید ساعدی انصاری رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انھوں نے
نماز کے بارے میں گفتگو کی تو ابوحمید نے فرمایا میں رسول اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں
انھوں نے پوچھا وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا میں یہ بات
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلسل دیکھتا رہا ہوں۔ انھوں نے
فرمایا تو ہمیں بتائیے راوی فرماتے ہیں وہ اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے
تو صحابہ کرام دیکھ رہے تھے۔ انھوں نے آغاز کرتے ہوئے
تکبیر کہی اور ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھایا پھر رکوع کے لیے
تکبیر کہی اور ہاتھوں کو بھی اٹھایا پھر ہاتھوں کے ساتھ گھٹنوں کو
مضبوطی سے پکڑا سر کو نہ زیادہ بلند رکھا اور نہ ہی زیادہ جھکایا۔
پھر سر اُٹھاتے ہوئے "سمع اللہ لمن حمدہ' ربنا لک الحمد" کہا۔ اس کے
بعد ہاتھوں کو اُٹھایا پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ حالت سجدہ میں
ہتھیلیوں، گھٹنوں اور قدموں کے سینے پر قائم رہے پھر تکبیر
کہہ کر بیٹھ گئے، ایک پاؤں کو بچھایا اور دوسرے کو کھڑا کیا پھر
تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اس کے بعد تکبیر کہی اور بیٹھے بغیر کھڑے ہو گئے
پھر دوسری رکعت کا رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی دو رکعتوں کے
بعد بیٹھ گئے اور جب کھڑے ہونے لگے تو ایک تکبیر کہہ کر کھڑے
ہو گئے پھر دوسری دو رکعتیں ادا فرمائیں اس کے بعد "السلام علیکم
ورحمۃ اللہ" کہتے ہوئے پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف
سلام پھیرا۔

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ أَيْضًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

۱۴۴۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا عَلِيٌّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا أَوْ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ عِيْسٰى أَتَمُّ مِمَّا حَدَّثَنَا أَيْضًا فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ أَنْ يَّضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يُشِيْرُ فِي الدُّعَاءِ بِإِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ۔

حسن ابن حر کہتے ہیں مجھ سے حضرت عیسیٰ (راوی) نے یہ حدیث اسی طرح یا اس کی مثل بیان کی۔ البتہ حضرت عیسیٰ کی روایت میں ہے کہ انھوں نے تشہد میں بیٹھنے کے بارے میں بھی بیان فرمایا کہ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

۱۴۴۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الْقُعُوْدَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذٰلِكَ۔

حضرت عباس بن سہل فرماتے ہیں حضرت ابوحمید، ابواسید اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہم اکٹھے ہوئے تو انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے قعود کے بارے میں وہی بات ذکر کی جو عبدالحمید نے پہلی بار اپنی روایت میں نقل کی اس کے علاوہ کچھ بھی ذکر نہ کیا۔

۱۴۴۶۔ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عِيْسَى ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالُوْا مِنْ أَيْنَ قَالَ رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى حَفِظْتُ صَلٰوتَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ

حضرت عباس بن سہل، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ صحابہ کرام سے فرماتے تھے کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا کیسے؟ حضرت ابوحمید نے فرمایا میں آپ کی نماز کو دیکھتا رہتا تھا حتی کہ میں نے اسے محفوظ کر لیا۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھ کو چہرے تک اٹھاتے۔ رکوع کے لیے تکبیر کہتے ہوئے بھی اسی طرح کرتے۔ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور اسی طرح کرتے پھر ربنا لک الحمد کہتے۔ جب تشہد کے لیے بیٹھتے

مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَفَعَلَ مِثْلَ
ذٰلِكَ فَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَرَّجَ
بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ
فَخِذَيْهِ وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَيْهِ فَاِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ
اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى عَلٰى
صَدْرِهَا وَيَتَشَهَّدُ۔

فَهٰذَا اَصْلُ حَدِيْثِ اَبِيْ حُمَيْدٍ هٰذَا
لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ اِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ
وَائِلٍ وَالَّذِيْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَغَيْرُ
مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٌ عِنْدَنَا عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ لِاَنَّ
فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّهٗ حَضَرَ اَبَا حُمَيْدٍ وَاَبَا قَتَادَةَ وَ
وَفَاةُ اَبِيْ قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ لِاَنَّهٗ
قُتِلَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَيْهِ
عَلِيٌّ فَاَيْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ
هٰذَا فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ مُوَافِقًا
لِمَا رَوٰى وَائِلٌ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزْ
خِلَافُهٗ مَعَ مَا شَدَّهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ
رَاَيْنَا الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ فِي الصَّلٰوةِ وَفِيْمَا بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ هُوَ اَنْ يَّفْتَرِشَ الْيُسْرٰى
فَيَقْعُدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِي الْقُعُوْدِ الْاَخِيْرِ
فَلَمْ يَخْلُ مِنْ اَحَدِ وَجْهَيْنِ اَنْ يَّكُوْنَ سُنَّةً
اَوْ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ وَاِنْ
كَانَ فَرِيْضَةً فَحُكْمُهٗ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ **فَثَبَتَ** بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ
ابْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ
وَمُحَمَّدٍ۔

۱۴۴۷- **وَقَدْ** قَالَ بِذٰلِكَ اَيْضًا اِبْرَاهِيْمُ
النَّخَعِيُّ كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا
يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ

تو بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو پنجوں پر کھڑا کرتے
اور تشہد پڑھتے۔

تو یہ ابوحمید کی روایت کی بنیاد ہے اس میں پہلے قعدے
کا ذکر اس طرح نہیں ہے جس طرح حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی
روایت میں ہے اور جو کچھ محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے روایت
کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے نزدیک ابوحمید سے
متصل بھی نہیں کیونکہ اس میں ہے کہ وہ حضرت ابوحمید اور ابو
قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو
قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے وفات پا چکے تھے
کیونکہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو شہید ہوئے
اور آپ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تو حضرت محمد بن عمرو بن عطاء
کی عمر اس وقت کیا تھی، تو جب حضرت ابوحمید سے متصل روایت
حضرت وائل کی روایت کے موافق ہے تو اس کا قول کرنا ثابت
ہو گیا اور اس کے خلاف جائز نہ ہوا۔ علاوہ ازیں اسے غور و فکر
کے طریقے سے بھی تقویت ملتی ہے۔ اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے
ہیں نماز کے پہلے قعدے اور ہر رکعت میں دو سجدوں کے
درمیان بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں پھر آخری قعدہ
میں اختلاف ہے تو وہ دو باتوں سے خالی نہیں سنت ہو گا یا
فرض، اگر سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدے کی طرح ہے اور
اگر فرض ہے تو اس کا حکم دو سجدوں کے درمیان والی صورت
جیسا ہے۔ پس اس سے وہ بات ثابت ہو گئی جو حضرت وائل بن حجر
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ بھی یہی
فرماتے ہیں۔ ——— حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم نخعی رضی
اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اس بات کو پسند کرتے

الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا۔

تھے کہ جب آدمی نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو زمین پر بچھائے پھر اس پر بیٹھے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

۱۴۴۸ - حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۴۴۹ - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۴۵۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَتَشَهَّدُ قَالَ كَانَ يَقُولُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُولُ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

باب ۵۶: نماز میں تشہد کا طریقہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ منبر پر (بیٹھ کر) لوگوں کو تشہد سکھاتے ہوئے یوں فرما رہے تھے کہ کہو "التحیات للہ والزاکیات الخ" تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

ابن شہاب نے حضرت عروہ سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت کیا انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا کہ وہ اس طرح پڑھتے تھے "بسم اللہ التحیات للہ الخ" اللہ کے نام سے، تمام قولی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو پھر تشہد پڑھتے تو کہتے "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

۱۴۵۱- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ۔

حضرت سالم بن عبد اللہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو یوں کہے اس کے بعد انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (بیان کردہ) تشہد کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۲- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ كَانَتْ عَائِشَةُ تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت یحییٰ بن سعید، حضرت قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتی تھیں اور وہ ہاتھ سے اشارہ کرتیں اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَقَالُوْا هٰكَذَا التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ لِاَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ۔

بیانِ مسئلہ

ایک قوم ان احادیث کی طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں نماز میں تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں منبر رسول پر اسی طرح لوگوں کو سکھایا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذًا لَمَا خَالَفَ اَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِيْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهٖ وَرَوٰى اَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَمِمَّنْ خَالَفَهٗ فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اگر صحابہ کرام کے نزدیک یہ واجب ہوتا تو ان میں سے کوئی بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ انھوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور اس کے خلاف عمل کیا ہے اور ان میں سے اکثر نے اسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ ان میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

۱۴۵۳ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ وَأَبُوْ عَامِرٍ قَالُوْا ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَقُوْلُوا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَلٰكِنْ قُوْلُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

حضرت ابو وائل، حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے "السلام علی اللہ السلام علیہ جبرائیل السلام علی میکائیل" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "السلام علی اللہ" نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو التحیات للہ والصلوات والطیبات (آخر تک) تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اے نبی صلی اللہ علیک وسلم! آپ پر سلام، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۴۵۴ - وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت حماد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۵۵ - وَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عوانہ، سلیمان سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۶ - وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ۔

حضرت وہیب، منصور بن معتمر سے وہ ابو وائل سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا شَقِيْقٌ فَذَكَرَ

ابو احمد اور ابو نعیم، حضرت محل بن محرز الضبی سے وہ حضرت شقیق سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کیا۔ حسین (راوی) کی (ابو نعیم والی) روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام نے فرمایا

مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ حُسَيْنٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالُوْا وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ اَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

کہ وہ یہ تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے تم میں سے کوئی ایک ایک قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتا ہے۔

۱۴۵۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَقَّنَنِيْهَا كَلِمَةً كَلِمَةً ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ وَائِلٍ وَزَادَ قَالَ فَكَانُوْا يُخْفُوْنَ التَّشَهُّدَ وَلَا يُظْهِرُوْنَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود، اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سیکھی۔ آپ نے مجھے ایک ایک کلمہ کر کے سکھائی، پھر انھوں نے تشہد بیان کی جس کا حضرت ابو وائل کی روایت میں ذکر ہے اور یہ اضافہ کیا، انھوں نے فرمایا کہ صحابہ کرام تشہد آہستہ پڑھتے تھے ظاہر نہیں کرتے تھے۔

۱۴۵۹- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ الضَّبِّيُّ قَالَ ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَمَنْصُوْرٍ وَسُلَيْمٰنَ وَمُحِلٍّ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ وَبَرَكَاتُهٗ

حضرت مغیرہ الضبی فرماتے ہیں ہم سے حضرت شقیق نے بیان کیا پھر انھوں نے حضرت ابو وائل سے حماد، منصور، سلیمان اور محل کی روایت کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کے الفاظ نہیں فرمائے۔

۱۴۶۰- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهٗ اَوْ قَالَ جَوَامِعَهٗ فَقَالَ اِذَا قَعَدَ اَحَدُكُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ہم دو دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں، البتہ ہم سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ پڑھتے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کلمات کے آغاز اور اختتام کو یا فرمایا جامع کلمات کو خوب جانتے تھے تو آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو یوں کہے اس کے بعد اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۶۱- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں نبی اکرم

قَالَا ثَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلٰوةِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز کا خطبہ سکھایا پھر انہوں نے اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

وَخَالَفَهٗ فِیْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ۔

اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی مخالفت کی ہے۔

۱۴۶۲- فَرُوِیَ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اللَّیْثِ وَاَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا یُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے جس طرح ہمیں قرآن پاک سکھاتے تھے آپ فرماتے "التحیات للمبارکات الصلوات الطیبات للہ" (آخر تک) تمام بابرکت قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں ـــــ آخر تک۔

۱۴۶۳- وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ سُئِلَ عَطَاءٌ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُهُنَّ عَلَی الْمِنْبَرِ یُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یَقُوْلُ قُلْتُ فَلَمْ یَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَا۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں سن رہا تھا کہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے تشہد کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا "التحیات المبارکات الصلوات للہ" اس کے بعد انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا پھر فرمایا میں نے حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو (اس طرح) فرماتے ہوئے سنا ہے۔ راوی فرماتے ہیں میں نے پوچھا حضرت ابن زبیر اور ابن عباس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انہوں نے فرمایا "نہیں" ـــــ

وَخَالَفَهٗ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ۔

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اختلاف کیا ہے۔

۱۴۶۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا اَبَانُ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَابِی الْمَكِّیُّ قَالَ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا

حضرت عبداللہ بن بابی المکی فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی جب وہ نماز پڑھ چکے تو انہوں نے اپنا ہاتھ میری ران پر مارا اور فرمایا میں تمہیں نماز کی تحیت (کلمات

قَضٰی صَلٰوتَہٗ ضَرَبَ عَلٰی فَخِذِیْ فَقَالَ اَلَا اُعَلِّمُکَ تَحِیَّۃَ الصَّلٰوۃِ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا قَالَ فَتَلَا ھٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

تشہد نہ سکھاؤں جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے۔ فرماتے ہیں پھر انھوں نے یہ کلمات اسی طرح پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۴۶۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ وَیَحْیٰی ابْنُ اِسْمٰعِیْلَ الْبَغْدَادِیُّ بِطَبَرِیَّۃَ قَالَا ثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ فِیْ حَدِیْثِہٖ عَنْ مُجَاھِدٍ وَقَالَ یَحْیٰی سَمِعْتُ مُجَاھِدًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِی التَّشَھُّدِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا اَنَّ یَحْیٰی زَادَ فِیْ حَدِیْثِہٖ قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِیْھَا وَبَرَکَاتُہٗ وَزِدْتُ فِیْھَا وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔

حضرت یحییٰ فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔ التحیات للہ والصلوات الطیبات (آخر تک) البتہ حضرت یحییٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اس میں "وبرکاتہ" اور "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔

۱۴۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ کُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِالْبَیْتِ وَھُوَ یُعَلِّمُنِی التَّشَھُّدَ یَقُوْلُ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الصَّلَوٰتُ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِیْھَا وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَزِدْتُ فِیْھَا وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَھٰکَذَا حَدَّثَنَاہُ ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہا تھا اور آپ مجھے تشہد اس طرح سکھا رہے تھے "التحیات للہ الصلوات الطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ (آخر تک) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اس میں "ورحمۃ اللہ" کے بعد "وبرکاتہ" کا اور "اشہد ان لا الہ الا اللہ" کے بعد "وحدہ لاشریک لہ" کا اضافہ کیا ہے۔ ہم سے ابن داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے وہ عبیداللہ بن معاذ سے وہ اپنے والد سے وہ شعبہ سے وہ ابوبشر سے وہ مجاہد سے اور وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت

بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ وَزِيَادَتَهُ فِيْهَا مَا يَدُلُّ اَنَّهُ اَخَذَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ عُمَرَ اِمَّا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَبُوْبَكْرٍ۔

۱۴۶۷- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ الْكِتَابَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً۔

فَهٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ وَهٰذَا اَوْلٰى لِاَنَّهُ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَعَلَّمَهُ مُجَاهِدًا فَمُحَالٌ اَنْ يَّكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَدَعُ مَا اَخَذَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَا اَخَذَهُ مِنْ غَيْرِهٖ وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ۔

۱۴۶۸- فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ السَّيْرَدِيُّ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَنْمَاطِيُّ قَالَ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ قَالَ ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ۔

۱۴۶۹- فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ

کرتے ہیں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول کریں نے اس میں اضافہ کیا اس بات کی دلیل ہے کہ انھوں نے یہ تشہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا کسی اور سے سیکھا ہے یا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھا ہے۔

حضرت ابوصدیق ناجی سے مروی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر (بیٹھ کر) ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے تھے جس طرح تم بچوں کو کتاب (قرآن پاک) سکھاتے ہو پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

پس یہ جو کچھ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے جو حضرت سالم اور نافع نے ان سے روایت کیا اور یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حضرت مجاہد کو بھی یہی سکھایا۔ پس یہ بات محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کردہ کو چھوڑ کر دوسروں سے مروی کو اختیار کریں اس ضمن میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی انکی مخالفت کی ہے۔

حضرت ابوالمتوکل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں ہم تشہد اس طرح سیکھتے تھے جس طرح ہم قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھتے تھے پھر انھوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں مخالفت کی ہے۔

حضرت محمد بن مسلم ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس

ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثنا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثنا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی کوئی سورت سکھاتے۔ "بسم اللہ وباللہ" پھر انھوں نے بالکل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کی طرح ذکر کیا البتہ انھوں نے "عبداللہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار" کے الفاظ کہے ہیں (سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں میں جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں۔

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ.

اس سلسلے میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۰ - فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثنا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا فَقَالَ اِذَا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ الثَّانِيَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ اَوْ قَالَ سَلَامٌ شَكَّ سَعِيْدٌ عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا تو ہمیں نماز سکھائی اور اس کا طریقہ بتایا فرمایا جب تم میں سے کوئی دوسرے قعدے میں ہو تو یہ کہے "التحیات الطیبات الصلوات للہ السلام علیک" حضرت سعید (راوی) کو شک ہے کہ السلام فرمایا یا سلام (الف لام کے بغیر) فرمایا۔ ایہا النبی ورحمۃ اللہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہ ورسولہ"

۱۴۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثنا عَفَّانُ قَالَ ثنا هَمَّامٌ قَالَ ثنا اَبُوْ غَلَّابٍ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيَّ حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی نے بیان کیا فرماتے ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ہمیں سنت اور نماز کا طریقہ سکھایا فرمایا جب تم میں سے کوئی قعدہ میں ہو تو یوں کہے التحیات

فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ اِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ اَحَدِكُمُ التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

الطیبات الصلوات (پہلے کی مثل آخر تک)

وَخَالَفَهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۲ - فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَبُوْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ اَبَا اَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ اِنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ۔

حضرت حارث بن یزید فرماتے ہیں مجھ سے ابو اسلم مؤذن نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشہد پڑھتے تھے "بسم اللہ وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ (آخر تک) اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جو بہترین نام ہے۔ تمام قولی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اس نے آپ کو حق دے کر خوشخبری دینے اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ قیامت آنے والی ہیں اس میں کوئی شک نہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو، یا اللہ! مجھے بخش دے اور میری راہنمائی فرما۔

فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ فَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْاَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا فِيْهَا اِلَّا اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

پس ان تمام حضرات نے تشہد کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کچھ روایت کیا جو ہم نے بیان کیا ہے انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ذکر کیا ان کی روایات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں، ان کی مخالفت کرنا ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا نامناسب ہے۔ البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک حرف

حرفًا يَزِيدُ عَلَى غَيْرِهِ وَهُوَ الْمُبَارَكَاتُ فَقَالَ قَائِلُونَ هُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ غَيْرِهِ إِذْ كَانَ قَدْ زَادَ عَلَيْهِ وَالزَّائِدُ أَوْلَى مِنَ النَّاقِصِ وَقَالَ آخَرُونَ بَلْ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَابْنِ عُمَرَ الَّذِي رَوَاهُ مُجَاهِدٌ وَابْنُ بَابَى أَوْلَى لِاسْتِقَامَةِ طُرُقِهِمْ وَاتِّفَاقِهِمْ عَلَى ذٰلِكَ لِأَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ لَا يُكَافِي الْأَعْمَشَ وَلَا مَنْصُورًا وَلَا مُغِيرَةَ وَلَا أَشْبَاهَهُمْ مِمَّنْ رَوَى حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَا يُكَافِي قَتَادَةَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُوسَى وَلَا يُكَافِي أَبَا بِشْرٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ وَلَوْ وَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ وَإِنْ كَانَ دُونَهُمْ لَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَلَى اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا بِسْمِ اللّٰهِ وَلَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ أَبُو أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا بِسْمِ اللّٰهِ وَزَادَ أَيْضًا عَلَى مَا فِي ذٰلِكَ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مَقْبُولَةٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَزِدْهَا عَلَى اللَّيْثِ مِثْلُهُ لَمْ يُقْبَلْ زِيَادَةُ أَبِي الزُّبَيْرِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ لِأَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرْفُوعًا وَلَوْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا وَتَكَافَأَتْ فِي أَسَانِيدِهَا لَكَانَ حَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْلَاهَا لِأَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَشَهَّدَ بِمَا شَاءَ مِنَ التَّشَهُّدِ غَيْرَ مَا رُوِيَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّشَهُّدَ بِخَاصٍّ مِنَ الذِّكْرِ وَكَانَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ وَافَقَهُ عَلَيْهِ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

دوسروں سے زائد ہے اور وہ لفظ مبارکات ہے

پس کچھ بزرگوں نے کہا کہ یہ دوسروں کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے اور زائد ناقص سے بہتر ہوتی ہے لیکن دوسرے حضرات نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابوموسی اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت جو ان سے مجاہد اور ابن بابا نے روایت کی ہے وہ بہتر ہے کیونکہ اس کے طرق روایت منضبط ہیں اور اس پر اتفاق ہے کیونکہ ابوالزبیر، اعمش، منصور، مغیرہ، اور ان جیسے دوسرے حضرات جنہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کی ہے کے برابر نہیں ہو سکتے نہ وہ ابوموسی کی روایت میں قتادہ کی جگہ لے سکتے ہیں اور نہ ہی وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ابوالبشر کے برابر ہو سکتے ہیں اور اگر زائد کو اختیار کرنا واجب ہوتا اگرچہ وہ مذکورہ بالا راویوں سے رکھتے ہوں تو ایمن نابل نے ابوالزبیر سے لیث کی روایت پر جو اضافہ نقل کیا ہے اسے اختیار کرنا واجب ہوتا وہ تشہد میں بسم اللہ کا قول بھی کرتے ہیں اور جو کچھ ابواسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اضافہ روایت ہے اسے بھی اختیار کرنا ضروری ہوتا وہ بھی تشہد میں بسم اللہ کے قائل ہیں نیز انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی زائد نقل کیا ہے۔

پس جب یہ اضافہ غیر مقبول ہے کیونکہ لیث پر ان کی مثل نے زائد نہیں کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں حضرت عطاء ابن ابی رباح پر ابوالزبیر کا اضافہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، کیونکہ انہوں نے بواسطہ عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے اور حضرت ابوالزبیر نے بواسطہ حضرت سعید بن جبیر اور طاؤس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

اگر یہ تمام احادیث ثابت ہو جائیں اور ان کی اسناد بھی ایک جیسی ہوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہوگی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے

اٰلِہٖ وَسَلَّمَ غَیْرَہٗ وَزَادَ عَلَیْہِ غَیْرُہٗ مَا لَیْسَ فِیْ تَشَہُّدِہٖ کَانَ مَا قَدْ اَجْمَعَ عَلَیْہِ مِنْ ذٰلِکَ اَوْلٰی اَنْ یَّتَشَہَّدَ بِہٖ دُوْنَ الَّذِیْ اخْتُلِفَ فِیْہِ وَحُجَّۃٌ اُخْرٰی اِنَّا قَدْ رَاَیْنَا عَبْدَ اللّٰہِ شَدَّدَ فِیْ ذٰلِکَ حَتّٰی اَخَذَ عَلٰی اَصْحَابِہِ الْوَاوَ فِیْہِ کَیْ یُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَیْرَہٗ فَعَلَ ذٰلِکَ فَلِہٰذَا اسْتَحْسَنَّا مَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ دُوْنَ مَا رُوِیَ عَنْ غَیْرِہٖ۔

لیے تشہد کے بارے میں مروی روایات کے علاوہ اپنی مرضی سے کچھ پڑھنا جائز نہیں۔ پس جب ثابت ہوا کہ تشہد ایک خاص ذکر ہے اور جو کچھ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والے باقی تمام راوی اس میں آپ سے متفق ہیں اور دوسروں نے وہ اضافہ کیا ہے جو آپ کے تشہد میں ہے تو جس تشہد پر اتفاق ہے اسے پڑھنا زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے جس میں اختلاف ہے۔

۱۴۷۳- فِیْمَا رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ فِیْمَا ذَکَرْنَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ یَاْخُذُ عَلَیْنَا الْوَاوَ فِی التَّشَہُّدِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تشہد کے بارے میں ہم سے قسم لیتے تھے۔

۱۴۷۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ یَحْیٰی عَنِ الْمُسَیَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰہِ رَجُلًا یَقُوْلُ فِی التَّشَہُّدِ بِسْمِ اللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ فَقَالَ لَہٗ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتَاْکُلُ۔

حضرت مسیب بن رافع فرماتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو تشہد میں یوں کہتے ہوئے سنا "بسم اللہ التحیات للہ"، تو اس سے فرمایا کیا تم کھانا کھا رہے ہو۔

۱۴۷۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ اَنَّ الرَّبِیْعَ بْنَ خُثَیْمٍ لَقِیَ عَلْقَمَۃَ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ بَدَا لِیْ اَنْ اَزِیْدَ فِی التَّشَہُّدِ وَمَغْفِرَتُہٗ فَقَالَ لَہٗ عَلْقَمَۃُ نَنْتَہِیْ اِلٰی مَا عُلِّمْنَاہُ۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کی حضرت علقمہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا میرا خیال ہے تشہد میں "ومغفرتہ" کے الفاظ بڑھا دوں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا جو کچھ ہمیں معلوم ہوا ہے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

۱۴۷۶- حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَتَیْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِیْ خُطْبَۃِ الصَّلٰوۃِ وَالْمُبَارَکَاتُ قَالَ فَاْتِہٖ فَقُلْ لَہٗ اِنَّ الْاَسْوَدَ یَنْہَاکَ وَیَقُوْلُ لَکَ اِنَّ عَلْقَمَۃَ

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں میں حضرت اسود بن یزید کے پاس آیا تو کہا کہ حضرت ابوالاحوص نے نماز کے خطبہ میں "المبارکات" کا اضافہ کیا ہے انہوں نے فرمایا ان کے پاس جا کر کہو کہ ابوالاسود تمہیں اس سے روکتے ہیں اور وہ تمہیں کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ

ابْنِ قَيْسٍ تَعَلَّمْهُنَّ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا يَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَدَّهُنَّ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ۔

فَلِهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا اسْتَحْبَبْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَشْدِيْدِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَلِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَيْهِ اِذْ كَانُوْا قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَشَهَّدَ اِلَّا بِخَاصٍّ مِنَ التَّشَهُّدِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

بن قیس حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد اس طرح سیکھتے تھے جیسے قرآن پاک کی کوئی سورت سیکھی جاتی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو انگلیوں پر گن کر سکھایا۔ اس کے بعد انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد ذکر کیا۔

پس ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد کو اس لیے پسند کرتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں سخت پابندی کرتے تھے نیز تمام حضرات کا اتفاق ہے کہ تشہد میں مخصوص کلمات ہی پڑھے جائیں امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ كَيْفَ هُوَ

باب: نماز میں سلام کا طریقہ

۱۴۷۷ - حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ وَرَوْحُ ابْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ اٰخِرِ الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں ایک سلام "السلام علیکم" (کے الفاظ سے) پھیرتے تھے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ تَسْلِيْمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّسْلِيْمَتَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى اَهْلِ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ نمازی نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام پھیرتے ہوئے کہے "السلام علیکم" ان حضرات نے اس مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا مناسب ہے کہ وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرے دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ

الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّ حَدِیْثَ سَعْدٍ هٰذَا اِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ خَاصَّةً وَقَدْ خَالَفَهٗ فِیْ ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ غَیْرُهٗ۔

کی اس مذکورہ بالا روایت کو صرف دراوردی نے ذکر کیا ہے جبکہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے۔

۱۴۷۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدَّیْهِ مِنْ هٰهُنَا وَمِنْ هٰهُنَا۔

حضرت عبداللہ ابن مبارک، حضرت مصعب بن ثابت سے وہ اسماعیل بن محمد سے وہ عامر بن سعد سے اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے حتی کہ آپ کے رخسارِ مبارک کی سفیدی ادھر سے بھی اور اُدھر سے بھی دکھائی دیتی تھی۔

۱۴۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ مُصْعَبِ ابْنِ ثَابِتٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت محمد بن عمرو حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهٖ وَاِتْقَانِهٖ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰی خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْهُ وَوَافَقَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَمَعَ تَقَدُّمِهٖ وَجَلَالَتِهٖ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَیْرِ مُصْعَبٍ كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ الْمُبَارَكِ كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ۔

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ جو اپنی یادداشت اور پختگی کے ساتھ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت کرتے ہیں جو حضرت دراوردی نے ان (حضرت مصعب) سے روایت کیا ہے۔ اور محمد بن عمرو جو ان سے قدیم اور صاحب جلالت ہیں بھی حضرت عبداللہ بن مالک کی موافقت کرتے ہیں۔ پھر یہ حدیث حضرت اسماعیل بن محمد سے مروی ہے وہ حضرت مصعب کے غیر سے روایت کرتے ہیں اور اس کا مضمون وہی ہے جو محمد بن عمرو

۱۴۸۰- حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰی اُرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ۔

حضرت اسماعیل بن محمد، حضرت عامر بن سعد سے وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

فَقَدِ انْتَفٰی بِمَا ذَکَرْنَا مَا رَوٰی الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْهُ وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰی ذٰلِكَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

پس اس سے اس بات کی نفی ہو گئی جو دراوردی نے ذکر کی ہے اور بواسطہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ دو سلام پھیرتے تھے۔ اس سلسلے میں کئی دوسرے صحابہ کرام نے بھی ان کی موافقت کی ہے۔

۱۴۸۱ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ صَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ یَوْمَ الْجَمَلِ صَلٰوةً ذَکَّرَنَا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَسِیْنَاهَا اَوْ تَرَکْنَاهَا عَلٰی عَمْدٍ فَکَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَیُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جمل کے دن ہمیں اس طرح نماز پڑھائی کہ ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد آگئی جسے ہم یا تو بھول گئے تھے یا جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا آپ نیچے جاتے اور اوپر اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی الْعَبَسِیُّ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ خَدِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی ظاہر ہوتی آپ یوں کہتے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"

۱۴۸۳ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْنُعَیْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالاحوص، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ ثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْاِسْحٰقَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ وَاَبُو الْاَحْوَصِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ

حضرت علقمہ، اسود بن یزید اور ابوالاحوص رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مثل بیان کیا۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت اسود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۵- حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز میں دائیں اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ، کے الفاظ سے سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۸۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلٰوةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد (حضرت اسود) سے اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہما کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۸۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابومعمر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ایک امیر نے مکہ مکرمہ میں نماز پڑھی تو دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے اسے کہاں سے سیکھا، حکم نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

۱۴۸۸- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى اَمِيْرٌ بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ عَلِمَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهٖ كَانَ رَسُوْلُ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۱۴۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت علی بن مدینی فرماتے ہیں ہم سے حضرت یحییٰ نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۴۹۰۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلٰوتِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت صلہ بن زفر، حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ آپ جب بھی نیچے جھکتے یا اوپر اٹھتے تو تکبیر کہتے ہیں اور دائیں بائیں "السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۴۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو سلام پھیرتے تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔

۱۴۹۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اِذَا

حضرت عبیداللہ ابن قبطیہ، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہاتھوں کو اٹھا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے آپ نے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں وہ ناچنے

كُنَّا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِاَيْدِيْنَا قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى فَخِذِهٖ وَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ وَيَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

والے گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہیں کیا تم میں سے کسی ایک کو یہ بات کافی نہیں کہ جب نماز میں بیٹھے تو ہاتھ کو ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور کہے السلام علیکم، السلام علیکم۔

۱۴۹۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دو (دونوں طرف) سلام پھیرتے تھے۔

۱۴۹۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ عَنْ حُدَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبی، حضرت براء رضی اللہ عنہ سے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا اَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت حجر ابوعنبس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۴۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمن سے سنا وہ حضرت وائل بن حجر سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۴۹۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَرِيْزٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ اَبِیْ حَازِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَدِيَّ بْنَ عُمَيْرَةَ الْحَضْرَمِیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهٖ وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ۔

حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تو دائیں طرف متوجہ ہوتے حتیٰ کہ آپ کے چہرۂ انور کی سفیدی دکھائی دیتی پھر بائیں طرف کے رخسار مبارک سے سفیدی نظر آتی۔

۱۴۹۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ ثَنَا قُرَّةُ قَالَ ثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیُّ لِقَوْمِهٖ اَلَا اُصَلِّیْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الصَّلٰوةَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

حضرت عبدالرحمن بن غنم فرماتے ہیں حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (جیسی نماز) نہ پڑھاؤں، پھر انہوں نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا اور پھر فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اس طرح تھی۔

۱۵۰۰ - حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمَدِيْنِیِّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا هَوْذَةُ ابْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھتے تو آپ کے سلام پھیرتے وقت ہم آپ کے دائیں اور بائیں رخسار مبارک کی سفیدی دیکھ لیتے۔

۱۵۰۱ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِیِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ اَوْ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ قَالَ اَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

حضرت اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نصف ماہ قیام کیا میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۱۵۰۲- **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوفِيُّ قَالَ ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمِنْهَالُ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو أُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ.

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں ابو امیہ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلٰوةِ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ فَإِنَّمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَنْ يُخَالِفُهُ إِلَى الْحَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ.

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں کوئی ایسی حدیث معلوم نہیں جو نماز میں سلام کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہو مگر وہ اس باب میں مروی روایت میں داخل ہوگی اور جن لوگوں نے حدیث دراوردی کے باعث اس کی مخالفت کی ہے تو ہم اس باب کے شروع میں اس حدیث کا فساد واضح کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۱۵۰۳- **وَقَدِ** احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً.

حضرت زہیر بن محمد حضرت ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے تھے۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيثٌ أَصْلُهُ مَوْقُوفٌ عَلَى عَائِشَةَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَإِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْهُ تُضَعَّفُ جِدًّا هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى ابْنُ مَعِينٍ فِيمَا حَكَى لِي عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا لَا مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ إِلَى وَزَعَمَ أَنَّ فِيهَا تَخْلِيطًا كَثِيرًا

ان سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے۔ حفاظ حدیث نے اسے اسی طرح روایت کیا اور (اس کے راوی) حضرت زہیر بن محمد اگرچہ ثقہ آدمی ہیں لیکن ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت ضعیف قرار دیا گیا۔ ہمارے متعدد اصحاب نے یحییٰ بن معین سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ ان میں سے حضرت علی بن عبدالرحمٰن میرے نزدیک زیادہ مامون ہیں اور ان کے خیال میں اس حدیث میں بہت خلط ملط ہے۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ فِيمَا ذَكَرْتَ فَمَنْ يُعَارِضُهَا فِي ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ

اگر کوئی شخص کہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ ثابت ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا تو کس صحابی کے ساتھ اس

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَدْ رَوَيْنَا ذَٰلِكَ عَنْهُمَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ۔

کا تعارض ہے ؛ اس سے کہا جائیگا حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے (وقف) سے اس کا تعارض ہے جیسا کہ اس باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

۱۵۰۴۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ يَنْفَتِلُ سَاعَتَئِذٍ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ پھر اسی وقت اٹھ کھڑے ہوتے جیسے گرم پتھر پر ہوں۔

۱۵۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

حضرت ابورزین فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو آپ نے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

۱۵۰۷۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قِيلَ لِسُفْيَانَ عَلِيٌّ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت سفیان، حضرت عاصم سے وہ ابورزین سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔ حضرت سفیان سے پوچھا گیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا ہاں۔

۱۵۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ فَسَلَّمَا تَسْلِيمَتَيْنِ۔

حضرت عاصم، ابورزین سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں نے دو، دو سلام پھیرے۔

۱۵۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

حضرت شقیق بن سلمہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

قَالَ ثَنَا [illegible] قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ اَنَّهٗ صَلّٰی خَلْفَ عَلِیٍّ وَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

انھوں نے حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۱ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِی الصَّلٰوةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت شقیق، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نماز میں دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۱۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اَمِيْرًا صَلّٰی بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنّٰی عَلِقَهَا فَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ دَاؤُدَ يَقُوْلُ قَالَ يَحْيَی بْنُ مَعِيْنٍ هٰذَا مِنْ اَصَحِّ مَا رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر مکہ نے نماز پڑھائی تو دونوں طرف سلام پھیرا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پوچھا نہیں معلوم ہے اس نے یہ حدیث کہاں سیکھی۔ ابن ابی داؤد کہتے ہیں یحییٰ بن معین نے کہا کہ اس باب میں مروی روایات میں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۵۱۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ كَانَ عَمَّارٌ اَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً لَا يُصَلِّیْ صَلٰوةً اِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

حضرت حارثہ بن مضرب فرماتے ہیں ایک سال حضرت عمار ہمارے امیر رہے وہ ہر نماز میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۱۴ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاٰی سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی حازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت

وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَمَّارٌ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِاَفْعَالِهٖ فَمَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ **فَاِنْ** اَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

١٥١٥ - وَاحْتَجَّ بِمَا اَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ **ح** وَبِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ اَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَالتَّسْلِيْمَ قَالَ وَاحِدَةٌ

قَالَ **فَكَيْفَ** يَجُوْزُ اَنْ يَحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَاٰى عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ اَفَتَرٰى عَمَّنْ حَفِظُوا الْوَاحِدَةَ غَيْرَهُمَا وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِيْ فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهٖ فَسَادُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالَّذِيْ اَرَادَهٗ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً هُوَ

علی المرتضیٰ، ابن مسعود اور عمار رضی اللہ عنہم اور ان کے ساتھ دوسرے حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے۔ چونکہ ان حضرات کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف تازہ تازہ حاصل ہوا تھا اور وہ آپ کے افعال مبارکہ کو زیادہ یاد رکھتے تھے لہٰذا کسی نے بھی ان کے خلاف بات نہیں کی۔ اگر اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی نہ ہوتا تو بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی تو اب انکی مخالفت کیسے جائز ہوگی جبکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے فعل کی موافقت میں روایات مروی ہیں۔ اگر کوئی منکر اس روایت کا انکار کرے جو ہم نے بواسطہ ابو وائل، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلے میں انکے واسطے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے

حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو وائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے انھوں نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا سلام! فرمایا ایک ہے۔ تو اب کیسے جائز ہے کہ انھیں خود تو ایک سلام یاد ہو اور انھوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دو سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہو۔ تو ان دونوں کے علاوہ انھیں کس سے ایک سلام یاد ہے حالانکہ وہ تو ان ہی سے یاد کرتے اور ان ہی کی اقتدا کرتے تھے۔ پس اس روایت کا ثابت ہونا اور اس سے ثابت شدہ کا واجب ہونا اس روایت کے فساد کو ظاہر کرتا ہے جو تم نے دو سلاموں کے بارے میں روایت کی ہے۔

تو اس شخص سے کہا جائیگا کہ جو کچھ ہم نے دو سلاموں کے بارے میں ان سے روایت کیا ہے وہ صحیح ہے اس کی سند اور متن میں کوئی خرابی نہیں اور یہ رکوع و سجود والی نمازوں کے سلام سے متعلق ہے اور جو کچھ ابو وائل نے عمرو بن مرہ کی روایت میں ایک سلام کا ذکر کیا ہے وہ تکبیر والی نماز کے بارے میں ہے کیونکہ کوفیوں کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم بھی ہیں وہ نماز جنازہ میں ہلکا سا سلام پھیرتے تھے اور باقی تمام نمازوں میں وہ دو سلام پھیرتے تھے اس سلسلے میں ہمارے نزدیک ابو وائل کی روایت کا یہی مطلب ہے اس لیے ان سے مروی روایات کو اس بات پر

فِي الصَّلَوَاتِ ذَاتِ التَّكْبِيرِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ مِنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيمَةً خَفِيفَةً وَيُسَلِّمُونَ فِي سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَتَيْنِ فَهٰكَذَا مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي وَائِلٍ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلَى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ حَتَّى لَا يُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا

محمول کرنا مناسب ہے تاکہ روایات باہم متضاد نہ ہوں۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ يُسَلِّمُونَ فِي صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز، حضرت حسن بصری اور ابن سیرین رحمہم اللہ اپنی نمازوں میں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ اور اس سلسلے میں وہ یوں ذکر کرے۔

۱۵۱۶ - وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً حِيَالَ وُجُوهِهِمَا۔

حضرت ابن عون، حضرت محمد سے اور حضرت اشعث، حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں نماز میں سامنے کی طرف ایک بار سلام کہتے تھے

۱۵۱۷ - وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً۔

حضرت ابن عون، حضرت حسن اور محمد رحمہم اللہ سے ایک سلام نقل کرتے ہیں

۱۵۱۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید، حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قِيلَ لَهُ صَدَقْتَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَهُمَا مِنَ التَّابِعِينَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ۔

اس معترض سے کہا جائے گا تم نے سچ کہا ان لوگوں سے یہی بات مروی ہے اور ان سے پہلے لوگوں سے وہ بات مروی ہے جو ہم نے ذکر کی اور وہ اس کے خلاف ہے علاوہ ازیں جو کچھ پہلے ذکر ہوا وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔ حضرت سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ سے جو ان سے بڑے درجے کے تابعی تھے اس کے خلاف مروی ہے۔

۱۵۱۹ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ

حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ دائیں بائیں طرف سلام پھیرتے تھے۔

زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ۔

۱۵۲۰۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْعِلْمِ مِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِيْ يُخَالِفُهُمَا فَالَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ اَوْلٰى لِاَ قِيَدَ اُبُوَّا بِمَنْ قَبْلَهُمَا وَلِمَوَافَقَتِهِمَا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَهٰذَا اَيْضًا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

حضرت حکم فرماتے ہیں میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہتے تھے۔

پس یہ دو تابعی ہیں جنہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے قدیم صحبت حاصل تھی اور یہ مقام اس باب میں ذکر کیے گئے ان کے علاوہ حضرات کو حاصل نہیں ہے لہٰذا جو کچھ ہم نے ان سے روایات کیا ہے وہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ انھوں نے اپنے سے پہلے حضرات کی اقتداء کی اور اس سلسلے میں جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس کی موافقت کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ السَّلَامِ فِى الصَّلٰوةِ هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوْضِهَا اَوْ مِنْ سُنَنِهَا

باب: نماز میں سلام فرض ہے یا سنت

۱۵۲۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَاِحْرَامُهَا التَّكْبِيْرُ وَاِحْلَالُهَا التَّسْلِيْمُ۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی طہارت ہے اس کا احرام تکبیر ہے اور سلام کے ذریعے اس سے باہر آنا ہے۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ فَصَلٰوتُهٗ بَاطِلَةٌ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ فَلَا يَجُوْزُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

ایک قوم کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جب کوئی شخص سلام کے بغیر نماز سے باہر آتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تحلیل سلام ہے پس اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔

بِغَيْرِهٖ. **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى قَوْلَيْنِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَّمْ يُسَلِّمْ وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ وَاِنْ لَّمْ يُسَلِّمْ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ رَاْيِهٖ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلَهٗ عَلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى.

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے اور ان حضرات کے بھی دو قول ہیں بعض کہتے ہیں جب تشہد کی مقدار قعدہ کرے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے اور بعض کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز پوری ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد بھی نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے پہلے گروہ کے خلاف ان دو گروہوں کی دلیل یہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو یہ بات مروی ہے کہ اس کی تحلیل سلام ہے وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے جبکہ خود ان کی اپنی رائے اس سلسلے میں اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کا مطلب وہ نہیں جو پہلے قول کے قائلین نے سمجھا ہے۔ پس انہوں نے یوں ذکر کیا ہے

۱۵۲۲- **فَذَكَرُوْا** مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ.

حضرت عاصم بن حمزہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب آخری سجدے سے سر اٹھا لے تو نماز مکمل ہو گئی۔

فَهٰذَا عَلِيٌّ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ لَا يُتِمُّ اِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ اِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهٗ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ وَكَانَ مَعْنٰى وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ عِنْدَهٗ اَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّحِلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ اِعَادَةُ الصَّلٰوةِ غَيْرُهٗ **فَاِنْ** قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ قَالَ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ فَكَانَ الَّذِيْ هُوَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا اِلَّا بِهٖ فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ كَانَ كَمَا هُوَ اَيْضًا لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اِلَّا بِهٖ **قِيْلَ** لَهٗ اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ

تو یہ ہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے اور ان کے نزدیک نماز کی تکمیل کے لیے سلام ضروری نہیں ہے، کیونکہ ان کے نزدیک سلام سے پہلے نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کے نزدیک "تحلیلہا التسلیم" کا مطلب یہ ہے کہ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا چاہیے۔ کسی اور عمل کے ذریعے نہیں، اور نماز کی تکمیل یہ ہے کہ اگر اس کے بعد سلام کے علاوہ کسی بات کے ذریعے باہر آئے تو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ آپ نے فرمایا "اس کی تحریمہ تکبیر ہے" تو نماز میں اس کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں تو "اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے" کا مطلب بھی ہو گا کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں، تو جواباً کہا جائے گا کہ کسی کام کو شروع کرنے کے لیے

الدُّخُولُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا وَقَدْ يَخْرُجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يَخْرُجَ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ **مِنْ** ذٰلِكَ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ عَلَى الْمَرْأَةِ وَهِيَ فِي عِدَّةٍ وَكَانَ مَنْ عَقَدَهُ عَلَيْهَا وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا وَلَا وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا نِكَاحٌ فِي أَشْيَاءٍ لِذٰلِكَ كَثِيرَةٍ يَطُولُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ وَأُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْهُ إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِي لَا إِثْمَ فِيهِ وَأَنْ تَكُونَ الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ طَلَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلٰثًا أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا يَلْزَمُهُ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ آثِمًا وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيحِ فَكَانَ قَدْ بُيِّنَتِ الْأَسْبَابُ الَّتِي تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ وَالْأَسْبَابُ الَّتِي تَزُولُ بِهَا الْأَمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ هِيَ وَنُهُوا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ أَوْ شَيْئًا مِنْهُ فَكَانَ مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهِ وَالْخُرُوجُ مِنْهَا قَدْ يَكُونُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهِ وَقَدْ يَكُونُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فِي الصَّلٰوةِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ فَيَكُونَ الدُّخُولُ فِيهَا غَيْرُ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الدُّخُولِ فِيهَا الْخُرُوجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهِ مِمَّا يَخْرُجُ بِهِ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلٰوتِهِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ۔

۱۵۲۳- مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

وہی بات اختیار کی جائے گی جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر آنے کے لیے بھی وہ بات اختیار کی جاتی ہے جس کا حکم دیا گیا ہو اور کبھی اس کے علاوہ کو اپنایا جاتا ہے۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ عدت گزرنے والی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے اور جو آدمی اس حالت میں اس سے نکاح کرے وہ اس کی بضع کا مالک نہیں ہوگا اور نہ ہی نکاح منعقد ہوگا۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن کے ذکر سے کتاب طوالت اختیار کر جائے گی۔ اور نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا حکم دیا گیا ہے جس میں گناہ نہ ہو وہ یہ کہ عورت (حیض سے) پاک ہو اور جماع نہ کیا ہو۔ پس جو شخص اس امر بہ طریقے کے علاوہ طلاق دے تین طلاقیں دے یا حالت حیض میں طلاق دے تو طلاق لازم ہو جائے گی اگرچہ وہ گنہگار ہوگا اور اس ممنوع طلاق کے ذریعے صحیح نکاح ختم ہو جائے گا۔ وہ اسباب بھی بیان کر دیے گئے ہیں جن کے ذریعے ملک بضع حاصل ہوتی ہے اور وہ اسباب بھی واضح ہیں جن کے ذریعے یہ ملکیت ختم ہوتی ہے۔ اس کے خلاف کرنے سے منع کیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ممنوع طریقے سے نکاح کرنا چاہے وہ نہیں کر سکتا لیکن جب نکاح سے باہر آنا چاہے تو بتائے ہوئے اور ممنوع طریقے دونوں کے ساتھ باہر نکل سکتا ہے۔ پس جب بات یہ ہے کہ اشیاء میں داخلے کے لیے وہی طریقہ اختیار کیا جائے گا جس کا حکم دیا گیا ہے لیکن باہر نکلنے کے لیے بتایا ہوا یا دوسرا طریقہ کرلی بھی راستہ اختیار کرے نکل آئے گا تو نماز کے بارے میں بھی یہی قیاس ہے کہ اس میں اسی بات کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہے اور باہر آنے کے لیے کبھی وہ راستہ اختیار کیا جاتا ہے جو بتایا گیا اور کبھی اس کے علاوہ۔

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی دلیل یہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص آخری

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ السُّجُوْدِ فَقَدْ مَضَتْ صَلٰوتُهٗ اِذَا هُوَ اَحْدَثَ۔

سجدے سے سر اٹھانے اور بے وضو ہو جانے تو اس کی نماز ہو گئی۔

۱۵۲۴ - وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَا ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت معاذ بن حکم، حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے روایت کرتے اور وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا وَرَوَاهُ اٰخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس روایت میں اختلاف ہے ایک قوم نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن دوسرے حضرات نے اس کے علاوہ روایت کیا ہے۔

۱۵۲۵ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ وَعَلِيُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَضَى الْاِمَامُ الصَّلٰوةَ فَقَعَدَ فَاَحْدَثَ هُوَ اَوْ اَحَدٌ مِمَّنْ اَتَمَّ الصَّلٰوةَ مَعَهٗ قَبْلَ اَنْ يُسَلِّمَ الْاِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پوری کر کے قعدہ کرے پھر سلام سے پہلے وہ یا کوئی ایک مقتدی بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پس یہ معنی پہلی حدیث کے مفہوم کے خلاف ہے اس کے علاوہ الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۵۲۶ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا مُعَاذٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادٍ

معاذ بن حکم، سلیمان ثوری سے اور وہ عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے ابو بکرہ کی حدیث جو بواسطہ ابو داؤد ابن مبارک سے مروی ہے کی مثل حدیث ذکر کی معاذ بن حکم کہتے ہیں پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے ملاقات

ابنِ انعم فحدثنی عن عبدِ الرحمٰن بنِ رافعٍ وبکرِ بنِ سوادۃ فقلت لہ لقیتہما جمیعًا فقال کلیہما حدثنی بہ عن عبدِ اللہ بنِ عمرٍو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قال اذا رفع المصلی رأسہ من اٰخرِ صلوتہ وقضی تشہدہ ثم احدث فقد تمت صلوتہ فلا یعود لہا۔

کہ انھوں نے حضرت عبدالرحمن رافع اور بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہوئے مجھ سے بیان کیا میں نے پوچھا آپ نے ان دونوں سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا کہ ان دونوں نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نمازی نماز کے آخر میں (سجدے سے) سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی پس اسے نہ لوٹائے۔ جن لوگوں نے کہا ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار قعدہ نہ کرے نماز مکمل نہیں ہوتی انھوں نے یوں استدلال کیا ہے:۔

۱۵۲۷: **واحتج** الذین قالوا لا تتم الصلوۃ حتی یقعد فیہا قدر التشہد بما حدثنا فہد قال ثنا ابو نعیمٍ وابو غسان واللفظ لابی نعیمٍ قالا ثنا زہیر بن معاویۃ عن الحسن بن الحر قال حدثنی القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان عبد اللہ بن مسعودٍ اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اخذ بیدہ وعلمہ التشہد فذکر التشہد علی ما ذکرنا عن عبد اللہ فی باب التشہد وقال فاذا فعلت ذلک او قضیت ھذا فقد تمت صلاتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد۔

قاسم بن مخیمرہ فرماتے ہیں حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑ کر ان کو تشہد سکھایا پھر انھوں نے اسی طرح تشہد کا ذکر کیا جس طرح ہم نے تشہد کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے اور فرمایا جب تم ایسا کر لو یا اسے ادا کر لو تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر کھڑے ہونا چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھ جاؤ۔

۱۵۲۸۔ **حدثنا** الحسین بن نصرٍ قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا زہیر قال ثنا الحسن بن الحر فذکر مثلہ باسنادہٖ۔

حضرت زہیر کہتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن حر نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۲۹۔ **حدثنا** ابراہیم بن ابی داؤد قال ثنا ابو معشرٍ البراء عن ابی حمزۃ عن ابراہیم عن علقمۃ عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ثم ذکر التشہد وقال لا صلوۃ الا بتشہدٍ۔

حضرت علقمہ، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ پھر تشہد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

فرووا ما ذکرنا من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم ثم رووا من قول عبد اللہ۔

پس انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی روایت کیا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا۔

۱۵۳۰- مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو وَكِيعٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيمُ إِذْنٌ بِانْقِضَائِهَا.

حضرت ابو الاحوص، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا تشہد اختتام نماز ہے اور سلام اس اختتام کی اجازت ہے۔

ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلٰوةِ وَهُوَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَلَمْ يُسَلِّمْ فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيعِهٖ فَثَنَّى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ.

پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ ترک سلام نماز کو توڑنے والی باتوں میں سے نہیں اور وہ اس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس عمل کے بارے میں بتایا گیا تو آپ نے پاؤں مبارک ٹیڑھا کرتے ہوئے دو سجدے کیے۔

۱۵۳۱- كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

جیسا کہ حضرت ربیع کی روایت میں ہے، حضرت علقمہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَدْخَلَ فِي الصَّلٰوةِ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلٰوةِ وَلَوْ رَآهُ مُفْسِدًا لَهَا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيمٍ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ لِأَنَّهُ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوبِ سُجُودِ الصَّلٰوةِ لَكَانَ حُكْمُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ بِخِلَافِهٖ فَهُوَ سُنَّةٌ.

پس اس حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرے بغیر نماز میں اس کے علاوہ دو رکعتیں داخل کیں اور اسے مفسد نماز نہ خیال کیا اگر اسے مفسد نماز سمجھتے تو اس وقت نماز لوٹاتے جب نماز نہ لوٹائی اور سلام کے بغیر پانچویں رکعت کی طرف نکل گئے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سلام نماز کے فرائض میں سے نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص پانچویں رکعت پڑھے اور اس کے ذمہ پہلے کا کوئی سجدہ ہو تو یہ چار رکعات کو باطل کر دیتی ہے کیونکہ اس نے ان رکعات کو غیر کے ساتھ ملایا، پس اگر سلام سجدۂ نماز کی طرح واجب ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا لیکن وہ اس کے خلاف ہے پس وہ سنت ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھے پس اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار؟ تو یقین پر عمل کرے اور شک کو چھوڑ دے، اگر نماز کم ہو تو اسے

الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ نَقَصَتْ فَقَدْ اَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِمَانِ الشَّيْطٰنِ وَاِنْ كَانَتْ صَلٰوتُهٗ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهٗ نَافِلَةً **فَقَدْ** جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا وَاِنْ كَانَ الْمُصَلِّيْ قَدْ خَرَجَ مِنْهَا اِلَيْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ تَتِمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ وَاِنَّ التَّسْلِيْمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا **فَكَانَ** تَصْحِيْحُ مَعَانِي الْاٰثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يُوْجِبُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَا تَتِمُّ الصَّلٰوةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِاَنَّ حَدِيْثَ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدِ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَلَفْ فِيْهِ **وَاَمَّا** وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّهٗ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ اٰخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ قَالُوْا رَاَيْنَا هٰذَا الْقُعُوْدَ قُعُوْدًا لِلتَّشَهُّدِ وَفِيْهِ ذِكْرٌ يَتَشَهَّدُ بِهٖ فَكُلٌّ اَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ وَمَا فِيْهِ مِنَ الذِّكْرِ لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُوْدِ الْاَخِيْرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ كَالْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ وَيَكُوْنَ مَا فِيْهِ كَمَا فِي الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فَيَكُوْنُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً كَمَا كَانَ الْقُعُوْدُ الْاَوَّلُ سُنَّةً وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةً وَقَدْ رَاَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِيْ فِيْ كُلِّ الصَّلٰوةِ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ الَّذِيْ فِيْهَا

پورا کرے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہوگئی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل ہو جائیں گے۔ تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے کی نماز کو اس کے ذریعے فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اس (فرض نماز) سے اس (نفل نماز) کی طرف نکل گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز سلام کے بغیر بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام، نماز کی سنتوں میں سے ہے فرائض میں نہیں۔

پس اس باب میں روایات کے معانی کی تصحیح اس بات کو واجب کرتی ہے جس کی طرف وہ لوگ گئے ہیں جنھوں نے کہا ہے کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں ہے۔

بطور قیاس اس کا بیان یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں جب نماز کے آخری سجدے سے سر اٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ تشہد کا قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھا جاتا ہے اور سلام ہے جس کے ساتھ نماز سے باہر آتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی نماز میں قعدہ ہے اس میں ذکر ہے جس کے ساتھ تشہد پڑھتے ہیں پس سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں پایا جانے والا ذکر نماز کے فرائض سے نہیں، بلکہ سنتوں (واجبات) سے ہے۔ آخری قعدے میں اختلاف ہے پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدے کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا بھی وہی حکم ہو جو پہلے قعدہ کے افعال کا ہے پس وہ بھی سنت (واجب) ہوگا۔ ——— اور اس کے اعمال بھی سنت (غیر فرض) ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ قیام، رکوع اور سجدہ تمام باتیں

اَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اَنْ يَكُوْنَ الْقُعُوْدُ فِيْهَا اَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ بَعْضُهُ بِاتِّفَاقِهِمْ سُنَّةً كَانَ مَا بَقِيَ مِنْهُ كَذٰلِكَ اَيْضًا فِي النَّظَرِ **وَاحْتَجَّ** عَلَيْهِمُ الْاٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا قَدْ رَاَيْنَا الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ مَنْ قَامَ عَنْهُ سَاهِيًا حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا اُمِرَ بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ اِلَى الْقُعُوْدِ وَقَدْ رَاَيْنَا مَنْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْاٰخِرِ سَاهِيًا حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا اُمِرَ بِالرُّجُوْعِ اِلٰى قُعُوْدِهِ **قَالُوْا** فَمَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ اِلَيْهِ بِالْقِيَامِ عَنْهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِفَرْضٍ اَلَا تَرٰى اَنَّ مَنْ قَامَ عَلَيْهِ وَسَجْدَةٌ مِنْ صَلٰوتِهِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا اُمِرَ بِالرُّجُوْعِ اِلٰى مَا قَامَ عَنْهُ لِاَنَّهُ قَامَ فَنَزَلَ فَرْضًا فَاُمِرَ بِالْعَوْدِ اِلَيْهِ وَكَذٰلِكَ الْقُعُوْدُ الْاَخِيْرُ مَا اُمِرَ الَّذِيْ قَامَ عَنْهُ بِالرُّجُوْعِ اِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا اَنَّهُ فَرْضٌ وَلَوْ كَانَ غَيْرَ فَرْضٍ اِذًا لَمَا اُمِرَ بِالرُّجُوْعِ اِلَيْهِ كَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ اِلَى الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ۔ **فَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْاٰخَرِيْنَ اَنَّهُ اِنَّمَا اُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهِ وَاَنْ لَّا يَرْجِعَ اِلٰى قُعُوْدِهِ لِاَنَّهُ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ غَيْرِ فَرْضٍ فَدَخَلَ فِيْ قِيَامٍ فَرْضٍ فَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ الْفَرْضِ وَالرُّجُوْعِ اِلٰى غَيْرِ الْفَرْضِ وَاُمِرَ بِالتَّمَادِيْ عَلَى الْفَرْضِ حَتّٰى يُتِمَّهُ فَكَانَ لَوْ قَامَ عَنِ الْقُعُوْدِ الْاَوَّلِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا اُمِرَ بِالْعَوْدِ اِلَى الْقُعُوْدِ لِاَنَّهُ مَا لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْ فَرْضٍ فَاُمِرَ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرْضٍ اِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ وَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ

نماز میں فرض ہیں۔

پس ہماری مذکورہ بحث کا تقاضا یہ ہے کہ قعود بھی تمام نماز میں اس طرح ہو لہٰذا جب ایک قعدہ بالاتفاق سنت (واجب) ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ باقی بھی اسی طرح ہوں۔

دوسرے لوگوں نے اس کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں جو شخص پہلے قعدے سے بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قیام جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے قعود کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص آخری قعدے سے بھول کر کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ——— اور قیام کے بعد جس کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے وہ فرض نہیں ہوتی تم دیکھتے نہیں کہ جس شخص کے ذمے سجدۂ نماز ہو اور وہ کھڑا ہو جائے حتیٰ کہ بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس بات کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جسے چھوڑ کر وہ کھڑا ہوا کیونکہ وہ فرض کو چھوڑ کر کھڑا ہوا پس اُسے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا۔ آخری قعدہ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ جب اسے چھوڑ کر کھڑا ہو جائے تو اسے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے یہ اس کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔ اگر وہ فرض نہ ہوتا تو اس صورت میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ پہلے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا ——— ان کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ جو شخص پہلے قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا حتیٰ کہ سیدھا کھڑا ہو گیا اسے قیام جاری رکھنے اور قعدے کی طرف نہ لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ فرض قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہوا اور فرض قیام میں داخل ہو گیا پس اسے فرض کو چھوڑ کر غیر فرض کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ فرض کو جاری رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے پورا کرے اور اگر وہ پہلے قعدے سے کھڑا ہو لیکن پوری طرح نہ کھڑا ہو تو اس کو قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے کیونکہ وہ پوری طرح کھڑا نہیں ہوا اور فرض کو شروع نہیں کیا لہٰذا اسے ایسے عمل

إِلَىٰ مَا هُوَ سُنَّةٌ وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَىٰ مَا هُوَ فَرِيضَةٌ وَكَانَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَخِيرِ حَتَّىٰ اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِي سُنَّةٍ وَلَا فِي فَرِيضَةٍ وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُودٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَتَرْكِ التَّمَادِي فِيمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيضَةٍ كَمَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَوَّلِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ أَنْ يَرْجِعَ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْقُعُودِ الَّذِي هُوَ سُنَّةٌ فَهٰذَا أُمِرَ الَّذِي قَامَ مِنَ الْقُعُودِ الْأَخِيرِ حَتَّى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالرُّجُوعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُونَ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي هٰذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُونَ وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ذَهَبُوا فِي ذٰلِكَ إِلَىٰ قَوْلِ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ الْقُعُودَ الْأَخِيرَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلٰوةِ وَقَدْ قَالَ بِمَا قَالُوا مِنْ ذٰلِكَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِينَ۔

کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو سنت (واجب) ہو اور سنت (واجب) سے فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے اور جو شخص آخری قعدے کو چھوڑ کر کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ پوری طرح کھڑا ہو گیا وہ سنت اور فرض کسی عمل میں داخل نہیں۔ اور قعدے سے کھڑا ہوا جو سنت (واجب) ہے پس اس کی طرف لوٹنے اور اس عمل کو جاری نہ رکھنے کا حکم دیا جائے گا جو سنت ہے نہ فرض، جیسا کہ وہ شخص جو پہلے قعدے کو جو سنت (واجب) ہے کھڑا ہوا لیکن پوری طرح کھڑا نہیں ہوا کہ فرض میں داخل ہوتا۔ پہلے قعدے کی طرف جو سنت (واجب) ہے لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو اس بنیاد پر اس شخص کو لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے جو آخری قعدے کو چھوڑ کر پوری طرح کھڑا ہو گیا اس وجہ سے نہیں جس کا دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں ہمارے نزدیک قیاس یہی ہے وہ بات نہیں جس کا دوسرے حضرات نے ذکر کیا لیکن امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے ان لوگوں کا قول اختیار کیا ہے جو کہتے ہیں کہ تشہد کی مقدار آخری قعدہ فرض ہے یہی بات بعض متقدمین نے بھی کہی ہے۔

۱۵۳۲- كَمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ قَالَ لَا يُجْزِيهِ حَتَّىٰ يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ۔

حضرت شعبہ حضرت یونس سے وہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اس شخص کے بارے میں جو آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی بے وضو ہو جاتا ہے فرمایا کہ یہ بات کافی نہیں یہاں تک کہ تشہد پڑھے یا تشہد کا اندازہ قعدہ کرے۔

۱۵۳۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيدِيُّ قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ كَانَ عَطَاءٌ يَقُولُ إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَأَحْدَثَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَقَدْ

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں حضرت عطاء فرماتے تھے جب کوئی شخص آخری قعدہ پورا کرے اور السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین" پڑھنے کے بعد بے وضو ہو جائے تو اگر چہ دائیں بائیں سلام نہ پھیرا ہو اس کی نماز ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں یا فرمایا اب نہ لوٹائے (مفہوم روایت کیا)

مَضَتْ صَلٰوتُہٗ اَوْ قَالَ فَلَا يَعُوْدُ اِلَيْهَا۔

بَابُ الْوِتْرِ ۵۹

باب ۵۹: وتروں کا بیان

۱۵۳۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

۱۵۳۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مِجْلَزٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قتادہ فرماتے ہیں میں نے ابو مجلز سے سنا انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۵۳۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخُصَيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔

حضرت ابو مجلز فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَافْتَرَقُوْا عَلٰى فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلْوِتْرُ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الْاِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ وَفِيْ اٰخِرِهِنَّ وَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے انھوں نے اس کی تقلید کی اور اسے اصل قرار دیا۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی ہے پھر وہ دو گروہوں میں بٹ گئے۔ بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے اور بعض کہتے ہیں وتر تین رکعات ہیں لیکن دو کے بعد سلام پھیرے اور پھر آخر میں سلام پھیرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ وتر رات کے آخر میں ایک رکعت ہے میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو پہلے قول کے قائلین نے کہی اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعات کے ساتھ ہو جو پہلے

وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ رَكْعَةً مَعَ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوْتِرُ وِتْرًا لِلشَّفْعِ الْمُتَقَدِّمِ لَهَا وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی تو یہ رکعت ان دو رکعتوں کو جو پہلے گزر گئیں، وتر بنا دے گی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بعض حضرات نے جو کچھ روایت کیا ہے اس میں اس بات کا بیان ہے۔

۱۵۳۷- حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلٰوتَكَ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا دو دو رکعتیں ہیں جب تمہیں صبح کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھو وہ تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی۔

۱۵۳۸- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع اور عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت یحییٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۰- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت طاؤس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۲- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حبیب حضرت طاؤس سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۴ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا خَالِدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت خالد، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۵ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل بیان کرتے ہیں۔

۱۵۴۶ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ وَ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت بُدیل بن میسرہ اور حضرت ایوب، حضرت عبداللہ بن شقیق سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۵۴۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو سلمہ اور حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہوئے ان دونوں کو خبر دی۔

۱۵۴۸ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدٍ ابْنَيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم اور حمید بن عبدالرحمن (دونوں) نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۴۹۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰی قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ بَحْرِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَضِیْنِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ کَانَ یَفْصِلُ بَیْنَ شَفْعِہٖ وَوِتْرِہٖ بِتَسْلِیْمَۃٍ وَاَخْبَرَنِیْ عُمَرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فَقَدْ اَخْبَرَ اَنَّہٗ کَانَ یُصَلِّیْ شَفْعًا وَوِتْرًا وَذٰلِکَ فِی الْجُمْلَۃِ کُلُّہٗ وِتْرٌ وَقَوْلُہٗ یَفْصِلُ بِتَسْلِیْمَۃٍ یَحْتَمِلُ اَنْ تَکُوْنَ تِلْکَ التَّسْلِیْمَۃُ یُرِیْدُ بِھَا التَّشَھُّدَ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ التَّسْلِیْمُ الَّذِیْ یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ۔

حضرت سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دو رکعتوں اور ایک رکعت کو سلام کے ساتھ الگ الگ کرتے تھے۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے انھوں نے بتایا کہ آپ دو رکعتیں اور وتر پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر ہوتا تھا اور ان کا کہنا کہ سلام کے ذریعے ان کو الگ کرتے تھے ممکن ہے اس سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام مراد ہو جس سے نماز کو ختم کیا جاتا ہے۔
جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا :

۱۵۵۰۔ فَاِذَا یُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ الرَّکْعَۃِ وَالرَّکْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ حَتّٰی یَاْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِہٖ۔

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں میں ایک اور دو رکعتوں کے درمیان سلام پھیرتے تھے حتیٰ کہ بعض کاموں کا حکم بھی دیتے۔

۱۵۵۱۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ صَلّٰی ابْنُ عُمَرَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ یَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ فَاَوْتَرَ بِرَکْعَۃٍ۔

حضرت بکر بن عبداللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر فرمایا اے لڑکے ہمارے لیے سواری تیار کر دو پھر کھڑے ہوئے اور ایک رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بنایا۔

فَفِیْ ھٰذِہِ الْاٰثَارِ اَنَّہٗ کَانَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَفْصِلُ بَیْنَ الْوَاحِدَۃِ وَالْاِثْنَتَیْنِ فَقَدِ اتَّفَقَ عَنْہُ فِی الْوِتْرِ اَنَّہٗ ثَلٰثٌ وَقَدْ جَاءَ عَنْہُ مِنْ رَاْیِہٖ اَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ الَّذِیْ ذَکَرْنَاہُ کَمَا وَصَفْنَا اَنَّہٗ یَحْتَمِلُ مِنَ التَّاوِیْلِ۔

ان روایات میں ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے لیکن ایک اور دو کے درمیان جدائی کرتے تھے پس آپ وتروں کی تین رکعات پر متفق ہیں اور آپ کی جو رائے مروی ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے جو ہم نے بیان کی کہ اس میں تاویل کا احتمال ہے۔

۱۵۵۲۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ

حضرت عقبہ بن مسلم فرماتے ہیں میں نے حضرت

ثنا یحیی بن عبد اللہ بن بکیر قال ثنا بکر ابن مضر عن جعفر بن ربیعۃ عن عقبۃ بن مسلم قال سالت عبد اللہ بن عمر عن الوتر فقال اتعرف وتر النھار، قلت نعم صلوۃ المغرب قال صدقت او احسنت ثم قال بینا نحن فی المسجد قام رجل فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الوتر او عن صلوۃ اللیل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشیت الصبح فاوتر بواحدۃ۔

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مغرب کی نماز ہے فرمایا تم نے سچ کہا یا (فرمایا) تو نے اچھا کیا، اس دوران کہ ہم مسجد میں تھے. ایک شخص کھڑا ہوا اس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وتروں یا رات کی نماز کے بارے میں پوچھا. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں. جب تمہیں (صبح) ہونے کا ڈر ہو تو ایک کے ساتھ وتر بنا لو۔

۱۵۵۳- افلا تری ان ابن عمر حین سألہ عقبۃ عن الوتر فقال اتعرف وتر النھار، ای ھو کھو وفی ذلک ما یبینک ان الوتر کان عند ابن عمر ثلثا کصلوۃ المغرب اذ جعل جوابہ لسائلہ عن وتر اللیل اتعرف وتر النھار صلوۃ المغرب ثم حدثہ بعد ذلک عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما ذکرنا فثبت ان قولہ فاوتر بواحدۃ ای مع شفع تقدمھا توتر بتلک الواحدۃ ما صلیت قبلھا وکل ذلک وتر۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضرت عقبہ نے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ یعنی یہ بھی اسی طرح ہیں اس میں اس بات کی خبر ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک وتر مغرب کی نماز کی طرح تین رکعتیں ہیں کیونکہ آپ نے رات کے وتروں کے بارے میں سوال کرنے والے سے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے اس کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات بیان کی جسے ہم نے ذکر کیا ہے پس ثابت ہوا کہ آپ کا قول کہ ایک ساتھ وتر بنا لو یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر وتر۔

۱۵۵۴- وقد بین ذلک ایضا بما حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سعید بن ابی مریم قال ثنا محمد بن جعفر قال اخبرنی موسی بن عقبۃ عن ابی اسحق عن عامر الشعبی قال سالت ابن عباس وابن عمر کیف کان صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باللیل فقالا ثلث عشرۃ رکعۃ ثمان ویوتر بثلث ورکعتین بعد الفجر۔

ابن ابی داؤد کی روایت میں بھی یہ بات یہاں بیان ہوئی ہے ـــــ حضرت عامر شعبی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کیسی تھی؟ ان دونوں نے فرمایا: تیرہ رکعات تھیں، آٹھ رکعات کے ساتھ تین ملا کر انھیں وتر بنا لیتے اور دو رکعتیں (طلوع) فجر کے بعد ہوتی تھیں۔

۱۵۵۵- حدثنا سلیمن بن شعیب قال

حضرت مطلب بن عبد اللہ مخزومی فرماتے ہیں: . .

ثنا بشر بن بكر قال ثنا الاوزاعي قال حدثني المطلب بن عبد الله المخزومي ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر فامره ان يفصل فقال الرجل اني لا اخاف ان يقول الناس هي البتيراء فقال ابن عمر تريد سنة الله وسنة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم هذه سنة الله وسنة رسوله صلى الله عليه وآله وسلم۔

ایک شخص نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو آپ نے اسے رکعات کو جدا جدا کرنے کا حکم دیا۔ اس شخص نے عرض کیا مجھے ڈر ہے کہ لوگ اُسے بُتیرا (دم کٹی) نماز کہیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کے طریقے اور سنت رسول علیہ السلام کو اپنانا ہے اور اللہ تعالیٰ و رسول کا طریقہ یہی ہے۔

وقد روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها في ذكرها وتر النبي صلى الله عليه وآله وسلم ما يدل على حقيقة ما ذكرنا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر نماز کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے اس میں ہماری مذکورہ حقیقت پر دلالت پائی جاتی ہے۔

۱۵۵۶- **حدثنا** ابو بشر الرقي قال ثنا شجاع ابن الوليد عن سعيد بن ابي عروبة عن قتادة عن زرارة بن ابي اوفى عن سعيد بن هشام عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا يسلم في ركعتي الوتر۔

حضرت سعید بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

۱۵۵۷- **حدثنا** ابن ابي داؤد قال ثنا محمد بن المنهال قال ثنا يزيد بن زريع عن سعيد بن هشام فذكر باسناده مثله۔

یزید بن زریع حضرت سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فاخبرت ان الوتر ثلث لا يسلم بين شيء منهن **ثم** قد روي عن عائشة بعد احاديث في الوتر اذا كشفت رجعت الى معنى حديث سعد هذا۔

تو ام المومنین نے فرمایا وتروں میں تین رکعتیں ہیں ان کے درمیان سلام نہ پھیرے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے بعد کچھ دیگر روایات مروی ہیں ان کی وضاحت کی جائے تو وہ حضرت سعد بن ہشام کی اس روایت کے ہم معنی ہیں۔

۱۵۵۸- **فمن** ذلك ما حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا ابو حرة قال ثنا الحسن عن سعد بن هشام عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا قام من الليل افتتح صلاته بركعتين خفيفتين

حضرت سعد بن ہشام، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو دو مختصر رکعتوں کے ساتھ نماز شروع کرتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔

ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكْعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ۔

فَاَخْبَرَتْ هٰهُنَا اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ فَكَانَ مَعْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَنَظَرْنَا فِيْمَا يَحْتَمِلُ مِنْ ذٰلِكَ هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ۔

تو ام المومنین نے یہاں بتایا کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر آٹھ پڑھتے اس کے بعد وتر پڑھتے تو پھر وتر پڑھنے کا مطلب یہ ہوا کہ آپ تین رکعات پڑھتے ان میں سے دو رکعتیں آٹھ میں شامل ہوتیں اور ایک رکعت اس کے بعد ہوتی پس آپ کل گیارہ رکعتیں پڑھتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ تین رکعات ملا کر پڑھتے پس وہ کل تیرہ رکعات ہوئیں۔ پس اس بات کے بارے میں جس کا احتمال ہے ہم نے غور و فکر کیا کہ کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی ہے؟ تو ہم نے دیکھا:

۱۵۵۹- فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّي اللَّيْلَ ثَمَانَ رَكْعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلّٰى سِتَّ رَكْعَاتٍ اَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت آٹھ رکعتیں پڑھتے تھے، اور انہیں نویں رکعت کے ساتھ وتر بناتے جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو چھ رکعات پڑھنے لگے۔ ساتویں رکعت کے ساتھ اسے وتر (طاق) بنا دیتے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ تَقَدَّمَتْهَا حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

پس اس حدیث میں یہ ہے، آپ نویں رکعت کے ساتھ اسے وتر بناتے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ آٹھ میں سے دو رکعتوں کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر پڑھتے تاکہ یہ حدیث، حضرت زرارہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان کے درمیان تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۰- حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ

حضرت سعد بن ہشام انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے۔ پھر دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے اور آپ اپنی مسواک اور وضو کے لیے

وَقَدْ اَعَدَّ سِوَاكَهٗ وَطَهُوْرَهٗ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَآءَ اَنْ يَّبْعَثَهٗ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَآءَةِ ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا اَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهُ اللَّحْمُ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَاِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ۔

پانی تیار رکھتے پھر جب اللہ تعالیٰ چاہتا آپ بیدار ہوتے مسواک کر کے وضو فرماتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر کھڑے ہوتے اور آٹھ رکعتیں ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قرأت کرتے پھر نویں رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی اور جسم مبارک بھاری ہوگیا اور ان آٹھ کو چھ رکعتوں میں بدل دیا پھر ساتویں رکعت وتر بناتے پھر بیٹھنے کی حالت میں دو رکعتیں ادا فرماتے ان میں "قل یاایہا الکفرون" اور "اذا زلزلت الارض" پڑھتے تھے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ تُوْتَرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ اَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهٗ زُرَارَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَهُوَ ثَلٰثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَثَابِتٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے تھے ان سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ پس یہ کل تیرہ رکعات ہوئیں ان میں وتر بھی شامل ہیں جن کی وضاحت حضرت زرارہ نے بواسطہ سعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے تھے اور ام المؤمنین سے حضرت سعد کی روایت صحیح ثابت ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔

١٥٦١ - وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ فَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل شب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے تو (گھر میں) تشریف لاتے اور دو رکعتیں پڑھتے آپ فرماتی ہیں آپ رات کو نو رکعات ادا فرماتے۔ ان میں وتر بھی ہوتے جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر تشریف لے جاتے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھاتے۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ بَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد جب گھر میں تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے اور رات کو وتروں سمیت نو

اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَذَٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَىٰ تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلَىٰ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ مِنَ اللَّيْلِ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنَىٰ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَلَىٰ هٰذَا الْمَعْنَىٰ لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ۔

رکعات ادا فرماتے۔ پس ہمارے نزدیک یہ نو رکعات ان دو کے علاوہ ہیں جو مختصر طور پر ادا فرماتے جیسے حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کو دو مختصر رکعات سے شروع فرماتے تھے ہم نے حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت کا مفہوم اسی کے مطابق لیا ہے تاکہ سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔

۱۵۶۲- وَقَدْ رَوَى أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلَّى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ الثَّمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي أَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ الَّتِي ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَحَدِيثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَيَكُونُ هٰذَا الْحَدِيثُ قَدْ زَادَ عَلَىٰ حَدِيثِ سَعْدٍ وَحَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ تَطَوُّعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ هٰذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعُ الَّتِي ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِي حَدِيثِهٖ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔ آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر ایک رکعت سے ان کو وتر بناتے۔ اس کے بعد بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے اور آپ فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھتے تھے پس یہ بھی احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ نویں رکعت ملا کر وتر بناتے وہی آٹھ ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث باہم متفق ہو جائیں۔ اور اس حدیث میں حضرت سعد کی روایت اور حضرت عبداللہ بن شقیق کی روایت سے یہ بات زائد ہے کہ آپ وتروں کے بعد نفل پڑھتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نو رکعات وہی نو رکعتیں ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک جب بھاری ہو گیا تو آپ یہ نماز پڑھتے تھے تو یہ نو رکعات ان دو ہلکی پھلکی رکعات کو ملا کر ہوں گی۔ جن کے ساتھ آپ (رات کی) نماز کا آغاز فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور یہ ان دو رکعات کا بدل تھیں جو آپ بدن مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ پس یہ بھی تیرہ رکعات

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ اَنْ يَبْدُنَ قَائِمًا وَهُوَ رَكْعَتَانِ فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اَيْضًا اِلٰى ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

ہو گئیں۔

۱۵۶۳- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنٰى حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ عَنْ سَهْلٍ غَيْرَ اَنَّهٗ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شب نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا آپ تیرہ رکعات پڑھتے تھے آٹھ رکعتیں پڑھتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور آپ صبح کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے تھے۔ اس حدیث کا وہی مفہوم ہے جو حضرت سہل سے احمد بن ابو داؤد کی روایت کا ہے البتہ انھوں نے وتروں کا ذکر چھوڑ دیا۔

۱۵۶۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ وَهُوَ جَالِسٌ وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً۔

حضرت محمد بن عمرو ابو سلمہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے۔ ان میں سے دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے ادا فرماتے تھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا حَدِيْثَ اَحْمَدَ بْنِ دَاوٗدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ

یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے اور ان کا قول کہ صبح سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے اس سے صبح کی نماز سے پہلے پڑھنا مراد ہے اور یہ وہی دو رکعات ہیں

اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔

جن کا احمد بن داؤد نے اپنی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ آپ اذان و اقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

۱۵۶۵ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي لَبِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَتْ صَلَاتُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ۔

ابن ابی لبید فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوسلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شبینہ نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رمضان المبارک اور اس کے علاوہ (مہینوں میں) آپ کی نماز تیرہ رکعات ہوتی تھیں۔ ان میں فجر کی دو رکعات بھی شامل ہیں

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيثُ اَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ مِنْ اَحَادِيثِ اَبِي سَلَمَةَ۔

یہ روایت بھی حضرت ابوسلمہ کی گزشتہ روایات کے موافق ہے۔

۱۵۶۶ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان المبارک کی نماز کے بارے میں پوچھا کہ وہ کس طرح تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک اور اس کے علاوہ میں گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر چار رکعات ادا فرماتے تم ان کی خوبی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھ پھر تین رکعات ادا فرماتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں؟ فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

فَيَحْتَمِلُ هٰذَا الْحَدِيثُ اَنْ يَكُونَ تَوْتُهَا ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا تُرِيدُ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا

پس اس حدیث میں احتمال ہے کہ ام المؤمنین کا قول کہ پھر آپ تین رکعات پڑھتے سے آپ کی مراد یہ ہو کہ آٹھ میں سے دو رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر انہیں وتر بناتے پھر باقی دو رکعات پڑھتے اور یہ وہی دو رکعات ہیں جن کا ذکر حضرت ابوسلمہ

أَبُوْ سَلَمَةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهُ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ أَحَادِيْثِهِ **وَيَحْتَمِلُ** أَنْ يَكُوْنَ الثَّلٰثُ وِتْرًا كُلُّهَا وَهُوَ أَغْلَبُ السِّنِيْنَ لِأَنَّهَا قَدْ وَصَفَتْ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا وَوَصَفَتْ كُلَّهُ بِالْحُسْنِ وَالطُّوْلِ ثُمَّ قَالَتْ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا وَلَمْ تَصِفْ ذٰلِكَ بِطُوْلٍ وَجَمَعَتِ الثَّلٰثَ بِالذِّكْرِ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوِتْرِ فَتَكُوْنَ جَمِيْعُ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ **وَهٰذَا** أَشْبَهُ بِرِوَايَاتِ أَبِيْ سَلَمَةَ لِأَنَّ جَمِيْعَهَا تُخْبِرُ عَنْ صَلٰوتِهِ بَعْدَ مَا بَدُنَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ عَنْ صَلٰوتِهِ بَعْدَ مَا بَدُنَ وَعَنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

۱۵۷۷: **وَقَدْ** رَوٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلٰوتِهِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ جَمِيْعُ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ **وَيَحْتَمِلُ** أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلَاتِهِ بَعْدَ مَا بَدُنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى

نے کیا ہے جیسا کہ اس سے پہلے ہم نے ان سے روایت کیا کہ آپ بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے تھے تاکہ یہ حدیث پہلی روایت کے موافق ہو جاتے۔ —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ تین رکعات تمام کی تمام وتر ہوں اور دو مفہوموں میں سے یہ زیادہ غالب ہے کیونکہ ام المؤمنین نے آپ کی نماز کو تفصیل سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعات پڑھتے پھر چار پڑھتے اور ان تمام کے حسن و طوالت کو بیان فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ پھر تین رکعات ادا فرماتے اور ان کو طوالت سے موصوف ذکر نہیں کیا لیکن تینوں کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ان سے وتر مراد ہیں پس آپ کی وہ تمام گیارہ رکعت ہو گئیں اور ان میں وہ دو ہلکی پھلکی رکعات بھی شامل ہیں جن کا حضرت سعد بن ہشام کی روایت میں ذکر ہے یا وہ دو رکعات جنھیں آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تھے —— یہ توجیہ حضرت ابو سلمہ کی روایات کے زیادہ موافق ہے کیونکہ ان تمام روایات میں آپ کے بدن مبارک بھاری ہونے کے بعد اور اس سے پہلے کی نماز (دونوں) کا ذکر ہے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ اس نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے۔ جب فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہو جاتے حتیٰ کہ مؤذن حاضر ہوتا تو آپ دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ نماز آپ کے جسم مبارک کے بھاری ہونے سے پہلے کی ہو پس یہ مکمل نماز ہوگی۔ اور اس میں وہ دو مختصر رکعات بھی شامل ہیں جن کے ساتھ آپ نماز کا آغاز فرماتے تھے —— اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے جسم مبارک بھاری ہونے کے بعد کی نماز مراد ہو پس یہ گیارہ

اِحْدٰی عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِیْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ غَیْرَ اَنَّ غَیْرَ مَالِكٍ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ فَزَادَ فِیْهِ شَیْئًا۔

۱۵۶۸۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْمَا بَیْنَ اَنْ یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَیَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا یَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَةً فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ وَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَیَخْرُجُ مَعَهٗ۔

بَعْضُهُمْ یَزِیْدُ عَلٰی بَعْضٍ فِیْ قِصَّةِ الْحَدِیْثِ۔

۱۵۶۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِنَّ جَمِیْعَ مَا كَانَ یُصَلِّیْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشْرَةَ رَكْعَةً فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ اِلٰی حَدِیْثِ اَبِیْ سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهٖ اَنَّ تِلْكَ الصَّلٰوةَ هِیَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ مَا بَدَنَ وَ اَمَّا قَوْلُهَا یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ یَكُوْنَ كَانَ یُسَلِّمُ بَیْنَ كُلِّ رَكْعَتَیْنِ فِی الْوِتْرِ وَغَیْرِهٖ

رکعات ہوں گی۔ ان میں نو رکعات وہ ہیں جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو رکعات بعد میں بیٹھ کر پڑھتے تھے جیسا کہ حضرت ابوسلمہ، سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہم کی روایات میں ہے البتہ مالک کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کی روایت میں کچھ اضافہ کیا ہے۔

ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت عروہ نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فراغت کے بعد سے لے کر فجر تک گیارہ پڑھتے تھے۔ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت ملا کر اسے وتر بنا دیتے اور اتنی دیر سجدہ کرتے جتنی دیر تم میں سے کوئی پچاس آیات تلاوت کرے۔ جب مؤذن نماز کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور فجر واضح ہو جاتی تو آپ کھڑے ہوتے ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے حاضر ہوتا تو آپ اس کے ساتھ تشریف لے جاتے۔

اس حدیث کے واقعہ میں بعض راویوں نے کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن ابی ذہب، حضرت زہری سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

اس حدیث میں ہے کہ آپ عشاء کے بعد فجر تک جتنی نماز ادا فرماتے وہ کل گیارہ رکعات ہوتیں۔ یہ بھی حضرت ابوسلمہ کی روایت کی طرف لوٹتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ وہی نماز ہے جو آپ بدن مبارک کے بوجھل ہونے کے بعد پڑھتے تھے۔ ام المؤمنین کا یہ قول ہے کہ آپ دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو رکعتوں کے بعد سلام

فَيَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا يَذْهَبُ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ مَعَ اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا اخْتِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ۔

۱۵۷۰۔ **فَمِنْ** ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔

فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ اَنْ يَكُوْنَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهٖ كَيْفَ كَانَ۔

۱۵۷۱۔ **فَنَظَرْنَا** فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۲۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

۱۵۷۳۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ اَنَا

پھیرتے تھے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں اور اس کے علاوہ نماز میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ اس سے اہل مدینہ کا مذہب ثابت ہو گیا کہ دو رکعتوں اور ایک کے بعد سلام پھیرا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ وتروں کے علاوہ میں دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے تاکہ یہ حدیث حضرت سعد بن ہشام کی روایت کے موافق ہو جائے اور دونوں میں تضاد نہ ہو۔ علاوہ ازیں اس سلسلے میں حضرت عروہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے جو امام زہری نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے پھر جب اذان سنتے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرماتے۔

یہ اس حدیث کے مضمون کے خلاف ہے جو ابن ابی ذئب، عمرو اور یونس نے بواسطہ زہری حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس حدیث میں جن دو زائد رکعات کا ذکر ہے یہ وہی دو ہلکی پھلکی رکعات ہوں جن کا ذکر حضرت سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتروں کی کیفیت پر کوئی دلیل نہیں۔

پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا:

حضرت شعبہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ سجدوں یعنی پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت لیث، حضرت ہشام بن عروہ سے وہ حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور ان کے درمیان نہ بیٹھتے حتیٰ کہ پانچویں رکعت کے بعد بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

حضرت محمد بن جعفر بن زبیر حضرت عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے۔

فَقَدْ خَالَفَتْ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهِ كَانَ يُصَلِّي إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ **فَلَمَّا** اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِي هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ حُجَّةٌ وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رَوٰى عَنْهَا غَيْرُهُ۔

تو حضرت ہشام اور محمد بن جعفر کی حضرت عروہ سے روایت حضرت زہری کی اس روایت کے روایت کے خلاف ہے کہ آپ گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بنا دیتے اور ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے تھے۔ جب وتروں کی کیفیت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عروہ کی روایت میں اضطراب ہوا تو ان کی روایت میں کوئی دلیل نہیں لہٰذا ہم ام المومنین سے کسی دوسرے کی روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پس ہم نے دیکھا۔ حضرت اسود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔

فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۵۷۴۔ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

۱۵۷۵۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَسْوَدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ۔

ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت اسود، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے۔

۱۵۷۶۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے، جب عمر رسیدہ ہو گئے اور جسم بھاری ہو گیا تو سات رکعات کے ساتھ وتر ادا فرماتے۔

۱۵۷۷۔ **حَدَّثَنَا** أَبُوْ أَيُّوْبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيَّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَعْمَشَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ وِتْرَهٗ كَانَ تِسْعًا۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ کی وتر نماز سات رکعات تھیں۔

۱۵۷۸۔ اِلَّا اَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِيْمَا اَظُنُّ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

مگر ہم سے حضرت فہد نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے حضرت حسن بن ربیع نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں ہم سے ابوالاحوص نے بواسطہ اعمش، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْاَسْوَدِ وَاحْتَمَلَ اَنْ يَّكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعُ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى ابْنِ الْجَزَّارِ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّضْعُفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلّٰى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ اَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانَ سِتًّا وَاَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى اَنَّهٗ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهٖ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْاٰثَارُ فَلَا تَتَضَادَّ غَيْرَ اَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ اِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ اَيْضًا كَيْفَ هِيَ

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میرے خیال میں حضرت اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔ پس اس حدیث میں یہ ہے کہ یہ نو رکعات وہی نماز ہے جو آپ رات کو پڑھتے تھے۔ لہٰذا یہ حضرت اسود کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کا تمام رکعات کو وتر کہنے کا مطلب یہ ہو کہ آپ کی تمام نماز نو رکعتیں ہوتیں جن میں وتر بھی شامل ہوتے۔

اس کی دلیل حضرت یحییٰ ابن جزار کی حدیث ہے کہ آپ کمزوری سے پہلے نو رکعتیں پڑھتے تھے جب بڑھاپے کی عمر کو پہنچے تو سات رکعات پڑھنے لگے یہ حدیث سعد بن ہشام کی اس روایت کے مطابق ہے جس میں یہ ہے کہ آپ آٹھ رکعات پڑھتے اور پھر ایک رکعت کے ساتھ اس نماز کو وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں رکعت کے ساتھ وتر بنایا۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح آپ کی رات کی تمام نماز کو جس میں وتر بھی شامل تھے وتر کہا تاکہ روایات باہم موافق ہوں اور ان میں تضاد نہ ہو البتہ سعد بن ہشام سے حضرت زرارہ بن اوفیٰ کی روایت کے علاوہ ہم ابھی تک حقیقت وتر سے آگاہ نہ ہو سکے۔ تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کیفیت وتر کی کوئی دلیل ہے کہ ان کی کیا صورت ہے

۱۵۷۹۔ فَاِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَيَقْرَاُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ

حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں سے پہلے کی دو رکعات میں "سبح اسم ربك الاعلى" اور "قل یا ایها

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

الکٰفرون" پڑھتے اور وتروں میں "قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھتے تھے۔

۱۵۸۰- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ فَاَخْبَرَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ اَنَّهٗ كَانَ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھتے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکٰفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین (آخری دو سورتیں) پڑھتے تھے تو اس حدیث میں حضرت عمرہ نے ام المؤمنین سے روایت کرتے ہوئے وتروں کی کیفیت بتائی اور اس میں انہوں نے حضرت سعد بن ہشام کی موافقت کی البتہ حضرت سعد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۸۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ وِتْرِهٖ فِيْ ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

حضرت ابو موسیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی تین رکعات میں "قل ہو اللہ احد اور معوذتین" پڑھتے تھے۔

فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا مَا رَوٰى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ۔

یہ حدیث بھی حضرت سعد اور حضرت عمرہ کی روایات کے موافق ہے۔

۱۵۸۲- حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلٰثٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ

حضرت عبد اللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعات وتر پڑھتے تھے فرمایا آپ چار اور تین، آٹھ اور تین دس اور تین رکعات کے ساتھ وتر نماز پڑھتے سات سے کم اور تیرہ سے زیادہ رکعات کے ساتھ نماز وتر (طاق) نہیں

سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُهَا لِمَا كَانَ يُصَلِّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَتَسْمِيَتُهَا اِيَّاهُ وِتْرًا اِلَّا اَنَّهَا قَدْ فَصَلَتْ بَيْنَ الثَّلٰثِ وَبَيْنَ مَا ذَكَرَتْ مَعَهَا وَلَيْسَ ذٰلِكَ اِلَّا لِاَنَّ الثَّلٰثَ كَانَ لَهَا مَعْنًى بَائِنٌ مِنْ مَعْنٰى مَا قَبْلَهَا فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا ۔

۱۵۸۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْوِتْرُ سَبْعًا وَخَمْسًا وَالثَّلٰثُ بُتَيْرَاءُ فَكَرِهَتْ اَنْ تَجْعَلَ الْوِتْرَ ثَلٰثًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُنَّ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهُنَّ غَيْرُهُنَّ فَلَمَّا كَانَ الْوِتْرُ عِنْدَهَا اَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ هُوَ اَنْ يَتَقَدَّمَهُ تَطَوُّعٌ اِمَّا اَرْبَعٌ وَاِمَّا اثْنَتَانِ جَمَعَتْ بِذٰلِكَ تَطَوُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ الَّذِيْ صَلَّاهُ بِهٖ الْوِتْرَ الَّذِيْ بَعْدَهَا وَالْوِتْرَ فَسَمَّتْ لِذٰلِكَ بِذٰلِكَ وِتْرًا اِلَّا اَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِيْ جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَنْهَا اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ فَثَبَتَ مِنْ رِوَايَتِهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهَا مِنْ رَأْيِهَا اِيَّاهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوِتْرَ ثَلٰثٌ لَا يُسَلَّمُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ غَيْرَ اَنَّ مَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ لَمْ نَجِدْ لَهٗ مَعْنًى وَقَدْ جَاءَتِ الْعَامَّةُ

بناتے تھے۔

اس حدیث میں انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفلی نماز کا ذکر کیا اور اسے وتر سے تعبیر کیا البتہ انھوں نے تین رکعتوں اور ان کے ساتھ دیگر مذکورہ رکعتوں کو الگ الگ کیا اور یہ بات اس لیے ہوئی کہ تین رکعتوں کا مفہوم ماقبل کے مفہوم سے الگ ہے پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ حضرت اسود، مسروق اور یحییٰ بن جزار کی روایت جو انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کا مطلب بھی یہی ہے۔

نیز اس بات پر آپ کا یہ قول بھی دلیل ہے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں وتروں کی سات یا پانچ رکعات اور تین رکعت بتیرا (دم کٹا) ہیں تو چونکہ آپ اس صورت میں تین رکعتوں کو ناپسند کرتی تھیں کہ اس سے پہلے کچھ نماز نہ ہو اور آپ کے نزدیک پسندیدہ وتر وہ تھے جن سے پہلے نفل ہوں چار ہوں یا دو، تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کے نوافل کو بھی ان کے ساتھ جمع کر کے سب کو وتر فرمایا۔ بہرحال اس کے ضمن میں ثابت ہو گیا کہ وتر تین رکعات ہیں تو حضرت سعد بن ہشام سے ام المومنین کی روایت جسے انھوں نے حضور علیہ السلام سے روایت کیا ہے ان کے قول اور رائے کی موافقت ثابت ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ البتہ اس سلسلے میں جو کچھ حضرت ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعات کے ساتھ وتر پڑھتے تھے اور صرف ان کے آخر میں بیٹھتے تھے۔ ہم اس کا کوئی مطلب نہیں پاتے۔

اور عام حضرات نے ان کے والد اور دیگر حضرات کے واسطہ

عَنْ اَبِیْہِ دَعَنْ غَیْرِہٖ عَنْ عَائِشَۃَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَمَارَوَتْہُ الْعَامَّۃُ اَوْلٰی مِمَّا رَوَاہُ ھُوَ وَحْدَہٗ وَانْفَرَدَبِہٖ وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اٰثَارٌ یَعُوْدُ مَعْنَاھَا اَیْضًا اِلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ عَادَ اِلَیْہِ مَعْنٰی حَدِیْثِ عَائِشَۃَ۔

سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کے خلاف روایت کیا ہے پس جو کچھ عام راویوں نے روایت کیا وہ ان کی انفرادی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایات مروی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ہے اس سے یہ حدیث ہے۔

۱۵۸۴۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ قَالَا ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَكْعَۃً۔

حضرت ابوجمرہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے۔

۱۵۸۵۔ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ ثَنَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ طَاؤسٍ عَنْ عِكْرَمَۃَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِہٖ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ ثُمَّ قُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَجَذَبَنِیْ فَاَدَارَنِیْ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَصَلّٰی ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَكْعَۃً قِیَامُہٗ فِیْھِنَّ سَوَاءٌ۔

حضرت عکرمہ بن خالد، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے۔ (فرماتے ہیں) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے کھینچ کر اپنی دائیں طرف پھیر دیا پھر آپ نے تیرہ رکعات ادا فرمائیں۔ ان میں آپ کا قیام ایک جیسا تھا۔

۱۵۸۶۔ وَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ بْنُ كُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ كُرَیْبًا یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ مِثْلَہٗ وَقَالَ تَكَامَلَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَكْعَۃً۔

حضرت کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تیرہ رکعات مکمل ہوئی۔

فَقَدِ اتَّفَقَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَحَدِیْثُ عَائِشَۃَ فِیْ جُمْلَۃِ صَلَاتِہٖ اَنَّھَا كَانَتْ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ رَكْعَۃً اِلَّا اَنَّہٗ لَا تَفْصِیْلَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ ھَلْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ تَفْصِیْلِ ذٰلِكَ شَیْءٌ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ۔

پس یہ حدیث اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ آپ کی تمام نماز تیرہ رکعات تھیں لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں تفصیل نہیں لہٰذا ہم نے چاہا کہ دیکھیں کیا آپ سے اس سلسلے کی کوئی تفصیل مروی ہے پس ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

۱۵۸۷- فَاِذَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَمَرَنِی الْعَبَّاسُ اَنْ اَبِيْتَ بِاٰلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ اِلَیَّ اَنْ لَا تَنَامَ حَتّٰى تَحْفَظَ لِیْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَيْسَتَا بِطَوِيْلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيْرَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ اِلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهٗ اَوْ خَطِيْطَهٗ ثُمَّ اسْتَوٰى وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى صَلّٰى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَوْتَرَ بِثَلٰثٍ۔

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس اپنے والد (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خانۂ اقدس میں رات گزاروں، رات کو نہ سوؤں حتیٰ کہ آپ کی نماز کو (ذہن) میں محفوظ کروں۔ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی پھر آپ آرام فرما ہو گئے اس کے بعد اٹھے پیشاب فرمایا پھر وضو کر کے دو رکعتیں پڑھیں جو نہ تو زیادہ طویل تھیں اور نہ ہی مختصر، پھر بستر مبارک پر تشریف لائے اور آرام فرما ہوئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور پہلے کی طرح کیا حتیٰ کہ چھ رکعات پڑھیں اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔

۱۵۸۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۵۸۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ اَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس، اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ پھر وتر ادا فرمائے لیکن لفظ "تین" نہیں فرمایا۔

فَاَخْبَرَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وِتْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِیْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ وَاَنَّهٗ ثَلٰثٌ وَخَالَفَ اَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرَمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِیْ عَدَدِ التَّطَوُّعِ۔

پس حضرت علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنے والد سے حضور علیہ السلام کے وتروں کے بارے میں بیان فرمایا کہ آپ کی نماز کا طریقہ کیا تھا نیز بتایا کہ وہ تین رکعات ہیں انھوں نے نفلوں کی تعداد کے بارے میں حضرت ابو جمرہ، عقبہ، عکرمہ بن خالد اور کریب رضی اللہ عنہم کے خلاف فرمایا ہے۔

۱۵۹۰- وَاَمَّا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی

ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن الحكم قال سمعت سعيد بن جبير يقول عن ابن عباس ح و حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو عامر ح وحدثنا سليمن بن شعيب قال ثنا عبد الرحمن بن زياد قال ثنا شعبة عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال بت في بيت خالتي ميمونة فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العشاء ثم جاء فصلى اربعا ثم قام فصلى خمس ركعات ثم صلى ركعتين ثم نام حتى سمعت غطيطه او خطيطه ثم خرج الى الصلوة۔

اللہ عنہا کے خانۂ اقدس میں رات گزاری رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر تشریف لائے اور چار رکعات پڑھیں پھر کھڑے ہوئے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعتیں پڑھ کر آرام فرما ہو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

فَفِي هذا الحديث انه صلى احدى عشرة ركعة منها ركعتان بعد الوتر فقد وافق على بن عبد الله في التسع التي منها الوتر وزاد عليه ركعتين بعد الوتر وقد روى عن سعيد بن جبير و يحيى بن الجزار عن ابن عباس في وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم مفردا ما يدل على انه ثلث۔

پس اس حدیث میں ہے آپ نے گیارہ رکعات ادا فرمائیں ان میں دو رکعتیں وتروں کے بعد تھیں انھوں نے ان نو رکعات میں حضرت علی بن عبداللہ کی موافقت کی جس میں وتر بھی شامل ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ذکر کیا۔

حضرت سعید بن جبیر اور یحییٰ بن جزار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الگ بھی روایت کرتے ہیں جو تین رکعات پر دلالت کرتی ہے۔

۱۵۹۱۔ فمن ذلك ما حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا ابو بكر النهشلي عن حبيب ابن ابي ثابت عن يحيى بن الجزار عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلث ركعات

حضرت یحییٰ بن جزار، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔

۱۵۹۲۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا لوين قال ثنا شريك عن ابي اسحق عن سعيد بن جبير عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۵۹۳۔ حدثنا روح بن الفرج قال ثنا

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ

نُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِي الْأُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۵۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو اسحٰق حضرت سعید بن جبیر سے وہ حضرت ابن عباس سے وہ سرکار دوعالم صلی سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ ثَلٰثًا۔

اس سے وہی بات ثابت ہوتی ہے جو حضرت علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اپنے والد ماجد سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کے بارے میں روایت کی ہے کہ وہ تین رکعات تھیں۔

۱۵۹۵۔ وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ لِلصَّلٰوةِ۔

حضرت کریب رضی اللہ عنہ بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک رات گذاری جب آپ نماز عشاء سے واپس آئے تو میں بھی واپس آیا۔ گھر میں داخل ہوئے تو دو مختصر رکعتیں ادا فرمائیں ان کے رکوع، سجدے کے برابر اور سجدہ قیام کے برابر تھا پھر اسی جگہ مصلی پر آرام فرما ہوگئے حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی پھر بیدار ہوتے وضو فرمایا اور اسی طرح دو رکعات ادا فرمائیں پھر دوبارہ اپنی جگہ آرام فرما ہوگئے۔ حتیٰ کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے پھر اسی طرح پانچ مرتبہ کیا تو دس رکعات ادا فرمائیں پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ دو رکعات پڑھ کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى

اس حدیث میں خبر دی ہے کہ آپ دس رکعات ادا

عشر ركعات ثم أوتر بواحدة فقد يحتمل أن يكون أوتر بواحدة وثنتين قد تقدمتاها فتكون مع هذه الواحدة ثلاثا ليستوي معنى هذا الحديث ومعنى حديث علي بن عبد الله وسعيد بن جبير ويحيى بن الجزار ثم نظرنا هل روي عنه ما يبين ذلك

١٥٩٦ - فإذا إبراهيم بن منقذ العصفري قد حدثنا قال ثنا المقبري عن سعيد بن أبي أيوب قال ثنا عبد ربه بن سعيد عن قيس بن سليمان عن كريب مولى ابن عباس أن عبد الله بن عباس حدثه قال فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد العشاء ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر بثلث۔

کرنے کے بعد ایک رکعت سے وتر ادا فرماتے اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ان دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جو پہلے ادا کر چکے تھے پس ایک رکعت کے ساتھ یہ تین رکعتیں ہو گئیں یہ احتمال (اس لیے) ہے تاکہ اس حدیث اور حضرت علی بن عبد اللہ، سعید بن جبیر اور یحیی بن جزار کی حدیث کا مفہوم ایک جیسا ہو جائے ــــ پھر ہم نے دیکھا کہ کیا ان سے اس کا کوئی بیان بھی مروی ہے تو پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے غلام حضرت کریب روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے بیان فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں پھر تین رکعات وتر ادا کیے۔

فاتفق هذا الحديث وحديث ابن أبي داود على أن جميع ما صلى إحدى عشرة ركعة بين هذا أن الوتر فيها ثلث فثبت بذلك أن معنى حديث ابن أبي داود ثم أوتر بواحدة أي مع اثنتين قد تقدمتاها معها وتر۔

پس یہ حدیث اور ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۵۹۵) اس بات پر متفق ہو گئیں کہ آپ کی تمام (رکعتیں) نماز تہجد گیارہ رکعات تھیں نیز ان میں تین رکعات وتر تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت ابن ابی داؤد کی روایت کہ پھر ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کیے سے مراد یہ ہے کہ پہلی دو رکعات بھی اس کے ساتھ وتروں میں شامل ہیں۔

١٥٩٧ - حدثنا يونس قال ثنا ابن وهب أن مالكا حدثه عن مخرمة بن سليمان عن كريب أن عبد الله بن عباس حدثه أنه بات ليلة عند ميمونة وهي خالته فصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم أوتر ثم اضطجع ثم جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين ثم خرج فصلى الصبح۔

فقد زاد في هذا الحديث ركعتين ولم يخالفه في الوتر فكان ما روينا عن ابن

حضرت کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا کہ وہ ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے اور وہ آپ کی خالہ تھیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو، پھر دو اور پھر وتر ادا کیے پھر پہلو کے بل لیٹ گئے۔ اس کے بعد مؤذن حاضر خدمت ہوا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور دو مختصر رکعتیں پڑھ کر تشریف لے گئے اور فجر کی نماز ادا فرمائی۔

اس حدیث میں دو رکعتوں کا اضافہ ہے لیکن وتروں کے سلسلے میں مخالفت نہیں پس جو کچھ ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

عَبَّاسٍ لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

۱۵۹۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بُتَرَاءَ ثَلَاثًا وَلٰكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا۔

۱۵۹۹- حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

۱۶۰۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُوتَرَ وِتْرٌ لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ وَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافُ هٰذَا۔

۱۶۰۱- فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِي مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَعِيبَ مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَصَابَ مُعَاوِيَةُ قِيلَ لَهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلَى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ۔

۱۶۰۲- وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

عنہما سے روایت کیا ہے اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا قول بھی منقول ہے

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ ہوں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعات ہوں (یعنی وتروں کے ساتھ دو یا چار نفل بھی ہوں)۔

حضرت سفیان بن عیینہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

حضرت شعبہ، حضرت اعمش سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ وتر اس طرح تنہا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں دو رکعتیں ہوں یا چار، ___ اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

پس وہ یوں ذکر کرے کہ حضرت عطاء سے مروی ہے ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کیا آپ کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی اعتراض ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے اس شخص کا مقصد یہ تھا کہ آپ حضرت معاویہ پر عیب لگائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے۔ اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر اعتراض کیا اور وہ یوں ہے

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا

عَنْ عَطَآءٍ قَالَ اَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتّٰى ذَهَبَ هَزِيْعٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَرَكَعَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ اَيْنَ تُرٰى اَخَذَهَا الْحِمَارُ۔

حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ گزر گیا حضرت معاویہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک رکعت پڑھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دیکھو اس حمار نے یہ کہاں سے سیکھا۔۔۔

۱۶۰۳۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِمْرَانُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ اَصَابَ مُعَاوِيَةُ عَلَى التَّقِيَّةِ لَهٗ اَيْ اَصَابَ فِيْ شَيْءٍ اٰخَرَ لِاَنَّهٗ كَانَ فِيْ زَمَنِهٖ وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ عِنْدَنَا اَنْ يَّكُوْنَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ عَلِمَهٗ عَنْهُ صَوَابًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ اَنَّهٗ ثَلٰثٌ۔

حضرت عثمان بن عمر فرماتے ہیں ہم سے حضرت عمران نے بیان کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حمار کا لفظ نہیں کہا۔

پس ممکن ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ حضرت معاویہ نے ٹھیک کیا ہے یہ تقیہ ہو یعنی کسی دوسرے کام میں انہوں نے درست راہ اختیار کیا کیونکہ یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا اور ہمارے نزدیک یہ بات جائز نہیں کہ انہوں نے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیا ہو وہ اسے آپ سے صحیح طور پر ثابت سمجھتے ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ ثَلٰثٌ قَالَ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَحَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَّابْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ اَبِيْ مَنْصُوْرٍ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو منصور فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تین رکعات ہیں۔ ابن لہیعہ فرماتے ہیں، مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بواسطہ عمرو بن ولید بن عبدہ، ابو منصور سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۶۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اِلَّا بِاَصْوَاتِ اَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ اَتَرَوْنِيْ اُدْرِكُ اُصَلِّيْ ثَلٰثًا يُرِيْدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوْا نَعَمْ

حضرت ابو یحییٰ فرماتے ہیں حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم رات کو باتیں کرتے رہے حتیٰ کہ چاند نکل آیا اس کے بعد حضرت ابن عباس آرام فرما ہو گئے پھر وہ بازار والوں کی آوازیں سن کر بیدار ہوئے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے میں سورج نکلنے سے پہلے تین وتر، فجر کی دو رکعتیں اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا انہوں نے فرمایا

فَصَلّٰی وَھٰذَا فِیْ اٰخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ اَنْ یَّکُوْنَ الْوِتْرُ عِنْدَہٗ یُجْزِیْ فِیْہِ اَقَلُّ مِنْ ثَلٰثٍ ثُمَّ یُصَلِّیْہِ حِیْنَئِذٍ ثَلٰثًا مَعَ مَا یَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلٰی صِحَّۃِ مَا صَرَفْنَا اِلَیْہِ مَعَانِیْ اَحَادِیْثِہٖ فِی الْوِتْرِ اَنَّہٗ ثَلٰثٌ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِی الْوِتْرِ اَیْضًا اَنَّہٗ ثَلٰثٌ۔

ہاں پس آپ نے نماز پڑھی اور یہ فجر کے آخری وقت کی بات ہے۔ پس یہ بات محال ہے کہ آپ کے نزدیک تین سے کم وتر کفایت کرتے ہوں پھر آپ اس وقت تین وتر پڑھیں حالانکہ فجر کے فوت ہونے کا خوف بھی تھا۔ پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ وتروں کے بارے میں احادیث کے جو معانی ہم نے بیان کیے ہیں کہ وہ تین رکعات ہیں، صحیح ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی مروی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۰۶- حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ وَاِنَّا اَنْزَلْنَاہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ وَاِذَا زُلْزِلَتْ وَفِی الثَّانِیَۃِ وَالْعَصْرِ وَاِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَاِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَتَبَّتْ یَدَا وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَرُوِیَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

حضرت حارث، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصار مفصل کی نو سورتوں کے ساتھ وتر ادا فرماتے تھے۔ پہلی رکعت میں "الھکم التکاثر، انا انزلناہ فی لیلۃ القدر، اور "اذا زلزلت" دوسری میں "والعصر، اذا جاء نصر اللہ"، اور "انا اعطینٰک الکوثر" اور تیسری رکعت میں "قل یا ایھا الکفرون" اور "قل ھو اللہ احد" (پڑھتے تھے) حضرت عمران بن حصین نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۶۰۷- حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الْوِتْرِ فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

حضرت زرارہ بن اوفی، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں "سبح اسم ربک الاعلیٰ" دوسری میں "قل یا ایھا الکفرون" اور تیسری میں "قل ھو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

۱۶۰۸- وَرُوِیَ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُھَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَخْبَرَہٗ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ

اس سلسلے میں حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں۔ حضرت زید بن خالد جہنی نے ان کو بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھیں گے (فرماتے ہیں) پس میں آپ کی چوکھٹ یا خیمہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهٗ اَوْ فُسْطَاطَهٗ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْمَا تَقَدَّمَهٗ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعتیں پڑھیں پھر آپ نے تین بار دو دو رکعتیں طویل ادا فرمائیں وہ پہلی دو سے کچھ مختصر تھیں پھر دو پڑھیں وہ ان پہلی دو سے کچھ ہلکی پھلکی تھیں پھر وتر پڑھے۔ پس یہ تیرہ رکعات ہوئیں۔ اس میں وہی کلام ہے جو پہلے ہو چکا۔

۱۶۰۹- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهٗ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَاُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذَكَرَ شَفْعَهٗ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهٗ فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا۔

بواسطہ حضرت ابو امامہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

حضرت ابو غالب، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت کے ساتھ نماز کو وتر بناتے تھے جب بدن مبارک بھاری ہو گیا تو سات کے ساتھ پڑھنے لگے اور دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے ان میں "اذا زلزلت" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے تھے۔ پس جائز ہے کہ انھوں نے آپ کی جفت نماز یعنی نوافل اور وتروں کا (اکٹھا) ذکر کیا ہو اور ان تمام کو وتر قرار دیا ہو جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے کچھ ذکر کیا ہے۔
ہم نے حضرت ابو امامہ کا اپنا فعل بھی روایت کیا ہے جو اسی بات پر دلالت کرتا ہے

۱۶۱۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ اَبِيْ اُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا وَمُحَالٌ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ كَذٰلِكَ وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهٗ وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهٗ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا اِلَيْهِ

حضرت ابو غالب فرماتے ہیں کہ حضرت ابو امامہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔
پس ثابت ہوا کہ حضرت امامہ کے نزدیک وتر وہی ہیں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ محال ہے کہ ان کے نزدیک وتروں کی تعداد اسی طرح ہو اور ان کے علم میں ہو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اس کے خلاف ہے بلکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے بارے میں وہی بات جانتے ہیں، جو مفہوم ہم نے بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ.

١٦١١ - **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبُرَ ضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ **فَالْكَلَامُ** فِیْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اَیْضًا.

١٦١٢ - **وَقَدْ** رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا یَفْصِلُ بَیْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ **فَقَدْ** یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ یُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَكَانَ اِنَّمَا یُرَادُ مِنْهُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهٗ مَعْلُوْمٌ.

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ.

١٦١٣ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْتِرْ بِخَمْسٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلٰثٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَاَوْمِ اِیْمَاءً.

١٦١٤ - **وَحَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ

بواسطہ حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ ـــــ حضرت یحییٰ ابن جزار حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناتے تھے جب بڑھاپا اور ضعف آگیا تو سات رکعتوں کے ساتھ وتر بنانے لگے

اس میں حضرت ابو امامہ کی روایت جیسا کلام ہے۔

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

حضرت مقسم، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات کے ساتھ (نماز) کو وتر بناتے تھے۔ ان کے درمیان سلام و کلام کے ذریعے تفریق نہیں کرتے تھے۔

ممکن ہے یہ وتروں کا حکم آنے سے پہلے کی بات ہو لہٰذا جو چاہتا پانچ کے ساتھ وتر بناتا اور جو چاہتا سات رکعات کے ساتھ نماز کو وتر بناتا مقصد یہ تھا کہ وہ وتر (طاق) نماز پڑھیں لیکن تعداد معلوم نہ تھی۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس (مذکورہ بالا) مقصد پر دلالت پائی جاتی ہے۔

حضرت عطاء ابن یزید لیثی، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعات کے ساتھ وتر بناؤ اگر طاقت نہ ہو تو تین کے ساتھ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو ایک کے ساتھ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشارہ سے پڑھو۔

حضرت عطاء ابن یزید، حضرت ابو ایوب انصاری

ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوْمِ اِيْمَاءً۔

ر رضی اللہ عنہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں پس جو شخص پانچ رکعات کے ساتھ ادا کرے تو اچھا ہے جو تین کے ساتھ پڑھے اس نے اچھا کیا اور جو ایک کے ساتھ ادا کرے تو بھی اچھا ہے اور جو طاقت نہ رکھتا ہو وہ اشارے سے پڑھے

۱۶۱۵ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

حضرت عطاء بن یزید، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق (ثابت) ہیں جو چاہے پانچ رکعات سے ادا کرے جو چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے۔

۱۶۱۶ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ اَوْ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ وَمَنْ شَاءَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ غُلِبَ اِلٰى اَنْ يُوْمِئَ فَلْيُوْمِ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وتر حق ہیں (یا فرمایا) واجب ہیں پس جو شخص چاہے تین کے ساتھ اور جو چاہے ایک کے ساتھ پڑھے اور جو شخص اشارہ کرنے پر مجبور ہو جائے وہ اشارے سے پڑھے۔

فَاَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُمْ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِيْ اَنْ يُّوْتِرُوْا بِمَا اَحَبُّوْا لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ مَا يُصَلُّوْنَ وِتْرًا

اس حدیث میں بتایا گیا کہ وتر پڑھنے میں ان کو اختیار تھا کہ جو پسند ہو پڑھیں اس میں وقت اور گنتی کی پابندی نہیں تھی البتہ جو پڑھیں وہ وتر (طاق) ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد امت کا اس کے لیے کچھ بھی چھوڑنا جائز نہیں۔

وَقَدْ اَجْمَعَتِ الْاُمَّةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ وَاَوْتَرُوْا وِتْرًا لَا يَجُوْزُ لِكُلِّ مَنْ اَوْتَرَ بَعْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِّنْهُ **فَدَلَّ** اِجْمَاعُهُمْ عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلٰى ضَلَالٍ۔

پس ان کا اجماع گذشتہ کے منسوخ ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان (امت) کو گمراہی پر متفق نہیں کرے گا۔

۱۶۱۷ - **وَقَدْ** رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبْزٰى

اس سلسلے میں بواسطہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ بھی

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي
الْوَزِيرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ
عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى
وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ
قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ ثَلٰثًا يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔حضرت زبید حضرت سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے آپ نے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ ، دوسری میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب فارغ ہوئے تو تین بار "سبحان الملک القدوس" پڑھا تیسری بار آواز بلند فرمائی ۔

۱۶۱۸- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا
أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ
مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

حضرت سفیان ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ۔

۱۶۱۹- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ
عَنْ زُبَيْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ
قَالَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا يَعْنِي
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ اللهُ الْوَاحِدُ
الصَّمَدُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ
بِثَلٰثٍ۔

حضرت محمد بن طلحہ ، حضرت زبید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انھوں نے فرمایا کہ دوسری رکعت میں "قل للذین کفروا" یعنی قل یاایہا الکفرون اور تیسری میں اللہ الواحد الصمد (سورۃ اخلاص) پڑھتے ۔
یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے ۔
اس سلسلے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ۔

۱۶۲۰- وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا قَدْ
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّي
عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالْأَعْرَجِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُوتِرُوا بِثَلٰثٍ وَأَوْتِرُوا بِخَمْسٍ
أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور اعرج ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا تین رکعات کے ساتھ وتر نہ پڑھو ، پانچ یا سات رکعات کے ساتھ وتر ادا کرو (مغرب کی نماز سے مشابہت اختیار نہ کرو ۔

۱۶۲۱- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے غیر مرفوع

بن يوسف قال ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة حدثه عن عراك بن مالك عن أبي هريرة ولم يرفعه قال لا توتروا بثلاث ركعات تشبهوا بالمغرب ولكن أوتروا بخمس أو بسبع أو بتسع أو بإحدى عشرة۔

فقد يحتمل أن يكون كره إفراد الوتر حتى يكون معه شفع على ما قد روينا قبل هذا عن ابن عباس وعائشة فيكون ذلك تطوعا قبل الوتر وفي ذلك نفي الواحدة أن تكون وترا ويحتمل أن يكون على معنى ما ذكرنا من حديث أبي أيوب في التخيير إلا أنه ليس فيه إباحة الوتر بالواحدة

فقد ثبت بهذه الآثار التي رويناها عن النبي صلى الله عليه وسلم أن الوتر أكثر من ركعة ولم يرو في الركعة شيء إلا وتأويله يحتمل ما قد شرحناه وبيناه في موضعه من هذا الباب۔

حكم الوتر على وجه النظر والقياس

ثم أردنا أن نلتمس ذلك من طريق النظر فوجدنا الوتر لا يخلو من أحد وجهين إما أن يكون فرضا أو سنة فإن كان فرضا فإنا لم نر شيئا من الفرائض إلا على ثلاثة أوجه فمنه ما هو ركعتان ومنه ما هو أربع ومنه ما هو ثلاث وكل قد أجمع أن الوتر لا تكون اثنتين ولا أربعا فثبت بذلك أنه ثلاث هذا إذا كان فرضا وأما إذا كان سنة فإنا لم نجد شيئا من السنن إلا وله مثل في الفرض من ذلك الصلوات منها تطوع ومنها فرض ومن ذلك الصدقات

مروی ہے فرماتے ہیں تین رکعات وتر پڑھ کر مغرب (کی نماز) سے مشابہت اختیار نہ کرو بلکہ پانچ سات نو یا گیارہ رکعات کے ساتھ نماز کو وتر (طاق) بناؤ۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے الگ وتر (ایک رکعت) کو مکروہ خیال کیا حتیٰ کہ اس کے ساتھ جفت رکعات ہوں جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے پس یہ وتروں سے پہلے نفل ہو گئے اس میں ایک رکعت وتر پڑھنے کی نفی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی روایت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھیں اختیار دیا گیا تھا لیکن اس میں ایک رکعت وتر کا جواز نہیں ہے۔ —— ان روایات سے جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہیں، ثابت ہوا کہ وتر ایک رکعت سے زائد ہیں اور ایک رکعت کے بارے میں کچھ بھی مروی نہیں ہے۔ البتہ تاویل میں اس بات کا احتمال ہے جو ہم نے اس باب میں اپنے مقام پر وضاحت

قیاس کے طور پر وتروں کا حکم

پھر ہم نے غور و فکر سے اس بات کا حل چاہا تو دیکھا کہ وتر دو حال سے خالی نہیں فرض ہوں گے یا سنت اگر فرض ہوں تو ہم فرائض کو تین صورتوں میں دیکھتے ہیں بعض دو رکعات ہیں بعض چار اور بعض تین رکعتیں ہیں۔

اور اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ وتر دو یا چار رکعات نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ تین رکعات ہیں یہ اس صورت میں ہے جب فرض ہوں اور اگر سنت ہوں تو ہم کسی سنت کو اس صورت میں نہیں پاتے کہ فرض میں اس کی مثال نہ ہو نمازیں سے کچھ نفل ہیں اور کچھ فرض، صدقات کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ زکوٰۃ ہے۔ روزوں میں بھی فرض میں اصل ہے اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں

لها اصل في الفرض وهو الزكوة ومن ذلك الصيام وله اصل في الفرض وهو صيام شهر رمضان وما اوجب الله عز وجل في الكفارة ومن ذلك الحج يتطوع به وله اصل في الفرض وهو حجة الاسلام ومن ذلك العمرة يتطوع بها ووجوبها فيه اختلاف سنبينه في موضعه ان شاء الله تعالى ومن ذلك العتاق له اصل في الفرض وهو ما فرض الله عز وجل في الكتاب من الكفارات والظهار فكانت هذه الاشياء كلها يتطوع بها ولها اصول في الفرض فلم نر شيئا يتطوع به الا وله اصل في الفرض وقد رأينا اشياء هي فرض ولا يجوز ان يتطوع بها منها الصلوة على الجنازة وهي فرض ولا يجوز ان يتطوع بها ولا يجوز لاحد ان يصلي على ميت مرتين يتطوع بالاخرة منهما فكان الفرض قد يكون في شيء ولا يجوز ان يتطوع بمثله ولم نر شيئا يتطوع به الا وله مثل في الفرض منه اخذ وكان الوتر يتطوع به فلم يجز ان يكون كذالك الا وله مثل في الفرض والفرض لم نجد فيه وترا الا ثلثا فثبت بذلك ان الوتر ثلث هذا هو النظر وهو قول ابي حنيفة وابي يوسف ومحمد رحمهم الله تعالى۔

وقد روي في ذلك عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه ح وحدثنا ابوبكرة قال ثنا روح بن عبادة قال ثنا مالك عن محمد بن يوسف عن السائب بن يزيد

اور جو کفارات اللہ تعالیٰ نے واجب کیے ہیں اس سے حج ہے کہ وہ نفلی بھی ہوتا ہے لیکن اس کے لیے فرض اصل ہے اور وہ حج اسلام ہے اسی سے عمرہ ہے نفلاً بھی ادا کیا جاتا ہے اور اس میں واجب بھی ہے اگرچہ اس میں اختلاف ہے جسے ہم اپنے مقام پر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ۔ اس سے آزاد کرنا ہے اس کے لیے بھی فرض میں اصل ہے اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرض قرار دیا یعنی کفارے اور ظہار پس یہ تمام چیزیں بطور نفل بھی ادا ہوتی ہیں اور ان کے لیے فرض میں بھی اصول ہیں اور ہم کسی ایسی چیز کو نہیں پاتے کہ اسے بطور نفل ادا کیا جاتا ہو لیکن فرض میں اس کی اصل نہ ہو اور ہم دیکھتے ہیں کہ کئی امور فرض ہیں لیکن ان کو بطور نفل ادا کرنا جائز نہیں۔ مثلاً نماز جنازہ ہے وہ فرض ہے لیکن بطور نفل ادا نہیں کیا جاسکتا اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ میت پر دو بار نماز جنازہ پڑھے یعنی دوسری بار نفلی ہو تو ایک چیز میں فرضیت ہوتی ہے لیکن اسے اسی طرح نفل کی صورت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوتا اور ہم ایسی کوئی چیز نہیں دیکھتے کہ وہ بطور نفل ادا ہو مگر اس کے لیے فرض میں مثال نہ ہو اور وتر بطور نفل (غیر فرض) ادا کیے جاتے ہیں پس جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور فرض میں اس کی مثل نہ ہو اور فرض میں ہم وتر (طاق) صرف تین رکعات پاتے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ وتر تین (رکعات) ہیں۔ یہی قیاس ہے اور امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں۔ فرماتے ہیں قاری سو سو آیات والی دو سورتیں پڑھتا حتیٰ کہ طویل قیام کی وجہ سے

قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَّ تَمِيْمَ الدَّارِيَّ اَنْ يَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ فَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَاُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى يَعْتَمِدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ۔

عصا پر ٹیک لگاتا اور ہم تقریباً فجر کے وقت میں واپس لوٹتے۔

فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّهُمْ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِثَلٰثٍ لِاَنَّهُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ شَفْعًا وَّاحِدًا ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُصَلُّوْهُ بِشَفْعٍ اٰخَرَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ تین رکعات وتر پڑھتے تھے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ وہ دو رکعتوں پر سلام پھیرتے ہوں بلکہ وہ دوسری دو رکعات بھی پڑھتے تھے۔

۱۶۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجُعْفِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنِ السَّبَّاقِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ دَفَنَّا اَبَا بَكْرٍ لَيْلًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَمْ اُوْتِرْ فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهٗ فَصَلّٰى بِنَا ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ لَمْ يُسَلِّمْ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے وتر نہیں پڑھے آپ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ کے پیچھے صف بندی کی انھوں نے ہمیں تین رکعات پڑھائیں اور صرف آخر میں سلام پھیرا۔

۱۶۲۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ خَالِدَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ عَلَّمَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَلَّمُوْنَا اَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ غَيْرَ اَنَّا نَقْرَاُ فِي الثَّالِثَةِ فَهٰذَا وِتْرُ اللَّيْلِ وَهٰذَا وِتْرُ النَّهَارِ۔

حضرت ابو خلدہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوالعالیہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا ہمیں صحابہ کرام نے سکھایا یا فرمایا کہ انھوں نے سکھایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں، البتہ ہم تیسری رکعات میں قرأت نہیں کرتے تو یہ رات کے وتر ہیں اور وہ دن کے۔

۱۶۲۵- حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ الْوِتْرُ ثَلٰثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین رکعتیں ہیں جیسا کہ دن کے وتر یعنی نماز مغرب کی تین رکعات ہیں۔

۱۶۲۶- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت اعمش، حضرت مالک بن حارث سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا

حضرت حمید، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

سعيد بن منصور قال ثنا هشيم عن حميد عن انس قال الوتر ثلث ركعات وكان يوتر بثلث ركعات۔

۱۶۲۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال ثنا ثابت قال صلى بي انس الوتر انا عن يمينه وام ولده خلفنا ثلث ركعات لم يسلم الا في اخرهن ظننت انه يريد ان يعلمني۔

۱۶۲۹۔ حدثنا ابو امية قال ثنا ابو عاصم عن ابن عجلان عن نافع والمقبري سمعا معاذ القاري يسلم في الركعتين من الوتر۔

۱۶۳۰۔ حدثنا فهد قال ثنا عبد الله بن صالح قال حدثني الليث عن عياش بن عياش القتباني عن عامر بن يحيى عن حنش الصنعاني قال كان معاذ يقرأ للناس في رمضان فكان يوتر بواحدة يفصل بينها وبين الثنتين بالسلام حتى يسمع من خلفه تسليمة فلما توفي قام للناس زيد بن ثابت فاوتر بثلث لم يسلم حتى فرغ منهن فقال له الناس ارغبت عن سنة صاحبك فقال لا ولكن ان سلمت انفض الناس۔

فهؤلاء جميعا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كانوا يوترون بثلث فمنهم من كان يسلم في الاثنتين ومنهم من كان لا يسلم فلما ثبت عنهم ان الوتر ثلث نظرنا في حكم التسليم بين الاثنتين منهن كيف هو فرأينا التسليم يقطع الصلوة ويخرج المسلم به منها حتى يكون في غير صلوة وقد رأينا ما اجمعوا عليه من الفرض لا

کرتے ہیں انھوں نے فرمایا وتر تین رکعتیں ہیں اور وہ خود بھی تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔

حضرت ثابت فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے تین رکعات وتر پڑھائے میں آپ کی دائیں جانب تھا اور ام ولد آپ کے پیچھے تھی۔ انھوں نے صرف آخر میں سلام پھیرا میرا خیال ہے انھوں نے مجھے سکھانا چاہا۔

حضرت نافع اور مقبری سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت معاذ قاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے۔

حضرت حنش صنعانی فرماتے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قرآن سناتے تھے تو آپ ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے اس کو اور دو رکعتوں کو سلام کے ساتھ جدا کرتے تھے حتی کہ پیچھے والا آپ کا سلام سن لیتا جب ان کی وفات ہو گئی تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تین رکعات وتر پڑھائے اور فارغ ہونے سے پہلے سلام نہ پھیرا لوگوں نے ان سے کہا کیا آپ نے اپنے ساتھی کے طریقے کو چھوڑ دیا فرمایا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیرتا تو لوگ بکھر جاتے۔

یہ تمام صحابہ کرام تین تین وتر پڑھتے تھے ان میں سے بعض دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور بعض نہ پھیرتے جب ان سے ثابت ہوا کہ وتروں کی تین رکعتیں ہیں تو ہم نے دو رکعتوں کے بعد سلام کے بارے میں غور کیا کہ اس کی کیا صورت ہے تو ہم نے دیکھا کہ سلام نماز کو توڑ دیتا ہے اور سلام پھیرنے والا اس کے ذریعے نماز سے باہر آجاتا ہے حتیٰ کہ وہ دوسری نماز میں ہوتا ہے۔

اور ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے اس بات پر اجماع کیا کہ

يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْصَلَ بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ كَذٰلِكَ الْوِتْرُ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّفْصَلَ بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ

١٦٣١ - قَدْ ذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ قَالَ قُلْتُ لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْقِيَامِ اَحَدٌ فَقُمْتُ اُصَلِّيْ فَوَجَدْتُّ حِسَّ رَجُلٍ مِّنْ خَلْفِيْ فِيْ ظَهْرِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَتَنَحَّيْتُ لَهٗ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ اَوْهَمَ الشَّيْخُ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ اَجَلْ هِيَ وِتْرِيْ قِيْلَ لَهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ عُثْمَانُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ فَيَكُوْنُ قَدْ صَلّٰى شَفْعَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَوْتَرَ فِيْ وَقْتٍ مَّا رَاٰهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَفِيْ اِنْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِعْلَ عُثْمَانَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ الْعَادَةَ الَّتِيْ قَدْ كَانَ جَرٰى عَلَيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَرَفَهَا وَعَلٰى غَيْرِ مَا فَعَلَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَلَهٗ صُحْبَةٌ فَقَدْ دَخَلَ بِذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنٰى فِي الْمَعْنَى الْاَوَّلِ وَاِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ

١٦٣٢ - فَاِنَّهٗ قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ مِنْ شَيْبٍ مِّنْ اٰلِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ

فرض نماز کی رکعات) کو سلام کے ذریعے الگ الگ کیا جائے تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ وتروں میں بھی اسی طرح ہو سلام کے ذریعے بعض کو بعض سے جدا کرنا مناسب نہیں اگر کوئی شخص کہے کہ متعدد صحابہ کرام سے مروی ہے کہ وہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے پس وہ یوں ذکر کرے۔

حضرت عبدالرحمٰن تیمی فرماتے ہیں میں نے سوچا کہ آج رات قیام کے سلسلے میں مجھ پر کوئی غالب نہ ہوگا۔ میں اٹھ کر نماز پڑھنے لگا تو میں نے اپنے پیچھے کسی شخص کو محسوس کیا دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں ان کے لیے ہٹا تو وہ آگے ہو گئے انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا حتیٰ کہ مکمل پڑھا پھر رکوع اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا شیخ کو وہم ہوگیا۔ جب نماز پڑھ چکے تو میں نے عرض کیا امیر المؤمنین! آپ نے ایک رکعت پڑھی ہے تو انھوں نے فرمایا ہاں یہ میرے وتر ہیں۔ اس شخص کو جواباً کہا جائیگا ممکن ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دو اور ایک رکعت پڑھ چکے ہوں۔ پھر ایک رکعت اس وقت پڑھی جب حضرت عبدالرحمٰن نے ان کو دیکھا اور حضرت عبدالرحمٰن کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کا انکار کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے پہلے عادت جاری تھی اور حضرت عبدالرحمٰن اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل کے خلاف پہچانتے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔

اس سے یہ مفہوم پہلے مفہوم میں داخل ہوگیا۔
اور اگر اس سلسلے میں کوئی شخص یوں استدلال کرے۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سعد بن ابی وقاص کے خاندان کے چند بزرگوں نے میرے سامنے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

أن سعد بن أبي وقاص كان يوتر بواحدة۔

۱۶۳۳۔ حدثنا صالح بن عبد الرحمن قال حدثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال ثنا حصين عن مصعب بن سعد عن أبيه أنه كان يوتر بواحدة۔

حضرت مصعب بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔

۱۶۳۴۔ حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا عبد الله بن رجاء قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن عبد الله بن سلمة قال أمنا سعد بن أبي وقاص في صلوة العشاء الآخرة فلما انصرف تنحى في ناحية المسجد فصلى ركعة فاتبعته فأخذت بيده فقلت له يا أبا إسحق ما هذه الركعة فقال وتر أنام عليه قال عمرو فذكرت ذلك لمصعب بن سعد فقال كان يوتر بركعة يعني سعدا قيل له قد يجوز أن يكون سعد فعل في ذلك ما احتمله ما فعله عثمان فيما ذكرنا قبله فإن قال قائل ففي حديث عمرو بن مرة ما يدل على خلاف ذلك لأنه قال صلى بنا فلما انصرف تنحى فصلى ركعة قيل له قد يجوز أن يكون ذلك الانصراف هو الانصراف إلى منزله وقد صلى قبل ذلك بعد انصرافه من صلوته۔

حضرت عبداللہ ابن سلمہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز عشاء کی امامت کرائی جب فارغ ہوئے تو مسجد کے ایک کونے میں چلے گئے اور ایک رکعت پڑھی میں بھی ان کے پیچھے گیا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابو اسحٰق! یہ رکعت کیا ہے فرمایا یہ وتر ہیں۔ میں یہ پڑھ کر سونا چاہتا ہوں۔ حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت مصعب بن سعد کو بتائی تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل میں وہی احتمال ہے جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل کے بارے میں اس سے پہلے ذکر کیا ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت عمرو بن مرہ کی روایت میں اس کے خلاف پر دلالت پائی جاتی ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو الگ ہو کر ایک رکعت ادا کی۔ تو اس شخص کو (جواباً) کہا جائے گا ممکن ہے اس سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو اور لوٹنے کے بعد وہ اس نماز سے پہلے نماز (دو رکعات) پڑھ چکے ہوں۔

۱۶۳۵۔ وقد حدثنا أبو أمية قال ثنا عبد الوهاب بن عطاء قال ثنا داود بن أبي هند عن عامر قال كان آل سعد وآل عبد الله بن عمر يسلمون في الركعتين من الوتر ويوترون بركعة ركعة فقد بين الشعبي في هذا الحديث مذهب آل سعد في الوتر وهم المقتدون بسعد المتبعون لفعله وأن وترهم الذي كان ركعة ركعة إنما هو وتر بعد صلوة قد

حضرت عامر فرماتے ہیں حضرت سعد کے خاندان والے اور آل عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے تھے۔

اس حدیث میں امام شعبی نے وتروں کے بارے میں آل سعد کا مذہب بیان کیا اور وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی اقتداء اور ان کے فعل کی اتباع کرتے تھے اور ان کے ایک رکعت وتر اس نماز کے بعد ہوتے تھے وہ ان دونوں کے درمیان سلام کے ساتھ تفریق کرتے تھے۔

نصلوا بينه وبينها بتسليم فقد عاد ذلك إلى قول الذين ذهبوا إلى أن الوتر ثلث۔

یہ بھی ان ہی لوگوں کے قول کی طرف لوٹتی ہے جن کے نزدیک وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۳۶۔ وقد حدثنا بكار قال ثنا أبو داود قال ثنا حماد عن إبراهيم أن ابن مسعود عاب ذلك على سعد ومحال عندنا أن يكون عبد الله عاب ذلك على سعد مع نبل سعد وعلمه إلا لمعنى قد ثبت عنده وهو أولى من فعله ولو كان ابن مسعود إنما خالفه برأيه لما كان رأيه أولى من رأي سعد ولما عاب ذلك على سعد إذا كان ما أخذ ذلك منه هو الرأي ولكن الذي علمه ابن مسعود مما خالف فعل سعد في ذلك هو غير الرأي۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو معیوب قرار دیا اور ہمارے نزدیک یہ بات محال ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ جیسے ذکی صحابی پر نکتہ چینی کریں گے مگر یہ ایسی صورت میں ہو سکتا ہے جب آپ کے نزدیک ایسی بات ثابت ہوئی جو ان کے فعل کے خلاف تھی، اور اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی رائے سے ان کی مخالفت کرتے تو ان کی رائے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی رائے سے زیادہ بہتر نہ ہوتی بلکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کے خلاف جو کچھ جانا وہ محض ان کی رائے نہ تھی (بلکہ مدلل بات تھی)

۱۶۳۷۔ وإن احتج في ذلك بما حدثنا فهد قال ثنا محمد بن كثير عن الأوزاعي عن يزيد بن أبي مريم عن أبي عبيد الله قال رأيت أبا الدرداء وفضالة بن عبيد ومعاذ بن جبل يدخلون المسجد والناس في صلوة الغداة يتنحون إلى بعض السواري فيوتر كل واحد منهم بركعة ثم يدخلون مع الناس في الصلوة قيل له قد يجوز أن يكون ذلك كان منهم بعد ما كانوا صلوا في بيوتهم أشفاعا كثيرة فكان ذلك الذي صلوا في بيوتهم هو الشفع وما صلوا في المسجد هو الوتر فيعود ذلك أيضا إلى أن الوتر ثلث۔

اگر وہ اس حدیث سے استدلال کرے جو حضرت ابو عبیداللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں، میں نے حضرت ابو درداء، فضالہ بن عبید، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے اور لوگ صبح کی نماز میں تھے انھوں نے بعض ستونوں کی طرف الگ ہو کر ایک ایک رکعت وتر پڑھے پھر وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوئے۔

اسے (جواباً) کہا جائے گا ہو سکتا ہے ان حضرات نے اس سے پہلے اپنے اپنے گھروں میں دو دو رکعت کے ساتھ متعدد رکعات پڑھی ہوں تو جو کچھ انھوں نے اپنے گھروں میں پڑھا وہ شفع (جفت) ہیں اور جو کچھ مسجد میں پڑھا وہ وتر (طاق) ہیں یہ بھی اسی بات کی طرف لوٹے گا کہ وتر تین رکعات ہیں۔

۱۶۳۸۔ وقد حدثنا ربيع المؤذن قال ثنا ابن وهب قال أخبرني ابن أبي الزناد عن أبيه قال أثبت عمر بن عبد العزيز الوتر بالمدينة بقول الفقهاء ثلثا لا يسلم إلا في آخرهن۔

حضرت ابن ابی الزناد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کرام کے قول کو ثابت رکھا کہ وتر تین رکعات ہوں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔

۱۶۲۹ - حدثنا ابو العوام محمد بن عبد الله بن الجبار المرادي قال ثنا خالد بن نزار الايلي قال ثنا عبد الرحمن بن ابي الزناد عن ابيه عن السبعة سعيد بن المسيب وعروة بن الزبير والقاسم بن محمد وابي بكر بن عبد الرحمن وخارجة بن زيد وعبيد الله بن عبد الله وسليمان بن يسار في مشيخة سواهم اهل فقه وصلاح وفضل وربما اختلفوا في الشيء فاخذ بقول اكثرهم وافضلهم رايا فكان مما وعيت عنهم على هذه الصفة ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في آخرهن فهذا من ذكرنا من فقهاء المدينة وعلمائهم قد اجمعوا ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في آخرهن وتابعهم على ذلك عمر بن عبد العزيز ولم ينكر ذلك منكر سواهم وقد علم سعيد بن المسيب ما كان من وتر سعد فافتى بغيره وراه اولى منه وقد افتى عروة بن الزبير بذلك ايضا وقد روى عنه الزهري وابنه هشام في الوتر ما قد تقدمت روايتنا له في هذا الباب فهذا عندنا مما لا ينبغي خلافه لما قد شهد له من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم فعل اصحابه واقوال اكثرهم من بعده ثم اتفق عليه تابعوهم۔

باب القراءة في ركعتي الفجر

قال ابو جعفر قال قوم لا يقرا في ركعتي الفجر وقال آخرون يقرا فيهما بفاتحة الكتاب خاصة۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی زناد اپنے والد سے اور وہ سات (مشائخ) سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبدالرحمٰن، خارجہ بن زید، عبید اللہ اور سلیمان بن یسار سے علم و فضل والی ایک جماعت کی موجودگی میں بیان کرتے ہیں۔ ابوالزناد فرماتے ہیں بعض اوقات ان میں اختلاف ہوتا تو ان میں اکثر و افضل کا قول لیا جاتا تو اس طریقے کے مطابق جو کچھ میں نے ان سے یاد کیا ہے تو وہ یہی ہے کہ وتر تین رکعات ہیں صرف ان کے آخر میں سلام پھیرے۔

پس یہ جو کچھ ہم نے فقہاء مدینہ اور علماء سے (منقول) ذکر کیا کہ ان کا تین رکعات وتروں پر اجماع ہے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس سلسلے میں ان کی اتباع کی ہے۔ ان کے علاوہ کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کے بارے میں جانا لیکن اس کے غیر کے ساتھ فتویٰ دیا اور اسے اس کے مقابلے میں بہتر جانا۔ حضرت عروہ بن زبیر نے بھی اس کے ساتھ فتویٰ دیا۔ ان سے حضرت زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے وتروں کے بارے میں وہ بات بیان کی جو ہم نے اس سے پہلے اس باب میں بیان کیا ہے۔

پس ہمارے نزدیک بات یہ ہے اور اس کی مخالفت مناسب نہیں کیونکہ اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث، صحابہ کرام کا عمل اور ان کے بعد والوں کی اکثریت کے اقوال پر گواہ ہیں اور پھر ان کے متبعین نے اس پر اتفاق کیا۔

باب فجر کی دو رکعتوں میں قرأت

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کہتی ہے کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہ کی جائے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ اس میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی جائے۔

۱۶۴۰- وَاحْتَجَّ الْفَرِيقَانِ فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْاَذَانِ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ اَوِ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ تُقَامَ الصَّلٰوةُ۔

دونوں گروہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے انھیں بتایا کہ جب مؤذن صبح کی نماز کے لیے اذان یا (فرمایا) صبح کے لیے ندا دے کر خاموش ہو جاتا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے کھڑے ہونے سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے۔

۱۶۴۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فَذَهَبُوا اِلَى اَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا هِيَ التَّخْفِيفُ وَمِمَّنْ قَالَ اِنَّهُ يَقْرَاُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں الحمیدی نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔
پس ان لوگوں کا خیال ہے کہ ان دو رکعتوں میں یہی تخفیف سنت ہے۔ اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جائے ان میں حضرت مالک بن انس بھی شامل ہیں۔

۱۶۴۲- حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ بِذٰلِكَ اٰخُذُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي اَنْ اَقْرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ۔

ابن وہب فرماتے ہیں حضرت امام مالک نے فرمایا میں ذاتی طور پر اسی کو اختیار کرتا ہوں کہ ان میں سورۃ فاتحہ پڑھوں۔

۱۶۴۳- حَدَّثَنَا اَبُو اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ حُمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ حَتّٰى اَقُولَ هَلْ قَرَاَ فِيهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں کو اس قدر مختصر ادا فرماتے کہ میں کہتی کیا آپ نے ان میں سورۃ فاتحہ پڑھی ہے؟

۱۶۴۴- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ نَحْوَهُ۔

حضرت علی بن مسہر، یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۴۵- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ اَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ۔

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن اپنی والدہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۲۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ اَقُوْلُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ هٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ غَيْرِهٖ مِنْ اَحَادِيْثِ عَائِشَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ لِاَنَّهٗ قَالَ قَالَتْ اَقُوْلُ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَفِيْ هٰذَا اَنَّهَا تَثْبِيْتُ قِرَاءَتِهٖ فِيْهِمَا فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ نَفَى الْقِرَاءَةَ مِنْهُمَا وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهَا فَيُخَفِّفُ الْقِرَاءَةَ جِدًّا حَتّٰى تَقُوْلَ عَلَى التَّعَجُّبِ مِنْ تَخْفِيْفِهٖ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا مُنْقَطِعًا مَا فِيْهِ اَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

حضرت شعبہ سے مروی ہے حضرت محمد بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے اپنی پھوپھی حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے بعد دو خفیف رکعتیں ادا فرماتے کہ میں کہتی آپ نے اس میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔

بیانِ مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت شعبہ کی اس روایت میں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے فرمایا کہ ام المومنین فرماتی ہیں کہ میں کہتی آپ نے اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی ہے۔ پس اس میں آپ کی ان دو رکعتوں میں قرأت کو ثابت کیا ہے اور یہ ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو ان دو رکعتوں سے قرأت کی نفی کرتے ہیں۔

۱۶۲۷ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفِيْ مَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَذَكَرَتْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

فَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ الَّذِيْ رَوَاهُ شُعْبَةُ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِحَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا قِرَاءَةُ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهِمَا مَا يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رَوٰى غَيْرُ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا۔

حضرت محمد فرماتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت کرتے تھے اور انہوں نے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا ذکر کیا۔

بواسطہ حضرت شعبہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اور حضرت ابوبکرہ کی اس روایت (۱۶۲۷) سے "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ ان دو رکعات میں قرأت کے سلسلے میں آپ کا عمل وہی تھا جو دوسری نمازوں میں ہوتا تھا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بھی کسی نے کچھ روایت کیا۔

۱۶۲۸ - فَاِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيْدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

حضرت ابووائل، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے بار بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر سے قبل اور مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

۱۶۴۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اَوْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ مَرَّةً قَبْلَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِقُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۔

حضرت مجاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے چوبیس یا پچیس مرتبہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز سے پہلے اور مغرب کی نماز کے بعد کی دو رکعتوں میں "قل یا ایہا الکافرون" اور "قل ھو اللہ احد" پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۶۵۰ ۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۔

حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا" اور دوسری میں "قل امنا باللہ واشھد بانا مسلمون" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۱ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ الْاٰيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

حضرت ابوالغیث فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فجر سے پہلے کی دو رکعتوں میں، پہلی رکعت میں "قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم" اور دوسری میں "ربنا امنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشہدین" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۲ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ قَالَ ثَنَا اَخِيْ خَلَفُ بْنُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں قل

مُوسٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ بِقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

یاایہا الکفرون" اور "قل ہو اللہ احد" پڑھتے تھے۔

۱۶۵۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ یَحْیَی بْنِ جَنَادِ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ مُعِیْنٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ یُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِی الْاُوْلٰی قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ حَتّٰی انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ اٰمَنَ بِرَبِّهٖ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِی الْاٰخِرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰی انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهٗ قَالَ طَلْحَةُ فَاَنَا اَسْتَحِبُّ اَنْ اَقْرَأَ هَاتَیْنِ السُّوْرَتَیْنِ فِیْ هَاتَیْنِ الرَّكْعَتَیْنِ۔

حضرت طلحہ بن خراش، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے فجر کی دو رکعتیں پڑھیں پہلی میں قل یاایہا الکفرون، مکمل پڑھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص اپنے رب پر ایمان رکھتا ہے پھر وہ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم کی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے اپنے رب کو پہچانا حضرت طلحہ فرماتے ہیں میں ان دو رکعتوں میں ان سورتوں کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ فِیْ بَعْضِهَا اَنَّهٗ قَرَأَ بِقُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَفِیْ بَعْضِهَا اَنَّهٗ قَرَأَ بِغَیْرِ ذٰلِكَ وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِكَ نَفْیُ اَنْ یَكُوْنَ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَأَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ تَخْفِیْفَهٗ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِیْفًا مَعَهٗ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهٖ غَیْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْیُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ اَنْ یُقْرَأَ فِیْهِمَا غَیْرُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ اَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَاَنَّهٗ یُقْرَأُ فِیْهِمَا كَمَا یُقْرَأُ فِی التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَیْئًا مِنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا یُقْرَأُ فِیْهِ بِشَیْءٍ اَوْ یُقْرَأُ فِیْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَلَمْ نَجِدْ شَیْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ اَنْ یُمَدَّ فِیْهِ الْقِرَاءَةُ بَلْ قَدِ اسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ

ان میں سے بعض روایات میں ہے کہ آپ نے قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد کی قرأت فرمائی اور بعض میں ہے کہ آپ نے اس کے علاوہ پڑھا ان میں اس بات کی نفی نہیں کہ آپ نے سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ پڑھا۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ اس تخفیف سے مراد قرأت کے ساتھ تخفیف ہے اور جو کچھ ہم نے فاتحہ کے علاوہ قرأت کا ذکر کیا ہے اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو سورۃ فاتحہ کے علاوہ کی قرأت کو ناپسند کرتے ہیں پس ثابت ہوا کہ یہ باقی نوافل (سنت غیر فرض مراد ہیں) کی طرح ہیں ان میں اسی طرح قرأت کی جائے جس طرح نفل نماز میں قرأت کی جاتی ہے اور ہم کوئی نوافل قرأت کے بغیر نہیں پاتے اور نہ ہی یہ کہ ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھی جاتی ہو اور نفلوں میں طویل قرأت کی کراہت کے سلسلے میں بھی ہم کوئی بات نہیں پاتے۔

وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بلکہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۶۵۴ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ مِهْرَانَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین نماز وہ ہے جس میں طویل قیام ہو۔

۱۶۵۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

ابن جریج، ابوالزبیر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین قیام وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ۔

حضرت عبداللہ بن حبشی الخثعمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی (نماز افضل ہے)۔

۱۶۵۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حِبَّانُ قَالَ ثَنَا سُوَيْدٌ اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس کا قیام طویل ہو۔

۱۶۵۹ - وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ سَمَاعَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ

حضرت محمد بن حسن فرماتے ہیں ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور وہ ہمارے نزدیک مختصر قیام کے ساتھ رکوع اور

يقول بذلك نأخذ وهو افضل عندنا من كثرة الركوع والسجود مع قلة طول القيام فلما كان هذا حكم التطوع وقد جعلت ركعتا الفجر من أشرف التطوع وأكد أمرهما ما لم يؤكد أمر غيرهما من التطوع۔

وسجود کی کثرت سے افضل ہے۔
پس جب نوافل کا یہ حکم ہے اور صبح کی دو رکعتوں کو بہترین نوافل (سنت) قرار دیا گیا ہے اور ان کے معاملے کو دوسرے نوافل سے زیادہ موکد قرار دیا گیا نیز ان کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں مروی ہے۔

۱۶۶۰۔ وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہما ما قد حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سعید بن سلیمن الواسطی قال ثنا خالد بن عبد اللہ عن عبد الرحمن ابن اسحق عن محمد بن زید بن قنفذ عن ابن سیلان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تترکوا رکعتی الفجر ولو طردتکم الخیل۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

۱۶۶۱۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا مسدد قال ثنا یحیی بن سعید عن ابن جریج قال حدثنی عطاء عن عبید بن عمیر عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن علی شیء من النوافل اشد معاہدۃ منہ علی الرکعتین قبل الفجر۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں سے زیادہ کسی نفل نماز کی زیادہ پابندی نہیں کرتے تھے۔

۱۶۶۲۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال ثنا حفص عن ابن جریج عن عطاء فذکر مثلہ باسنادہ۔

حضرت ابن جریج، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۱۶۶۳۔ حدثنا فہد قال ثنا یحیی بن عبد الحمید قال ثنا ابو عوانۃ عن قتادۃ عن زرارۃ بن اوفی عن سعید بن ہشام عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیہا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہیں۔

قال ابو جعفر فلما کانت اشرف التطوع کان اولی بہما ان یفعل فیہما اشرف ما یفعل فی التطوع وقد حدثنی ابن ابی عمران قال

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ تمام نوافل سے زیادہ بہتر ہیں تو ان میں وہ بہترین عمل کرنا جو دوسرے نوافل میں کیا جاتا ہے زیادہ مناسب ہے۔ حضرت حسن بن زیاد

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ رُبَّمَا قَرَأْتُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ جُزْأَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ فَبِهَذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَالَ فِيهِمَا الْقِرَاءَةُ وَهِيَ عِنْدَنَا أَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيرِ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُولِ الْقُنُوتِ الَّذِي فَضَّلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّطَوُّعِ عَلَى غَيْرِهِ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ۔

فرماتے ہیں میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے سنا فرماتے ہیں کبھی میں فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کے دو جزء (پارے) پڑھتا ہوں ہمارا بھی یہی موقف ہے کہ طویل قرأت میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ کمی کرنے سے افضل ہے کیونکہ یہ طویل قیام سے ہے جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلوں میں افضل قرار دیا۔ اس سلسلے میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أُطِيلُ فِيهِمَا الْقِرَاءَةَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا أَرَدْتُ بِذِكْرِهَا الْحُجَّةَ عَلَى مَنْ قَالَ لَا قِرَاءَةَ فِيهِمَا۔

حضرت حماد کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں جب فجر طلوع ہو جائے تو صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں جو فجر (کی نماز) سے پہلے ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں طویل قرأت کر سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد والے حضرات سے بھی قرأت کے بارے میں روایات مروی ہیں۔ میں انہیں ان لوگوں کے خلاف بطور حجت ذکر کرنا چاہتا ہوں جو کہتے ہیں کہ ان دو رکعتوں میں قرأت نہیں ہے۔

۱۶۶۶۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ۔

حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مغرب کے بعد اور صبح سے پہلے کی دو رکعتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۶۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے وہ اپنے اصحاب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایسا کرتے تھے۔

۱۶۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد اسی طرح کرتے تھے۔

۱۶۶۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ

حضرت علاء ابن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فجر کی دو رکعتوں میں سورۃ

قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِآيَةٍ۔

فاتحہ اور ایک آیت پڑھی۔

۱۶۷۰۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ وَفَهْدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ لَا يَزِيدُ مَعَهَا شَيْئًا۔

حضرت عقبہ بن مسلم عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ اس کے ساتھ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ [61]

باب ۶۱: عصر کے بعد دو رکعتیں

۱۶۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي يَكُونُ عِنْدِي فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس دن بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

۱۶۷۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو پوشیدہ اور ظاہر رکعتیں یعنی صبح سے پہلے اور عصر کے بعد کی دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حفص، حضرت شیبانی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۶۷۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعتوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۶۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعت

اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ

کبھی نہیں چھوڑیں۔

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَطُّ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد میرے ہاں تشریف لاتے تو دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن ابی الرجال اپنے والد سے وہ حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْحَوْضِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اُمِّ مُوْسٰى قَالَتْ اَتَيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا۔

حضرت ام موسیٰ فرماتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے ان سے عصر کے بعد والی دو رکعات کے بارے میں پوچھا۔ چنانچہ انہوں نے ان (ام المؤمنین) سے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الْعَصْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْاَعْمٰى يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْقَارِيِّيْنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ رَاٰهُ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ لَا اَدَعُهُمَا بَعْدَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا۔

ابو سعید اعمیٰ، ایک شخص جسے سائب مولیٰ قارئین کہا جاتا ہے سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت زید بن خالد جہنی کو عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اور فرمایا میں نے جب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ رکعات پڑھتے ہوئے دیکھا ہے میں انہیں نہیں چھوڑتا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا لَا بَاْسَ بِاَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا مِنَ السُّنَّةِ عِنْدَهُمْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَخَالَفَهُمْ اَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فِيْ ذٰلِكَ وَكَرِهُوْهُمَا۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی خیال ہے وہ کہتے ہیں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ان کے نزدیک یہ سنت ہیں انہوں نے اس سلسلے میں اس (مذکورہ بالا) حدیث سے استدلال کیا ہے۔ لیکن اکثر علماء نے

١٦٨١ - واحتجوا في ذلك بما حدثنا علي بن معبد قال ثنا عبيد الله بن موسى العبسي قال انا طلحة بن يحيى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان معاوية ارسل الى ام سلمة يسألها عن الركعتين اللتين ركعهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد العصر فقالت نعم صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي ركعتين بعد العصر فقلت أمرت بهما قال لا ولكني كنت اصليهما بعد الظهر فشغلت عنهما فصليتهما الآن -

١٦٨٢ - حدثنا احمد بن داؤد قال ثنا محمد بن يحيى بن ابي عمر قال ثنا سفيان عن عبيد الله بن ابي لبيد عن سلمة بن عبد الرحمن ان معاوية ابن ابي سفيان قال وهو على المنبر لكثير بن الصلت اذهب الى عائشة فاسألها عن ركعتي النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر قال ابو سلمة فقمت معه وقال ابن عباس لعبد الله بن الحارث اذهب معه فجئنا فسألناها فقالت لا ادري اسألوا ام سلمة فسألناها فقالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله ما كنت تصلي هاتين الركعتين فقال لقد قدم على وفد من بني تميم او جاءتني صدقة فشغلوني عن ركعتين كنت اصليهما بعد الظهر وهما هاتان -

١٦٨٣ - حدثنا الحجاج بن عمران بن الفضل البصري قال ثنا يوسف بن موسى القطان قال ثنا ابو اسامة قال ثنا الوليد بن كثير قال حدثني محمد بن عمرو بن عطاء عن عبد الرحمن بن ابي سفيان ان معاوية ارسل الى عائشة يسألها عن السجدتين بعد العصر فقالت ليس

اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور ان رکعتوں کو مکروہ خیال کیا ہے۔ انھوں نے اس ضمن میں یوں استدلال کیا ہے:

۱۶۸۱: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تا کہ ان سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد پڑھتے تھے انھوں نے فرمایا ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں میں نے پوچھا کیا آپ کو ان کا حکم دیا گیا ہے فرمایا نہیں بلکہ میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا ہوں بوجہ مشغولیت نہ پڑھ سکا تو اب پڑھی ہیں۔

۱۶۸۲: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما منبر پر تھے تو حضرت کثیر بن صلت سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے میں پوچھو۔ حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں میں بھی ان کے ساتھ اٹھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبد اللہ بن حارث سے فرمایا تم بھی ان کے ساتھ جاؤ چنانچہ ہم سب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا تو انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو ہم نے ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا ایک دن عصر کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ تو یہ دو رکعتیں نہیں پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میرے پاس بنو تمیم کا وفد آیا یا (فرمایا) میرے پاس صدقہ (صدقے کا مال) آیا جس نے مجھے ان دو رکعتوں

۱۶۸۳: حضرت عبد الرحمٰن بن ابی سفیان فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (کسی کو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کہ ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے بارے پوچھیں انھوں نے فرمایا کہ آپ نے میرے ہاں یہ نہیں پڑھیں البتہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ

عِنْدِی صَلَّاهُمَا وَلٰكِنَّ اُمُّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْنِی اَنَّهُ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَاَرْسَلَ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِی لَمْ اَرَهُ صَلَّاهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَجْدَتَانِ رَاَيْتُكَ صَلَّيْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَا صَلَّيْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ فَقَالَ هُمَا سَجْدَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَدِمَ عَلَیَّ قَلَائِصُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَنَسِيْتُهُمَا حَتّٰی صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ثُمَّ ذَكَرْتُهُمَا فَكَرِهْتُ اَنْ اُصَلِّيَهُمَا فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يَرَوْنِیْ فَصَلَّيْتُهُمَا عِنْدَكِ ۔

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ بَيْتِهَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ فَقَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَجَاءَنِیْ مَالٌ فَشَغَلَنِیْ فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ ۔

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَرْسَلُوْهُ اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالُوا اقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ اِنَّا اُخْبِرْنَا اَنَّكِ تُصَلِّيْهِمَا وَقَدْ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ اَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ عَلَيْهِمَا قَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِیْ بِهٖ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَاَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِیْ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ

عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ نے ان کے ہاں یہ رکعتیں پڑھی ہیں چنانچہ انھوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا انھوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں یہ نماز پڑھی ہے لیکن میں نے اس سے پہلے اور بعد آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آپ کو عصر کے بعد جو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے وہ کیا ہیں اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا فرمایا یہ دو رکعتیں وہ ہیں جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں تو میں ان کو بھول گیا حتی کہ میں نے عصر کی نماز پڑھی پھر مجھے یاد آیا تو میں نے انھیں مسجد میں لوگوں کے سامنے پڑھنا پسند کیا لہٰذا تمہارے پاس انھیں ادا کیا۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خانۂ اقدس میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟ فرمایا میں انھیں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میرے پاس مال آیا جس نے مجھے مشغول رکھا تو اب ادا کر رہا ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت کریب بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس، عبدالرحمن بن ازہر اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا کہ ہم سب کی طرف سے سلام کہنا اور عصر کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں پوچھنا اور کہنا کہ ہمیں بتایا گیا ہے آپ یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں، حالانکہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے پڑھنے پر لوگوں کو مارا کرتا تھا۔ حضرت کریب فرماتے ہیں میں نے ام المومنین کی خدمت میں حاضر ہو کر بتایا کہ ان حضرات نے مجھے کیوں بھیجا ہے؟ انھوں نے فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو میں ان حضرات کے پاس گیا اور ان حضرات کو حضرت عائشہ

بِمِثْلِ مَا اَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهٗ يُصَلِّيْهِمَا اَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَاِنَّهٗ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ فَقُوْلِيْ تَقُوْلُ لَكَ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَسْمَعْكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا فَاِنْ اَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَاسْتَاْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِيْ اُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْاِسْلَامِ مِنْ قَوْمِهِمْ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَوْ فِيْ بَعْضِهَا اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا سُئِلَتْ عَمَّا حُكِيَ عَنْهَا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَاْتِيْهَا اِلَّا يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ الْاَصْلِيِّ رَكْعَتَيْنِ اَضَافَتْ ذٰلِكَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَانْتَفَتْ بِذٰلِكَ الْاٰثَارُ الْاُوَلُ كُلُّهَا الْمَرْوِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ فَلَمَّا سُئِلَتْ عَنْ ذٰلِكَ اُمُّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْ اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا وَوَافَقَهَا عَلٰى ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْاَزْهَرِ اِلَّا اَنَّهُمْ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ بَلَاغًا وَلَمْ يَذْكُرُوْهُ سَمَاعًا وَوَافَقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ حَكَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۶۸۶۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَرَامُ بْنُ دَرَّاجٍ وَاَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ

رضی اللہ عنہا کا جواب بتایا چنانچہ انھوں نے مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وہی سوال دے کر بھیجا جس کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں نے ان کو پڑھتے ہوئے دیکھا لیکن جب آپ نے یہ رکعتیں ادا فرمائیں تو اس وقت آپ عصر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائے میرے پاس انصار کے قبیلہ بنو حرام کی کچھ عورتیں تھیں۔ آپ نے یہ دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ کی خدمت میں لونڈی کو بھیجا اور کہا کہ آپ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور کہنا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہے یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ سے سُنا آپ ان دو رکعتوں سے روکتے ہیں اور آپ کو پڑھتے ہوئے بھی دیکھ رہی ہوں اگر آپ ہاتھ سے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا اے ابو امیہ کی بیٹی! تو نے عصر کے بعد کی ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے (بات یہ ہے کہ) میرے پاس عبد القیس کے کچھ لوگ اسلام لانے کے لیے آئے تھے۔ تو انھوں نے مجھے ظہر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے سے مشغول رکھا تو یہ دو رکعتیں وہ ہیں۔

ان تمام روایات میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس بات کے بارے میں پوچھا جو ان سے نقل کی گئی تھی اور جس کا ہم نے فصل اول (باب کے شروع) میں ذکر کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی عصر کے بعد ان کے دولت کدہ پر تشریف لاتے تو دو رکعتیں پڑھتے تو انھوں نے یہ بات ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منسوب فرمائی۔ اس سے وہ تمام پہلی روایات جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی (بتائی گئی) ہیں کی نفی ہو گئی جب انھوں نے حضرت

حضرت حرام بن دراج فرماتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ کے راستے میں عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا کر ناراضگی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! آپ جانتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پڑھنے

رَكْعَتَيْنِ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا۔

سے روکا ہے۔

١٦٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَاَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ

حضرت ابو العالیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کچھ پسندیدہ افراد نے جن میں سب سے زیادہ پسندیدہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، میرے سامنے گواہی دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع شمس تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

١٦٨٨ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا پھر انہوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

حضرت ابان، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِسْحٰقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

١٦٩١ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب شمس تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

١٦٩٢۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْدَعٌ أَبُو يَحْيَى قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ وَبَيْنِي وَبَيْنَهَا سِتْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً إِلَّا تَبِعَهَا رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ فَإِنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَهُمَا۔

حضرت مصدع ابویحییٰ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا درآں حالیکہ میرے اور ان کے درمیان پردہ تھا، کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر اور عصر کے علاوہ جو نماز بھی پڑھتے اس کے بعد دو رکعتیں ادا فرماتے ہیں ان میں نماز سے پہلے دو رکعتیں ادا فرماتے۔

١٦٩٣۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ أَوْ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنْ صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عصر کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد طواف کیا لیکن طواف کی نفل نماز نہ پڑھی ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے روکا ہے۔

١٦٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرَهُ مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس سے منع فرمایا جیسا کہ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

١٦٩٥۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابونضرہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٦۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت عطاء بن یزید لیثی، حضرت ابوسعید سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

١٦٩٧۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد سے وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

۱۶۹۸۔ حدثنا احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن البرقی قال ثنا عمرو بن ابی سلمۃ عن زہیر بن محمد قال اخبرنی موسی بن عقبۃ عن نافع عن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۶۹۹۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا عبد اللہ بن حمران قال ثنا شعبۃ عن ابی التیاح الضبعی قال ثنا حمران بن ابان قال خطبنا معاویۃ بن ابی سفیان فقال یا ایہا الناس انکم لتصلون صلوۃ قد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیہا ولقد نہی عنہا یعنی الرکعتین بعد العصر۔

حضرت حمران بن ابان فرماتے ہیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم ایسی نماز پڑھتے ہو کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ نے اس سے منع فرمایا، یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

۱۷۰۰۔ حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن محمد بن یحیی بن حبان عن الاعرج عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن الصلوۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

فقد جاءت الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواترۃ بالنہی عن الصلوۃ بعد العصر حتی تغرب وعمل بذلک اصحابہ من بعدہ فلا ینبغی لاحد ان یخالف ذلک۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں جن میں عصر کے بعد سورج کے غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اسی پر عمل کیا، لہٰذا کسی کو اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔

۱۷۰۱۔ فمما روی عن اصحابہ فی ذلک ما حدثنا یونس قال انا ابن وہب ان مالکا حدثہ عن ابن شہاب عن السائب بن یزید انہ رای عمر بن الخطاب یضرب المنکدر فی الصلوۃ بعد العصر۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضرت منکدر کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۰۲۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی عقیل عن ابن شہاب فذکر مثلہ باسنادہ۔

حضرت عقیل نے ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۳۔ حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا ابو صالح

قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَکَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ۔

۱۷۰۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَکْرَهُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَأَنَا أَکْرَهُ مَا کَرِهَ عُمَرُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے اور میں بھی اس بات کو مکروہ خیال کرتا ہوں جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے۔

۱۷۰۴۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ

حضرت ابو عوانہ، حضرت سلیمان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۰۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ رَأَیْتُ عُمَرَ یَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ۔

حضرت جبلہ بن سحیم فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایک شخص کو عصر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جب وہ فارغ ہوا تو آپ نے اسے مارا۔

۱۷۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ رَأَیْتُ عُمَرَ یَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت ابو جمرہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ کسی کو عصر کے بعد نماز پڑھتے دیکھتے تو اسے مارتے تھے۔

۱۷۰۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ إِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنْ إِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ إِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقَدِمْتُ عَلَیْهِ فَقَالَ لِیْ لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ فَإِنِّیْ أَخَافُ عَلَیْکُمْ أَنْ تَتْرُکُوْهَا إِلٰی غَیْرِهَا۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کام کے لیے بھیجا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انھوں نے فرمایا عصر کے بعد نماز نہ پڑھنا مجھے ڈر ہے کہ تم اس کی وجہ سے عصر کی نماز چھوڑ بیٹھو۔

۱۷۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِیْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ فَاتَتْنِیْ رَکْعَتَانِ مِنَ الْعَصْرِ فَقُمْتُ أَقْضِیْهِمَا فَجَاءَ عُمَرُ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ قَالَ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فَقُلْتُ فَاتَتْنِیْ رَکْعَتَانِ فَقُمْتُ أَقْضِیْهِمَا فَقَالَ ظَنَنْتُکَ تُصَلِّیْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ

حضرت عبداللہ بن رافع بن خدیج اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھ سے عصر کی دو رکعتیں رہ گئیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا (اتنے میں) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے ان کے ہاتھ میں دُرّہ تھا میں نے سلام پھیرا تو فرمایا یہ کون سی نماز ہے؟ میں نے عرض کیا میری دو رکعتیں رہ گئی تھیں تو میں انھیں قضا کرنے کے لیے کھڑا ہوا فرمایا

فَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ۔

میں نے سوچا شاید تم عصر کے بعد نماز پڑھتے ہو اگر تم ایسا کرتے تو میں تمہارے ساتھ ایسا ہی کرتا۔

۱۷۰۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عبیداللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کیساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۱۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَمَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنْ يَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدُّرَّةِ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ میں عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو دُرّے کے ساتھ ماروں۔

۱۷۱۱۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْاَشْتَرِ وَقَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

حضرت عبدالرحمن بن یزید حضرت اشتر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ لوگوں کو عصر کے بعد نماز پڑھنے پر مارتے تھے۔

۱۷۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ وَقَالَ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ الْاٰيَةَ۔

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے منع فرمایا اور یہ آیت پڑھی وما کان لمؤمن و لا مؤمنة (آخر تک) "جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو کسی مومن مرد و عورت کو اپنی کوئی اختیار باقی نہیں رہا۔

فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ اَصْحَابِهٖ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا

تو یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو اس نماز سے روکتے ہیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عہد نبوت کے بالکل قریب دور میں صحابہ کرام کی موجودگی میں اس پر مارتے ہیں لیکن کوئی بھی مخالفت نہیں کرتا۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا اور پھر ظہر کے بعد رہ جانے والی نماز کو پڑھا اسی طرح میں بھی کہتا ہوں

بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَّا تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَهٰكَذَا قَوْلُ
يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَنْ تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَلَا
يُصَلِّي أَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ غَيْرَهُمَا
قِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا
صَلَّاهُمَا حِينَئِذٍ قَدْ نَهَى عَنْهُمَا أَنْ يَقْضِيَهُمَا أَحَدٌ

۱۷۱۳- وَذٰلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ
ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ
الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ ثُمَّ
دَخَلَ بَيْتِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا قَالَ قَدِمَ عَلَيَّ
مَالٌ فَشَغَلَنِي عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ
فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَنَقْضِيهِمَا
إِذَا فَاتَتَا قَالَ لَا۔

فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ
قَضَاءً عَمَّا كَانَ يُصَلِّيهِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ
عَلَى أَنَّ حُكْمَ غَيْرِهِ فِيهِمَا إِذَا فَاتَتَا خِلَافُ حُكْمِهِ
فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا أَنْ
يَتَطَوَّعَ بَعْدَ الْعَصْرِ أَصْلًا وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ
أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ لَيْسَتَا فَرْضًا
فَإِذَا تُرِكَتَا حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَإِنْ صَلَّيْنَاهُمَا
بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا تَطَوَّعْنَا بِهِمَا مُصَلِّيهِمَا فِي غَيْرِ وَقْتِ
تَطَوُّعٍ فَلِذٰلِكَ نَهَيْنَا أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ
تَطَوُّعًا وَجَعَلْنَا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَغَيْرَهُمَا مِنْ
سَائِرِ التَّطَوُّعِ فِي ذٰلِكَ سَوَاءً وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

کہ جس شخص کی ظہر کے بعد والی نماز رہ جائے وہ پڑھے لیکن عصر کے بعد کوئی شخص نوافل نہ پڑھے۔

اس سے کہا جائے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان دو رکعتوں کو پڑھا تو اسی وقت ان کی قضا سے بھی منع فرما دیا۔

حضرت ذکوان، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرنے کے بعد میرے گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایسی نماز پڑھی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں پڑھی آپ نے فرمایا میرے پاس مال آیا تو اس نے مجھے ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے مشغول رکھا جنھیں میں ظہر کے بعد پڑھتا تھا پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔ (ام المومنین فرماتی ہیں) میں نے عرض کیا اگر ہم سے یہ رکعتیں رہ جائیں تو کیا ہم بھی قضا کر لیا کریں فرمایا نہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں عصر کے بعد نماز ظہر کے بعد والی نماز قضا کرنے سے بھی منع فرما دیا۔

پس یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ظہر کی فوت شدہ رکعتوں کے بارے میں دوسرے لوگوں کا حکم آپ کے حکم کے خلاف ہے لہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد ان کو پڑھے نیز عصر کے بعد نفل بالکل نہ پڑھے۔

قیاس بھی یہی چاہتا ہے اور وہ یوں کہ ظہر کے بعد دو رکعتیں فرض نہیں ہیں جب وہ رہ گئیں حتی کہ نماز عصر پڑھ لی تو اب اگر انھیں پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ پڑھی جا رہی ہیں اسی لیے ہم عصر کے بعد نفل پڑھنے سے روکتے ہیں اور اس سلسلے میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي بِالرَّجُلَيْنِ أَيْنَ يُقِيمُهُمَا

باب ۶۲: دو مقتدیوں کا امام کہاں کھڑا ہو۔

۱۷۱۴۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ صَلَّى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكَبِنَا فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا بِيَدِهِ وَطَبَّقَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ هُوَ التَّطْبِيْقُ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ التَّطْبِيْقُ وَإِقَامَةُ أَحَدِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرِ عَنْ شِمَالِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ

۱۷۱۵۔ فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّيْ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بِالْهَاجِرَةِ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَأَخَّرْنَا خَلْفَهُ فَأَخَذَ أَحَدَنَا بِيَمِيْنِهِ وَالْآخَرَ بِشِمَالِهِ فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا كَانُوْا ثَلٰثَةً۔

فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلٰى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَعَلَى التَّطْبِيْقِ۔

۱۷۱۶۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم نے "رکوع میں تطبیق" کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ذکر کی ہے کہ انھوں نے حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کو نماز پڑھائی تو ایک کو اپنی دائیں جانب اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا فرماتے ہیں پھر ہم نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو آپ نے ہمارے ہاتھوں پر اپنا دست مبارک مارا اور تطبیق کی جب فارغ ہوئے تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ (تطبیق کا مفہوم باب ۲۵ میں گزر چکا ہے۔)

ہمارے نزدیک ان کے اس قول میں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے تطبیق فرمائی اور دو مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کیا پس ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس سلسلے میں کوئی روایت آئی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو۔ تو ہم نے دیکھا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں اور میرے چچا ظہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انھوں نے نماز کھڑی کی تو ہم پیچھے کھڑے ہو گئے انھوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں ہاتھ اور دوسرے کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اپنی دائیں بائیں کھڑا کیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا کہ جب تین نمازی ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے۔ —— اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، میں دو سے ایک شخص کو داہنی جانب اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کرنے اور تطبیق دونوں کا احتمال کیا ہے۔ —— حضرت ابن عون فرماتے ہیں میں اور شعیب بن حجاب، حضرت ابراہیم کے پاس تھے

الحَجَابِ عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى بِنَا اِبْرَاهِيْمُ فَقُمْنَا خَلْفَهٗ فَجَرَّنَا فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا اِلَى الدَّارِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا فَصَلُّوْا كَمَا يُصَلِّيْ فُلَانٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ وَلَمْ اُسَمِّ لَهٗ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَلَا اَرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَعَلَهٗ اِلَّا لِضِيْقٍ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ اَوْ لِعُذْرٍ رَاٰهُ فِيْهِ لَا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ قَالَ وَذَكَرْتُهٗ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ عَلْقَمَةُ بْنُ عَوْنِ الْقَائِلُ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِضَافَةُ الْفِعْلِ اِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَلَا يَذْكُرُهُ الشَّعْبِيُّ وَلَا ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَجُوْزُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ عَلْقَمَةُ لَمْ يَذْكُرْ لِلشَّعْبِيِّ وَلَا لِابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ ذَكَرَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ الْاَسْوَدُ لِابْنِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۱۷ - **وَكَيْفَ كَانَ الْمَعْنٰى فِيْ هٰذَا فَقَدْ عُوْرِضَ** ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَزْرَةَ الْمَدِيْنِيِّ يَعْقُوْبَ بْنِ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ جَابِرٌ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ بِيَدِهٖ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِهٖ فَدَفَعَنَا بِيَدِهٖ جَمِيْعًا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ۔

۱۷۱۸ - **حَدَّثَنَا** يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلَاُصَلِّيْ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

عصر کا وقت ہوا تو حضرت ابراہیم نے ہمیں نماز پڑھائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو انھوں نے ہمیں کھینچ کر اپنے دائیں بائیں کر لیا فرماتے ہیں جب ہم نماز پڑھ کر گھر کی طرف جانے لگے تو حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اس طرح پڑھو اور فلاں کی طرح نہ پڑھو فرماتے ہیں ہم نے یہ بات حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی اور حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ کا نام نہ لیا تو انھوں نے فرمایا یہ حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ہیں۔ انھوں نے یہ بات حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد میں تنگی یا کسی عذر کی وجہ سے کیا ہوگا اس لیے نہیں کہ یہ سنت ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت شعبی سے ذکر

یہ حدیث اس (آئندہ) روایت سے متعارض ہے حضرت عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت جابر نے فرمایا میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پھر دائیں طرف کھڑا کیا (پھر) حضرت جبار بن صخر آئے تو وہ بائیں جانب کھڑے ہو گئے آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے ہٹا کر اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی، آپ نے اس سے کھایا پھر فرمایا اٹھو تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک چٹائی کی طرف گیا جو طویل عرصہ پڑے رہنے کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اس پر پانی چھڑکا (دھویا) تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے میں اور ایک

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَإِنَّ فِعْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ وَّأَنَسٍ فَإِنْ كَانَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلًا عِنْدَكَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِّنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عِنْدَ خَصْمِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کا وہ عمل جسے ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ عمل ناسخ ہے۔

تو اس شخص کو جواب میں کہا جائے گا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس کی مثل عمل کیا جو حضرت جابر اور انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل تمہارے نزدیک اس کے ناسخ ہونے کی دلیل ہے تو آپ کے غیر سے مروی تمہارے مخالف کے نزدیک نسخ کی دلیل ہوگی۔

١٧١٩- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ إِلٰى عُمَرَ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهٖ فَأَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ يَرْفَأُ فَتَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَهُوَ خَلْفَهٗ۔

حضرت عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ظہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو ان کو نماز پڑھتے ہوئے پایا میں ان کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ نے پیچھے کی طرف پھیرتے ہوئے مجھے دائیں طرف کر دیا پھر حضرت یرفا آئے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں اور اس (یرفا) نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔

١٧٢٠- حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُتْبَةَ يَقُوْلُ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَّعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ خَلْفَهٗ فَصَلّٰى بِهِمَا۔

حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں میں نے ابن عتبہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کھڑی ہوئی تو مسجد میں موذن ایک دوسرے شخص اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے پیچھے کر کے نماز پڑھائی۔

ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَا الْأَصْلَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى بِرَجُلٍ وَّاحِدٍ أَقَامَهٗ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

پھر ہم نے غور و فکر کے طور پر اس کا حکم تلاش کیا تو ہم نے دیکھا کہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں طرف کھڑا کرے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اسی طرح ہے۔

١٧٢١- وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ وَفِيْمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ ثَنَا آدَمُ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوگیا آپ نے مجھے پیچھے

أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ -

کی طرف سے دائیں طرف کر دیا۔

فَهٰذَا مَقَامُ الْوَاحِدِ مَعَ الْإِمَامِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِثَلَاثَةٍ أَقَامَهُمْ خَلْفَهُ هٰذَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقِيمُهُمَا حَيْثُ يُقِيمُ الْوَاحِدَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُقِيمُهُمَا حَيْثُ يُقِيمُ الثَّلَاثَةَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ هَلْ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ فِي ذٰلِكَ كَحُكْمِ الثَّلَاثَةِ أَوْ كَحُكْمِ الْوَاحِدِ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ؟

تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے اور آپ جب تین آدمیوں کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے اس مسئلے میں علماء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اختلاف دو کے بارے میں ہے بعض کہتے ہیں انہیں وہاں کھڑا کرے جہاں ایک کو کھڑا کرتا ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان کو وہاں کھڑا کرے جہاں تین کو کھڑا کرتا ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ غور کر کے معلوم کریں کہ اس سلسلے میں دو کا حکم تین کے حکم جیسا ہے یا ایک آدمی کے حکم کی طرح ہے۔ تو ہم نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور ان سے زائد جماعت ہے۔

۱۶۲۲ - حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَا ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ -

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

فَجَعَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً فَصَارَ حُكْمُهُمَا كَحُكْمِ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُمَا لَا كَحُكْمِ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَرَأَيْنَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ لِلْأَخِ أَوْ لِلْأُخْتِ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ السُّدُسَ وَفَرَضَ لِلْجَمِيعِ الثُّلُثَ وَكَذٰلِكَ فَرَضَ لِلْاِثْنَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ النِّصْفَ وَلِلْاِثْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَكَذٰلِكَ أَجْمَعُوا أَنَّهُ يَكُونُ لِلثَّلَاثِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ لِلْاِبْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ وَقَالَ أَكْثَرُهُمْ وَابْنُ مَسْعُودٍ فِيهِمْ أَنَّ لِلْاِثْنَتَيْنِ أَيْضًا الثُّلُثَيْنِ فَكَذٰلِكَ هُوَ فِي النَّظَرِ لِأَنَّ الْاِبْنَةَ لَمَّا كَانَتْ فِي مِيرَاثِهَا مِنْ أَبِيهَا كَالْأُخْتِ فِي مِيرَاثِهَا مِنْ أَخِيهَا كَانَتِ الْاِبْنَتَانِ أَيْضًا فِي مِيرَاثِهِمَا مِنْ أَبِيهِمَا كَالْأُخْتَيْنِ فِي مِيرَاثِهِمَا مِنْ أَخِيهِمَا فَكَانَ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ فِي مَا وَصَفْنَا حُكْمَ الْجَمَاعَةِ

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جماعت قرار دیا تو ان کا حکم وہی ہوا جو ان سے زیادہ کا ہے نہ وہ جو ان سے کم کا ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (وراثت میں) ماں کی طرف سے بہن یا بھائی کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور زیادہ ہوں تو ان کے لیے تہائی ہے اور دو کے لیے بھی یہی مقرر فرمایا اور باپ کی طرف سے ایک بہن کے لیے نصف اور دو کے لیے دو تہائی حصہ رکھا ہے اسی طرح اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی یہی ہے، اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے نصف ہے اور زیادہ کے لیے دو تہائی ہے۔ اور اکثر صحابہ کرام جن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں فرماتے ہیں کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ کیونکہ جب باپ کی میراث سے بیٹی کے لیے وہی ہے جو بہن کو بھائی کی وراثت سے ملتا ہے تو باپ سے دو بیٹیوں کو بھی وہی ملے گا جو بھائی سے دو بہنوں کو ملتا ہے تو جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کے مطابق دو کا حکم وہی

لَا حُكْمَ الْوَاحِدِ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْ مَقَامِهِمَا مَعَ الْاِمَامِ فِي الصَّلٰوةِ مَقَامَ الْجَمَاعَةِ لَا مَقَامَ الْوَاحِدِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَّاَنَسٌ وَفَعَلَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ غَيْرَ اَنَّ اَبَا يُوْسُفَ قَالَ الْاِمَامُ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ فَعَلَهٗ كَمَا رَوٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوٰى اَنَسٌ وَجَابِرٌ وَقَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيْنَا۔

ہے جو جماعت کا ہے، ایک والا حکم نہیں۔ لہٰذا قیاس یہی چاہتا ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی ہوں تو جماعت والی جگہ پر کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر نہیں۔ اس سے حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کی روایت اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہو گیا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس طرح کرے جیسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور چاہے تو حضرت انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے مروی روایات کے مطابق عمل کرے اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ اور امام محمد بن حسن رحمہما اللہ کا قول

بَابُ ۶۳ صَلٰوةِ الْخَوْفِ كَيْفَ هِيَ

باب ۶۳: نماز خوف کا طریقہ

۱۷۲۳- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ وَّخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِيْرُ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ وَرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ وَرَكْعَةً فِي الْخَوْفِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے گھر میں چار سفر میں دو اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ نَذْهَبُ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ اَصْلًا فَجَعَلُوْا صَلٰوةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اس حدیث کو اختیار کر کے اسے اصل قرار دیتے ہوئے نماز خوف کو ایک رکعت قرار دیا۔

ان حضرات کے خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی دلیل ہے ارشاد خداوندی ہے واذ کنت فیہم فاقمت لھم الصلوۃ (آخر تک) ترجمہ:۔ اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے

فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَفَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَنَصَّ فَرْضَهَا فِىْ كِتَابِهٖ هٰكَذَا فَجَعَلَ صَلٰوةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْإِمَامِ فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّيْهَا فِىْ حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْخَذَ بِحَدِيْثٍ يَدْفَعُهٗ نَصُّ الْكِتَابِ ثُمَّ قَدْ عَارَضَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرُهٗ۔

لیے نماز کھڑی کریں تو ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنا اسلحہ اٹھائے رکھیں جب وہ سجدہ کر لیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے، جس نے نماز نہیں پڑھی تو وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔" اللہ تعالیٰ نے خوف کی نماز فرض قرار دی اور اپنی کتاب میں اس کی فرضیت کی اسی طرح تصریح فرمائی اور بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت مکمل کرے اور دوسرا پڑھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی حدیث کو اختیار کرنا جائز نہیں جسے قرآن پاک کی

١٧٢٤۔ حَدَّثَنَا عَلِىُّ ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِىْ بَكْرِ بْنِ أَبِى الْجَهْمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِىْ قَرَدٍ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِىَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد مقام پر نماز خوف ادا فرمائی۔ مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ آپ نے ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی۔ ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا پس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا خَالَفَ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنْهُ وَمُحَالٌ أَنْ يَّكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَى الْإِمَامِ رَكْعَةً فَيُصَلِّيْهَا بِأُخْرٰى بِلَا قُعُوْدٍ لِلتَّشَهُّدِ وَلَا تَسْلِيْمٍ فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَنَافَيَا وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّحْتَجَّ فِىْ ذٰلِكَ بِمُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ خَصْمَهٗ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ بات روایت کرتے ہیں جو ان سے مروی حضرت مجاہد کی روایت کے خلاف ہے اور محال ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ دوسری رکعت تشہد کے لیے قعدہ کرنے اور سلام پھیرنے کے بغیر پڑھے جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی دونوں روایتوں میں تضاد پایا گیا تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی اور کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حضرت ابن عباس سے حضرت مجاہد کی روایت سے استدلال کرے، کیونکہ اس کا مخالف اس کے خلاف حضرت عبید اللہ اگر وہ کہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات سے ہمارے موافق مروی ہے (مثلاً) ـــــ حضرت قاسم بن حسان فرماتے ہیں

١٧٢٥۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ وَدِيعَةَ نَسَأَلْتُهُ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَقَالَ ائْتِ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاسْأَلْهُ فَلَقِيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ اَيَّامِهِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔

میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور ان سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو فرماتے ہیں پھر میں نے ان سے ملاقات کر کے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر یہ نماز پڑھی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور ایک صف دشمن کے مقابلے میں بنائی ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان دوسروں کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۷۲۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَدِيعَةَ وَزَادَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

حضرت مؤمل بن اسمٰعیل فرماتے ہیں ہم سے حضرت سفیان نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا حضرت عبداللہ بن ودیعہ نے فرمایا کہ انھوں نے یہ اضافہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت تھی۔

۱۷۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ اَيُّكُمْ شَهِدَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَقَالَ اَنَا ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ زَيْدٌ سَوَاءً۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم حنظلی فرماتے ہیں ہم طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انھوں نے فرمایا تم میں سے کون نماز خوف کے موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا حضرت حذیفہ کھڑے ہوئے اور فرمایا میں تھا پھر اسی طرح کیا جس طرح حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُخْمِلُ بْنُ دِمَاثٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عطیہ حارث فرماتے ہیں مجھ سے حضرت مخمل بن دماث نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جہاد کیا انھوں نے لوگوں سے پوچھا تم میں سے کون نماز خوف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم دشمن کے مقابلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۳۰۔ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

حضرت صالح بن خوات، حضرت سہل بن ابی حثمہ

قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ الْفَلَّاسُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نمازِ خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

قِيلَ لَهُمْ هٰذَا غَيْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوَى مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهُ مُوَافِقٌ لِمَا رَوَى عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْفَرْضُ عَلَيْهِ فِي تِلْكَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يُصَلِّيهَا بِأُخْرٰى لَا يُسَلِّمُ بَيْنَهُمَا فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فَرْضَ صَلٰوةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَى الْإِمَامِ ثُمَّ لَمْ يَذْكُرِ الْمَأْمُومِينَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَيْرِهِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونُوا قَضَوْا وَلَا بُدَّ فِيمَا يُوجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ أَنْ يَكُونُوا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفَرْضَ عَلَى الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ وَالْإِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَى الْمَأْمُومِ سَوَاءً وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَيْهِمَا فِي صَلٰوةِ الْأَمْنِ فِي السَّفَرِ سَوَاءٌ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُونَ الْمَأْمُومُ فَرْضُهُ رَكْعَةٌ فَيَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهِ مِمَّنْ فَرْضُهُ رَكْعَتَانِ إِلَّا وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ عَلَى إِمَامِهِ أَلَا تَرٰى أَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِي صَلٰوةِ مُقِيمٍ صَلَّى أَرْبَعًا فَكَانَ الْمَأْمُومُ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ وَيَزِيدُ فَرْضُهُ بِزِيَادَةِ فَرْضِ إِمَامِهِ وَقَدْ يَكُونُ عَلَى الْمَأْمُومِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُقِيمَ يُصَلِّي خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ ثُمَّ يَقُومُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقْضِي تَمَامَ صَلٰوةِ الْمُقِيمِ فَكَانَ الْمَأْمُومُ قَدْ يَجِبُ عَلَيْهِ مَا لَيْسَ عَلَى إِمَامِهِ وَلَا يَجِبُ عَلَى إِمَامِهِ مَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوبُ الرَّكْعَتَيْنِ عَلَى الْإِمَامِ ثَبَتَ أَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَى الْمَأْمُومِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ مِنْ قَوْلِهِ

ان حضرات کو جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت مجاہد کی روایت کے موافق نہیں البتہ یہ بواسطہ حضرت عبید اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کے موافق ہے اور ہماری دلیل باب کے شروع میں گذر چکی ہے کیونکہ یہ بات محال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس نماز میں ایک رکعت فرض ہو پھر اس کے ساتھ دوسری رکعت ملائیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیریں۔

جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ نمازِ خوف امام پر دو رکعتیں فرض ہیں پھر ان روایات میں مقتدیوں کے بارے میں نماز کی قضاء یا کسی دوسری بات کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا پس اس بات کا احتمال ہے کہ انھوں نے اسے پورا کیا کیونکہ قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت پوری کی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امن اور اقامت کی صورت میں امام پر جو کچھ فرض ہے جو مقتدیوں پر ہے اسی طرح حالتِ سفر میں امام اور مقتدیوں کی حالتِ امن کی نماز بھی ایک جیسی ہے۔ اور یہ بات محال ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ کسی ایسے آدمی کی نماز میں شریک ہو جس پر دو رکعتیں فرض ہوں مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر مسافر مقیم کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعتیں پڑھے گا تو مقتدی پر وہی کچھ واجب ہے جو امام پر واجب ہے اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور کبھی مقتدی پر وہ بات لازم ہوتی ہے جو امام پر نہیں ہوتی اسی سے ایک بات یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مقیم جب مسافر کے پیچھے نماز پڑھتا ہے تو اس کی طرح نماز پڑھتا ہے پھر اس کے بعد کھڑا ہو کر مقیم کی نماز مکمل کرتا ہے پس مقتدی پر وہ چیز واجب ہے جو امام پر نہیں اور امام پر وہ چیز واجب نہیں جو مقتدی پر بھی واجب نہیں۔ پس جب وہ بات

مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا تَأَوَّلْنَا فِي حَدِيْثِهٖ وَحَدِيْثِ زَيْدٍ وَّ جَابِرٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ـ

۱۷۳۱- **حَدَّثَنَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلٰوةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ ـ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ **ثُمَّ** اعْتَبَرْنَا الْآثَارَ هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ـ

۱۷۳۲- **فَإِذَا** أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنْهُمْ رَكْعَةً وَّكَانَتْ طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ حَتّٰى انْتَهَوْا إِلٰى إِخْوَانِهِمْ ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ـ

فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا وَبَيَّنَ مَا وَصَفْنَا أَنَّهٗ يَحْتَمِلُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهٗ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُوْنَ سَلَامًا لَا يُرِيْدُ بِهٖ قَطْعَ الصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ يُّرِيْدُ بِهٖ إِعْلَامًا لَّمَا مُوْمِيْنَ مَوْضِعَ الْاِنْصِرَافِ ـ

۱۷۳۳- **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهٖ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ

ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ امام پر دو رکعتیں واجب ہیں تو ثابت ہوا کہ مقتدی پر بھی اس کی مثل واجب ہے

حضرت سلیم بن عبد، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا نمازِ خوف کی دو رکعتیں ہیں جو چار سجدوں پر مشتمل ہیں۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی احادیث میں بھی یہی بات ہے کہ انھوں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اسی طرح کیا پھر ہم نے روایات کو دیکھا کہ کیا ہم ان میں کوئی ایسی بات پاتے ہیں تو ہم نے دیکھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نمازِ خوف پڑھائی۔ آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا جب ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تو سلام پھیرا وہ الٹے پاؤں چلے گئے یہاں تک کہ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچ گئے پھر دوسرے آئے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیرا پھر دونوں فریق کھڑے ہوئے اور ایک ایک رکعت پڑھی۔

اس حدیث میں بتایا کہ انھوں نے (باقی نماز) قضا کی نیز ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال ذکر کیا ہے اس کا بھی بیان ہے ان کا یہ کہنا کہ پہلی رکعت کے بعد سلام پھیرا اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کی جگہ بتانے کا ارادہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر نمازِ خوف پڑھائی تو ایک صف اپنے پیچھے کھڑی کی اور دوسری صف دشمن کے مقابلے میں بنائی اور وہ تمام نماز میں تھے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ دوسرے ان کی جگہ آگئے۔ آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی پھر یہ ان کی جگہ چلے

إلى مصافّ هؤلاء فصلّى بهم ركعة ثم قضوا ركعة ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصافّ هؤلاء وجاء هؤلاء إلى مصافّ هؤلاء فقضوا ركعة۔

گئے اور وہ ان کی جگہ آئے اور ایک رکعت قضا کی۔

١٧٣٤ - حدّثنا أبو بكرة قال ثنا بكر بن بكّار القيسي قال ثنا عبد الملك بن الحسين قال ثنا خصيف عن أبي عبيدة عن عبد الله قال لمّا صلّى رسول الله صلّى الله عليه وسلّم صلوة الخوف في حرّة بني سليم ثم ذكر نحوه غير أنّه لم يذكر كلّهم في صلوة وزادوا كانوا إلى غير القبلة۔

حضرت ابو عبیدہ، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ بنی سلیم میں نماز خوف پڑھائی۔ اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا انھوں نے یہ الفاظ نہیں فرمائے کہ وہ تمام نماز میں تھے ہاں یہ اضافہ کیا کہ وہ قبلہ رُخ نہیں تھے۔

قال أبو جعفر فقد أخبر في هذا الحديث أنّهم قضوا ركعة ركعة وأخبر أنّهم دخلوا في الصلوة جميعا فقد ثبت بما ذكرنا من الآثار أنّ صلوة الخوف ركعتان غير أنّ حديث ابن مسعود ذكر فيه دخولهم في الصلوة معا فأردنا أن ننظر هل عارض هذا الحديث غيره في هذا المعنى فنظرنا في ذلك۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ انھوں نے ایک ایک رکعت قضا کی اور یہ بھی بتایا گیا کہ وہ سب ایک نماز میں داخل ہوئے۔ ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ نمازِ خوف دو رکعتیں ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے ایک وقت نماز میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ پس ہم نے دیکھنا چاہا کہ کیا یہ حدیث اس مفہوم میں دوسری حدیث کے خلاف ہے۔ تو ہم نے اس سلسلے میں دیکھا۔

١٧٣٥ - فإذا يونس قد حدّثنا قال ثنا ابن وهب أنّ مالكا حدّثه عن نافع أنّ عبد الله بن عمر كان إذا سئل عن صلوة الخوف قال يتقدّم الإمام وطائفة من الناس فيصلّي بهم ركعة ويكون طائفة منهم بينه وبين العدوّ لم يصلّوا استقدم الذين لم يصلّوا ويتأخّر الآخرون فيصلّي بهم ركعة ثم ينصرف الإمام وقد صلّى ركعتين فتقوم كلّ طائفة من الطائفتين فيصلّون لأنفسهم ركعة ركعة بعد أن ينصرف الإمام فيكون كلّ واحدة من الطائفتين قد صلّوا ركعتين ركعتين قال نافع لا أرى ابن عمر ذكر ذلك إلّا عن النبي صلّى الله عليه وسلّم فقد أخبر في هذا الحديث أنّ دخول الثانية في الصلوة بعد أن يصلّي الإمام بالطائفة

حضرت نافع فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے امام آگے ہو اور لوگوں کا ایک گروہ اس کے ساتھ ہو ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ان میں سے ایک جماعت اس (امام) کے اور دشمن کے درمیان ہو اور وہ نماز نہ پڑھیں پھر وہ جنھوں نے نماز نہیں پڑھی آگے بڑھیں اور دوسرے پیچھے ہٹ جائیں اب ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام سلام پھیرے اور تحقیق وہ دو رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ پھر دونوں گروہ کھڑے ہو کر ایک ایک رکعت خود بخود پڑھیں اور یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ہو۔ پس ہر گروہ نے دو دو رکعتیں پڑھی ہوں گی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتاتے تھے۔ پس اس حدیث میں بتایا گیا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہو جب امام پہلے گروہ کو ایک رکعت پڑھا چکے اور قرآن پاک بھی اس بات پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ

الاولیٰ رکعۃً وَ الکتابُ شاہدٌ لہذا فانّ اللہ تعالیٰ قال ''ولتأتِ طائفۃٌ اخریٰ لم یصلّوا فلیصلّوا معک'' فقد ثبت بما وصفنا انّ دخول الثانیۃ فی الصلٰوۃ بعد فراغ الامام من الرکعۃ الاولیٰ وھٰذا الخبرُ صحیحُ الاسنادِ واصلُہ مرفوعٌ وان کان نافعٌ قد شکّ فیہ فی وقتٍ ما حدّث بہ مالکٌ وھٰکذا رواہ عنہ اصحابُہ الاکابرُ۔

۱۷۳۶۔ حدّثنا علیُّ بنُ شیبۃَ قال ثنا قبیصۃُ قال ثنا سفیانُ عن موسیٰ بنِ عقبۃَ عن نافعٍ عن ابنِ عمرَ قال صلّی رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم صلٰوۃَ الخوفِ فی بعضِ ایّامِہ فقامت طائفۃٌ منھم معہ وطائفۃٌ منھم فیما بینہ وبینَ العدوِّ فصلّی بھم رکعۃً ثمّ ذھب ھٰؤلاءِ الیٰ مصافِّ ھٰؤلاءِ وجاءَ ھٰؤلاءِ الیٰ مصافِّ ھٰؤلاءِ فصلّی بھم رکعۃً ثمّ ذھب ھٰؤلاءِ الیٰ مصافِّ ھٰؤلاءِ وجاءَ ھٰؤلاءِ الیٰ مصافِّ ھٰؤلاءِ فصلّی بھم رکعۃً ثمّ سلّم علیھم ثمّ قضت الطائفتانِ رکعۃً رکعۃً۔

۱۷۳۷۔ حدّثنا فھدُ بنُ سلیمٰنَ واحمدُ بنُ مسعودٍ الخیّاطُ قالا ثنا محمّدُ بنُ کثیرٍ عن الاوزاعیِّ عن ایّوبَ بنِ موسیٰ عن نافعٍ عن ابنِ عمرَ عن رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم بمثلِ معناہُ۔

وقد رواہُ ایضًا سالمٌ عن ابیہِ مرفوعًا۔

۱۷۳۸۔ حدّثنا یزیدُ بنُ سنانٍ قال ثنا ابو الرّبیعِ الزّھرانیُّ قال ثنا فلیحُ بنُ سلیمٰنَ عن الزّھریِّ عن سالمٍ عن ابیہِ انّہ صلّاھا مع رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم کذٰلک۔

۱۷۳۹۔ حدّثنا ابو محمّدٍ فھدُ بنُ سلیمٰنَ قال ثنا ابو الیمانِ قال انا شعیبٌ عن الزّھریِّ قال

ارشاد فرماتا ہے ''ولتات طائفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک'' ۔ اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ دوسرا گروہ اس وقت نماز میں داخل ہوگا جب امام پہلی رکعت سے فارغ ہو جائے اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اصلاً یہ مرفوع ہے اگرچہ حضرت نافع نے مالک سے بیان کرتے وقت شک کا اظہار کیا ان کے بڑے بڑے شاگردوں نے ان سے اسی طرح روایت کی ہے۔

حضرت موسیٰ بن عقبہ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز خوف پڑھائی تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ آپ کے اور دشمنوں کے درمیان تھا۔ آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور وہ ان کی جگہ آگئے، آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر یہ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ ان کی جگہ آگئے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ان کے ساتھ سلام پھیرا اس کے بعد دونوں گروہوں نے ایک ایک رکعت قضاء کی۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے ہم معنیٰ روایت کرتے ہیں۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے والد گرامی سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

حضرت سالم اپنے والد (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں

قال اخبرني سالم ان ابن عمر قال غزوت مع رسول صلى الله عليه وسلم غزوة قبل نجد فوازينا العدو ثم ذكر مثله۔

نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کی تو ہم دشمن کے مقابلے میں کھڑے ہوئے پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۰۔ **وذهب** آخرون في ذلك الى ما حدثنا يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يزيد بن رومان عن صالح بن خوات عمن صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم ذات الرقاع صلوة الخوف ان طائفة صفت معه وطائفة وجاه العدو فصلى بالذين معه ركعة ثم ثبت قائما واتموا لانفسهم ثم انصرفوا فصفوا وجاه العدو وجاءت الطائفة الاخرى فصلى بهم الركعة۔

دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان روایات کو اختیار کیا ہے۔ حضرت مالک نے یزید بن رومان سے انھوں نے صالح بن خوات سے، انھوں نے اس شخص سے جس نے ذات الرقاع (ایک غزوہ) کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی روایت کیا کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا۔ آپ نے ان لوگوں کو جو آپ کے ساتھ ایک رکعت پڑھائی پھر وہ کھڑے رہے اور انھوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی اسکے بعد وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف بند ہو گئے۔ (اب) دوسرا قافلہ آیا اور آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو نماز سے باقی تھی پھر آپ

۱۷۴۱۔ **حدثنا** يونس قال انا ابن وهب ان مالكا حدثه عن يحيى بن سعيد عن القاسم بن محمد بن ابي بكرة عن صالح بن خوات الانصاري ان سهل بن ابي حثمة اخبره ان صلوة الخوف فذكر نحوه ولم يذكره عن النبي صلى الله عليه وسلم وزاد في ذكر الركعة الاخرة قال فيركع بهم ويسجد ثم يسلم فيقومون فيركعون لانفسهم الركعة الباقية ثم يسلمون۔

حضرت صالح بن خوات انصاری سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن ابی حثمہ نے ان کو نماز خوف کے بارے میں بتایا اور اس کی مثل ذکر کیا لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (مروی) ذکر نہیں کیا البتہ دوسری رکعت کے سلسلے میں ذکر کیا کہ انھوں نے فرمایا آپ ان کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے پھر سلام پھیرتے پس وہ لوگ کھڑے ہو کر باقی رکعت خود بخود ادا کرتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۷۴۲۔ **حدثنا** ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان عن يحيى بن سعيد فذكر مثله باسناده۔

حضرت سفیان، حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

قيل لهم ان هذا الحديث فيه انهم صلوا وهم ماموون قبل فراغ الامام من الصلوة في حديث يزيد بن رومان عن صالح بن خوات وقد روينا من حديث شعبة عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابيه عن صالح بن خوات خلافا لذلك لان في حديث يزيد بن رومان انه ثبت بعد ما صلى الركعة الاولى

ان لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت میں امام کے فارغ ہونے سے پہلے نماز پڑھی جیسا کہ بواسطہ یزید بن رومان، حضرت صالح بن خوات سے مروی ہے اور حضرت شعبہ کی روایت جو انھوں نے عبد الرحمن بن قاسم سے انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے اس کے خلاف ہے کیونکہ حضرت یزید بن رومان کی روایت میں ہے کہ آپ پہلی رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے رہے

قائمًا وأتموا لأنفسهم ثم انصرفوا ثم جاءت الأخرى بعد ذلك وفي حديث شعبة عن عبد الرحمن عن أبيه عن صالح بن خوات أنه صلى بطائفة منهم ركعة ثم ذهب هؤلاء إلى مصاف هؤلاء ولم يذكر أنهم صلوا قبل أن ينصرفوا **فقد** خالف القاسم بن محمد يزيد بن رومان فإن كان هذا يؤخذ من طريق الإسناد فإن عبد الرحمن عن أبيه القاسم عن صالح بن خوات عن سهل بن أبي حثمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أحسن من يزيد بن رومان عن صالح عمن أخبره وإن تكافئا تضادا وإذ تضادا لم يكن لأحد الخصمين في أحدهما حجة إذ كان لخصمه عليه مثل ما له على خصمه **فإن قال** قائل

فإن يحيى بن سعيد قد روى عن القاسم بن محمد عن صالح بن خوات عن سهل ما يوافق ما روى يزيد بن رومان ويحيى بن سعيد ليس بدون عبد الرحمن بن القاسم في الضبط والحفظ **قيل له** يحيى بن سعيد كما ذكرت ولكن لم يرفع الحديث إلى النبي صلى الله عليه وسلم إنما أوقفه على سهل فقد يجوز أن يكون ما روى عبد الرحمن بن القاسم عن القاسم عن صالح هو الذي كذلك كان عند سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم خاصة ثم قال هو من رأيه ما بقي فصار ذلك رأيًا منه لا عن النبي صلى الله عليه وسلم وكذلك لم يرفعه يحيى إلى النبي صلى الله عليه وسلم فلما احتمل ذلك ما ذكرنا ارتفع أن تقوم به حجة أيضًا والنظر يدفع ذلك لأنا لم نجد في شيء من الصلاة أن المأموم يصلي شيئًا منها قبل

اور ان لوگوں نے اپنے طور پر نماز مکمل کی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور اس کے بعد دوسرا گروہ آیا۔ اور حضرت شعبہ کی روایت جو بواسطہ عبد الرحمٰن ان کے والد سے مروی ہے اور انھوں نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کی ہے میں ہے کہ آپ نے ان میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے، اس میں اس بات کا ذکر نہیں کہ انھوں نے واپسی سے پہلے نماز پڑھی (مکمل کی)

تو حضرت قاسم بن محمد نے یزید بن رومان کی مخالفت کی ہے اگر یہ بات سند کے اعتبار سے اختیار کی جائے تو حضرت عبد الرحمٰن اپنے والد قاسم سے وہ صالح بن خوات سے وہ حضرت سہل بن ابی حثمہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کرتے ہیں وہ حضرت یزید بن رومان کی روایت ہے جو انھوں نے حضرت صالح سے انھوں نے ایک خبر دینے والے سے روایت کی ہے نہایت اچھی ہے۔ ــــ اور اگر وہ دونوں مساوی ہوں تو ان میں تضاد ہوگا اور اگر تضاد ہوا تو کسی ایک گروہ کے لیے بھی کوئی روایت حجت نہیں ہوگی کیونکہ مقابل اس کے خلاف اسی طرح کی دلیل دے سکتا ہے۔ جو اس نے اس کے خلاف دی ہے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد سے انھوں نے صالح بن خوات سے انھوں نے حضرت سہل سے یزید بن رومان کی روایت کے موافق روایت کیا ہے اور ضبط و حفظ میں یحییٰ بن سعید، عبد الرحمٰن بن قاسم سے کم نہیں ہیں۔

اس سے کہا جائے گا کہ حضرت یحییٰ بن سعید کا وہی مقام ہے جو تم نے کہا لیکن انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع حدیث بیان نہیں کی۔ انھوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ جو کچھ عبد الرحمٰن بن قاسم نے حضرت قاسم سے اور انھوں نے حضرت صالح سے روایت کیا ہے وہ حضرت سہل کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص روایت کی طرح ہو باقی انھوں نے اپنی رائے سے کہا ہو چنانچہ یہ ان کی رائے ہو سکتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہ ہوگا اس لیے حضرت یحییٰ نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔ ــــ جب اس بات کا احتمال ہے جو

الإمام وإنما يفعله المأموم مع فعل الإمام أو بعد فعل الإمام وإنما يلتمس علم ما اختلف فيه مما أجمع عليه **فإن** قالوا رأينا تحويل الوجه عن القبلة قد يجوز في هذه الصلوة ولا يجوز في غيرها فما ينكرون قضاء المأموم قبل فراغ الإمام كذلك يجوز في هذه الصلوة ولم يجوز في غيرها **قيل** له إن تحويل الوجه عن القبلة قد رأيناه أبيح في غير هذه الصلوة للعذر فأبيح في هذه الصلوة كما أبيح في غيرها وذلك أنهم أجمعوا أن من كان منهزما ما حضرت الصلوة فإنه يصلي وإن كان على غير قبلة فلما كان قد يصلي كل الصلوة على غير قبلة لعلة العدو ولا يفسد ذلك عليه صلاته كان انصرافه على غير القبلة من بعض صلاته أحرى أن لا يضره ذلك فلما وجدنا أصلا في الصلوة إلى غير القبلة مجمعا عليه أنه قد يجوز بالعذر عطفنا عليه ما اختلف فيه من استدبار القبلة في الانصراف للعذر ولما لم نجد لقضاء المأموم من قبل أن يفرغ الإمام من الصلوة أصلا فيما أجمع عليه يدل عليه فنعطفه عليه أبطلنا العمل به ورجعنا إلى الآثار الأخر التي تقدمنا ذكرها التي معها التواتر وشواهد الإجماع **وقد** روي عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم خلاف ذلك كله۔

۱۷۴۳۔ **حدثنا** علي بن شيبة قال ثنا أبو عبد الرحمن المقرئ قال ثنا حيوة وابن لهيعة قالا أخبرنا أبو الأسود محمد بن عبد الرحمن الأسدي أنه سمع عروة بن الزبير يحدث عن مروان بن الحكم أنه سأل أبا هريرة هل صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوة الخوف قال نعم

ہم نے ذکر کی تو اس سے بھی استدلال ممکن نہ رہا، اور قیاس بھی اس کی نفی کرتا ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے کہ مقتدی اس میں سے کچھ امام سے پہلے ادا کرے، مقتدی تو امام کے ساتھ یا اس کے بعد ادا کرتا ہے۔ —— اگر وہ کہیں کہ ہم دیکھتے ہیں اس نماز میں قبلہ سے رخ پھیرنا جائز ہے جبکہ دوسری نمازوں میں جائز نہیں تو وہ لوگ امام کی فراغت سے پہلے نماز پورا کرنے کا جو انکار کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح اس میں جائز ہو سکتا ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ —— اسے کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے عذر کی وجہ سے دوسری نمازوں میں قبلہ سے رُخ پھیرنا جائز ہے لہٰذا دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور یہ اس لیے کہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص دشمن سے بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھے اگرچہ قبلہ رُخ نہ ہو پس جب دشمن کے سبب ہر نماز غیر قبلہ کی طرف پڑھی جا سکتی ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو نماز کے بعد قبلہ سے رُخ پھیرنا اس بات کے زیادہ لائق ہے کہ نقصان نہ پہنچائے۔ جب ہم نے یہ ضابطہ دیکھا کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پر اجماع ہے تو واپس پھرتے کے لیے بوجہ عذر قبلے کی طرف پیٹھ پھیرنے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا اور جب ہم فراغتِ امام سے پہلے نماز کو پورا کرنے کے بارے میں کوئی اصل نہیں پاتے جس پر اتفاق ہو کہ ہم اس پر قیاس کریں تو ہم نے اس پر عمل کو باطل کر دیا اور دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کو ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا ہے وہ متواتر ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی پائی جاتی ہے۔

مروان بن حکم سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازِ خوف پڑھی ہے انھوں نے فرمایا ہاں۔ مروان نے پوچھا کب؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا غزوۂ نجد کے سال۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا

قَالَ مَرْوَانُ مَتَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ وَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ۔

دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا اور ان کی پیٹھ قبلہ کی طرف تھی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان سب نے بھی تکبیر کہی جو آپ کے ساتھ تھے اور جو دشمن کے مقابل تھے پھر آپ نے ایک رکوع کیا تو ساتھ والوں نے بھی رکوع کیا اور سجدہ کیا اور اسی گروہ نے سجدہ کیا۔ دوسرے لوگ دشمن کے مقابل کھڑے تھے پھر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا طائفہ بھی کھڑا ہوا اور وہ دشمن کی طرف چلے گئے۔ وہ ان کے مقابل کھڑے ہوئے اور وہ گروہ جو دشمن کے مقابلے میں تھا آگیا اور انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے رہے وہ گروہ کھڑا ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انھوں نے بھی آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر سجدہ کیا تو انھوں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرا گروہ آیا جو دشمن کے مقابلے میں تھا انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ والوں نے قعدہ کیا اس کے بعد آپ نے اور ان سب نے سلام پھیرا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوگئیں اور گروہوں میں سے ہر آدمی کی بھی دو رکعتیں ہوگئیں۔

۱۷۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَدَعَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ تِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بن زبیر حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی تو لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم فرمایا ایک گروہ نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے والوں کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجدے فرمائے پھر پھر آپ کھڑے ہوئے اور وہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوگئے جب سیدھے کھڑے ہوئے تو پیچھے والے اُلٹے

بِمَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا رَجَعَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَرَاءَهُمُ الْقَهْقَرٰى فَقَامُوْا وَرَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ ثُمَّ قَامُوْا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرٰى فَكَانَتْ لَهُمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَجَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا۔

پاؤں پلٹ گئے اور ان لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو گئے جو دشمن کے مقابل تھے اب وہ دوسرے آئے اور حضور علیہ السلام کے پیچھے کھڑے ہو گئے انھوں نے اپنے طور پر ایک رکعت ادا کی اور آپ کھڑے تھے پھر کھڑے ہوئے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی۔ اس طرح آپ کی اور ان تمام کی دو دو رکعتیں ہوئیں جو لوگ دشمن کے خلاف تھے وہ آئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک رکوع اور دو سجدے کیے (ایک رکعت پڑھی) پھر وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھ گئے اور آپ نے ان سب کے ساتھ سلام پھیرا۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ بِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ عَلٰى دَفْعِ ذٰلِكَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ۔

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ

فَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوْجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدُهُمَا قَوْلُهُ لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ إِنَّمَا هُوَ فِيْ حِيْنِ مَجِيْئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَوْلُهُ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ ثُمَّ قَالَ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

اس حدیث میں امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے والے قافلے کے ساتھ امام کے دشمن کی طرف جانے کا ذکر ہے جبکہ اس کے علاوہ دیگر روایات میں یہ بات نہیں ہے۔ قرآن پاک میں جو کچھ ہے وہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ ۔۔۔ آخر تک۔

چاہیے کہ ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو اور وہ اپنے ہتھیار اٹھائے رکھیں پس جب وہ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ آجائے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ اس حدیث میں دو باتیں اس مفہوم کے لیے مانع ہیں ایک بات ارشاد خداوندی "لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ" ہے کیونکہ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ نماز میں ان کا داخلہ آنے کے بعد ہوگا پہلے نہیں اور ارشاد خداوندی "وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى" پس چاہیے کہ ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا رہے۔ پھر فرمایا: "اور چاہیے کہ دوسرا گروہ آئے جنھوں نے نماز نہیں پڑھی پس پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں۔ تو دونوں گروہوں کے امام کی طرف آنے کا ذکر ہے۔ اس باب کے شروع میں جو متواتر روایات ہم نے ذکر کی ہیں وہ بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل مبارک کے موافق ہیں پس وہ احادیث اس

۱۷۴۵- وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ إِلٰى مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز خوف پڑھاتے ہوئے ان میں سے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ چلے گئے اور دوسرے لوگ آگئے تو آپ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ اس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اور ہر گروہ نے دو دو رکعتیں ادا کیں۔

۱۷۴۶- حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت حسن، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۴۷- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا أَبَانٌ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم (غزوہ) ذات الرقاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پس نماز کھڑی ہوئی، اس کے بعد انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۴۸- حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خصفہ سے لڑ رہے تھے تو آپ نے ان کو نماز خوف پڑھائی پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔

فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا وَزَعَمُوْا أَنَّ صَلٰوةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ عِنْدَنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّهٗ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا كَذٰلِكَ لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْ سَفَرٍ يُقْصَرُ فِيْ مِثْلِهِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِكَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ إِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِيْ مِصْرٍ فَأَرَادَ أَهْلُ ذٰلِكَ الْمِصْرِ أَنْ يُصَلُّوْا صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا هٰكَذَا يَعْنِيْ بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلٰوةُ ظُهْرًا أَوْ عَصْرًا أَوْ عِشَاءً قَالُوْا فَإِنَّ الْقَضَاءَ مَا ذُكِرَ قِيْلَ لَهُمْ قَدْ يَجُوْزُ

ایک قوم نے یہ بات اختیار کی اور خیال کیا کہ نماز خوف اسی طرح ہے لیکن ہمارے خیال میں ان کے لیے ان روایات میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اس طرح اس لیے پڑھی ہو کہ آپ ایسے سفر میں نہ ہوں جس کی مثل (سفر) میں قصر نماز ہوتی ہے پس آپ نے ہر گروہ کو دو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر انھوں نے اس کے بعد دو دو رکعتیں قضا کیں ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب دشمن کسی شہر میں آجائے، اور شہر والے نماز خوف پڑھنا چاہیں تو وہ اس طرح کریں یعنی جب یہ ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو۔

اگر وہ کہیں کہ قضاء کا ذکر نہیں کیا گیا تو انھیں جواباً کہا جائے

ان يكونوا قد قضوا ولم ينقل ذلك في الخبر وقد يجيء في الاخبار مثل هكذا كثيرا وان كانوا لم يقضوا فان ذلك عندنا لا حجة لهم فيه ايضا لانه يجوز ان يكون ذلك كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم والفريضة تصلى حينئذ مرتين فيكون كل واحدة منهما فريضة وقد كان ذلك يفعل في اول ا[illegible] ثم نسخ۔

۱۷۴۹۔ حدثنا حسين بن نصر قال سمعت يزيد بن هارون قال انا حسين المعلم عن عمرو بن شعيب عن سليمن مولى ميمونة قال اتيت المسجد فرايت ابن عمر جالسا والناس في الصلوة فقلت لا تصلي مع الناس فقال قد صليت في رحلي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تصلى فريضة في يوم مرتين فالنهي لا يكون الا بعد الاباحة فقد كان المسلمون هكذا يصنعون في بدء الاسلام يصلون في منازلهم ثم ياتون المسجد فيصلون تلك الصلوة التي ادركوها على انها فريضة فيكونوا قد صلوا فريضة في يوم مرتين حتى نهاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك وامر بعد ذلك من جاء الى المسجد فادرك تلك الصلوة ان يصليها ويجعلها نافلة وترك ابن عمر الصلوة مع القوم يحتمل عندنا ضربين يحتمل ان يكون تلك الصلوة صلوة لا يتطوع بعدها فلم يكن يجوز ان يصليها الا على انها فريضة فقال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصلي صلوة فريضة في يوم مرتين اي فلا يجوز ان اصليها فريضة لاني قد صليتها مرة ولا ادخل معهم لاني لا يجوز لي التطوع في ذلك الوقت ويحتمل ان يكون سمع من النبي صلى الله عليه وسلم النهي عن اعادتها على هذا المعنى الذي نهى عنه ثم رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك

گا ممکن ہے انھوں نے قضا کی ہو لیکن حدیث میں یہ بات منقول نہیں ہوئی احادیث میں ایسی بہت سی باتیں آئی ہیں اور اگر انھوں نے قضا نہ بھی کی ہوں تب بھی ان کے لیے اس حدیث میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے یہ عمل صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس وقت فرض نماز دو بار پڑھی جاتی تھی۔ پس دونوں بار کی نماز فرض ہو گی۔ آغازِ اسلام میں ایسا ہوتا تھا پھر منسوخ ہو گیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں آیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بیٹھا ہوا دیکھا جب کہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے میں نے پوچھا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے فرمایا میں نے اپنی منزل میں نماز پڑھ لی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں (ایک وقت کی) فرض نماز دو بار ادا کرنے سے منع فرمایا ہے اور ممانعت' جواز کے بعد ہوا کرتی ہے۔ آغازِ اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنی رہائش گاہوں میں نماز پڑھتے پھر مسجد میں آتے تو اگر فرض نماز کو پا لیتے تو اسے پڑھتے تو وہ ایک دن میں دو مرتبہ فرض نماز ادا کرتے حتیٰ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس عمل سے روکا اور اس کے بعد حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے اور اس نماز کو پائے تو نفل کے طور پر پڑھے۔ ہمارے نزدیک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ یہ بھی احتمال ہے کہ یہ وہ نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں ہوتے پس فرض کی صورت میں نماز پڑھنا جائز ہو سکتی تھی تو انھوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میں دو فرض نمازیں پڑھنے سے منع فرمایا یعنی میرے لیے اسے بطور فرض پڑھنا جائز نہیں کیونکہ میں اسے ایک بار پڑھ چکا ہوں اور میں ان کے ساتھ اسی لیے شامل نہیں ہوتا کیونکہ میرے لیے اس وقت نفل پڑھنا جائز نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ انھوں نے

أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى أَنَّهَا نَافِلَةٌ فَلَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ

١٧٥٠- فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا الْمَاجِشُونُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ أَرْسَلَنِي مُحَرَّرُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهُ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ فَصَلَّى مَعَهُمْ أَيَّتُهُمَا صَلَاتُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَلَاتُهُ الْأُولَى۔

فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَأَى أَنَّ الثَّانِيَةَ تَكُونُ تَطَوُّعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ تَرْكَهُ لِلصَّلَاةِ فِي حَدِيثِ سُلَيْمَانَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ لَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بَعْدَهَا وَإِنْ كَانَتْ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ وَجَابِرٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْحُكْمِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ مَنْ صَلَّى فَرِيضَةً جَازَ أَنْ يُعِيدَهَا فَتَكُونَ فَرِيضَةً فَلِذٰلِكَ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بِالطَّائِفَتَيْنِ وَذٰلِكَ هُوَ جَائِزٌ لَوْ بَقِيَ الْحُكْمُ عَلَى ذٰلِكَ فَأَمَّا إِذَا نُسِخَ فَنُهِيَ أَنْ تُصَلَّى فَرِيضَةٌ مَرَّتَيْنِ فَقَدِ ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ صَلَّى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَبَطَلَ الْعَمَلُ بِهِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِي حَدِيثِ أَبِي بَكْرَةَ وَجَابِرٍ لِاحْتِمَالِهِمَا مَا ذَكَرْنَا۔

١٧٥١- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا حَبَّانُ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَعَافِرِيِّ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْعَوَالِي يُصَلُّونَ فِي مَنَازِلِهِمْ وَيُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدُوا الصَّلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ قَالَ عَمْرٌو قَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ صَدَقَ۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کے اس طرح لوٹانے کی ممانعت سنی جس سے آپ نے منع فرمایا پھر اس کے بعد بطور نفل پڑھنے کی اجازت دی لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات نہ سنی۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا حضرت عثمان بن سعید بن ابی رافع فرماتے ہیں حضرت محرر بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے پوچھوں کہ جب کوئی شخص ظہر کی نماز گھر میں پڑھے پھر مسجد میں آئے تو لوگ نماز پڑھ رہے ہوں وہ بھی ان کے ساتھ نماز پڑھ لے تو کونسی نماز اس کی (فرض) نماز کہلائے گی؟ آپ نے فرمایا پہلی نماز۔

اس حدیث میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دوسری نماز کو نفل خیال کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ اس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں تھا پس اگر حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہمارا بیان کردہ پہلا حکم مراد ہو کہ جس نے فرض نماز پڑھی ہو اس کے لیے اسے لوٹانا جائز ہے تو یہ فرض نماز ہوگی اسی لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار دو طائفوں کے ساتھ یہ نماز پڑھی اور یہ بات اس صورت میں جائز ہے جب اس کا حکم باقی ہو اور اگر منسوخ ہو گیا ہو تو آپ نے دو مرتبہ فرض پڑھنے سے منع فرمایا اس صورت میں وہ مفہوم ہو گیا جس کی بنیاد پر آپ نے ہر گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا باطل ہو گیا لہٰذا حضرت ابو بکرہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی روایتوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان میں اس بات کا احتمال ہے جن کا ہم نے ذکر کیا۔

حضرت عمرو ابن شعیب، حضرت خالد بن ایمن معافری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں اہل عوالی (بلندی پر بسنے والے اہل مدینہ) اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھی پڑھتے تو آپ نے ان کو ایک دن میں دو بار نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ حضرت عمرو ابن شعیب فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ ان کی بات ٹھیک ہے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۱۷۵۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْيَشْكُرِيِّ اَنَّهٗ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِقْصَارِ الصَّلٰوةِ فِي الْخَوْفِ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقّٰى عِيْرَ قُرَيْشٍ اٰتِيَةً مِنَ الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ مُحَمَّدٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ قَالَ فَسَلَّ السَّيْفَ قَالَ فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَاَوْعَدُوْهُ فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ وَاَخْذِ السِّلَاحِ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ وَطَائِفَةٌ اُخْرٰى يَحْرُسُوْنَهُمْ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ تَاَخَّرَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهٗ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ اَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ الْاٰخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَالْاٰخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ فَفِيْ يَوْمَئِذٍ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِقْصَارَ الصَّلٰوةِ وَاَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَخْذِ السِّلَاحِ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمَا اَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ قَبْلَ اِنْزَالِ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ مَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ وَاَنَّ قَصْرَ الصَّلٰوةِ اِنَّمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَتِ الْاَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوْضَةً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْتَمُّوْنَ بِهٖ فَرْضُهُمْ اَيْضًا فِيْهَا كَذٰلِكَ لِاَنَّ حُكْمَهُمْ حِيْنَئِذٍ

اس سلسلے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت سلیمان یشکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے حالتِ خوف میں نماز میں قصر کے بارے میں پوچھا کہ یہ حکم کب اور کہاں نازل ہوا انھوں نے فرمایا ہم قافلۂ قریش تک پہنچنے کے لیے چلے جو شام کی طرف سے آرہا تھا یہاں تک کہ جب ہم کھجوروں کے پاس پہنچے تو قوم کی طرف سے ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اس نے کہا کیا آپ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا آپ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس نے تلوار کھینچ لی (راوی) فرماتے ہیں قوم نے اسے ڈرایا دھمکایا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرنے کا حکم فرمایا اور انھوں ہتھیار اٹھا لیے۔ پھر نماز کے لیے اذان دی گئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم میں سے ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور دوسرا گروہ ان کی حفاظت کرتا تھا۔ آپ نے ساتھ والے گروہ کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیرا پھر وہ لوگ جو آپ کے ساتھ تھے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے اور اپنے ساتھیوں کی جگہ کھڑے ہوگئے اور دوسرے گروہ والے آگئے آپ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں اور دوسرے ان کی حفاظت کرنے لگے پھر آپ نے سلام پھیرا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں اور قوم کی دو، دو رکعتیں ہوگئیں اس دن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نماز میں قصر کرنے اور ہتھیار اٹھائے رکھنے کا حکم نازل فرمایا۔

اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس دن قصرِ نماز کا حکم نازل ہونے سے پہلے چار رکعتیں پڑھائیں قصرِ نماز کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد دیا تو اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعات فرض تھیں۔ اور آپ کی اقتداء کرنے والوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی کیونکہ اس وقت ان کے لیے سفر و حضر

كان في سفرهم كحكمهم في حضرهم ولا بد إذا كان ذلك كذلك من أن يكون كل طائفة من هاتين الطائفتين قد قضت ركعتين ركعتين كما تفعل لو كانت في الحضر فإن قال قائل ففي هذا الحديث ما يدل على خروج رسول الله صلى الله عليه وسلم من الصلوة بعد فراغه من الركعتين اللتين صلاهما بالطائفة الأولى واستقباله الصلوة في وقت دخول الطائفة الثانية معه فيها لأن في الحديث ثم سلم قيل له قد يحتمل أن يكون ذلك السلام المذكور في هذا الموضع هو سلام التشهد الذي لا يراد به قطع الصلوة ويحتمل أن يكون سلاما أراد به إعلام الطائفة الأولى بأوان انصرافها والكلام حينئذ مباح له في الصلوة غير قاطع لها على ما قد روي في ذلك عن عبد الله بن مسعود وعن أبي سعيد الخدري وعن زيد بن أرقم على ما قد روينا عن كل واحد منهم في الباب الذي ذكرنا فيه وجوه حديث ذي اليدين في غير هذا الموضع من هذا الكتاب وقد روي عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه صلاها على غير هذا المعنى۔

کا حکم ایک جیسا تھا جب صورتحال یہ تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں قضا کیں جیسے حالت قیام میں ہوتے تو ہر ایک پر دو دو رکعتوں کی قضا لازم ہوتی۔

اگر کوئی شخص کہے کہ اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے گروہ کو دو رکعتیں پڑھانے سے فراغت پر نماز سے باہر آگئے اور دوسرے گروہ کی شمولیت کے وقت نئے سرے سے نماز شروع کی کیونکہ حدیث میں ہے کہ آپ نے سلام پھیرا۔

تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ (مذکورہ) سلام، سلام تشہد ہو جس سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں کیا جاتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے پہلے گروہ کو لوٹنے کا وقت بتانا مراد ہو اور اس وقت نماز میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز نہیں ٹوٹتی تھی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود، ابو سعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ہم نے اس کتاب کے کسی دوسرے مقام پر جہاں حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجوہ بیان کی ہیں۔ ان روایات کو الگ الگ بیان کیا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقے کے علاوہ پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

۱۷۵۳۔ حدثنا احمد بن عبد الله بن عبد الرحيم قال ثنا سعيد بن أبي مريم قال أنا يحيى بن أيوب قال حدثني يزيد بن الهاد قال حدثني شرحبيل ابن سعد أبو سعد عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في صلوة الخوف قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم وطائفة من خلفه من وراء الطائفة التي خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم قعود وجوههم كلهم

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازِ خوف کے بارے میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے جو گروہ تھا اس سے پیچھے ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا ان تمام کا رخ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھا۔ آپ نے تکبیر کہی تو ان دونوں گروہوں نے بھی تکبیر کہی جب آپ نے رکوع کیا تو آپ کے پیچھے والی جماعت نے بھی رکوع کیا لیکن دوسرے لوگ بیٹھے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر رسول الله صلى الله عليه وسلم وكبرت الطائفتان وركع وركعت الطائفة التي خلفه والآخرون قعود ثم سجد فسجدوا أيضا والآخرون قعود ثم قام وقاموا فنكصوا خلفه حتى كانوا مكان أصحابهم وأتت الطائفة الأخرى فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة وسجدتين والآخرون قعود ثم سلم فقامت الطائفتان كلتاهما فصلوا لأنفسهم ركعة وسجدتين ركعة وسجدتين۔

آپ نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ کھڑے ہوئے تو وہ بھی کھڑے ہوئے اور آپ کے پیچھے سے الٹے پاؤں چلے گئے حتی کہ اپنے ساتھیوں کی جگہ جا پہنچے اور دوسرا گروہ آگیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے رہے پھر سلام پھیرا تو دونوں کھڑے ہوئے اور انھوں نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھی۔

فهذا الحديث عندنا من المحال الذي لا يجوز كونه لأن فيه أنهم دخلوا في الصلوة وهم قعود وقد أجمع المسلمون أن رجلا لو افتتح الصلوة قاعدا ثم قام فأتمها قائما لا عذر له في شيء من ذلك أن صلاته باطلة فكان الدخول لا يجوز إلا على ما يكون عليه الركوع والسجود فاستحال أن يكون الذين كانوا خلف النبي صلى الله عليه وسلم في الصف الثاني دخلوا في الصلوة قعودا فثبت عن جابر بن عبد الله ما رويناه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم في غير هذا الحديث۔

ہمارے نزدیک اس حدیث کا ہونا محال ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ قعود کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے۔ حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھنے کی حالت میں نماز شروع کرے پھر کھڑا ہو جائے اور اسی حالت میں اسے مکمل کرے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے پس نماز میں اسی حالت میں داخل ہونا جائز ہے جس میں رکوع اور سجدہ کیا جائے لہٰذا جو لوگ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں تھے ان کا بیٹھنے کی حالت میں نماز میں داخل ہونا محال ہے۔

پس جو کچھ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے علاوہ روایت کیا ہے وہ ثابت ہوا۔

١٧٥٢- وذهب آخرون في صلوة الخوف إلى ما حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة قال ثنا سفيان الثوري عن منصور عن مجاهد عن أبي عياش الزرقي قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر بعسفان والمشركون بينه وبين القبلة فيهم أو عليهم خالد بن الوليد فقال المشركون لقد كانوا في صلوة لو أصبنا منهم لكانت الغنيمة فقال المشركون إنها ستجيء صلوة هي أحب إليهم من أبنائهم وأبنائهم قال فنزل

دوسرے حضرات نے نماز خوف کے بارے میں اس حدیث سے بھی استدلال کیا۔ حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام عسفان میں ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور مشرک آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے یا ان کے سربراہ تھے مشرکین نے کہا کہ یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو غنیمت حاصل کرتے پھر خود ہی مشرک کہنے لگے عنقریب ایک ایسی نماز آئے گی جو ان کو اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ راوی فرماتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام ظہر و عصر کے درمیان آیات لے کر اترے

جبریل علیہ السلام بالآیات فیما بین الظہر و العصر قال فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العصر وصف الناس صفین وکبر وکبروا معہ جمیعا ثم رکع ورکعوا جمیعا ثم رفع ورفعوا معہ جمیعا ثم سجد وسجد الصف الذی یلونہ وقام الصف المؤخر یحرسونہم بسلاحہم ثم رفع ورفعوا جمیعا ثم سجد الصف الآخر ثم رفعوا او تأخر الصف المقدم وتقدم الصف المؤخر فکبر وکبروا معہ جمیعا ثم رکع ورکعوا معہ جمیعا ثم رفع ورفعوا معہ جمیعا ثم سلم علیہم وصلاہا مرۃ اخری فی ارض بنی سلیم۔

۱۷۵۵۔ **حدثنا** ابوبکرۃ قال ثنا مؤمل قال ثنا سفیان عن ابی الزبیر عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلاہا فذکر نحوا من ہذا۔

و کان ابن ابی لیلی ممن ذہب الی ہذا الحدیث وترکہ ابوحنیفۃ ومحمد بن الحسن لان اللہ عز وجل قال ولتأت طائفۃ اخری لم یصلوا فلیصلوا معک وفی ہذا الحدیث انہم صلوا جمیعا وفی حدیث ابن عمر وعبید اللہ بن عبد اللہ عن ابن عباس وفی حدیث حذیفۃ وزید بن ثابت دخول الطائفۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الثانیۃ ولم یکونوا صلوا قبل ذلک فالقرآن یدل علی ما جاءت بہ الروایۃ عنہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک فکانت عندہ اولی من حدیث ابی عیاش وجابر ہذین **وذہب** ابویوسف الی ان العدو اذا کان فی القبلۃ فالصلوۃ کما روی ابوعیاش وجابر وان کانوا فی غیر القبلۃ فالصلوۃ کما روی ابن عمر وحذیفۃ وزید بن ثابت لان فی حدیث ابی عیاش انہم کانوا فی القبلۃ وحدیث ابن عمر

فرماتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عصر کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے دو صفیں بنائیں اور سب نے اکٹھے تکبیر کہی پھر رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا پھر جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو سب کے سب آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے پھر سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ کے ساتھ تھی جبکہ دوسری صف کھڑی رہی وہ ہتھیار لیے ان کی حفاظت کرتے رہے پھر جب کھڑے ہوتے تو تمام نمازی آپ کے ساتھ کھڑے ہوتے پھر پچھلی صف نے سجدہ کیا اور کھڑے ہو گئے اگلی صف پیچھے چلی گئی اور پچھلی صف آگے آگئی پھر سب نے مل کر تکبیر کہی اس کے بعد آپ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع پھر آپ کھڑے ہوئے تو سب کھڑے ہوئے اس کے بعد آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا اور دوبارہ آپ نے بنو سلیم کی زمین میں یہ نماز پڑھی۔

حضرت ابوالزبیر، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہ نماز پڑھی، پھر انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا۔ ابن ابی لیلی ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اس حدیث کو اپنایا۔ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہما اللہ نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولتأت طائفۃ اخری ــــ آخر تک ــــ" دوسرا گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی پس چاہیے کہ وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں" اس حدیث میں ہے کہ انھوں نے اکٹھے یہ نماز پڑھی، حضرت ابن عمر اور عبید اللہ بن عبد اللہ کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت اور حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کی روایت میں دوسرے گروہ کے دوسری رکعت میں داخل ہونے کا ذکر ہے۔ اس سے پہلے انھوں نے نماز نہیں پڑھی قرآن پاک ان کی اس روایت پر دلالت کرتا ہے جو انھوں نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابن عیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما کی ان دو روایتوں سے اولیٰ ہے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی طرف ہوں تو نماز اس طرح ہو گی جیسے حضرت ابوعیاش اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا ہے۔ اور اگر قبلہ کی طرف نہ ہوں تو اس

وَحُذَيْفَةَ وَزَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَوْا وَقَالَ كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ فَاَصَحُّ الْحَدِيْثَيْنِ فَاَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمَا وَافَقَهُ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَحَدِيْثَ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَجَابِرٍ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَيْسَ هٰذَا خِلَافَ التَّنْزِيْلِ عِنْدَنَا لِاَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ اِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ ثُمَّ اَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الصَّلٰوةِ اِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ فَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا كَمَا جَاءَ الْخَبَرَانِ وَهٰذَا اَصَحُّ الْاَقَاوِيْلِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاَوْلَاهَا لِاَنَّ تَصْحِيْحَ الْاٰثَارِ يَشْهَدُ لَهُ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ قَرَدٍ فَكَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَحُذَيْفَةُ وَزَيْدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۱۷۵۶- ثُمَّ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَاْيِهِ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَيَّاشٍ وَحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ وَافَقَهُ۔

طرح نماز پڑھی جاتی جیسے ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے کیونکہ حضرت ابن عیاش رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ قبلہ کی طرف تھے جبکہ حضرت ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں ایسی کسی بات کا ذکر نہیں ہے البتہ اس ضمن میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان (حضرات) کی روایت کے موافق مروی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھے۔ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں لہٰذا میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو اس کے موافق ہے اس کو اس صورت پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی غیر سمت میں ہوں جبکہ ابن عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ کی جانب ہو اور ہمارے نزدیک یہ قرآن پاک کے خلاف نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ ارشاد خداوندی ہے "وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى ...... آخر تک"

اس صورت سے متعلق ہو جب دشمن قبلہ کی طرف نہ ہوں اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو نماز کیسے پڑھی جائے پس آپ نے دونوں طرح عمل کیا جیسا کہ دونوں (طرح کی) احادیث میں آیا ہے ہمارے نزدیک سب سے زیادہ صحیح اور بہتر تاویل ہے کیونکہ روایات کی تصحیح اس بات پر گواہ ہے اس پر وہ روایت بھی دلالت کرتی ہے جو بواسطہ حضرت عبید اللہ ابن عباس یعنی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے بارے میں مروی ہے ہم نے اس باب کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ان سے ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں روایت کرتے ہیں یہ روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ ابن عمر، حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کے موافق ہے۔

پھر حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سلسلے میں ان کی اپنی رائے بھی مروی ہے۔ حضرت اعرج سے مروی ہے انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز خوف کے بارے میں فرماتے ہیں اس کے بعد انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل کا ذکر فرمایا جس کا حضرت ابو عیاش

فَلَمَّا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عَلَى مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالَ كَانَ الْمُشْرِكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا بِرَأْيِهِ وَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُونُوا يُصَلُّونَ هٰكَذَا إِذَا الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَيُصَلُّونَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ كَمَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ لِأَنَّهُمْ إِذَا كَانُوا لَا يَسْتَدْبِرُونَ الْقِبْلَةَ وَالْعَدُوُّ فِي ظُهُورِهِمْ كَانَ أَحْرَى أَنْ لَا يَسْتَدْبِرُوهَا إِذَا كَانُوا فِي وُجُوهِهِمْ وَلٰكِنْ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ تَرْكِ الْإِسْتِدْبَارِ هُوَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ أَيْضًا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ كَمَا قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا بِقَوْلِهِ بِخِلَافِ مَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوتِ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ عَنْهُ وَلَمْ يُعْلَمْ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَجَعَلْنَا هٰذَا الَّذِي رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ هُوَ فِي الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوا فِي الْقِبْلَةِ وَتَرَكْنَا حُكْمَ الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ عَلَى مِثْلِ مَا رَوَى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ أَبُو يُوسُفَ قَالَ مَرَّةً لَا يُصَلَّى صَلَاةُ الْخَوْفِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا صَلَّوْهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّوْهَا بِفَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَهُ وَهٰذَا الْقَوْلُ عِنْدَنَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّوْهَا بَعْدَهُ قَدْ صَلَّاهَا حُذَيْفَةُ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَا فِي ذٰلِكَ نَاشِهَرٌ مِنْ أَنْ يُحْتَاجَ إِلَى أَنْ نَذْكُرَهُ هٰهُنَا

رضی اللہ عنہم کی روایت میں ذکر ہے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت اس کے موافق ہے۔ پس جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک کو اس صورت میں معلوم کیا جو ہم نے ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا ہے اور مشرکین آپ کے اور قبلہ کے درمیان تھے۔ انھوں نے اپنی رائے سے یہ بات کہی اور محال ہے کہ اس طرح اس صورت میں نماز پڑھیں جب قبلہ کی جانب نہ ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو اس طرح پڑھیں جیسے حضرت عبید اللہ سے مروی ہے کیونکہ جب وہ قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں کرتے تھے اور دشمن ان کی پیٹھ کی طرف تھے تو یہ بات زیادہ لائق ہے کہ اس کی طرف اس وقت بھی پیٹھ نہ کریں جب وہ ان کے سامنے ہوں لیکن جو کچھ ہم نے ان سے قبلہ کی طرف پیٹھ نہ کرنے کا ذکر کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے تھے اور جب وہ قبلہ کی طرف نہ ہوں تب بھی اس بات کا احتمال ہے جیسا کہ ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا پس ہمارے علم کے مطابق ان کا قول اس کے خلاف ہے جو ان سے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی طرف ہوتے۔ اور یہ بات آپ اسی صورت میں کہہ سکتے ہیں جب آپ کی پہلی بات کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا ہے اور ان کے نزدیک اس صورت میں اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں جب دشمن غیر قبلہ کی طرف ہوں پس ہم نے ان کا جو قول روایت کیا اسے ہم اس صورت میں اپناتے ہیں جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں اور جب دشمن قبلہ کی جانب نہ ہوں تو ہم ان کے حکم کو حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر چھوڑ دیتے ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے ان کے خیال میں صحابہ کرام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصول فضیلت کے لیے پڑھی تھی۔ لیکن ہمارے نزدیک اس بات کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ صحابہ کرام نے آپ کے بعد بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز پڑھی اس میں جو کچھ بیان ہوا وہ مشہور ہونے کے باعث محتاج تعارف نہیں۔

فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ الْآيَةَ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرَ بِذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ انْقَطَعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ قِيلَ لَهُ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ الْآيَةَ فَكَانَ الْخِطَابُ هٰهُنَا لَهُ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُولًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يُعِيبُ قَوْلَ أَبِي يُوسُفَ هٰذَا وَيَقُولُ إِنَّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا شَيْئًا لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهِ وَأَنَّهُ يَقْطَعُهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذَا كَانَتْ صَلٰوةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا۔

اگر وہ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کریں "اور جب آپ ان میں ہوں پس ان کے لیے نماز قائم کریں اور وہ کہیں کہ یہ اس صورت میں حکم ہے جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور جب آپ ان میں نہ ہوں تو یہ حکم منقطع ہو جائے گا۔ تو ان سے جواباً کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً" (آخر تک) آپ ان کے اموال سے صدقہ لیں ان کو پاک و صاف کریں اور ان کے لیے دعائے رحمت کریں۔ یہاں آپ سے خطاب ہے لیکن اس بات پر اجماع ہے کہ اس پر آپ کے بعد بھی اسی طرح عمل کیا جائے گا جیسے آپ کی (ظاہری) حیات طیبہ میں عمل کیا گیا۔ مجھ (امام طحاوی رحمہ اللہ) سے احمد بن ابی عمران رحمہ اللہ نے بیان کیا انہوں نے حضرت ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی رحمہ اللہ سے سنا کہ وہ حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اس قول کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگرچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا دیگر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے لیکن کسی شخص کے لیے اس نماز میں ایسا کلام کرنا جائز نہیں جو اسے توڑ دے۔ پس نہ اس میں وہ عمل نہیں کرنا چاہیے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کرتا۔ آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو بھی وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑتا ہے مثلاً حدث وغیرہ پس جب آپ کے پیچھے نماز خوف کو آنا جانا اور قبلہ کی طرف پیٹھ نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے نماز (نماز خوف) کا بھی یہی حکم ہے۔

بَابُ ۶۴ الرَّجُلِ يَكُونُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلٰوةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّي أَمْ لَا

باب ۶۴: حالتِ جنگ میں سوار نماز پڑھے یا نہ

۱۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوحٍ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خندق کے موقع پر یہ فرماتے ہوئے سنا "مشرکوں نے ہمیں نماز عصر سے روک کے رکھا، فرماتے ہیں اس دن آپ نے عصر کی نماز نہ پڑھی تھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ

وسلم يقول يوم الخندق شغلونا عن صلوة العصر قال ولم يصلها يومئذ حتى غابت الشمس ملأ الله قبورهم نارا وقلوبهم نارا وبيوتهم نارا۔

ان (کفار) کی قبروں کو آگ سے بھر دے ان کے دلوں کو آگ سے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔

بيان المسئلة

قال ابو جعفر فذهب قوم الى ان الراكب لا يصلي الفريضة على دابته وان كان في حال لا يمكنه فيها النزول قالوا لان النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل يومئذ راكبا وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ان هذا الراكب يقاتل فلا يصلي وان كان الراكب لا يقاتل ولا يمكنه النزول صلى وقد يجوز ان يكون النبي صلى الله عليه وسلم لم يصل يومئذ لانه كان يقاتل والقتال عمل والصلوة لا يكون فيها عمل وقد يجوز ان يكون لم يصل يومئذ لانه لم يكن امر حينئذ ان يصلي راكبا۔

۱۷۵۸ - فنظرنا في ذلك فاذا ابراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا ابو عامر وبشر بن عمر عن عمر عن ابن ابي ذئب ح وحدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني ابن ابي ذئب عن سعيد المقبري عن عبد الرحمن بن ابي سعيد الخدري عن ابيه قال حبسنا يوم الخندق حتى كان بعد المغرب بهوي من الليل حتى اذا كفينا ذلك قول الله تعالى وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله قويا عزيزا ، قال فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بلالا فاقام الظهر فاحسن صلاتها كما كان يصليها في وقتها ثم امره فاقام العصر فصلاها كذلك ثم امره فاقام المغرب فصلاها

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا خیال ہے کہ سوار، سواری پر نماز نہ پڑھے اگرچہ ایسی حالت میں ہو کہ اس کے لیے اترنا ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں اس لیے کہ اس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری کی حالت میں بھی نماز نہ پڑھی۔ لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر یہ سوار لڑ رہا ہے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی نہیں لڑ رہا اور اس کے لیے اترنا بھی ممکن نہیں تو نماز پڑھ لے ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز اس دن نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑ رہے ہوں۔ لڑائی ایک عمل ہے اور نماز میں کوئی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے اس دن نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ اس وقت تک سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہیں دیا گیا تھا۔

پس ہم نے اس پر غور کیا اور دیکھا کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی سعید خدری (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں غزوۂ خندق کے دن رکاوٹ پیش آئی حتیٰ کہ مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گذر گیا یہاں تک کہ ہمیں کفایت کی گئی اور یہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "وکفی اللہ المؤمنین القتال" (آخر تک)۔ راوی فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ظہر کی نماز کھڑی کی اور اسے نہایت عمدگی سے ادا کیا جیسے آپ اسے اپنے وقت پر پڑھتے تھے۔ پھر ان کو حکم دیا تو عصر کی نماز قائم کی۔ آپ نے اسے بھی اسی طرح ادا کیا پھر ان کو حکم دیا تو مغرب کی نماز کھڑی کی اسے بھی آپ نے اسی طرح پڑھا اور یہ نماز خوف کے بارے میں ارشاد خداوندی "فرجالا او رکبانا" پس پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر (نماز پڑھو

كَذٰلِكَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّنْزِلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا۔

فَاَخْبَرَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ تَرْكَهُمْ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَئِذٍ رُكْبَانًا اِنَّمَا كَانَ قَبْلَ اَنْ يُّبِيْحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اُبِيْحَ لَهُمْ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا كَانَ فِي الْحَرْبِ وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُوْلُ عَنْ دَابَّتِهٖ اَنَّ لَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهَا اِيْمَاءً وَكَذٰلِكَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ فَخَافَ اِنْ سَجَدَ اَنْ يَّفْتَرِسَهٗ سَبُعٌ اَوْ يَضْرِبَهٗ رَجُلٌ بِسَيْفٍ فَلَهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ قَاعِدًا اِنْ كَانَ يَخَافُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ وَيُوْمِئُ اِيْمَاءً وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا اس کے جواز سے پہلے کا عمل تھا پھر اس آیت کے ذریعے ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور اس کے لیے سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ سجدہ کرنے سے وہ کسی درندے کا شکار ہو جائے گا یا کوئی شخص اسے تلوار سے مار دے گا اور قیام کی حالت میں اس بات کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ ٦٥ الْاِسْتِسْقَاءِ كَيْفَ هُوَ وَهَلْ فِيْهِ صَلٰوةٌ اَمْ لَا

باب ۶۵: طلب بارش کا طریقہ اور کیا اس میں نماز ہے۔

۱۷۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ هُوَ اَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ نَمِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا قَالَ اَنَسٌ فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَّرَائِهٖ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ قَالَ

حضرت شریک بن عبد اللہ ابن ابی نمر فرماتے ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ وہ جمعہ کے دن منبر کے سامنے والے دروازے سے مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر عرض کیا "یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں آسمان میں نہ تو کوئی بادل اور نہ ہی اس کا کوئی ٹکڑا نظر آتا تھا حالانکہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی حویلی اور گھر بھی نہ تھا۔ فرماتے ہیں پس پہاڑ کے پیچھے سے ڈھال جیسا بادل کا ایک ٹکڑا آیا آسمان کے درمیان پہنچا تو پھیل گیا پھر برسنے لگا۔ اللہ کی قسم! ہم نے ہفتہ بھر سورج نہ دیکھا پھر آنے والے جمعہ کو وہ شخص مسجد

فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّمْسِكَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ قَالَ فَاقْلَعَتْ وَخَرَجَ يَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ

۱۷۶۰ - حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قُرِئَ عَلٰى شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ اَخْبَرَكَ اَبُوْكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ شَرِيْكٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ۔

۱۷۶۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنِّيْ لَقَائِمٌ عِنْدَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَسْجِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حُبِسَ الْمَطَرُ وَهَلَكَتِ الْمَوَاشِيْ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِيْنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ فَاَلَّفَ اللّٰهُ بَيْنَ السَّحَابِ فَوَبَلَتْنَا حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ لَيَهُمُّهٗ مِنْ نَفْسِهٖ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهٗ فَمُطِرْنَا سَبْعًا قَالَ فَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ اِذْ قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْمَسْجِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْفَعَهَا عَنَّا قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَقَوَّرَ مَا فَوْقَ رُءُوْسِنَا مِنْهَا حَتّٰى كَاَنَّا فِيْ اِكْلِيْلٍ يُمْطَرُ مَا حَوْلَنَا وَلَا نُمْطَرُ۔

۱۷۶۲ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَاَبُوْ بَكْرَةَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

کے دروازے سے داخل ہوا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ وہ آپ کے سامنے کھڑا ہو پھر عرض کیا یارسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ اسے ہم سے روک لے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھائے پھر یوں دعا کی: اللّٰھم حوالینا الخ یا اللہ! ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا ان ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا فرماتے ہیں پس بارش تھم گئی اور آپ باہر نکل کر دھوپ میں تشریف لے گئے۔

حضرت سعید ابن ابی سعید، حضرت شریک سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت سلیمان بن مغیرہ، حضرت ثابت سے وہ حضرت انس سے رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس کھڑا تھا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ کسی نمازی نے عرض کیا یارسول اللہ! بارش رک گئی اور جانور ہلاک ہو گئے۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں بارش عطا فرمائے آپ نے دست مبارک اٹھائے اس وقت آسمان میں بادل نہ تھے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع فرمایا اور بارش برسنے لگی حتیٰ کہ ہر شخص گھر جانے کا ارادہ کرنے لگا، سات دن تک بارش ہوتی رہی، فرماتے ہیں دوسرے جمعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے لگے تو مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مکانات تباہ ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ اسے ہم سے اٹھا لے فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اٹھا کر دعا مانگی "یا اللہ! ہمارے اردگرد ہو ہم پر نہ ہو" چنانچہ وہ ہمارے اوپر سے پھٹنے لگے گویا کہ ہمارے اوپر تاج تھا ہمارے اردگرد بارش برستی تھی ہمارے اوپر نہیں تھی۔

حضرت حمید فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انھوں نے فرمایا جمعہ کے دن آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ! بارش رک گئی، زمین خشک ہو گئی اور مال ہلاک ہو گئے فرماتے

قحط المطر واجدبت الارض وهلك المال قال فمدّ يديه حتّى رأيت بياض ابطيه ثم ذكر نحو حديث ابن ابى داود۔

۱۷۶۳۔ حدّثنا نصر بن مرزوق قال ثنا على بن معبد قال ثنا اسمٰعيل بن جعفر عن حميد عن انس عن النّبىّ صلّى الله عليه وسلّم بنحوه۔

۱۷۶۴۔ حدّثنا ابراهيم بن مرزوق قال ثنا وهب بن جرير قال ثنا شعبة عن عمرو بن مرّة عن سالم بن ابى الجعد عن شرحبيل بن السّمط قال قلنا لكعب بن مرّة او مرّة بن كعب حدّثنا حديثًا سمعته من رسول الله صلّى الله عليه وسلّم لله ابوك واحذر قال دعا رسول الله صلّى الله عليه وسلّم على مضر فاتيته فقلت يا رسول الله انّ الله قد نصرك واستجاب لك وانّ قومك قد هلكوا فادع الله لهم فقال اللّهمّ اسقنا غيثًا مغيثًا مريئًا مريعًا طبقًا غدقًا عاجلًا غير رائث نافعًا غير ضارّ قال فما كان الا جمعة او نحوها حتّى مطروا۔

قال ابو جعفر فذهب قوم الى انّ سنّة الاستسقاء هو الابتهال الى الله تعالى والتضرّع اليه كما فى هذه الآثار وليس فى ذلك صلوٰة وممّن ذهب الى ذلك ابو حنيفة وخالفهم فى ذلك آخرون منهم ابو يوسف فقالوا بل السّنّة فى الاستسقاء ان يخرج الامام بالنّاس الى المصلّى ويصلّى بهم هنالك ركعتين ويجهر فيهما بالقراءة ثمّ يخطب ويحوّل رداءه فيجعل اعلاه اسفله واسفله اعلاه الّا ان يكون رداءً ثقيلًا لا يمكنه قلبه كذلك او يكون طيلسانًا فيجعل الشّقّ الايمن منه على الكتف الايسر

ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی مبارک بغلوں کی چمک دیکھی، پھر انھوں نے ابن ابی داؤد کی روایت (حدیث ۱۷۶۱) کی طرح ذکر کیا۔

حضرت اسماعیل بن جعفر حضرت حمید سے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت شرجیل بن سمط فرماتے ہیں ہم نے حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب (راوی کو شک ہے) سے عرض کیا ہمیں کوئی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں ہمیں محروم نہ کیجئے۔ انھوں نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مضر پر بددعا کی اس کے بعد میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد کی اور آپ کی دعا قبول فرمائی (اب) آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے، ان کے لیے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا فرمائی: "اللّٰھم اسقنا الخ" یا اللہ ہم پر مفید، خوشگوار، (غلہ وغیرہ) اگانے والی (زمین کو) ڈھانپنے والی، شادابی لانے والی، جلد برسنے والی، دیر نہ کرنے والی اور نفع دینے والی نہ نقصان دینے والی بارش برسا۔ فرماتے ہیں پس جمعہ یا اس کے قریب کا کوئی دن تھا کہ بارش برسنے لگی۔

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک گروہ طلبِ بارش کو سنت قرار دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور زاری کرنا ہے جیسا کہ ان روایات میں ہے اور اس میں نماز (مسنون) نہیں ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ لیکن اس ضمن میں دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے ان میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں وہ فرماتے ہیں استسقاء میں سنت یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف جائے وہاں ان کو دو رکعتیں پڑھائے اور ان میں بلند آواز سے قرأت کرے پھر خطبہ دے اور اپنی چادر کو الٹائے اس کے اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے حصے کو اوپر کی طرف کرے مگر جب کہ چادر بھاری ہو اور اس کو الٹانا ممکن نہ ہو یا طیلسان (ایک سبز رنگ کی چادر جسے علماء و مشائخ اس

وَالشِّقَّ الْاَيْسَرَ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْاَيْمَنِ وَقَالُوْا اَمَّا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُؤَالِهِ رَبَّهُ فَهُوَ جَائِزٌ اَيْضًا يَسْأَلُ اللّٰهَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِيْهِ دَفْعٌ اَنْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّةِ الْاِمَامِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّسْتَسْقِيَ بِالنَّاسِ اَنْ يَّفْعَلَ مَا ذَكَرْنَا فَنَظَرْنَا فِيْمَا ذَكَرُوْا مِنْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ لَهٗ مِنَ الْاٰثَارِ دَلِيْلًا۔

۱۷۶۵۔ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

کرتے تھے) ہو تو اس کی دائیں جانب کو بائیں کندھے پر اور بائیں طرف کو دائیں کندھے پر کرے، وہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک اور آپ کا بارگاہِ خداوندی میں سوال کرنا ذکر کیا ہے وہ بھی جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال کرے۔ اگر امام کا لوگوں کو نماز استسقاء پڑھانا سنت قرار دیا جائے تو اس میں اس عمل (دعا وغیرہ) کی نفی نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ دیکھیں کہ کیا ان میں انکے موقف پر کوئی دلیل ہے۔؟ ———— تو حضرت عباد بن تمیم، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے طلب بارش کی دعا کی۔ اپنی چادر کو الٹایا اور قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

۱۷۶۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے آپ نے طلب بارش کے لیے دعا کی چادر مبارک الٹائی اور قبلہ رخ ہوئے۔

۱۷۶۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ اَنَّ عَمَّهٗ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ فَسُقُوْا۔

امام زہری فرماتے ہیں حضرت عباد بن تمیم نے مجھے بتایا کہ ان کے چچا جو رسول اکرم صلی علیہ وسلم کے صحابی تھے نے ان کو خبر دی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عیدگاہ میں تشریف لے گئے تاکہ ان کے لیے بارش کی دعا مانگیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی پھر قبلہ رُخ ہو کر چادر الٹائی تو ان پر بارش برس گئی۔

۱۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے بارش کے لیے دعا مانگی اور چادر الٹائی، فرماتے ہیں میں نے پوچھا کیا اوپر والے حصے کو نیچے اور نیچے والے

فَاسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ قَالَ قُلْتُ جَعَلَ الْأَعْلَى عَلَى الْأَسْفَلِ وَالْأَسْفَلَ عَلَى الْأَعْلَى قَالَ لَا بَلْ جَعَلَ الْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَالْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ۔

حصے کو اوپر کیا؟ انھوں نے فرمایا نہیں بلکہ بائیں (کاندھے) والی کو دائیں (کاندھے) پر اور دائیں کاندھے والی جانب کو بائیں کاندھے پر کیا۔

۱۷۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُحَوِّلَهَا قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقِهِ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلب بارش کے لیے تشریف لے گئے آپ پر سیاہ رنگ کی چادر تھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑ کر نچلی جانب کو اوپر کی طرف کرنے کا ارادہ فرمایا جب اسے اٹھانے میں بوجھ محسوس کیا تو اسے کاندھے پر اُٹھا دیا۔

۱۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر، حضرت عباد بن تمیم سے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لیے دُعا مانگی تو چادر کو اُلٹایا۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ قَلْبُهُ لِرِدَائِهِ وَصِفَةُ قَلْبِ الرِّدَاءِ كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلَى يَمِينِهِ مِنْهُ عَلَى يَسَارِهِ وَمَا عَلَى يَسَارِهِ عَلَى يَمِينِهِ لَمَّا ثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ فَقَلَبَهُ كَذٰلِكَ هُوَ وَمَا لَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِيهِ حَوَّلَهُ فَيَجْعَلُ الْأَيْمَنَ مِنْهُ أَيْسَرَ وَالْأَيْسَرَ مِنْهُ أَيْمَنَ فَقَدْ زَادَ مَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَيَنْبَغِي أَنْ يُسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ وَلَا يُتْرَكَ۔

ان روایات میں چادر اُلٹانے اور اس کے طریقے کا ذکر ہے اور یہ کہ اگر چادر بھاری ہونے کی وجہ سے نچلے کنارے کو اوپر کی طرف اور اوپر والے کو نیچے کی طرف کرنا ممکن نہ ہوتا تو آپ دائیں (کنارے) کو بائیں کندھے پر اور بائیں (کنارے) کو دائیں پر ڈال دیتے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب تک اوپر والے حصے کو نیچے کی طرف اور نچلے حصے کو اوپر کی طرف اُلٹانا ممکن ہو تو اسی طرح کیا جائے اور جہاں ایسا ممکن نہ ہو تو دائیں جانب کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف کر کے اُلٹائے۔ پس جو کچھ ان روایات میں پہلی روایات سے زائد ہے اس پر عمل کیا جائے اور اسے ترک نہ کیا جائے۔

۱۷۷۱۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ مِنْ بَنِي مَالِكِ بْنِ حُسَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَرْسَلَنِي الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّا تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ جن کا بنو مالک بن حسیل سے تعلق تھا فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے فرمایا کہ ولید بن عقبہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز استسقاء کے بارے میں ہم لوگ مسجد میں بحث کر رہے تھے انھوں نے فرمایا نہیں بلکہ تمہارے بھتیجے ولید نے بھیجا ہے اور وہ امیر مدینہ ہیں۔

وَسَلَّمَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَرْسَلَكَ ابْنُ اَخِيْكُمْ الْوَلِيْدُ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَلَوْ اَنَّهٗ اَرْسَلَ نَسْاَلُ مَا كَانَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

فَقَوْلُهٗ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ يَحْتَمِلُ اَنَّهٗ جَهَرَ فِيْهِمَا كَمَا جَهَرَ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

۱۷۷۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْعَطَّارُ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهٗ يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ وَلَمْ يَقُلْ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ

فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ قَوْلَهٗ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى اَنَّهٗ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ كَمَا يُفْعَلُ فِي الْعِيْدَيْنِ۔

۱۷۷۳۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ اَسَدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ لِلشَّيْخِ الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ اَوْ بَعْدَهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الصَّلٰوةِ وَالْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَدَلَّ جَهْرُهٗ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ اَنَّهَا كَصَلٰوةِ الْعِيْدِ الَّتِيْ تُفْعَلُ نَهَارًا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ وَكَذٰلِكَ اَيْضًا صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ هِيَ مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَلٰكِنَّهَا مَفْعُوْلَةٌ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمُ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ تُصَلّٰى بِالنَّهَارِ لَا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلٰكِنْ لِعَارِضٍ اَوْ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ وَكُلُّ صَلٰوةٍ تُفْعَلُ

لیکن اگر انھوں نے مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پرانے کپڑوں میں عجز و انکسار کے ساتھ گھر سے باہر تشریف لائے حتیٰ کہ عیدگاہ میں پہنچے۔ آپ نے تمہارے خطبے کی طرح کوئی خطبہ نہ دیا بلکہ مسلسل دعا، تضرع اور تکبیر میں مصروف رہے پھر آپ نے نماز عید کی طرح دو رکعتیں پڑھیں ـــــ پس ان کا قول "عید کی طرح" میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ نے اس نماز میں جہری قرأت فرمائی جیسا کہ آپ عیدین میں جہر فرماتے تھے۔

عبید بن اسحاق عطار فرماتے ہیں ہم سے حاتم بن اسماعیل نے بیان کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہم آپ کے پیچھے تھے آپ نے دونوں رکعتوں میں بلند قرأت فرمائی اذان اور اقامت نہ کہی گئی انھوں نے نماز عید کی طرح کے الفاظ نہیں کہے۔ یہ اس بات پر دلالت ہے کہ پہلی روایت "نماز عیدین کی طرح" کے الفاظ سے یہی معنیٰ مراد ہے کہ آپ نے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھی جیسے عیدوں کی نماز میں ہوتا ہے۔

ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت اسد سے ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۷۱) کی طرح ذکر کیا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں میں نے شیخ (حضرت ہشام) سے پوچھا کہ خطبہ نماز سے پہلے ہے یا بعد میں؟ انھوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

اس حدیث میں نماز اور اس میں جہری قرأت کا ذکر ہے، اور اس میں قرأت کا آواز بلند ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نماز عید کی طرح ہے جو دن کی نماز ہے ایک خاص وقت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں جہر کا حکم ہے اسی طرح جمعہ کی نماز بھی دن کی نماز ہے لیکن وہ ایک مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے۔ پس اس میں بھی جہر کا حکم ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ دن کی وہ نمازیں جو روزانہ نہیں پڑھی جاتیں بلکہ کسی وجہ سے یا کسی خاص دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں جہری قرأت کا حکم ہے اور دن کی وہ نمازیں جو کسی خاص وجہ سے یا کسی

فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا إِلَّا لِعَارِضٍ وَلَا فِي وَقْتٍ خَاصٍّ نَحْكُمُهَا الْمُخَالَفَةُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلَاةَ الْاِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ۔

خاص دن سے مخصوص نہیں ان میں آہستہ قرأت کا حکم ہے۔
ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء سنت قائمہ ہے اس کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے مروی ہے۔

۱۷۶۴۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُونَ يَوْمًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَى جَدْبَ جَنَابِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَّبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ وَأَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت میں بارش رک جانے کی شکایت کی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر بچھانے کا حکم فرمایا چنانچہ اسے عیدگاہ میں رکھا گیا۔ آپ نے لوگوں کو ایک خاص دن (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم دیا۔ حضرت ام المؤمنین فرماتی ہیں۔ جب سورج کا کنارہ ظاہر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا تم نے میرے سامنے اپنی زمین کے خشک ہونے اور بارش کے اپنے وقت سے مؤخر ہونے کی شکایت کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے وعدہ کیا وہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا پھر فرمایا" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے یوم قیامت کا مالک ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے یا اللہ! تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے ہم فقیر ہیں ہم پر بارش نازل فرما اور جو کچھ تو ہم پر اتارے اسے ہمارے لیے قوت اور ایک وقت تک پہنچنے والی بنا" پھر ہاتھ اٹھائے اور مسلسل اٹھائے رکھے حتیٰ کہ بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر لوگوں کی طرف پیٹھ مبارک پھیری اور چادر مبارک کو الٹایا اور ہاتھ اٹھائے پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور منبر سے نیچے تشریف لائے۔ دو رکعتیں نماز پڑھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بادل ظاہر فرمائے وہ گرجے، چمکے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسنے لگی۔ پس آپ مسجد میں تشریف نہ لائے کہ ندی نالے بہنے لگے جب آپ نے لوگوں کو کپڑے اوڑھے کسی اوٹ کی طرف جلدی کرتے دیکھا تو ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں مبارک نظر آنے لگیں اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور بے شک

وَاِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهٗ۔

میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

۱۷۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ قَالَ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے ہمیں اذان و اقامت کے بغیر دو رکعتیں پڑھائیں پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی چہرہ انور قبلہ کی طرف پھیرا ہاتھوں کو اٹھایا اور چادر کو الٹایا اس کے دائیں کنارے کو بائیں (کاندھے) پر اور بائیں طرف کو دائیں (کاندھے) پر کیا۔

۱۷۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَحَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ قَرَاَ فِيْهِمَا وَجَهَرَ۔

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے جو صحابی تھے (رضی اللہ عنہم) روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی آپ نے اپنی پیٹھ مبارک لوگوں کی طرف اور چہرہ انور قبلہ کی طرف کیا دعا مانگی چادر الٹائی پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

۱۷۷۷۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْجَهْرَ۔

ابن وہب فرماتے ہیں مجھے ابن ابی ذئب نے بتایا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے جہر کا ذکر نہیں کیا۔

فَفِيْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلٰوةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً غَيْرَ اَنَّهٗ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ خُطْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى كَانَتْ فَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِيْهَا خُطْبَةٌ وَهِيَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَرَاَيْنَا الْعِيْدَيْنِ فِيْهِمَا خُطْبَةٌ

ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبے کا ذکر ہے اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء میں خطبہ بھی ہے البتہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں اختلاف ہے کہ وہ کس وقت تھا حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ آپ نے نماز سے پہلے خطبہ دیا جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نماز کے بعد خطبہ دیا۔

جب ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ (کی نماز) میں خطبہ ہے لیکن وہ نماز سے پہلے ہے جبکہ عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے

وَّ هِیَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ خُطْبَةِ الْاِسْتِسْقَاءِ بِاَيِّ الْخُطْبَتَيْنِ هِيَ اَشْبَهُ فَنَعْطِفُ حُكْمَهَا عَلٰى حُكْمِهَا فَرَاَيْنَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ فَرْضًا وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ مُضَمَّنَةٌ بِهَا لَا تُجْزِيْ اِلَّا بِاِصَابَتِهَا وَرَاَيْنَا خُطْبَةَ الْعِيْدَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِاَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ تُجْزِئُ اَيْضًا وَاِنْ لَمْ يُخْطَبْ وَرَاَيْنَا صَلٰوةَ الْاِسْتِسْقَاءِ تُجْزِئُ اَيْضًا وَاِنْ لَمْ يُخْطَبْ اَلَا تَرٰى اَنَّ اِمَامًا لَوْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يَخْطُبْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ مُجْزِئَةً غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ اَسَاءَ فِيْ تَرْكِهِ الْخُطْبَةَ فَكَانَتْ بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ اَشْبَهَ مِنْهَا بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعُهَا مِنْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ مِثْلَ مَوْضِعِهَا مِنْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهَا بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَا قَبْلَهَا وَهٰذَا مَذْهَبُ اَبِيْ يُوْسُفَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ۔

۱۷۷۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِيْ وَكَانَ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَخَرَجَ فِيْهِمْ كَانَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَاَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ فَقَامَ قَائِمًا عَلٰى رَاحِلَتِهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَسْقٰى وَاسْتَغْفَرَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُقِمْ۔

۱۷۷۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ كَانَ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے تو ہم نے چاہا کہ دیکھیں استسقاء کا خطبہ ان دونوں میں سے کس سے زیادہ مشابہ ہے تاکہ ہم اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور یہ جمعہ کی نماز میں شامل ہے اس کے بغیر نماز جائز نہیں ہوتی اور عیدین کا خطبہ اس طرح نہیں کیونکہ عیدین کی نماز اس کے بغیر بھی صحیح ہوتی ہے۔ اسی طرح نماز استسقاء بھی خطبہ کے بغیر صحیح ہو جاتی ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر امام لوگوں کو نماز استسقاء پڑھائے اور خطبہ ترک کرے تو نماز جائز ہو جاتی ہے۔ البتہ اس نے خطبہ چھوڑ کر غلطی کی ہے پس یہ خطبہ جمعہ کی بہ نسبت عیدین کے خطبہ سے زیادہ مشابہ ہے۔ لہٰذا قیاس کا تقاضا ہے کہ استسقاء کا خطبہ اس وقت ہو جب عید کا خطبہ ہوتا ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ نماز کے بعد ہے پہلے نہیں۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد (صحابہ کرام) سے بھی مروی ہے کہ انھوں نے نماز استسقاء پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی۔

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن یزید) استسقاء کے لیے تشریف لے گئے اور انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرماتے ہیں ان کے ساتھ جانے والوں میں حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بھی تھے حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں اس دن میں بھی ان کے ساتھ تھا وہ منبر کے بغیر سواری پر کھڑے ہوئے، بارش کے لیے دعا کی، طلب مغفرت کی اور دو رکعتیں پڑھیں ہم آپ کے پیچھے تھے انھوں نے بلند آواز سے قرأت کی لیکن اس دن اذان اور اقامت نہ ہوئی۔

علی بن جعد کہتے ہیں مجھے زہیر نے بتایا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن انھوں نے اپنی حدیث میں یہ بات ذکر نہیں کی کہ حضرت عبداللہ ابن یزید نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

۱۷۸۰- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِىْ بِالْكُوْفَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ -

حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ کوفہ میں حضرت عبداللہ بن یزید استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں۔

بَابُ ۶۶ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِىَ

نمازِ کسوف کا طریقہ

۱۷۸۱- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا اَطْوَلُ -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا آپ کھڑے ہوئے طویل قرأت فرمائی پھر رکوع کیا تو دیر تک رکوع میں رہے رکوع سے سر اٹھایا تو کافی وقت کھڑے رہے لیکن یہ پہلے قیام سے کم تھا پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ پہلے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور اس (پہلی رکعت) کی طرح کیا البتہ دونوں میں سے پہلی رکعت زیادہ طویل تھی۔

۱۷۸۲- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ -

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۳- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ -

حضرت یحییٰ بن سعید حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۸۴- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ -

یحییٰ بن سعید اور ہشام حضرت عمرہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۸۵- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ -

حضرت عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

۱۷۸۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ

حضرت ابن عمر اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں

أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَنَّ الرُّكُوْعَ الثَّانِيَ كَانَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ وَلٰكِنْ ذَكَرَ اَنَّهُ مِثْلُهُ قَالَ وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ۔

نے اس کے برابر ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ وہ دن تھا جب (حضور علیہ السلام کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَصَلَاةُ الْكُسُوْفِ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ ثَمَانُ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

۱۷۸۷۔ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ فَقَامَ فَافْتَتَحَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى۔

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی موقف اختیار کیا وہ کہتے ہیں نماز کسوف چار رکوع اور چار سجدے ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نہیں یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔ ______ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے نماز شروع کی پھر قرأت کی اس کے بعد رکوع کیا سر اٹھا کر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قرأت کی پھر رکوع کیا، رکوع سے سر اٹھایا تو پھر قرأت کی پھر سجدہ کیا اس کے بعد دوسری بار (دوسری رکعت) میں بھی اسی طرح کیا۔

۱۷۸۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت یحییٰ قطان حضرت سفیان سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۸۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں ہم سے حضرت حبیب نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۰۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ۔

حضرت حکم ایک شخص سے جنھیں حنش کہا جاتا تھا اور وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے لوگوں کو سورج گرہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر انھوں نے ان سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا۔

وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ هِيَ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

لیکن کچھ دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں انھوں نے اس سلسلے میں یوں

۱۷۹۱۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْمُ فَیَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَرْكَعُ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ تَعْنِیْ فِیْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ۔

استدلال کیا ہے۔ ——— حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے پھر تین رکوع کرتے اس کے بعد دو سجدے کرتے پھر کھڑے ہوتے تو تین رکوع اور دو سجدے کرتے یعنی سورج گرہن کی نماز میں ایسا کرتے۔

۱۷۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَیْدِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ عَائِشَةَ فِیْ صَلٰوةِ الْاٰیَاتِ قَالَ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعُ سَجَدَاتٍ۔

حضرت عبید بن عمیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نمازِ آیات (نشانیوں والی نماز یعنی سورج گرہن کی نماز) کے بارے میں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

۱۷۹۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِیُّ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ رَبِیْعٍ عَنْ اَسَدٍ وَزَادَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اس دن سورج گرہن ہوا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی انھوں نے حضرت ربیع کی روایت (حدیث ۱۷۹۲) کی مثل روایت کیا اور یہ اضافہ کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت یا زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا جب تم اس سے کوئی بات دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

قَالُوْا وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

وہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کیا پس انھوں نے یوں ذکر کیا۔

۱۷۹۴۔ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ عَلٰی عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا اَدْرِیْ اَیُّ اَرْضٍ یَعْنِیْ مَا كَانَ بِهٖ مِنَ التَّفَرُّسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِیْبُ اَوْ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فَقِیْلَ لَهٗ زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے دور میں زمین میں زلزلہ آیا تو آپ نے فرمایا نہ معلوم یہ کیسی زمین ہے یعنی آپ فکرمند ہو گئے۔ خصیب (راوی) نے اسی طرح ذکر کیا ہے یا زمین میں زلزلہ آیا تو ان سے کہا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو وہ تشریف لے گئے لوگوں کو نماز پڑھائی چار تکبیریں کہیں پھر طویل قراءت کی، تکبیر کہی، رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اس

وَكَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ الْاٰيَاتِ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَفِي الْأُخْرٰى سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ۔

کے بعد چار تکبیریں کہیں بعد ازاں طویل قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اسی طرح کیا ازاں بعد سلام پھیرا اور فرمایا گرہن کی نماز اسی طرح ہے آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ آلِ عمران کی تلاوت فرمائی۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا بَلْ يُطِيْلُ الصَّلٰوةَ كَذٰلِكَ أَبَدًا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا تَوْقِيْتَ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز کو سورج روشن ہونے تک مسلسل طویل کرے پھر رکوع اور سجدہ کرے اس میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ انھوں نے اس ضمن میں اس حدیث سے استدلال کیا ہے ——— حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر سورج چوتھے رکوع میں روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدہ کرے۔

۱۷۹۵۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ۔

فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْأُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِي ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا وَإِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَذَهَبُوْا فِي ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ إِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَإِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ۔

تو یہ ہیں حضرت سعید بن جبیر جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے خبر دیتے ہیں کہ اگر چوتھے رکوع میں سورج روشن ہو جائے تو رکوع اور سجدے کرے اور چوتھا رکوع وہی ہے جو دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کی مراد معلوم و مقرر رکوع نہیں جب تک سورج گرہن رہے رکوع کرتا رہے حتیٰ کہ روشن ہو جائے اس وقت نماز ختم کر دے۔ اس ضمن میں انھوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے کہ نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ تمام نوافل کی طرح سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعات ہیں چاہو تو ان کو لمبا کرو اور چاہو تو مختصر پڑھو اس کے بعد دعا مانگتا ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

۱۷۹۶۔ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ

انھوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۷۹۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو لوگ کھڑے

كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام بالناس فلم يكد يركع ثم ركع فلم يكد يرفع ثم رفع فلم يكد يسجد ثم سجد فلم يكد يرفع وفعل في الثانية مثل ذلك فرفع رأسه وقد امحصت الشمس۔

ہوئے پس قریب نہ تھا کہ رکوع کرتے پھر رکوع کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے پھر سر اٹھایا تو قریب نہ تھا کہ سجدہ کرتے پھر سجدہ کیا تو قریب نہ تھا کہ سر اٹھاتے (یعنی تمام ارکان میں طوالت اختیار کی) دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا جب سجدے سے سر اٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا۔

۱۷۹۷- حدثنا محمد بن خزيمة قال ثنا الحجاج قال ثنا حماد فذكر مثله باسناده۔

حجاج نے حماد سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۷۹۸- حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل قال ثنا سفيان قال ثنا يعلى بن عطاء عن ابيه وعطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۷۹۹- حدثنا علي بن شيبة قال ثنا قبيصة بن عقبة قال ثنا سفيان الثوري عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو قال انكسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ركعتين۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

۱۸۰۰- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا الحجاج بن ابراهيم قال ثنا خالد بن عبد الله عن عطاء بن السائب عن ابيه عن عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في كسوف الشمس ركعتين واربع سجدات اطال فيهما القيام والركوع والسجود۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر دو رکوع اور چار سجدے کیے ان میں قیام، رکوع اور سجدے کو لمبا کیا۔

۱۸۰۱- حدثنا ابن ابي داود قال ثنا عمرو بن خالد قال ثنا ابن لهيعة عن موسى بن ايوب عن عمه اياس بن عامر انه سمع علي بن ابي طالب يقول فرض النبي صلى الله عليه وسلم اربع صلوات صلوة الحضر اربع ركعات وصلوة السفر ركعتين وصلوة الكسوف ركعتين وصلوة المناسك ركعتين۔

حضرت ایاس بن عامر سے مروی ہے انھوں نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار (قسم کی) نمازیں لازم فرمائیں۔ غیر سفر کی نماز چار رکعات۔ سفر کی نماز دو رکعتیں، سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں اور مناسک (عیدوں) کی نماز بھی دو رکعتیں۔

۱۸۰۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ ابْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ مِثْلَ مَا ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو سَوَاءً۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ اس کے بعد انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے ان کو نماز پڑھائی، ان کا اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ایک جیسا ہے۔

۱۸۰۳- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا الْاَسْوَدُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهِ۔

حضرت زہیر فرماتے ہیں ہم سے اسود نے بیان کیا، انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۸۰۴- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

۱۸۰۵- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ اِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ وَثَابَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا آپ مسجد کی طرف تشریف لے گئے جلدی کے باعث آپ چادر مبارک کھینچتے چلے جا رہے تھے لوگ آپ کے پاس جمع ہو گئے تو آپ نے اس طرح نماز پڑھائی، جیسے تم نماز پڑھتے ہو۔

۱۸۰۶- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ الشَّمْسَ اَوِ الْقَمَرَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ۔

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی انسان کی موت یا زندگی سے انہیں گرہن نہیں لگتا جب یہ صورت پیدا ہو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ (سورج) روشن ہو جائے۔

۱۸۰۷- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ هُوَ الْبَصْرِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کے وقت اس طرح نماز پڑھتے جس طرح تم (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہو۔

بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون رکعۃ وسجدتین۔

۱۸۰۸۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید ابن عامر قال ثنا شعبۃ عن عاصم عن ابی قلابۃ عن النعمان بن بشیر قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان یرکع ویسجد

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو حضور علیہ السلام رکوع و سجدہ کرتے (نماز پڑھتے)

۱۸۰۹۔ حدثنا فہد قال ثنا ابو بکرۃ بن ابی شیبۃ قال ثنا وکیع قال ثنا سفیان عن عاصم عن ابی قلابۃ عن النعمان بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی الکسوف نحوا من صلاتکم ہذہ یرکع ویسجد۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن میں تمہاری اس نماز کی طرح نماز پڑھی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

۱۸۱۰۔ حدثنا ابن ابی داود وفہد قالا ثنا علی بن معبد قال ثنا عبید اللہ بن عمرو عن ایوب عن ابی قلابۃ عن النعمان بن بشیر او غیرہ قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین ویسلم ویسأل حتی انجلت ثم قال ان رجالا یزعمون ان الشمس والقمر لا ینکسفان الا لموت عظیم من عظماء اہل الارض ولیس ذلک کذلک ولکنہما آیتان من آیات اللہ فاذا تجلی اللہ لشیء من خلقہ خشع لہ۔

حضرت نعمان بن بشیر اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سورج گرہن ہوا تو آپ نے دو دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا اور دعا کی حتیٰ کہ وہ روشن ہو گیا پھر فرمایا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو اہل زمین میں سے کسی بڑی شخصیت کی موت پر گرہن لگتا ہے، لیکن یہ بات اس طرح نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کو روشن کرتا ہے تو وہ اس کے لیے جھک جاتی ہے۔

۱۸۱۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا ابو الولید عن زائدۃ عن زیاد بن علاقۃ قال سمعت المغیرۃ بن شعبۃ قال انکسفت الشمس یوم مات ابراہیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم ذلک فصلوا وادعوا حتی ینکشف۔

حضرت زیاد بن علاقہ فرماتے ہیں میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن سورج گرہن ہوا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت و حیات کے باعث ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائے۔

۱۸۱۲۔ حدثنا سلیمن بن شعیب قال ثنا عبد الرحمن

حضرت زہیر بن معاویہ، حضرت ابو اسحاق سے روایت

بْنُ زِيَادٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ عَلِمَهُ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَرَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

۱۸۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى كَمَا تُصَلُّوْنَ۔

۱۸۱۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهِلَالِيِّ أَوْ غَيْرِهِ إِنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ۔

فَكَانَ أَكْثَرُ الْآثَارِ فِي هٰذَا الْبَابِ هِيَ الْمُوَافِقَةُ لِهٰذَا الْمَذْهَبِ الْأَخِيْرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي مَعَانِي الْأَقْوَالِ الْأُوَلِ فَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ قَدْ أَخْبَرَ فِي حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النُّعْمَانُ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ وَعَلِمَهُ مَنْ وَافَقَهُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَعْلَمِ الَّذِيْنَ قَالُوْا أَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سورج گرہن ہوا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دو رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (نماز کسوف) کا انھیں جس طرح علم ہوا اور انھوں نے اسے یاد رکھا وہ اسی طرح تھا۔

حضرت قبیصہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نماز پڑھی جس طرح تم پڑھتے ہو۔

حضرت ابو قلابہ، حضرت قبیصہ ہلالی یا کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ حالت خوف میں چادر کھینچتے ہوئے باہر تشریف لائے میں اس دن مدینہ طیبہ میں آپ کے ساتھ تھا آپ نے دو طویل رکعتیں پڑھیں پھر جب لوٹے تو سورج روشن ہو چکا تھا فرمایا بے شک یہ نشانیاں ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ڈراتا ہے۔ جب یہ بات دیکھو تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔

اس باب کی اکثر روایات اس آخری مذہب کی تائید کرتی ہیں تو ہم نے چاہا کہ پہلے اقوال کا مفہوم معلوم کریں تو حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی حدیث میں بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر کر دعا مانگتے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکوع کے بعد سجدے کا علم حاصل ہوا اور جنھوں نے اس بات کی موافقت کی کہ آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان کو بھی آپ سے یہی علم حاصل ہوا، لیکن جن حضرات نے فرمایا کہ آپ نے (ایک رکعت میں) سجدے سے پہلے دو یا اس سے زیادہ رکوع کیے انھیں نماز کے طویل ہونے کے

قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ لِمَا كَانَ مِنْ طُوْلِ صَلٰوتِهٖ فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ هٰذَا مَعَ هٰذِهِ الْاٰثَارِ هُوَ اَنْ يُّجْعَلَ صَلٰوتَهٗ كَمَا قَالَ النُّعْمَانُ لِاَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَائِشَةَ يَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ عَلَيْهِ حَدِيْثُ النُّعْمَانِ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْ كُلِّ مَا خَالَفَهُمْ ثُمَّ تَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ قَبِيْصَةُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ فَاَخْبَرَ اَنَّهٗ اِنَّمَا يُصَلِّيْ فِي الْكُسُوْفِ كَمَا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ ذٰلِكَ مُوَقَّتَةٌ مَعْلُوْمَةٌ لَهَا وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ وَعَدَدٌ مَعْلُوْمٌ فَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ الْمُخَالِفُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَّا قَوْلُهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَقَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّقْطَعَ الصَّلٰوةَ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيُقَالُ لَهُمْ فَقَدْ قَالَ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى تَنْكَشِفَ۔

۱۸۱۵- وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ اَرَاهُ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ۔

باعث معلوم نہ ہو سکا۔ تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی اس روایت کی ان روایات کے ساتھ تصحیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ کی نماز حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دی جائے کیونکہ جو کچھ حضرت علی المرتضیٰ، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافہ ہے پس یہ مخالف کی بات سے اولیٰ ہے۔

پھر حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اسے مضبوط کر دیا انھوں نے فرمایا کہ جب یہ صورت ہو تو قریب ترین نماز کی طرح پڑھو، تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے پھر ہم ان لوگوں کے قول کی طرف رجوع کرتے ہیں جنھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی بنا پر اس سلسلے میں کوئی تعداد مقرر نہیں کی تو حضرت قبیصہ کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ تم نے جو قریب ترین فرض نماز پڑھی ہے اس کے مطابق یہ نماز پڑھو اس بات کی دلیل ہے کہ اس میں نماز میں بھی معلوم ہوا اس کا وقت اور تعداد رکعات بھی معلوم ہیں پس اس حدیث کے باعث مخالفین کا مذہب باطل ہوا۔

اور ان کا قول کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم یہ صورت حال دیکھو تو نماز پڑھو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ روشنی نہ ہو لے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ بعض احادیث میں آپ نے فرمایا پس نماز پڑھو اور دعا مانگو حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور میرا خیال ہے (فرمایا) اور زندگی کے باعث انھیں گرہن نہیں ہوتا۔ جب تم یہ حالت دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اور نماز لازم ہے۔

١٨١٦- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ حَتَّى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاةٍ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ الَّتِي أَرْسَلَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ گھبرائے ہوئے کھڑے ہوئے آپ کو قیامت آنے کا خوف ہوا حتیٰ کہ مسجد میں تشریف لائے کھڑے ہوئے نہایت طویل رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے آپ کو کسی نماز میں اس طرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر فرمایا یہ نشانیاں جنھیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے کسی کی موت وحیات سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں بھیج کر اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کچھ دیکھو تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، دعا اور استغفار کے ذریعے مدد مانگو تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کے وقت نماز کی طرح دعا اور استغفار کا بھی حکم دیا۔

فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ عِنْدَهَا وَالْاِسْتِغْفَارِ كَمَا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ فَدَلَّ ذَلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ مِنْهُمْ عِنْدَ الْكُسُوفِ الصَّلَاةَ خَاصَّةً وَلَكِنْ أَرَادَ مِنْهُمْ مَا يَتَقَرَّبُونَ بِهِ إِلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَغَيْرِ ذَلِكَ۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان (صحابہ کرام) سے کسوف کے وقت کسی خاص نماز کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایسا عمل مراد ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ وہ نماز، دعا اور استغفار یا اس کے علاوہ کوئی بھی عمل ہو۔

١٨١٧- وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ الْكُسُوفِ۔

فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَاهُ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ بھی اس بات پر دلیل ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔

١٨١٨- وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بھی اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت وحیات کے باعث کسوف نہیں ہوتا جب تم یہ حالت دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور نماز پڑھو

فاذا رأیتموہ فقوموا فصلوا۔

فامروا فی ہذا الحدیث بالقیام عند رؤیتہم ذلک للصلوٰۃ وامروا فی الاحادیث الاول بالدعاء والاستغفار بعد الصلوٰۃ حتی تنجلی الشمس فدل ذلک علی انہم لم یؤمروا بان لا یقطعوا الصلوٰۃ حتی تنجلی الشمس وثبت بذلک ان لہم ان یطیلوا الصلوٰۃ ان احبوا وان شاؤا قصروہا ووصلوہا بالدعاء حتی تنجلی الشمس۔

پس اس حدیث میں اُس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ پہلی احادیث میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں سورج کے روشن ہونے تک نماز نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر وہ چاہیں تو نماز کو طویل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو مختصر پڑھیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہانتک کہ سورج روشن ہو جائے۔

۱۸۱۹۔ وقد حدثنا ابراہیم بن ابی داؤد قال ثنا ابو خاطی قال ثنا اسحٰق بن یحیی الکلبی قال ثنا الزہری قال کان کثیر بن العباس یحدث ان عبد اللہ بن عباس کان یحدث عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خسفت الشمس مثل ما حدث بہ عروۃ عن عائشۃ قال الزہری فقلت لعروۃ فان اخاک یوم خسفت الشمس بالمدینۃ لم یزد علی رکعتین مثل صلوٰۃ الصبح فقال اجل انہ اخطأ السنۃ۔

حضرت امام زہری فرماتے ہیں کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سورج گرہن کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو اس طرح بیان کرتے تھے حضرت حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ حضرت امام زہری فرماتے ہیں میں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ کے بھائی نے مدینہ طیبہ میں سورج گرہن کے موقعہ پر صبح کی نماز کی طرح دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کیا تو انھوں نے فرمایا ہاں انھوں نے سنت کے خلاف کیا۔

فہذا عروۃ والزہری قد ذکر عن عبد اللہ بن الزبیر انہ صلی لکسوف الشمس رکعتین وعبد اللہ بن الزبیر رجل لہ صحبۃ وقد حضرہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حینئذ فلم ینکر ذلک علیہ منہم منکر فاما قول عروۃ انہ اخطأ السنۃ فان ذلک عندنا لیس بشیء وجمیع ما بیناہ فی ہذا الباب من صلوٰۃ الکسوف انہا رکعتان وان المصلی ان شاء طولہما وان شاء قصرہما اذا وصلہما بالدعاء حتی تنجلی الشمس قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ وہو النظر عندنا لانا رأینا سائر الصلوات من المکتوبات والتطوع مع کل رکعۃ سجدتین

تو یہ ہیں حضرت عروہ اور امام زہری جنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انھوں نے سورج گرہن کی نماز دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ صحابی تھے نیز اس وقت کئی صحابہ کرام موجود تھے تو کسی نے بھی اس بات کا انکار نہیں کیا پس حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کے قول کہ انھوں نے سنت کے خلاف کیا کی ہمارے نزدیک کوئی حیثیت نہیں اور جو کچھ ہم نے اس باب میں نماز کسوف کے بارے میں بیان کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہیں نمازی چاہے تو ان کو لمبا کرے اور چاہے تو مختصر پڑھے جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے یہ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہمارے نزدیک قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض و نوافل کی تمام نمازوں میں (ایک رکعت میں) ایک رکوع اور دو

فَانْظُرْ عَلٰی ذٰلِكَ اَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ الصَّلٰوةُ كَذٰلِكَ۔

سجدے بھی کرتے ہیں لہٰذا قیاس چاہتا ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِیَ

باب ۶۷: سورج گرہن کی نماز میں قرائت کیسی ہو؟

۱۸۲۰- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ حَرْفًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کسوف میں ایک حرف بھی نہیں سُنا۔

۱۸۲۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی لیکن ہم نے آپ کی آواز نہیں سُنی۔

۱۸۲۲- حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۲۳- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ثعلبہ، حضرت سمرہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ لِاَنَّهَا مِنْ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپناتے ہوئے کہا ہے کہ سورج گرہن کی نماز اسی طرح ہے اس میں جہری قرأت نہ ہو کیونکہ وہ دن کی نماز ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں۔ لیکن اس سلسلے میں دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس

ذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوتِهِ تِلْكَ حَرْفًا وَقَدْ جَهَرَ فِيْهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ فَهٰذَا لَا يَنْفِي الْجَهْرَ اِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا۔

میں بلند آواز سے قرأت کی جائے، اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے حضرت ابن عباس اور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہم نے اس نماز میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دُور ہونے کی وجہ سے کچھ نہ سُنا ہو اور آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی ہو۔ تو یہ حدیث جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں باآواز بلند قرأت بھی مروی ہے۔

١٨٢٤- فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی (اللہ) علیہ وسلم نے نمازِ کسوف میں جہری قرأت فرمائی۔

١٨٢٥- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ رَبِيْعٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری، حضرت عُروہ سے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ تُخْبِرُ اَنَّهٗ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَهِيَ اَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا اِنَّا رَاَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَرَاَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَكَانَتْ فَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ جُهِرَ فِيْهِ وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْاَيَّامِ نَهَارًا اُخُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ مِثْلَ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَةِ هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْهِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى فِي الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوةً هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهٗ يُجْهَرُ فِيْهَا

تو یہ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو بتاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قرأت فرمائی لہٰذا یہ روایت ہمارے نزدیک اس بنا پر بہتر ہے جس کا ہم نے ذکر کیا۔ اس اختلافی مسئلے میں قیاس یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں ظہر اور عصر کی نمازیں دن کو روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت نہیں کی جاتی اور جمعۃ المبارک کی نماز ایک خاص دن میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں بلند آواز سے قرأت ہوتی ہے پس فرائض کا یہی حکم ہے ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوگی جو خاص دنوں میں پڑھے جائیں ان میں بلند آواز سے قرأت کی جائے گی نوافل کا بھی یہی حکم ہے جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں آہستہ قرأت ہوتی ہے اور جو خاص وقتوں میں ادا کیے جاتے ہیں مثلاً عیدین کی نماز تو ان میں بلند آواز سے قرأت ہوگی۔

یہ وہ بات ہے جس میں کسی کا اختلاف نہیں اور جن حضرات کے نزدیک استسقاء کے لیے نماز پڑھنی چاہیے ان کے نزدیک اس کا بھی یہی حکم ہے کہ بلند آواز سے قرأت کی جائے۔ اور نبی اکرم

بِالْقِرَاءَةِ وَقَدْ شَدَّ قَوْلَهُ فِي ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ اَنَّ صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ كَذٰلِكَ اَيْضًا لِمَا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَجَبَ اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا الْحُكْمَ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْاَيَّامِ وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک جسے ہم نے اس سے پہلے اس کتاب میں ذکر کیا ہے اگر نماز استسقاء میں بلند آواز سے قرأت ہوگی اس بات کی تائید کرتا ہے۔

پس جب وہ بات جو ہم نے فرائض و سنن کے بارے میں ذکر کی ہے ثابت ہوگئی تو ثابت ہوا کہ نماز کسوف بھی اسی طرح ہے کیونکہ یہ خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے تو اب واجب ہوا کہ اس کی قرأت کا حکم وہی ہو جو خاص دنوں میں ادا کی جانے والی سنت نمازوں کا ہے یعنی بلند آواز سے قرأت کی جائے آہستہ نہیں۔ یہی قیاس اور غور و فکر کا تقاضا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

۱۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَشٍ اَنَّ عَلِيًّا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ۔

وَقَدْ صَلّٰى عَلِيٌّ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا۔

حضرت حنش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت کی اور آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ یہ نماز پڑھ چکے تھے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

بَابُ ۶۸ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ

باب ۶۸: رات اور دن کے نوافل

۱۸۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَاَرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

حضرت یعلیٰ بن عطاء فرماتے ہیں میں نے حضرت علی بن عبد اللہ بارقی سے سنا وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے مرفوعاً (حضور علیہ السلام) سے بیان کیا آپ نے فرمایا رات اور دن کی (نفل) نماز دو، دو رکعتیں ہیں۔

۱۸۲۸۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا هٰكَذَا صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِي

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مذہب ہے وہ کہتے ہیں رات اور دن کی نماز اسی طرح دو، دو رکعتیں ہیں

كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ **وَخَالَفَهُمْ** فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا اَمَّا صَلٰوةُ النَّهَارِ فَاِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ مَثْنٰى مَثْنٰى تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَكَرِهُوْا اَنْ تَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَاِنْ شِئْتَ اَرْبَعًا وَاِنْ شِئْتَ سِتًّا وَاِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا وَكَرِهُوْا اَنْ تَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ صَلٰوةِ النَّهَارِ فَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَكَانَ** مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ سِوٰى عَلِيِّ الْبَارِقِيِّ وَسِوٰى مَا رَوَى الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِنَّمَا يَقْصِدُ اِلٰى صَلٰوةِ اللَّيْلِ خَاصَّةً دُوْنَ صَلٰوةِ النَّهَارِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ اَيْضًا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ۔

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ وَبِالنَّهَارِ اَرْبَعًا۔

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا فَاسْتَحَالَ اَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوٰى عَنْهُ عَلِيُّ الْبَارِقِيُّ

ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرے لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھو، دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرو اور اگر چاہو تو چار پڑھو لیکن اس سے زائد کو وہ مکروہ جانتے ہیں البتہ رات کی نماز کے بارے میں ان میں اختلاف ہے ان میں سے بعض کہتے ہیں اگر چاہو تو ایک تکبیر کے ساتھ دو رکعتیں پڑھو، چاہو تو چار پڑھو، چاہو چھ پڑھو اور چاہو تو آٹھ پڑھو اس سے زائد پڑھنے کو وہ مکروہ سمجھتے ہیں اس بات کے قائلین میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔

پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی البارقی اور حضرت عمری بواسطہ حضرت نافع کے علاوہ جو لوگ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث روایت کی ہے انہوں نے صرف رات کی نماز مراد لی ہے دن کی نماز نہیں اور یہ بات ہم وتروں کے باب میں ذکر کر چکے ہیں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا عمل مروی ہے جو ان دو حدیثوں کے فساد پر دلالت کرتا ہے جنہیں ہم نے اس باب کے شروع میں روایت کیا ہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رات کو دو دو رکعتیں اور دن کو چار رکعتیں (ایک سلام کے ساتھ) پڑھتے تھے۔

حضرت جبلہ بن سحیم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ اور ان کو سلام کے ساتھ جدا نہیں کرتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعات پڑھتے تھے۔

پس محال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کریں جو حضرت علی البارقی

ثُمَّ یَفْعَلُ خِلَافَ ذٰلِکَ۔

نے ان سے روایت کی ہے پھر اس کے خلاف عمل کریں۔ اور وہ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ وہ یوں ہے:

۱۸۳۱- وَاَمَّا مَارُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ عَنْ غَیْرِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ اَنَا یَزِیْدُ بْنُ ہٰرُوْنَ قَالَ اَنَا عُبَیْدَةُ الضَّبِّیُّ ح وَحَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ عَنْ عُبَیْدَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ طُہْمَانَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ ہُوَ النَّخَعِیُّ عَنْ سَہْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزْعَةَ عَنِ الْقَرْثَعِ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدْمِنُ ہٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَقَالَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ فَلَنْ تُرْتَجَ حَتّٰی یُصَلَّی الظُّہْرُ فَاُحِبُّ اَنْ یَصْعَدَ لِیْ فِیْہِنَّ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ اَنْ تُرْتَجَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفِیْ کُلِّہِنَّ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ بَیْنَہُنَّ تَسْلِیْمٌ فَاصِلٌ قَالَ لَا اِلَّا التَّشَہُّدُ۔

۱۸۳۱- حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سورج ڈھلنے کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے میں نے عرض کیا یارسول! آپ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو ایوب جب سورج ڈھل جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور وہ ظہر کی نماز پڑھے جانے تک بند نہیں ہوتے پس میں پسند کرتا ہوں کہ اس کے بند ہونے سے پہلے ان (رکعات) کے ذریعے میرا اچھا عمل اُوپر کو جائے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ان تمام رکعات میں قرأت ہے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا ان کے درمیان جُدا کرنے والا سلام ہے فرمایا نہیں صرف تشہد ہے۔

۱۸۳۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُعَاوِیَةَ قَالَ ثَنَا فَہْدُ بْنُ حَبَّانَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ اِبْرَاہِیْمَ عَنْ سَہْمِ بْنِ الْمِنْجَابِ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُ رَکَعَاتٍ قَبْلَ الظُّہْرِ لَا تَسْلِیْمَ فِیْہِنَّ یُفْتَحُ لَہُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر سے پہلے چار رکعات ہیں جن کے درمیان سلام نہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّہٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یُتَطَوَّعَ بِاَرْبَعِ رَکَعَاتٍ بِالنَّہَارِ لَا تَسْلِیْمَ فِیْہِنَّ فَثَبَتَ بِذٰلِکَ قَوْلُ مَنْ ذَکَرْنَا اَنَّہٗ ذَہَبَ اِلٰی ذٰلِکَ وَقَدْ رُوِیَ ہٰذَا اَیْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دن کو ایک سلام کے ساتھ چار رکعات پڑھنا جائز ہے پس اس سے ان لوگوں کا موقف ثابت ہو گیا جو اس کے قائل ہیں۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔

۱۸۳۳- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ

۷۶۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاؤدَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدٍ رَاٰی رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ اَوْ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ فَقَامَ عَلٰی جِذْمِ حَائِطٍ فَاَذَّنَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا فِی الْبَابِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَعَدَ ثُمَّ قَامَ فَاَقَامَ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَاَیْتَ عَلِّمْهَا بِلَالًا۔

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا دو سبز چادریں تھیں۔ اس نے دیوار کے کنارے پر کھڑے ہو کر اذان دی "اللہ اکبر، اللہ اکبر" جیسا کہ ہم نے پہلے باب میں ذکر کیا پھر بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر اس بات کی خبر دی آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا یہ (کلمات) حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔

۷۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَیْدِ الْاَنْصَارِیَّ رَاَی فِی الْمَنَامِ الْاَذَانَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَاَذَّنَ مَثْنٰی مَثْنٰی وَقَعَدَ قَعْدَۃً۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مجھے صحابہ کرام نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی۔ تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو واقعہ بتایا آپ نے فرمایا حضرت بلال کو یہ سکھا دو، چنانچہ انھوں نے جفت جفت کلمات کے ساتھ اذان کہی اور بیٹھ گئے۔

۷۶۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا فَذَکَرَ نَحْوَهٗ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنِّیْ اَتَّهِمُ نَفْسِیْ لَظَنَنْتُ اَنِّیْ رَاَیْتُ ذٰلِکَ وَاَنَا یَقْظَانُ غَیْرُ نَائِمٍ قَالَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ طَافَ بِیَ الَّذِیْ طَافَ بِعَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَیْتُهٗ قَدْ سَبَقَنِیْ

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں ہم سے ہمارے اصحاب نے بیان فرمایا انھوں نے پہلے کی مثل ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے اپنے نفس کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات جاگتے ہوئے دیکھی ہے سوتے ہوئے نہیں، فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم بخدا! آج رات میرے پاس بھی وہی شخص آیا جو حضرت عبداللہ کے پاس آیا جب میں

سکت

فَفِيْ هٰذَا الْاَثَرِ اَنَّ بِلَالًا اَذَّنَ بِتَعْلِيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِاَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ بِذٰلِكَ فَاَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْاَوَّلَ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى فَدَلَّ ذٰلِكَ اَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوٰى اَنَسٌ۔

تو دیکھا کہ وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں تو میں خاموش رہ گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی تعلیم سے اذان دی اور انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا پس آپ نے اقامت کے کلمات بھی دو دو بار کہے لہٰذا یہ حدیث پہلی روایت کے خلاف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔ پس یہ بات بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کی نفی پر دلالت کرتی ہے۔

۷۶۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ اَنَّهٗ كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ۔

حضرت اسود، حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اذان بھی دو، دو بار کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت کے الفاظ بھی جفت کہتے تھے۔

۷۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ لُوَيْنٌ قَالَ ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى۔

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان بھی جفت کلمات کے ساتھ کہتے اور اقامت بھی۔

۷۶۶ - فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْاِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ اَنَسٌ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اقامت کے بارے میں وہ بات مروی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اقامت دو دو بار (کلمات) کے ساتھ سکھائی ہے۔

۷۶۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اقامت جفت کلمات کے ساتھ سکھائی ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ

وكان ابن عمر يصلي الركعتين في بيته ويقول هكذا فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا التطوع بعد الجمعة الذي لا ينبغي تركه ست ركعات اربع ثم ركعتان وقالوا قد يحتمل ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما رواه عنه ابو هريرة اولا ثم فعل ما روى عنه ابن عمر فكان ذلك زيادة فيما تقدم من قوله۔

۱۸۴۱- **والدليل** على ما ذهبوا اليه من ذلك ان سليمن بن شعيب حدثنا قال ثنا عبد الرحمن ابن زياد قال ثنا زهير بن معاوية عن ابي اسحق عن عطاء قال ابو اسحق حدثني غير مرة قال صليت مع ابن عمر يوم الجمعة فلما سلم قال فصلى ركعتين ثم قام فصلى اربع ركعات ثم انصرف۔

فهذا ابن عمر قد كان يتطوع بعد الجمعة بركعتين ثم اربع فيحتمل ان يكون فعل ذلك لما قد كان ثبت عنده من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وفعله على ما ذكرنا وقد روي عن علي بن ابي طالب مثل ذلك۔

۱۸۴۲- **حدثنا** يزيد بن سنان قال ثنا عبد الرحمن بن مهدي قال ثنا سفيان عن حصين عن ابي عبد الرحمن عن علي انه قال من كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا۔

۱۸۴۳- **حدثنا** يونس قال ثنا سفيان عن عطاء بن السائب عن ابي عبد الرحمن قال علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء علي بن ابي طالب علمهم ان يصلوا ستا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر میں دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

(کچھ) دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل کو چھوڑنا جائز نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ (پہلے) چار پھر دو اور انھوں نے کہا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے روایت کیا پھر وہ عمل کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے روایت کیا پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ ہوگا۔

ان حضرات کے مسلک کی دلیل یہ ہے حضرت ابواسحق، حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انھوں نے مجھ سے کئی بار فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی جب انھوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں ادا کیں پھر لوٹ گئے۔

تو یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جمعہ کے بعد دو پھر چار رکعات نفل (سنت مؤکدہ) پڑھتے تھے تو اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنیاد پر ہو کہ آپ کے نزدیک اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک اور عمل ثابت ہوا ہو، حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلے میں مروی ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سے مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چھ رکعات پڑھے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن فرماتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھیں جب حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انھوں نے بتایا کہ چھ رکعات ادا کریں۔

۱۸۴۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِیِّ قَالَ قَدِمَ عَلَیْنَا عَبْدُ اللّٰہِ فَکَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَہٗ عَلِیٌّ فَکَانَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ صَلّٰی بَعْدَھَا رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعًا فَاَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِیٍّ فَاخْتَرْنَاہُ۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں تشریف لائے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعات پڑھتے تھے ان کے بعد حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ تشریف لائے تو وہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد دو اور پھر چار رکعات ادا کرتے تھے ہم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے قول کو پسند کرتے ہوئے اختیار کر لیا۔

فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا اَنَّ التَّطَوُّعَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِیْ تَرْکُہٗ بَعْدَ الْجُمُعَۃِ سِتٌّ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ یُوْسُفَ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّبْدَاَ بِالْاَرْبَعِ ثُمَّ یُثَنِّیَ بِالرَّکْعَتَیْنِ لِاَنَّہٗ ھُوَ اَبْعَدُ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ صَلّٰی بَعْدَ الْجُمُعَۃِ مِثْلَھَا عَلٰی مَا قَدْ نُھِیَ عَنْہُ۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد جن نوافل (سنت موکدہ) کو چھوڑنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ پہلے چار رکعات اور پھر دو رکعتیں پڑھی جائیں کیونکہ یہ اس بات سے

۱۸۴۵- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ مُسْھِرٍ عَنْ خَرَشَۃَ بْنِ الْحُرِّ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یُّصَلِّیَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ مِثْلَھَا۔

حضرت خرشہ بن حُر فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَلِذٰلِکَ اسْتَحَبَّ اَبُوْ یُوْسُفَ اَنْ یُّقَدِّمَ الْاَرْبَعَ قَبْلَ الرَّکْعَتَیْنِ لِاَنَّھُنَّ لَسْنَ مِثْلَ الرَّکْعَتَیْنِ فَکَرِہَ اَنْ یُّقَدِّمَ رَکْعَتَیْنِ لِاَنَّھُمَا مِثْلُ الْجُمُعَۃِ وَاَمَّا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ فَکَانَ یَذْھَبُ فِیْ ذٰلِکَ اِلَی الْقَوْلِ الَّذِیْ بَدَاْنَا بِذِکْرِہٖ فِیْ اَوَّلِ ھٰذَا الْبَابِ۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسی لیے حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے چار رکعات کو دو رکعتوں سے پہلے پڑھنے کو پسند فرمایا کیونکہ وہ دو رکعتوں کی طرح نہیں ہیں پس دو رکعتوں کو مقدم کرنا مکروہ ہے کیونکہ وہ جمعہ (کی نماز) کی مثل ہیں۔ البتہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا وہی مسلک ہے جو ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ یَفْتَتِحُ الصَّلٰوۃَ قَاعِدًا ھَلْ یَجُوْزُ لَہٗ اَنْ یَّرْکَعَ قَائِمًا اَمْ لَا

باب: کیا بیٹھ کر نماز شروع کرنے والے کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز ہے؟

۱۸۴۶- حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے قیام اور قعود دونوں حالتوں میں تکبیر کہتے تھے پس جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو قیام سے رکوع میں جاتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے

مُسْتَقِلٌّ وَقَدْ رَاَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْاِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْاَذَانُ اَيْضًا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْاِقَامَةِ عَلٰى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْاَذَانِ اَيْضًا فَكَانَ مِمَّا يُدْخَلُ عَلٰى هٰذِهِ الْحُجَّةِ اِنَّا رَاَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْاِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهٗ فَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ اِلَيْهِ مِنْهُ هُوَ نِصْفُهٗ اِلَّا اَنَّهٗ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهٗ نِصْفٌ كَانَ حُكْمُهٗ حُكْمَ سَائِرِ الْاَشْيَآءِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ مِمَّا اِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا وَجَبَ بِوُجُوْبِهٖ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَوَآءً فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِاَحَدِ الْمُعْتَبِيْنَ عَلَى الْاٰخَرِ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا اَنَّهٗ فِي الْاِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَيَجِيْءُ بِهٖ هٰهُنَا عَلٰى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهٖ فِي الْاَذَانِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ اَيْضًا وَلَا يَجِيْءُ بِهٖ عَلٰى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْاَذَانِ فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْاِقَامَةِ مِمَّا لَهٗ نِصْفٌ عَلٰى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْاَذَانِ سَوَآءً كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْاِقَامَةِ اَيْضًا هُوَ عَلٰى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْاَذَانِ اَيْضًا سَوَآءً لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْاِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا۔

بھی باقی اذان کی طرح ہو۔ البتہ اس دلیل پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہم دیکھتے ہیں جن الفاظ کے ساتھ اقامت ختم ہوتی ہے وہ نصف نہیں ہوتے پس جائز ہے کہ اس سے مقصود اس کا نصف ہونا ہو لیکن جب وہ نصف نہیں ہوتے تو اس کا حکم ان تمام اشیاء کی طرح ہوگا جو تقسیم نہیں ہوتیں اور جب ان کا بعض واجب ہو جائے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہوتی ہے پس اذان اور اقامت دونوں لا الہ الا اللہ پر ختم ہوتی ہیں لہٰذا اس میں دونوں میں سے ایک مفہوم پر بھی دلیل نہ ہوئی۔

پھر ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو بار کہا جاتا ہے تو یہاں یہ کلمات اس طرح لائے جائیں جیسے اذان میں اس مقام پر لائے جاتے ہیں اور اذان کے مقابلے میں یہاں نصف نہیں لائے جاتے، پس جب اقامت میں یہ کلمات اذان میں پائے جانے والے ان کلمات سے نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے باقی کلمات بھی اذان کے اعتبار سے ایک جیسے ہونے چاہییں اور اس سے کوئی چیز چھوڑی نہ جائے اس سے ثابت ہوا کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام سے بھی یہی بات منقول ہے۔

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُجَمِّعِ ابْنِ جَارِیَةَ عَنْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلَمَةَ ابْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ کَانَ یُثَنِّیْ الْاِقَامَةَ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے غلام آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ ثَوْبَانُ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی۔

حضرت حماد، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت (دونوں) دو دو بار کلمات کے ساتھ کہتے تھے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَحْذُوْرَةَ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی۔

حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ اذان اور اقامت دو دو بار کلمات کے ساتھ ساتھ کہتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا۔

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اِسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَآءُ۔

فَاَخْبَرَ مُجَاهِدٌ اَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ وَاَنَّ الْاَصْلَ هُوَ التَّثْنِیَةُ۔

اس سلسلے میں حضرت مجاہد سے مروی ہے، فطر بن خلیفہ نقل کرتے ہیں کہ اقامت کے کلمات ایک ایک بار کہنا مگر انہوں نے تخفیف کی خاطر اختیار کیا تو حضرت مجاہد نے بتایا کہ یہ بدعت ہے اور اصل بات جفت کلمات کہنا ہے۔

بَابُ ۳۰ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِیْ اَذَانِ الصُّبْحِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

باب ۳۰: مؤذن کا صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ کَرِهَ قَوْمٌ اَنْ یُّقَالَ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کے

لِاَنَّ صَبْرَهٗ عَلَى الْقُعُوْدِ حَتّٰى يَرْكَعَ قَاعِدًا الْاَدَلُّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَقُوْمَ فَيَرْكَعَ قَائِمًا وَقِيَامُهٗ مِنْ قُعُوْدِهٖ حَتّٰى يَرْكَعَ قَائِمًا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ لَهٗ اَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ اَوْلٰى مِمَّا قَبْلَهٗ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

اسی حالت قعود میں رکوع کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں سمجھتے تھے اور آپ کا قعدے سے قیام کر کے رکوع میں جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کے نزدیک بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز تھا۔ لہٰذا ہم نے اس حدیث کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد میں نوافل پڑھنا

۱۸۵۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْمُطَرِّفِ ابْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِالْاَشْهَلِ فَلَمَّا فَرَغَ رَاَى النَّاسَ يُسَبِّحُوْنَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ فِي الْبُيُوْتِ۔

حضرت سعد بن اسحٰق اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز بنو عبدالاشہل کی مسجد میں ادا فرمائی۔ فارغ ہوئے تو دیکھا کہ لوگ تسبیح (نوافل) پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا لوگو! یہ نماز گھروں میں پڑھی جاتی ہے۔

۱۸۵۹۔ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَيْتِيْ وَالصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ تَرٰى مَا اَقْرَبَ بَيْتِيْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَاَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً۔

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر کی نماز اور مسجد کی نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم دیکھتے ہو میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے۔ تو میں فرض نماز کے علاوہ مسجد کی بجائے گھر میں پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اقوال اہل علم

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ التَّطَوُّعَ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُفْعَلَ فِي الْمَسَاجِدِ اِلَّا الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ مِثْلَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ اَنْ تُصَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنْ تُؤَخَّرُ ذٰلِكَ لِلْبُيُوْتِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا التَّطَوُّعُ فِي الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ غَيْرُ

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی راہ اختیار کی ہے کہ مساجد میں وہی نماز پڑھنا مناسب ہے جسے چھوڑنا جائز نہیں مثلاً ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دو رکعتیں اور جو اس کے علاوہ ہے اسے مسجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ اسے گھروں کی طرف مؤخر کیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ مساجد میں نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھروں میں پڑھنا افضل ہے

اَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْمَنَازِلِ اَفْضَلُ مِنْهُ۔

انہوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۶۰- وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْاَحْمَدَ قَالَ ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ لِي الْعَبَّاسُ بِتُّ اللَّيْلَةَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهٗ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پہ ٹھہرا فرماتے ہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء ادا فرمائی پھر اس کے بعد نماز پڑھی حتیٰ کہ مسجد میں آپ کے علاوہ کوئی نہ رہا۔

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيْلَ فَلِذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ اِلَّا اَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوْتِ اَفْضَلُ مِنْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت اس بات پہ دلالت کرتی ہے کہ آپ کبھی یہ طویل نفل مسجد میں ادا فرماتے تھے تو ہمارے نزدیک یہ اچھا ہے مگر گھر میں نفل پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرض نماز کے علاوہ مرد کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہو امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم کا یہی قول ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

باب ۷۲: وتروں کے بعد نفل پڑھنا

۱۸۶۱- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِيْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِيْ وَسْطِهٖ وَفِيْ آخِرِهٖ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِيْ آخِرِهٖ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری حصے میں وتر پڑھا کرتے تھے پھر ہمیشہ آخری حصہ میں ہی پڑھتے رہے۔

۱۸۶۲- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَبُوْاِسْحٰقَ اَنْبَاَنِيْ غَيْرُ مَرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابو اسحٰق نے مجھے متعدد بار بتایا کہ میں نے حضرت عاصم بن ضمرہ سے سنا وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

اَنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَکَانَ رَجُلًا اَعْمٰی لَایُنَادِیْ حَتّٰی یُقَالَ لَهٗ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں حضرت ابن مکتوم نابینا تھے وہ اذان نہ دیتے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا آپ نے صبح کر دی، آپ نے صبح کر دی۔

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْکُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

حضرت زہری، حضرت سالم سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (حضرت سالم کے والد) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۸۰۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن شہاب، سالم سے وہ حضرت ابن عمر سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۱۔ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَذَکَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حضرت زہری سے روایت کرتے ہوئے ان کی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ قَالَ اَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔

حضرت زہری فرماتے ہیں حضرت سالم بن عبداللہ نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیئو، حتیٰ کہ حضرت ابن ام مکتوم اذان دیں۔

۷۸۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِیُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت زہری سالم سے وہ اپنے والد سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۷۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن دینار، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل نقل کرتے ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ -

۷۸۵ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ آنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ -

حضرت مالک عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۷۸۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ وَشُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ شَكَّ شُعْبَةُ -

حضرت مالک اور شعبہ، حضرت عبداللہ بن دینار سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انھوں نے فرمایا یہاں تک کہ حضرت بلال اذان دیں یا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہما۔ حضرت شعبہ (راوی) کو شک ہے۔

۷۸۷ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَصْعَدُ هٰذَا -

حضرت قاسم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتی ہیں لیکن اس میں حضرت بلال اور ابن ام مکتوم کے درمیان شک نہیں ہے۔ اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا کہ یہ (حضرت بلال مقام اذان سے) اترتے اور وہ (حضرت ابن ام مکتوم) چڑھتے۔

۷۸۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَيْسَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَوِ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ هٰذَا اَوْ اَرَادَ هٰذَا اَنْ يَّصْعَدَ تَعَلَّقُوْا بِهٖ وَقَالُوْا كَمَا اَنْتَ حَتّٰى نَتَسَحَّرَ -

حضرت خبیب بن عبدالرحمٰن اپنی پھوپھی حضرت انیسہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال یا (فرمایا) حضرت ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت بلال یا (فرمایا) ابن ام مکتوم اذان دیں۔ جب یہ (ایک موذن) اترتے اور وہ (دوسرے موذن) اوپر جانا چاہتے تو صحابہ کرام انھیں پکڑ لیتے اور کہتے ٹھہر جاؤ سحری ہم نے کر لیں۔

۷۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ وَزَادَ وَكَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَ

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا اس میں اضافہ ہے کہ حضرت انیسہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا تھا اور ان دونوں (کی اذان) کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا کہ یہ چڑھتے اور

إِسْتَفْتَاهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ يُتِمُّهَا عَشْرًا۔

انھوں نے فرمایا دس رکعات پوری کرے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ وَسَنَذْكُرُهُ بَعْدَ هٰذَا إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس قول کے خلاف بھی مروی ہے اور ہمیں اسے انشاءاللہ اس کے بعد ذکر کریں گے۔

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِلْوِتْرِ۔

دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ وتروں کو فاسد نہیں کرتے۔

۱۸۷۳- وَرَوَوْا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابَلْتِي قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ قَرَأَ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھیں اور ان میں قرأت فرمائی آپ بیٹھے ہوئے تھے جب رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو کھڑے ہوگئے اور رکوع کیا ہم نے وتروں کے باب میں بھی سعد بن ہشام کی روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل (روایت کرتے ہوئے) ذکر کیا ہے۔

وَقَدْ ذَكَرْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَائِشَةَ فِي بَابِ الْوِتْرِ فِي حَدِيثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ۔

۱۸۷۴- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِالرَّحْمٰنِ وَالْوَاقِعَةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۂ رحمٰن اور سورۂ واقعہ پڑھتے تھے۔

۱۸۷۵- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے ان دو رکعتوں میں آپ "اذا زلزلت الارض" اور "قل یا ایہا الکفرون" پڑھتے۔

۱۸۷۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے آپ نے فرمایا یہ سفر بڑا مشکل اور بوجھل ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر

وسلم قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فقال إن هذا السفر جهد وثقل فإذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فإن استيقظ وإلا كانتا له۔

فهذا رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تطوع بعد الوتر بركعتين وهو جالس ولم يكن ذلك ناقضا للوتر المتقدم فهذا أولى مما تأوله أهل المقالة الأولى وادعوه من معنى حديث علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى وتره إلى السحر مع أن ذلك أيضا ليس فيه خلاف عندنا لهذا لأنه قد يجوز أن يكون وتره ينتهي إلى السحر ثم يتطوع بعده قبل طلوع الفجر فإن قال قائل يحتمل أن يكون تينك الركعتين هما ركعتا الفجر فلا يكون ذلك من صلاة الليل **قيل له** لا يجوز ذلك من جهتين أما أحدهما فلأن سعد بن هشام إنما سأل عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فكان ذلك منها جوابا لسؤاله وإخبارا منها إياه عن صلاته بالليل كيف كانت والجهة الأخرى أنه ليس لأحد أن يصلي ركعتي الفجر جالسا وهو يطيق القيام لأنه بذلك تارك لقيامهما وإنما يجوز أن يصلي قاعدا وهو يطيق القيام ما له أن لا يصليه ألبتة ويكون له تركه بكماله يكون له ترك القيام فيه فأما ما ليس له تركه فليس له ترك القيام فيه فثبت بذلك أن تينك الركعتين اللتين تطوع بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الوتر كانتا من صلاة الليل وفي ذلك ما وجب به قول الذين لم يروا بالتطوع في الليل بعد الوتر بأسا

پڑھ لے تو اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھے اور جاگ جائے تو ٹھیک ہے ورنہ یہی اس کے لیے کافی ہیں۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھے تو یہ (نفل) آپ کے پہلے پڑھے جانے والے وتروں کو فاسد نہیں کرتے لہٰذا یہ پہلے قول والوں کی تاویل سے زیادہ بہتر ہے ان لوگوں نے حدیث حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مفہوم کی بنیاد پر دعویٰ کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سحری تک پہنچے لیکن اس کے باوجود اس میں ہمارا بھی کوئی اختلاف نہیں کیونکہ ممکن ہے آپ کے وتر ہی سحری تک پہنچے ہوں۔ اور آپ نے طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھے ہوں۔

اگر کوئی شخص کہے کہ ان دو رکعتوں میں فجر سے پہلے کی دو رکعتیں ہونے کا احتمال ہے لہٰذا یہ رات کی نماز سے نہ ہوں گی۔

تو اسے کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے جائز نہیں ایک یہ کہ حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا تھا تو یہ ان کے سوال کا جواب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت کے بارے میں خبر دینا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ صبح کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنا کسی کے لیے بھی جائز نہیں جبکہ قیام پر قادر ہو کیونکہ اس صورت میں قیام کا تارک ہوگا حالانکہ قیام کے باوجود بیٹھ کر وہی نماز پڑھی جا سکتی ہے جو ضروری نہ ہو اور اسے چھوڑنے کی اجازت ہو تو اسے جیسے مکمل چھوڑنے کا حق ہے اسی طرح اس قیام کو بھی چھوڑا جا سکتا ہے لیکن جس نماز کو چھوڑا نہیں جا سکتا اس میں قیام کو چھوڑنے کا حق بھی نہیں اس سے ثابت ہوا کہ وہ دو رکعتیں جنھیں حضور علیہ السلام وتروں کے بعد پڑھتے تھے وہ رات کی نماز سے تھیں اس سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو رات کو وتروں کے بعد نفل پڑھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی اسے وتروں کے لیے مفسد قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَرَجَعَ فَنَادٰى اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ مِمَّنْ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ مَا كَانَ مِنْ نِدَائِهٖ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا كَانَ مُبَاحًا لَّهٗ هُوَ لِغَيْرِ الصَّلٰوةِ وَاَنَّ مَا اَنْكَرَهٗ عَلَيْهِ اِذْ فَعَلَهٗ قَبْلَ الْفَجْرِ كَانَ لِلصَّلٰوةِ۔

تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات روایت کرتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں، پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی وہ اذان جو طلوع فجر سے پہلے ہوتی تھی اور وہ ان کے لیے جائز تھی وہ نماز کے لیے نہ تھی اور جس اذان کے فجر سے پہلے دینے پر اعتراض کیا وہ نماز کیلئے تھی۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ مَا۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵۔ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ۔

حضرت ابن عمر، حضرت حفصہ بنت عمر (رضی اللہ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ جب موذن فجر کی اذان کہتا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر فجر کی دو رکعتیں پڑھتے پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے اور کھانا کھانا حرام قرار دیتے اور فجر سے پہلے اذان نہ ہوتی تھی۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ اِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا بِلَالًا اَنْ يَّرْجِعَ فَيُنَادِيَ اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ عَادَتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ اَذَانًا قَبْلَ

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر، جو حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہم) سے اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ موذن، نماز کے لیے اذان، طلوع فجر کے بعد ہی دیتے تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم دیا کہ وہ اعلان کریں بندہ سو گیا تھا، یہ ان کی اس عادت پر دلالت ہے کہ ان کے ہاں فجر سے پہلے اذان معروف نہ تھی اگر وہ

الْفَجْرِ وَلَوْ كَانُوْا يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ اِذًا لَمَا احْتَاجُوْا اِلٰى هٰذَا النِّدَآءِ وَاَرَادَ بِهٖ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ النِّدَآءِ اِنَّمَا هُوَ لِيُعْلِمَهُمْ اَنَّهُمْ فِيْ لَيْلٍ بَعْدُ حَتّٰى يُصَلِّيَ مَنْ اٰثَرَ مِنْهُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ وَلَا يُمْسِكَ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الصَّآئِمُ وَقَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ بِلَالٌ كَانَ يُؤَذِّنُ فِيْ وَقْتٍ كَانَ يَرٰى اَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ فِيْهِ وَلَا يَتَحَقَّقُ ذٰلِكَ لِضُعْفِ بَصَرِهٖ۔

اس اذان کو جانتے ہوتے تو اس (دوبارہ) اعلان کے محتاج نہ ہوتے اور ہمارے نزدیک اس اعلان کی مراد یہ تھی، اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ انھیں آگاہ کر دیں کہ ابھی تک رات ہے تاکہ جو شخص رات کی نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے اور ان امور سے نہ رُکے جن سے روزے دار رُکتا ہے۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ سمجھ کر اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہو گئی لیکن بینائی کمزور ہونے کی وجہ سے صحیح وقت پر نہ کہہ سکتے ہوں۔

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا۔

۷۹۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابٍ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ فَاِنَّ فِيْ بَصَرِهٖ شَيْئًا۔

اور اس بات کی دلیل یہ ہے:

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ ان کی بینائی میں کچھ کمزوری ہے۔

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُرِيْدُ الْفَجْرَ فَيُخْطِئُهٗ لِضُعْفِ بَصَرِهٖ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَعْمَلُوْا عَلٰى اَذَانِهٖ اِذْ كَانَ مِنْ عَادَتِهِ الْخَطَاُ لِضُعْفِ بَصَرِهٖ۔

یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فجر کا ارادہ فرماتے لیکن ضعفِ بصر کی وجہ سے خطا واقع ہوتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ لوگ ان کی اذان پر عمل نہ کریں کیونکہ ضعفِ بصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن چکی تھی۔

۷۹۷۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمٰنَ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ اَبِيْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اِنَّكَ تُؤَذِّنُ اِذَا كَانَ الْفَجْرُ سَاطِعًا وَلَيْسَ ذٰلِكَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب صبح کی روشنی بلند ہو رہی ہوتی ہے یہ صبح نہیں، صبح اس طرح (افق میں) پھیلتی ہے۔

۱۸۸۴ - حَدَّثَنَا ابو بکرة قال ثنا ابو داؤد قال ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر قال ذُکر عند عائشة نقض الوتر فقالت لا وتران فی لیلة۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے وتروں کے توڑنے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا ایک رات میں دو (بار) وتر نہیں ہوتے۔

۱۸۸۵ - حَدَّثَنَا ابو بکرة قال ثنا عبد اللہ بن حمران قال ثنا عبد الحمید بن جعفر عن عمران بن ابی انس عن عمر بن الحکم ان ابا ھریرة قال لو جئت بثلثة ابعرة فانختها ثم جئت ببعیرین فانختهما الیس کان یکون ذلک وترا قال وکان یضربه مثلا لنقض الوتر۔

حضرت عمر بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں تین اونٹ لاکر بٹھا دوں پھر دو اونٹ لاکر بٹھاؤں تو کیا یہ وتر (طاق) نہیں ہوں گے۔ راوی فرماتے ہیں آپ اس سے وتر توڑنے کے سلسلے میں مثال دے رہے تھے۔

وھذا عندنا کلام صحیح ومعناہ ان صلیت بعد الوتر من الاشفاع فھو مع الوتر الذی اوترته وترا۔

ہمارے نزدیک یہ صحیح کلام ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں وتروں کے بعد جو جفت رکعات پڑھوں تو وتر نماز کے ساتھ بھی وتر ہی ہوں گے۔

۱۸۸۶ - حَدَّثَنَا یونس قال انا ابن وھب ان مالکا حدثه عن زید بن اسلم عن ابی مرة مولی عقیل بن ابی طالب انه سأل ابا ھریرة کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوتر فقال ان شئت اخبرتک کیف اصنع انا قلت اخبرنی قال اذا صلیت العشاء صلیت بعدھا خمس رکعات ثم انام فان قمت من اللیل صلیت مثنی مثنی وان اصبحت اصبحت علی وتر۔

حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے غلام حضرت ابو مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کیسے پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ میں کیسے کرتا ہوں؟ میں نے عرض کیا بتائیے، فرمایا جب میں نماز عشاء پڑھتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعات پڑھتا ہوں پھر سو جاتا ہوں اگر رات کو جاگوں تو دو، دو رکعتوں کے ساتھ پڑھتا ہوں اور اگر صبح کر لوں (یعنی نہ جاگوں) تو وتروں پر صبح کرتا ہوں۔

فھذا ابن عباس وعائذ بن عمرو وعمار وابو ھریرة وعائشة لا یرون التطوع بعد الوتر ینقض الوتر فھذا اولی عندنا مما روی عمن خالفهم اذا کان ذلک موافقا لما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من فعله وقوله والذی روی عن الآخرین ایضا فلیس له اصل فی النظر لانهم کانوا ارادوا

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار بن یاسر، ابو ہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے سے وتروں کو فاسد نہیں سمجھتے۔

ہمارے نزدیک یہ مخالفین کی روایت سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی آپ کے فعل و قول کے موافق ہے اور دوسرے حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جب وہ نفل پڑھنا چاہے تو ایک رکعت

اَنْ يَتَطَوَّعُوْا صَلَّوْا رَكْعَةً فَيَشْفَعُوْنَ بِهَا وِتْرًا مُتَقَدِّمًا قَدْ تَطَعُوْا فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَا شَفَعُوْا بِهٖ بِكَلَامٍ وَعَمَلٍ وَنَوْمٍ وَهٰذَا اَلَا اَصْلَ لَهٗ اَيْضًا فِى الْاِجْمَاعِ فَيُعْطَفُ عَلَيْهِ هٰذَا الْاِخْتِلَافُ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَخَالَفَهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَكَرْنَا وَرُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا خِلَافُهٗ اِنْتَفٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَجُزِ الْعَمَلُ بِهٖ وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِىْ بَيَّنَّا قَوْلُ اَبِىْ حَنِيْفَةَ وَاَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

پڑھتے اور اس طرح وہ پہلے پڑھے گئے وتروں کو شفع بنانے ان (وتروں) کے اور جس کے ساتھ ان کو شفع بناتے کے درمیان کلام، عمل اور نیند کے ذریعے تفریق کرتے۔ اجماع میں اس بات کی بھی کوئی دلیل نہیں جس پر اس اختلاف کی بنیاد رکھی جائے جب صورت حال یہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نے بھی ان کی مخالفت کی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کے خلاف مروی ہے تو اس بات کی نفی ہو گئی اور اس پر عمل جائز نہیں یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِىْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ كَيْفَ هِىَ

باب: رات کی نماز میں قرأت

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسْمَعُ قِرَاءَتُهٗ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرِ وَهُوَ فِى الْبَيْتِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے تو حجروں کے پیچھے سے آواز سنائی دیتی اور آپ اپنے گھر میں ہوتے۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ عَلٰى عَرِيْشِىْ وَهُوَ يُصَلِّىْ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں درمیان شب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر سوئی ہوتی تھی آپ نماز پڑھتے ہوئے قرآن پاک (کی آیات) بار بار پڑھتے تھے۔

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ قَالَ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ اِنِّىْ كُنْتُ اَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِىْ۔

حضرت یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی حالانکہ میں اپنی چھت پر ہوتی۔

قَوْلُ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کا قول

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِرَاءَةَ فِىْ صَلٰوةِ اللَّيْلِ هٰكَذَا هِىَ وَكَرِهُوا الْمُخَافَتَةَ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا اِنْ شَاءَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہ خیال ہے کہ رات کی نماز میں قرأت اس طرح ہے ان کے نزدیک آہستہ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات نے ان

خَافَتَ وَاِنْ شَاءَ جَهَرَ۔

کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے پڑھے۔ انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے۔

۱۸۹۰۔ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ خَالِدِ الْوَالِبِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا اَوْ يَخْفِضُ طَوْرًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی (نماز میں) قرأت کبھی بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے۔

۱۸۹۱۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِمْرَانَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت حفص بن غیاث، حضرت عمران سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۱۸۹۲۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو خالد، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

فَهٰذَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ فِيْ قِرَاءَتِهٖ بِاللَّيْلِ طَوْرًا وَيَخْفِضُ طَوْرًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّ لِلْمُصَلِّيْ فِي اللَّيْلِ اَنْ يَرْفَعَ اِنْ اَحَبَّ وَيَخْفِضَ اِنْ اَحَبَّ وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ رَفْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوتِهٖ بِاللَّيْلِ هُوَ رَفْعٌ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ بِعَقِبِهِ الْخَفْضَ فَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاُمِّ هَانِئٍ لَا يَنْفِي الْخَفْضَ وَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُبَيِّنُ اَنَّ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَخْفِضَ اِنْ اَحَبَّ فَهُوَ اَوْلٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ وَبِهٖ يَقُوْلُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

تو یہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خبر دیتے ہیں کہ آپ رات کو کبھی بلند آواز سے قرأت کرتے اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی رات کو چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر چاہے تو آہستہ پڑھے اور ممکن ہے جو کچھ حضرت ام ہانی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے حضور علیہ السلام کی نماز شب میں بلند آواز کے بارے میں ذکر کیا ہے اور آہستہ پڑھنے کے بعد بلند کرنا ہو پس حضرت ابن عباس اور ام ہانی رضی اللہ عنہم کی روایت آہستہ پڑھنے کی نفی نہیں کرتی۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ نمازی چاہے تو آہستہ پڑھے اور چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے تو ان احادیث کی نسبت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

بَابُ جَمْعِ السُّوَرِ فِي رَكْعَةٍ

۱۸۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ۔

۱۸۹۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ سُورَةٍ رَكْعَةٌ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ سِيرِينَ فَقَالَ أَسَمّٰى لَكَ مَنْ حَدَّثَهُ فَقُلْتُ لَا قَالَ أَفَلَا تَسْأَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَنْ حَدَّثَنِي وَفِي أَيِّ مَكَانٍ حَدَّثَنِي وَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّي بَيْنَ عِشْرِينَ حَتّٰى بَلَغَنِي هٰذَا الْحَدِيثُ

باب: ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا ہر سورت کے لیے ایک ایک رکعت ہے۔

حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے حضرت عاصم احول (راوی) فرماتے ہیں میں نے یہ بات حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے ذکر کی تو انھوں نے فرمایا کیا انھوں نے آپ کو بتایا کہ ان سے کس نے بیان کیا، میں نے کہا نہیں فرمایا کیا تم ان سے نہیں پوچھتے؟ چنانچہ میں نے پوچھتے ہوئے عرض کیا کہ آپ سے کس نے بیان کیا؟ انھوں نے فرمایا میں جانتا ہوں مجھ سے کس نے بیان کیا اور کس مقام پہ بیان کیا میں تقریباً بیس شخصوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوا لَا يَنْبَغِي لِلرَّجُلِ أَنْ يَّزِيْدَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ عَلٰى سُورَةٍ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۱۸۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ لَبِيبَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ أَوْ قَالَ فِي لَيْلَةٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً وَلٰكِنْ فَصَّلَهُ لِتُعْطٰى كُلُّ سُورَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ (۱)

وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ (۲) أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مَا بَدَا لَهُ (۳)

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اس طرف گئی ہے وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کے لیے ایک رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک سورت سے زائد پڑھنا مناسب نہیں انھوں نے اس سلسلے میں اس حدیث اور جو کچھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سے استدلال کیا۔

حضرت ابن لبیبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بتایا کہ میں ایک رکعت میں یا کہا ایک رات میں مفصل (کی سورتیں) پڑھتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو قرآن پاک اکٹھا نازل فرماتا لیکن اس نے الگ الگ کیا تاکہ ہر سورت کو رکوع اور سجدے میں اس کا حق دیا جائے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ کوئی شخص ایک رکعت میں جتنی سورتیں چاہے پڑھے۔

۱۸۹۶- وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ السُّوَرَ قَالَتِ الْمُفَصَّلَ۔

انھوں نے اس سلسلے میں یوں استدلال کیا ہے:
حضرت عبداللہ بن شقیق فرماتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) سورتیں ملاتے تھے فرمایا ہاں مفصل کی سورتیں۔

۱۸۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ نَهِيْكِ بْنِ سِنَانِ السُّلَمِیِّ اَنَّهٗ اَتٰى عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ وَنَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ اِنَّمَا فُصِّلَ لِتُفَصِّلُوْا لَقَدْ عَلِمْنَا النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً الرَّحْمٰنُ وَالنَّجْمُ عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كُلَّ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ وَذَكَرَ الدُّخَانَ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ اَرَاَيْتَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ رُبَّمَا قَرَأْتُ اَرْبَعًا فِیْ رَكْعَةٍ۔

حضرت حصین فرماتے ہیں مجھے حضرت ابراہیم نے نہیک بن سلمی سے خبر دی کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے رات کو ایک رکعت میں مفصل کی تمام سورتیں پڑھی ہیں انھوں نے فرمایا شعروں کی طرح تیز پڑھتے ہوئے خشک کھجوروں کی طرح منتشر کرتے ہوا ان کو جدا جدا رکھا گیا تاکہ تم بھی جدا جدا پڑھو۔ ہمارے علم میں ایسی سورتیں ہیں جنھیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تالیف کے مطابق بیس سورتوں کو دو دو کر پڑھتے تھے۔ مثلاً سورہ رحمٰن اور سورہ نجم وغیرہ انھوں نے ایک ایک رکعت میں سورہ دخان اور عم تیساءلون پڑھنے کا ذکر کیا، حضرت حصین فرماتے ہیں میں نے حضرت ابراہیم سے پوچھا بتائیے اس سے چھوٹی سورتوں میں کیسے کروں ، تو فرمایا میں بعض اوقات ایک رکعت میں چار سورتیں پڑھتا ہوں۔

۱۸۹۸- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ اِنِّیْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ۔

حضرت ابو وائل فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مفصل (کی تمام سورتیں) ایک رکعت میں پڑھتا ہوں۔ فرمایا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو میں ان سورتوں کو جانتا ہوں جنھیں حضور علیہ السلام ملا کر پڑھتے تھے۔

۱۸۹۹- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا سَيَّارٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ النَّبِیُّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ سُوْرَتَيْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ۔

حضرت سیار، حضرت ابو وائل سے وہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنِّي قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ أَوْ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ كَانَ يَقْرُنُ بَيْنَ كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ النَّجْمِ وَالرَّحْمٰنِ فِي رَكْعَةٍ عِشْرُونَ سُورَةً فِي عَشْرِ رَكَعَاتٍ۔

حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میں ایک رکعت میں مفصل (کی تمام سورتیں) پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا خشک کھجوروں کو منتشر کرنے کی طرح پھیلاتے ہو یا شعروں کی طرح جلدی جلدی پڑھتے ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو آپ دو سورتیں ملاتے تھے ایک رکعت میں سورۂ نجم اور سورۂ رحمٰن پڑھتے اس طرح دس رکعتوں میں بیس سورتیں پڑھتے تھے۔

١٩٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيرُ قَالَ أَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا اسْتَفْتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَكَانَ إِذَا أَتَى عَلَى آيَةٍ فِيهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ وَقَفَ فَسَأَلَ أَوْ تَعَوَّذَ أَوْ قَالَ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے سورۂ بقرہ شروع فرمائی جب اس سے فارغ ہوئے تو آل عمران شروع کی جب کسی ایسی آیت پر پہنچتے جس میں جنت یا جہنم کا ذکر ہوتا تو ٹھہر جاتے، سوال کرتے یا پناہ مانگتے۔ یا انہوں (حضرت حذیفہ) نے کچھ کلام فرمایا جس کا یہی مفہوم ہے۔

فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرُنُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا مَا رَوَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَهُوَ أَوْلَى لِاسْتِقَامَةِ طَرِيقِهِ وَصِحَّةِ مَجِيئِهِ وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ بَعْدَ ذٰلِكَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمُفَصَّلَ لِتُفَصِّلُوهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ فَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ لِأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِي آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى۔

تو ان روایات میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ یہ حضرت ابوالعالیہ کی روایت کے خلاف ہے لیکن یہ اپنے طریق روایت کی استقامت و صحت کے اعتبار سے اولیٰ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ انہیں مفصل اس لیے کہا گیا تاکہ تم ان کو جدا جدا (رکعات میں) پڑھو تو یہ بات انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں کی ممکن ہے یہ ان کی اپنی رائے ہو اگر یہ ان کی اپنی رائے ہے تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے کیونکہ وہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ ہم اس بات کو باب آخر میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي رَكْعَةٍ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ بِبَعْضِ سُورَةٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے نمازِ فجر کی ایک رکعت سورت کا کچھ حصہ پڑھا۔

۱۹۰۲۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَافْتَتَحَ سُورَةَ الْمُؤْمِنِ فَلَمَّا أَتٰى عَلٰى ذِكْرِ مُوسٰى وَعِيسٰى أَوْ مُوسٰى وَهٰرُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمْ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن صبح کی نماز کے وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سورۂ مومن شروع کی، جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون (علیہم السلام) کے ذکر پر پہنچے تو کھانسی شروع ہو گئی اور آپ نے رکوع کر دیا۔

فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِلسَّعْلَةِ الَّتِي عَرَضَتْ لَهُ قِيلَ لَهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِآيَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

اگر کوئی شخص کہے کہ یہ تو کھانسی آنے کے باعث تھا تو اسے (جواباً) کہا جائے گا کہ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فجر کی دو رکعتوں میں قرآن پاک کی دو آیتیں پڑھیں اور ہم نے فجر کی قراءت سے متعلق باب میں اسے ذکر کیا ہے۔

۱۹۰۳۔ وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ حَيَّانَ أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ رَجُلٍ هُوَ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ بِهَا يَرْكَعُ وَبِهَا يَسْجُدُ وَبِهَا يَدْعُو۔

حضرت جسرہ بنت دجاجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی ایک آیت پڑھنے لگے اس کے ساتھ آپ رکوع کرتے اسی کے ساتھ سجدہ کرتے اور اسی کے ساتھ دعا مانگتے۔

۱۹۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دُجَاجَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

حضرت قدامہ بن عبداللہ، حضرت جسرہ بنت دجاجہ سے اور وہ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آیت کے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی وہ آیت یہ ہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ۔ آخر تک ——— اور اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

۱۹۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ

حضرت قدامہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں مجھے حضرت جسرہ

قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ جَسْرَةُ بِنْتُ دُجَاجَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ اَبَا ذَرٍّ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

بنت دجاجہ نے بیان فرمایا کہ انھوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں

فَهٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ فِیْ رَکْعَةٍ وَقَدْ ثَبَتَ اَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ السُّوْرَةِ فِی الرَّکْعَةِ لِمَا قَدْ ذَکَرْنَا مِمَّا جَاءَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقِیَامِ فَذٰلِكَ یَنْفِیْ اَیْضًا مَا ذَکَرَ اَبُو الْعَالِیَةِ لِاَنَّهٗ یُوْجِبُ اَنَّ الْاَفْضَلَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا اُطِیْلَتِ الْقِرَاءَةُ وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْجَمْعِ بَیْنَ السُّوَرِ الْکَثِیْرَةِ فِیْ رَکْعَةٍ وَهٰذَا کُلُّهٗ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رَوَیْنَا عَنْهُ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ ایک رکعت میں ایک سورت پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ذکر کیا ہے اور آپ سے یہ بھی منقول ہے کہ بہترین نماز وہ ہے جس کا قیام طویل ہو۔ یہ بات بھی حضرت ابوالعالیہ کی روایت کی نفی کرتی ہے کیونکہ اس سے لازم آتا ہے کہ افضل نماز وہی ہے جس میں طویل قرأت ہو، اور ایک رکعت میں متعدد سورتیں جمع کیے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ ہم نے باب کے شروع میں ذکر کیا ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

۱۹۰۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ بْنُ قَیْسٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَجْمَعُ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ فِی الرَّکْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتوں کو جمع کرتے تھے۔

۱۹۰۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَمُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَیْنِ وَالثَّلٰثِ فِیْ رَکْعَةٍ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک رکعت میں دو اور (کبھی) تین سورتیں پڑھتے تھے۔

۱۹۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَکَانَ یَقْسِمُ السُّوْرَةَ الطَّوِیْلَةَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ۔

حضرت محمد بن اسحٰق، حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہم) سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ اضافہ ہے کہ آپ طویل سورت کو فرض نماز کی دو رکعتوں پر تقسیم کرتے تھے۔

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ عُمَرَ وَغَیْرِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی۔

اس سلسلے میں حضرت ابن عمر اور دیگر حضرات سے بھی مروی ہے جو اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے۔

۱۹۰۹ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى بِسُورَةِ يُوسُفَ حَتّٰى بَلَغَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ یوسف پڑھی جب "وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ - آخر تک۔ اور غم سے آنکھیں سفید ہوگئیں اور وہ غصہ کھاتے ہے" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۰ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَلَمْ تَرَ وَلِإِيلَافِ۔

حضرت عمرو بن میمون فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا تو آپ نے مغرب کی دوسری رکعت میں "الم ترکیف" اور "لایلف قریش" (دو سورتیں) پڑھیں۔

۱۹۱۱ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَافْتَتَحَ الْأَنْفَالَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ثُمَّ رَكَعَ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی تو آپ نے سورۂ انفال شروع فرمائی جب آپ "نعم المولیٰ ونعم النصیر" پر پہنچے تو رکوع فرمایا۔

۱۹۱۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّهِ فِي رَكْعَةٍ۔

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت کے ساتھ قیام لیل فرماتے تھے۔

۱۹۱۳ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الضُّحٰى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ هٰذَا مَقَامُ أَخِيكَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ لَقَدْ رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى أَصْبَحَ أَوْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ يَقْرَأُ آيَةً يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ وَيَبْكِي أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ الْآيَةَ۔

حضرت ابو الضحیٰ، حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں مجھے مکہ مکرمہ کے ایک شخص نے بتایا کہ تمہارے بھائی حضرت تمیم داری کو میں نے اس جگہ دیکھا آپ صبح تک یا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی، کھڑے رہے آپ ایک آیت "ام حسب الذین اجترحوا السیات" پڑھتے اسی کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے تھے۔

۱۹۱۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاؤُدَ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

حضرت اسحٰق بن سعید اپنے والد سے وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں

أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ۔

کہ انھوں نے ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھا۔

۱۹۱۵۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْبَيْتِ۔

حضرت حماد حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے گھر میں ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھا۔

۱۹۱۶۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَمَّنَا فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَوَصَلَ بِسُورَةِ الْفِيلِ لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ فِي رَكْعَةٍ۔

حضرت مغیرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی تو ایک رکعت میں سورۂ فیل اور سورۂ قریش کو ملایا۔

وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا مِمَّا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَةُ فِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثْرَةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ تَابِعِيهِمْ هُوَ النَّظَرُ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ هِيَ وَسُورَةٌ غَيْرُهَا فِي رَكْعَةٍ وَلَا يَكُونُ بِذٰلِكَ بَأْسٌ وَلَا يَجِبُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لِأَنَّهَا سُورَةٌ رَكْعَةٌ فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مَا سِوَاهَا مِنَ السُّوَرِ لَا يَجِبُ أَيْضًا لِكُلِّ سُورَةٍ مِنْهُ رَكْعَةٌ وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات آئی ہیں اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے ایک کثیر تعداد نے اسے اپنایا ہے یہی قیاس کا تقاضا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سورۂ فاتحہ کے لیے ایک ہی رکعت کا ہونا واجب نہیں پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دوسری سورتیں بھی اسی طرح ہوں ایک سورت کے لیے ایک رکعت کا ہونا ضروری نہ ہو۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ هُوَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ أَمْ مَعَ الْإِمَامِ

باب: رمضان المبارک میں نماز شبینہ تنہا پڑھنا افضل ہے یا باجماعت!!!

۱۹۱۷۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَلَمَّا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روزے رکھے لیکن آپ نے ہمارے ساتھ (نماز کے لیے) قیام نہ فرمایا حتیٰ کہ مہینے سے سات دن رہ گئے جب ساتویں رات (یعنی ان سات میں سے پہلی رات) آئی تو تشریف لائے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ رات کا ایک تہائی گذر گیا پھر چھٹی (آئندہ) رات ہمیں نماز نہ پڑھائی۔

كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ لَيْلَةَ الْخَامِسَةِ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُمْ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الثَّالِثَةِ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهْلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُوْرُ

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْقِيَامَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي الْمَنَازِلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا بَلْ صَلَاتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الْاِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَنْ قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهٗ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّهٗ قَالَ خَيْرُ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ قَامَ بِهِمْ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَاَرَادُوْا اَنْ يَّقُوْمَ بِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فَاَعْلَمَهُمْ بِهٖ اَنَّ صَلٰوتَهُمْ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وُحْدَانًا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهِمْ مَعَهٗ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَصَلَاتُهُمْ تِلْكَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ اَحْرٰى اَنْ يَّكُوْنَ اَفْضَلَ مِنَ الصَّلٰوةِ مَعَ غَيْرِهٖ فِيْ غَيْرِ مَسْجِدِهٖ فَتَصْحِيْحُ هٰذَيْنِ الْاَثَرَيْنِ يُوْجِبُ اَنَّ حَدِيْثَ اَبِيْ ذَرٍّ هُوَ عَلٰى اَنْ يُّكْتَبَ لَهٗ بِالْقِيَامِ مَعَ الْاِمَامِ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهٖ وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُوْجِبُ

حتیٰ کہ پانچویں رات کو ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا نصف حصہ گذر گیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ اضافہ فرمائیں (تو اچھا ہے) فرمایا جب کوئی قوم امام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس ہے تو اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ آپ نے چوتھی رات نماز نہ پڑھائی حتیٰ کہ جب تیسری رات آگئی تو آپ گھر والوں کے ہمراہ تشریف لائے اور ہمیں (اتنا وقت) نماز پڑھائی کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا ڈر ہوا۔ حضرت جبیر بن نفیر حضرمی فرماتے ہیں میں نے پوچھا فلاح کیا ہے؟ تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "سحری کھانا" ——— امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی بات کی طرف گئی ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے ساتھ قیام کرنا ——— گھروں میں پڑھنے سے افضل ہے۔ انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا ہے کہ جس نے امام کے ساتھ قیام کیا پھر لوٹا تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں نماز پڑھنا امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل ہے اس سلسلے میں ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ (دوسرے فریق نے) جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے حتیٰ کہ واپس لوٹے تو اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب بھی لکھا جاتا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے آپ نے فرمایا لیکن آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں ادا ہو، یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ رمضان شریف میں قیام فرمایا انھوں نے چاہا کہ اس کے بعد بھی آپ ان کو نماز پڑھائیں تو آپ نے یہ بات فرمائی لہٰذا آپ نے ان کو بتایا کہ ان کا گھر میں تنہا نماز پڑھنا آپ کے ساتھ مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے تو یہ نماز گھر میں ادا کرنا کسی دوسرے کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت کے لائق ہے۔ لہٰذا ان دو روایتوں کی تصحیح سے لازم آیا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت سے امام کے ساتھ قیام کرنے سے بقیہ رات کے

اَنَّ مَا فَعَلَ فِیْ بَیْتِهٖ هُوَ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ هٰذَانِ الْاَثَرَانِ۔

۱۹۱۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ یُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَرَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَالِیَ حَتَّی اجْتَمَعَ اِلَیْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ فَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ صَنِیْعَكُمْ مُنْذُ اللَّیْلَةِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُكْتَبَ عَلَیْكُمْ قِیَامُ اللَّیْلِ وَلَوْ كُتِبَ عَلَیْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

۱۹۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ حَاتِمٍ قَالَ ثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُرْدَانُ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِیْ فُلَانٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِی النَّضْرِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

۱۹۲۰۔ حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ وَاَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ اَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ صَلَاتُهٗ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَیْرِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ بَابِ التَّطَوُّعِ فِی الْمَسَاجِدِ فَثَبَتَ بِتَصْحِیْحِ مَعَانِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ

قیام کا ثواب ملنا ثابت ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے لازم آتا ہے کہ گھر میں یہ نماز پڑھنا اس سے افضل ہے (یہ تطبیق اس لیے دی) تاکہ دونوں روایتوں تضاد ثابت نہ ہو

۱۹۱۸۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد شریف میں چٹائی کھڑی کر کے (ایک طرف) حجرہ بنایا۔ آپ نے کئی راتیں اس میں نماز پڑھی یہاں تک کہ وہاں لوگ جمع ہو گئے پھر انھوں نے آپ کی آواز نہ سنی تو سمجھا آپ آرام فرما ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بعض نے کھانسنا شروع کر دیا تاکہ آپ کی طرف تشریف لے آئیں۔ آپ نے فرمایا میں شروع رات سے تمہارا یہ عمل (جمع ہونا) دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر قیام لیل فرض نہ ہو جائے اور اگر تم پر فرض ہو جاتا تو تم اسے قائم نہ رکھ سکتے۔ اے لوگو! گھروں میں پڑھو بے شک فرائض کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی گھر میں نماز، میری اس مسجد میں نماز سے بہتر ہے ماسوائے فرائض کے (وہ مسجد میں افضل ہیں)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی فرض نماز کے علاوہ بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرات نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے جسے ہم نے مساجد میں نوافل پڑھنے سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے پس ان روایات کے معانی کی تصحیح سے وہ بات ثابت ہوئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں (صحابہ کرام)

بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا صَحَّحْنَاهَا عَلَيْهِ

۱۹۲۱- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۹۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أُصَلِّي خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَلِّ فِي بَيْتِكَ۔

۱۹۲۳- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ وَمُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ إِلَّا سُوْرَتَيْنِ لَرَدَّدْتُهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۴- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ الْمُتَهَجِّدُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِي رَمَضَانَ فَيَؤُمُّهُمُ الرَّجُلُ وَبَعْضُ الْقَوْمِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ قَالَ شُعْبَةُ سَأَلْتُ إِسْحٰقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ هٰذَا فَقَالَ كَانَ الْإِمَامُ هٰهُنَا يَؤُمُّنَا وَكَانَ لَنَا صَفٌّ يُقَالُ لَهُ صَفُّ الْقُرَّاءِ فَنُصَلِّي عَلٰى حِدَةٍ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ۔

۱۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيَ إِلَّا سُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ لَكُنْتُ أَنْ أُرَدِّدَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ۔

۱۹۲۷- حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

سے بھی اس کے موافق مروی ہے جس کی ہم نے تصحیح کی ہے

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک کے مہینے میں امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا میں رمضان المبارک میں امام کے پیچھے (تراویح) پڑھوں؟ آپ نے فرمایا کیا تم قرآن پاک پڑھ سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر گھر میں پڑھو۔

حضرت ابوحمزہ اور مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا اگر مجھے صرف دو سورتیں بھی یاد ہوتیں اور میں انھیں بار بار پڑھتا تو یہ بات مجھے رمضان المبارک میں امام کے ساتھ کھڑا ہونے سے زیادہ پسند ہے۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا رمضان المبارک میں تہجد پڑھنے والے مسجد کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے تھے اور امام لوگوں کو پڑھا رہا ہوتا۔

حضرت مغیرہ، حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا لوگ رمضان المبارک میں نماز پڑھتے اور ایک شخص ان کی امامت کرتا جبکہ بعض لوگ مسجد میں تنہا نماز پڑھ رہے ہوتے فرماتے ہیں میں نے اسحٰق بن سوید سے اس بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا امام اس جگہ ہماری امامت کراتا اور ہماری ایک الگ صف ہوتی جسے قراء کی صف کہا جاتا پس ہم الگ نماز پڑھتے اور امام لوگوں کو نماز پڑھاتا۔

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں اگر میرے پاس صرف ایک سورت بھی ہوتی اور میں اسے بار بار پڑھتا تو مجھے رمضان المبارک میں امام کے پیچھے کھڑے ہونے سے یہ زیادہ پسند ہے۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک

بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَا يَقُومُ مَعَ النَّاسِ۔

میں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے پھر گھر کو لوٹتے تو لوگوں کے ساتھ قیام نہیں کرتے تھے

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي بِشْرٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي بِهِمْ فِيهِ۔

حضرت ابوعوانہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ہم اسے صرف ابوالبشر سے جانتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا۔

۱۹۲۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَنَافِعًا يَنْصَرِفُونَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِي رَمَضَانَ وَلَا يَقُومُونَ مَعَ النَّاسِ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت قاسم، سالم اور نافع رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ رمضان المبارک میں مسجد سے واپس لوٹ آتے اور لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرتے۔

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ أَتَيْتُ مَكَّةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ فِي زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ وَقَوْمٌ يُصَلُّونَ عَلَى حِدَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلُّهُمْ يُفَضِّلُ صَلَاتَهُ وَحْدَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ عَلَى صَلَاتِهِ مَعَ الْإِمَامِ وَذَلِكَ هُوَ الصَّوَابُ۔

حضرت اشعث بن سلیم فرماتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور میں رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ آیا تو دیکھا کہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہے اور کچھ لوگ مسجد میں الگ نماز پڑھ رہے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن سے ہم نے یہ تمام روایات روایت کی ہیں۔ یہ تمام حضرات رمضان المبارک میں تنہا نماز پڑھنے کو امام کے ساتھ پڑھنے سے افضل قرار دیتے ہیں۔

بَابُ الْمُفَصَّلِ هَلْ فِيهِ سُجُودٌ أَمْ لَا

باب: طوال المفصل میں سجدۂ تلاوت ہے یا نہیں۔

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ أَحَدٌ مِنَّا۔

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت (رضی اللہ عنہم) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی لیکن ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ أَنَا أَبُو صَخْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت حیوہ بن شریح فرماتے ہیں ہمیں حضرت ابوصخر نے خبر دی انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ

حضرت عطاء بن یسار، حضرت زید بن ثابت سے وہ نبی

أبي ذئب ح وحدثنا فهد قال ثنا علي بن معبد قال ثنا إسمعيل بن كثير عن يزيد بن قسيط عن عطاء بن يسار عن زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه۔

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

قول أهل العلم

قال أبو جعفر فذهب إلى هذا الحديث قوم فقلدوه فلم يروا في النجم سجدة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا بل فيها سجدة وليس في هذا الحديث دليل عندنا على أنه لا سجود فيها لأنه قد يحتمل أن يكون ترك النبي صلى الله عليه وسلم السجود فيها حينئذ لأنه كان على غير وضوء فلم يسجد لذلك ويحتمل أنه تركه لأنه كان في وقت لا يحل فيه السجود ويحتمل أن يكون تركه لأن الحكم كان عنده في سجود التلاوة أن من شاء سجد ومن شاء تركه ويحتمل أن يكون تركه لأنه لا سجود فيها فلما احتمل تركه للسجود كل معنى من هذه المعاني لم يكن هذا الحديث بمعنى منها أولى من صاحبه إلا بدلالة تدل عليه من غيره ولكنا نحتاج إلى أن نفتش ما بعد هذا الحديث من الأحاديث لنلتمس حكم هذه السورة هل فيها سجود أو لا سجود فيها فنظرنا في ذلك۔

اہل علم کا قول

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے انہوں نے اسے اپناتے ہوئے فرمایا کہ سورۂ نجم میں سجدہ نہیں۔ لیکن دوسرے حضرات نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں سجدہ ہے اور ہمارے نزدیک اس میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت باوضو نہ ہونے کی وجہ سے سجدہ کرنا چھوڑ دیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس لیے چھوڑا ہو کہ اس وقت سجدہ کرنا جائز نہ ہو نیز اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس وقت سجدہ تلاوت کا حکم اختیاری ہو جو چاہے سجدہ کرے اور جو چاہے چھوڑ دے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سورت میں سجدہ نہ ہو جب آپ کے سجدہ نہ کرنے میں ان سب باتوں کا احتمال ہے تو اس حدیث میں کوئی وجہ اس وقت دوسری وجوہات سے بہتر ہو سکتی ہے جبکہ اس پر کوئی دلالت پائی جاتی ہو لہٰذا ہمیں اس حدیث کے علاوہ احادیث تلاش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ہم اس حدیث کا حکم ڈھونڈ سکیں کہ اس میں سجدہ ہے یا نہیں، تو ہم نے دیکھا:

فإذا إبراهيم بن مرزوق قد حدثنا قال ثنا وهب ح وحدثنا علي بن شيبة قال ثنا يزيد بن هرون قالا ثنا شعبة عن أبي إسحق عن الأسود عن عبد الله أن النبي صلى الله عليه وسلم قرأ والنجم فسجد فيها فلم يبق أحد إلا سجد إلا شيخ كبير أخذ كفا من تراب فقال هذا يكفيني قال

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو اس میں سجدۂ تلاوت کیا تو ہم میں سے ہر آدمی نے سجدہ کیا لیکن ایک بوڑھے شیخ نے مٹی کی لپ بھر کر کہا مجھے یہی کافی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اسے بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوتا دیکھا۔

عَبْدُ اللهِ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔

۱۹۳۵۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ حَتَّى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ وَحَتَّى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَى شَيْءٍ رَفَعَهُ إِلَى وَجْهِهِ بِكَفَّيْهِ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ آپ کے ساتھ مسلمانوں اور مشرکین نے بھی سجدہ کیا حتیٰ کہ بعض نے ایک دوسرے کی پیٹھ پر سجدہ کیا اور کسی نے ہاتھ سے کوئی چیز چہرے کے قریب اُٹھا کر اس پر سجدہ کیا۔

۱۹۳۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ إِلَّا رَجُلَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے بھی سجدہ کیا البتہ دو آدمیوں نے شہرت حاصل کرنے کے لیے سجدہ نہ کیا۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْخَيَّاطُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّجَرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ فرمایا۔ اور آپ کے ساتھ حاضر انسانوں، جنوں اور درختوں نے بھی سجدہ کیا۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ سَجَدَ فِي خَاتِمَةِ النَّجْمِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا قَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا لَمَا سَجَدْتُ فِيهَا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سورۂ نجم کے اختتام پر سجدہ کرتے دیکھا تو پوچھا اے ابوہریرہ! آپ نے اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو اس میں سجدہ نہ کرتا۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے

عَمَّنْ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدَ عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ۔

کہتے ہیں ان میں سے سورۂ نجم (کا سجدہ) بھی ہے۔

١٩٤٠۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فَلَمْ اَسْجُدْ مَعَهُ لِاَنِّي كُنْتُ عَلَى غَيْرِ الْاِسْلَامِ فَلَنْ اَدَعَهَا اَبَدًا۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے مکہ مکرمہ میں سورۂ نجم پڑھی تو سجدہ کیا میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہ کیا کیونکہ میں مسلمان نہ تھا پس (اب) میں اسے کبھی نہ چھوڑوں گا۔

فَفِي هٰذِهِ الْاٰثَارِ تَحْقِيقُ السُّجُودِ فِيهَا وَلَيْسَ فِيمَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ مَا يَنْفِي اَنْ يَكُونَ فِيهَا سَجْدَةٌ فَهٰذِهِ اَوْلٰى لِاَنَّهُ لَا يَجُوزُ اَنْ يُسْجَدَ فِي غَيْرِ مَوْضِعِ سُجُودٍ وَقَدْ يَجُوزُ اَنْ يُتْرَكَ السُّجُودُ فِي مَوْضِعِهِ لِعَارِضٍ مِنَ الْعَوَارِضِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَاِنَّ فِي ذٰلِكَ دَلَالَةً اَيْضًا تَدُلُّ عَلٰى اَنْ لَا سُجُودَ فِيهَا۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اس (سورت) میں سجدہ ہے۔ پہلی فصل میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس سے سجدے کی نفی کرتی ہو پس یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ جہاں سجدہ نہ ہو وہاں سجدہ کرنا جائز نہیں۔ ان عوارض کی بنیاد پر جن کا ہم نے شروع میں ذکر کیا سجدہ چھوڑنا جائز ہے۔ اگر کوئی شخص کہے کہ اس میں بھی سجدہ نہ ہونے پر دلالت ہے اور وہ یوں ذکر کرے۔

١٩٤١۔ فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللَّهَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ هَلْ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ قَالَ لَا۔

قَالَ فَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ قَرَاَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فَلَوْ كَانَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُودٌ اِذًا لَعَلِمَهُ بِسُجُودِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ لَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ فِي تِلَاوَتِهِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ فِي هٰذِهِ عِنْدَنَا لِاَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ لِبَعْضِ مِنَ الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُجُودِ التِّلَاوَةِ اِلٰى

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا مفصل (سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک) میں سجدہ ہے انہوں نے فرمایا نہیں وہ معترض کہے کہ حضرت ابی بن کعب وہ ہیں کہ حضور علیہ السلام نے تمام قرآن ان کے سامنے پڑھا اگر مفصل میں سجدہ ہوتا تو انہیں مقام سجدہ پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ کرنا معلوم ہوتا لیکن ہمارے نزدیک اس روایت میں (اس کے لیے) کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان وجوہات میں سے کسی وجہ سے اسے چھوڑا ہو جن کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ صحابہ کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں اور تلاوت کرنے والے کو اس کے چھوڑنے میں کوئی حرج نہیں۔

أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ وَإِلَى أَنَّ التَّالِيَ لَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَهُ

۱۹۴۲ - فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَتَهَيَّئُوا لِلسُّجُودِ فَقَالَ عُمَرُ عَلَى رِسْلِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ فَقَرَأَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ وَمَنَعَهُمْ أَنْ يَسْجُدُوا۔

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ بِقَوْمٍ قَدْ قَرَءُوا بِالسَّجْدَةِ فَقِيلَ أَلَا تَسْجُدُ فَقَالَ إِنَّا لَمْ نَعْمِدْ لَهَا

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ لَقَدْ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السَّجْدَةَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمْ يَسْجُدْ فَقَامَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَجَدَ ثُمَّ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ إِذَا قَرَأْتَ السَّجْدَةَ فَقَالَ إِنِّي إِذَا كُنْتُ فِي صَلٰوةٍ سَجَدْتُ وَإِذَا لَمْ أَكُنْ فِي صَلٰوةٍ فَإِنِّي لَا أَسْجُدُ۔

فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ لَمْ يَرَوْهَا وَاجِبَةً وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا لِأَنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُونَ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا قَرَأَهَا وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ أَوْمَى بِهَا وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَهَا عَلَى الْأَرْضِ فَكَانَتْ هٰذِهِ صِفَةُ التَّطَوُّعِ لَا صِفَةُ الْفَرْضِ لِأَنَّ الْفَرْضَ لَا يُصَلّٰى إِلَّا عَلَى الْأَرْضِ وَالتَّطَوُّعُ يُصَلّٰى عَلَى الرَّاحِلَةِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُونَ فِي السُّجُودِ إِلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَيَقُولُونَ هِيَ وَاجِبَةٌ

ان مروی روایات میں سے یہ ہے۔ حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر آیت سجدہ تلاوت کی تو اتر کر سجدہ کیا صحابہ کرام نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ کو اسے پڑھا صحابہ کرام سجدے کے لیے تیار ہوئے تو امیر المومنین نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہرے رہو اللہ تعالیٰ نے اسے ہم پر لازم نہیں کیا البتہ ہم چاہیں تو کریں تو آپ نے آیت پڑھی لیکن خود بھی سجدہ نہ کیا اور دوسروں کو بھی منع فرما دیا۔

حضرت عطاء بن سائب فرماتے ہیں حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ ایک قوم کے پاس سے گذرے۔ انھوں نے آیت سجدہ پڑھی تھی۔ پوچھا گیا آپ سجدہ نہیں کریں گے فرمایا میں نے اس کا ارادہ نہیں کیا۔

حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے میری موجودگی میں آیت سجدہ تلاوت فرمائی تو انھوں نے سجدہ نہ کیا اس پر حارث بن عبداللہ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا پھر عرض کیا امیر المومنین! آپ کو سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ آپ نے آیت سجدہ پڑھی فرمایا جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کرتا ہوں اور جب نماز میں نہیں ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔

تو جلیل القدر صحابہ کرام ہیں جو اسے واجب نہیں سمجھتے اور ہمارے نزدیک قیاس بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ان کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ مسافر جب اسے (آیت سجدہ کو) پڑھے اور وہ سواری پر ہو تو اشارہ کرے اس پر لازم نہیں کہ زمین پر سجدہ کرے، اور یہ نفل کی خاصیت ہے فرض کی نہیں کیونکہ فرض نماز زمین پر ہی ادا ہوتی ہے اور نفل نماز سواری پر ہی ادا ہو جاتی ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ سجدے کے سلسلے میں اس کے خلاف گئے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ واجب

نَثبتَ بِمَا وَصَفْنَا اَنَّ مَا ذَكَرُوا عَنْ اُبَيٍّ لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلٰى اَنْ لَّا سُجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ الْحُكْمُ كَانَ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى وَاحِدٍ مِّنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ وَسَلْمَانَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ فَتَرَكَ السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ لِذٰلِكَ وَلَعَلَّهٗ اَيْضًا لَمْ يَسْجُدْ فِيْ تِلَاوَةِ مَا فِيْهِ سُجُوْدٌ اَيْضًا مِّنْ غَيْرِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ خَالَفَ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ انھوں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اس میں مفصل میں سجدہ نہ ہونے پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سجدہ کا حکم ان وجوہات میں سے ایک کے مطابق ہو جیسے ہم نے اس سلسلے میں حضرت عمر، سلمان اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے ذکر کیا پس آپ نے اسی بنا پر مفصل میں سجدہ چھوڑ دیا ہو اور شاید آپ نے غیر مفصل میں بھی آیات سجدہ کی تلاوت میں سجدہ نہ کیا ہو، نیز صحابہ کرام کی ایک جماعت نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مسلک کی مخالفت کی ہے۔

۱۹۴۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّ عَزَائِمَ السُّجُوْدِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ وَحٰمٓ وَالنَّجْمُ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

حضرت زر، حضرت علی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سجدے کے بڑے بڑے مقامات "الٓمّٓ تنزیل، حٰمٓ، اقرا باسم ربک" ہیں۔

۱۹۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے حضرت عاصم سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۴۷۔ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ فَقَرَاَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ اِذَا زُلْزِلَتْ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی تو دوسری رکعت میں سورۂ نجم پڑھی اس کے بعد سجدہ کیا پھر کھڑے ہوتے اور "اذا زلزلت" پڑھی۔

۱۹۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ وَوَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالُوْا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا الْحَكَمُ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَاللَّفْظُ لِرَوْحٍ۔

حضرت ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی چنانچہ انھوں نے اس کی مثل ذکر کیا الفاظ روح (راوی) کے ہیں۔

۱۹۴۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

حضرت ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

۱۹۵۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال ثنا شعبة عن علي بن زيد عن زرارة بن اوفى عن مسروق قال صليت خلف عثمان الصبح فقرأ النجم فسجد فيها ثم قام فقرأ سورة اخرى۔

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے صبح کی نماز حضرت عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھی تو آپ نے سورۂ نجم کی تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے اور کوئی دوسری سورت پڑھی۔

۱۹۵۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن منصور عن ابراهيم عن الاسود ان عمر وعبد الله يعني ابن مسعود سجدا في اذا السماء انشقت قال منصور او احدهما۔

حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے ”اذا السماء انشقت“ میں سجدہ کیا منصور (راوی) کہتے ہیں یا ان میں سے ایک نے سجدہ کیا۔

۱۹۵۲۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة فذكر باسناده مثله۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان کیا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۵۳۔ حدثنا ابو بكرة قال ثنا يحيى بن حماد قال ثنا ابو عوانة عن سليمن عن ابراهيم عن الاسود قال رأيت عمر بن الخطاب وعبد الله ابن مسعود يسجدان في اذا السماء انشقت۔

حضرت ابراہیم، حضرت اسود سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو ”اذا السما انشقت“ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۴۔ حدثنا روح قال ثنا يوسف قال ثنا ابو الاحوص عن ليث عن عبد الرحمن بن الاسود عن ابيه عن عبد الله بذلك۔

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود اپنے والد سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

۱۹۵۵۔ حدثنا يونس قال انا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب قال اخبرني عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة قال رأيت عمر يسجد في النجم في صلوة الصبح ثم استفتح في سورة اخرى۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز میں سورۂ نجم میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے پھر انھوں نے دوسری سورت شروع فرمائی۔

۱۹۵۶۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قال انا مالك عن الزهري عن الاعرج عن ابي هريرة قال صلى بنا عمر فقرأ النجم فسجد فيها۔

۱۹۵۷۔ حدثنا فهد قال ثنا ابن ابي مريم قال انا بكر بن مضر قال حدثني عمرو بن الحارث عن بكير ان نافعا حدثه انه رأى ابن عمر يسجد في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك في غير صلوة۔

حضرت اعرج، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ نجم پڑھی پھر اس میں سجدہ کیا۔

حضرت بکیر فرماتے ہیں حضرت نافع نے ان سے بیان کیا کہ انھوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو نماز کے علاوہ ”اذا السماء انشقت“ اور ”اقرأ باسم ربك“ میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

۱۹۵۸- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث قال ثنا سعيد بن إسحق قال ثنا شعبة عن إسحق بن سويد قال سئل نافع أكان ابن عمر يسجد في الحج سجدتين قال مات ابن عمر ولم يقرأها ولكنه كان يسجد في النجم وفي اقرأ باسم ربك۔

حضرت اسحاق بن سوید فرماتے ہیں حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ حج میں دو سجدے کرتے تھے انھوں نے فرمایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وصال تک اسے نہیں پڑھا البتہ وہ سورۂ نجم اور "اقراء باسم ربك" میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۵۹- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام عن يحيى بن كثير عن نافع عن ابن عمر انه كان يسجد في النجم۔

حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سورۂ نجم میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۰- حدثنا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا المسعودي قال ثنا عبد الرحمن بن الاصبهاني عن ابي عبد الرحمن ان ابن مسعود كان يسجد في إذا السماء انشقت۔

حضرت عبد الرحمن بن اصبہانی، حضرت ابو عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۱- حدثنا ابو بكرة قال ثنا روح قال ثنا شعبة والثوري وحماد عن عاصم عن زر ان عمارا سجد فيها۔

حضرت زر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمار (اور ایک نسخہ میں حضرت عثمان ہیں) رضی اللہ عنہ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۶۲- حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب قال ثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن عبد الرحمن الاعرج عن ابي هريرة انه كان يسجد فيها۔

حضرت عبد الرحمن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اس میں سجدہ کیا۔

فهؤلاء قد خالفوا ابي بن كعب في قوله لا سجود في المفصل۔

۱۹۶۳- وقد حدثنا فهد قال ثنا ابن الاصبهاني قال انا شريك عن الاعمش عن ابي ظبيان قال قال لي ابن عباس اي قراءة تقرأ قلت القراءة الاولى قراءة ابن ام عبد فقال هي القراءة الآخرة إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعرض عليه القرآن في كل عام قال اراه قال في كل شهر رمضان فلما كان العام الذي مات فيه عرضه عليه مرتين فشهد عبد الله ما نسخ وما بدل۔

ان حضرات نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی ان کے اس قول کے سلسلے میں مخالفت کی ہے کہ مفصل میں سجدہ نہیں ہے۔

حضرت ابو ظبیان فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے فرمایا تم کونسی قرأت پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں پہلی قرأت یعنی حضرت ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ کی قرأت پڑھتا ہوں۔ انھوں نے فرمایا یہی آخری قرأت ہے ہر سال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انھیں قرآن پاک سناتے تھے۔ حضرت اعمش (راوی) فرماتے ہیں میرا خیال ہے انھوں نے ہر رمضان شریف کے الفاظ فرمائے ہیں جب آپ کے وصال کا سال آیا تو آپ نے ان کو دو مرتبہ سنایا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس پر گواہ ہیں جو منسوخ ہوا یا بدلا گیا۔

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَدْ اَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ حَضَرَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ فَعَلِمَ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ فَاِنْ كَانَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ اُبَيًّا قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ مِنَ السُّجُوْدِ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى صَارَ قَوْلُهٗ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ دَلِيْلًا عَلٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ حُضُوْرَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْاٰنَ مَرَّتَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ السُّجُوْدُ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَصَارَ قَوْلُهٗ اِنَّ الْمُفَصَّلَ مِنَ السُّجُوْدِ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ حُجَّةً **وَقَالَ قَوْمٌ** قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمُفَصَّلِ بِمَكَّةَ فَلَمَّا هَاجَرَ تَرَكَ ذٰلِكَ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ طَرِيْقٍ ضَعِيْفٍ لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ وَرَوَوْا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ اِنَّهٗ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ۔

۱۹۶۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يَعُدَّ عَلَيْهِ فِي الْمُفَصَّلِ شَيْئًا۔

وَهٰذَا عِنْدَنَا لَوْ ثَبَتَ لَكَانَ فَاسِدًا وَذٰلِكَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَجَدَ فِي النَّجْمِ وَاَنَّهٗ كَانَ حَاضِرًا ذٰلِكَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاِسْلَامُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلِقَاءُهٗ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ وَفَاتِهٖ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ مَوَاضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ مَا ذَهَبَ

تو یہ ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جنھوں نے بتایا کہ جس سال سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دو بار آپ کی قرأت قرآن کے وقت حاضر تھے۔ تو انھیں منسوخ و مبدّل کا علم ہو گیا اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے سامنے قرأت میں وہ بات ہوتی جس سے حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے جانا کہ قرآن پاک میں کوئی سجدہ نہیں تاکہ ان کا قول کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں اس بات کی دلیل ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بھی اسی طرح تھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا دو بار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت قرآن میں حاضر ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو قرآن پاک کے سجدوں کا علم حاصل ہوا لہٰذا ان کا قول کہ مفصل میں سجدہ ہے جیسا کہ ہم نے ان سے روایت کیا، دلیل قرار پائے گی۔ ایک قوم کہتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مفصل میں سجدہ کرتے تھے جب آپ نے ہجرت فرمائی تو اسے چھوڑ دیا یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ مروی ہے جس کا مثل ثابت نہیں ہوتی ان سے یہ بھی مروی ہے کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قرآن پاک میں سجدوں کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے مفصل کے بارے میں کچھ بھی نہ بتایا۔

اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو تو ہمارے نزدیک فاسد ہے۔ کیونکہ ہم نے اسی باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ فرمایا اور وہ اس وقت وہاں موجود تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے مدینہ طیبہ میں ایمان لائے اور آپ سے ملاقات کی۔ یہ بات ہم نے ان سے دوسرے مقامات پر روایت کی ہے پس یہ پہلے قول والوں کے فساد مذہب پر دلیل ہے۔ نیز سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مفصل میں سجدے کے بارے میں تواتر کیساتھ

إِلَيْهِ أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُودِهِ فِي الْمُفَصَّلِ۔

روایات منقول ہیں۔

۱۹۶۵- فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَصَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "اذا السماء انشقت" اور "اقراء باسم ربک الذی خلق" میں دو سجدے کیے ہیں۔

۱۹۶۶- حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا۔

حضرت بکیر بن عبداللہ، حضرت نعیم بن مجمر سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اس مسجد کے اوپر نماز پڑھی تو آپ نے "اذا السماء انشقت" پڑھ کر اس کا سجدہ کیا اور فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۶۷- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ لَقِيتُهُ فَقُلْتُ أَتَسْجُدُ فِيهَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيهَا فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ۔

حضرت ابورافع فرماتے ہیں میں نے مدینہ طیبہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے اذا السماء انشقت "پڑھنے کے بعد اس کا سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے ملاقات کی اور عرض کیا کیا آپ اس میں سجدہ کرتے ہیں تو فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے پس میں اسے ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا۔

حضرت ابورافع، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں لیکن انھوں نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۶۹- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ۔

حضرت مروان اصفر نے حضرت ابورافع سے روایت کیا انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ اس میں یہ اضافہ کیا کہ میں آپ سے ملاقات تک نہیں چھوڑوں گا۔

۱۹۷۰۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح قال ثنا الثوری وابن جریج وابن عیینۃ عن ایوب بن موسیٰ عن عطاء بن میناء عن ابی ھریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اذا السماء انشقت۔

۱۹۷۱۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سفیان قال ثنا ایوب بن موسیٰ قال ثنا عطاء بن میناء عن ابی ھریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اقرأ باسم ربک واذا السماء انشقت

۱۹۷۲۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا ابو داود وروح واللفظ لابی داود قالا ثنا ھشام عن یحیی قال ثنا ابو سلمۃ عن ابی ھریرۃ انہ رآہ یسجد فی اذا السماء انشقت وقال لو لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسجد فیھا لم اسجد۔

۱۹۷۳۔ حدثنا محمد بن عبد اللہ بن میمون البغدادی قال ثنا الولید عن الاوزاعی عن یحیی عن ابی سلمۃ فذکر باسنادہ مثلہ۔

۱۹۷۴۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح ح وحدثنا ابن مرزوق قال ثنا عثمان بن عمر قالا ثنا مالک عن عبد اللہ بن یزید عن ابی سلمۃ ان ابا ھریرۃ قرأ بھم اذا السماء انشقت فسجد فیھا فلما انصرف حدثھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجد فیھا۔

۱۹۷۵۔ حدثنا ابن خزیمۃ وفھد قالا ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال حدثنی ابن الھاد عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن انہ رای ابا ھریرۃ وھو یسجد فی اذا السماء انشقت قال ابو سلمۃ فقلت لہ حین انصرف سجدت فی سورۃ ما رایت الناس یسجدون فیھا فقال لو لم ار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عطاء بن مینا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

حضرت ایوب بن موسیٰ، حضرت عطاء بن مینا رضی اللہ عنہ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ "اقراء باسم ربک" اور "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کیا۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

حضرت یحییٰ، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت عبداللہ بن یزید، حضرت ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے ہمراہ "اذا السماء انشقت" پڑھی پھر سجدہ کیا جب سلام پھیرا تو ان سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (سورت) میں سجدہ کیا تھا۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو "اذا السماء انشقت" میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے سلام کے بعد ان سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی سورت میں سجدہ کیا کہ میں نے لوگوں کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا انھوں نے فرمایا اگر میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

يسجد فيها لما سجد۔

۱۹۷۶ - حدثنا نصر بن مرزوق قال ثنا اسد قال ثنا ابن ابي ذئب عن عبد العزيز بن عياش عن عمر بن عبد العزيز عن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سجد في اذا السماء انشقت۔

۱۹۷۷ - حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا مسدد قال ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن محمد عن ابي هريرة عن رجلين كلاهما خير من ابي هريرة ان احدهما سجد في اذا السماء انشقت وفي اقرا باسم ربك الذي خلق وكان الذي سجد افضل من الذي لم يسجد فان لم يكن عمر فهو خير من عمر۔

فهذا ابو هريرة قد تواترت عنه الروايات انه سجد مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ايضا في اذا السماء انشقت واسلامه انما كان بالمدينة فكيف يجوز ان يقال ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بعد ما هاجر لم يسجد في المفصل۔

۱۹۷۸ - وقد روي عن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم في سجود المفصل ايضا ما حدثنا ربيع الجيزي قال ثنا ابو الاسود قال ثنا ابن لهيعة عن العلاء بن كثير عن الحارث بن سعيد الكندي عن عبد الله بن منين اليحصبي ان عمرو بن العاص سجد في اذا السماء انشقت وفي اقرا باسم ربك الذي خلق فقيل له في ذلك فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسجد فيهما۔

فهذه الآثار قد تواترت عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بالسجود في المفصل فيها

حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت ابو سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "اذا السماء انشقت" میں سجدہ فرمایا۔

حضرت محمد، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے سے بہتر دو شخصوں سے روایت کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے "اذا السماء انشقت" اور "اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اور جس نے سجدہ کیا وہ سجدہ نہ کرنے والے سے افضل ہے پس اگر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی بہتر ہیں۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات میں آیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اذا السماء انشقت میں بھی سجدہ کیا ہے اور وہ مدینہ طیبہ میں اسلام لائے تھے، تو یہ کہنا کیسے جائز ہوگا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد مفصل (کی سورتوں) میں سجدہ نہیں کیا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے مفصل میں بھی سجدہ کیا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن منیر یحصبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے "اذا السماء انشقت" اور اقرا باسم ربک الذی خلق" میں سجدہ کیا اس سلسلے میں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سجدہ کرتے تھے۔

یہ وہ روایات ہیں جو تواتر کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مفصل میں سجدے کے سلسلے میں مروی ہیں ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

نَقُولُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ
وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَعَلَى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى وَذٰلِكَ
إِنَّا رَأَيْنَا السُّجُودَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَشْرُ سَجَدَاتٍ
مِنْهُنَّ فِي الْأَعْرَافِ وَمَوْضِعُ السُّجُودِ فِيهَا مِنْهَا
قَوْلُهُ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ
وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ **وَمِنْهُنَّ** الرَّعْدُ وَ
مَوْضِعُ السُّجُودِ عِنْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ
بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ **وَمِنْهُنَّ** النَّحْلُ وَمَوْضِعُ
السُّجُودِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ إِلَى قَوْلِهِ يُؤْمَرُونَ
وَمِنْهُنَّ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَوْضِعُ السُّجُودِ
مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا إِلَى
قَوْلِهِ خُشُوعًا **وَمِنْهُنَّ** سُورَةُ مَرْيَمَ وَمَوْضِعُ
السُّجُودِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهِ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ
الرَّحْمٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا **وَمِنْهُنَّ** سُورَةُ
الْحَجِّ فِيهَا سَجْدَةٌ فِي أَوَّلِهَا عِنْدَ قَوْلِهِ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ
يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَى
آخِرِ الْآيَةِ **وَمِنْهُنَّ** سُورَةُ الْفُرْقَانِ وَمَوْضِعُ
السُّجُودِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهِ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا
لِلرَّحْمٰنِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **وَمِنْهُنَّ** سُورَةُ النَّمْلِ
فِيهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى أَلَّا يَسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي
يُخْرِجُ الْخَبْءَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **وَمِنْهُنَّ** الٓمٓ تَنْزِيلُ
السَّجْدَةِ فِيهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا يُؤْمِنُ
بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **وَمِنْهُنَّ** حٰمٓ
تَنْزِيلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَمَوْضِعُ السُّجُودِ مِنْهَا
فِيهِ اخْتِلَافٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَوْضِعُهُ تَعْبُدُونَ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَوْضِعُهُ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ
عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا

امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔
جہاں تک غور و فکر اور قیاس کا تعلق ہے تو وہ اس کے خلاف ہے
اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں متفق علیہ سجدے گیارہ ہیں۔ ان میں سے
ایک سورۂ اعراف میں ہے۔ اور اس میں مقام سجدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد
ہے۔ ان الذین عند ربک الآیہ (۷-۲۰۶) بے شک وہ جو تیرے رب کے
پاس ہیں (فرشتے) وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے وہ اس کی تسبیح
کرتے اور اسی کے لیے سجدہ کرتے ہیں۔ دوسرا — سورۂ رعد میں یہ آیت
ہے وللہ یسجد۔ الآیہ (۱۳-۱۵) اور اللہ ہی کو سجدہ کرتا ہے جو کوئی آسمانوں
اور زمین میں ہے خوشی سے یا ناخوشی سے اور ان کے سائے صبح و شام۔
تیسرا — سورۂ نحل میں اس مقام پر ہے وللہ یسجد۔ الآیہ (۱۶-۵۰)
اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین پر چلنے والے سب اللہ کو سجدہ
کرتے ہیں — یؤمرون تک ہے۔ چوتھا — سورۂ بنی
اسرائیل کی یہ آیت ہے ویخرون للاذقان۔ الآیہ (۱۷-۱۰۹) اور روتے
ہوئے ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دل کا جھکنا بڑھا
دیتا ہے۔ پانچواں — سورۂ مریم میں اس مقام پر ہے واذا
تتلی علیہم آیات الرحمٰن۔ الآیہ (۱۹-۵۸) جب ان کے سامنے رحمٰن کی
آیات پڑھی جاتی ہیں تو سجدہ کرتے اور روتے ہوئے گر جاتے ہیں۔
چھٹا — سورۂ حج کے شروع میں ہے اور وہ یہ آیت ہے الم تر ان
اللہ۔ الآیہ (۲۲-۱۸) کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتا
ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے — آخر آیت تک۔
ساتواں — سورۂ فرقان کی آیت واذا قیل لہم اسجدوا للرحمٰن۔
آخر تک (۲۵-۶۰) اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ رحمٰن کو سجدہ کرو
تو کہتے ہیں رحمٰن کیا ہے کیا ہم سجدہ کریں جسے تم کہو اور اس حکم نے ان
کا بدکنا اور بڑھایا۔ آٹھواں — سورۂ نمل میں اس آیت کے
تحت سجدہ ہے الا یسجدوا للہ۔ الآیہ (۲۷-۲۶) کیوں نہیں سجدہ
کرتے اللہ کو جو زمین و آسمان کی چھپی ہوئی چیزیں نکالتا ہے اور جانتا
ہے جو کچھ تم چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ ہے اس کے سوا کوئی سچا
معبود نہیں وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ نواں — سورۂ الم
تنزیل السجدہ میں انما یؤمن بآیاتنا الذین — آخر تک (۳۲-۱۵)

يَسْئَمُوْنَ وَكَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ يَذْهَبُوْنَ اِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْاٰخِرِ وَاخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِىْ ذٰلِكَ۔

١٩٧٩- حَدَّثَنَا صَالِحُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى مِنْ حٰمٓ تَنْزِيْلُ۔

١٩٨٠- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِىْ فِىْ حٰمٓ قَالَ اسْجُدْ بِاٰخِرِ الْاٰيَتَيْنِ۔

١٩٨١- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَجَدَ رَجُلٌ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجَّلَ هٰذَا بِالسُّجُوْدِ۔

١٩٨٢- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ اَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى مِنْ حٰمٓ۔

١٩٨٣- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٤- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٥- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ۔

١٩٨٦- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَذْكُرُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَسْجُدُ فِى الْاٰيَةِ الْاُوْلٰى مِنْ حٰمٓ۔

١٩٨٧- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ ثَنَا

ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب وہ انھیں یاد دلائی جاتی ہیں تو سجدے میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ دسواں حٰمٓ تنزیل کے مقام پر سجدہ میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس کا مقام تعبدون (۴۱-۳۷) ہے اور بعض کہتے ہیں فان استکبروا فالذین عند ربک الایۃ (۴۱-۳۸) تو اگر یہ تکبر کریں تو وہ جو تمہارے رب کے پاس ہیں رات دن اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور وہ اکتاتے نہیں۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہ دوسرا مذہب ہے۔ متقدمین میں اس کا اختلاف ہے۔

۱۹۷۹- حضرت مجاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰم تنزیل کی دوسری آیت سجدہ میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۹۸۰- حضرت مجاہد فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس سجدہ کے بارے میں پوچھا جو حٰم میں ہے تو انھوں نے فرمایا میں دوسری (آیت سجدہ) پر سجدہ کرتا ہوں۔

۱۹۸۱- حضرت مجاہد فرماتے ہیں ایک شخص نے حٰم کی پہلی آیت سجدہ پر سجدہ کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے سجدہ کرنے میں جلدی کی۔

۱۹۸۲- حضرت مغیرہ، حضرت ابو وائل سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حٰم کی دوسری آیت سجدہ پر سجدہ کرتے تھے۔

حضرت ابن عون، حضرت ابن سیرین سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری، لیث سے وہ حضرت مجاہد سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

حضرت روح فرماتے ہیں ہم سے سعید نے بیان کیا انھوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید ذکر کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حٰم کی پہلی آیت میں سجدہ کرتے تھے۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی

هُشَيْمٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ -
فَكَانَتْ هٰذِهِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِي حٰمٓ مِمَّا قَدِ اتَّفَقَ عَلَيْهِ وَاخْتَلَفَ فِي مَوْضِعِهَا وَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ السُّجُوْدِ فِي السُّوَرِ الْأُخَرِ فَقَدِ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاضِعِهَا الَّتِي ذَكَرْنَاهَا وَكَانَ مَوْضِعُ كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهَا فَهُوَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ وَلَيْسَ بِمَوْضِعِ أَمْرٍ وَقَدْ رَأَيْنَا السُّجُوْدَ مَذْكُوْرًا فِي مَوَاضِعِ أَمْرٍ مِنْهَا قَوْلُهُ يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَمِنْهَا قَوْلُهُ وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ فَكُلٌّ قَدِ اتَّفَقَ أَنْ لَا سُجُوْدَ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ **فَالنَّظَرُ** عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَوْضِعٍ مِمَّا اخْتُلِفَ فِيْهِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْهِ فَإِنْ كَانَ مَوْضِعَ أَمْرٍ فَإِنَّمَا هُوَ تَعْلِيْمٌ فَلَا سُجُوْدَ فِيْهِ وَكُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ السُّجُوْدِ فَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ سُوْرَةِ النَّجْمِ فَقَالَ قَوْمٌ هُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَقَالَ آخَرُوْنَ هُوَ لَيْسَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ تِلَاوَةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا فَذٰلِكَ أَمْرٌ لَيْسَ بِخَبَرٍ **فَكَانَ** النَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ أَيْضًا مِنْ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ هُوَ قَوْلُهُ كَلَّا ط لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ فَذٰلِكَ أَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ تِلَاوَةٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِي اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدٍ أَوْ لَا هُوَ قَوْلُهُ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ فَذٰلِكَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَيَكُوْنُ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ السُّجُوْدِ يُرَدُّ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا كَانَ مِنْهُ أَمْرًا رُدَّ إِلٰى شَكْلِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ

مثل روایت کرتے ہیں۔

تو حٰم کے سجدہ پر اتفاق ہے البتہ اس کے مقام میں اختلاف ہے اور اس سے پہلے ہم نے جن سجدوں کا ذکر کیا ہے ان سجدوں اور ان مقامات دونوں پر اتفاق ہے اور ان تمام مقامات سجدہ (کی آیات) میں خبر دی گئی ہے حکم نہیں ہے اور ہم بعض ایسے مقامات دیکھتے ہیں کہ وہاں سجدے کا ذکر ہے اور امر بھی ہے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "یامریم اقنتی لربك واسجدی"۔ اے مریم! اپنے رب کے لیے جھک جاؤ اور سجدہ کرو۔" اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "وکن من السجدین" اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ"۔ تو ان مقامات میں سجدہ نہ ہونے پر تمام متفق ہیں۔

پس غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر اس مقام میں جہاں سجدے کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف ہے ہم دیکھیں اگر وہ مقام امر ہے تو وہ محض تعلیم ہے لہٰذا وہاں سجدہ نہ ہوگا اور جہاں سجدے کی خبر دی گئی ہے وہ مقام تلاوت ہے تو سورۂ نجم کے مقام اختلاف کے بارے میں ایک قوم کہتی ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام ہے اور دوسرے کہتے ہیں وہ سجدۂ تلاوت کی جگہ نہیں ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے: "واسجدوا للہ واعبدوا" یہ امر ہے خبر نہیں ہے۔

تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہ ہو۔ دوسرا مقام جہاں اختلاف ہے وہ "اقراء باسم ربك" میں "کلا ط لا تطعه واسجد واقترب" ہے اور یہ امر ہے، خبر نہیں لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ سجدۂ تلاوت کا مقام نہیں، ایک اور مقام جس میں اختلاف ہے وہ "اذا السماء انشقت" ہے اور وہ یہ آیت کریمہ ہے فمالھم لایومنون۔ الآیہ۔ (۸۴۔ ۲۰) پس انہیں کیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان پر قرآن پڑھا جاتا ہے تو وہ سجدہ نہیں کرتے۔ یہ مقام خبر ہے امر نہیں۔ لہٰذا ہماری مذکورہ گفتگو کے مطابق اسے سجدۂ تلاوت کا مقام ہونا چاہیے۔ ہر آیت سجدہ کو اسی بات کی طرف لوٹایا جائے گا جس کا ہم نے ذکر کیا اگر وہ امر ہے تو اس جیسی آیات کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ نہیں ہوگا اور جو خبر کے طور پر ہوگا اسے اس طرح

سُجُودٌ وَمَا كَانَ مِنْهُ خَبَرًا رُدَّ إِلَى شَكْلِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَكَانَ فِيهِ سُجُودٌ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ يَجِيءُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَوْضِعُ السُّجُودِ مِنْ حٰمٓ هُوَ الْمَوْضِعُ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَنَّهُ عِنْدَهُ خَبَرٌ وَهُوَ قَوْلُهُ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ لَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُ لِأَنَّ أُولٰئِكَ جَعَلُوا السَّجْدَةَ عِنْدَ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ وَاسْجُدُوا لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَمْرٍ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الْآخَرُ مَوْضِعَ خَبَرٍ وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّظَرَ يُوجِبُ أَنْ يَكُونَ السُّجُودُ فِي مَوْضِعِ الْخَبَرِ لَا فِي مَوَاضِعِ الْأَمْرِ فَكَانَ يَجِيءُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَكُونَ فِي سُورَةِ الْحَجِّ غَيْرُ سَجْدَةٍ وَاحِدَةٍ لِأَنَّ الثَّانِيَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيهَا إِنَّمَا مَوْضِعُهَا مَنْ يَجْعَلُهَا سَجْدَةً مَوْضِعُ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا رَبَّكُمْ الْآيَةَ وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ مَوَاضِعَ سُجُودِ التِّلَاوَةِ هِيَ مَوَاضِعُ الْأَخْبَارِ لَا مَوَاضِعُ الْأَمْرِ فَلَوْ خُلِّينَا وَالنَّظَرَ لَكَانَ الْقَوْلُ فِي سُجُودِ التِّلَاوَةِ أَنْ نَنْظُرَ فَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعُ أَمْرٍ لَمْ نَجْعَلْ فِيهِ سُجُودًا وَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعُ خَبَرٍ جَعَلْنَا فِيهِ سُجُودًا وَلٰكِنِ اتِّبَاعُ مَا ثَبَتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي سُورَةِ صٓ فَقَالَ قَوْمٌ فِيهِ سَجْدَةٌ وَقَالَ آخَرُونَ لَيْسَ فِيهَا سَجْدَةٌ فَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ فِيهَا سَجْدَةٌ لِأَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِي جَعَلَهُ مَنْ جَعَلَهُ فِيهَا سَجْدَةً هُوَ مَوْضِعُ خَبَرٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ. فَذٰلِكَ خَبَرٌ فَالنَّظَرُ فِيهِ أَنْ يُرَدَّ حُكْمُهُ إِلَى حُكْمِ أَشْكَالِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَيَكُونَ فِيهِ سَجْدَةٌ كَمَا يَكُونُ فِيهَا

کی خبر کی طرف لوٹایا جائے گا اور اس میں سجدہ ہوگا۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔

اس کے مطابق حٰمٓ میں اسی جگہ سجدہ ہوگا جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اختیار کیا کیونکہ وہ خبر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فان استکبروا فالذین عند ربك یسبحون لہ باللیل والنہار وہم لا یسئمون" اس جگہ نہیں جسے ان کے مخالفین نے اختیار کیا کیونکہ انہوں (مخالفین) نے مقام امر پر سجدہ قرار دیا اور وہ ارشاد خداوندی ہے "فاسجدوا للہ الذی خلقہن ان کنتم ایاہ تعبدون ط (۴۱-۳۷)" اس اللہ کے لیے سجدہ کرو جس نے ان (سورج اور چاند) کو پیدا کیا اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔" تو اس جگہ امر ہے جبکہ دوسرے مقام پر خبر ہے اور ہم نے بیان کیا کہ قیاس کے مطابق خبر کے مقام پر سجدہ ہوگا امر کی جگہ نہیں۔ اس کے مطابق سورۂ حج میں بھی ایک ہی سجدہ ہوگا کیونکہ دوسرے مقام پر جہاں اختلاف ہے سجدہ کے قائلین نے امر والے مقام کو سجدہ قرار دیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے "وارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم" (۲۲-۷۷) اور ہم نے بیان کیا ہے کہ سجدہ اس مقام پر ہوگا جہاں خبر ہوگی، امر والی جگہ نہیں اگر ہم قیاس کا اعتبار کرتے تو سجدۂ تلاوت کے بارے میں دیکھتے جہاں مقام امر ہوتا وہاں سجدہ قرار نہ دیتے اور جو آیت خبر پر مشتمل ہوتی وہاں سجدہ واجب قرار دیتے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے والے حکم کی اتباع زیادہ ضروری ہے۔

سورۂ صٓ میں بھی اختلاف ہے ایک قوم کہتی ہے کہ اس میں سجدہ ہے جبکہ دوسرے کہتے ہیں اس میں سجدہ نہیں ہمارے نزدیک اس میں قیاس، سجدے کا مقتضی ہے کیونکہ سجدے کے قائلین نے اس میں مقام خبر پر سجدہ قرار دیا ہے امر کی جگہ پر نہیں اور وہ ارشاد خداوندی ہے "فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب" (۳۸-۲۴) تو اپنے رب سے معافی مانگی اور سجدے میں گر پڑا۔ تو یہ خبر ہے لہٰذا قیاس یہ ہے کہ اس کا حکم دیگر مقامات اخبار کی طرف لوٹایا جائے تو جیسے وہاں سجدہ ہے یہاں بھی ہوگا اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ

وقد روی عن ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم۔

علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۱۹۸۸۔ حدثنا یونس قال انا ابن وهب قال حدثني عمرو بن الحارث عن سعید بن ابي هلال عن عیاض بن عبد الله بن سعد عن ابي سعید ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم سجد في ص۔

حضرت عیاض بن عبداللہ بن سعد، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ کیا۔

۱۹۸۹۔ حدثنا علي بن شیبة قال ثنا یزید بن هارون قال انا العوام بن حوشب قال سألت مجاهدا عن السجود في ص فقال سألت عنها ابن عباس فقال اسجد في ص فتلا علی هؤلاء الآیات من الانعام ومن ذریته داود وسلیمن الی قوله اولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده فکان داود ممن امر نبیکم صلی الله علیه وآله وسلم ان یقتدی به۔

حضرت عوام بن حوشب فرماتے ہیں میں نے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے سورۂ ص میں سجدہ کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے بارے میں پوچھا انھوں نے فرمایا ص میں سجدہ کرو پھر انھوں نے مجھے سورۂ انعام کی یہ آیات پڑھ کر سنائیں: "ومن ذریتہ داؤد وسلیمن ——— اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ" ——— تک (۶: ۸۴ تا ۹۰) تو حضرت داؤد علیہ السلام ان لوگوں میں سے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو جن کے راستے پر چلنے کو کہا گیا ہے (یعنی نبوت کے اعتبار سے دونوں کا راستہ ایک ہے)

۱۹۹۰۔ حدثنا ابن مرزوق قال ثنا وهب عن شعبة عن عمرو بن مرة عن مجاهد قال سئل ابن عباس عن السجدة في ص فقال اولئک الذین هدی الله فبهداهم اقتده فبهذا نأخذ فنری السجود في ص اتباعا لما قد روی فیها عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ولما قد اوجبه النظر ونری السجود في المفصل في النجم واذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک الذی خلق لما قد ثبت فیه الروایة في السجود في ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ونری ان لا سجود في آخر الحج لما قد نفاه ما ذکرناه من النظر ولانه موضع تعلیم لا موضع خبر ومواضع التعلیم لا سجود فیها للتلاوة وقد اختلف في ذلک المتقدمون۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ ص میں سجدے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا "اولئک الذین ہدی اللہ فبہداہم اقتدہ" تو ہم نے یہی موقف اختیار کیا ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث کی اتباع اور قیاس کی روشنی میں سورۂ ص میں سجدے کے قائل ہیں۔ مفصل میں سورۂ نجم، "اذا السماء انشقت" اور "اقرأ باسم ربک الذی خلق" میں بھی سجدہ مانتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی حدیث میں سجدہ ثابت ہے سورۂ حج کے آخر میں سجدہ کا نظریہ نہیں رکھتے جیسا کہ ہم قیاس کی روشنی میں اس کی نفی کر چکے ہیں نیز وہ مقام تعلیم ہے۔ خبر کا مقام نہیں اور جہاں تعلیم مقصود ہو وہاں سجدۂ تلاوت نہیں ہوتا۔ اس سلسلے میں متقدمین کا اختلاف ہے۔

۱۹۹۱- فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَرَوْحٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ فِيمَا أَعْلَمُ قَالَ سَعْدٌ صَلَّى بِنَا الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالْحَجِّ وَسَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت شعبہ فرماتے ہیں مجھے حضرت سعید بن ابراہیم نے بتایا کہ میں نے اپنے بھانجے سے سُنا جسے عبد اللہ بن ثعلبہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی مجھے یہی یاد ہے۔ حضرت سعد نے فرمایا کہ ہمیں صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سورۂ حج کی تلاوت کی اور اس میں دو سجدے کیے۔

۱۹۹۲- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ سَجَدَ فِيهَا سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت صفوان بن محرز فرماتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اس (سورت) میں دو سجدے کیے۔

۱۹۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت مالک نے عبد اللہ بن دینار سے انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل روایت کیا۔

۱۹۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ وَخَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ۔

حضرت یزید بن خمیر فرماتے ہیں میں نے حضرت عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان سے سُنا کہ دونوں حضرت جبیر بن نفیر سے روایت کرتے تھے کہ ہم نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو سورۂ حج میں دو سجدے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۹۹۵- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَا ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُجُودِ الْحَجِّ الْأَوَّلُ عَزِيمَةٌ وَالْآخِرُ تَعْلِيمٌ فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا نَأْخُذُ وَجَمِيعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِمَّا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى۔

حضرت سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا سورۂ حج کے پہلے سجدے میں رخصت اور دوسرے میں تعلیم ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہیں ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

اس باب میں ہم نے روایات کی روشنی میں جو کچھ اپنایا وہی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي رَحْلِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ

باب: کوئی شخص اپنی منزل میں نماز پڑھ کر مسجد میں آئے اور لوگ ابھی نماز پڑھ رہے ہوں تو کیا کرے؟

۱۹۹۶- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ بُسْرِ

حضرت بسر بن محجن دیلی اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں نماز کھڑی ہو گئی تھی

بن محجن الدیلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه راٰه قد اقیمت الصلوٰۃ قال فجلست ولم اقم للصلوٰۃ قال لی الست مسلما قلت بلی قال فما منعک ان تصلی معنا فقلت قد کنت صلیت مع اهلی فقال صل مع الناس وان کنت قد صلیت مع اهلک ـ

تو میں بیٹھ گیا اور نماز کے لیے کھڑا نہ ہوا آپ نے نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا۔ میں نے عرض کیا میں گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکا تھا فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھا کرو اگرچہ گھر والوں کے ساتھ پڑھ چکے ہو۔

۱۹۹۷- حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا یحیی بن صالح الوحاظی قال ثنا سلیمٰن بن بلال قال حدثنی زید بن اسلم عن بسر بن محجن الدیلی عن ابیه قال صلیت فی بیتی الظهر او العصر ثم خرجت الی المسجد فوجدت رسول الله صلی الله علیه واٰله وسلم جالسا وحوله اصحابه ثم اقیمت الصلوٰۃ ثم ذکر نحوه ـ

حضرت زید بن اسلم، بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر میں پڑھی پھر مسجد کی طرف گیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے پایا۔ صحابہ کرام آپ کے ارد گرد تھے پھر نماز کھڑی ہوئی پھر اس (پہلی روایت) کی مثل ذکر کیا۔

۱۹۹۸- حدثنا حسین بن نصر قال ثنا الفریابی ح وحدثنا فهد قال ثنا ابو نعیم قالا ثنا سفیان عن زید بن اسلم عن بسر بن محجن الدیلی عن ابیه عن النبی صلی الله علیه واٰله وسلم نحوه غیر انه لم یذکر ای صلوٰۃ هی ـ

حضرت سفیان، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ وہ کونسی نماز تھی۔

۱۹۹۹- حدثنا یونس قال انا ابن وهب ان مالکا حدثه عن زید بن اسلم عن بسر بن محجن الدیلی عن ابیه او عن عمه عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه ـ

حضرت مالک، زید بن اسلم سے وہ بسر بن محجن دئلی (دؤلی) سے وہ اپنے باپ یا چچا سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۰۰- حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا وهب ابن جریر ح وحدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا سلیمان بن حرب قالا ثنا شعبة عن ابی عمران عن عبد الله بن الصامت عن ابی ذر قال اوصانی خلیلی صلی الله علیه واٰله وسلم ان اصلی الصلوٰۃ لوقتها وان ادرکت الامام وقد سبقک فقد اجزأتک صلٰوتک والا فهی لک نافلة ـ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے وقت پر نماز پڑھنے کی وصیت فرمائی اور یہ کہ اگر تم امام کو اپنے سے سبقت کرنے والا پاؤ تو تمہیں تمہاری نماز کافی ہوگی ورنہ یہ (امام کے ساتھ نماز) تمہارے لیے نفل ہوں گے۔

٢٠٠١ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ ثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ يَرْفَعُهٗ قَالَ فَضَرَبَ فَخِذِيْ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِيْ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اخْرُجْ وَإِنْ كُنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّيْ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ران پر (ہاتھ) مار کر فرمایا تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسی قوم باقی رہو گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے پھر مجھے فرمایا وقت پر نماز پڑھو پھر (مسجد کی طرف) نکلو اگر مسجد میں ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ (نفل نماز) پڑھو یہ کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں بس (اب) نہیں پڑھتا۔

٢٠٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ إِذَا رَجُلَانِ جَالِسَانِ فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ۔

حضرت جابر بن یزید بن اسود سوائی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد خیف میں فجر کی نماز پڑھائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا دو شخص مسجد کے پچھلے حصے میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ان دونوں کے پاس تشریف لائے اور (خوف کے مارے) ان کے کاندھے کانپ رہے تھے آپ نے فرمایا تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ چکے تھے فرمایا (آئندہ) ایسا نہ کرنا جب تم اپنی منزل میں نماز پڑھو پھر لوگوں کے پاس (مسجد میں) آؤ اور وہ نماز پڑھ رہے ہوں تو ان کے ساتھ پڑھو یہ تمہارے لیے نفلی نماز ہوگی (راوی کو شک ہے کہ) نافلہ کا لفظ فرمایا یا لفظ تطوع فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِيْ بَيْتِهٖ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً أَيَّ صَلٰوةٍ كَانَتْ ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ صَلَّاهَا مَعَهُمْ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا كُلُّ صَلٰوةٍ يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا فَلَا بَأْسَ أَنْ يَفْعَلَ فِيْهَا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ صَلٰوتِهٖ إِيَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ لَهٗ غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمْ كَرِهُوْا أَنْ تُعَادَ لِأَنَّهَا

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے ان روایات کو اپنایا انہوں نے فرمایا کہ جب کوئی شخص فرض نماز گھر میں پڑھے چاہے وہ کوئی بھی نماز ہو، پھر مسجد میں آئے اور لوگوں کو نماز کی حالت میں پائے تو ان کے ساتھ پڑھے۔

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس نماز میں وہ عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں جس کا تم نے ذکر کیا کہ امام کے ساتھ نماز پڑھے وہ اس کے لیے نفل ہو جائیگی لیکن مغرب میں ایسا نہ کرے کیوں کہ اسے لوٹانا مکروہ ہے

إِنْ أُعِيدَتْ كَانَتْ تَطَوُّعًا وَالتَّطَوُّعُ لَا يَكُونُ وِتْرًا إِنَّمَا يَكُونُ شَفْعًا وَكُلُّ صَلَاةٍ لَا يَجُوزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ تُعِيدَهَا مَعَ الْإِمَامِ لِأَنَّهَا تَكُونُ تَطَوُّعًا فِي وَقْتٍ لَا يَجُوزُ فِيهِ التَّطَوُّعُ **وَاحْتَجُّوا** فِي ذَلِكَ بِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **وَقَدْ** ذَكَرْنَا ذَلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هَذَا فَذَلِكَ عِنْدَهُمْ نَاسِخٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هَذَا الْبَابِ وَقَالُوا إِنَّهُ لَمَّا بُيِّنَ فِي بَعْضِ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ فَقَالَ فَصَلُّوهَا فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ وَنَهَى عَنِ التَّطَوُّعِ فِي هَذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ وَأُجْمِعَ عَلَى اسْتِعْمَالِهَا كَانَ ذَلِكَ دَاخِلًا فِيهَا نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِمَّا قَدْ خَالَفَهُ وَمِنْ تِلْكَ الْآثَارِ مَا لَمْ يَقُلْ فِيهِ فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ فَذَلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ مَعْنَى هَذَا الَّذِي بُيِّنَ فِيهِ فَقَالَ فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَانَ فِي وَقْتٍ كَانُوا يُصَلُّونَ فِيهِ الْفَرِيضَةَ مَرَّتَيْنِ فَيَكُونَانِ جَمِيعًا فَرِيضَتَيْنِ ثُمَّ نُهُوا عَنْ ذَلِكَ فَعَلَى أَيِّ الْأَمْرَيْنِ كَانَ فَإِنَّهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَمِمَّنْ قَالَ بِأَنَّهُ لَا يُعَادُ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا الظُّهْرُ وَالْعِشَاءُ الْآخِرَةُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى۔

٢٠٠٣ - وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ نَاعِمِ بْنِ أُجَيْلٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْخُلُ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

اس لیے کہ اگر اسے لوٹائے گا تو وہ نفل نماز ہوگی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے وہ جوڑا جوڑا ہوتے ہیں اور جن نمازوں کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان میں امام کے ساتھ اعادہ نہ کرے کیونکہ یہ ایسے وقت میں نفل ہوں گے جب نفل پڑھنا جائز نہیں۔

انہوں نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے جن میں آپ نے عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہم نے یہ روایات ان کی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے دوسرے مقام پر ذکر کی ہیں تو ان کے نزدیک یہ روایات اس باب کے شروع میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہیں وہ فرماتے ہیں جب پہلی روایت میں بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا اسے پڑھو یہ تمہاری نفل نماز ہے (نفل یا تطوع کا لفظ فرمایا) اور ان پچھلی روایات میں نوافل پڑھنے سے منع فرمایا اور ان (پہلی روایات) پر بھی عمل کرنے پر اتفاق ہے تو ان کا حکم یہی ہوگا اور یہ ان پہلی روایات کے لیے ناسخ ہونگی جو ان کے خلاف ہیں اور بعض روایات میں آپ نے یہ بات نہیں فرمائی کہ وہ تمہارے لیے نفل ہیں تو ممکن ہے ان کا معنیٰ وہی ہو جو اس میں بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا وہ تمہارے لیے نفل ہیں اور ہو سکتا ہے یہ اس وقت کی بات ہو جب وہ ایک فرض دوبارہ پڑھتے تھے تو یہ دونوں نمازیں فرض ہوں گی پھر اس سے منع کر دیا گیا جو بھی بات ہو یہ پہلی روایات کے لیے ناسخ ہیں جن لوگوں کے نزدیک ظہر اور عشاء کے علاوہ دوبارہ نماز پڑھنا جائز نہیں ان میں حضرت امام ابوحنیفہ رح امام ابو یوسف رح اور امام محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔

اس ضمن میں متقدمین کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے حضرت ناعم بن اجیل جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں میں نماز مغرب کے لیے مسجد میں داخل ہوتا تو کچھ صحابہ کرام کو مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا جب کہ باقی

فَأَرٰی رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فِیْ اٰخِرِ الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْهِ قَدْ صَلَّوْا فِیْ بُيُوْتِهِمْ۔

لوگ نماز میں ہوتے یہ حضرات گھروں میں نماز پڑھ چکے ہوتے تھے۔

فَهٰؤُلَآءِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانُوْا لَا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ فِی الْمَسْجِدِ لَمَّا كَانُوْا قَدْ صَلَّوْهَا فِیْ بُيُوْتِهِمْ وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَيْضًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰی نَسْخِ مَا قَدْ كَانَ تَقَدَّمَهٗ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ اِلَيْهِمْ جَمِيْعًا حَتّٰی يَكُوْنُوْا عَلٰی خِلَافِهٖ وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِمَا قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ فِيْهِ مِنْ نَسْخِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ۔

تو یہ صحابہ کرام ہیں جو گھروں میں نماز پڑھنے کی صورت میں مسجد میں مغرب کی نماز نہیں پڑھتے تھے اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (اس سلسلے میں) ان کی مخالفت بھی نہیں فرمائی، تو ہمارے نزدیک یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پہلے قول کے لیے ناسخ ہے کیونکہ یہ بات جائز نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کا قول ماننے کے باوجود وہ اس کے خلاف چلیں بلکہ ان کے نزدیک اس کا نسخ ضرور ثابت ہو چکا ہے۔

۲۰۰۴- وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهٖ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اِنْ صَلَّيْتَ فِیْ اَهْلِكَ ثُمَّ اَدْرَكْتَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّهَا اِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ فَاِنَّهُمَا لَا يُعَادَانِ فِیْ يَوْمٍ۔

حضرت ابن عمر اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ بات مروی ہے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تم گھر میں نماز پڑھ لو پھر نماز (با جماعت) کو پاؤ تو صبح اور مغرب کے علاوہ (نمازیں) پڑھو کیونکہ دو نمازیں ایک دن میں دوبارہ نہیں پڑھی جاتیں۔

۲۰۰۵- حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّعَادَ الْمَغْرِبُ اِلَّا اَنْ يَّخْشٰی رَجُلٌ سُلْطَانًا فَيُصَلِّيْهَا ثُمَّ يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں حضرت ابراہیم مغرب کی نماز لوٹانا ناپسند کرتے تھے البتہ اگر کسی شخص کو حکمران کا ڈر ہو تو اسے پڑھ کر ایک رکعت کے ساتھ جفت بنا دے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ هَلْ يَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ يَّرْكَعَ اَمْ لَا

باب: خطبہ جمعہ کے دوران مسجد میں آنے والا نماز پڑھے یا نہ۔

۲۰۰۶- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سلیک غطفانی

اللَّيْثُ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا

رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تشریف لائے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے حضرت سُلیک نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا اُٹھ کر پڑھو۔

۲۰۰۷ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے ۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا ۔

۲۰۰۸ ۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے بتایا انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ۔ پھر اس کی مثل ذکر کیا ۔

۲۰۰۹ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ الْكُوْفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ ۔

حضرت سفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو مختصر رکعتیں پڑھے پھر بیٹھ جائے۔

۲۰۱۰ ۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا سُلَيْكُ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

حضرت اعمش فرماتے ہیں میں نے ابو صالح کو حضرت سُلیک غطفانی کی حدیث ذکر کرتے ہوئے سُنا پھر اس کے بعد ابو سفیان سے سُنا فرماتے تھے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سُنا کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا اے سُلیک اُٹھو اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھو انہیں مختصر کرو پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ دو خفیف رکعتیں

فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا۔

٢٠١١ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُلَيْكِ بْنِ هُدْبَةَ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ فِيهِمَا۔

٢٠١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يَقُولُ أُدْنُ حَتَّى دَنَا فَأَمَرَهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَعَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَلَقٌ ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ صَنَعَ ذٰلِكَ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوا فَأَلْقَوُا الثِّيَابَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوا فَأَلْقَى الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ ثَوْبَهُ۔

اختصار کے ساتھ پڑھے۔

حضرت حسن، حضرت سُلیک بن ہدبہ غطفانی (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جمعہ کے دن آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں، فرمایا دو رکعتیں پڑھو اور انہیں مختصر کرو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر شریف پر تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آواز دی آپ مسلسل فرماتے رہے قریب ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ قریب ہو گیا تو آپ نے اسے حکم فرمایا چنانچہ اس نے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اس پر ایک پرانا کپڑا تھا پھر دوسرے جمعہ پر اسی طرح کیا تو آپ نے اسے اسی کی مثل حکم فرمایا پھر تیسرے جمعہ پر بھی اسی طرح کیا تو آپ نے اسے وہی حکم دیا (اس کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو چنانچہ انہوں نے کپڑے ڈال دیئے تو آپ نے اس شخص کو دو کپڑے اٹھانے کا حکم دیا پھر لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تو اس شخص نے ایک کپڑا ڈال دیا، اس پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور اسے کپڑا اٹھانے کا حکم فرمایا۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ

بیان مسئلہ

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہئے کہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ انہوں نے اس سلسلے میں ان روایات سے استدلال کیا۔

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا ينبغي له أن يجلس ولا يركع والإمام يخطب وكان من الحجة لهم في ذلك أنه قد يجوز أن يكون رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أمر سليكا بما أمره به من ذلك فقطع بذلك خطبته إرادة منه أن يعلم الناس كيف يفعلون إذا دخلوا المسجد ثم استأنف الخطبة ويجوز أيضا أن يكون بنى على خطبته وكان ذلك قبل أن ينسخ الكلام في الصلوة ثم نسخ الكلام في الصلوة فنسخ أيضا في الخطبة وقد يجوز أن يكون ما أمر به من ذلك كما قال أهل المقالة الأولى ويكون سنة معمولا بها فنظرنا هل روي شيء يخالف ذلك۔

۲۰۱۳- فإذا أحمد بن نصر قد حدثنا قال ثنا عبد الله بن وهب قال سمعت معاوية بن صالح يحدث عن أبي الزاهرية عن عبد الله بن بسر قال كنت جالسا إلى جنبه يوم الجمعة فقال جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اجلس فقد آذيت وآنيت قال أبو الزاهرية وكنا نتحدث حتى يخرج الإمام۔

أفلا ترى أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أمر هذا الرجل بالجلوس ولم يأمره بالصلوة فهذا يخالف حديث سليك وفي حديث أبي سعيد الذي رويناه في الفصل الأول ما يدل على أن ذلك كان في حال إباحة الأفعال في الخطبة قبل أن ينهى عنها ألا تراه يقول فألقى الناس ثيابهم وقد أجمع المسلمون أن نزع الرجل ثوبه والإمام يخطب مكروه

لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اسے چاہیے بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے جب کہ امام خطبہ دے رہا ہو۔ اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیتے ہوئے خطبہ چھوڑ دیا ہو تاکہ لوگوں کو تعلیم دیں کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو کیا کریں پھر آپ نے نئے سرے سے خطبہ شروع فرمایا ہو۔ اور ممکن ہے آپ نے اپنے خطبے پر بنا کی ہو اور یہ واقعہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو پھر نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے ساتھ ساتھ خطبہ میں کلام کرنا بھی منسوخ ہو گیا اور یہ بھی جائز ہے کہ آپ نے انہیں اسی بنیاد پر حکم دیا ہو جو پہلے قول والوں کا خیال ہے اور اسی طریقے پر عمل ہوتا ہو، تو ہم نے دیکھا کہ کیا اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

حضرت ابوالزاھریہ، حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کی گردنیں پھلانگنا شروع کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھو تم نے لوگوں کو اذیت دی اور خود دیر سے آئے ابوالزاہریہ فرماتے ہیں ہم امام کے (منبر کی طرف) نکلنے تک باتیں کیا کرتے تھے تو تم نہیں دیکھتے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بیٹھنے کا حکم دیا نماز پڑھنے کا نہیں تو یہ حدیث حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت جسے ہم نے شروع میں ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب خطبہ میں عمل جائز تھا اور ابھی اس سے روکا نہیں گیا تھا کیا تم نہیں دیکھتے کہ انہوں نے فرمایا ”پس لوگوں نے کپڑے ڈال دیئے“! حالانکہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران کسی آدمی کا کپڑے اتارنا مکروہ ہے دوران خطبہ کنکریوں کو ہاتھ لگانا مکروہ ہے اور دوران خطبہ اپنے ساتھی سے کہنا کہ خاموش ہو مکروہ ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِنَّ مَسَّهُ الْحَصَا وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ وَاَنَّ قَوْلَهُ لِصَاحِبِهِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ اَيْضًا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى اَنَّ مَا كَانَ اَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سُلَيْكًا وَالرَّجُلَ الَّذِىْ اَمَرَهُ بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِ كَانَ فِىْ حَالِ الْحُكْمِ فِيْهَا فِىْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْمَا بَعْدُ وَلَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَا۔

۲۰۱۴۔ حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

۲۰۱۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ۔

۲۰۱۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِى اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ اَنْصِتْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ فَاِذَا كَانَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ اَنْصِتْ لَغْوًا كَانَ قَوْلُ الْاِمَامِ لِلرَّجُلِ قُمْ فَصَلِّ لَغْوًا اَيْضًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الْوَقْتَ الَّذِىْ كَانَ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ لِسُلَيْكٍ بِمَا اَمَرَهُ بِهٖ كَانَ الْحُكْمُ مِنْهُ فِىْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِىْ وَقْتِ الَّذِىْ جُعِلَ مِثْلَ

نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو جو حکم دیا اور اس طرح آپ نے اس شخص کے بیلے صدقے کا حکم دیا تو یہ اس دور کے حکم اسلام کے مطابق تھا بعد والا حکم اس کے خلاف ہے اور متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امام کے خطبہ کے دوران اپنے ساتھی سے کہے خاموش رہو تو اس نے لغو کام کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو اور اس وقت امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے فضول کام کیا۔

حضرت ابن جریج حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے ساتھی کو کہو "خاموش رہو" تو تم نے فضول کام کیا۔ لہٰذا جب خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی کو خاموش رہنے کے لیے کہنا لغو کام ہے تو امام کا کسی شخص کو کہنا کہ اُٹھو اور نماز پڑھو یہ بھی لغو ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیا اس وقت کا ارشادِ حکم اس وقت کے حکم کے خلاف تھا جب آپ نے اس قسم کے کام کو لغو قرار دیا۔

۲۰۱۷- وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا مَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّہٗ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ عَلَی الْمِنْبَرِ یَخْطُبُ النَّاسَ فَتَلَا اٰیَۃً وَاِلٰی جَنْبِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَقُلْتُ لَہٗ یَا اُبَیُّ مَتٰی نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَاَبٰی اَنْ یُّکَلِّمَنِیْ حَتّٰی اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ مَا لَکَ مِنْ جُمُعَتِکَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَجِئْتُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تَلَوْتَ اٰیَۃً وَاِلٰی جَنْبِیْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ فَسَاَلْتُہٗ مَتٰی نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَاَبٰی اَنْ یُّکَلِّمَنِیْ حَتّٰی اِذَا نَزَلْتَ زَعَمَ اَنَّہٗ لَیْسَ لِیْ مِنْ جُمُعَتِیْ اِلَّا مَا لَغَوْتُ قَالَ صَدَقَ اِذَا سَمِعْتَ اِمَامَکَ یَتَکَلَّمُ فَاَنْصِتْ حَتّٰی یَنْصَرِفَ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس قسم کی بات مروی ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دینے لگے تو آپ نے ایک آیت پڑھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میرے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے میں نے پوچھا اے اُبی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ انہوں نے بات کرنے سے انکار کر دیا حتی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تو انہوں نے فرمایا تم نے فضول کام کیا تمہیں جمعہ کا کوئی ثواب نہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹے تو میں حاضر ہوا اور بتاتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت فرمائی اور میرے پاس حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی ہے تو انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا اور جب آپ اُترے تو انہوں نے بتایا کہ میرے لیے جمعہ کا کوئی ثواب نہیں میں نے فضول کام کیا ہے آپ نے فرمایا انہوں نے سچ کہا جب تم امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو خاموش رہو یہاں تک کہ وہ واپس لوٹ آئے

۲۰۱۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْطُبُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَرَاَ سُوْرَۃً فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ مَتٰی نَزَلَتْ ہٰذِہِ السُّوْرَۃُ فَاَعْرَضَ عَنْہُ فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاتَہٗ فَقَالَ اُبَیٌّ لِاَبِیْ ذَرٍّ مَا لَکَ مِنْ صَلٰوتِکَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ فَدَخَلَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صَدَقَ اُبَیٌّ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے ایک سورت پڑھی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ سورت کب نازل ہوئی انہوں نے اس کا جواب نہ دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت اُبی بن کعب نے حضرت ابو ذر (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا تمہیں نماز سے کچھ حاصل نہ ہوا تم نے فضول کام کیا چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا حضرت اُبی بن کعب نے سچ کہا۔

فَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بِالْاِنْصَاتِ عِنْدَ الْخُطْبَۃِ وَجَعَلَ حُکْمَہَا

پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا اور اس کا حکم نماز کے حکم کی طرح قرار دیا نیز اس میں کلام کو

فِي ذٰلِكَ كَحُكْمِ الصَّلٰوةِ وَجَعَلَ الْكَلَامَ فِيْهَا لَغْوًا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْهَا مَكْرُوْهَةٌ فَاِذَا كَانَ النَّاسُ مَنْهِيِّيْنَ عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ كَانَ كَذٰلِكَ الْاِمَامُ مَنْهِيًّا عَنِ الْكَلَامِ مَا دَامَ يَخْطُبُ بِغَيْرِ الْخُطْبَةِ **اَلَا تَرٰى** اَنَّ الْمَامُوْمِيْنَ مَمْنُوْعُوْنَ عَنِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ فَكَذٰلِكَ الْاِمَامُ فَكَانَ مَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُ الْاِمَامِ فَقَدْ مُنِعَ مِنْهُ الْاِمَامُ فَكَذٰلِكَ لِمَا مُنِعَ غَيْرُ الْاِمَامِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ كَانَ الْاِمَامُ مُنِعَ بِذٰلِكَ اَيْضًا مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ بِمَا هُوَ مِنْ غَيْرِهَا۔

لغو قرار دیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس (خطبہ) کے دوران نماز مکروہ ہے پس جب لوگوں کو خطبہ کے دوران گفتگو سے ممانعت ہے تو امام بھی جب تک خطبہ دے رہا ہو، خطبے کے علاوہ کوئی کلام نہیں کرسکتا کیا تم نہیں دیکھتے کہ مقتدیوں کو نماز کے دوران کلام کرنے سے منع کیا گیا ہے تو امام کا بھی یہی حکم ہے پس جس بات سے امام کے غیر کو روکا گیا اس سے امام کو بھی منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جب غیر امام کو خطبہ کے دوران گفتگو سے روکا گیا تو امام کو خطبہ کے علاوہ گفتگو سے دوران خطبہ ممانعت ہے۔

۲۰۱۹۔ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ اَيْضًا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ جُمِعَ فِيْهِ اَبُوْكَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اُخْبِرُكَ عَنِ الْجُمُعَةِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَتَطَهَّرُ ثُمَّ يَمْشِيْ اِلَى الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْاِمَامُ صَلَاتَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ كَفَّارَةً مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا مَا اجْتُنِبَ الْمَقْتَلَةُ۔

اس سلسلے میں بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو جمعہ کیا ہے؟ میں نے تیسری یا چوتھی بار عرض کیا یہ وہ دن ہے جب آپ کے باپ (حضرت آدم علیہ السلام) کو (حضرت حواء علیہا السلام سے) ملایا گیا فرمایا نہیں بلکہ میں تمہیں جمعہ کے بارے میں بتاتا ہوں کوئی ایسا شخص نہیں جو پاک صاف ہو کر جمعہ کے لیے جائے پھر امام کے نماز مکمل کرنے تک خاموش رہے تو وہ اس کے اور گذشتہ جمعہ کے درمیان (گناہوں) کا کفارہ ہوگا جب کہ کبیرہ گناہ سے اجتناب کرے۔

۲۰۲۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْيَمَانِيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو معشر حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۲۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، مسواک کی اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو وہ لگائی اور اچھے کپڑے پہن کر نکلا حتی کہ مسجد میں آگیا اور لوگوں کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَنَّ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهٖ ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ ثُمَّ رَكَعَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّرْكَعَ وَاَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا۔

گردنیں نہ پھلانگیں پھر جس قدر اللہ نے چاہا نماز پڑھی اور امام کے (منبر کی طرف) نکلنے کے بعد خاموش رہا تو گزشتہ جمعہ سے اب تک (کے گناہوں) کا کفارہ ہوگا۔

۲۰۲۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۲۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَاَتِهٖ وَلَبِسَ اَصْلَحَ ثِيَابِهٖ وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهُمَا۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت عبداللہ ابن عمرو (رضی اللہ عنہم) سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے پھر اپنی بیوی کی خوشبو سے خوشبو لگائے عمدہ کپڑے پہنے، لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے اور خطبہ کے وقت فضول حرکت نہ کرے تو یہ دونوں جمعوں کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ مَكَانَ كُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غسل کرایا (یعنی جماع کے ذریعے بیوی کے غسل کا باعث بنا) اور غسل کیا سویرے اور جلدی گیا حتیٰ کہ امام کے قریب ہوگیا۔ خاموش رہا کوئی لغو کام نہ کیا تو اس کے لیے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزے اور قیام (قیام لیل) کا ثواب ہوگا۔

۲۰۲۵ - حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ، حضرت یحییٰ بن حارث سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۲۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا

حضرت سلمان الخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم

اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِیْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَیْرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَ یَغْتَسِلَ الرَّجُلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنٍ اَوْ مَسَّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهٖ ثُمَّ رَاحَ فَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ اثْنَیْنِ وَصَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ یَنْصِتُ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰی۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر طہارت حاصل کر سکتا ہے کرے پھر تیل لگائے یا گھر کی خوشبو سے خوشبو لگائے پھر چل پڑے اور دو دبیٹھے ہوئے آدمیوں کو جدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے جس قدر نماز مقدر فرمائی ہے، پڑھے پھر امام کے کلام (خطبہ) کے دوران خاموش رہے تو پچھلے اور اس جمعہ کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اَیْضًا الْاَمْرُ بِالْاِنْصَاتِ اِذَا تَکَلَّمَ الْاِمَامُ فَذٰلِکَ دَلِیْلٌ اَنَّ مَوْضِعَ کَلَامِ الْاِمَامِ لَیْسَ بِمَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَهٰذَا حُکْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْاٰثَارِ وَاَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَیْنَاهُمْ لَا یَخْتَلِفُوْنَ اَنَّ مَنْ کَانَ فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ اَنْ یَخْطُبَ الْاِمَامُ فَاِنَّ خُطْبَةَ الْاِمَامِ تَمْنَعُهٗ مِنَ الصَّلٰوةِ فَیَصِیْرُ بِهَا فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِکَ دَاخِلُ الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ دَاخِلًا لَهٗ فِیْ غَیْرِ مَوْضِعِ صَلٰوةٍ فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُصَلِّیَ وَقَدْ رَاَیْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَیْهِ اَنَّ الْاَوْقَاتَ الَّتِیْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ یَسْتَوِیْ فِیْهَا مَنْ کَانَ قَبْلَهَا فِی الْمَسْجِدِ وَمَنْ دَخَلَ فِیْهَا الْمَسْجِدَ فِیْ مَنْعِهَا اِیَّاهُمَا مِنَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا کَانَتِ الْخُطْبَةُ تَمْنَعُ مَنْ کَانَ قَبْلَهَا فِی الْمَسْجِدِ عَنِ الصَّلٰوةِ کَانَتْ کَذٰلِکَ اَیْضًا تَمْنَعُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ دُخُوْلِ الْاِمَامِ فِیْهَا مِنَ الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِیْ ذٰلِکَ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ وَقَدْ رُوِیَتْ فِیْ ذٰلِکَ اٰثَارٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ۔

ان روایات میں بھی خطبۂ امام کے دوران خاموش رہنے کا حکم ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خطبۂ امام، نماز کا وقت نہیں ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے طور پر اس باب کا حکم یہ ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں اس بارے میں ان کا اختلاف نہیں کہ جو شخص خطبہ دینے سے پہلے مسجد میں ہو تو امام کا خطبہ اسے نماز پڑھنے سے روک دیتا ہے تو وہ نماز نہ پڑھنے کے وقت میں ہو جاتا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران مسجد میں داخل ہونے والے کا حکم بھی یہی ہو کہ اس کے لیے بھی اس وقت نماز پڑھنا مناسب نہ ہو۔

اور ہم ایک متفق علیہ ضابطہ پاتے ہیں وہ یہ کہ جن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے ان میں وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو اور وہ جو اب آئے دونوں ممانعتِ نماز کے سلسلے میں برابر ہیں تو جب خطبہ پہلے سے موجود شخص کو نماز سے روکتا ہے تو امام کے خطبہ شروع کرنے کے بعد مسجد میں آنے والے کو بھی نماز سے روکے گا۔ اس ضمن میں قیاس یہی ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور اس سلسلے میں متقدمین سے بھی روایات آئی ہیں۔

۲۰۲۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ

حضرت توبہ عنبری فرماتے ہیں حضرت شعبی نے فرمایا

قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ الْحَسَنَ حِينَ يَجِيءُ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَيُصَلِّي عَمَّنْ أَخَذَ هٰذَا لَقَدْ رَأَيْتُ شُرَيْحًا إِذَا جَاءَ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ۔

۲۰۲۸۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ يَجْلِسُ وَلَا يُسَبِّحُ أَيْ لَا يُصَلِّي۔

۲۰۲۹۔ **حَدَّثَنَا** أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ۔

۲۰۳۰۔ **حَدَّثَنَا** رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ الصَّلٰوةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعْصِيَةٌ۔

۲۰۳۱۔ **حَدَّثَنَا** يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ جُلُوسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ وَكَلَامَهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ وَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يَتَحَدَّثُونَ حِينَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ فَإِذَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلَيْهِمَا ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ تَكَلَّمُوا۔

۲۰۳۲۔ **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلٰى

میں نے دیکھا جب حضرت حسن بصری رحمہ اللہ آتے ہیں اور امام خطبہ کے لیے نکل آتا ہے تو وہ نماز پڑھتے ہیں انہوں یہ بات کس سے حاصل کی حالانکہ میں نے حضرت شریح کو دیکھا کہ اگر وہ امام کے نکلنے کے بعد آتیں تو نماز نہیں پڑھتے۔

حضرت عقیل حضرت ابن شہاب سے اس شخص کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو جمعہ کے دن مسجد میں اس وقت داخل ہو جب امام خطبہ دے رہا ہو تو فرماتے ہیں وہ بیٹھ جائے۔ نہ تسبیح پڑھے اور نہ نماز۔

حضرت خالد حذاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قلابہ جمعہ کے دن آئے تو امام خطبہ دے رہا تھا آپ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

حضرت ابو المصعب، حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا جب امام منبر پر ہو تو نماز پڑھنا گناہ ہے۔

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت ثعلبہ بن ابو مالک قرظی نے بتایا کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور اس کا خطبہ گفتگو کو منع کر دیتا ہے، وہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو صحابہ کرام گفتگو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھتے تو کوئی بھی بات نہ کرتا حتیٰ کہ آپ اپنے دونوں خطبے پورے کرتے پھر جب آپ دونوں خطبے مکمل کر کے منبر سے نیچے اُترتے تو لوگ گفتگو کرتے۔

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت صفوان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما خطبہ دے رہے تھے آپ پر تہبند اور چادر تھی، جوتے پہنے ہوئے اور

الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَنَعْلَانِ وَهُوَ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ ثُمَّ جَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ

عمامہ باندھے ہوئے تھے آپ نے (حجر اسود) کو بوسہ دیا پھر کہا اے امیر المومنین! آپ پر سلام اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہو پھر بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی۔

۲۰۳۳- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قِيلَ لِعَلْقَمَةَ أَتَتَكَلَّمُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ قَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَقْرَأُ حِزْبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ عَسَى أَنْ يَضُرَّكَ وَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَضُرَّكَ

حضرت ابراہیم فرماتے ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کیا آپ امام کے خطبہ کے دوران یا جب وہ نکل آئے کلام کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں تو ایک شخص نے ان سے کہا کیں امام کے خطبہ دیتے وقت اپنا وظیفہ پڑھتا ہوں، انہوں نے فرمایا شاید تمہیں نقصان دے اور نقصان نہ بھی دے۔

۲۰۳۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ يَكْرَهَانِ الْكَلَامَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عطاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) جمعہ کے دن امام کے (منبر کی طرف) نکل آنے کے وقت گفتگو کو ناپسند کرتے تھے۔

۲۰۳۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ۔

حضرت لیث سے مروی ہے کہ مجاہد رضی اللہ عنہ امام کے خطبہ دیتے وقت نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے تھے۔

فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هَذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خُرُوجَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ جَاءَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ فَجَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَا مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ثُمَّ قَدْ كَانَ شُرَيْحٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَرَوَاهُ الشَّعْبِيُّ وَاحْتَجَّ بِهِ عَلَى مَنْ خَالَفَهُ وَشَدَّ ذَلِكَ الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيحِ مَا قَدْ وَصَفْنَا فَلَا يَنْبَغِي تَرْكُ مَا قَدْ ثَبَتَ بِذَلِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى

ان احادیث میں ہم نے روایت کیا ہے کہ امام کا نکل آنا نماز کو ختم کر دیتا ہے اور حضرت عبد اللہ بن صفوان آئے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر خطبہ دے رہے تھے وہ بیٹھ گئے اور نماز نہ پڑھی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور دیگر موجود صحابہ کرام نیز تابعین عظام نے ان کے عمل کا انکار نہ کیا پھر حضرت شریح بھی اسی طرح کرتے تھے اسے حضرت شعبی نے روایت کیا اور اپنے مخالفین کے خلاف اس سے استدلال کیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات سے اس کو تقویت مل گئی جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا۔ پھر صحیح فکر تو وہی ہے جو ہم نے بیان کیا لہٰذا اس سے جو کچھ ثابت ہے اسے چھوڑ کر کسی دوسری بات کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

اگر کوئی شخص کہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْکَعَ رَکْعَتَیْنِ۔

آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے نہ بیٹھے اور وہ اس سلسلے میں یوں ذکر کرے۔

۲۰۳۶- وَذُکِرَ فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ مَعَ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ یُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَجْلِسَ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھے۔

۲۰۳۷- حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْجِیْزِیُّ قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ ثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْعِجْلَانِ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابن عجلان، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۸- حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ ثَنَا مَالِکٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت مالک، حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۳۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الضَّرِیْرُ یَعْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ بْنَ اَبِیْ زَکَرِیَّا قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَیْمٍ الزُّرَقِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت عمرو بن سلیم زرقی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ یَنْبَغِیْ لِمَنْ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اَنْ لَا یَجْلِسَ حَتّٰی یُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ قِیْلَ لَهٗ مَا فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا ذَکَرْتَ اِنَّمَا هٰذَا عَلٰی مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِیْ حَالٍ یَحِلُّ فِیْهَا الصَّلٰوةُ لَیْسَ عَلٰی مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِیْ حَالٍ لَا یَحِلُّ فِیْهَا الصَّلٰوةُ اَلَا تَرٰی اَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ عِنْدَ غُرُوْبِهَا اَوْ فِیْ وَقْتٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِیِّ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْهَا اَنَّهٗ لَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یُصَلِّیَ وَاَنَّهٗ لَیْسَ مِمَّنْ اَمَرَهٗ

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص مسجد میں آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ اسے کہا جائے گا اس میں اس بات پر کوئی دلیل نہیں جس کا تم نے ذکر کیا ہے یہ تو اس شخص کے بارے میں ہے جو ایسے وقت مسجد میں داخل ہو جب نماز پڑھنا جائز ہے نہ کہ اس شخص کے بارے میں ہے جو ایسے وقت مسجد میں داخل ہو جب نماز پڑھنا جائز نہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص طلوع آفتاب یا غروب شمس کے وقت یا ایسے وقت مسجد میں آئے جب نماز پڑھنا منع ہے تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں اور وہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہوتے وقت دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا کیونکہ اس وقت

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ لِدُخُوْلِہِ الْمَسْجِدَ لِاَنَّہٗ قَدْ نَہٰی عَنِ الصَّلٰوۃِ حِیْنَئِذٍ فَکَذٰلِکَ الَّذِیْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ لَیْسَ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ وَلَیْسَ مِمَّنْ اَمَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ وَاِنَّمَا دَخَلَ فِیْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ ذَکَرْتَ کُلُّ مَنْ لَوْ کَانَ فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِکَ فَلَمْ یُصَلِّ کَانَ لَہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا مَنْ لَوْ کَانَ فِی الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِکَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ حِیْنَئِذٍ فَلَیْسَ بِدَاخِلٍ فِیْ ذٰلِکَ وَلَیْسَ لَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ قِیَاسًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِنْ حُکْمِ الْاَوْقَاتِ الْمَنْہِیِّ عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْہَا الَّتِیْ وَصَفْنَا۔

نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور یہ ان لوگوں میں سے نہیں جن کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جس حکم کا تم نے ذکر کیا ہے اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو اس سے پہلے مسجد میں ہو اور وہ نماز پڑھنا چاہتا ہو تو وہ (خطبہ سے) پہلے پڑھ سکتا ہے لیکن وہ شخص جو پہلے سے مسجد میں ہو وہ اس وقت (خطبہ کے دوران) نماز نہیں پڑھ سکتا لہٰذا وہ اس حکم میں داخل نہیں ہوگا اور جیسا کہ ہم نے نماز سے ممنوع اوقات پر قیاس کرتے ہوئے بتایا اسی کی روشنی میں وہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

بَابُ الرَّجُلِ یَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَلَمْ یَکُنْ رَکَعَ اَیَرْکَعُ اَوْ لَا یَرْکَعُ

باب: جو شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو اور اس نے سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اب پڑھ سکتا ہے یا نہیں۔

۲۰۴۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَکَرِیَّا بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز (کے لیے جماعت) کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ (نماز) پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۴۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُصْعَبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ الْاَصْبَہَانِیِّ اَلصَّوَابُ اِبْرَاہِیْمُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ مُجَمِّعٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَہٗ۔

حضرت عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا لِلرَّجُلِ اَنْ يَّرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ وَ الْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ اٰخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِاَنْ يَّرْكَعَهُمَا غَيْرَ مُخَالِطٍ لِلصُّفُوْفِ مَا لَمْ يَخْشَ فَوْتَ الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الْاِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ الَّذِي احْتَجُّوْا بِهٖ اَصْلُهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۲۰۴۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْعُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

فَصَارَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَالَفَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِّنْ ذٰلِكَ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الْبَابِ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۲۰۴۳ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الَّتِيْ اُقِيْمَتْ لَهَا۔

فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ بِهٰذَا النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّصَلِّيَ غَيْرَهَا فِيْ مَوْطِنِهَا الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ فَيَكُوْنُ مُصَلِّيْهَا قَدْ وَصَلَهَا بِتَطَوُّعٍ فَيَكُوْنُ النَّهْيُ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ لَا مِنْ اَجْلِ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ

بیان مسئلہ

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے اسی حدیث کو اپناتے ہوئے مکروہ قرار دیا کہ کوئی شخص اس وقت فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھے جب امام نماز فجر میں ہو۔

لیکن دوسرے لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا اگر امام کے ساتھ دو رکعتیں چھوٹنے کا خوف نہ ہو تو صفوں سے الگ ہو کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس حدیث سے استدلال کیا وہ درحقیقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں حفاظ حدیث نے حضرت عمرو بن دینار سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت عمرو بن دینار حضرت عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں انہوں نے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

تو اس حدیث کی بنیاد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت کی مخالفت کی ہے ان سے جو کچھ مروی ہے اسے ہم اس باب کے آخر میں روایت کریں گے انشاء اللہ۔

حضرت ابوسلمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو اس نماز کے علاوہ جائز نہیں جس کے لیے یہ قائم ہوئی۔

تو ممکن ہے اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے وہاں کوئی دوسری نماز بھی پڑھے اس طرح وہ اسے نوافل کے ساتھ ملانے والا ہو گا پس اس بنیاد پر ممانعت ہو گی اس بات سے نہیں کہ مسجد کے آخر میں پڑھ کر وہ اس جگہ سے ہٹ جائے اور

آخِرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَتَنَحَّى الَّذِي يُصَلِّيهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَيُخَالِطُ الصُّفُوفَ وَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيضَةِ۔

صفوں میں مل کر فرض نماز میں داخل ہو جائے۔

۲۰۴۴ - وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ أُقِيمَتْ صَلٰوةُ الْفَجْرِ فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَامَ عَلَيْهِ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ أَتُصَلِّيهَا أَرْبَعًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

پہلے قول کے قائلین کے استدلال میں سے یہ بھی ہے حضرت مالک بن بحینہ فرماتے ہیں صبح کی نماز قائم ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے ہاں آئے جو صبح کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھ رہا تھا آپ وہاں کھڑے رہے لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے آپ نے تین بار فرمایا کیا تم اسے چار رکعتیں پڑھتے ہو۔

۲۰۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ۔

حضرت شعبہ نے حضرت سعد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن یہ نہیں فرمایا کہ لوگ وہاں جمع ہو گئے۔

۲۰۴۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں ہم سے حضرت شعبہ نے بیان فرمایا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن تین بار کا ذکر نہیں کیا۔

فَلِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى عَلَى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ وَصَلَهُمَا بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ تَقَدَّمَ أَوْ تَكَلَّمَ فَإِنْ كَانَ لِذٰلِكَ قَالَ لَهُ مَا قَالَ فَإِنَّ هٰذَا حَدِيثٌ يَجْتَمِعُ الْفَرِيقَانِ عَلَيْهِ جَمِيعًا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ۔

دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کو جواباً کہتے ہیں کہ ممکن ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ناپسند فرمائی ہو کہ اس شخص نے دو رکعتیں پڑھ کر انہیں صبح کی نماز کے ساتھ ملا دیا نہ تو آگے بڑھا اور نہ کوئی کلام کیا اگر اس خیال پر آپ نے اسے تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر دونوں فریق جمع ہو سکتے ہیں۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کیا اس پر دلالت کرنے والی کوئی بات مروی ہے۔ (تو دیکھا)

۲۰۴۷ - فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ مُنْتَصِبٌ يُصَلِّي ثَمَّةَ بَيْنَ يَدَيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَا تَجْعَلُوا هٰذِهِ الصَّلٰوةَ

حضرت محمد بن عبدالرحمن فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ کے پاس سے گزرے وہ صبح کی اقامت سے پہلے اسی جگہ نماز پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا اس نماز کو ظہر (کے فرضوں) سے پہلے اور بعد کی نماز (سنتوں) کی طرح نہ بناؤ ان دونوں کے درمیان تفریق کرو

كَصَلٰوةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوْا بَيْنَهُمَا فَصْلًا۔

فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَنَّ الَّذِيْ كَرِهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ هُوَ وَصْلُهٗ اِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِاَنَّهٗ كَرِهَ لَهٗ اَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ اِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ اِلَى الصُّفُوْفِ فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

تو اس حدیث نے واضح کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت بحینہ رضی اللہ عنہ کا اس نماز (سنتوں) کو فرضوں کے ساتھ ایک ہی جگہ پر اس طرح ملانا پسند نہ آیا کہ درمیان میں کچھ جدا کرنے والا عمل نہ تھا اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں نماز پڑھ کر فراغت کے بعد آگے صفوں کی طرف بڑھیں اور لوگوں کے ساتھ فرض نماز میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں اس حدیث کے علاوہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۲۰۴۸- حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ اَبِي الْخُوَارِ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِاَتَطَوَّعَ فَاَخَذَ بِثَوْبِيْ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ حَتّٰى تَقَدَّمَ اَوْ تَكَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابن جریج کا حضرت عمر بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نافع بن جبیر نے انہیں حضرت سائب بن یزید کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے پوچھیں انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے بعد نماز کے بارے میں کیا سنا ہے انہوں نے فرمایا میں نے مقصورہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمعہ کی نماز پڑھی میں فارغ ہو کر نفل پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا انہوں نے میرا کپڑا پکڑا اور فرمایا ایسا نہ کرو، آگے بڑھو یا کچھ کلام کر لو بے شک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم دیتے تھے۔

۲۰۴۹- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ابو عاصم، ابن جریج سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۵۰- حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ صَفْوَانَ مَوْلٰى عُمَرَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُكَاثِرُوا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا، فرض نماز کو اس کی مثل نفل نماز کے ساتھ ہی ایک ہی جگہ پر نہ ملاؤ۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنْ يُوْصَلَ الْمَكْتُوْبَةُ بِنَافِلَةٍ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ اِلٰى مَكَانٍ اٰخَرَ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث میں فرض نماز کو نفل نماز کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا حتیٰ کہ ان کے درمیان کچھ فرق ہو جائے دوسری جگہ کی طرف آگے بڑھنے سے ہو یا کسی دوسرے طریقے سے۔

۲۰۵۱- وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لِقَوْلِهِمْ اَیْضًا بِمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ فِیْ حَدِیْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ خَلْفَ النَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوةِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ یَا فُلَانُ اَجَعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِیْ صَلَّیْتَ وَحْدَكَ۔

پہلے قول والوں نے حضرت ربیع موذن کی روایت سے بھی اپنے موقف پر استدلال کیا حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں ایک شخص آیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں تھے حماد بن سلمہ کی روایت میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں داخل ہوا آپ نماز مکمل کر چکے تھے تو فرمایا اے فلاں! تم اسے نماز قرار دیتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی یا اسے جو تنہا ادا کی۔

۲۰۵۲- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت زید بن عاصم اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کرتے ہیں۔

قَالُوْا فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا خَلْفَ النَّاسِ وَقَدْ نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ لِلْاٰخَرِیْنَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَّكُوْنَ قَوْلُهٗ كَانَ خَلْفَ النَّاسِ اَیْ كَانَ خَلْفَ صُفُوْفِهِمْ لَا فَصْلَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهُمْ فَكَانَ شَبِیْهَ الْمُخَالِطِ لَهُمْ فَذٰلِكَ اَیْضًا دَاخِلٌ فِیْ مَعْنٰی مَا بَانَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ بُحَیْنَةَ وَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا وَاِنَّمَا یَجِبُ اَنْ یُّصَلِّیَهُمَا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ یَمْشِیْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ اِلٰی اَوَّلِ الْمَسْجِدِ فَاَمَّا اَنْ یُّصَلِّیَهُمَا مُخَالِطًا لِمَنْ یُّصَلِّی الْفَرِیْضَةَ فَلَا۔

وہ (پہلے قول والے) کہتے ہیں اس حدیث میں ہے کہ اس نے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا۔ دوسرے قول والے ان کو جواب دیتے ہیں کہ لوگوں کے پیچھے کھڑے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ان کی صفوں کے پیچھے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس کے اور ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ تھا تو ان کے ساتھ مشابہت ہو گئی یہ بھی اسی مفہوم میں داخل ہے جو حضرت ابن بحینہ کی روایت سے واضح ہوا اور ہمارے نزدیک یہ مکروہ ہے ان دو رکعتوں کو مسجد کے آخر میں پڑھنا واجب ہے پھر مسجد کے اگلے حصے کی طرف آئے فرض نماز پڑھنے والوں کے ساتھ مل کر پڑھنا جائز نہیں۔

۲۰۵۳- وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اَلَا تَتَّقُوا اللّٰهَ اَفْصِلُوْا صَلَاتَكُمْ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا یُصَلِّی الرَّكْعَتَیْنِ

حضرت شعبہ فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اپنی نماز کو الگ الگ کرو (حضرت شعبہ) فرماتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مغرب کی دو رکعتیں گھر پر پڑھتے تھے اور ان کا مقصد فرض اور

بَعْدَ الْمَغْرِبِ إِلَّا فِي بَيْتِهِ فَأَرَادَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ مِنْهُمُ الْفَصْلَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ۔ وَذٰلِكَ الَّذِي أُرِيْدَ فِي حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ بُحَيْنَةَ وَابْنِ سَرْجِسَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ **قَالَ** أَبُوْ جَعْفَرٍ وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَيْضًا الْفَصْلَ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ بِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ وَلَا نَرَى بَأْسًا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ دَخَلَ الْإِمَامُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَمْشِي إِلٰى مُقَدَّمِهِ فَيُصَلِّي مَعَ النَّاسِ **أَلَا تَرٰى** أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ فِي ظُهْرٍ أَوْ عَصْرٍ أَوْ عِشَاءٍ لَمْ يَكُنْ بِهِ بَأْسٌ وَلَا يَكُوْنُ فَاعِلُ ذٰلِكَ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيْضَةٍ وَتَطَوُّعٍ فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِي صُبْحٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَلَا يَكُوْنُ فَاعِلُهُ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيْضَةٍ وَتَطَوُّعٍ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ جُلَّةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ۔

۲۰۵۴۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ أَبِي مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ حِيْنَ دَعَاهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ دَعَا أَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلٰى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ **فَهٰذَا** عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَعَلَ هٰذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُوْ مُوْسٰى لَا يُنْكِرَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ۔

۲۰۵۵۔ **حَدَّثَنَا** سُلَيْمٰنُ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ

غیر فرض کو الگ الگ کرنا تھا حضرت ابوہریرہ، ابن بحینہ اور ابن سرجس کی روایتوں سے بھی یہی بات مراد ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس باب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے مطابق ہم بھی فرائض و نوافل میں تفریق کو مستحب سمجھتے ہیں اور اس بات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ جو شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھے بغیر مسجد میں آجائے اور امام نماز شروع کر چکا ہو تو یہ مسجد کے آخر میں (سنتیں) پڑھ کر آگے بڑھے اور لوگوں کے ساتھ (فرض) نماز ادا کرے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ بات ظہر، عصر اور عشاء میں ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اور ایسا شخص فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا اسی طرح صبح کی نماز میں بھی کوئی حرج نہیں اور ایسا کرنے والا فرض اور نفل نماز کو ملانے والا نہ ہوگا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

جلیل القدر متقدمین سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے جب ان کو بلایا تو حضرت ابوموسیٰ، حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو صبح کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے پاس سے باہر آگئے اور نماز کھڑی ہو چکی تھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ستون کی اوٹ میں کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر (فرض) نماز میں داخل ہو گئے۔

تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ عمل کیا اور حضرت حذیفہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما ان کے ساتھ تھے لیکن انہوں نے اس عمل پر اعتراض نہیں کیا لہٰذا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ دونوں بھی ان سے متفق تھے۔

حضرت عبداللہ بن ابی موسیٰ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز میں تھا تو انہوں نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں۔

۲۰۵۶- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ يُصَلِّيْ فَاَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ وَاَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْاِمَامِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهٗ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز صبح کے وقت حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد میں داخل ہوا اور امام نماز پڑھا رہا تھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو صف میں داخل ہو گئے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعتیں پڑھیں پھر امام کے ساتھ شامل ہوئے امام نے سلام پھیرا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی جگہ بیٹھے رہے حتیٰ کہ سورج طلوع ہوا تو آپ کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ **وَقَدْ** رَوٰى شُعْبَةُ مَوْلَاهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَهٗ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِيْ بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِي النَّاسِ فِي الصَّلٰوةِ فَاصِلًا بَيْنَهُمَا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جنہوں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں جب کہ امام صبح کی نماز میں تھا۔ ان کے غلام حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ بھی ان سے روایت کرتے ہیں کہ وہ لوگوں کو فرائض و نوافل میں تفریق کا حکم دیتے تھے، اور خود بھی مسجد کے کسی مقام پر فجر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے اور اسے دونوں (نمازوں) کے درمیان فاصل شمار کرتے پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

۲۰۵۷- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ اَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْاِمَامُ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ۔

حضرت عثمان انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو امام صبح کی نماز میں تھا آپ نے دو رکعتیں نہیں پڑھی تھی چنانچہ آپ نے امام سے پیچھے (کھڑے ہو کر) دو رکعتیں پڑھیں اور جماعت میں شامل ہو گئے۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

۲۰۵۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت محمد بن کعب فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھر سے باہر تشریف لائے تو صبح کی نماز کھڑی ہو چکی تھی آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے راستے میں ہی دو

بْنُ عُمَرَ مِنْ بَيْتِهٖ فَأُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ۔

رکعتیں پڑھیں پھر مسجد میں داخل ہوئے اور لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی۔

فَهٰذَا وَاِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهٖ بِاِقَامَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ فَذٰلِكَ خِلَافُ قَوْلِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ اِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهٗ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى۔

اگرچہ آپ نے یہ رکعتیں مسجد میں نہیں پڑھیں لیکن مسجد میں جماعت کھڑی ہونے کا علم حاصل ہونے کے بعد ادا کیں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کے خلاف ہے کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں بشرطیکہ اس کا وہی مفہوم ہو جو پہلے قول والوں کے نزدیک ہے۔

۲۰۵۹ - **حَدَّثَنَا** فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ اَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ۔

حضرت مالک بن مغول فرماتے ہیں میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نماز فجر کے لیے جگایا اور نماز کھڑی ہو چکی تھی تو آپ اُٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۰۶۰ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ جَاءَ وَالْاِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِي حُجْرَةِ حَفْصَةَ ثُمَّ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ۔

حضرت زید بن اسلم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ تشریف لائے تو امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا آپ نے صبح سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں چنانچہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ادا کر کے امام کے ساتھ نماز ادا کی۔

فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ لِاَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

تو اس حدیث میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے مسجد میں یہ دو رکعتیں پڑھیں کیونکہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مسجد میں شامل ہے تو یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مذکورہ عمل کے موافق ہے۔

۲۰۶۱ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت ابوعبیداللہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے تو لوگ نماز فجر کے لیے صف بستہ ہوتے آپ مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھ کر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتے۔

۲۰۶۲ - **حَدَّثَنَا** اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت ابوعبیدہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ اسی طرح کرتے تھے۔

۲۰۶۳- حَدَّثَنَا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا هشام بن ابي عبد الله عن جعفر عن ابي عثمان النهدي قال كنا نأتي عمر بن الخطاب قبل ان نصلي الركعتين قبل الصبح وهو في الصلوة فنصلي الركعتين في آخر المسجد ثم ندخل مع القوم في صلوتهم۔

حضرت ابوعثمان ہندی فرماتے ہیں ہم صبح کی دو رکعتیں پڑھنے سے پہلے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوتے۔ اور آپ نماز میں معروف ہوتے تو ہم مسجد کے آخر میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۴- حَدَّثَنَا روح بن الفرج قال ثنا يحيى بن عبد الله بن بكير قال ثنا حماد بن زيد قال ثنا عاصم عن ابي عثمان قال كنا نجئ وعمر بن الخطاب في صلوة الصبح فنركع الركعتين ثم ندخل معه في الصلوة۔

حضرت عاصم حضرت ابوعثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں ہم حاضر ہوتے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں ہوتے ہم دو رکعتیں پڑھ کر ان کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۵- حَدَّثَنَا ابو بكرة قال ثنا ابو داود قال ثنا سعيد عن حصين قال سمعت الشعبي يقول كان مسروق يجئ الى قوم وهم في الصلوة ولم يكن ركع ركعتي الفجر فيصلي الركعتين في المسجد ثم يدخل مع القوم في صلوتهم۔

حضرت شعبی فرماتے ہیں حضرت مسروق رضی اللہ عنہ قوم کے پاس آتے تو وہ نماز میں معروف ہوتے آپ نے اس سے پہلے فجر کی دو رکعتیں ادا نہ کی ہوتیں تو مسجد میں دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہوتے۔

۲۰۶۶- حَدَّثَنَا ابو بشر الرقي قال ثنا ابو معاوية عن عاصم الاحول عن الشعبي عن مسروق انه فعل ذلك غير انه قال في ناحية المسجد۔

حضرت عاصم احول حضرت شعبی سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایسا کیا لیکن انہوں نے فرمایا مسجد کے کونے میں (دو رکعتیں پڑھتے)

۲۰۶۷- حَدَّثَنَا ابو بكرة قال ثنا حجاج بن المنهال قال ثنا يزيد بن ابراهيم عن الحسن انه كان يقول اذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتي الفجر فصلهما وان كان الامام يصلي ثم ادخل مع الامام۔

حضرت یزید بن ابراہیم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے تھے جب تم مسجد میں داخل ہوا اور تم نے دو رکعتیں نہ پڑھی ہوں تو انہیں پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں ہو پھر امام کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔

۲۰۶۸- حَدَّثَنَا صالح بن عبد الرحمن قال ثنا سعيد بن منصور قال ثنا هشيم قال انا يونس قال كان الحسن يقول يصليهما في ناحية المسجد ثم يدخل مع القوم في صلاتهم۔

حضرت یونس سے مروی ہے حضرت حسن فرماتے تھے کہ انہیں مسجد کے کونے میں ادا کرے پھر قوم کے ساتھ ان کی نماز میں شامل ہو جائے۔

۲۰۶۹- حَدَّثَنَا صالح قال ثنا سعيد قال ثنا

حضرت ابن عون، شعبی سے وہ حضرت مسروق

هُشَيْمٌ قَالَ ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ ۔

فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ أَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلٰوةِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُمْ قَالُوْا تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ أَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَأَفْضَلُ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَوْ كَانَ فِي مَنْزِلِهِ تَعْلَمُ دُخُوْلَ الْإِمَامِ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ أَنَّهُ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ فَإِنْ خَافَ فَوْتَ صَلٰوةِ الْإِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يُجْمِعُوْا أَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ إِلَى الْفَرِيْضَةِ أَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِي مَنْزِلِهِ وَقَدْ أُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَأَنَّهُ قَالَ لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ فَلَمَّا كَانَتَا قَدْ أُكِّدَتَا هٰذَا التَّاكِيْدَ وَرَغَّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ وَنَهٰى عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ كَانَتَا أَيْضًا فِي النَّظَرِ أَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسی طرح کیا۔

ان تمام حضرات نے جماعت کے دوران فجر کی دو رکعتیں مسجد کے آخر (یا کسی کنارے) میں پڑھنے کو جائز قرار دیا ہے اس باب کا روایات کے طور پر یہ بیان ہے۔

اور غور و فکر کے طور پر یہ کہ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ دو رکعتوں (سنتوں) کو چھوڑ کر فرض نماز میں شامل ہو جائے وہ کہتے ہیں نوافل میں مشغولیت کی نسبت فرائض میں مشغول ہونا زیادہ بہتر اور افضل ہے۔ اس سلسلے میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ اگر وہ گھر میں ہو اور اسے امام کے نماز شروع کرنے کا علم ہو جائے تو مناسب ہے کہ جب تک امام کی نماز فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو ان دو رکعتوں کو پڑھ لے اگر امام کے ساتھ نماز رہ جانے کا ڈر ہو تو انہیں نہ پڑھے کیونکہ انہیں (فرض) نماز سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور اس بات پر اجماع نہیں ہے کہ فرائض کی طرف جانے میں مشغولیت ان کو گھر میں پڑھنے میں معروف ہونے سے افضل ہے نیز نوافل کی نسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے زیادہ کسی نفل (غیر فرض) نماز کی پابندی نہیں کرتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ ان کو نہ چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں پس جب ان کی اس قدر تاکید و ترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے سے یوں منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مساجد میں بھی فرائض سے پہلے پڑھی جائیں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۲۰۷۰ ـ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو ایک کپڑا پہنایا اس وقت وہ لڑکے تھے جب

عُمَرَ كَسَاهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ قَالَ بَلَى قَالَ أَرَأَيْتَ لَوِ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ كُنْتَ لَابِسَهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ قَالَ نَافِعٌ بَلِ اللّٰهُ فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ قَالَ نَافِعٌ قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أُرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَشْتَمِلْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لِيُصَلِّ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو ان (حضرت نافع) کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں کیوں نہیں فرمایا اگر تم گھر سے باہر کسی کام کے لیے جاؤ تو ان دونوں کو پہنو گے انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے یا لوگوں کا؟ حضرت نافع نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے، تو انہوں (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہوئے) خبر دی حضرت نافع فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ ایک سے خبر دی اور میرا خیال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا تم میں کوئی یہودیوں کی طرح کپڑا نہ لپیٹے جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک چادر کو ازار بنائے اور دوسری اوپر اوڑھے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں وہ [illegible]

۲۰۷۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

حضرت ایوب، حضرت نافع سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۷۲ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ شَكَّ نَافِعٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَلَامِ عُمَرَ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔

حضرت نافع فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا مجھے علم نہیں انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا حضرت نافع کو شک ہے، پھر انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے حضرت نافع نے پہلی حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا تھا۔

۲۰۷۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

حضرت وہب فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت نافع سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا پھر انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ فَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى ثَوْبَيْنِ وَكَرِهُوا الصَّلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ مُلْتَحِفًا قَالُوا وَلٰكِنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهِ وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا

بیان مسئلہ

حضرت امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم اسی طرف گئی ہے کہ جو شخص دو کپڑوں پر قادر ہو اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایک کپڑے پر قادر ہو اس کے لیے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں اسے چاہیے کہ ازار باندھ لے۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا اور کہا کہ بے شک یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے

الْحَدِيثِ وَقَالُوا هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ فِيهِ۔

۲۰۷۴۔ وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ ثَوْبَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ مَنْ يُزَيَّنُ لَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ إِذَا صَلَّى وَلَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ۔

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ۔

قَالَ فَهٰذَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ نَافِعٍ وَقُدَمَائِهِمْ قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَشُكَّ وَوَافَقَهُ عَلَى ذٰلِكَ تَوْبَةُ الْعَنْبَرِيُّ قِيلَ لَهُمْ فَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرُ نَافِعٍ فَذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۷۶۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَجُلًا يُصَلِّي مُلْتَحِفًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ حِينَ سَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ مُلْتَحِفًا وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدِكُمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَتَّزِرْ بِهِ۔

فَهٰذَا سَالِمٌ وَهُوَ أَثْبَتُ مِنْ نَافِعٍ وَأَحْفَظُ إِنَّمَا رَوَى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا رَهٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرَ لَا عَنْ

مروی ہے انہوں نے اس ضمن میں مزید ذکر کیا۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو دو کپڑے پہنے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔ اگر دو کپڑے نہ ہوں تو نماز پڑھتے وقت ازار باندھ لے اور تم میں کوئی بھی کپڑے کو یہودیوں کی طرح (پورے جسم پر) نہ لپیٹے۔

حضرت توبہ عنبری حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب تم میں کوئی نماز پڑھے تو ایک چادر بطور ازار استعمال کرے اور دوسری اوڑھ لے۔

وہ کہتے ہیں یہ موسیٰ بن عقبہ ہیں جو حضرت نافع کے جلیل القدر اور قدیم شاگرد ہیں انہوں نے حضرت نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور شک کا اظہار نہیں کیا اور حضرت توبہ عنبری نے اس ضمن میں ان کی موافقت کی ہے۔

اور ان سے کہا گیا کہ حضرت نافع کے غیر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ابن عمر نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی اکرم صلی اللہ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں مجھے حضرت سالم بن عبداللہ نے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے پر فرمایا تم میں کوئی شخص ایک کپڑے میں اپنے آپ کو لپیٹ کر نماز نہ پڑھے، یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو اگر تم میں سے کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو بطور ازار استعمال کرے۔

تو یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ ہیں حضرت نافع سے زیادہ مضبوط اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر کے واسطہ سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرَ۔

سے نہیں۔ تو یہ حدیث حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں اور حضرت مالک نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کا قول نقل کیا اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے

۲۰۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ فَقَامَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذَٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ احْذَرْ ذَٰلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ۔

حضرت مالک حضرت نافع سے وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نافع کو دو کپڑے پہنائے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے اسے معیوب قرار دیا اور فرمایا اس سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔

وَخَالَفَ فِي ذَٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

دوسرے لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۰۷۸ - وَاحْتَجُّوا فِي ذَٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ۔

انہوں نے یوں استدلال کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھے؟ آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے حاصل ہیں۔

۲۰۷۹ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ہشام بن حسان، حضرت محمد سے وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۰ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالُوا أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَعَمْرِي إِنِّي لَأَتْرُكُ ثِيَابِي فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل بیان کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اپنی عمر کی قسم! میں اپنے کپڑے کھونٹی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہوں۔

۲۰۸۱ - حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت مالک حضرت ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا (اپنا) قول ذکر نہیں کیا۔

۲۰۸۲ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ

حضرت ابوسلمہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ

بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۳۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُيَثْمٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ شَهِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَهٗ رَجُلٌ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمْ يَقُلْ لَهٗ شَيْئًا فَلَمَّا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ قَارَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ فَصَلّٰی فِيْهِمَا

حضرت قیس بن طلق اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایک کپڑے میں نماز پڑھتا ہے آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا جب نماز کھڑی ہوئی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کپڑوں کو ملایا اور ان میں نماز پڑھی۔

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا اَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَقَمِيْصُهٗ وَرِدَاؤُهٗ فِی الْمِشْجَبِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا اِلَّا مِنْ اَجْلِكُمْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَتٰی يَكُوْنُ لِاَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ۔

حضرت قعقاع بن حکیم فرماتے ہیں ہم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جب کہ ان کی قمیص اور تہبند کھونٹی پر تھے جب فارغ ہوئے تو فرمایا سنو اللہ کی قسم! میں نے یہ عمل تمہاری وجہ سے کیا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہاں (جائز ہے) اور کبھی تم میں سے کسی ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں (یعنی ہمیشہ نہیں ہوتے)

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا رَوْحٌ قَالَ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سالم اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جیسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔

فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَوٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ الصَّلٰوةِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

تو یہ ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز کا جواز روایت کرتے ہیں۔

۲۰۸۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے خانہ مقدسہ

عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ ۔

میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۰۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا ثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ ۔

حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۲۰۸۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ قُتَیْلَةَ قَالَ اَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ مُوْسَی بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُعَالِجُ الصَّیْدَ اَفَاُصَلِّیْ فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَزُرَّهٗ وَلَوْ بِشَوْکَةٍ ۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں شکار کرتا ہوں تو کیا میں صرف قمیص میں نماز پڑھ لوں فرمایا ہاں البتہ بٹن لگا لو اگرچہ کانٹے سے ہوں۔

فَفِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ اِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَذٰلِكَ یُضَادُّ مَا مَنَعَ الصَّلٰوةَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَیَدُلُّ اَنَّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهٖ عَلٰی حَالِ الْوُجُوْدِ وَحَالِ الْاِعْوَازِ وَذٰلِكَ اَنَّ السَّائِلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَاَجَابَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا مُطْلَقًا فَقَالَ اَوَ کُلُّکُمْ یَجِدُ ثَوْبَیْنِ اَیْ لَوْ کَانَتِ الصَّلٰوةُ مَکْرُوْهَةً فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَکُرِهَتْ لِمَنْ لَّا یَجِدُ اِلَّا ثَوْبًا وَّاحِدًا فَفِیْ جَوَابِهٖ ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ حُکْمَ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ یَّجِدُ الثَّوْبَیْنِ کَهُوَ فِی الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ لَّا یَجِدُ غَیْرَهٗ ثُمَّ اَرَدْنَا اَنْ نَّنْظُرَ کَیْفَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَّفْعَلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْهِ اَیَشْتَمِلُ بِهٖ اَوْ یَتَّزِرُ فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ ۔

ان روایات کے مطابق ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے لہٰذا یہ روایات ان روایات سے متضاد ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں چاہے کشادہ حال ہو یا تنگ دست اور یہ اس لیے کہ سائل نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے! تو آپ نے مطلق جواب دیتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں یعنی اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی۔ آپ کا یہ جواب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو اس کے لیے ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے پھر ہم نے ارادہ کیا کہ دیکھیں کہ ایک کپڑے کے ساتھ کیا طریقہ اختیار کیا جائے اسے لپیٹ لیا جائے یا تہبند باندھے۔

۲۰۹۰ - فَاِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اُمِّ

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث میں فرماتی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کے غسل کے

هَانِيٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ قَالَتْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَسَكَبَتْ لَهُ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَكَعَاتٍ۔

بیے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں کچھ رکعات پڑھیں اس کے کناروں کو ایک دوسرے کے خلاف الٹ ڈال رکھا تھا۔

۲۰۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ فِي الصَّلٰوةِ مِثْلَهُ قَالَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین حضرت ابو مرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند سے نماز کے بارے میں اسی طرح ذکر کیا اور فرمایا آٹھ رکعات پڑھیں۔

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أُمَّ هَانِيٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت ابو مرہ فرماتے ہیں حضرت ام ہانی بنت ابی طالب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ان سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔

حضرت سعید بن ابی ہند فرماتے ہیں حضرت ابو مرہ نے ان سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحًا بِهِ مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ۔

حضرت کریب (حضرت ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حضرمی چادر میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَامِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ أَبِي أَمَّنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ۔

حضرت ایاس بن سلمہ بن الاکوع حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میرے والد نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو آپ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔

۲۰۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے (اپنے اوپر) لپیٹ رکھا تھا۔

۲۰۹۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ مُلْتَحِفًا بِثَوْبِهِ وَثِيَابُهُ قَرِيْبَةٌ مِنْهُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِكَيْمَا تَرَوْا وَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

حضرت عمرو بن حارث فرماتے ہیں ابوزبیر مکی نے انہیں بتایا کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہم) کے پاس گئے تو وہ ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے حالانکہ قریب ہی ان کے کپڑے بھی تھے، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے یہ اس لیے کیا تاکہ تم دیکھو اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

۲۰۹۸ - حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَتَعَطَّفْ بِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے (اپنے اوپر) لپیٹ لے۔

۲۰۹۹ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ وَثَوْبُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس کے کنارے ایک دوسرے کے مخالف کندھے پر ڈال رکھے تھے۔ حالانکہ آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے۔

۲۱۰۰ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ قَامَ فَصَلّٰى وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ بِإِزَارٍ وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ فَلَمَّا صَلّٰى انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى هٰكَذَا۔

حضرت عاصم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ وہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب نماز کا وقت ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی انہوں نے تہبند لپیٹ رکھا تھا حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹی پر تھے نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے فرمایا میں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلّٰى

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے

اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد فی بیت ام سلمۃ واضعا طرفیہ علی عاتقیہ۔

اس (کپڑے) کے کنارے کاندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

۲۱۰۲۔ حدثنا علی بن عبد الرحمن قال ثنا عبد اللہ بن صالح قال حدثنی اللیث قال ثنا یحیی بن سعید عن ابی امامۃ بن سھل عن عمرو بن ابی سلمۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب ... ملتحفا بہ مخالفا بین طرفیہ علی منکبیہ۔

حضرت ابوامامہ بن سہل حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اسے لپیٹ رکھا تھا اس کے کنارے کاندھوں پر اُلٹے ڈالے ہوئے تھے۔

۲۱۰۳۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا سلیمن بن حرب قال ثنا حماد بن سلمۃ ح وحدثنا محمد بن خزیمۃ قال ثنا عبید اللہ بن محمد التیمی قال انا حماد بن سلمۃ عن حبیب بن الشھید عن الحسن عن انس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو متکئ علی اسامۃ متوشح ببرد فصلی بھم۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیا ہوا تھا اور ایک چادر لپیٹ رکھی تھی پھر آپ نے ان کو نماز پڑھائی۔

۲۱۰۴۔ حدثنا ابن ابی داود قال ثنا مسدد قال ثنا اسمعیل ابن ابراھیم وبشر بن المفضل ویحیی بن سعید قالوا انا ھشام عن یحیی ابن ابی کثیر عن عکرمۃ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلی احدکم فی ثوب واحد فلیخالف بین طرفیہ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس کو کاندھوں پر اُلٹا کر لے۔

۲۱۰۵۔ حدثنا ابو بکرۃ قال ثنا روح بن عبادۃ قال ثنا ھشام بن حسان وشعبۃ عن ھشام بن عروۃ عن ابیہ عن عمر و بن ابی سلمۃ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی ثوب واحد مخالفا بین طرفیہ۔

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نے اس کے کنارے مخالف کاندھے پر ڈال رکھے تھے۔

فقد تواترت ھذہ الآثار عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ فی الثوب الواحد متوشحا بہ فی حال وجود غیرہ وقد ذکرنا ذلک فی بعض ھذہ الاحادیث انہ صلی وثیابہ علی المشجب فی ثوب واحد متوشحا بہ فقد یجوز

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ان متواتر روایات میں ہے کہ آپ دوسرا کپڑا پانے کے باوجود ایک کپڑے میں نماز پڑھتے اور اسے آپ نے لپیٹ رکھا ہوتا ان میں سے بعض احادیث کے ضمن میں ہم نے ذکر کیا کہ آپ نے اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب آپ کے کپڑے کھونٹی پر تھے تو ہو سکتا ہے یہ کھلے

اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا اتَّسَعَ مِنَ الثِّيَابِ خَاصَّةً لَا عَلٰى مَا ضَاقَ مِنْهَا وَيَجُوزُ اَنْ يَكُونَ عَلٰى كُلِّ الثِّيَابِ مَا ضَاقَ مِنْهَا وَمَا اتَّسَعَ۔

کپڑے کی مانند میں ہی ہو تنگ کپڑے کی حالت میں نہ ہو اور ممکن ہے کشادہ اور تنگ دونوں صورتوں میں ہو۔

۲۱۰۶ - فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَاِذَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ ثَنَا جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اتَّسَعَ الثَّوْبُ فَتَعَطَّفْ بِهٖ عَلٰى عَاتِقِكَ وَاِذَا ضَاقَ فَاتَّزِرْ بِهٖ ثُمَّ صَلِّ۔

پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا، تو حضرت شرحبیل بن سعید حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھے پر ڈالو اور جب تنگ ہو تو تہبند باندھو پھر نماز پڑھو۔

فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ الْاِشْتِمَالَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَاِنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُفْعَلَ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ يُصَلّٰى فِيْهَا وَاِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ لِضِيْقِ الثَّوْبِ اِتَّزَرَ بِهٖ وَاحْتَجْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الثَّوْبِ الْوَاسِعِ الَّذِيْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَتَّزِرَ بِهٖ وَيَشْتَمِلَ هَلْ يَشْتَمِلُ بِهٖ اَوْ يَتَّزِرُ وَكَيْفَ يَفْعَلُ۔

تو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کپڑا لپیٹنا مقصود ہے اور جن کپڑوں میں نماز پڑھی جاتی ہے ان میں یہی عمل کرنا مناسب ہے اور جب کپڑا تنگ ہونے کی وجہ سے اس پر قادر نہ ہو تو تہبند باندھے اب مزید ضرورت ہے کہ ہم ایسے کشادہ کپڑے کو دیکھیں جسے بطور تہبند بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور اوپر بھی لپیٹا جا سکتا ہے کہ کیا اسے لپیٹا جائے یا ازار باندھی جائے۔

۲۱۰۷ - فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصَلِّيْ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر اس سے کچھ نہ ہو۔

۲۱۰۸ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سفیان نے ابوالزناد سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۰۹ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُنْقِذٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَيْئًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اس میں سے کچھ اپنے کاندھوں پر ڈال دے۔

فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَّزِرًا بِهٖ وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ اَيْضًا

پس حضرت ابوالزناد کی روایت کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے کو بطور تہبند استعمال کرتے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے صرف

أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ ۔

شلوار میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ (رضی اللہ عنہما) اپنے والد سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں۔

فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوُجُودِ مَعَهُ بِغَيْرِهِ فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ فَلَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِيهِ كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيرِ مُتَّزِرًا بِهِ فَهٰذَا تَصْحِيحُ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ أَصْحَابِهِ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ ۔

یہ بھی اسی طرح ہے اور ہمارے نزدیک (موافقت) اس صورت میں ہے جب اس کے پاس اس کے علاوہ بھی کپڑا ہو اور اگر اس کے پاس کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو تو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں جیسے چھوٹے کپڑے کو ازار بنا کر نماز پڑھنے میں حرج نہیں۔ تو اس باب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کے معانی کی تصحیح اسی طرح ہے۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۲۱۱۱۔ مِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي ثِيَابِهِمْ فِي رِقَابِهِمْ مَا عَلَى أَحَدِهِمْ إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ ۔

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں کچھ لوگ اس طرح شریک ہوتے کہ انہوں نے اپنی گردنوں میں کپڑوں کی گرہ باندھی ہوتی اور ان پر صرف ایک کپڑا ہوتا۔

۲۱۱۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا خَطَّابُ ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ قَالَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي خِلَافَتِهِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ فَرَأَى أَكْثَرَ مَنْ يُصَلِّي مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُدْعَى بُرْدًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ ۔

حضرت ابو عامر سلیم انصاری بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چھ ماہ ان کے ہمراہ نماز پڑھی تو ان کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے اکثر کو ایک کپڑے میں دیکھا جسے "بردہ" کہا جاتا تھا ان پر کوئی اور کپڑا نہیں ہوتا تھا۔

۲۱۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جنگ یرموک کے دن ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی آپ نے اس کے کنارے الٹ ڈال رکھے تھے (یعنی دائیں طرف والا بائیں کندھے پر اور بائیں طرف والا دائیں کندھے پر)

۲۱۱۴- حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ یَوْمَ الْیَرْمُوْکِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَیْنَ طَرَفَیْهِ وَخَلْفَهٗ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یرموک کے دن ہمیں نماز پڑھائی تو آپ پر ایک کپڑا تھا جس کے کنارے اُلٹ ڈال رکھے تھے اور آپ کے پیچھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔

فَفِیْمَا قَدْ رَوَیْنَا عَمَّنْ ذَکَرْنَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مَا یُضَادُّ مَا رَوَیْنَا عَنْ عُمَرَ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاٰثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِکَ فَذٰلِکَ اَوْلٰی اَنْ یُّؤْخَذَ بِهٖ مِمَّا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَهٰذَا الَّذِیْ بَیَّنَّا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

پس جو کچھ ہم نے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے سلسلے میں صحابہ کرام سے نقل کیا ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہے اور گزشتہ روایات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ مروی ہے وہ اس کے خلاف ہے پس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت کے مقابلے میں اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور یہ جو کچھ ہم نے بیان کیا حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الصَّلٰوةِ فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب۸۱: اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

۲۱۱۵- حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَکْرُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِیُّ قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ اَبُو الْعَبَّاسِ الْمِصْرِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ جُبَیْرَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَالْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ بَیْتِ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات یعنی کوڑا خانے، بوچڑ خانے قبرستان، راستے، حمام، اونٹوں کے باڑے اور بیت اللہ شریف (کی چھت) پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۱۱۶- حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا الْحَضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ اَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ وَکَانَ ثِقَةً وَکَانَ الْحَکَمُ یَاْخُذُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

۲۱۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ لَا قَالَ أُصَلِّي فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ قَالَ لَا قَالَ أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِهَا قَالَ نَعَمْ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا، کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں، عرض کیا کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں فرمایا نہیں پوچھا کیا میں ان کا گوشت استعمال کرنے پر وضو کروں (یا تجدید وضو مراد ہے) فرمایا ہاں۔

۲۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَا ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ تَجِدُوا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ فَصَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں بکریوں اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ ملے تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

۲۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أُصَلِّي فِي مَبَاءَاتِ الْإِبِلِ قَالَ لَا۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا "ہاں" پوچھا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ لوں؟ فرمایا، "نہیں"!

۲۱۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

حضرت جعفر بن ابی ثور، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

۲۱۲۱ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو لیکن اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھو۔

بَيَانُ الْمَسْأَلَةِ

بیانِ مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّلٰوةَ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ایک

فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ مَكْرُوهَةٌ **وَاحْتَجُّوا** بِهٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى غَلَظَ بَعْضُهُمْ فِي حُكْمِ ذٰلِكَ فَأَفْسَدَ الصَّلٰوةَ **وَخَالَفَهُمْ** فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَأَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِي ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ **وَكَانَ** مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ إِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ نَهَتْ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي مَعْنَاهَا وَفِي السَّبَبِ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ فَقَالَ قَوْمٌ أَصْحَابُ الْإِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ إِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ فَيُنَجِّسُوْنَ بِذٰلِكَ أَعْطَانَ الْإِبِلِ فَنُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِذٰلِكَ لَا لِعِلَّةِ الْإِبِلِ وَإِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ مَا كَانَتْ وَأَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِيْفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِيْهِ وَالتَّغَوُّطِ فَأُبِيْحَتِ الصَّلٰوةُ فِيْ مَرَابِضِهَا لِذٰلِكَ هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَقَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ لَيْسَ مِنْ قِبَلِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِيْ جَاءَ النَّهْيُ وَلٰكِنْ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْإِبِلَ يُخَافُ وُثُوْبُهَا فَيَعْطَبُ مَنْ يُلَاقِيْهَا حِيْنَئِذٍ أَلَا تَرَاهُ قَالَ فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ وَفِيْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ وَهٰذَا فَغَيْرُ مَخُوْفٍ مِنَ الْغَنَمِ فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلٰوةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ خَوْفَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهَا لَا لِأَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَيْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا وَأُبِيْحَتِ الصَّلٰوةُ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ لِأَنَّهُ لَا يُخَافُ مِنْهَا مَا يُخَافُ مِنَ الْإِبِلِ۔

قوم کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے انھوں نے ان روایات سے استدلال کیا حتیٰ کہ بعض نے اس میں سختی کرتے ہوئے فسادِ نماز کا حکم دیا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے اس مقام پر نماز پڑھنا جائز قرار دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ جن احادیث میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے ان کے مفہوم اور جس سبب سے منع کیا گیا ہے اس میں محدثین نے گفتگو کی ہے۔ ایک قوم نے کہا کہ اونٹ رکھنے والوں کی عادت ہے کہ وہ اپنے اونٹوں کے قریب ہی قضائے حاجت اور پیشاب کرتے ہیں لہٰذا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے محض اونٹ ہونے کی وجہ سے نہیں، اس ممانعت کی علت نجاست ہے اور وہ جہاں بھی ہو وہاں نماز پڑھنا منع ہے جبکہ بکریاں رکھنے والوں کی عادت یہ ہے کہ وہ ان کے باڑوں کو صاف رکھتے ہیں اور وہاں قضائے حاجت اور پیشاب نہیں کرتے لہٰذا اس وجہ سے بکریوں کے باڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہے حضرت شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے وہ اس حدیث کی وضاحت اسی مفہوم کے ساتھ کرتے ہیں۔ حضرت یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک اس علت کی بناء پر نہی وارد نہیں ہوئی بلکہ اس وجہ سے منع ہے کہ اس کے کودنے کا خدشہ ہوتا ہے جس سے وہاں موجود شخص ہلاک ہو سکتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے آپ نے فرمایا وہ (اونٹ) جنوں میں سے ایک جن ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اونٹوں سے اسی طرح وحشت ہوتی ہے جیسے وحشی جانوروں سے ہوتی ہے اور بکریوں سے اس بات کا خوف نہیں ہوتا لہٰذا اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اجتناب کا حکم ان کے اس فعل کی وجہ سے ہے اس لیے نہیں کہ وہ ناپاک ہیں اور بکریاں اس طرح نہیں ہیں بکریوں کے باڑے میں نماز کا جواز اس بنیاد پر ہے کہ اونٹوں سے جو خوف ہوتا ہے وہ ان سے نہیں ہوتا۔

٢١٢٢ - حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِيرَيْنِ جَمِيعًا

حضرت ابن شجاع ثلجی، حضرت یحییٰ بن آدم سے یہ دونوں وضاحتیں نقل کرتے ہیں۔

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ إِنَّ عَيَاضًا قَالَ إِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّ الرَّجُلَ يَسْتَتِرُ بِهَا لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ۔

فَهٰذَا التَّفْسِيرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِيرِ شَرِيكٍ۔

حضرت معاویہ بن صالح فرماتے ہیں حضرت عیاض رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑوں میں نماز پڑھنے سے اسلئے منع فرمایا کہ آدمی اونٹ کی اوٹ میں قضائے حاجت کے لیے پردہ حاصل کرتا ہے۔

یہ وضاحت حضرت شریک رضی اللہ عنہ کے بیان کے موافق ہے۔

٢١٢٤ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ زِيَادٍ الْمُصْفَرِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مِقْدَامٍ الرَّهَاوِيِّ قَالَ جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى بِنَا إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ فَقَالَ عُبَادَةُ أَنَا قَالَ فَحَدِّثْ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَأَخَذَ قَرَادَةً مِنَ الْبَعِيرِ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَهُوَ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

فَفِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ إِبَاحَةُ الصَّلٰوةِ إِلَى الْبَعِيرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلٰوةَ إِلَى الْبَعِيرِ جَائِزَةٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلٰوةُ بِحِذَائِهَا وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةِ مَا يَكُونُ مِنَ الْإِبِلِ فِي مَعَاطِنِهَا

حضرت مقدام رہاوی فرماتے ہیں حضرت عبادہ بن صامت، ابو درداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کس کو یہ حدیث یاد ہے جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کے اونٹ کے سامنے ہمیں نماز پڑھائی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر انہوں نے بیان کرتے ہوئے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے اونٹ کے پیچھے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہاتھ بڑھایا اور اونٹنی کے تن کا کنارہ پکڑ کر فرمایا تمہارے مال غنیمت سے میرے لیے خمس (پانچویں حصے) کے علاوہ اتنا بھی حلال نہیں یہ سب تمہاری طرف لوٹا یا جائے گا۔

پس ان حدیثوں میں اونٹ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا جواز ہے اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کو سامنے رکھتے ہوئے نماز پڑھنا جائز ہے اور اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ اس کے سامنے نماز جائز نہیں۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ کراہت کی وجہ اونٹوں کے باڑوں میں ان کی لید اور پیشاب کا پایا

مِنْ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَاَيْنَا مَرَابِضَ
الْغَنَمِ كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ الصَّلٰوةِ فِيْهَا وَبِذٰلِكَ
جَاءَتِ الرِّوَايَاتُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حُكْمُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْاِبِلِ فِيْ
اَعْطَانِهَا مِنْ اَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ حُكْمَ مَا يَكُوْنُ مِنَ
الْغَنَمِ فِيْ مَرَابِضِهَا مِنْ اَبْوَالِهَا وَغَيْرِهٖ ذٰلِكَ لَا فَرْقَ
بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَجَاسَةٍ وَلَا طَهَارَةٍ لِاَنَّ مَنْ جَعَلَ
اَبْوَالَ الْغَنَمِ طَاهِرَةً جَعَلَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ كَذٰلِكَ وَمَنْ
جَعَلَ اَبْوَالَ الْاِبِلِ نَجِسَةً جَعَلَ اَبْوَالَ الْغَنَمِ كَذٰلِكَ فَلَمَّا
كَانَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ اُبِيْحَتْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فِي الْحَدِيْثِ
الَّذِيْ نَهٰى فِيْهِ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ ثَبَتَ
اَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ لَيْسَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ مَا يَكُوْنُ مِنْهَا
اِذْ كَانَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ حُكْمُهٗ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ
لِعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا كَانَ النَّهْيُ هُوَ مَا قَالَ شَرِيْكٌ اَوْ مَا قَالَ
يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَاِنْ كَانَ لِمَا قَالَ شَرِيْكٌ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ
مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يَكُوْنُ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ كَانَ عَطَنًا
اَوْ غَيْرَهٗ وَاِنْ كَانَ لِمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ
مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يُخَافُ عَلَى النُّفُوْسِ كَانَ عَطَنًا اَوْ
غَيْرَهٗ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي
الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّا رَاَيْنَا
لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْهَا
جَائِزَةٌ وَاِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَقَدْ رَاَيْنَا
حُكْمَ لُحْمَانِ الْاِبِلِ كَحُكْمِ لُحْمَانِ الْغَنَمِ فِيْ طَهَارَتِهَا
وَرَاَيْنَا حُكْمَ اَبْوَالِهَا كَحُكْمِ اَبْوَالِهَا فِيْ طَهَارَتِهَا
اَوْ نَجَاسَتِهَا فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ
الصَّلٰوةِ فِيْ مَوْضِعِ الْاِبِلِ كَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ الْغَنَمِ قِيَاسًا
وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ
يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۲۱۲۶ - وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ

جانا ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور کیا تو دیکھا کہ بکریوں کے
باڑوں میں جوازِ نماز پر سب کا اتفاق ہے اور اس سلسلے میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں جنھیں ہم نے ذکر کیا ہے اور
اونٹوں کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا حکم وہی ہے جو بکریوں
کے باڑوں میں ان کے پیشاب وغیرہ کا ہے۔ نجاست وطہارت کے
اعتبار سے ان میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جس نے بکریوں کے پیشاب
کو پاک قرار دیا اس کے نزدیک اونٹوں کا پیشاب بھی اسی طرح ہے
اور جس نے اونٹوں کے پیشاب کو ناپاک کہا اس کے نزدیک بکریوں
کا پیشاب بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جس حدیث میں اونٹوں کے
باڑوں میں نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے اس میں بکریوں کے باڑوں
میں جوازِ نماز کا ذکر ہے تو ثابت ہوا کہ اس سے ممانعت نجاست کی
وجہ سے نہیں کیونکہ بکریوں کی نجاست کا حکم بھی تو وہی ہے بلکہ اس
نہی کی علت وہی ہے جو حضرت شریک رضی اللہ عنہ یا حضرت یحییٰ بن
آدم نے بیان فرمائی ہے اگر اس کی علت وہ ہو جو حضرت شریک
نے بیان کی ہے تو ہر اس جگہ نماز مکروہ ہوگی جہاں بول وبراز ہو اونٹوں
کا باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ۔ اور حضرت یحییٰ بن آدم کی بیان کردہ
علت مراد ہو تو جہاں جان کا خوف ہوگا نماز مکروہ ہوگی۔ اونٹوں کا
باڑا ہو یا کوئی دوسری جگہ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس
باب کی یہ بہترین توجیہ ہے۔ اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ ہم
دیکھتے ہیں بکریوں کے باڑے کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں اور ان میں
نماز جائز ہے، اختلاف اونٹوں کے باڑوں میں ہے تو ہم نے دیکھا کہ طہارت
کے سلسلے میں اونٹوں اور بکریوں کے گوشت کا حکم ایک جیسا ہے اور طہارت
ونجاست کے اعتبار سے ان کے پیشاب کا حکم بھی ایک طرح کا ہے پس
قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹوں کی جگہ میں نماز کا حکم وہی ہو جو بکریوں
(کے باندھنے) کی جگہ کا ہے یہی قیاس اور غور وفکر کا تقاضا ہے جیسا
کہ ہم نے ذکر کیا، امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ
کا یہی قول ہے۔

حضرت ابن ابی مریم فرماتے ہیں حضرت لیث بن سعد نے

أَبِي مَرْيَمَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هٰذِهِ نُسْخَةُ رِسَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ إِلَى اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ يَذْكُرُ فِيهَا أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَمَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ أَرْضِنَا يَعْرِضُ أَحَدُهُمْ نَاقَتَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ يُصَلِّي إِلَيْهَا وَهِيَ تَبْعَرُ وَتَبُولُ۔

ہم سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اس خط کا نسخہ ہے جو حضرت عبداللہ بن نافع نے ان (لیث بن سعد) کو لکھا اس میں مذکور ہے کہ جو کچھ تم نے اونٹوں کے باڑے میں ذکر کیا ہے تو ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر نماز پڑھتے تھے اور ہم حضرت ابن عمر اور اپنے علاقے کے بہترین لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی اونٹنی کو اپنے اور قبلہ کے درمیان کر کے نماز پڑھتے اور وہ مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتی۔

بَابُ ۸۲ الْإِمَامِ يَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعِيدِ هَلْ يُصَلِّيهَا مِنَ الْغَدِ أَمْ لَا

باب ۸۲: امام سے عید کی نماز رہ جائے تو دوسرے دن پڑھے یا نہ

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمُومَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ الْهِلَالَ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحُوا صِيَامًا فَشَهِدُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ الْمَاضِيَةَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرُوا تِلْكَ السَّاعَةَ وَخَرَجَ بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى بِهِمْ صَلٰوةَ الْعِيدِ۔

حضرت ابوعمیر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے میرے انصاری چچاؤں نے بتایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں رمضان المبارک کی آخری شب لوگوں سے چاند مخفی رہا، انھوں نے دوسرے دن روزہ رکھا پھر کچھ لوگوں نے بارگاہ نبوی میں گواہی دی کہ انھوں نے گذشتہ رات چاند دیکھا ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ توڑنے کا حکم دیا چنانچہ انھوں نے اسی وقت روزہ توڑ دیا اور دوسرے دن آپ ان کو لے کر عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں عید کی نماز پڑھائی

بَيَانُ الْمَسْئَلَةِ

بیان مسئلہ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوا إِذَا فَاتَ النَّاسَ صَلٰوةُ الْعِيدِ فِي صَدْرِ يَوْمِ الْعِيدِ صَلَّوْهَا مِنْ غَدِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِي الْوَقْتِ الَّذِي يُصَلُّونَهَا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا إِذَا فَاتَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمَ الْعِيدِ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِهِ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَا فِيمَا بَعْدَهُ وَمِمَّنْ

حضرت امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم کا یہی مسلک ہے وہ فرماتے ہیں جب عید کے دن شروع وقت میں لوگ عید کی نماز نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن اس وقت پڑھیں جس وقت پڑھا کرتے ہیں۔ امام ابویوسف رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں لیکن دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جب عید کے دن نماز رہ جائے حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے تو نہ اس دن پڑھیں اور نہ اس کے بعد، امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی اسی بات

قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ اِنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ هُشَيْمٍ لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ اَضْبَطُ النَّاسِ لِاَلْفَاظِ هُشَيْمٍ وَهُوَ الَّذِىْ بَيَّنَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

کے قائل ہیں اس سلسلے میں ان کی دلیل یہ ہے۔ حضرت ہشیم (راوی) سے جن حفاظ حدیث نے یہ حدیث روایت کی ہے انھوں نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ آپ نے ان کو آئندہ روز عید کی نماز پڑھائی جن لوگوں نے حضرت ہشیم سے روایت کرتے ہوئے اس بات کا ذکر نہیں کیا ان میں یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور بھی ہیں اور وہ حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں انھوں نے ہی ان کی تدلیس کو بیان کیا (تدلیس یہ ہے کہ راوی اپنے شیخ کی بجائے اس کے شیخ سے روایت کرے۔

۲۱۲۸ - حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ اَبِىْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمُوْمَتِىْ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اُغْمِىَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ ثُمَّ يَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ اِلٰى مُصَلَّاهُمْ۔

حضرت ابوعمیر بن انس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ مجھے میرے انصاری چچاؤں نے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں بتایا کہ ہم پر شوال کا چاند مخفی رہا تو ہم نے دوسرے دن روزہ رکھا۔ پھر دن کے آخر میں سواروں کا ایک دستہ آیا اور انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گواہی دی کہ کل انھوں نے چاند دیکھا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو روزہ توڑنے اور آئندہ روز عید گاہ کی طرف جانے کا حکم دیا۔

۲۱۲۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت ہشام، حضرت ابو بشر سے روایت کرتے ہیں انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَاَمْرُهٗ اِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ اَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا وَلِيَرَى كَثْرَتَهُمْ فَيَتَنَاهٰى ذٰلِكَ اِلٰى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمُ اُمُوْرُهُمْ عِنْدَهٗ لَا لِاَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلّٰى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَاَيْنَا الْمُصَلّٰى فِىْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ اُمِرَ بِحُضُوْرِ مَنْ لَا يُصَلِّىْ۔

اس حدیث کی اصل یہ ہے ایسے نہیں جیسے حضرت عبداللہ بن صالح نے روایت کیا (حدیث ۲۱۱۷) اور آپ نے ان کو دوسرے دن عید منانے کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا تو ممکن ہے آپ کی مراد یہ ہو کہ وہ وہاں جمع ہو کر دعا مانگیں یا اپنی کثرت کا اظہار کریں یہ بات دشمن تک پہنچے اور وہ ان کی عظمت کو تسلیم کرے۔ اس لیے نہیں کہ وہ نماز عید کی طرح نماز پڑھیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن ان لوگوں کو بھی عید گاہ میں حاضری کا حکم فرمایا جن کے ذمہ نماز نہیں تھی۔

۲۱۳۰- حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْحُيَّضَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ يَوْمَ الْعِيْدِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَقَالَ هُشَيْمٌ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدِنَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا جِلْبَابَهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن حیض والی اور پردہ دار عورتوں کو بھی (عیدگاہ کی طرف) جانے کا حکم فرماتے۔ حیض والی عورتیں الگ بیٹھی رہتیں اور مسلمانوں کی دعا میں شریک ہوتیں حضرت ہشیم فرماتے ہیں ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ہم میں سے کسی ایک پاس (بڑی) چادر نہ ہو تو کیا کرے؟ آپ نے فرمایا اپنی دوسری بہن سے عاریتاً حاصل کرے۔

فَلَمَّا كَانَ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ لَا لِلصَّلٰوةِ وَلٰكِنْ لِأَنْ يُصِيْبَهُنَّ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِيْنَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْخُرُوْجِ مِنْ غَدِ الْعِيْدِ لِأَنْ يَجْتَمِعُوْا فَيَدْعُوْنَ فَيُصِيْبُهُمْ دَعْوَتُهُمْ لَا لِلصَّلٰوةِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ كَمَا رَوَاهُ سَعِيْدٌ وَيَحْيٰى لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ۔

تو جب حیض والی عورتیں نماز کے لیے نہیں بلکہ مسلمانوں کی دعا حاصل کرنے جاتی تھیں تو اس باب کا احتمال ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عید کے دوسرے دن محض اجتماع اور دعا کے لیے جانے کا حکم دیا۔ اس حدیث کو حضرت شعبہ نے حضرت ابوبشر سے اسی طرح روایت کیا جیسے حضرت سعید اور یحییٰ نے روایت کیا حضرت عبداللہ بن صالح کی روایت (حدیث ۲۱۱۷) کی طرح روایت نہیں کیا۔

۲۱۳۱- حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَمَرَهُمْ إِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ فَمَعْنٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَعْنٰى مَا رَوٰى يَحْيٰى وَسَعِيْدٌ عَنْ هُشَيْمٍ وَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ فِي الْغَدِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا مَا الدَّهْرُ كُلُّهُ لَهَا وَقْتٌ غَيْرَ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ لَا يُصَلّٰى فِيْهَا الْفَرِيْضَةُ فَكَانَ مَا فَاتَ مِنْهَا فِيْ وَقْتِهِ فَالدَّهْرُ كُلُّهُ لَهَا وَقْتٌ يُقْضٰى فِيْهِ غَيْرَ مَا نُهِيَ عَنْ قَضَائِهَا فِيْهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ وَمِنْهَا مَا جُعِلَ لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُجْعَلْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهُ فِيْ غَيْرِ

حضرت شعبہ نے حضرت ابوبشر سے روایت کیا انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل ذکر کیا البتہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اگلی صبح عید کی طرف جانے کا حکم دیا تو اس کا مطلب وہی ہے جو حضرت یحییٰ اور سعید کی حضرت ہشیم سے مروی روایت کا ہے یہ اصل حدیث ہے اس حدیث میں اس اختلافی مسئلے یعنی اگلے دن نماز عید پڑھنے پر کوئی دلیل نہیں تو ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ نماز کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ ہے کہ تمام زندگی اس کا وقت ہے سوائے ان اوقات کے جن میں فرض نماز نہیں پڑھ سکتے۔ ان نمازوں میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کا وقت ہے اسے قضا کیا جا سکتا ہے سوائے ان اوقات کے جن میں قضا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بعض نمازوں کے لیے وقت مخصوص ہے ان کو کسی دوسرے وقت میں قضا کرنا جائز نہیں۔ جمعۃ المبارک (کی نماز) بھی ان میں سے ہے اس کا حکم یہ ہے کہ وہ صرف جمعہ کے دن سورج ڈھلنے سے لے کر عصر کا وقت شروع ہونے تک پڑھ سکتے ہیں

ذلك الوقت من ذلك الجمعة حكمها ان تصلي يوم الجمعة من حين تزول الشمس الى ان يدخل وقت العصر فاذا خرج الوقت فاتت ولم يجز ان تصلي بعد ذلك في يومها ذلك ولا فيما بعد لا فكان ما لا يقضى في بقية يومه بعد فوات وقته لا يقضى بعد ذلك وما يقضى فوات وقته في بقية يومه ذلك تقضى من الغد و بعد ذلك وكل هذا المجمع عليه وكانت صلوة العيد جعل لها وقت خاص في يوم العيد آخره زوال الشمس وكل قد اجمع على انها اذ لم تصل يومئذ حتى زالت الشمس انها لا تصلى في بقية يومها فلما ثبت ان صلوة العيد لا يقضى بعد خروج وقتها في يومها ذلك انها لا تقضى بعد ذلك في غد ولا غيره لا رأينا ما للذي فاته ان يقضيه من غد يومه جائز له ان يقضيه من بقية اليوم الذي وقته فيه وما ليس للذي فاته ان يقضيه من بقية يومه ذلك فليس له ان يقضيه من غده فصلوة العيد كذلك لما ثبت انها لا تقضى اذا فاتت في بقية يومها ثبت انها لا تقضى في غد فهذا هو النظر في هذا الباب وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى فيما رواه عنه بعض الناس ولم نجده في رواية ابي يوسف عنه هكذا كان في رواية احمد رحمهما الله تعالى۔

جب یہ وقت نکل جائے تو یہ نماز فوت ہو گئی تو اب اسی دن یا اس کے بعد اسے پڑھنا جائز نہیں۔ لہٰذا جو نماز اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن کے بقیہ حصے میں قضا نہ کی جا سکے وہ اس کے بعد (دوسرے دنوں میں) بھی قضا نہیں ہو سکتی اور جو نماز وقت سے رہ جانے کے بعد باقی ماندہ دن میں قضا ہو سکے وہ آئندہ روز اور اس کے بعد بھی قضا کی جا سکتی ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔

عید کی نماز کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جو زوال آفتاب تک ہے اور اس بات پر سب متفق ہیں کہ جب وہ اپنے وقت سے رہ جائے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے تو اس دن کے باقی اوقات میں ادا نہیں کر سکتے۔ پس جب ثابت ہوا کہ عید کی نماز اپنے وقت سے رہ جانے کے بعد اسی دن قضا نہیں کی جا سکتی تو ثابت ہوا کہ وہ آئندہ کل یا اس کے بعد بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں جس فوت شدہ نماز کو آئندہ روز قضا کیا جا سکتا ہے اُسے اس دن کے بقیہ حصے میں بھی قضا کیا جا سکتا ہے جس (دن) میں اس کا وقت ہے اور جسے فوت ہونے کے بعد اس دن قضا نہیں کیا جا سکتا اسے دوسرے دن قضا کرنا بھی جائز نہیں تو عید کا حکم بھی یہی ہے کیونکہ جب فوت ہونے کے بعد اسے اسی دن قضا نہیں کیا جا سکتا تو ثابت ہوا کہ دوسرے دن بھی قضا نہیں ہو سکتی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے آپ سے نقل کیا ہے لیکن ہم حضرت امام ابو یوسف اور امام احمد (یعنی امام محمد) رحمہما اللہ کی ان سے روایت میں اس طرح نہیں پاتے۔ (معلوم ہوتا ہے امام محمد کی جگہ امام احمد کا نام غلطی سے لکھا گیا۔)

باب ۸۳ الصلوة في الكعبة

۲۱۳۲- حدثنا ابو بكرة بكار بن قتيبة القاضي قال ثنا ابو عاصم النبيل قال ثنا ابن جريج قال قلت لعطاء اسمعت ابن عباس يقول انما امرنا بالطواف ولم نؤمر بدخوله يعني البيت فقال

باب ۸۳: کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں میں نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں بیت اللہ شریف کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔

لم يكن ينهى عن دخوله ولكن سمعته يقول اخبرني اسامة بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما دخل البيت دعا في نواحيه كلها ولم يصل فيه شيئا حتى خرج فلما خرج صلى ركعتين وقال هذه القبلة۔

۲۱۳۳۔ حدثنا ابوبكرة قال ثنا ابو عاصم قال ثنا ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار عن ابن عباس ان الفضل بن عباس اخبره ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل البيت ولم يصل ولكنه لما خرج صلى عند باب البيت ركعتين۔

۲۱۳۴۔ حدثنا علي بن زيد الفرائضي قال انا موسى بن داود قال ثنا همام عن عطاء عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة وفيها ست سواري فقام الى كل سارية كذا ولم يصل۔

بيان المسئلة

قال ابوجعفر فذهب قوم الى انه لا يجوز الصلوة في الكعبة واحتجوا في ذلك بهذه الاثار وبقول رسول الله صلى الله عليه وسلم حين صلى خارجا من الكعبة ان هذه القبلة وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا بأس بالصلوة في الكعبة وقالوا قد يحتمل قول النبي صلى الله عليه وسلم هذه القبلة ما ذكرنا ويحتمل ان يكون اراد به هذه القبلة التي يصلي اليها امامكم الذي تأتمون به وعندها يكون مقامه فاراد بذلك تعليمهم ما امر الله عز وجل به من قوله واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى ط وليس في ترك النبي صلى الله عليه وسلم الصلوة فيها دليل على انه لا يجوز الصلوة فيها وقد رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم آثار متواترة انه صلى فيها۔

انھوں نے فرمایا اس میں داخل ہونے سے منع نہیں کیا گیا البتہ میں نے ان سے سنا فرماتے ہیں مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی حتی کہ باہر تشریف لائے جب باہر آگئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے اور آپ نے نماز نہیں پڑھی البتہ جب باہر تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کے دروازے کے پاس دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہوئے اور اس میں چھ ستون تھے آپ ہر ستون کے پاس کھڑے ہوئے لیکن (وہاں) نماز نہیں پڑھی۔

بیانِ مسئلہ

حضرت امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک قوم نے یہی بات اختیار کی وہ کہتے ہیں کعبہ شریف میں نماز جائز نہیں۔ انھوں نے اس سلسلے میں ان (مندرجہ بالا) روایات اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کیا کہ یہ قبلہ ہے آپ نے کعبہ شریف سے باہر نماز پڑھنے کے بعد یہ بات فرمائی۔

لیکن دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے وہ فرماتے ہیں کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی کہ یہ قبلہ ہے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کا ہم نے ذکر کیا اور اس مراد کا بھی احتمال ہے کہ یہ وہ قبلہ ہے کہ جب تم امام کے پیچھے نماز پڑھو تو تمہارے امام کا قبلہ یہ ہے اور وہ یہاں کھڑا ہو تو آپ نے ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعلیم دینا چاہی "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی۔" مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناؤ) اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں نماز نہ پڑھنا اس میں نماز کے ناجائز ہونے کی دلیل نہیں

ہے جبکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔

۲۱۳۵۔ فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَ اَغْلَقَهَا عَلَيْهِمْ وَمَكَثَ فِيْهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَلٰى يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِّنْ ثَلٰثَةِ اَذْرُعٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کا دروازہ بند کر کے وہاں ٹھہرے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے باہر آنے پر ان سے پوچھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا عمل کیا انھوں نے فرمایا آپ کی بائیں جانب ایک ستون، دائیں طرف دو ستون اور پیچھے تین ستون تھے ان دنوں بیت اللہ شریف کے چھ ستون ہوتے تھے پھر آپ نے نماز پڑھی آپ کے اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

۲۱۳۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَاَنَّهٗ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَعَلَ الْعُمُدَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد سے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ یہ کہ آپ نے دو یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی البتہ انھوں نے یہ نہیں بتایا کہ آپ نے ان ستونوں کو کیسے رکھا جن کا حضرت مالک نے اپنی روایت (گذشتہ روایت) میں ذکر کیا ہے۔

۲۱۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

حضرت سالم فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا پھر انھوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

۲۱۳۸۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهٖ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

حضرت نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مثل ذکر کرتے ہیں البتہ انھوں نے فرمایا انھوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے سامنے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جب دائیں طرف والے دو ستونوں کے درمیان کھڑے ہوئے

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ سِنَانٌ قَالَ ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے حضرت اسامہ بن زید رضی

أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاخَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى بِحِيَالِكَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے آپ نے کعبۃ اللہ کے سامنے میں اونٹ بٹھایا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ آگے کو بڑھے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال، اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے بیت اللہ شریف میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کی آڑ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انھوں نے فرمایا کہ آپ نے تمہارے سامنے کے دو ستونوں کے

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف میں نماز ادا فرمائی۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي فَلَقِينَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ أَبِي وَأَنَا أَسْمَعُ أَيْنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَبِلَالٍ فَلَمَّا خَرَجَا سَأَلْتُهُمَا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا عَلَى جِهَتِهِ۔

حضرت علاء بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ تھا تو ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی میرے والد نے ان سے پوچھا اور میں سن رہا تھا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ شریف میں داخل ہوئے تو کہاں نماز پڑھی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے درمیان (کعبہ شریف) میں داخل ہوئے جب وہ دونوں باہر آئے تو میں نے ان دونوں سے پوچھا

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُهُ دَخَلَ الْبَيْتَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ مَضٰى حَتّٰى لَزِقَ بِالْحَائِطِ فَقَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ فَصَلّٰى أَرْبَعًا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي أَيْنَ صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ هٰهُنَا أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّهُ رَأٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى۔

حضرت ابو الشعثاء فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو میں نے بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے دیکھا جب وہ دو ستونوں کے درمیان پہنچے تو آگے چل پڑے حتی کہ دیوار تک پہنچ گئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھی میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ نے چار رکعات پڑھیں میں نے عرض کیا بتائیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کس جگہ نماز پڑھی ہے انھوں نے فرمایا: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

فَهٰذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ فَقَدِ اخْتَلَفَ هُوَ وَابْنُ

تو یہ ہیں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ان سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا

عَبَّاسٍ بِمَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَوٰى ابْنُ عُمَرَ أَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ فَكَانَ يَنْبَغِيْ لِمَا تَضَادَّتْ عَنْ أُسَامَةَ وَتَكَافَأَتْ أَنْ تَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ إِذْ كَانَ لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ **وَقَدْ** رَوٰى ابْنُ عُمَرَ مُطْلَقًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ

پس اس سلسلے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے حضرت ابن عمر اور ابن عباس (رضی اللہ عنہم) کا اختلاف ہو گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات ایک دوسرے کے متضاد اور برابر ہوئیں تو چاہیے کہ وہ ختم ہو جائیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو کیونکہ اس سلسلے میں ان سے روایت میں اختلاف نہیں ہے

۲۱۴۳ - حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبٌ هُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ وَسَيَأْتِيْكَ مَنْ يَنْهَاكَ فَتَسْمَعُ قَوْلَهٗ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ -

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا کہ کسی نے روکا ہے اور اس کی بات سنی جائے گی یعنی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ وَأْتَمَّ بِهٖ جَمِيْعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ **وَقَدْ** رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ -

حضرت سماک حنفی فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ بیت اللہ شریف کے کسی حصے کو اپنے پیچھے نہ کرو اور اس تمام کی طرف متوجہ ہو اور میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ حضرات کے واسطے سے بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مثل مروی ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے

۲۱۴۵ - فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ صَفْوَانَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَدْ قَدِمَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ فَوَجَدْتُهٗ قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَقَالُوْا تُجَاهَكَ فَقُلْتُ كَمْ صَلّٰى قَالُوْا رَكْعَتَيْنِ -

حضرت ابو صفوان یا حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے فتح مکہ کے دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا سنا تو اپنا لباس درست کیا میں نے آپ کو بیت اللہ شریف سے نکلتے ہوئے پایا (حضرت مجاہد فرماتے ہیں) میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں کہاں نماز پڑھی ہے، تو صحابہ کرام نے بتایا تمہارے سامنے (والی جگہ)، میں نے پوچھا کتنی رکعات پڑھی ہیں تو بتایا دو رکعتیں۔

۲۱۴۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ

حضرت مجاہد، حضرت عبدالرحمن بن صفوان رضی اللہ عنہ

حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے

ابراهيم الحنظلي قال انا جرير عن يزيد بن ابي زياد عن مجاهد عن عبد الرحمن بن صفوان قال قلت لعمر كيف صنع النبي صلى الله عليه وسلم حين دخل الكعبة فقال صلى ركعتين۔

۲۱۴۷۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا ابو الوليد قال ثنا جرير بن عبد الحميد فذكر باسناده مثله غير انه قال عبد الله بن صفوان۔

فهذا عمر قد حكى عنه في ذلك ما يوافق ما حكى ابن عمر عن اسامة وبلال من صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في البيت **وقد** روي عن جابر بن عبد الله مثل ذلك۔

۲۱۴۸۔ حدثنا فهد قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا شبابة عن مغيرة بن مسلم عن ابي الزبير عن جابر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم البيت يوم الفتح فصلى فيه ركعتين **وقد** روي ايضا عن شيبة بن عثمان وعثمان بن طلحة مثل ذلك۔

۲۱۴۹۔ حدثنا ابن ابي داؤد قال ثنا محمد بن الصباح قال ثنا ابو اسمعيل المؤدب عن عبد الله بن مسلم بن هرمز عن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتيت شيبة بن عثمان فقلت يا ابا عثمان ان ابن عباس يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم دخل الكعبة فلم يصل قال بلى صلى ركعتين عند العمودين المقدمين ثم الزق بهما ظهره۔

۲۱۵۰۔ حدثنا فهد قال ثنا محمد بن سعيد قال انا عبد الرحيم بن سليمن عن عبد الله بن مسلم فذكر باسناده مثله۔

۲۱۵۱۔ حدثنا علي بن عبد الرحمن قال ثنا عفان قال ثنا حماد بن سلمة قال انا هشام بن عروة عن عروة عن عثمان بن طلحة ان رسول

سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے کیا عمل کیا انہوں نے فرمایا دو رکعتیں پڑھیں۔

حضرت ابو الولید نے حضرت جریر بن عبد الحمید سے روایت کیا۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔ البتہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے جس طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت اسامہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیت اللہ شریف میں نماز کے بارے میں نقل کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے

حضرت ابو الزبیر حضرت جابر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حضرت شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہم) سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حضرت عبد الرحمن بن زجاج فرماتے ہیں میں حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو عرض کیا اے ابو عثمان! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے نماز نہیں پڑھی انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! آپ نے اگلے دو ستونوں کے پاس دو رکعتیں ادا کیں پھر ان ستونوں کے ساتھ پیٹھ مبارک لگائی۔

حضرت عبد الرحیم بن سلیمان حضرت عبد اللہ بن مسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا۔

حضرت ہشام بن عروہ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے تہارے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَیْتَ فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ وَجَاھَہٗ بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ فَاِنْ کَانَ ھٰذَا الْبَابُ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ تَوَاتُرِ الْاٰثَارِ فَاِنَّ الْاٰثَارَ قَدْ تَوَاتَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰی فِی الْکَعْبَۃِ مَالَمْ تَتَوَاتَرْ بِمِثْلِہٖ اِنَّہٗ لَمْ یُصَلِّ وَاِنْ کَانَ یُؤْخَذُ بِاَنْ یُلْغٰی مَا یَتَضَادُّ مِنْھَا عَمَّنْ یُضَادُّ ذٰلِکَ عَنْہُ وَیُعْمَلُ بِمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَاِنَّ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ الَّذِیْ حَکٰی عَنْہُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ دَخَلَ الْکَعْبَۃَ خَرَجَ مِنْھَا وَلَمْ یُصَلِّ فَقَدْ رَوٰی عَنْہُ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ دَخَلَھَا صَلّٰی فِیْھَا فَقَدْ تَضَادَّ ذٰلِکَ عَنْہُ فَتَنَافَیَا ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ وَبِلَالٍ وَجَابِرٍ وَ شَیْبَۃَ بْنِ عُثْمَانَ وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَۃَ مَا یُوَافِقُ مَا رَوٰی ابْنُ عُمَرَ عَنْ اُسَامَۃَ فَذٰلِکَ اَوْلٰی مِمَّا تَفَرَّدَ بِہٖ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَۃَ ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِہٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ الصَّلٰوۃِ فِیْھَا۔

سامنے (والی جگہ) دو ستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں۔
امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگر اس بات کو تواتر روایات کے طور پر لیا جائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کے بارے میں جس تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں نہ پڑھنے کے بارے میں اسی قدر تواتر نہیں ہے اور اگر باہم متضاد روایات کو چھوڑ دیا جائے اور اس کے علاوہ اس پر عمل کیا جائے تو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف میں داخل ہونے کے بعد نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوئے تو آپ نے وہاں نماز پڑھی جب یہ دونوں باہم متضاد ہوئیں تو انھوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔ پھر حضرت عمر فاروق، حضرت بلال، جابر، شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم سے حضرت ابن عمر کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق مروی ہے تو یہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس میں حضرت ابن عباس تنہا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ارشاد گرامی بھی مروی ہے جو اس میں نماز کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِیَّۃَ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ شَیْبَۃَ اُمِّ مَنْصُوْرٍ قَالَتْ اَخْبَرَتْنِیْ امْرَاَۃٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَلَدَتْ عَامَّۃَ اَھْلِ دَارِنَا قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَۃَ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ رَاَیْتُ قَرْنَیِ الْکَبْشِ حِیْنَ دَخَلْتُ الْبَیْتَ فَنَسِیْتُ اَنْ اٰمُرَکَ اَنْ تُخَمِّرَھُمَا فَاِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّکُوْنَ فِی الْبَیْتِ شَیْءٌ یَّشْغَلُ مُصَلِّیًا۔

حضرت منصور کی والدہ حضرت صفیہ بنت شیبہ فرماتی ہیں مجھے بنو سلیم کی ایک عورت نے جو ہمارے خاندان کے اکثر بچوں کی دایہ تھی بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا اور فرمایا میں نے بیت اللہ شریف میں داخلے کے وقت مینڈھے کے سینگ دیکھے تو میں تمہیں حکم دینا بھول گیا کہ ان کو چھپا دے کیونکہ بیت اللہ شریف میں ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں جس سے نمازی کی توجہ بٹ جاتے۔

۲۱۵۳۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ اَیْضًا فِیْ ذٰلِکَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَۃُ عَنْ اُمِّہٖ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ

اس سلسلے میں بھی آپ سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں خانہ کعبہ میں داخل ہونا پسند کرتی تھی تاکہ اس میں نماز پڑھوں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر

كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ اِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اِقْتَصَرُوْا فِيْ بِنَائِهَا فَاَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ فَاِذَا اَرَدْتِ اَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنْهُ۔

حطیم میں داخل کیا اور فرمایا جب تمہاری قوم نے کعبہ شریف کو بنایا تو اس کی عمارت میں کمی کر دی حطیم کو بیت اللہ شریف سے نکال دیا۔ پس جب تم بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا چاہو تو حطیم میں پڑھ لیا کرو۔ یہ اس کا ایک ٹکڑا ہے۔

فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَازَ الصَّلٰوةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِيْ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اِجَازَةِ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْاٰثَارِ وَاَمَّا حُكْمُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَاِنَّ الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ اِنَّمَا نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهٗ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ قَالُوْا فَمَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهٗ فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرِ بَعْضِ الْقِبْلَةِ فَلَا تُجْزِئُهٗ صَلَاتُهٗ۔

فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ اَوْ وَلَّاهَا يَمِيْنَهٗ اَوْ شِمَالَهٗ اَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ سَوَاءٌ وَاَنَّ صَلٰوتَهٗ لَا تُجْزِئُهٗ وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ اَجْزَاَتْهُ الصَّلٰوةُ بِاتِّفَاقِهِمْ وَلَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلُ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا لِاَنَّ مَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاسْتَقْبَلَ مِنَ الْبَيْتِ وَمَا عَنْ يَسَارِهٖ لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهٗ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِنَّمَا بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِّنْ جِهَاتِهٖ فَلَا يَضُرُّهٗ تَرْكُ اِسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کے ایک حصے حطیم میں نماز پڑھنے کی اجازت فرمائی۔ پس ہماری مذکورہ بحث سے ان لوگوں کے قول کی حجت ثابت ہوگئی جن کے نزدیک اس میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ معانی روایات کی تصحیح کے اعتبار سے اس باب کا یہ بیان ہے اور قیاس کے طریقے پر اس کا حکم یہ ہے کہ جو لوگ اس میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں وہ اس لیے روکتے ہیں کہ ان کے نزدیک تمام بیت اللہ شریف قبلہ ہے۔ وہ کہتے ہیں جو شخص اس میں نماز پڑھے گا وہ اس کے بعض حصے کی طرف پیٹھ کرے گا تو وہ بعض قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے والا ہوگا پس اس کی نماز جائز نہ ہوگی۔ ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جو شخص قبلہ کی طرف پیٹھ کرے یا اس کو اپنی دائیں بائیں جانب رکھے تو یہ سب باتیں ایک جیسی ہیں اور اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو شخص خانہ کعبہ کی کسی ایک جہت کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے بالاتفاق اس کی نماز جائز ہے حالانکہ وہ کعبہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ نہیں کر رہا کیونکہ وہ اس کی دائیں اور بائیں منہ نہیں کر رہا تو جیسے وہ بیت اللہ شریف کی تمام جہات کی طرف منہ کر کے عبادت نہیں کرتا بلکہ اس کی صرف ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت کر رہا ہے تو دیگر جہات کا چھوڑنا اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہے اسی طرح جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے وہ بھی کسی ایک جہت کی طرف رُخ اور دوسری طرف پیٹھ کرتا ہے تو اس میں پیٹھ کا حکم وہی ہوگا جو اس (بیت اللہ شریف) سے باہر والے کی دائیں اور بائیں جانب کا ہے اس سے بھی ان لوگوں کا قول ثابت ہوگیا تو بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز قرار دیتے

مِنْ جِهَاتِهٖ بَعْدَهَا كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَقْبَلَ اِحْدٰى جِهَاتِهٖ وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا فَمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَيْضًا قَوْلُ الَّذِيْنَ اَجَازُوا الصَّلٰوةَ فِي الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔
اس سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

باب۱ ــــــ پانی میں نجاست کا گرنا

پانی میں نجاست گر جانے سے وہ پاک ہی رہتا ہے یا ناپاک ہو جاتا ہے اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

(۱) حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک جب تک پانی کا رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے، پاک رہے گا مدہ فرماتے ہیں حدیث شریف میں ہے "پانی ناپاک نہیں ہوتا" اور بیر بضاعہ میں مردار اور حیض کے کپڑے وغیرہ ڈالے جاتے تھے اس کے باوجود اس سے وضو کیا جاتا تھا۔

(۲) حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک جب پانی دو قُلّوں (دو مشکوں) کی مقدار ہو جائے تو نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اس سے کم ہو تو ناپاک ہو جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جس پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قُلّوں کو پہنچ جائے، تو نجاست نہیں اٹھاتا (ناپاک نہیں ہوتا)

(۳) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر جاری پانی میں نجاست گر جائے تو جب تک رنگ، بُو یا ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوگا لیکن ٹھہرا ہوا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص کھڑے غیر جاری پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اسی سے غسل بھی کرتا ہے۔

احناف کی طرف سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ کی پیش کردہ دلیل کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ بیر بضاعہ میں اختلاف ہے ایک گروہ کے نزدیک وہ باغوں کی طرف جانے والا راستہ تھا اس میں پانی ٹھہرتا نہیں تھا لہٰذا اس کا حکم وہی ہے جو نہروں کے پانی کا ہے یعنی جب تک رنگ، بُو اور ذائقہ نہ بدلے ناپاک نہیں ہوتا۔

حدیث میں جو فرمایا گیا کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا اس سے جاری پانی مراد ہے کیوں کہ اس میں نجاست نہیں ٹھہرتی جب کہ کھڑے پانی میں نجاست داخل ہو کر مل جاتی ہے اگر امام مالک رحمہ اللہ کی اس دلیل کو تسلیم کیا جائے تو پھر مسلمان کے بارے میں جو حدیث میں آیا ہے کہ وہ ناپاک نہیں، اسی طرح زمین کے بارے میں بھی مروی ہے کہ وہ ناپاک نہیں اس کا کیا مطلب ہوگا حالانکہ جب ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کیا، تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہانے کا حکم فرمایا معلوم ہوا یہ بات مطلقاً نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو یوں جواب دیا جاتا ہے کہ ان روایات میں قلتین کی مقدار بیان نہیں کی گئی ممکن ہے ان سے مقام ہجر کے مشکے یا انسان کا قد مراد ہو کیونکہ جب دو آدمیوں کے قد کے برابر پانی ہوگا تو وہ جاری پانی کہلائے گا۔ ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر گیا تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے حکم سے اس کا سارا پانی نکالا گیا اگر دو مشکوں کی مقدار پانی ناپاک نہ ہوتا تو یہ پانی کیوں نکالا جاتا، اسی طرح کنویں میں چوہا گر گیا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پانی نکالنے کا حکم فرمایا، بلی، پرندہ اور مرغی وغیرہ کے بارے میں اسی طرح کی روایات آئی ہیں اگر کہا جائے کہ برتن کی طرح کنویں کو کیوں نہیں دھویا جاتا تو اس کا جواب یہ ہوگا کہ چونکہ اس کا دھونا ناممکن ہے اور وہ یوں کہ جس پانی کے ساتھ دھویا جائے گا وہی پانی اس میں واپس جائے گا لہٰذا اس سے پانی کا نکالنا ہی دھونے

کے قائم مقام ہے۔

باب ۲ ــــــ بلّی کا جھوٹا

ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بلّی کا جھوٹا بلا کراہت پاک ہے ان کی دلیل حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلّی ناپاک نہیں یہ تمہارے پاس آنے جانے والوں میں سے ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم، بلّی کے جھوٹے سے غسل کرتے تھے نیز آپ بلّی کے جھوٹے سے وضو بھی فرماتے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں بلّی کے جھوٹے کو مکروہ جانتے ہیں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلّی کسی برتن میں منہ مارے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے۔ یہ حدیث صحت سند کے اعتبار سے پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات سے افضل ہے پھر اسے صحابہ کرام اور تابعین عظام مثلاً حضرت ابو ہریرہ، ابن عمر، سعید بن مسیب، حسن، ہشام اور یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہم کی روایات سے بھی تائید حاصل ہے جن میں کُتے، خنزیر، گدھے اور بلّی کے منہ لگائے ہوئے برتن کو دھونے کا حکم ہے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بلّی کے ناپاک ہونے کا ذکر ہے اس کے جھوٹے کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی تذکرہ نہیں۔

علاوہ ازیں دوسرے گروہ کے قول کو قیاس سے بھی تائید حاصل ہے وہ کہتے ہیں گوشت چار قسم کا ہوتا ہے (۱) پاک گوشت جسے کھایا بھی جاتا ہے مثلاً گائے بکری وغیرہ کا گوشت (۲) پاک گوشت جسے کھایا نہیں جاتا مثلاً انسان کا گوشت (۳) ناپاک گوشت مثلاً کُتے اور خنزیر کا گوشت چونکہ جھوٹے کا تعلق لعاب سے ہے اور اس کا تعلق گوشت سے ہوتا ہے لہٰذا پہلی دو قسموں کا جھوٹا پاک اور تیسری قسم کا ناپاک ہے (۴) وہ گوشت جس کے کھانے سے روکا گیا۔ مثلاً بلّی کا گوشت، اس کے کھانے سے ممانعت ہے اور یہ کراہت کے باعث ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی مکروہ ہے

باب ۳ ــــــ کُتّے کا جھوٹا

کُتّے کے جھوٹے کے بارے میں تین مذاہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک پانی پاک رہتا ہے لیکن برتن کو حکم شرعی کی تعمیل کے طور پر سات بار دھویا جائے اس گروہ کا خیال صحیح نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حوضوں کے بارے میں پوچھا گیا جن پر درندے آتے جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا جب پانی دو قلّوں (مٹکے یا انسانی قد) کو پہنچے نجاست کو نہیں اٹھاتا گویا اس سے کم پانی ناپاک ہو جاتا ہے پس جب اتنا زیادہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو کُتّے کا جھوٹا بدرجہ اولیٰ ناپاک ہوگا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک کُتّے کا جھوٹا ناپاک ہے اور برتن کو سات مرتبہ یوں دھویا جائے کہ پہلی بار مٹی استعمال کریں ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُتا جب برتن میں منہ مارے تو اسے سات بار دھویا جائے۔

تیسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں۔ کُتّے کے جھوٹے کو ناپاک سمجھتا ہے لیکن اس کے نزدیک برتن کو اسی طرح دھویا جائے جیسے عام نجاستوں سے پاک کیا جاتا ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند سے بیدار ہونے والے شخص کو اپنے ہاتھ دو یا تین بار دھونے کا حکم دیا کیونکہ نہ معلوم اس کا ہاتھ کہاں پہنچا ہو اور چونکہ اس دور میں (عام طور پر) پانی سے استنجا نہیں کیا جاتا تھا اس لیے ممکن تھا کہ پیشاب اور پاخانے کے مقام پر پسینہ آیا ہو اور وہاں ہاتھ لگ جائے تو جب پیشاب اور پاخانہ لگنے سے ناپاک ہونے والے ہاتھ کو صرف دو یا تین بار دھونے کا حکم ہے حالانکہ یہ نہایت غلیظ نجاستیں ہیں تو اس سے کم درجے کی نجاست دو یا تین بار دھونے سے کیسے زائل نہ ہوگی پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس برتن میں کتا اور بلی منہ مارے اسے تین بار دھویا جائے۔ پس حسن ظن کا تقاضا ہے کہ ان کے نزدیک سات بار دھونے سے متعلق روایت منسوخ ہو گئی اور اگر مخالف فریق اسے منسوخ نہ سمجھے بلکہ احتیاط پر عمل کرے تو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اضافہ ہے کہ سات بار دھویا جائے اور آٹھویں بار مٹی استعمال کی جائے، اس طرح مخالف فریق حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما دونوں کی روایتوں پر عمل کر سکے گا۔

باب ۱۴ ــــــ انسان کا جھوٹا

بعض حضرات کے نزدیک انسان کا جھوٹا مکروہ ہے ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن سرجس، حضرت حکم غفاری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے جھوٹے سے غسل اور وضو کرنے سے منع فرمایا۔

دوسری جماعت کے نزدیک انسان کا جھوٹا پاک ہے امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی نظریہ ہے ان حضرات نے امہات المومنین حضرت عائشہ، ام سلمہ، ام میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے متعدد طرق سے روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ بیک وقت ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے تو کہا جائے گا کہ پھر ایسی روایات بھی ہیں جن کے مطابق سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور ازواج مطہرات ایک دوسرے کے بعد پانی لیتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ مجھ سے پہلے پانی لیتے اس سے ثابت ہوا کہ مرد کے جھوٹے سے طہارت حاصل کرنا جائز ہے اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے غسل جنابت کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی سے وضو کیا اور فرمایا "پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی" جب دونوں قسم کی روایات میں تضاد پایا گیا تو ایک ضابطے کی طرف رجوع کیا جائے گا وہ یہ کہ اگر مرد اور عورت اکٹھے ایک برتن سے پانی لیں تو ان سے پانی ناپاک نہیں ہوتا حالانکہ کوئی بھی نجاست وضو سے پہلے یا بعد پانی میں گرے تو اس کا حکم ایک ہی ہے تو جب دونوں کا اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں کرتا تو ایک دوسرے کے بعد وضو کرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتا اس طرح دوسرے فریق کا مذہب ثابت ہو گیا۔

باب ۱۵ ــــــ وضو میں بسم اللہ پڑھنا

وضو کرتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی وضو ہو جاتا ہے اس سلسلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے بعض کے نزدیک بسم اللہ کے بغیر وضو نہیں ہوتا ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک بسم اللہ چھوڑنا غلطی ہے لیکن اس کے بغیر بھی طہارت حاصل ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے فارغ ہونے سے پہلے جواب نہ دیا اور فرمایا میں نے صرف اس لیے جواب نہ دیا کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث سے واضح ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا نام وضو کے بغیر لینا پسند نہ فرمایا اور پہلے وضو کیا گویا ذکر سے پہلے وضو کا پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ وضو کے لیے بسم اللہ ضروری نہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے اس کا کیا مطلب ہے تو اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو انہوں نے ذکر کیا اور وضو کے کامل نہ ہونے کا بھی احتمال ہے جس طرح سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے ایک یا دو کھجوریں یا ایک دو لقمے لوٹا دیں وہ مسکین

نہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ واقعی مسکین نہیں اور اس کے لیے صدقہ لینا حرام ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مسکین نہیں اسی طرح آپ نے فرمایا جس کے پڑوسی بھوکے ہوں اور وہ پیٹ بھر کر کھانا کھائے تو وہ مومن نہیں یہاں بھی کمال کی نفی ہے۔ اس قسم کی بہت سی مثالیں ہے، لہٰذا اس حدیث کا مطلب یہ ہو گا کہ اس شخص کا وضو کامل نہیں اسے طہارت حاصل ہو جائے گی لیکن ثواب سے محروم رہے گا۔

جب پہلی حدیث میں دونوں باتوں کا احتمال ہے اور کسی ایک کو فضلیت حاصل نہیں تو وہ احتمال مراد ہو گا جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہو گا۔

احناف کے موقف کو قیاس کی تائید بھی حاصل ہے وہ یوں کہ بعض امور مثلاً عقود وغیرہ کلام کے ذریعے منعقد ہوتے ہیں، بعض کام، کلام کے ذریعے شروع ہوتے ہیں مثلاً نماز تکبیر کے ساتھ اور حج تلبیہ کے ساتھ شروع ہوتا ہے لہٰذا یہ ان امور کے ارکان میں شامل ہیں۔ جب کہ وضو ان میں سے کسی کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا نہ تو کلام کے ذریعے اس کا انعقاد ہوتا ہے اور نہ ہی آغاز۔ پس معلوم ہوا کہ بسم اللہ، وضو کا رکن نہیں۔ اگر اسے ذبیحہ پر قیاس کیا جائے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ذبیحہ پر جان بوجھ کر بسم اللہ چھوڑنے سے اس کا کھانا حلال ہے یا حرام؟ اس ضمن میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک اس کا کھانا جائز ہے اور بعض کے نزدیک وہ حرام ہو جاتا ہے وہ کہتے ہیں بسم اللہ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ذبح کرنے والا کون ہے اگر وہ بسم اللہ پڑھے تو معلوم ہوا کہ وہ مسلمان یا غیر مسلم کتابی ہے اور اس کا ذبیحہ حلال ہے۔ لہٰذا یہاں بسم اللہ پڑھنا اس لیے لازم ہے کہ ذابح کی ملت و دین کا علم ہو سکے اور وضو میں اس بات کی ضرورت نہیں، پھر نماز کے دیگر اسباب و شرائط مثلاً ستر عورت وغیرہ کے لیے بسم اللہ شرط نہیں تو وضو بھی ایک سبب ہے اس کے لیے بھی یہ شرط نہیں ہونی چاہیے۔

باب ۶ ——— وضو میں اعضاء کا دھونا

وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھونا ضروری ہے یا ایک ایک بار دھونے سے بھی وضو ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اسی طرح ہوتا تھا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات فرمائی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب، ابن عباس، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایک بار اور حضرت ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ نے ایک ایک اور تین تین بار (دونوں طرح) دھوتے دیکھا۔ دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہو سکتا ہے کہ ایک ایک بار دھونے سے فرض ادا ہو جائے اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہو، احناف کا یہی مسلک ہے۔

باب ——— وضو میں سر کا مسح

بعض حضرات کے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے جب کہ دوسرا گروہ پورے سر کے مسح کو فرض نہیں مانتا۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی، طلحہ بن مصرف کے جد امجد اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے استدلال کرتا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کیا آخر تک لے گئے اور پھر واپس آگے کی طرف لائے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں اس حدیث سے پورے سر کے مسح کی فرضیت نہیں، بلکہ استحباب ثابت ہوتا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں آپ نے وضو میں اعضاء کو تین تین بار دھویا تو ایک ایک بار دھونا فرض اور تین تین بار دھونا باعث فضیلت ہوا نیز ایسی روایات بھی آئی ہیں جن سے سر کے بعض حصے پر مسح کرنا ثابت ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور عمامہ مبارک اور پیشانی پر مسح فرمایا، گویا مسح صرف پیشانی پر تھا اور وہ سر کا بعض حصہ ہے یہی باقی سر کے مسح کے لیے بھی کفایت کرتا ہے کیونکہ اگر باقی سر کا مسح عمامہ کے مسح سے ثابت کیا جائے تو وہ موزوں کی طرح ہونا چاہیے یعنی موزے میں تمام پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر پاؤں کا کچھ حصہ ننگا ہو تو اسے دھونا اور باقی کا مسح جائز نہیں اسی طرح اگر عمامہ پر مسح ثابت ہو تو سر کے بعض حصے کا ننگے اور بعض کا عمامہ کے نیچے ہونے کی صورت میں مسح ہوگا اور یہ جائز نہیں لہٰذا پیشانی پر مسح تمام سر کا مسح قرار پائے گا باقی سر کا مسح باعث فضیلت ہے۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بعض حصے کا مسح فرض ہو کیونکہ وضو میں بعض اعضاء کا دھونا اور بعض کا مسح فرض ہے جس عضو کا دھونا فرض ہے وہ بالاتفاق مکمل دھویا جائے گا لیکن مسح کے سلسلے میں اختلاف ہے بعض کے نزدیک پورے سر کا اور بعض کے نزدیک بعض سر کا مسح فرض ہے تو ہم نے موزوں کو دیکھا کہ ان کا حکم کیا ہے، موزوں کے بارے میں اگرچہ یہ اختلاف تو ہے کہ ظاہری حصے پر مسح کیا جائے یا باطنی پر، لیکن اس بارے میں اتفاق ہے کہ موزوں کے بعض حصے پر مسح کیا جائے گا۔ لہٰذا سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہوگا۔ حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سر کے اگلے حصے کا مسح کیا۔

باب ـــــــ وضو میں کانوں کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک وضو میں کانوں کے ظاہر کا وہی حکم ہے جو چہرے کا ہے یعنی اسے دھویا جائے اور پچھلے حصے کا حکم سر کے حکم جیسا ہے یعنی اس کا مسح کیا جائے ان کی دلیل ایک طویل حدیث کا ایک ٹکڑا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے چہرے کے ساتھ کانوں کے سامنے کا حصہ بھی دھویا اور سر کا مسح کرتے ہوئے کانوں کے پچھلے حصے کا بھی مسح کیا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک کانوں کے اگلے اور پچھلے دونوں حصوں کا مسح کیا جائے گا۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عثمان غنی، ابن عباس، مقدام بن معدیکرب، تمیم انصاری، عبداللہ بن زید، عمرو بن شعیب کے جد امجد، ابو امامہ باہلی اور ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت بتاتے ہوئے ذکر کیا کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصے کا مسح کیا اور فرمایا "کان، سر سے ہیں" اور اس سلسلے میں جس تواتر کے ساتھ احادیث آئی ہیں اس کے خلاف پر اتنی احادیث مروی نہیں ہیں۔

قیاس بھی اسی گروہ کی تائید کرتا ہے کیونکہ احرام والی عورت کے لیے چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں وہ سر کو "ڈھانپے گی اسی طرح وہ بالاتفاق کانوں کو بھی ڈھانپے گی معلوم ہوا کانوں کا تعلق سر سے ہے لہٰذا ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے چہرے کا نہیں۔

دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ وضو میں سر، چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے دھونے پر سب متفق ہیں تو جس عضو کا دھونا فرض ہے اس میں مسح نہیں اور جس کا مسح فرض ہے اس میں دھونا نہیں لہٰذا کانوں کا بھی مکمل طور پر مسح ہی ہوگا بعض کا دھونا اور بعض کا مسح نہ ہوگا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت حضرت انس بن مالک، عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا یہی عمل تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلی حدیث حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کی پھر ان کا قول بھی اس دوسرے موقف کے مطابق ہے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت منسوخ ہے۔

باب ۹۔ وضو میں پاؤں کا حکم

وضو کرتے وقت پاؤں کا دھونا فرض ہے یا مسح؟ اس سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک سر کی طرح پاؤں کا بھی مسح کیا جائے جبکہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک پاؤں کا دھونا فرض ہے پہلے گروہ کا استدلال یہ ہے کہ حضرت ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابن عمر، رفاعہ بن رافع اور عباد بن تمیم کے چچا رضی اللہ عنہم سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے وقت پاؤں کا مسح کرتے تھے۔

دوسرے گروہ کی دلیل حضرت علی المرتضیٰ، عثمان بن عفان، مستورد بن شداد قریشی، ابورافع، ربیع، ابوہریرہ، عمرو بن شعیب کے جد امجد عبداللہ بن زید بن عاصم اور ابوجبیر کندی رضی اللہ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آپ نے پاؤں مبارک دھوئے۔

نیز اس سلسلے میں آپ نے اسی بات کا حکم بھی فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جہاں آپ نے وضو کرنے والوں کے گناہ جھڑنے کا ذکر کیا وہاں فرمایا جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جن کی طرف وہ چل کر گیا۔

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی، عمرو بن عبسہ اور ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہم سے بھی اس مضمون کی مرفوع روایات مروی ہیں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے ورنہ سر کے دھونے پر بھی یہ ثواب حاصل ہوتا۔

پھر آپ نے پاؤں نہ دھونے یا اس میں کوتاہی کرنے والوں کو تنبیہ بھی فرمائی جو دھونے کی فرضیت پر دلالت کرتی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جسے دھویا نہیں گیا تھا تو فرمایا ایڑیوں کے لیے آگ سے خرابی ہے۔

حضرت عائشہ، عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم سے بھی مرفوع روایات آئی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ہم سفر میں تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ہم نے وضو کرتے ہوئے پاؤں پر مسح کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دو یا تین بار بلند آواز سے فرمایا ایڑیوں کے لیے جہنم سے خرابی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے مسح کا حکم تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔

قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پاؤں کو دھویا جائے کیونکہ اس پر ثواب کا ذکر کیا گیا ہے اس کا حکم سر کی طرح نہیں اس کا مسح کیا جاتا ہے لیکن اگر کوئی شخص سر کو دھوئے تو اسے ثواب نہیں ملتا لہٰذا اگر پاؤں کا بھی مسح فرض ہوتا تو دھونے پر ثواب نہ ملتا۔

دراصل آیت وضو "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ" آخر تک میں "وارجلکم" کی قرأت میں اختلاف اس مسئلے کی بنیاد ہے حضرت ابن مسعود، ابن عباس، مجاہد، عروہ اور بشیر بن خوشب رضی اللہ عنہم "وَأَرْجُلَكُمْ" نصب کے ساتھ پڑھتے ہیں اس طرح اس کا عطف "وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ" پر ہوتا ہے اور پاؤں کا دھونا فرض قرار پاتا ہے حضرت شعبی فرماتے ہیں قرآن پاک مسح کے (حکم کے) ساتھ اترا اور سنت دھونا ہے۔

حضرت مجاہد اور حسن نے کسرہ کے ساتھ "وَأَرْجُلِكُمْ" پڑھا صحابہ کرام بھی پاؤں کو دھوتے تھے اس سلسلے میں حضرت ابن عمر، عمر بن خطاب، ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں مروی ہے کہ پاؤں دھوتے تھے۔ عبدالملک نے حضرت عطاء سے پوچھا کیا آپ کو کسی صحابی کے بارے میں خبر ملی ہے کہ وہ پاؤں کا مسح کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ تیمم کی صورت میں ہاتھوں اور چہرے کا مسح کیا جاتا ہے لیکن سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہوتا معلوم ہوا کہ وضو میں سر اور پاؤں کا حکم ایک جیسا ہے ورنہ تیمم میں پاؤں کا بھی مسح کیا جاتا۔

اس بات کا جواب یہ ہے کہ غسل جنابت میں سارا بدن دھونا پڑتا ہے لیکن پانی نہ ہونے کی صورت میں غسل جنابت کے لیے تیمم میں باقی تمام جسم کو

کو چھوڑ کر صرف ہاتھوں اور چہرے کا مسح ہوتا ہے تو باقی اعضاء کا چھوڑنا غسل میں ان کے مسح کی دلیل نہیں لہٰذا تیمم میں پاؤں کا مسح نہ کرنا بھی وضو میں اس کے مسح کی دلیل نہیں۔

باب ۱۱ ——— ہر نماز کے لیے وضو کرنا

بعض حضرات کے نزدیک غیر مسافر کو ہر نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے ان کی دلیل حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے صرف فتح مکہ کے دن آپ نے ایک وضو کے ساتھ پانچ نمازیں ادا کیں اور موزوں پر مسح فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے استفسار پر آپ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

اکثر ائمہ جن میں تینوں جلیل القدر حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک بے وضو ہونے کی صورت میں وضو واجب ہوتا ہے اور آپ کا ہر نماز کے لیے وضو کرنا حصول فضیلت کی خاطر تھا یا پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم ملا لیکن یہ دونوں باتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مخصوص ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک انصاری خاتون کے ہاں تشریف لے گئے بھونی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمایا پھر ظہر کی نماز پڑھی اس کے بعد باقی گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

ہر نماز کے لیے وضو میں فضیلت کے سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ ظہر کی نماز پڑھ کر گھر میں اپنی نشست گاہ پر تشریف لائے پھر عصر کی نماز کے لیے اذان ہوئی تو وضو فرمایا پھر مغرب کی نماز کے لیے بھی وضو فرمایا حضرت ابو غطیف ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا میرے لیے صبح کا وضو تمام نمازوں کو کفایت کرتا ہے لیکن میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص طہارت کے باوجود وضو کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اے بھتیجے! اسی لیے مجھے یہ مرغوب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہم، فرماتی ہیں حضرت عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے ان سے بیان کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم تھا جب آپ پر یہ مشکل ہو گیا تو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیا گیا اور مسواک کا حکم آپ سے مختص ہے امت کے بارے میں آپ نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر گراں نہ جانتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا اس حدیث کو حضرت علی المرتضیٰ، ابن عمر، زید بن خالد اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایت کیا۔

قیاس کے مطابق بھی ہر نماز کے لیے وضو ضروری نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں طہارت کی دو قسمیں ہیں (۱) وضو (۲) غسل ——— غسل اس وقت فرض ہوتا جب جماع یا احتلام وغیرہ پایا جائے وقت کے نکلنے سے غسل نہیں ٹوٹتا اور اس سلسلے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں لہٰذا وضو کا حکم بھی وہی ہوگا صحابہ کرام کا عمل بھی یہی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم جب تک بے وضو نہ ہوں ایک وضو سے نماز پڑھتے ہیں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے کہ آپ "إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ" پڑھتے اور ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے (امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں) اس آیت سے ہر نماز کے لیے وضو کا وجوب ثابت نہیں ہوتا اگر ایسا ہوتا تو مسافر کے لیے بھی یہی حکم ہوتا حالانکہ سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پر واجب نہیں جب کہ اس سے مسافر اور مقیم دونوں مخاطب ہیں ابن عمر فرماتے ہیں، لوگ بے وضو ہوتے تو جب تک وضو نہ کر لیتے کلام نہ کرتے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں بتایا گیا کہ وضو نماز کے لیے ضروری ہے گفتگو کے لیے نہیں لہٰذا اس آیت کے نزول کا مقصد یہ تھا اب مفہوم یہ ہوگا کہ جب تم نماز کا ارادہ کرو اور بے وضو ہو تو وضو کر لو۔

باب ۱۱ ـــــ مذی کا حکم

مذی آنے کی صورت میں صرف وضو واجب ہوتا ہے یا اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے۔ اس ضمن میں دونوں قسم کی احادیث آئی ہیں جن کی بنیاد پر اس مسئلے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہوا ایک جماعت کے نزدیک اعضائے مخصوصہ کو دھونا بھی ضروری ہے وہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا حکم فرمایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے مخصوص اعضاء کو دھوئے اور وضو کرے اور ان حضرات نے اسی طرح کی بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے کہ آپ نے سلیمان بن ربیعہ باہلی کو فرمایا "اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھوؤ اور نماز کی طرح کا وضو کرو۔"

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک صرف نجاست کی جگہ کو دھونا اور نماز کے لیے وضو کرنا ضروری ہے اعضائے مخصوصہ کو دھونا ضروری نہیں۔

حضرت ابن عباس، محمد بن حنیفہ، ابو عبد الرحمٰن، عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ، ہانی بن ہانی حصین ابن قبیصہ اور عائش بن انس رضی اللہ عنہم، حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حکم معلوم کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث کا جواب یوں دیتے ہیں کہ اعضائے مخصوصہ کو دھونے کا حکم وجوب کے لیے نہیں تھا اور نہ یہ کہ اس کے بغیر طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ مذی کو روکنے کے لیے تھا جیسے قربانی کے جانور کے تھنوں پر پانی ڈال کر دودھ کو روکا جاتا ہے۔

حضرت ابن عباس، حضرت حسن اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم بھی یہی بات فرماتے ہیں کہ جسے مذی آئے وہ عضو مخصوصہ کا کنارہ دھو کر وضو کرے۔

قیاس سے بھی ان حضرات کے موقف کو تائید حاصل ہوتی ہے دونوں کہ پیشاب اور قضائے حاجت کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا ہے جہاں نجاست لگتی ہے اسی طرح جن لوگوں کے نزدیک خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کے نزدیک خون نکلنے کی صورت میں صرف اسی جگہ کو دھویا جاتا البتہ نماز کے لیے وضو بھی کرنا ہوتا ہے لہٰذا مذی نکلنے کی صورت میں صرف جائے نجاست کو دھویا جائے گا تمام اعضائے مخصوصہ کو نہیں۔

باب ۱۲ ـــــ منی پاک ہے یا ناپاک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی کو کھرچتی تھیں، اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات کے نزدیک منی پاک ہے اس کے گرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور اس کا حکم وہی ہے جو رینٹھ (یا بلغم وغیرہ) کا ہے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک منی ناپاک ہے ان کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ بالا روایت کا جواب یہ ہے کہ یہ بات لباسِ شب باشی کے بارے میں ہے نماز کے لباس سے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں سے منی دھوتی تو آپ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان باقی ہوتا اور آپ ہی کا قول ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے ہمبستری کے لباس میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

پہلے گروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت پیش کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس نماز سے منی کھرچتی تھیں اس کے جواب میں کہا گیا کہ اس حدیث سے منی کی طہارت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے محض کپڑے کا پاک ہونا ثابت کیا جا سکتا ہے جیسے جوتے وغیرہ

سے نجاست کو رگڑنے سے جوتا پاک ہو جاتا ہے لیکن نجاست کے پاک ہونے کی دلیل نہیں، معلوم ہوا نفسِ منی کے پاک یا ناپاک ہونے کا کوئی ذکر نہیں۔
جب نفس منی کے بارے میں دیکھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کپڑے کو منی لگ جانے کی صورت میں اگر وہ دکھائی دے تو دھو لو ورنہ پانی چھڑکو۔ اس کے جواب میں پہلے گروہ کی طرف سے کہا گیا کہ دیگر نجاستوں کا حکم یہ ہے کہ نظر نہ آنے کی صورت میں تمام کپڑے کو دھویا جاتا ہے لہٰذا اس کا حکم ان سے مختلف ہوا صحابہ کرام سے بھی مختلف روایات آئی ہیں حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے کپڑے سے منی کو کھرچتے تھے تو اس میں دونوں باتوں کا احتمال ہے پاک ہونے کا بھی اور نجاست کا بھی، جیسے لید وغیرہ کو کھرچا جاتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کپڑے کو منی لگنے کی صورت میں اگر دکھائی دے تو اسے دھو لو ورنہ تمام کپڑے کو دھوؤ تو یہ نجاست کی دلیل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اذخر گھاس سے رگڑو۔ یہ پاک ہونے کی دلیل ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا تو فرمایا پانی چھڑکو، تو ممکن ہے چھڑکنے سے دھونا مراد ہو۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جن کپڑوں میں جماع کیا گیا ان میں نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں تو انہوں نے فرمایا پڑھ سکتا ہے البتہ اس میں کچھ (منی) دیکھے تو دھوئے پانی نہ چھڑکے کیونکہ اس سے نجاست بڑھ جاتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دھونے کا حکم دیتے ہیں۔
اب اختلاف کی صورت میں جب کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں کچھ بھی مروی نہیں قیاس کی راہ اختیار کی گئی تو وہ دوسرے گروہ کا مؤید ہے یعنی منی ناپاک ہے کیونکہ پیشاب، پاخانے، حیض اور نفاس نیز لوگوں کے خون وغیرہ جن سے طہارت زائل ہو جاتی ہے ذاتی طور پر ناپاک بھی ہیں اسی طرح منی بھی ناپاک ہے البتہ خشک ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک وہی حکم ہوگا جو حدیث سے ثابت ہے یعنی اسے کھرچا جا سکتا ہے۔

باب ۱۲ —— انزال کے بغیر جماع

بعض حضرات کے نزدیک انزال کے بغیر جماع سے محض وضو فرض ہوتا ہے غسل کرنا ضروری نہیں جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک اس صورت میں غسل فرض ہو جاتا ہے حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا موقف بھی یہی ہے۔
پہلے گروہ نے دو قسم کی احادیث سے استدلال کیا ہے۔ پہلی قسم کی روایات میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کو وضو کا حکم دیا حضرت زید بن خالد جہنی نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا انہوں نے فرمایا اس پر صرف وضو لازم ہے اور یہ بات انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب، زبیر بن عوام، طلحہ بن عبید اللہ، ابی بن کعب، ابوسعید خدری اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا، دوسری قسم کی حدیث حضرت ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی، پانی سے ہے یعنی انزال کی صورت میں غسل واجب ہوتا ہے۔
دوسرے حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے آپ سے پوچھا گیا ایک شخص جماع کرتا ہے لیکن انزال نہیں ہوتا تو اس کا کیا حکم ہے انہوں نے فرمایا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (محض) شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل کرتے تھے پہلے گروہ نے جو روایت پیش کی ہے کہ پانی، پانی سے ہے اس سے احتلام مراد ہے جماع نہیں جیسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے روایت کیا۔ دوسری قسم کی احادیث جن میں وضو کا حکم دیا گیا ہے ان کے خلاف بھی مروی ہے مثلاً حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شرمگاہ، شرمگاہ سے تجاوز ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ احادیث کا تعلق ہے تو ان سے ثابت شدہ حکم اسلام کے آغاز میں تھا پھر منسوخ ہو گیا حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں انزال کی صورت میں غسل کا حکم دیا تھا پھر اس سے روک دیا گیا اور غسل کا حکم فرمایا چنانچہ صحابہ کرام کے درمیان جب اس مسئلہ میں اختلاف ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فیصلہ فرمایا کہ شرمگاہ کے شرمگاہ سے متجاوز ہونے کی صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ایسا عمل کرنے کے بعد غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

قیاس سے بھی اسی موقف کو تائید حاصل ہے اور وہ یوں کہ ہم دیکھتے ہیں جماع کی صورت میں انزال ہو یا نہ، حج اور روزہ فاسد ہو جاتے ہیں حج کی صورت میں قربانی اور قضاء دونوں لازم ہوتے اور روزے کی صورت میں قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ زانی کو اگرچہ انزال نہ ہو اسے پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر شبہے کی بنیاد پر ہو تو حد ساقط ہو کر مہر لازم ہو جائے گا۔ جیسے انزال کے ساتھ جماع کی صورت میں یہ چیزیں لازم ہوتی ہیں اسی طرح انزال کے بغیر بھی ان کا یہی حکم ہے لہٰذا جب یہ حد درجہ کا حدث ہوا تو اس سے طہارت بھی اعلیٰ درجہ کی لازم ہو گی اور وہ غسل ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی سے زنا کا ارتکاب کرے تو اس پر حد لازم ہوتی ہے اور اگر اسے انزال ہو تو بھی وہی سزا ہو گی کوئی زائد سزا لازم نہ ہو گی لہٰذا اصول طہارت کے سلسلے میں بھی یہی حکم ہو گا یعنی انزال کے بغیر جماع ہو یا انزال بھی ہو دونوں صورتوں میں غسل لازم ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں نے سنا ہے انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ انزال کے بغیر جماع کی صورت میں عورت پر غسل لازم ہو گا مرد پر نہیں حالانکہ یہ بات نہیں بلکہ جب شرمگاہ، شرمگاہ کو پار کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے تو گویا انصار کے نزدیک انزال کی صورت میں جماع سے جماع کرنے والے مرد وں پر غسل واجب ہوتا ہے عورتوں پر نہیں اور مرد و عورت کے باہم ملنے سے عورتوں پر غسل واجب ہوتا ہے حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انزال کی صورت میں مرد و عورت دونوں غسل کرنے میں برابر ہیں لہٰذا انزال نہ ہونے کی صورت میں بھی دونوں کا ایک جیسا حکم ہو گا اور دونوں پر غسل لازم ہو گا۔

باب ۱۴ ___ آگ پر پکی ہوئی چیز اور وضو

بعض حضرات کے نزدیک آگ پر پکی ہوئی چیز استعمال کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پہلے گروہ کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے بدلنے والی چیز سے وضو لازم ہو جاتا ہے اس مضمون کی احادیث حضرت ابو طلحہ، زید بن ثابت، عائشہ صدیقہ، ام حبیبہ، ابو ہریرہ، اسہل بن حنظلیہ اور ایک دوسرے صحابی رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان احادیث میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور عمل دونوں کا ذکر ہے۔

دوسرے گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے استدلال کیا کہ آپ نے بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔ یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضرت ام سلمہ، جابر بن عبداللہ، ام حکیم، ابو رافع، ابو سعید خدری کی پھوپھی، عبداللہ بن حارث زبیدی، عمرو بن امیہ، سوید بن نعمان، عمرو بن عبداللہ، ام عامر بنت یزید رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی روایات مروی ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمانے کے بعد وضو نہیں فرمایا۔

لہٰذا پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث میں وضو سے یا تو حقیقی وضو مراد ہو گا یا محض ہاتھ دھونا، اگر ہاتھ دھونا مراد ہو تو احادیث میں تضاد نہ ہو گا اور اگر اصطلاحی حقیقی وضو مراد ہو تو دیکھنا ہو گا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل کیا تھا تاکہ اسے ناسخ اور اس کے خلاف کو منسوخ قرار دیا جا سکے۔ تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہ کرنا تھا لہٰذا آپ کا وضو والا عمل منسوخ ہو گیا۔

صحابہ کرام کی ایک جماعت مثلاً حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر بن خطاب، ابن مسعود، عثمان بن عفان، ابن عباس، ابن عمر، ابو امامہ رضی اللہ عنہم کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ یہ حضرات آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری قرار نہیں دیتے پھر کچھ ایسے حضرات جن سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرنے کے بارے میں ارشاد مروی ہے، سے بھی وضو کا ضروری نہ ہونا مروی ہے ان میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس صورت میں وضو واجب نہ ہو کیونکہ جب آگ پر گرم کیا ہوا پانی وضو نہیں توڑتا اور اس کا وہی حکم ہے جو گرم نہ کئے ہوئے پانی کا ہے تو باقی چیزوں کا بھی وہی حکم ہو گا یعنی آگ پر گرم کئے جانے سے پہلے جس طرح ناقض وضو نہیں اسی طرح بعد میں بھی ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

پھر اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے جواب میں فرمایا بکری کے گوشت سے چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو نہ کرو اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم دیا تو یہاں بھی محض ہاتھ دھونا مراد ہے اور فرق کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکنائی زیادہ اور بکری کے گوشت میں کم ہوتی ہے۔

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں کے بھنے ہوئے گوشت کا حکم ایک ہو جیسے ان کی خرید و فروخت ان کا دودھ پینے اور گوشت کی طہارت کا حکم یکساں ہے۔

معلوم ہوا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو لازم نہیں ہوتا جن احادیث میں اس کا ذکر ہے وہاں محض ہاتھ دھونا مراد ہے یا وہ منسوخ ہیں۔

باب ۱۵ ——— شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو

بعض حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حضرت بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو ہاتھ لگانے والے شخص کو وضو کا حکم دیتے تھے، انہوں نے اس ضمن میں حضرت ہشام، ابو الاسود، اور ایک نامعلوم شخص کے واسطہ سے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نیز براہ راست عروہ، حضرت زید بن خالد اور حضرت عائشہ سے حضرت ابن عمر، حضرت ابو ہریرہ، جابر بن عبداللہ، ام حبیبہ، عمرو بن شعیب کے دادا سے بھی روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو واجب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہ حدیث متعدد طرق سے مروی ہے جن میں سے ایک روایت حضرت ملازم، عبداللہ بن بدر سے وہ قیس بن طلق سے وہ حضرت طلق سے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، علی بن مدینی فرماتے ہیں حضرت ملازم کی یہ روایت

حضرت بُسرہ کی حدیث سے احسن ہے۔

ان حضرت کو قیاس سے تائید حاصل ہے کیونکہ ہتھیلی کا پیٹھ اور یا زؤوں سے شرمگاہ کو چھُونے سے وضو واجب نہیں ہوتا تو ہتھیلی سے چھُونے کی صورت میں بھی واجب نہ ہوگا اس طرح ران جو ستر ہے، اُسے ساتھ شرمگاہ کو چھُوا جائے تو وضو واجب نہیں ہوتا لہٰذا ہتھیلی کے ساتھ چھُونے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ حضرت بُسریٰ کی روایت حضرت عروہ کو قبول نہیں حضرت زہری کو حضرت عروہ سے سماع حاصل نہیں وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے سے روایت کرتے ہیں اور ان کی روایت قابلِ اعتماد نہیں ہشام بن عروہ کو اپنے والد سے سماع حاصل نہیں ابوالاسود کی روایت میں ابوالیسیم راوی خود مخالف کے نزدیک قابلِ حجت نہیں غیر معلوم شخص سے روایت ظلم ہے، زید بن خالد کی روایت میں محمد بن اسحاق کو مخالف حجت تسلیم نہیں کرتے پھر یہ حدیث منکر ہے حضرت عروہ کے واسطے سے حضرت زید بن خالد سے روایت کی گئی حالانکہ خود حضرت عروہ کو اس حدیث کا علم نہیں حضرت عائشہ کی روایت میں عمر بن شریح راوی ہیں جنہیں مخالف اپنے مدمقابل سے حجت نہیں مانتا خود کیسے استدلال کر سکتا ہے حضرت ابن عمر سے صدقہ بن عبداللہ راوی کی روایت خود مخالف کے نزدیک ضعیف ہے علاء بن سلیمان کا بھی یہی حال ہے حضرت ابوہریرہ کی روایت میں یزید بن عبدالملک منکر الحدیث ہے حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت منقطع ہے اور وہ خود تمہارے نزدیک حجت نہیں حضرت ام حبیبہ کی روایت میں مکحول عنبسہ ابن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ انہیں ان سے سماعت نہیں عمرو بن شعیب بواسطہ والد دادا سے روایت کرتے ہیں حالانکہ ان کو اپنے والد سے سماعت حاصل نہیں۔

تو اس طرح یہ تمام روایات مضطرب ہیں حضرت مصعب بن سعد اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں روایت مروی ہے تو وضو واجب نہ ہونے سے متعلق بھی روایت موجود ہے لہٰذا دونوں روایتوں پر عمل کرنے کی صورت یہی ہوگی کہ وضو سے ہاتھ دھونا مراد ہوگا۔

حضرت علی المرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عمار بن یاسر، حذیفہ بن یمان عمران بن حصین رضی اللہ عنہم نیز حضرت سعید بن مسیب اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے نزدیک بھی شرمگاہ کو ہاتھ لگانے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بارے میں یہ روایات آئی ہیں۔

باب[۱۹] ——— مدتِ مسح

موزوں پر مسح کی مدت میں اختلاف ہے بعض لوگوں کے نزدیک اس میں وقت کی پابندی نہیں جب کہ دوسرے حضرات جن میں ائمہ احناف امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات مقرر ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ انہوں نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی پھر عرض کیا "یارسول اللہ! میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟" آپ نے فرمایا "ہاں"، پوچھا "یارسول اللہ ایک دن؟" آپ نے فرمایا "ہاں اور دو دن؟" پوچھا "دو دن یارسول اللہ؟" فرمایا "ہاں اور تین دن"، عرض کیا "تین دن یارسول اللہ!" فرمایا "ہاں" حتیٰ کہ سات تک پہنچے پھر فرمایا جیسے چاہو مسح کرو۔

نیز حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ شام سے آئے اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے وہ جمعہ کے دن وہاں

سے پہلے اور دوسرے جمعہ کو مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے فرماتے ہیں میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے موزے پہن رکھے تھے انہوں نے فرمایا عقبہ! موزے کب اتارو گے! میں عرض کیا جمعہ کو پہنے تھے اور اب جمعہ ہے فرمایا تم نے سنت کو پا لیا۔

دوسرے گروہ نے حضرت علی المرتضیٰ، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن مسعود، صفوان بن عسال، ابوبکرہ، عوف بن مالک اشجعی اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں پر مسح کی مدت مقیم کے لیے ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن راتیں ہے۔ تو ان متواتر روایات کو حضرت ابوعمارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ترجیح ہوگی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جس روایت کے پیچھے ذکر گزر چکا ہے آپ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے حضرت بنانہ جعفی کے پوچھنے پر انہوں نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہے حضرت اسود، ابوعثمان اور زید بن وہب رضی اللہ عنہم بھی ان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں لہٰذا ان کی پہلی روایت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آئے تھے جہاں پانی نہیں تھا تو آپ نے پوچھا کہ اگر تم نے تیمم کیا تو موزوں کو کب اتارو گے تو اس کے جواب میں انہوں نے وہ بات فرمائی، نیز ان کا یہ فرمانا کہ تم نے سنت کو پایا اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مراد نہیں ہوگی کیونکہ خلفاء راشدین کے طریقہ مبارکہ کو بھی سنت کہا جاتا ہے لہٰذا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی اور وہ تیمم کی صورت ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی یہ مدت منقول ہے۔ مثلاً حضرت علی مرتضیٰ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم بھی موزوں پر مسح کے لیے وقت کی پابندی کا ذکر فرماتے ہیں تو صحابہ کرام اس پر متفق ہیں کہ مقیم کے لیے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن رات اور مسافر کے لیے تین دن رات ہے لہٰذا کسی کو اس بات کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے۔

باب ۵۱ —— جنبی، حائضہ اور بے وضو کا ذکر اذکار کرنا اور قرآن پاک پڑھنا

جنبی، حائضہ اور بے وضو شخص ذکرِ خداوندی کر سکتا ہے یا نہیں نیز اس حالت میں اسے قرآن پاک پڑھنے کی اجازت ہے یا نہیں اس سلسلے میں تین مذاہب ہیں۔

پہلا مذہب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اسی حالت میں کر سکتا ہے جس میں وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔

دوسرا مذہب جو شخص حالتِ حدث میں ہو وہ سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرے سلام کے علاوہ کے بارے میں یہ مذہب، پہلے مذہب کے موافق ہے۔

تیسرا مذہب قرآن پاک کی تلاوت حالتِ جنابت میں جائز نہیں اس کے علاوہ اذکار ہر حالت میں ہو سکتے ہیں۔

پہلے مذہب کے قائلین حضرت جابر بن قنفذ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا اس وقت آپ وضو فرما رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے جواب دینے سے صرف یہ بات مانع تھی کہ میں طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر پسند نہیں کرتا۔

دوسرے مذہب کے قائلین حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں سلام پیش کیا آپ اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ آپ نے جواب نہ دیا حتیٰ کہ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور تیمم فرمایا ———— تو جس طرح وضو میں مشغول ہونے کی وجہ سے تاخیر کے خدشہ سے نماز عید اور جنازے کے لیے تیمم کی اجازت ہے اسی طرح سلام کا جواب دینے کے لیے بھی اجازت دی گئی۔

تیسرے مذہب کے قائلین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن پاک پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے، اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنبی اور حائضہ قرآن پاک نہ پڑھیں تو احادیث کے تعارض کو یوں دور کیا جائے گا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت متاخر ہونے کی وجہ سے پہلے دو مذاہب کے سلسلے میں مروی روایات کے لیے ناسخ ہے۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کہ حضور علیہ السلام جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو وضو فرماتے تو یہ ان کی پہلی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے آپ پیشاب کے بعد ہمیشہ وضو نہ کرتے ہوں اس طرح آپ طہارت اور طہارت کے بغیر دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں تو یوں تیسرا مذہب ثابت ہوا۔

امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۱۸ ———— دودھ پیتے بچوں کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات کے نزدیک دودھ پیتے بچے کا پیشاب پاک اور بچی کا پیشاب ناپاک ہے۔ جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں کا پیشاب ناپاک ہے۔

پہلے گروہ کا استدلال رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عمل ہے کہ آپ نے فرمایا لڑکی کا پیشاب دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے آپ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں آپ نے لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے کے لیے لفظ "نضح" استعمال فرمایا جس کا معنی چھڑکنا نہیں بلکہ دھونا ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ چونکہ لڑکی کی شرمگاہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پیشاب پھیل جاتا ہے اس لیے اسے اچھی طرح پانی بہا کر دھویا جائے گا اور لڑکے کی پیشاب گاہ تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا پیشاب پھیلتا نہیں لہٰذا پانی بہا دینا کافی ہوتا ہے۔

حتیٰ کہ خود حدیث میں اس بات کی وضاحت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے اور آپ ان کے لیے دعا فرماتے ایک دفعہ ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا اس پر اچھی طرح پانی ڈالو۔

نیز قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لڑکے کا پیشاب بھی ناپاک ہو کیونکہ جب لڑکا اور لڑکی کھانا کھانے لگ جاتے ہیں تو اس کے بعد دونوں کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے تو دودھ پینے کی عمر میں بھی دونوں کے پیشاب کا ایک ہی حکم ہونا چاہیے

باب ۱۹ ———— کھجور کے نبیذ سے وضو کا حکم

ایک جماعت کے نزدیک اگر حالت سفر میں صرف کھجور کا رس (نبیذ) دستیاب ہو تو اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک بھی یہی ہے دوسری جماعت جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کھجور کے رس سے وضو کرنا جائز نہیں اگر پانی وغیرہ نہ ملے

تو تیمم کیا جائے پہلے گروہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ لیلۃ الجن میں وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پانی نہ پایا تو آپ نے کھجور کے رس سے وضو فرمایا، دوسرے گروہ کہتا ہے کہ اپنی سند کے اعتبار سے یہ روایت قابل حجت نہیں بلکہ یہ ثابت ہی نہیں کیونکہ خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں حضور علیہ السلام کے ساتھ نہیں تھا، پھر قیاس کا تقاضا بھی یہی کہ اس سے وضو جائز نہ ہو کیونکہ انگور کے رس اور سرکہ سے وضو کے عدم جواز پر اتفاق ہے تو کھجور کے رس کا بھی یہی حکم ہونا چاہیئے۔ نیز اس بات پر بھی اجماع ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو جب یہ پانی کے حکم سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی اس کا یہی حکم ہوگا۔

باب ۲ ——— جوتوں پر مسح

کیا جوتوں پر مسح کیا جا سکتا ہے؟ اس ضمن میں تین قسم کی روایات آئی ہیں۔

پہلی قسم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعلین مبارک پر مسح فرماتے تھے۔

یہ حدیث حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے ——— بعض حضرات کا یہی موقف ہے۔

دوسری قسم کی روایت حضرت ابوموسیٰ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا تیسری قسم کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ جوتا پہنے ہوتے تو پاؤں کی پیٹھ پر مسح فرماتے ہیں اور بتاتے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

ان روایات کی روشنی میں ایک گروہ کا مسلک یہ ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہیں البتہ جرابیں ایسی ہوں جو پانی کو جذب نہ کریں اور پاؤں پر ٹھہر سکتی ہوں تو ان پر مسح جائز ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان پر چمڑا چڑھا ہونا ضروری ہے۔

دوسرے گروہ نے پہلے حضرات کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا ہے کہ ممکن ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جرابوں پر مسح کرتے ہوں اور اس کے ساتھ ہی جوتوں پر بھی ہاتھ پھیر لیتے ہوں لہٰذا جرابیں موزوں کے قائم ہوں تو ان پر مسح (دھونے کے قائم مقام) فرض ہوگا اور جوتوں پر اضافی عمل قرار پائے گا۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جوتوں پر مسح جائز نہ ہو کیونکہ ہم دیکھتے ہیں اگر موزے پھٹے ہوئے ہوں تو پاؤں کو دھونا ضروری ہے مسح جائز نہیں، مسح صرف اسی صورت میں ہوگا جب پاؤں موزوں میں غائب ہوں اور جوتوں میں پاؤں غائب نہیں ہوتے لہٰذا ان پر مسح بھی جائز نہ ہوگا۔

باب ۲۱ ——— مستحاضہ کی طہارت

مستحاضہ نماز کے لیے طہارت کیسے حاصل کرے اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔

پہلا مذہب یہ ہے کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کرے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش (رضی اللہ عنہما) کے بارے میں یہی حکم فرمایا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بھی اسی طرح فتویٰ دیتے تھے۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ وہ ظہر و عصر کے لیے ایک غسل کرے، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کے لیے غسل کرے ظہر کی نماز کو آخر وقت تک مؤخر کرے اور نماز عصر کو وقت کے شروع میں پڑھے اس طرح یہ دونوں نمازیں ظاہراً اکٹھی ہو جائیں گی یونہی مغرب کو آخر وقت میں

اور عشاء کو شروع وقت پڑھے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں ایک مسلمان عورت مستحاضہ ہو گئی تو آپ نے اسی طرح حکم دیا حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

یہ حضرات پہلے مسلک کے قائلین کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ وہ منسوخ ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے غسل کا حکم دیتے تھے پھر جب انہیں یہ کام مشکل معلوم ہوا تو آپ نے ظہر و عصر، مغرب و عشاء اور صبح کے لیے غسل کا حکم فرمایا حضرت عائشہ، حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے تیسرا موقف یہ ہے کہ مستحاضہ عورت حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے صرف وضو کرے احناف کا یہی مسلک ہے۔

ان حضرات کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے، بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خون آتا ہے اور وہ نہیں رکتا تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ حیض کے دنوں میں نماز چھوڑ دیں پھر غسل کریں اور ہر نماز کے لیے وضو کریں اگرچہ خون کے قطرے چٹائی (مصلے) پر گریں۔

حضرت عدی بن ثابت کے دادا اور حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح مروی ہے جب تین قسم کی احادیث وارد ہوئیں تو دیکھنا ہو گا کہ ان میں سے کس پر عمل کرنا صحیح ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ یہ تھا کہ مستحاضہ عورت ایام حیض کو چھوڑ دے پھر ایک بار غسل کر کے ہر نماز کے لیے وضو کرے حالانکہ پہلی دونوں قسم کی روایات بھی ان سے مروی ہے۔ پس تو معلوم ہوا کہ آپ کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل کرنے یا دو دو نمازوں کے لیے ایک غسل کے بارے میں مروی احادیث منسوخ ہو چکی ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ام حبیبہ کو غسل کا حکم صرف اس لیے دیا ہو کہ ان کا خون رک جائے حصول طہارت کے لیے نہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا کہ مسلسل خون آنے کی وجہ سے ایام حیض کی پہچان نہ ہو سکتی ہو لہذا ہر نماز کے وقت حیض سے طہارت کا احتمال ہونے کی وجہ سے غسل کا حکم دیا گیا۔

پھر جن حضرات کے نزدیک ہر نماز کے لیے صرف وضو کی ضرورت ہے ان میں اختلاف ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرے یا ہر وقت کے لیے! احناف کے نزدیک ہر وقت کے لیے وضو کرے اور اس سے جو نماز چاہے پڑھ سکتی ہے کیونکہ نماز کا پڑھنا حدث کا باعث نہیں بنتا بلکہ حدث کا موجب وقت کا نکلنا ہے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض طہارتیں، حدث کی وجہ سے ٹوٹتی ہیں مثلاً پیشاب وغیرہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بعض طہارتیں، وقت پورا ہونے سے ٹوٹ جاتی ہیں مثلاً موزوں پر مسح وقت نکلنے سے ٹوٹ جاتا ہے لہذا یہاں بھی وقت ہی ناقض طہارت ہو گا اور جب تک ایک نماز کا وقت موجود ہے طہارت برقرار رہے گی۔

باب ۲۲ —— جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے، ان کے پیشاب کا حکم

بعض حضرات جن میں امام محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو مدینہ طیبہ آکر بیمار ہو گئے تھے ان کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کا دودھ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے مطابق ان کا پیشاب پینے کی ترغیب دی۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ متعدد روایات کے مطابق حرام چیزوں میں شفا نہیں اگر یہ پیشاب ناپاک (یا حرام) ہوتا تو اس میں بھی شفا نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کے پیشاب اور دودھ میں پیٹ کی مذود کی شفا ہے۔

لیکن دوسرے حضرات کہتے ہیں یہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ان کا وہی حکم ہے جو ان چیزوں کے خون کا ہے جہاں تک قبیلہ عرینہ

کے لوگوں سے متعلق واقعہ کا تعلق ہے تو وہ ضرورت کے تحت تھا اس سے اباحت ثابت نہیں ہوتی بعض اوقات ضرورت کے تحت کچھ حرام اشیاء کو مباح کیا گیا جیسے حضرت ابن زبیر اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے تحت ریشمی قمیص پہننے کی اجازت فرمائی۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ریشم حلال ہو گیا جہاں تک شراب وغیرہ میں شفا نہ ہونے کا تعلق ہے تو چونکہ وہ لوگ اسے عظیم سمجھتے اور باعث شفا خیال کرتے تھے تو ان کے غلط عقیدے کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ حرام میں شفا نہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پیشاب ناپاک ہو کیونکہ انسان کے گوشت کے پاک ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن اس کا پیشاب ناپاک ہے کیونکہ اس کا وہی حکم ہے جو اس کے خون کا ہے لہٰذا جس طرح اونٹوں وغیرہ کا خون ناپاک ہے پیشاب بھی ناپاک ہو گا۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ متقدمین کا بھی اس مسئلے میں اختلاف ہے تاہم جن روایات میں پیشاب پینے کی اجازت ہے ان کی تاویل اسی طرح ہو گی کہ یہ محض ضرورت کے پیش نظر ہے

باب ۲۳ ——— تیمم کا طریقہ

طریقہ تیمم کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لیے ہے اور دوسری ضرب سے کاندھوں تک ہاتھوں کا مسح کیا جائے۔ دوسرا مذہب یہ ہے کہ ہاتھ کا کہنیوں تک مسح کیا جائے گا جب کہ تیسرے گروہ کے نزدیک صرف چہرے اور ہتھیلیوں کا مسح کیا جائے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ہم نے ایک ضرب چہرے کے لیے ماری اور دوسری ضرب سے ہاتھ کا کاندھوں کے اندر باہر سمیت مسح کیا۔

دوسرے دونوں فریق کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کیا طریقہ سکھایا ہو سکتا ہے ان کا یہ عمل پوری آیت تیمم نازل ہونے سے پہلے کا ہو اور طریقے سے متعلق حصہ بعد میں اترا ہو۔ اور اس بات کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی تائید حاصل ہوتی ہے اور وہ یوں کہ جس سفر میں آیت تیمم نازل ہوئی وہاں پانی نہ ملنے کی وجہ سے صحابہ کرام نے تیمم کیا اس کے بعد آیت نازل ہوئی بعض حضرات نے ہاتھوں کا اور بعض نے کاندھوں تک مسح کیا۔ علاوہ ازیں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تیمم کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ہتھیلیوں اور چہرے (کے مسح) کا حکم فرمایا۔

حضرت عبدالرحمن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے ان ہی سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے اور کہنیوں کے نصف تک مسح کیا۔ بہرحال یہ تو ثابت ہو گیا کہ کاندھوں اور بغلوں تک مسح نہیں ہو گا بلکہ دوسرے مذاہب میں سے ایک ثابت ہو گا اور چونکہ دونوں کے بارے میں احادیث مروی ہیں لہٰذا قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم دیکھتے ہیں بعض وہ اعضاء جن کو وضو میں دھویا جاتا یا مسح کیا جاتا ہے تیمم میں ان پر مسح نہیں ہوتا مثلاً سر اور پاؤں تیمم کے مسح میں شامل نہیں تو جب تیمم میں بعض ایسے اعضاء کو چھوڑا گیا جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے تو یہ کیسے ہو سکتا کہ تیمم میں مسح کرتے ہوئے اس حد پر اضافہ کیا جائے جو وضو میں مقرر ہے لہٰذا بغلوں اور کاندھوں تک مسح نہ ہو گا۔ اور چونکہ وضو میں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھویا جاتا ہے لہٰذا تیمم کے مسح میں بھی کہنیاں شامل ہوں گی۔

حضرت ابن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۲۴ —— غسل جمعہ کا حکم

غسل جمعہ کے بارے میں دو مسلک ہیں پہلا یہ کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور دوسرے مسلک میں یہ فضیلت کا باعث ہے واجب نہیں بلکہ سُنت ہے۔ پہلا گروہ اپنے موقف پر حضرت ابن عباس، ابن عمر، عمر بن خطاب، حفصہ، عائشہ، جابر، ابوسعید خدری اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی روایات پیش کرتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن غسل کا حکم فرمایا جو وجوب کی علامت ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں فرماتے ہیں۔ کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جمعہ کے دن غسل کا حکم دینا اس لیے تھا کہ ان دنوں لوگ محنت مشقت کرتے اُونی لباس پہنتے ہوئے ہوتے مسجد تنگ تھی۔ چھت قریب تھی گرمیوں کے دن لوگوں کو پسینہ آیا ہوا تھا جس سے پاس بیٹھنے والوں کو اذیت ہو رہی تھی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ دن ہو تو غسل کر لیا کرو۔ اور تیل و خوشبو لگاؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حالات اچھے ہو گئے اور مسجد وسیع ہو گئی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ یہ محض طہارت کے لیے ہے اور افضل ہے واجب نہیں حضرت عائشہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی جنہوں نے وجوب سے متعلق احادیث روایات کی ہیں: سے مروی ہے کہ غسل جمعہ اچھا ہے ضروری نہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن تاخیر سے تشریف لائے اور صرف وضو کر کے آئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو واپس غسل کے لیے نہ بھیجا ——

—— اسی طرح خود حضور علیہ السلام نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو بہتر ہے اور جس نے غسل کیا اس نے اچھا کیا۔ جن دیگر صحابہ کرام مثلاً حضرت ابوہریرہ، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت سعد اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہما کی روایت میں غسل کی تاکید ہے اس سے بھی فضیلت مراد ہے (تفصیلی جواب کتاب میں ملاحظہ کیجئے۔)

باب ۲۵ —— استنجاء میں ڈھیلوں کا استعمال

ڈھیلوں سے استنجاء کے بارے میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض احادیث میں تین ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم ہے بعض میں محض طاق کا ذکر ہے تعداد کا بیان نہیں۔

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو استنجاء کے لیے ڈھیلے لانے کا حکم دیا تو ان کو دو ڈھیلے اور ایک لید ملی تو آپ نے صرف دو پتھروں سے استنجاء فرمایا بعض روایات میں ہے آپ نے فرمایا جو شخص پتھر ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہئے کہ طاق استعمال کرے جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا ورنہ کوئی حرج نہیں۔

بعض حضرات نے پہلی قسم کی احادیث کو اپناتے ہوئے تین ڈھیلوں کا استعمال ضروری قرار دیا ہے جبکہ دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک تمام روایات پر اس طرح عمل ہو سکتا ہے کہ کوئی خاص تعداد فرض نہ سمجھی جائے جتنے ڈھیلوں سے طہارت حاصل ہو جائے ان کا استعمال ضروری ہے تین ڈھیلوں کا استعمال افضل ہے۔ قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیوں کہ استنجاء کے لیے پانی کے استعمال میں بھی صرف ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے طہارت ایک بار دھونے سے حاصل ہو۔ دو سے یا تین سے، حسب ضرورت پانی استعمال کیا جائے۔ لہٰذا ڈھیلوں کا استعمال بھی اسی طرح ہو گا۔

باب ۲۶ ——— ہڈیوں سے استنجاء

ہڈیوں سے طہارت حاصل کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعود سلمان، ابوہریرہ اور حضرت رویفع رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے ان روایات کی بنیاد پر بعض حضرات کے نزدیک ہڈیوں سے طہارت حاصل نہیں ہوتی جب کہ دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگرچہ ہڈیوں سے استنجاء جائز نہیں لیکن طہارت حاصل ہو جاتی ہے کیونکہ ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی بلکہ آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ جنوں کی خوراک ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہڈی اور لید سے استنجاء نہ کرو یہ تمہارے بھائیوں جنوں کی خوراک ہے۔

باب ۲۷ ——— جنبی کا وضو کرنا

کیا جنبی کو سونے، کھانے پینے یا جماع کے لیے وضو کرنا ضروری ہے بعض حضرات کے نزدیک جنبی آدمی اگر یہ امور بجا لانا چاہے تو اس پر وضو کرنا لازم نہیں ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی استعمال کئے بغیر آرام فرما ہو جاتے حالانکہ آپ جنبی ہوتے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک جنبی کو وضو کرنا چاہیے انہوں نے اس ضمن میں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ روایات نقل کی ہیں۔

دوسرے حضرات کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو ہاتھ دھوتے۔

لیکن آپ سے دوسری احادیث میں یوں مروی ہے کہ نماز کے وضو جیسا وضو کرتے اس تضاد کو دور کرنے کے لیے غور کیا گیا تو معلوم ہوا کہ آپ کا وضو کرنا اس لیے تھا کہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا جائز نہ تھا تو آپ کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے یا ذکر خداوندی کی حالت میں سونا چاہتے تو وضو فرماتے پھر جب جنابت کی حالت میں ذکر کی اجازت ہوگئی تو یہ علت ختم ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر وضو کئے بغیر دوبارہ کرتے۔

معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے، کھانے پینے یا دوبارہ جماع کے لیے وضو کرنے کا حکم منسوخ ہوگیا اب محض فضیلت کا باعث ہے جیسے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی) ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تو ہر ایک کے پاس جاتے ہوئے غسل فرماتے آپ سے عرض کیا گیا اگر آپ ایک بار غسل کریں تو کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے گویا یہ ضروری نہیں بلکہ بہتر ہے اور یہی وجہ ہے کہ کبھی آپ صرف ایک غسل سے تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے تھے جیسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔"

کتاب الصلوٰۃ

باب ۲۸ ——— اذان کا طریقہ

اذان سے متعلق دو مذہب ہیں (۱) اذان کے شروع میں "اللہ اکبر" کے کلمات دو بار "اللہ اکبر اللہ اکبر" ہوں گے اور شہادتین میں ترجیع ہوگی

یعنی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ " دوبار پڑھ کر دوبار اشھد ان محمد رسول اللہ پڑھیں گے پھر ان کو کلمات اتنی بار ہی بلند آواز سے لوٹائیں گے گویا شہادتیں ہیں سے ہر ایک چار بار ہوگی۔

ان حضرات کی دلیل حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان اسی طرح سکھائی ہے

(۲) دوسرے حضرات کا اس میں دو جگہ اختلاف ہے ایک یہ کہ اذان کے شروع میں اللہ اکبر چار بار پڑھیں اور شہادتین میں ترجیع نہیں۔ وہ بھی حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان انیس کلمات سکھائی ہے اللہ اکبر چار بار پھر پہلی روایت کی مثل ہے ——— امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کی روشنی میں یہ روایت زیادہ صحیح ہے کیوں کہ اذان کے بعض کلمات دو جگہ آتے ہیں مثلاً اللہ اکبر شروع میں بھی ہے اور آخر میں بھی، اور بعض کلمات صرف ایک جگہ آتے ہیں جیسے " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح تو جو کلمات دو جگہ آتے ہیں وہ آخر میں پہلی بار سے نصف ہو کر آتے ہیں مثلاً لا الٰہ الا اللہ آخر میں ایک بار ہے تو شروع میں دو بار ہے تو جب اللہ اکبر اذان کے آخر میں دو بار ہے تو شروع میں چار بار ہوگا۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پہلے قول کی طرح بھی مروی ہے۔ جہاں تک ترجیع کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے اس کی نفی ہو جاتی ہے وہ فرماتے ہیں "آسمان سے ایک شخص اترا جس پر سبز رنگ کے دو کپڑے یا (فرمایا) دو چادریں تھیں اس نے دیوار کے اوپر کھڑے ہو کر اذان دی" اس میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مثل ہے البتہ ترجیع کا ذکر نہیں وہ فرماتے ہیں میں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ۔

ترجیع دونوں روایات میں اختلاف ہوا تو اسے یوں حل کیا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے اس قدر آواز بلند نہ کی ہو جس قدر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے تو آپ نے دوبارہ یہ کلمات کہنے کا حکم فرمایا جب یہ احتمال بھی ہے تو صحیح قول معلوم کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کریں گے تو ہم دیکھتے ہیں کہ قیاس بھی ترجیع کے خلاف ہے دونوں کی ترجیع کے سلسلے میں اختلاف صرف کلمات شہادت میں ہے باقی کلمات میں اتفاق ہے کہ ترجیع نہیں ہوگی تو مختلف فیہ مقام کو اس مقام پر قیاس کریں گے جہاں اختلاف نہیں یعنی باقی کلمات میں ترجیع نہ ہونے پر اتفاق ہے لہٰذا یہاں بھی ترجیع نہ ہوگی۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی قول ہے۔

باب ۲۹ ——— اقامت کا طریقہ

اقامت کے سلسلے میں تین قسم کی روایات مروی ہیں اسی بنیاد پر اس سلسلے میں تین مذاہب اختیار کیے گئے پہلی قسم کی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام، اعلان نماز کے لیے ناقوس بجانا یا آگ جلانا چاہتے تھے تو ایک صحابی نے خواب میں دیکھا (جیسے گزر گیا) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت میں ایک ایک بار کہیں۔

دوسری قسم کی روایت حضرت انس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " دوبارہ کہیں اس طرح یہ دو مذہب ہو گئے پہلا یہ کہ اذان کے کلمات جوڑا جوڑا اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار ہوں دوسرا مذہب یہ کہ اقامت کے باقی کلمات ایک ایک بار ہوں لیکن " قد قامت الصلوٰۃ " کے دوبارہ کہے جائیں دوسرے مذہب کے قائلین قیاس سے بھی استدلال کرتے ہیں وہ یوں کہ جس طرح اذان کے وہ کلمات جو دو دو جگہوں میں آتے ہیں دوسری بار پہلے سے نصف ہو کر آتے ہیں چونکہ اقامت، اذان کے بعد ہوتی ہے لہٰذا یہ اسی کا حصہ ہے بنا بریں اس کے کلمات اذان سے نصف ہو کر آنے چاہئیں البتہ " قد قامت الصلوٰۃ " کے الفاظ چونکہ اذان میں نہیں ہیں لہٰذا وہ دوبار ہی ہوں۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات میں کوئی فرق نہیں البتہ "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ اقامت میں ہوں گے اذان میں نہیں۔ ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا وہ آسمان سے اترا اس پر دو سبز کپڑے یا چادریں تھیں وہ دیوار کے اُوپر کھڑا ہوا اور اس طرح اذان دی جس طرح پہلے باب میں گزر چکا ہے پھر وہ بیٹھ گیا اس کے بعد کھڑے ہو کر اذان کی طرح اقامت کہی حضرت عبداللہ بن زید نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر بتایا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو۔ پھر خود حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اذان اور اقامت کے کلمات دو دو بار کہتے تھے حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس میں "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ تو تیسرا مذہب ثابت ہو گیا کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا حضور علیہ السلام کے بعد اس پر عمل اس کی تائید کرتا ہے جہاں تک قیاس کا تعلق ہے تو چونکہ اقامت ایک مستقل عمل ہے لہٰذا وہ بھی اذان کی طرح ہوگی پھر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں "اللہ اکبر" دو بار کہا جائے گا اگر یہ اذان سے نصف ہو کر آتی ہے تو اللہ اکبر ایک بار کہا جاتا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اقامت، اذان ہی کی طرح مروی ہے

حضرت سلمہ بن اکوع، حضرت ثوبان اور حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہم اسی طرح اقامت کہتے تھے حضرت مجاہد فرماتے ہیں حکمرانوں نے اقامت میں تخفیف پیدا کی گویا یہ عمل بدعت ہے اصل یہی ہے کہ کلمات جوڑا جوڑا ہوں۔

باب۳ ——— صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا

بعض لوگوں کے نزدیک صبح کی اذان میں "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا مکروہ ہے وہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن زید کی حدیث میں جو اذان سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی گئی اس میں یہ الفاظ نہیں۔ دوسرے حضرات جن میں امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہنا مستحب ہے وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے حضرت عبداللہ بن زید کی روایت میں اس کا ذکر نہیں لیکن اس کا حکم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں دیا تھا جیسے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صبح کی پہلی اذان میں "قد قامت الصلوٰۃ" کے کلمات سکھائے۔

حضرت ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم بھی یہی فرماتے ہیں۔

باب ——— اذانِ فجر کا وقت

فجر کی اذان، وقت سے پہلے دی جائے یا وقت داخل ہونے کے بعد؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ پہلا مذہب یہ ہے کہ فجر کی اذان وقت داخل ہونے سے پہلے دی جائے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

ان حضرات کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس کھاؤ پیو یہاں تک کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں وہ چونکہ نابینا تھا اس لیے جب تک ان سے نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے وہ اذان نہ دیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اوپر چڑھتا تو دوسرا اترتا۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام محمد اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دوسری اذانوں کی طرح فجر کی اذان بھی وقت داخل ہونے کے بعد دی جائے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان جو وقت سے پہلے ہوتی تھی وہ نماز کے لیے نہیں بلکہ

کسی اور مقصد کے لیے ہوتی تھی جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو حضرت
بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے وہ اس لیے اذان دیتے ہیں (ندا یا اذان کا لفظ فرمایا) کہ غائب لوٹ آئے اور سویا ہوا جاگ
جائے یہی وجہ ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب فجر کی اذان وقت سے پہلے دی تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں لوٹانے کا حکم دیا
جیسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بھی یہی بتاتی ہیں کہ فجر کی اذان، طلوع فجر کے بعد ہی ہوتی تھی۔
یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بینائی میں کچھ کمزوری کی وجہ سے وقت کی صحیح پہچان نہ کر سکتے ہوں اور وقت سے پہلے اذان دیتے
ہوں جب کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے بتانے پر اذان دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے بلال آپ اس وقت اذان دیتے ہیں جب فجر (کی روشنی) اوپر کو جاتی ہے یہ صحیح نہیں صبح اس طرح (دائیں بائیں) پھیلتی ہے۔
قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دوسری نمازوں میں چونکہ وقت داخل ہونے کے بعد اذان ہوتی ہے لہٰذا فجر کی اذان بھی دخولِ وقت کے
بعد ہو۔

باب ۳۲ —— جو شخص اذان کہے کیا وہی اقامت بھی کہے

کیا اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی یا کوئی دوسرا شخص بھی کہہ سکتا ہے۔
اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا یہ ہے کہ اقامت وہی شخص کہے جس نے اذان کہی ہے۔ دوسرا نہیں کہہ سکتا ان لوگوں کی دلیل یہ ہے
کہ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا جب صبح ہوئی تو آپ نے مجھے فرمایا اذان دو میں نے
اذان دی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے کے لئے آئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تمہارے بھائی صدائی نے اذان دی ہے
وہی اقامت کہیں۔

دوسرے حضرات جن میں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کوئی دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زید سے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز بلند ہے لہٰذا انہیں کلماتِ اذان سکھاؤ تاکہ وہ اذان
کہیں پھر حضرت عبداللہ سے فرمایا تم اقامت کہو۔
پس جب دونوں روایتوں میں تضاد ہوا تو قیاس کے ذریعے ایک کو ترجیح ہوگی اور قیاس دوسری روایت کو ترجیح دیتا ہے وہ یوں
کہ ایک متفق علیہ قاعدہ ہے کہ دو آدمیوں کا ایک ہی اذان کہنا جائز نہیں یعنی ایسے نہیں ہو سکتا کہ اذان کا بعض حصہ کوئی کہے اور کچھ حصہ دوسرا کہے
تو اب یہاں دو احتمال ہیں یا تو اذان اور اقامت کو ایک ہی تصور کیا جائے تو دونوں کو ایک ہی شخص انجام دے گا اگر الگ الگ تصور کئے جائیں
تو ایک شخص اذان اور دوسرا اقامت کہہ سکتا ہے۔ اب ہم نماز کو دیکھتے ہیں نماز کی طرف بلانے والے اسباب مثلاً اذان اور اقامت نماز
سے پہلے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں ہیں جمعۃ المبارک میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا لازمی ہے گویا وہ بھی نماز کا ایک حصہ ہے اور وہی شخص خطبہ
پڑھتا ہے جو نماز پڑھاتا ہے دونوں کے لیے الگ الگ آدمی ہونا ضروری نہیں لیکن اقامت نماز کا ایک سبب ہونے کے باوجود ضروری
نہیں کہ جو شخص نماز پڑھاتا ہے وہی اقامت بھی کہے تو جب اقامت اذان کی نسبت نماز کے زیادہ قریب ہے اور نماز و اقامت کے لیے
الگ الگ آدمی ہو سکتے ہیں تو اذان اس سے دور ہے اس کے لیے بھی الگ آدمی ہو سکتا ہے۔

باب ۴۳ ——— اذان کا جواب دینا

اذان سننے والا جواب میں کیا کہے؟ اس بارے میں ایک مذہب یہ ہے کہ جو الفاظ موذن کہتا ہے وہی الفاظ یہ بھی کہے، دوسرا مذہب یہ ہے کہ " حی علی الصلوٰۃ " اور حی علی الفلاح " کے جواب میں " لاحول ولا قوۃ الا باللہ " کہے باقی اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو موذن کہتا ہے پہلے قول کے قائلین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کرتے ہیں کہ جب موذن کو (اذان) کہتے ہوئے سنو تو اس کی مثل کہو ایک حدیث میں ہے کہ جب موذن سے اذان سنو تو وہی کلمات کہو پھر مجھ پر درود شریف بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کا سوال کرو اور وہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے لیے مناسب ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا، پس جو شخص میرے لیے وسیلے کا سوال کرے گا اس کے لیے میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

دوسرے قول کے قائلین کہتے ہیں موذن " حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح " کے ذریعے لوگوں کو نماز اور فلاح کی طرف بلاتا ہے جب کہ سننے والا یہ کلمات بطور ذکر کہتا ہے اور یہ الفاظ کلمات ذکر نہیں لہٰذا وہ ان کی جگہ وہ کلمات پڑھے جن کا دوسری احادیث میں ذکر ہے اور وہ " لاحول ولا قوۃ الا باللہ " کے کلمات ہیں حضرت عمر بن خطاب ابو رافع اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے پہلی حدیث میں جو فرمایا گیا کہ جو کچھ موذن کہتا ہے وہی کچھ تم بھی کہو اس کا مطلب یہ ہے کہ اذان میں جو کلمات ذکر ہیں وہ کہو کیونکہ مقصود تو ذکر خداوندی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کلمات شہادت کی تخصیص ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب موذن کلمات شہادت پڑھے تو تم بھی اسی طرح کہو۔ دیگر روایات میں بھی کچھ الفاظ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اذان سننے والے کی طرف سے جواب اذان ذکر کے طور پر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ بعض حضرات کے نزدیک اذان کے جواب میں وہی کلمات کہنا واجب ہے جب کہ دوسرے حضرات اسے مستحب سمجھتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضور علیہ السلام نے اللہ اکبر کے جواب میں " علی الفطرۃ " کے الفاظ کہے اور کلمات شہادت کے جواب میں فرمایا " جہنم سے بچ گیا " تو اس سے معلوم ہوا کہ اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔

باب ۴۴ ——— اوقات نماز

اوقات نماز کے سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کیا جاتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ شریف کے پاس دو بار نماز پڑھائی ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو گیا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا، عشاء کی نماز شفق غائب ہونے پر پڑھائی اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔

دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوا مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا اور صبح کی نماز سفیدی میں پڑھانے کے بعد کہا اے محمد مصطفیٰ! (صلی اللہ علیہ وسلم) ان دو وقتوں کے درمیان (نمازوں کا) وقت ہے یہ آپ سے پہلے انبیاء کرام کا وقت ہے۔

حضرت ابوسعید خدری، ابوہریرہ، جابر بن عبداللہ، ابوموسیٰ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس مفہوم کی روایات مروی ہیں۔

وقت فجر

فجر کے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اس حدیث کی روشنی میں بالاتفاق فجر کا پہلا وقت طلوع فجر اور آخری وقت طلوع شمس ہے۔

وقت ظہر

ظہر کے پہلے وقت میں کوئی اختلاف نہیں اور وہ زوال شمس ہے البتہ اس کے آخری وقت میں اختلاف ہے حضرت ابن عباس، ابوسعید خدری، جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہوچکا تھا اس بنا پر ظہر کا وقت ایک مثل پر ختم نہیں ہوتا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہونے لگا تو آپ نے نماز ظہر ادا فرمائی اس صورت میں ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہوجاتا ہے امام ابو یوسف، امام محمد اور امام طحاوی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

وقت عصر

وقت عصر کے آغاز میں اسی طرح اختلاف ہے جیسے ظہر کے آخری وقت میں ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوجائے تو عصر کا وقت شروع ہوجاتا ہے ان کا استدلال یہی حدیث مذکورہ بالا ہے کہ پہلے دن جب سایہ ایک مثل ہوا تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی۔ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دو مثل پر عصر کا وقت شروع ہوتا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ظہر کا پہلا وقت زوال آفتاب ہے اور آخری وقت وہ ہے جب عصر شروع ہوجائے اور چونکہ ان حضرات کے نزدیک ظہر کا آخری وقت ایک مثل کے بعد ہوتا ہے لہٰذا وقت عصر کا آغاز بھی اسی وقت ہوگا۔ ترمذی شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ نماز کا وقت آغاز بھی ہے اور آخری وقت بھی، موطا امام محمد میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کی وضاحت میں فرمایا ظہر کی نماز اس وقت پڑھو جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہوجائے اور عصر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہوجائے اور اس قسم کی وضاحت اپنی طرف سے نہیں کی جاتی اور یہ وضاحت امامت جبریل کی روایت کے بعد کی ہے۔

عصر کے آخری وقت میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ جب سایہ دو مثل ہوجائے تو وقت عصر ختم ہوجاتا ہے دوسرا یہ کہ سورج ڈوبنے تک اس کا وقت ہے اور اس سلسلے میں متعدد روایات آئی ہیں لہٰذا دونوں قسم کی احادیث پر یوں عمل ہوگا کہ عصر کا وقت اگرچہ غروب آفتاب تک ہے لیکن افضل وقت سائے کے دو مثل ہونے تک ہے۔

وقت مغرب

احادیث کی روشنی میں مغرب کا وقت غروب آفتاب سے شروع ہوجاتا ہے البتہ بعض حضرات کے نزدیک جب ستارے ظاہر ہوں تو مغرب کا وقت داخل ہوتا ہے وہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا اس کے بعد نماز نہیں حتیٰ کہ شاہد طلوع ہو، اگرچہ حضرات شاہد سے ستارے مراد لیتے ہیں لیکن یہ حضرت لیث کی اپنی رائے ہے ممکن ہے اس سے رات کا آنا مراد ہو اور متواتر روایات سے اسی بات کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج کے پس پردہ چلے جانے کے بعد نماز مغرب ادا کرتے تھے۔

مغرب کا وقت کب ختم ہوتا ہے اس سلسلے میں اختلاف ہے حدیث شریف میں ہے کہ عشاء کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب شفق غائب ہوگئی چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے اس لیے وقت مغرب کے نکلنے میں بھی اختلاف ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک شفق سے سرخی مراد ہے لہٰذا جب سرخی ختم ہوجائے تو مغرب کا وقت ختم ہوگیا جب کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول قیاس کے موافق ہے کیونکہ فجر کے وقت پہلے سرخی اور پھر سفیدی ہوتی ہے اور یہ ایک ہی نماز کا وقت ہے اور وہ فجر کی نماز ہے جب دونوں ختم ہو جائیں تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ تو قیاس کا تقاضا ہے کہ مغرب کے وقت بھی یہ دونوں (سرخی اور سفیدی) جمع ہوں۔

وقت عشاء چونکہ عشاء کا وقت، وقت مغرب ختم ہوتے ہی شروع ہو جاتا ہے اس لیے اس کے پہلے وقت میں وہی اختلاف ہوگا جو مغرب کے آخری وقت میں ہے یعنی تمام ائمہ کے نزدیک شفق کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے لیکن چونکہ شفق کی تفسیر میں اختلاف ہے لہٰذا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک سفیدی ختم ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوگا اور صاحبین کے نزدیک سرخی ختم ہونے پر وقت عشاء کا آغاز ہوگا۔

البتہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے شفق غائب ہونے سے پہلے نماز عشاء پڑھی تو ہو سکتا ہے ان کے نزدیک شفق سے سفیدی مراد ہو اور دوسرے حضرات کے نزدیک سرخی تاکہ حدیثوں میں تضاد ثابت نہ ہو۔

عشاء کے آخری وقت کے بارے میں مختلف احادیث آتی ہیں کسی روایت میں ہے کہ آپ نے رات کی (پہلی) تہائی تک نماز عشاء کو موخر کیا، کبھی آپ خود فرماتے ہیں کہ عشاء کا وقت نصف رات تک ہے۔ تو دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے کہ پہلی تہائی تک افضل وقت ہے اور نصف رات تک موخر کرنے سے فضیلت کم ہو جاتی ہے البتہ وقت باقی رہتا ہے اور بعض روایات میں نصف رات گزرنے پر نماز کی ادائیگی کا ذکر بھی پایا جاتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ طلوع فجر تک عشاء کا وقت ہے اور یوں یہ تین اوقات ہیں پہلی تہائی کے اختتام تک۔ اور یہ افضل ہے نصف رات تک اور یہ فضیلت میں پہلے وقت سے کم ہے، اور طلوع فجر تک، اس کی فضیلت پہلے دو وقتوں سے کم ہے۔

باب ۳۵ ——— دو نمازیں جمع کرنا

کیا دو وقت کی نمازیں ایک وقت میں جمع کرنا جائز ہے؟ بعض حضرات کے نزدیک ظہر و عصر کا وقت ایک ہے اسی طرح مغرب اور عشاء کا وقت بھی ایک ہے ان حضرات کی دلیل حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں دو نمازیں اکٹھی ادا فرماتے تھے۔ حضرت معاذ بن جبل، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں جن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کرنے کا ذکر ہے۔

دوسرا گروہ جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ہر نماز کا الگ وقت مقرر ہے جس میں اس کی ادائیگی فرض قرار دی گئی ہے لہٰذا ممکن ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر و عصر کی نمازوں کو جمع کرنے کی صورت یہ ہو کہ نماز ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کی نماز کو اس کے پہلے وقت میں ادا فرماتے، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں بھی یہی طریقہ اختیار فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ظہر (کی نماز) کو موخر کرتے اور عصر کو مقدم فرماتے، مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء کی نماز (مستحب وقت سے) مقدم کرتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ آپ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو شفق غائب ہونے پر مغرب اور عشاء کو جمع کرتے دوسری روایت میں ہے کہ جب شفق غائب ہونے لگی تو آپ نے اتر کر دونوں نمازوں کو جمع فرمایا۔ اور فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر میں جلدی کی صورت میں اسی طرح کرتے دیکھا ہے گویا جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوتا تو آپ مغرب کی نماز پڑھتے (اس سے فارغ ہوتے تو شفق غائب ہو جاتی اور عشاء کا وقت داخل ہو جاتا) چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھتے۔

قیاس بھی اسی موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ صبح کی نماز کے بارے میں اتفاق ہے کہ اسے وقت سے مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں تو معلوم ہوا کہ دوسری نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ عرفات اور مزدلفہ میں حج کے موقعہ پر ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا جاتا ہے لیکن یہ اس دن اور اس مقام کے ساتھ خاص ہے یہی وجہ ہے کہ اگر امام عرفات میں ظہر و عصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے اور اسی طرح مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو اپنے اپنے وقت پر پڑھے تو گناہ گار ہوگا حالانکہ باقی دنوں یا باقی مقامات پر ایسا نہیں لہذا عرفات اور مزدلفہ میں پڑھی جانے والی نمازوں پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

باب ۳۶ ——— درمیانی نماز کونسی ہے

قرآن پاک میں جس صلوٰۃ وسطیٰ (درمیانی نماز) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا گیا "حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی" تمام نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو، اس سے کون سی نماز مراد ہے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے نماز ظہر مراد ہے قریش کے ایک گروہ کے پاس سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ گزرے تو انہوں نے آپ سے درمیانی نماز کے بارے میں معلوم کیا آپ نے فرمایا نماز ظہر مراد ہے کیونکہ حضور علیہ السلام ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھاتے تو آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتیں اس وقت لوگ قیلولہ کر رہے ہوتے یا تجارت میں مصروف ہوتے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت (مذکورہ بالا) نازل فرمائی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی یہ بات مروی ہے اس بنا پر ایک جماعت کے نزدیک اس سے نماز ظہر مراد ہے۔

لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں جو کچھ بیان ہوا وہ ان کا اپنا قول ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نہیں لہذا اس میں نماز ظہر کے صلوٰۃ وسطیٰ ہونے پر کوئی دلیل نہیں کیونکہ ممکن ہے یہ آیت کریمہ تمام نمازوں کی حفاظت کے سلسلے میں نازل ہوئی ہو اور اس میں ظہر کی نماز بھی شامل ہے اور وہ جس نماز کی حاضری میں کوتاہی کرتے تھے اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو جلا دوں گا۔ اور آپ کا یہ ارشاد نماز جمعہ سے پیچھے رہنے والوں اور بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز عشاء میں شامل نہ ہونے والوں کے بارے میں ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو کچھ مروی ہے وہ بھی ان کا اپنا قول ہے جب کہ خود ان سے ہی مروی ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے نماز عصر مراد ہے۔ جب ان سے مروی روایات متضاد ہوئیں تو معلوم ہوا کہ ان کے پاس اس سلسلے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کچھ نہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس سے فجر کی نماز مراد ہے وہ فرماتے ہیں آیت کریمہ کے ساتھ وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ کے الفاظ بھی ہے اور قنوت نماز فجر میں ہوتی تھی۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ نماز میں گفتگو کی جاتی تھی لہذا خاموشی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا "وقوموا للہ قانتین" نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ اس سے نماز عصر مراد ہے تو جب روایات میں تضاد ثابت ہوا تو دیگر صحابہ کرام کی روایات کو دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم عہد رسالت میں "حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین" پڑھتے تھے۔

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کے نسخہ قرآن میں "والصلوٰۃ الوسطیٰ وھی صلوٰۃ العصر" کے الفاظ ہیں۔ تو تواتر کے ساتھ مروی روایات کے مطابق اس سے نماز عصر مراد ہے اور اسے درمیانی نماز اس لیے کہا گیا کہ یہ دن کی دو نمازوں فجر اور ظہر اور رات کی دو نمازوں مغرب و عشاء کے درمیان ہے امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۳۷ ——— نماز فجر کا وقت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیرے میں نماز فجر ادا کی پھر سفیدی میں پڑھی اس کے بعد وصال تک کبھی روشنی میں نہیں پڑھی۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مسلمان عورتیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز ادا کرتیں اور انہوں نے چادریں لپیٹی ہوتیں پھر واپس گھروں کو لوٹتیں تو انہیں کوئی پہچان نہ سکتا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے حضرت عبد الرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ کی طرف گیا تو آپ نے قربانی کے دن فجر کی نماز فجر ہوتے ہی ادا فرمائی پھر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس موقعہ پر یہاں مغرب اور فجر کی نمازیں اپنے وقت سے پھیری گئی ہیں گویا مزدلفہ میں جس وقت نمازِ فجر ادا کی جاتی ہے دوسرے مقامات پر اس کا وہ وقت نہیں لہٰذا عام طور پر اس کو روشن کر کے پڑھا جاتا تھا۔

پھر بعض روایات میں واضح طور پر نمازِ فجر روشنی میں ادا کرنے کی فضیلت بیان ہوئی ہے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح روشن کر کے پڑھو جب بھی روشن کرو گے اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا ——— اس قسم کی روایات میں افضلیت کا بیان ہے جب کہ پہلی دو قسم کی روایات میں بیان جواز ہے تاکہ امت کے لیے آسانی رہے۔ جیسے ممکن ہو پڑھ لیں نیز دونوں قسم کی احادیث پر یوں بھی عمل کیا جا سکتا ہے کہ نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور طویل قرآت کے ساتھ ادا کرتے ہوئے روشنی میں ختم کی جائے حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

درحقیقت شروع میں نماز دو، دو رکعتیں فرض ہوئی جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مغرب اور فجر کے علاوہ نمازوں میں ان کی مثل یعنی دو رکعتیں ملا دیں، مغرب کی نماز کو طاق رکھا اور فجر کی نماز میں قرآت کی طوالت کو ان دو رکعتوں کے قائم مقام رکھا گیا لیکن حالت سفر میں مختصر قرآت کی جاتی۔

بنا بریں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا ذکر ہے کہ عورتیں پہچانی نہ جاتیں یہ اس وقت کی بات ہے جب نماز فجر کی قرآت مختصر تھی اس کے بعد قرآت بڑھا کر اسے اندھیرے میں شروع کیا جاتا اور روشنی میں یہ نماز مکمل ہوتی۔

باب ۳۸ ——— نمازِ ظہر کا مستحب وقت

ایک جماعت کے نزدیک سال بھر میں نمازِ ظہر جلدی پڑھنا مستحب ہے یہ حضرات حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، جابر بن عبد اللہ خباب، عائشہ صدیقہ، ابو ہریرہ، انس بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سورج ڈھلتے ہی ظہر کی نماز ادا فرماتے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک سردیوں میں نمازِ ظہر جلدی پڑھی جائے اور گرمیوں میں تاخیر کی جائے تاکہ وقت ٹھنڈا ہو جائے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو حضرت ابو ذر، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے اس حدیث کی روشنی میں گرمیوں میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم ہے اور جن احادیث میں یہ نماز جلدی پڑھنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں حضرت

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز زوال آفتاب کے فوراً بعد پڑھائی پھر فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے پس نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو اور حضرت انس بن مالک اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سردیوں میں جلدی پڑھتے اور گرمیوں میں تاخیر فرماتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم گرم ترین زمین میں ہو لہٰذا وقت کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کرو اور پھر اذان دو۔

تو سنت طریقہ یہی ہے سفر ہو یا حضر سایہ دار جگہ ہو یا نہ ہو، گرمیوں میں نماز ظہر ٹھنڈے وقت تک موخر کی جائے اور سردیوں میں جلدی پڑھی جائے نماز ظہر میں مطلقاً جلدی کرنے سے متعلق احادیث منسوخ ہیں۔

باب ۳۹ ــــ نماز عصر کا مستحب وقت

عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟ اس سلسلے میں مختلف روایات کو باہم مطابق کرتے ہوئے کہا گیا کہ نماز عصر دیر سے پڑھی جائے لیکن اتنی تاخیر نہ ہو کہ سورج کا رنگ زرد ہو جائے۔ اس ضمن میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کچھ روایات مروی ہیں۔

حضرت ابو الابیض فرماتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز عصر پڑھاتے تو سورج سفید ہوتا۔ پھر میں مدینہ طیبہ کے ایک کنارے میں اپنی قوم کی طرف لوٹتا تو وہ بیٹھے ہوتے میں ان سے کہتا اٹھو اور نماز پڑھو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

حضرت علاء بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں ظہر کے بعد حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے یا خود انہوں نے جلدی نماز پڑھنے کا ذکر کیا تو فرمایا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ یہ منافقین کی نماز ہے کہ ایک شخص بیٹھ جائے جب سورج کا رنگ زرد پڑ جائے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہو جائے۔ تو کھڑا ہو کر چار ٹھونگیں مارے اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرے۔

ان دونوں قسم کی روایات پر یوں عمل کیا جائے گا کہ پہلی روایت میں جو وقت بیان ہوا اس وقت نماز پڑھنا مستحب ہے اور دوسری روایت میں جس تاخیر کا ذکر کیا گیا وہ مکروہ وقت تک موخر کرنا ہے جس سے منع کیا گیا۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا کرتے تو ابھی تک دھوپ میرے حجرے میں ہوتی، تو اس حدیث سے نماز عصر کا جلدی پڑھنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے ام المومنین کا حجرہ مبارکہ چھوٹا ہو اور غروب آفتاب تک دھوپ رہتی ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی نماز عصر تاخیر سے پڑھنا منقول ہے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک جنازے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے نماز عصر نہ پڑھی تو ہم نے بار بار عرض کیا چنانچہ آپ نے اس وقت نماز ادا فرمائی جب ہم نے سورج کو مدینہ طیبہ کے بلند ترین پہاڑ پر دیکھا۔

اگر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی روایت سے جلدی پڑھنے پر استدلال کیا جائے کہ وہ فرماتے ہیں ہم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھنے کے بعد اونٹ ذبح کرتے پھر اسے دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر کھاتے تو ابھی سورج غروب نہ ہوتا تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ لوگ یہ کام جلدی جلدی کرتے تھے لہٰذا یہ بات نماز عصر کی تاخیر کے خلاف نہیں۔ احناف کا یہی مذہب ہے کہ نماز عصر میں تاخیر کی جائے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ سورج کا رنگ بدل جائے۔

باب۴۰ ـــــ نماز کے شروع میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

نماز کے آغاز میں ہاتھ اُٹھانے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔

ایک یہ کہ ہاتھ بلند کئے جائیں لیکن اس کے لیے کوئی مقدار مقرر نہیں ان کا استدلال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو کھینچتے ہوئے بلند کرتے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ کاندھوں تک بلند کئے جائیں اس گروہ کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ، عبد اللہ بن عمر اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہم کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کاندھوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

ان کے نزدیک پہلے گروہ کی پیش کردہ حدیث میں نماز شروع کرنے سے پہلے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھانے کا ذکر ہے اس طرح دونوں قسم کی حدیثوں میں کوئی تضاد نہ ہوگا۔

تیسرا گروہ جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی نرم جگہ (لَو) کے قریب ہو جاتے۔

ان مختلف قسم کی احادیث پر عمل صرف تیسرے گروہ کے مسلک کے مطابق کیا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت فیصلہ کن ہے، وہ فرماتے ہیں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو دیکھا تکبیر کہتے ہوئے کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے پھر آئندہ سال آیا تو ان (صحابہ کرام) پر چادریں اور لمبی ٹوپیاں تھیں تو انہوں نے ہاتھ اُٹھائے حضرت شریک (راوی) فرماتے ہیں سینے تک اُٹھائے۔ معلوم ہوا کہ جب نمازی پر کوئی چادر وغیرہ ہو تو ہاتھ کاندھوں اُٹھائے جا سکتے ہیں لیکن چادر وغیرہ نہ ہو تو کانوں تک اُٹھائے اس طرح تمام احادیث پر عمل ہوگا۔

باب۴۱ ـــــ تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد "سبحانك اللّٰھم ـــــ ولا الٰہ غیرك" تک پڑھی جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

امام ابو یوسف اور دوسرے حضرات کے نزدیک ثناء کے ساتھ "وجهت وجهی للذی فطر السمٰوٰت والارض حنیفاً مسلماً وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین لا شریك له وبذلك امرت وانا اول المسلمین" بھی پڑھنا مستحب ہے کیونکہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح مروی ہے۔

باب۴۲ ـــــ نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بارے میں تین مذاہب ہیں۔

ایک گروہ کے نزدیک یہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہے لہٰذا اسے سورۂ فاتحہ کی طرح پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں حضرت نعیم بن مجمر رضی اللہ عنہ

نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کیا غیر المغضوب علیہم والضالین پر پہنچے تو آمین کہا تو لوگوں نے بھی آمین کہا پھر سلام پھیرنے کے بعد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم سب سے زیادہ میری نماز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔ حضرت ابن عمر، ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے اسی طرح منقول ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو سورۂ فاتحہ کی سات آیات میں شمار کیا۔

دوسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے نہ پڑھی جائے۔

تیسرے گروہ کے نزدیک نماز میں بسم اللہ مطلقاً نہ پڑھی جائے۔

یہ دونوں گروہ پہلے گروہ کے خلاف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کرتے اور خاموشی بھی اختیار نہ کرتے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اگر بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا جزء ہوتی تو آپ دوسری رکعت میں فاتحہ کی طرح اسے بھی پڑھتے تو یہ حدیث سند کی استقامت اور صحت کے اعتبار سے نعیم بن مجمر کی روایت سے اولیٰ ہے۔ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نماز میں بسم اللہ بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے دیکھا تو فرمایا بیٹا یہ بدعت ہے اس سے بچو میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی ہے لیکن ان میں کسی ایک سے نہیں سنا لہٰذا "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع کیا کرو۔ ان روایات سے بسم اللہ کا ترک لازم نہیں آتا کیونکہ یہاں قرأت مراد ہے اور وہ ثناء کی طرح بسم اللہ کو بطور ذکر پڑھتے تھے اس لیے اسے بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر فاروق اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بسم اللہ، اعوذ باللہ اور آمین، بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

تو جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ آپ نے بسم اللہ کو باآواز بلند نہیں پڑھا تو معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۳ — ظہر وعصر میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت نہیں وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ سے جب اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے نفی فرمائی۔

دوسرے حضرات کے نزدیک ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے وہ متعدد روایات سے استدلال کرتے ہیں اور قیاس بھی ان کی تائید کرتا ہے۔ تینوں حنفی ائمہ کا یہی مسلک ہے۔ حضرت ابوقتادہ، علی المرتضیٰ، ابوسعید خدری، جابر بن سمرہ، عمران بن حصین، عمران، ابن عمر، ابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے مروی روایات میں ظہر وعصر کی نمازوں میں قرأت ہے بلکہ ان سورتوں کے نام بھی مذکور ہیں جو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ان نمازوں میں پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ان نمازوں میں قرآن پاک پڑھنا مروی ہے اور آپ کی اپنی رائے بھی یہی تھی لہٰذا اسے ترجیح حاصل ہوگی۔ قیاس کے طور پر دوسرے گروہ کا مسلک یوں ثابت ہوتا ہے کہ قیام، رکوع، سجدہ اور آخری قعدہ نماز کے فرائض سے ہیں اور یہ تمام نمازوں میں فرض ہیں تو قرأت بھی جب فرائض نماز سے ہے تو تمام نمازوں میں فرض ہونی چاہیئے جو لوگ قرأت فرض نہیں مانتے ان کے نزدیک بھی مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے اور باقی رکعات میں آہستہ قرأت

ہوتی ہے تو جب ان نمازوں میں جہر کے ساقط ہونے سے قرأت ساقط نہیں ہوتی تو ظہر وعصر کی نمازوں میں جہر کا ساقط ہونا قرأت کے سقوط کا باعث کیسے بنے گا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

باب ۴۴ ——— نماز مغرب میں قرأت

نماز مغرب کی قرأت میں اختلاف ہے بعض حضرات کے نزدیک طویل سورتیں پڑھی جائیں جب کہ دیگر حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک قصار مفصل (سورہ بینہ (۹۸ نمبر سورۃ سے آخر قرآن تک) میں سے قرأت کی جائے پہلے گروہ کی دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا حضرت ام الفضل بنت حارث اور زید بن ثابت رضی اللہ سے بھی اسی قسم کی روایات مروی ہیں جن میں سورۂ "مرسلات" اور "اعراف" کا ذکر ہے۔

دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس میں دو باتوں کا احتمال ہے ممکن ہے سورہ طور وغیرہ کا بعض حصہ پڑھا ہو اور ہو سکتا ہے پوری سورت پڑھتے ہوں کیونکہ لغت میں بعض پر کل کا اطلاق جائز ہے۔

لہٰذا اب دیکھیں گے کہ کیا کوئی ایسی روایات ہیں جو ان میں سے ایک تاویل کو ترجیح دیتی ہوں تو دیگر روایات کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا مسلک صحیح ہے۔ وہ یوں کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت کریمہ "ان عذاب ربك لواقع" پڑھتے ہوئے سنا اس سے معلوم ہوا کہ آپ سورہ طور کا بعض حصہ پڑھتے تھے اعراف کے بارے میں بھی یہی تاویل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز مغرب کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تیر اندازی کرتے تو تیر لگنے کی جگہ نظر آتی اسی طرح وہ دو دو تین تین میل کے فاصلے پر گھروں کو جاتے اور انہیں تیر لگنے کی جگہ دکھائی دیتی معلوم ہوا کہ مغرب میں طویل قرأت نہ تھی۔ اسی طرح حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کے ساتھ نماز پڑھ کر واپس اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے نماز میں تاخیر فرمائی حضرت معاذ واپس آئے تو نماز پڑھاتے ہوئے سورہ بقرہ شروع کر دی ایک شخص نے الگ نماز پڑھی پھر حضور کی خدمت میں ماجرا عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا لوگوں کو فتنے میں ڈالتے ہو۔ اگر یہ نماز مغرب تھی تو اس میں طویل سورت پڑھنے سے ممانعت ہوئی اور اگر عشاء کی نماز مراد ہو تو پھر نماز مغرب میں مختصر قرأت ثابت ہوتی ہے کیونکہ جب عشاء میں طویل سورت پڑھنے سے منع فرمایا گیا تو مغرب میں بدرجہ اولیٰ ممانعت ہوئی اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں "والشمس وضحٰها" جیسی سورتیں پڑھتے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں "والتین والزیتون" وغیرہ سورتیں پڑھتے تو دونوں قسم کی احادیث پر عمل اسی طرح ہو سکتا ہے کہ جن میں طویل سورتوں کا ذکر ہے وہاں سورت کا بعض حصہ مراد ہے

باب ۴۵ ——— امام کے پیچھے قرأت کرنا

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہے؟ اس سلسلے میں دو موقف ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک مقتدی کے لیے بھی سورۂ فاتحہ کی قرأت ضروری ہے ان کی دلیل حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرأت بھاری ہو گئی تو سلام پھیرنے کے بعد فرمایا کیا تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا سورۂ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کرو کیونکہ جس نے اسے نہ پڑھا اس کی نماز نہیں ہوتی حضرت عائشہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایات مروی

ہیں حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ظہر و عصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک جب کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے لہٰذا ان احادیث میں جو سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کے نامکمل ہونے کا ذکر ہے اس سے امام اور تنہا پڑھنے والے کی نماز مراد ہے انہوں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا کہ امام، مقتدیوں کو کفایت کرتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ، عبداللہ بن مسعود، جابر بن عبداللہ، عبداللہ بن شداد، علی المرتضیٰ، زید بن ثابت، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے امام کے پیچھے قرأت کی ممانعت مروی ہے۔

دونوں قسم کی احادیث میں پائے جانے والے تعارض کو دُور کرنے کے لیے قیاس کی طرف رجوع کیا گیا تو اس سے بھی دوسرے گروہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔

وہ یُوں کہ جب کوئی شخص نماز میں اس وقت آئے جب امام رکوع میں ہو تو تکبیر اور قیام کو چھوڑ کر رکوع میں شامل ہو سکتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس کا قرأت ترک کرنا محض ضرورت کے تحت نہیں ورنہ دیگر فرائض یعنی تکبیر تحریمہ اور قیام کو بھی چھوڑ سکتا بلکہ قرأت کو چھوڑنے کی اس لیے اجازت ہے کہ یہ مقتدی پر نہیں بلکہ امام پر فرض ہے۔

باب۴۶ —— نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہنا

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کو مکمل نہیں کرتے تھے اس حدیث کی بنیاد پر بعض حضرات نماز میں نیچے جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے۔

جب کہ دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں نماز میں نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے ہوئے دونوں حالتوں میں تکبیر کے قائل ہیں۔

یہ حضرات جن احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں وہ تواتر کے ساتھ مروی ہیں حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے۔

نیز قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے —— حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب بھی نیچے جاتے اور اوپر اُٹھتے، تکبیر کہتے۔

حضرت ابومسعود، ابوہریرہ، ابن عباس، علی المرتضیٰ، ابوموسیٰ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مضمون کی روایات مروی ہیں۔ لہٰذا حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ اولیٰ ہیں۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نیچے جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے کیونکہ نماز میں ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف انتقال تکبیر کے ذریعے ہوتا ہے تو رکوع اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی تکبیر کہی جائے گی۔

باب۴۷ —— رکوع اور سجدے کی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھانا

بعض حضرات کے نزدیک رکوع کے لیے جاتے ہوئے، رکوع سے اُٹھتے وقت اور سجدے سے قیام کی طرف انتقال کے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اُٹھانے چاہیں۔

جب کہ دوسرے حضرات کے نزدیک صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اُٹھائے جائیں گے احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت علی ابن ابی طالب، عبد اللہ بن عمر، ابوحمید ساعدی، وائل بن حجر، مالک بن حویرث اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ، رکوع میں جاتے اور اُس سے اُٹھتے وقت نیز قعدے سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت تکبیر کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھاتے تھے۔

دوسرے گروہ کہتا ہے کہ حضرت براء بن عازب اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مختلف طرق سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے دوبارہ یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

پہلے گروہ کی روایت کردہ احادیث کا جواب یُوں دیا جاتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کے بارے میں یہ بھی مروی ہے کہ آپ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ اب دو صورتیں ہیں یا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی پہلی روایت صحیح نہیں یا صحیح ہے لیکن وہ منسوخ ہو چکی ہے ورنہ آپ اس کے خلاف عمل نہ کرتے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا عمل بھی اسی طرح مروی ہے کہ صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھاتے تھے۔ معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی رکوع وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق حدیث منسوخ ہے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ مروی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مروی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحبت میں مقدم ہیں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کو زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز میں آپ کے قریب کھڑے ہوتے تھے۔

اگر کہا جائے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضرت ابراہیم کی روایت متصل نہیں تو جواباً کہا جائے گا کہ وہ آپ سے اسی وقت روایت کرتے جب ان کے نزدیک حدیث کی صحت اور تواتر ثابت ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کو اسماعیل بن عیاش نے روایت کیا اور یہ حضرات خود اسماعیل کی غیر شامیوں سے روایت کو حجت نہیں مانتے تو دوسروں کے خلاف اس سے کیسے استدلال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت مرفوع نہیں موقوف ہے۔

معلوم ہوا کہ رکوع و سجود وغیرہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے سے متعلق روایات یا تو منسوخ ہیں یا غیر ثابت۔

قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اٹھانے پر سب کا اتفاق ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ رکوع میں جاتے یا اس سے اُٹھنے اور قعدہ سے قیام کی طرف منتقل ہوتے وقت کی تکبیر کا تعلق کس کے ساتھ ہے تو تکبیر تحریمہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں کیونکہ وہ فرض ہے اور یہ فرض نہیں لہٰذا ان کا تعلق سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے ساتھ ہوگا کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں لہٰذا ہاتھ اٹھانے سے متعلق بھی یہی مسئلہ ہوگا کہ اسے تکبیر تحریمہ پر نہیں سجدوں کی تکبیر پر قیاس کیا جائے گا اور چونکہ وہاں ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے لہٰذا یہاں بھی نہ اُٹھائے جائیں۔

باب ۴۸ —— رکوع میں تطبیق

رکوع کی حالت میں ہاتھ کیسے رکھے جائیں؟ بعض حضرات کے نزدیک تطبیق کی جائے یعنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت علقمہ اور اسود رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ وہ دونوں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ان کو نماز پڑھائی اذان اور اقامت کا حکم نہ دیا اور تطبیق فرمائی اور بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک رکوع میں ہاتھوں کی انگلیوں کو کشادہ کرتے ہوئے گھٹنوں پر رکھا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمر فاروق ابو مسعود بدری، ابو حمید، وائل بن حجر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کرتے وقت گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے گویا آپ نے ان کو پکڑ رکھا ہو۔

تو یہ روایات، پہلی روایت کے مخالف ہیں اور ان میں تواتر بھی ہے تو اب دیکھنا یہ ہے کہ ان میں سے کونسی ناسخ اور کونسی منسوخ ہیں تو حضرت ابو جعفر فرماتے ہیں میں نے حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنے والد کے پہلو میں نماز پڑھتے ہوئے میں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے درمیان رکھے انہوں نے فرمایا بیٹا ہم اسی طرح کرتے تھے تو ہمیں حکم دیا گیا کہ ہتھیلیوں کو گھٹنوں کے اوپر رکھیں ـــــــ اس سے معلوم ہوا کہ تطبیق کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔

قیاس سے بھی اسی مسلک کی تائید ہوتی ہے کیونکہ تطبیق میں ہاتھوں کو ملایا جاتا ہے جب کہ ہم دیکھتے کہ رکوع اور سجدے میں اعضاء کو ایک دوسرے سے دُور رکھنے کا حکم ہے اس طرح حالت قیام میں بھی پاؤں کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے تو معلوم ہوا کہ رکوع میں گھٹنوں پر انگلیوں کو کشادہ کر کے رکھا جائے۔ امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۴۹ ـــــــ رکوع اور سجدے کی کم از کم مقدار

ایک گروہ کے نزدیک رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ تین بار "سبحان ربی العظیم" پڑھا جائے اسی طرح سجدہ اتنا ہو کہ اس میں کم از کم تین بار "سبحان ربی الاعلی" پڑھا جا سکے۔

ان کی دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہہ دے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ کم از کم ہے اور جب سجدہ میں تین بار "سبحان ربی الاعلی" کہہ دے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ بھی کم از کم ہے۔

دوسرے گروہ کے نزدیک رکوع کی مقدار یہ ہے کہ رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے۔ سجدے کا بھی یہی حکم ہے۔ ایک شخص کو نماز لوٹانے کا حکم دیتے ہوئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا "پھر رکوع کرو یہاں تک مطمئن ہو جاؤ اس کے بعد کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو پھر سجدہ کرو حتی کہ سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر بیٹھو حتی کہ مطمئن ہو جاؤ جب ایسا کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو گی۔

دونوں حدیثوں پر عمل اس طرح ہو سکتا ہے کہ جو کچھ اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے وہ تکمیل نماز کے لیے ہے اور جو کچھ پہلی روایات میں بیان ہوا وہ باعث فضیلت ہے۔ علاوہ ازیں پہلی حدیث منقطع ہونے کی وجہ سے دوسری حدیث کے برابر بھی نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

باب ۵۰ ـــــــ رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے۔

رکوع اور سجدے میں کیا پڑھا جائے! اس ضمن میں تین مسلک ہیں۔ پہلا یہ کہ رکوع اور سجدے میں نمازی جو دعا چاہے پڑھ سکتا ہے اس ...ت کے قائلین حضرت علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ، اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کرتے ہیں ...ن میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رکوع اور سجدے میں مختلف دعاؤں کے پڑھنے کا ذکر ہے۔

دوسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف "سبحان ربی العظیم" پڑھا جائے البتہ سجدے میں خوب دعا مانگیں ان کا استدلال حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات سے ہے جن سے پہلے مسلک کے قائلین نے استدلال لیا۔ ان کے نزدیک آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" رکوع کی دعاؤں کے لیے ناسخ ہے جب کہ سجدے میں جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں
تیسرا مسلک یہ ہے کہ رکوع میں صرف "سبحان ربی العظیم" اور سجدے میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھا جائے۔ وہ کہتے ہیں جن احادیث میں دعاؤں کا ذکر ہے وہ منسوخ ہو چکی ہیں کیونکہ جب آیت کریمہ "فسبح باسم ربك العظيم" نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اپنے رکوع میں کر لو اور جب آیت کریمہ "سبح اسم ربك الاعلیٰ" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اسے اپنے سجدے میں کر لو۔ حضرت عامر جہنی اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں انہوں نے ایک رات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے رکوع اور سجدے میں یہی کلمات پڑھے۔ احناف کا یہی مسلک ہے
قیاس سے بھی اسی مسلک کو تائید حاصل ہوتی ہے کیونکہ نماز کے آغاز میں اور ارکان کی تبدیلی کے وقت تکبیر کہی جاتی ہے اور وہ ذکر خداوندی ہے قعدے میں تشہد پڑھی جاتی ہے اور بھی ذکر ہے اور جب ان میں کمی زیادتی نہیں کی جاتی تو رکوع اور سجدے کی تسبیحات بھی ذکر خداوندی ہیں لہٰذا وہی الفاظ پڑھے جائیں جو ان سے مخصوص ہیں البتہ تشہد سے فارغ ہو کر جو دعا چاہیں مانگ سکتے ہیں۔

باب ۵۱ —— کیا امام ربنا ولك الحمد بھی کہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک امام "سمع اللہ لمن حمدہ" اور مقتدی "ربنا ولك الحمد" کہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز سکھائی تو فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو وہ رکوع کرے تو تم بھی کرو وہ سجدہ کرے تو تم بھی کرو جب وہ "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللهم ربنا ولك الحمد" کہو الخ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کے نزدیک امام بھی "ربنا ولك الحمد" کہے امام طحاوی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں وہ کہتے جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے کہ مقتدی "ربنا ولك الحمد" کہے، تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے اس کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی تو امام کے لیے کیوں ثابت ہوگی۔ نیز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ ثابت ہے اس سلسلے میں حضرت علی بن ابی طالب، ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ اور ابو سعید خدری، رضی اللہ عنہم سے روایات آئی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔
امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے کیونکہ نماز میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والے کا حکم ایک جیسا ہے تو جب منفرد "ربنا ولك الحمد" کہتا ہے۔ تو امام کو بھی یہ کلمات کہنے چاہیں۔

باب ۵۲ —— فجر اور دوسری نمازوں میں قنوت پڑھنا

نماز فجر میں قنوت پڑھا جائے یا نہ؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ فجر کی نماز میں قنوت ہے دوسرا مذہب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھا جائے گا۔ پہلا گروہ دو جماعتوں میں منقسم ہے بعض کے نزدیک رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جائے اور کچھ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھیں۔ پہلے گروہ نے حضرت ابو ہریرہ، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمٰن بن ابی بکر، براء بن عازب، عبد اللہ بن مسعود خفاف ابن ایماء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں مکمہ

بن مجوس مسلمان قیدیوں کی رہائی کی دعا مانگتے اور کفار کے چند قبیلوں کے لیے بددعا کرتے ان روایات میں سے بعض میں ہے کہ آپ نے تیس دن ایسا کیا، بعض میں بیس دن کا ذکر ہے کسی روایت میں ہے کہ آیت کریمہ " او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون " نازل ہونے پر آپ نے اسے چھوڑ دیا ایک روایت کے مطابق جب قیدیوں کو رہائی مل گئی تو آپ نے نماز فجر میں قنوت ترک کر دیا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جب تک میں آپ کے ساتھ رہا آپ قنوت پڑھتے رہے۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز فجر میں قنوت پڑھا جاتا تھا لیکن بعد میں منسوخ ہو گیا وہ ایک خاص موقعہ کے لیے تھا نہ اس سے پہلے پڑھا گیا اور نہ ہی بعد میں۔

وہ فرماتے ہیں قنوت کی روایت کرنے والے راویوں میں ایک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں وہ فرماتے ہیں حضور علیہ السلام نے ایک مہینہ قنوت پڑھا نہ اس سے پہلے پڑھا اور نہ ہی بعد میں ——— بلکہ جب عصیہ اور ذکوان قبیلوں پر غلبہ حاصل ہو گیا تو آپ نے قنوت چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی قنوت کی روایت کی ہے لیکن آپ ہی بتاتے ہیں کہ (مندرجہ بالا) آیت کریمہ کے نزول پر یہ حکم منسوخ ہو گیا بلکہ آپ قنوت پڑھنے والوں کا انکار کرتے اور لاعلمی کا اظہار فرماتے ہیں۔

عبدالرحمن بن ابی بکر اور خفاف بن ایماء بھی قنوت کے راویوں میں سے ہیں لیکن ان کے نزدیک بھی نزول آیت کریمہ پر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے فجر اور مغرب میں قنوت مروی ہے لیکن جب مخالفین کا مغرب میں قنوت کے نسخ پر اجماع ہے تو فجر میں بھی منسوخ ہو گیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دونوں طرح کی روایات مروی ہیں لہٰذا ان کی روایت سے استدلال نہیں ہو سکتا اگر کہا جائے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نماز فجر میں قنوت پڑھتے تھے تو جواباً کہا جائے گا ہو سکتا ہے انہیں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا علم ہو لیکن آیت کریمہ کا علم نہ ہو سکا ہو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حالت جنگ میں بھی قنوت نہیں پڑھتے تھے۔

حضرت ابودرداء اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم بھی اس کا انکار کرتے ہیں قیاس بھی اسی مذہب کی تائید کرتا ہے کیونکہ ظہر و عصر سب کے نزدیک قنوت نہیں وتروں میں اکثر فقہاء کے نزدیک پورا سال قنوت ہے فجر اور مغرب میں لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہیں تو قیاس کا تقاضا یہی کہ جنگ کی حالت میں بھی ان نمازوں میں قنوت نہ ہو۔

باب ۵۳ ——— سجدے میں پہلے ہاتھ رکھے جائیں یا گھٹنے

بعض حضرات کے نزدیک سجدے میں پہلے ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل یہی تھا اور آپ نے اسی بات کا حکم فرمایا۔

دوسرے حضرات کے نزدیک پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت ابوہریرہ اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متضاد روایات مروی ہیں لہٰذا ان کا اعتبار ساقط ہو گیا اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح حاصل ہو گی۔ کیونکہ ان سے مروی روایت میں اختلاف نہیں۔

پھر قیاس سے بھی دوسرے مسلک کو تقویت و تائید حاصل ہوتی ہے دونوں کا اعضائے سجدہ سات ہیں لہذا جن اعضاء کے رکھنے میں اتفاق ہے ان پر ہاتھ اور گھٹنوں کے رکھنے کو قیاس کر لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور گھٹنوں کے بعد سر کو زمین پر رکھا جاتا ہے اور اٹھتے وقت پہلے سر اٹھایا جاتا ہے پھر ہاتھ اور اس کے بعد گھٹنے اٹھائے جاتے ہیں اس پر سب کا اتفاق ہے لہذا رکھنے میں اس کے الٹ ترتیب ہوگی یعنی پہلے گھٹنے اس کے بعد ہاتھ اور اس کے بعد سر رکھا جائے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۴ ___ سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں

سجدے میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں؛ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ہاتھ کاندھوں کے برابر رکھے جائیں حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے آپ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے وقت ناک اور پیشانی رکھتے بازوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور ہاتھوں کو کاندھوں کے برابر رکھتے۔

دوسرے حضرات جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ شامل ہیں کے نزدیک ہاتھ کانوں کے برابر رکھے جائیں ان کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھتے تھے۔

امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں دونوں گروہوں کے مسلک کی بنیاد تکبیر میں ہاتھوں کا اٹھانا ہے۔

جن کے نزدیک کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں وہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کے قائل ہیں اور جو حضرات تکبیر میں ہاتھوں کو کاندھوں تک اٹھانے کا قول کرتے ہیں ان کے نزدیک سجدے میں ہاتھ کاندھوں کے برابر ہونے چاہیں اور چونکہ تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کا قول ثابت ہو چکا ہے لہذا سجدے میں ہاتھوں کا کانوں کے برابر ہونا ثابت ہوگا۔

باب ۵۵ ___ نماز میں بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے

نماز میں کیسے بیٹھا جائے؛ اس ضمن میں تین قول ہیں۔

۱۔ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے بائیں پاؤں کو ٹیڑھا کرے اور زمین پر بیٹھے۔

۲۔ آخری قعدہ میں اسی طرح بیٹھے جیسے پہلے قول کے قائلین کا خیال ہے لیکن پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

۳۔ دونوں قعدوں میں دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے۔

پہلا گروہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرو اور بائیں پاؤں کو بچھاؤ۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمانا کہ یہ نماز کی سنت ہے اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال پر بھی سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔ نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں زمین پر بیٹھنے کا ذکر نہیں۔ جب کہ حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کا طریقہ یوں بیان کیا ہے کہ آپ پہلے قعدے میں بائیں پاؤں پر اور آخری قعدہ میں سرین کی بائیں جانب پر بیٹھتے۔

تیسرے گروہ کا استدلال حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے لیے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے۔

جہاں تک ابو حمید رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق ہے۔

تو محدثین اس قسم کی حدیث سے استدلال نہیں کرتے کیوں کہ وہ محمد بن عمرو سے غیر متصل مروی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ وہ ابو حمید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوئے حالانکہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اس سے ایک عرصہ پہلے انتقال فرما چکے تھے کیونکہ وہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ شہید ہوئے اور آپ نے ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے جو متصل روایت مروی ہے وہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے۔ لہٰذا یہ تیسرا قول ثابت ہوا حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۶ ــــــ نماز میں تشہد کی کیفیت

تشہد کے الفاظ میں اختلاف ہے کیونکہ اس ضمن میں مختلف قسم کے الفاظ مروی ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر تشریف فرما ہو کر صحابہ کرام کو یوں تشہد سکھایا۔ التحیات للہ الزاکیات للہ الصلوٰت للہ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الخ

چنانچہ بعض حضرات کے نزدیک اسی پر عمل ہے کیونکہ مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ سکھائے لیکن کسی نے انکار نہیں کیا۔ دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اگر یہ بات ہوتی جو تم نے کہی ہے تو کوئی صحابی بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تشہد کے خلاف تشہد نقل نہ کرتا۔ حالانکہ اس کے خلاف متعدد صحابہ کرام کا قول وفعل منقول ہے اور ان میں سے اکثر نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو یوں کہتے "السلام علی اللہ السلام علی جبریل، السلام علی میکائیل" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا السلام علی اللہ نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے بلکہ یوں کہو "التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آخر تک)۔ــــ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس تشہد کے بارے میں فرماتے ہیں میں نے (یہ) تشہد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حاصل کیا آپ نے مجھے یہ (تشہد) ایک ایک کلمہ کر کے سکھایا۔ـــــ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما ہو کر ہمیں اس طرح تشہد سکھاتے جس طرح تم بچوں کو کتاب سکھاتے ہو پھر اس تشہد ابن مسعود کا ذکر کیا۔ حضرت ابن عباس، ابن زبیر، ابو موسیٰ اشعری اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تشہد کے خلاف مروی ہے۔

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں المبارکات کا لفظ زائد ہے۔

محدثین کے نزدیک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے راوی ابو الزبیر حدیث ابن مسعود کے راویوں اعمش، منصور اور مغیرہ کے برابر نہیں اور نہ ہی وہ (ابو الزبیر) حدیث ابی موسیٰ کے راوی ابو قتادہ اور حدیث ابن عمر کے راوی ابو بشر کے برابر ہیں۔

اور اگر بعض حضرات کے بقول الفاظ کی زیادتی کے باعث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اولیٰ قرار دیا جائے تو ابن زبیر

رضی اللہ عنہا کی روایت میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اضافہ ہے۔ لہٰذا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سند کی صحت کے اعتبار سے زیادہ ثابت ہے امام طحاوی فرماتے ہیں اگر دیگر صحابہ کرام کی روایات سند کے اعتبار سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے برابر بھی ہو جائیں تب بھی یہ اولیٰ ہے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تشہد اپنی طرف سے نہیں پڑھا جا سکتا بلکہ جو الفاظ مروی ہیں وہی پڑھے جائیں اور جو کچھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس پر سب کا اتفاق ہے اور دیگر صحابہ کرام کی روایات میں اضافہ ہے اور پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارکہ کا اتنا خیال فرماتے تھے کہ اپنے شاگردوں سے اس پر قسم لیتے تو ثابت ہوا کہ تشہد ابن مسعود پر ہی عمل زیادہ بہتر ہے امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۵۷ ——— نماز میں سلام کا طریقہ

ایک جماعت کے نزدیک نماز کے آخر میں صرف ایک سلام سامنے کی طرف پھیرا جائے ان حضرات کی دلیل حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں صرف ایک سلام پھیرتے ہوئے "السلام علیکم" کے الفاظ فرماتے تھے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دائیں اور بائیں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیرا جائے، وہ کہتے ہیں پہلے گروہ نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حضرت مصعب بن ثابت راوی سے صرف محمد بن عبدالعزیز دراوردی نے روایت کی ہے جب کہ حضرت مصعب بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے دیگر حضرات اس کی مخالفت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن مبارک اور حضرت محمد بن عمرو نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے یوں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی سلام پھیرتے حتیٰ کہ آپ کے رُخ انور کی سفیدی ادھر سے بھی اور ادھر سے بھی نظر آتی۔ اور حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ ضبط و حفظ کے لحاظ سے بلند مقام کے مالک ہیں نیز حضرت محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی موافقت فرمائی ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ حضرت ابوموسیٰ، ابن مسعود، عمار بن یاسر، عبداللہ بن عمر، جابر بن سمرہ، براء بن عازب، وائل بن حجر، ابومالک اشعری، طلق بن علی، اوس بن اوس یا اوس بن ابی اوس، رضی اللہ عنہم سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام کا عمل اسی طرح منقول ہے اگر کوئی شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک سلام کی روایت پیش کرے تو اسے جواب دیا جائے گا کہ یہ حدیث آپ پر موقوف ہے مرفوع نہیں، اگر مخالف، حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرے جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ایک سلام کا ذکر ہے تو جواباً کہا جائے گا کہ کوفیوں کی ایک جماعت نماز جنازہ میں ایک ہلکا سا سلام پھیرتی ہے اور باقی نمازوں میں وہ دونوں طرف سلام پھیرتے ہیں لہٰذا دونوں حدیثوں پر اس طرح عمل ہوگا کہ جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دونوں طرف سلام مذکور ہے وہاں عام نمازیں مراد ہیں اور جہاں ایک سلام کا ذکر ہے اس سے نماز جنازہ مراد ہوگا۔

لہٰذا جمہور کا مسلک یہی ہے کہ دونوں طرف سلام پھیرا جائے صحابہ کرام کا یہی عمل تھا۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۸ ——— نماز میں سلام فرض ہے یا سنت!

نماز میں سلام کی کیا حیثیت ہے فرض ہے یا سنت! اس سلسلے میں تین قول ہیں پہلا قول یہ ہے کہ سلام فرض ہے لہٰذا جو شخص سلام

کے بغیر نماز سے باہر آئے اس کی نماز فاسد ہو۔ یعنی ان کی دلیل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی چابی، طہارت ہے اس کا احرام تکبیر اور اس کا حلال (باہر لانے والا) سلام پھیرنا ہے۔

دوسرا قول یہ ہے کہ تشہد کی مقدار بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ سلام نہ پھیرے جب کہ تیسرا قول یہ ہے کہ آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے اگرچہ تشہد نہ پڑھے اور سلام بھی نہ پھیرے۔

دوسرے دو گروہ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب نمازی آخری سجدے سے سر اٹھائے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی لہٰذا معلوم ہوا کہ "احلالها التسليم" کا مطلب وہ نہیں جو پہلے گروہ کی مراد ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز تو پہلے ہی مکمل ہو چکی اب نماز سے باہر آنے کے لیے لفظ سلام استعمال کیا جائے۔

اگر کہا جائے کہ حدیث شریف میں "واحرامها التكبير" کے الفاظ بھی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر کے بغیر نماز شروع نہیں ہوتی تو سلام کے بارے میں بھی یہی حکم ہونا چاہئے اس کے جواب میں کیا جائے گا کہ ہم دیکھتے کسی کام کو شروع کرنے کے لیے وہی الفاظ استعمال کرنا ضروری ہیں جن کا حکم دیا گیا لیکن اس سے باہر آنے کے لیے مامور بہ اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ بھی اختیار کیا جا سکتا، مثلاً جو عورت عدت گزار رہی ہو اس سے نکاح کرنا منع ہے اور اگر کر لیا تو نافذ نہیں ہوگا اسی طرح جو عورت طہارت کی حالت میں نہ ہو (حائضہ ہو) اسے اس حالت میں طلاق دینا منع ہے لیکن اگر کسی نے اس حالت میں طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ اگرچہ وہ گناہ گار ہوگا، یہی صورت نماز کی ہے کہ اس کا آغاز تکبیر کے سوا نہیں ہو سکتا لیکن باہر آنے کے لیے کوئی بھی طریقہ اختیار کیا جائے نماز فاسد نہ ہوگی۔

جن لوگوں کے نزدیک آخری سجدے سے سر اٹھاتے ہی نماز مکمل ہو جاتی ہے ان کی پیش کردہ روایت میں اختلاف ہے کہیں یہ ہے کہ جب وہ آخری سجدے سے سر اٹھائے اور بے وضو ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو گی، کہیں اس طرح ہے کہ جب امام نماز مکمل کر کے بیٹھے اور سلام پھیرنے سے پہلے وہ یا ان لوگوں میں کوئی ایک بے وضو ہو جائے جن کے ساتھ وہ نماز مکمل کر رہا ہے تو نماز مکمل ہو گئی لوٹانے کی ضرورت نہیں اور یہ بھی ہے کہ جب نمازی نماز کے آخر (آخری سجدے) سے سر اٹھائے اور تشہد پورا کرے تو اس کی نماز مکمل ہو گئی اسے نہ لوٹائے ان میں سے پہلی اور تیسری روایت دونوں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں تیسرا گروہ جن کے نزدیک تشہد کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی اور سلام فرض نہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں تشہد سکھایا اور فرمایا جب تم نے یہ پڑھ لیا یا اسے پورا کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اگر اٹھنا چاہو تو اٹھ جاؤ اور اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تشہد سے نماز مکمل ہو جاتی ہے سلام پھیرنا اس کا اعلان ہے۔ اسی طرح کی دیگر روایات بھی مروی ہیں قیاس بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کیونکہ پہلا قعدہ بھول کر کھڑے ہونے والے شخص کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ آخری قعدہ بھول کر کھڑا ہو جائے تو سجدے سے پہلے پہلے جب یاد آئے بیٹھ جائے معلوم ہوا یہ فرض (واجب) ہے لہٰذا اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہو گی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۵۹ ——— وتر

وتروں کے بارے میں تین قسم کے نظریات ہیں ایک گروہ کے نزدیک وتر صرف ایک رکعت ہے۔ ان کی دلیل حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر، رات کے آخر میں ایک رکعت ہے۔ دوسرے دونوں

گروہوں کے نزدیک وتر تین رکعتیں ہیں البتہ ان میں سے ایک گروہ انہیں دوبار سلام کے ساتھ مانتا ہے یعنی دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے اور پھر ایک رکعت پڑھی جائے' جب کہ دوسرے گروہ کے نزدیک تینوں رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں احناف کا بھی یہی مسلک ہے۔

یہ حضرات پہلے گروہ کے استدلال کا یوں جواب دیتے ہیں کہ "وتر ایک رکعت ہے" کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے سے پہلی جوڑا جوڑا نماز کو وتر (طاق) بنا دیتی ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک رکعت نماز ہے کیونکہ حضور علیہ اسلام نے ایسی نماز سے منع فرمایا نیز آپ نے فرمایا نماز دو' دو رکعتیں ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ جو شخص چاہے پانچ یا سات رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھے ایک روایت میں تین کا ذکر ہے اور جس سے نہ ہو سکے وہ ایک رکعت کے ساتھ ادا کرے تو ممکن ہے یہ تین وتروں کے حکم سے پہلے کی بات ہو اس وقت انہیں اختیار تھا کہ جیسے چاہیں پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کا اس کے خلاف پر اجماع ہو گیا تو یہ نسخ کی دلیل ہے۔ حضرت عروہ' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ رکعتیں پڑھتے اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرتے اور ان میں قعدہ نہ کرتے اسے ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے لیکن وہ اس میں منفرد ہیں حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے جو عام راویوں نے روایت کیا وہ اس کے خلاف ہے لہٰذا اکثر پر اعتماد کیا جائے۔

نیز حضرت عروہ نے ہی حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کے خلاف بھی روایت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات پڑھتے اور ہر دو دو رکعتوں کے درمیان بیٹھتے اور ایک رکعت کے ساتھ وتر بناتے ایک روایت میں ان ہی سے تیرہ رکعات کا ذکر ہے پس یہ حدیث مضطرب ہے اور وہ جو حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وتر ایک رکعت ہے تو ان دونوں حضرات سے وتروں کی تین رکعات بھی مروی ہیں لہٰذا تاویل ضروری ہے حضرت سعد' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں پر سلام پھیرتے تھے تو جن حضرات نے ان سے ایک رکعت نقل کی ہے ان کی اکثریت نے ان سے تین رکعات کی روایت بھی کی ہے۔ وتروں کے تین رکعات ہونے سے متعلق احادیث حد تواتر کو پہنچی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے کہ انہوں نے نماز فجر سے پہلے اور طلوع آفتاب کے وقت تین رکعات وتر قضا کیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام اور گفتگو ثابت ہے اور وہ اس کے بعد ایک رکعت پڑھتے تھے لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے دو رکعتوں پر سلام پھیرنے والے کے خلاف مروی ہے حضرت عمر فاروق' انس اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے سلام نہ پھیرنا بھی ثابت ہے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ طیبہ کے اکثر علماء و فقہاء نے اس بات پر اجماع کیا کہ وتر تین رکعات ہیں اور صرف ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے' قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب فرض نماز میں دو رکعتوں پر نہیں بلکہ نماز کے آخر میں سلام پھیرا جاتا ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ـــــــــ فجر کی سنتوں میں قرأت

بعض حضرات کے نزدیک فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) میں قرأت نہیں جب کہ کچھ حضرات ان میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ ان دونوں گروہوں کی دلیل حضرت جعفر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ جب موذن صبح کی اذان سے فارغ ہوتا تو آپ (فرض) نماز کے ساتھ کھڑے ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھتے---- اس سے استدلال کرتے ہوئے بعض نے کہا کہ آپ بالکل قرأت نہیں کرتے تھے اور بعض نے کہا کہ صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے تیسرے گروہ کے نزدیک

فجر کی سنتوں میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کسی دوسری سورت کا پڑھنا ضروری ہے اور اس سلسلے میں حضرت عائشہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ انس بن مالک اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۂ کافرون سورہ اخلاص اور دیگر آیات پڑھتے تھے۔ بلکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں طویل قیام کی فضیلت مروی ہے اور آپ سے فجر کی دو سنتوں کی عظمت بھی منقول ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ فجر کی دو رکعتوں میں طویل قیام کو ترک کیا جاتا، حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

باب ۶۱ ——— عصر کے بعد دو رکعتیں

عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں یا نہیں؟ ایک گروہ کے نزدیک عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عصر کی دو رکعتیں پڑھتے تھے، دوسرا گروہ جن میں حضرت امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک عصر کے بعد نوافل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع فرمایا حضرت عمر فاروق، علی المرتضی، عائشہ صدیقہ، معاذ بن عفراء ابو سعید خدری، عبداللہ بن عمر، معاویہ بن سفیان اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے اسی طرح مروی ہے۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا تعلق ہے تو در حقیقت یہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کیونکہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں پوچھا گیا تو انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا حضرت ام سلمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بنو تمیم کا وفد آنے کی وجہ سے ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکے اور انہیں عصر کے بعد قضا کیا لیکن آپ نے دوسروں کو ایسے کرنے سے منع فرما دیا۔

باب ۶۲ ——— امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں

امام کے ساتھ دو نمازی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں بعض حضرات کے نزدیک اس کے دائیں بائیں اور بعض کے نزدیک پیچھے کھڑے ہوں۔

جن حضرات کے نزدیک دائیں بائیں کھڑے ہوں ان کی دلیل حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ہے حضرت عبدالرحمن بن اسود اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا مقام ہاجرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے نماز پڑھاتے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کیا اور فرمایا جب (کل) تین نمازی ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے۔

دوسرے حضرات، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا تو آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا آپ نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر دائیں طرف پھیر دیا پھر حضرت جبار ابن صخر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور آپ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ نے ہم دونوں کو ہاتھ سے اپنے پیچھے کر دیا ——— حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہما کا، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی یہی عمل تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی تھا۔

قیاس کے ذریعے بھی اس دوسرے موقف کو ترجیح حاصل ہوتی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں ایک نمازی ہو تو وہ امام کی دائیں جانب کھڑا

ہوتا ہے جب کہ دو سے زیادہ نمازی امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں اب دیکھنا یہ ہے کہ دو کے بارے کیا حکم ہوگا ۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو اور اس سے زائد جماعت ہے ۔

وراثت کے سلسلے میں بھی دو کا حکم دیا ہے جو جمع کا ہے مثلاً ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کو چھٹا حصہ ملتا ہے اور اگر وہ تین ہوں تو تیسرا حصہ ملے گا اسی طرح دو کو بھی تیسرا حصہ ہی ملتا ہے ۔

بنا بریں یہاں دو نمازیوں کو جمع پر قیاس کرتے ہوئے امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم دیا جاتا ہے ۔ حضرت امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے ۔

باب ۶۳ ——— نماز خوف کا طریقہ

بعض لوگوں کے نزدیک نماز خوف ایک رکعت ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر حالت اقامت میں چار، سفر میں دو اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے ۔

لیکن جمہور کے نزدیک یہ بات صحیح نہیں کیونکہ قرآن پاک میں ہے " اور جب آپ ان میں تشریف فرما ہوں اور ان کے لیے نماز قائم کریں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے کہ اپنا اسلحہ پکڑے رکھیں جب وہ سجدہ کرلیں تو وہ آپ کے پیچھے سے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے نماز نہیں پڑھی آجائے ۔ پس وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھیں ۔

اس آیت کریمہ کے مطابق امام حالت خوف میں دو رکعتیں پڑھے گا اور چونکہ یہ اس حدیث کے خلاف ہے لہٰذا قرآن پاک پر عمل ہوگا اور اس کے مقابل حدیث کو چھوڑ دیا جائے گا ۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت مجاہد کے علاوہ جن لوگوں نے روایت کیا نیز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی اس نص قرآنی کی طرح مروی ہے ۔

اور یہ بات محال ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھے اور مقتدی ایک رکعت لہٰذا امام اور مقتدی دونوں پر دو دو رکعتیں لازم ہیں حضرت ابن عباس، جابر اور زید رضی اللہ عنہم سے ایک ایک رکعت کی قضا مروی ہے لیکن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق دونوں گروہ ایک ہی وقت نماز شروع نہ کریں ۔ قرآن پاک سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر وہ گروہ آئے جس نے نماز نہیں پڑھی اسی طرح دوسرا گروہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھنے کے بعد دوسری رکعت امام سے پہلے نہ پڑھے تاکہ امام سے پہلے مقتدی کا اپنی نماز پورا کرنا لازم نہ آئے اور نہ ہی امام دو مرتبہ ایک نماز ادا کرے کیونکہ دو مرتبہ نماز پڑھنا منسوخ ہوچکا ہے ۔

پھر حضرت جابر اور ابو عیاش رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اگر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو دونوں گروہ امام کے ساتھ تکبیر کہیں پھر پہلا گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اس کے بعد وہ ہٹ جائیں اور دوسرا گروہ سجدہ کرے اسی طرح کریں حتیٰ کہ اکٹھے سلام پھیریں ۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح ہے لیکن طرفین کے نزدیک دونوں گروہ باری باری آئیں ۔

باب ۶۴ ——— حالت جنگ میں سوار کا سواری پر نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک سواری پر نماز پڑھنا قطعاً جائز نہیں اگرچہ وہ ایسی حالت میں ہو کہ سواری سے اتر نہ سکتا ہو ۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خندق کے دن عصر کی نماز ادا نہ کرسکے حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا ۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں، کے نزدیک اگر سوار لڑ رہا ہو تو سواری پر نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہو اور اترنا بھی ممکن نہ ہو تو سواری پر پڑھ سکتا ہے جہاں تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق کے دن نماز نہ پڑھنے کا تعلق تو ممکن ہے۔ آپ لڑائی میں مصروف ہوں اور یہ عمل ہے جو دوران نماز جائز نہیں اور ہو سکتا ہے ان دنوں سواری کی حالت میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہو تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ اس وقت آپ کا نماز چھوڑنا اس بنیاد پر تھا کہ سواری کی حالت میں نماز مباح نہ تھی اور اس سلسلے میں آیت کریمہ "فرجالاً اور رکباناً" بعد میں نازل ہوئی اب حالت جنگ میں سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے اس طرح زمین پر ہو لیکن کھڑے ہونے کی صورت میں درندے یا کسی انسان کی طرف سے قتل کا خوف ہو تو بیٹھ کر اشارے سے پڑھ سکتا ہے۔

باب ۶۵ —— کیا استسقاء کی نماز ہے!

طلب بارش کے لیے صرف دعا مانگی جائے یا نماز بھی پڑھی جائے اگر نماز پڑھی جائے تو قرأت بلند آواز سے ہو یا آہستہ! خطبہ پڑھا جائے یا نہ!

ایک گروہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں کے نزدیک استسقاء کے لیے صرف دعا ہے نماز نہیں ان کی دلیل حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی وہ طویل روایت ہے کہ جمعہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گئے اور راستے ٹوٹ گئے بارش کے لیے دعا کیجئے تو آپ نے دعا فرمائی حتیٰ کہ مسلسل ایک ہفتہ بارش رہی۔ حضرت کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

امام ابو یوسف اور دیگر فقہاء کرام کے نزدیک استسقاء کے لیے دو رکعتیں نماز پڑھی جائے اور اس میں بلند آواز سے قرأت کی جائے اور عید کی طرح نماز کے بعد خطبہ بھی دیا جائے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید، عباد بن تمیم کے چچا، عبداللہ بن عباس، عائشہ صدیقہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی مختلف روایات میں استسقاء کے لیے نماز، اس میں جہری قرأت، چادر الٹانے اور خطبہ کا ذکر کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں جس طرح مخصوص دنوں میں پڑھی جانے والی نمازوں یعنی جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت ہے نماز استسقاء میں بھی قرأت جہری ہوا اور چونکہ عیدین کی طرح استسقاء کا خطبہ ضروری نہیں لہٰذا نماز کے بعد ہوگا۔ پہلے گروہ کی پیش کردہ روایت کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس میں اگرچہ دعا مانگنے کا ذکر ہے لیکن نماز کی نفی نہیں ہے یوں اس سلسلے میں مروی تمام روایات پر عمل ہو سکتا ہے

باب ۶۶ —— سورج گرہن کی نماز

سورج گرہن کی نماز (نماز کسوف) میں کتنے رکوع ہیں؟ اس سلسلے میں پانچ مذاہب ہیں پہلا یہ کہ ایک رکعت میں دو رکوع ہیں جیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

دوسرا یہ کہ ہر رکعت میں چار رکوع ہیں جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح مروی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل بھی یہی تھا۔

چوتھا مذہب یہ ہے کہ کوئی تعداد مقرر نہیں جب تک سورج روشن نہ ہو جائے رکوع اور سجدہ کرتے رہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ

نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

پانچواں مذہب یہ ہے کہ یہ نماز بھی دوسری نمازوں کی طرح ہے۔ ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اس طرح روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمرو، علی المرتضیٰ، سمرہ، ابو بکرہ، نعمان اور مغیرہ رضی اللہ عنہم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں عام نمازوں کی طرح دو رکعتیں پڑھ کر دعا و استغفار میں مشغول ہو جائیں حتیٰ کہ سورج روشن ہو جائے۔

... نماز کو طویل کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں مختصر پڑھنا چاہیں تو ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن رکوع و سجود کی تعداد وہی ہے جو عام نمازوں میں ہے۔

مختلف روایات میں جو ایک رکعت میں دو یا تین یا چار رکوع بیان ہوئے ہیں در حقیقت نماز کی طوالت کے باعث ان حضرات پر اصل حقیقت واضح نہ ہو سکی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ جب تمام فرض اور نفل نمازوں کی ہر رکعت میں ایک رکوع ہے تو یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

باب ۶۶ ——— نماز کسوف کی قرأت

نماز کسوف میں قرآن پاک بلند آواز سے پڑھا جائے یا آہستہ! بعض حضرات جن میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک آہستہ قرأت کی جائے۔

ان کی دلیل حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہم کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کسوف پڑھائی تو ہم نے آپ سے کوئی آواز نہ سنی۔

دوسرا گروہ جس میں حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک نماز کسوف میں جہری قرأت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں بلند آواز سے قرأت فرمائی۔

قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ دن کی نمازیں دو قسم کی ہیں بعض وہ ہیں جو ہمیشہ پڑھی جاتی ہیں مثلاً ظہر و عصر تو ان میں قرأت آہستہ ہوتی ہے اور بعض نمازیں کبھی کبھی ہوتی ہیں جیسے جمعہ اور عیدین کی نمازیں ہیں ان میں جہری قرأت ہے تو نماز کسوف چونکہ کبھی کبھی پائی جاتی ہے لہٰذا اس میں جہری قرأت ہوگی۔

جہاں تک حضرت ابن عباس اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق ہے تو وہ اپنی جگہ صحیح ہے لیکن ہو سکتا ہے انہوں نے دُور ہونے کی وجہ سے قرأت نہ سنی ہو۔

باب ۶۷ ——— رات اور دن کے نوافل

بعض حضرات کے نزدیک رات ہو یا دن ایک سلام کے ساتھ صرف دو رکعتیں پڑھی جا سکتی ہیں ان کی دلیل حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اور شاید یہ مرفوع روایت ہے کہ رات اور دن کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ حضرت عمر ہی نے ہی بواسطہ حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک دن کے وقت چار رکعات تک اور رات کو آٹھ رکعات تک نوافل ایک سلام سے پڑھے جا سکتے ہیں دن کے نوافل میں تو تینوں حنفی ائمہ متفق ہیں البتہ رات کے نوافل میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا اختلاف ہے وہ فرماتے ہیں ہر دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرا جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے جن میں سے تین وتر اور آٹھ نفل ہوتے زوال شمس کے بعد بھی آپ چار رکعات ایک سلام کے ساتھ پڑھتے تھے جمعہ کے بعد عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے بعد بھی چار رکعات ایک سلام کے ساتھ ادا فرمائے۔

جہاں تک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رات اور دن میں دو دو رکعتوں سے متعلق روایت کا تعلق ہے تو آپ ہی کا عمل دن کی چار رکعات سے متعلق مروی ہے۔

لہٰذا اس پہلی روایت کا اعتبار نہ رہا اور اس کا فساد ظاہر ہو گیا۔

باب ۶۹ ——— جمعہ کے بعد کی سنتیں

جمعۃ المبارک کی دو فرض، نماز کے بعد سنتوں کی تعداد میں اختلاف ہے بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چار سنتیں ہیں، بعض فقہاء دو رکعتیں مانتے ہیں اور ایک جماعت جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک چھ رکعات ہیں پہلے گروہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہے وہ چار رکعتیں ادا کرے۔ دوسرے حضرات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعتیں ادا فرماتے تھے۔

تیسرا گروہ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھی تو آپ نے اس کے بعد پہلے دو اور پھر چار رکعات ادا کیں، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے تو ہو سکتا ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے چار رکعات پڑھتے ہوں اور پھر دو رکعتوں کا اضافہ فرمایا البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے چار رکعات پڑھی جائیں پھر دو رکعتیں تاکہ جمعہ کے بعد اس کی مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

باب ——— بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا کھڑے ہو کر رکوع کر سکتا ہے یا نہیں

بیٹھ کر نوافل پڑھنے والا رکوع اسی حالت میں کرے یا کھڑا ہو کر رکوع میں جا سکتا ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک وہ بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا کھڑے ہو کر رکوع میں جانا جائز نہیں ان کا استدلال حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز شروع فرماتے کبھی بیٹھ کر کھڑے ہو کر نماز شروع کرتے تو اسی حالت سے رکوع میں جاتے اور اگر بیٹھ کر شروع فرماتے تو رکوع بھی اسی حالت میں کرتے۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کرنے والا رکوع کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے ان کی دلیل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے آپ فرماتی ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نماز پڑھتے نہیں دیکھا البتہ جب آپ عمر رسیدہ ہو گئے تو بیٹھ کر نماز پڑھتے جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس چالیس آیات پڑھ کر رکوع کرتے تو یہ حدیث پہلی روایت کے

خلاف نہیں کیونکہ آپ کا بیٹھنے کی حالت میں رکوع کرنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے کے خلاف نہیں اور آپ کا کھڑا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس طرح بھی جائز ہے بنابریں دوسری روایت اولیٰ ہے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

باب ۱ ـــــ مساجد میں نوافل ادا کرنا

بعض حضرات کے نزدیک مساجد میں نوافل ادا کرنا صحیح نہیں صرف وہی نماز مسجد میں پڑھی جائے جس کی ادائیگی لازم ہے مثلاً ظہر یا مغرب کے بعد کی دو رکعتیں (سنتیں) تحیۃ المسجد کی نماز ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مسجد میں نوافل پڑھتے دیکھ کر فرمایا لوگو! یہ نماز گھر میں پڑھی جائے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ مجھے یہ نماز مسجد کی نسبت گھر میں پڑھنا زیادہ پسند ہے۔

دوسری جماعت جن میں امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک مسجد میں بھی نوافل پڑھنا اچھا ہے البتہ گھر میں افضل ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہرا تو آپ نے عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں نوافل ادا کئے یہاں تک کہ مسجد میں کوئی نہ رہا۔ لہذا مسجد میں بھی نوافل پڑھے جا سکتے ہیں لیکن گھر میں افضل ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا آدمی کی غیر فرض نماز گھر میں بہتر ہے۔ اس طرح دونوں قسم کی احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

باب ۲ ـــــ وتروں کے بعد نفل پڑھنا

ایک جماعت کے نزدیک وتر ادا کرنے کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم شروع شروع میں رات کے پہلے حصے میں وتر پڑھتے تھے پھر درمیان شب پڑھنے لگے اور آخر میں رات کے آخری حصے میں وتروں کی ادائیگی مستقل ہو گئی اور یہ طلوع فجر کے قریب کا وقت ہے۔

بعض صحابہ کرام مثلاً حضرت عثمان، ابوبکر صدیق، علی المرتضیٰ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں جو شخص رات کو وتر پڑھے پھر نفل پڑھنا چاہئے تو وتر دوبارہ پڑھے۔

دوسرے حضرات جن میں تینوں حنفی ائمہ بھی شامل ہیں کے نزدیک وتر پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتروں کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں ادا فرمائیں۔

حضرت انس، ابوامامہ اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے بھی اسی مفہوم کی روایات مروی ہیں۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو وہ بھی اپنی جگہ صحیح ہیں لیکن رات کے آخر میں وتر پڑھنے سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ اس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اور دوسری بات یہ ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو وتر نہیں لہذا نفل پڑھنے کے بعد دوبارہ وتر پڑھنے والی بات صحیح نہ ہوئی اگر کہا جائے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں وتروں کے بعد جن دو رکعتوں کا ذکر ہے ہو سکتا ہے وہ صبح کی دو رکعات ہوں تو جواباً کہا جائے گا کہ یہ بات دو وجہ سے صحیح نہیں ایک یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور علیہ السلام کی رات کی نماز سے متعلق سوال ہوا تھا آپ نے اس کا جواب دیا دوسری وجہ یہ کہ وہ رکعتیں آپ نے بیٹھ کر ادا کیں جب کہ صبح کی دو رکعتیں بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں جہاں تک دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد رکعات کے طاق نہ رہنے کا تعلق ہے تو اس کا جواب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یوں دیا گیا ہے کہ اگر میں تین اونٹ ذبح کر دوں پھر دو ذبح کروں تو کیا یہ طاق نہیں رہیں گے۔ حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار، ابوہریرہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک بھی وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتر نہیں ٹوٹتے۔

باب۳ ——— شبینہ نماز کی قرأت

رات کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی جائے یا آہستہ، اس سلسلے میں دو مذہب ہیں بعض حضرات کے نزدیک آواز بلند کرنا ضروری ہے وہ حضرت ابن عباس اور حضرت ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایات سے استدلال کرتے ہیں کہ آپ رات کو نماز پڑھتے تو گھر سے باہر آواز آتی۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک دونوں طرح صحیح ہے چاہے بلند آواز سے قرأت کرے چاہے آہستہ، وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی قرأت میں کبھی آواز بلند کرتے اور کبھی آہستہ پڑھتے تو یہ حدیث جامع ہے اس سے حضرت ابن عباس اور ام ہانی (رضی اللہ عنہم) کی روایت کا رد نہیں ہوتا بلکہ دونوں پر عمل ہوتا ہے۔

باب۴ ——— ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کرنا

ایک جماعت کے نزدیک ایک رکعت میں صرف ایک سورت پڑھنا جائز ہے۔ اس سے زائد نہیں ان کا استدلال حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے وہ فرماتے ہیں مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ ہر سورت کے لیے ایک رکعت ہے اسی طرح کی ایک روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

دوسری جماعت جن میں حضرت امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں کیونکہ متواتر روایات سے ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھتے تھے نیز سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ افضل نماز وہ ہے جس میں طویل قرأت ہو، حضرت ابن عمر مغرب کی ایک رکعت میں دو سورتیں جمع فرماتے تھے دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے، لہٰذا روایات کے تواتر اور صحتِ سند کے اعتبار سے اس مفہوم کی روایات کو ترجیح حاصل ہے۔

نیز قیاس بھی اس کا مؤید ہے اور وہ اس طرح کہ جب سورۂ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت ملائی جاتی ہے تو وہاں بھی دو سورتیں جمع ہو جاتی ہیں حالانکہ اسے مخالف فریق بھی جائز جانتے ہے۔

باب۵ ——— قیامِ رمضان گھر میں افضل ہے یا با جماعت

رمضان المبارک کی راتوں میں نوافل امام کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا تنہا گھر میں؟ اس سلسلے میں دو مذہب ہیں۔ ایک جماعت کے نزدیک امام کے ساتھ قیام افضل ہے ان کی دلیل سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص امام کے ساتھ نماز پڑھ کر گھر لوٹے اس کے لیے باقی رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے گھر میں پڑھنا افضل ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرض نماز کے علاوہ انسان کی بہترین نماز وہ ہے جو گھر میں پڑھی جائے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رمضان المبارک میں نوافل امام کے پیچھے نہیں پڑھتے تھے اسی طرح کئی دیگر صحابہ کرام بھی الگ نماز پڑھتے تھے۔

دونوں قسم کی روایات میں تطبیق یوں ہوگی کہ گھر میں پڑھنا افضل ہے لیکن مسجد میں پڑھنے سے باقی رات بھی عبادت میں لکھی جاتی ہے

امام طحاوی فرماتے ہیں ان آثار و روایات سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک میں نوافل تنہا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

نوٹ: حضرت علامہ وصی احمد محدث سُورتی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس نماز سے تہجد کی نماز مراد ہے حضرت امام نووی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے ارشادِ گرامی کہ آدمی کی گھر میں (پڑھی جانے والی) نماز افضل ہے، کے عموم سے وہ نفل نماز خارج ہے جس کے لیے جماعت مشروع ہے اور اسلام کے شعائر میں سے ہے مثلاً عید کی نماز سورج گرہن اور استسقاء کی نماز اور اسی طرح نماز تراویح اور تحیۃ المسجد کی نمازیں گھر میں افضل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسجد، صحرا اور میدانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔

باب ۶ —— مفصل میں سجدہ ہے یا نہیں

سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کو مفصل کہتے ہیں سورہ بروج تک طوال مفصل ہے سورہ بروج سے "لم یکن الذین کفروا" تک اوساط مفصل اور اس کے بعد والناس تک قصار مفصل کہلاتا ہے مفصل میں سجدہ تلاوت ہے یا نہیں اس سلسلے میں دو مذہب ہیں ایک یہ کہ ان سورتوں میں سجدۂ تلاوت نہیں۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان سورتوں میں بھی تلاوت کے سجدے ہیں امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

پہلے گروہ کی دلیل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم پڑھی گئی تو ہم میں سے کسی نے سجدہ نہ کیا معلوم ہوا کہ اس میں سجدہ نہیں دوسرا گروہ اس روایت کی وضاحت یوں کرتا ہے کہ آپ کا سجدہ نہ کرنا مندرجہ ذیل وجوہ میں سے کسی وجہ سے ہوسکتا ہے۔

(۱) ہوسکتا ہے اس وقت آپ باوضو نہ ہوں۔

(۲) ممکن ہے یہ وہ وقت، ہو جب سجدہ کرنا جائز نہیں۔

(۳) شاید اُس وقت سجدہ اختیاری ہو واجب نہ ہو۔

(۴) اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس صورت میں سجدہ نہ ہو۔

جب یہ چار احتمالات پائے گئے تو دیکھنا ہوگا کہ کیا آپ نے اس کے علاوہ بھی کبھی مفصل کی سورتیں پڑھتے ہوئے سجدہ نہیں کیا اگر کیا ہے تو پہلے تین احتمالات میں سے کوئی احتمال ہوسکتا ہے چوتھا نہیں تو ہم دیکھتے ہیں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پڑھی تو ہم میں سے ہر شخص نے سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے نے مٹی کی ایک مٹھی اُٹھائی اور کہا مجھے یہی کافی ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس شخص کو بعد میں حالت کفر میں قتل ہوتے دیکھا۔

حضرت ابن عمر، ابوہریرہ، ابو درداء اور مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح مروی ہے حضرت علی المرتضیٰ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عمر، عمار اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مفصل کی سورتوں میں سجدوں کا قول اور عمل مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت آخری قرأت ہے۔ انھوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے سال دو مرتبہ آپ کے سامنے قرآن پاک پڑھا لہٰذا آپ نسخ اور تبدیلی کے بارے میں بہتر جانتے ہیں اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین سال پہلے اسلام لائے تو آپ کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری عمل کا زیادہ علم ہے تو جب یہ حضرات مفصل میں سجدوں کا ذکر کرتے ہیں تو یقیناً مفصل میں آیاتِ سجدہ ہیں۔

باب ــــــ گھر میں نماز پڑھنے کے بعد جماعت کو پانے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص گھر میں نماز پڑھے پھر مسجد میں آئے اور جماعت کھڑی ہو تو کیا کرے۔ ایک گروہ کے نزدیک وہ جماعت کے ساتھ شامل ہو چاہے کسی وقت کی نماز ہو ان حضرات کی دلیل حضرت محجن دیلی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے وہ فرماتے ہیں میں نے ظہر یا عصر کی نماز گھر پر ادا کی پھر مسجد میں گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا صحابہ کرام آپ کے گرد تھے اس کے بعد نماز کھڑی ہوئی تو میں بیٹھا رہا نماز کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم مسلمان نہیں! میں نے عرض کیا مسلمان ہوں آپ نے فرمایا تو کس چیز نے تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے روکا میں نے عرض کیا، میں گھر میں پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ پڑھو اگرچہ گھر میں پڑھ چکے ہو۔ حضرت ابو ذر اور یزید بن اسود سوائی رضی اللہ عنہما سے بھی اسی مفہوم کی حدیث مروی ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک، فجر، عصر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں امام کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہیں ان حضرات کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوع شمس تک (نفل) نماز پڑھنے سے منع کرنا ہے اور چونکہ بعد میں جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز نفل ہوئی اور نفل طاق رکعتیں نہیں ہوتے لہٰذا مغرب کے بعد بھی جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں تو گویا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی فجر اور عصر کے بعد نوافل پڑھنے سے ممانعت پہلی روایت کے لیے ناسخ ہے۔ حضرت ام سلمہ کے غلام نافع بن اجبل رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں مغرب کی نماز کے لیے مسجد میں جاتا تو کچھ لوگوں مسجد کے آخر میں بیٹھے ہوئے دیکھتا وہ صحابہ کرام گھر میں مغرب کی نماز ادا کرتے پھر مسجد میں جماعت میں شریک نہ ہوتے۔

باب ــــــ خطبہ جمعہ کے وقت نماز پڑھنا

جو شخص مسجد میں اس وقت آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو کیا وہ دو رکعتیں پڑھ سکتا ہے؟

اس مسئلے میں دو موقف ہیں ایک یہ کہ وہ دو مختصر رکعتیں پڑھے۔ جب کہ دوسرا موقف اس کے خلاف ہے۔

پہلا گروہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتا ہے کہ حضرت سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن آئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے حضرت سُلیک رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے آپ نے فرمایا تم نے دو رکعتیں پڑھی ہیں عرض کیا نہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا اُٹھ کر دو رکعتیں پڑھو۔ یہ حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مختلف طرق سے مروی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت مروی ہے۔

دوسرے گروہ کی دلیل وہ متواتر روایات ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن خطبۂ امام کے دوران اپنے ساتھی سے کہا خاموش رہو تو اس نے لغو کلام کیا۔ جہاں تک پہلے گروہ کی پیش کردہ روایات کا تعلق ہے تو یہ اس وقت کی بات جب نماز میں گفتگو کرنا جائز تھا پھر جب نماز میں گفتگو کی ممانعت ہو گئی تو خطبہ میں بھی کلام کرنا ممنوع قرار دیا گیا۔ قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہو کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ جو شخص پہلے سے مسجد میں ہو وہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھ سکتا تو باہر سے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا۔

اگر کہا جائے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے

پہلے دو رکعتیں پڑھے، تو اس شخص کو جواباً کہا جائے گا کہ یہ اس وقت کے بارے میں ہے جب نماز پڑھنا جائز ہو یہی وجہ ہے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت، دوپہر کو یا غروب شمس کے وقت مسجد میں آئے اس کے لیے دو رکعتیں پڑھنا جائز نہیں۔ احناف بھی اسی دوسرے مسلک کے قائل ہیں۔

باب۹ —— فجر کی جماعت کھڑی ہو تو سنتوں کا کیا حکم ہے

جب کوئی شخص مسجد میں آئے اور فجر کی جماعت کھڑی ہو تو کیا وہ سنتیں پڑھ سکتا ہے؟ ایک گروہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز جائز نہیں، نیز ان کا استدلال اس روایت سے بھی ہے کہ فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو ایک شخص فجر کی دو رکعتیں پڑھ رہا تھا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو تین بار فرمایا کیا تم چار رکعتیں پڑھتے ہو۔ علاوہ ازیں ایک شخص آیا اور اس نے جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں پھر جماعت میں شامل ہوا سلام پھیرنے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فلاں! کیا اسے نماز شمار کرتے ہو جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے یا اسے جو تنہا ادا کی ہے۔

دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے سنتیں ادا نہ کی ہوں اور وہ سمجھتا ہو کہ سنتیں ادا کرکے میں جماعت میں شریک ہو سکوں گا تو وہ پہلے سنتیں پڑھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے اور امام نماز پڑھا رہا تھا تو آپ نے فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) ادا فرمائیں دیگر صحابہ کرام سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

پہلے گروہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت پیش کی ہے وہ ان کا اپنا قول ہے مرفوع حدیث نہیں دیگر روایات میں جو ممانعت ہے وہ جماعت کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھنے سے متعلق ہے اگر مسجد کے بالکل آخر میں یا کسی کونے میں پڑھتے کے بعد جماعت میں شامل ہو کوئی حرج نہیں علاوہ ازیں فجر کی سنتوں کی بہت زیادہ تاکید وارد ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی (دوسرا) مسلک ہے۔

باب۱۰ —— ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

اگر کسی شخص کے پاس دو کپڑے ہوں تو کیا وہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے اور اس کی نماز جائز ہو گی یا نہیں۔ اور اگر ایک ہی کپڑا ہو تو اسے کیسے پہنا جائے ــــــ

اس سلسلے میں دو مذہب ہیں پہلا مذہب یہ ہے کہ دو کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر کسی کو دوسرا کپڑا حاصل نہ ہو تو ایک کو اپنے اوپر لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اسے بطور تہبند استعمال کیا جائے۔

ان حضرات کا استدلال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ نے ایک شخص کو کپڑا لپیٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو اس کے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا تم میں سے کوئی شخص کپڑا لپیٹ کر نماز نہ پڑھے اور یہودیوں سے مشابہت کا اختیار نہ کرو اگر کسی کے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اسے تہبند کے طور پر استعمال کرے۔ تو اس سلسلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مروی ہے۔

دوسرے حضرات جن میں امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام محمد رحمہم اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک ایک کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج

نہیں چاہیے دوسرے کپڑے پر قادر بھی ہو ایک شخص نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا کیا ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہوتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (بعض اوقات) ایک سے زائد کپڑوں کی موجودگی میں صرف ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ جہاں تک ایک کپڑے کو پہننے کے طریقے کا تعلق ہے تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کاندھوں پر کچھ نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل بھی اسی صورت میں مروی ہے اور اس سلسلے میں تواتر کے ساتھ روایات آئی ہیں۔ البتہ کپڑا چھوٹا اور تنگ ہو تو ازار بھی باندھی جاسکتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کپڑا کشادہ ہو تو اسے کاندھوں پر ڈالو اور تنگ ہو تو ازار باندھ کر نماز پڑھو۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار سے بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے اور اسے تہبند باندھنے کی بجائے اس کے کناروں کو کاندھوں پر دائیں بائیں کر کے ڈالا جائے۔

باب ۸۱ — اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا

بعض حضرات کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ کچھ حضرات نے شدت اختیار کرتے ہوئے اسے فاسد قرار دیا ہے ان کی دلیل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں پوچھا کیا میں ان کا گوشت کھانے کے بعد وضو کروں فرمایا نہیں (ضروری نہیں) پوچھا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا نہیں عرض کیا ان کا گوشت استعمال کرنے کے بعد وضو کرنا ہوگا فرمایا ہاں۔ اس مضمون کی دیگر روایات بھی مروی ہیں۔

دوسرے گروہ کے نزدیک اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ اجتناب بہتر ہے وہ کہتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے منع کرنا اس لیے نہیں کہ وہ جگہ ناپاک ہے ورنہ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز جائز نہ ہوگی اور ناپاک جگہ کوئی بھی ہو وہاں نماز پڑھنا جائز نہیں اس میں اونٹوں کے باڑے کی تخصیص نہیں ممانعت کی وجہ یا تو یہ ہے کہ اونٹوں کے مالک عام طور پر ان کی آڑ میں پیشاب کرتے ہیں لہذا انہیں جگہ کے ناپاک ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت شریک کی روایت میں ہے یا اس لیے منع کیا گیا کہ اونٹ وحشی جانور ہے لہذا نقصان کا خطرہ ہوتا ہے جیسے حضرت یحییٰ بن آدم کی روایت میں ہے۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھتے تھے گویا مطلقاً ممانعت نہیں۔ قیاس بھی اسی دوسرے موقف کی تائید کرتا ہے کیونکہ گوشت اور پیشاب کے اعتبار سے اونٹ اور بکری کا حکم ایک ہے اور جب بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے تو اونٹوں کے باڑے میں بھی جائز ہوگی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

باب ۸۲ — عید کی نماز دوسرے دن پڑھنا

بعض حضرات جن میں حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں کے نزدیک اگر عید کے دن نماز عید رہ جائے تو دوسرے دن پڑھی جائے جب کہ دوسرے گروہ کا موقف یہ ہے کہ دوسرے دن یہ نماز نہ پڑھی جائے حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا استدلال یوں ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید کا چاند نظر آیا دوسرے دن زوال آفتاب کے بعد چاند

دیکھنے کی اطلاع ملی آپ نے لوگوں کو روزہ توڑنے کا حکم دیا اور دوسرے دن عید گاہ میں جاکر ان کو نماز پڑھائی۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ یہ حدیث جو تم نے پیش کی ہے حفاظ حدیث نے حضرت ہشیم (راوی) سے روایت کرتے ہوئے نماز پڑھنے کا ذکر نہیں کیا حضرت یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور حضرت ہشیم کے الفاظ کو زیادہ یاد رکھنے والے ہیں وہ نماز پڑھنے کے الفاظ ذکر نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ عید گاہ کی طرف جانا محض دعا اور شوکت اسلام کے اظہار کے لیے تھا چنانچہ اسی مقصد کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حیض والی عورتوں کو بھی عید گاہ کی طرف نکلنے کا حکم دیتے تھے حالانکہ وہ نماز نہیں پڑھتی تھیں۔

تو جب حدیث پاک سے اس اختلاف کا فیصلہ نہ ہوا تو قیاس کی طرف رجوع کیا گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نمازیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اسی دن ان کو قضا کیا جا سکتا ہے مثلاً پانچ اوقات کی نمازیں ہیں۔ ایسی نمازیں دوسرے دن بھی پڑھی جا سکتی ہیں اور بعض ایسی نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے رہ جائیں تو اس دن کے باقی کسی حصے میں انہیں نہیں پڑھ سکتے لہٰذا یہ نمازیں دوسرے دن بھی پڑھنا جائز نہیں مثلاً جمعۃ المبارک کی نماز ہے۔ جب عید کی نماز کو دیکھا تو وہ دوسری قسم کی نمازوں کے مشابہ ہے لہٰذا اگر پہلے دن نہ پڑھ سکیں تو دوسرے دن بھی نہیں پڑھیں گے۔

باب ۸۳ ——— کعبہ شریف میں نماز پڑھنا

کعبہ شریف کی عمارت میں نماز پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟ اس ضمن میں دو مذہب ہیں ایک جماعت کے نزدیک ناجائز ہے ان کی دلیل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقعہ پر) بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کناروں میں دعا مانگی لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی باہر تشریف لائے تو فرمایا یہ قبلہ ہے۔

دوسرے حضرات کے نزدیک بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ انہوں نے متعدد روایات سے ثابت کیا ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز پڑھی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ بن زید اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیت اللہ شریف داخل ہوئے جب باہر تشریف لائے تو میں نے پوچھا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے انہوں نے بتایا کہ سامنے کی طرف ——— چونکہ حضرت اسامہ بن زید سے دو مختلف روایتیں آئی ہیں لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا جائے گا۔ اور وہ نماز پڑھنے کے بارے میں ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ بیت اللہ شریف کی پوری عمارت قبلہ ہے اور وہاں نماز پڑھنے والا پورے قبلہ کی طرف رُخ نہیں کرتا تو اس کا جواب یوں دیا جائے گا کہ بیت اللہ شریف کی عمارت کے باہر نماز پڑھنا سب کے نزدیک جائز ہے حالانکہ وہاں عمارت کے کسی ایک کونے کی طرف رُخ کر لیا جائے تو نماز جائز ہوگی اسی طرح عمارت کے اندر بھی ایک کونے کی طرف رُخ ہوگیا تو نماز جائز ہوگی۔

جہاں تک سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے باہر تشریف لانے کے بعد یہ بات فرمانے کا تعلق ہے کہ یہ قبلہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے اگر تم یہاں امام کے ساتھ نماز پڑھو تو امام کا قبلہ یہ ہے ——— اس کا مطلب یہ نہیں کہ عمارت کے اندر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔